UNIVERSAL
LIBRARY

هو الملك الحي القيّوم

بعون الملك العلام و لطف رسوله الكرام

عہد میں ظل اللہ حضرت آصفجاہ نظام الملک افضل الدولہ

میں تہنیت علی خان بہادر مدظلہ العالی

بیچ سنہ ۱۲۸۶ ہجری کے یہ کتاب لاجواب

سوانحات شاہی مسمّی

تاریخ خورشید جاہی

حسب الارشاد فلک جناب

نواب خورشید جاہ خورشید الملک خورشید الدولہ محمد محی الدین خان بہادر

دامت اقبالہم بیچ حیدرآباد دکن صانہا اللہ تعالیٰ من کل الآفات

در مطبع خورشیدیہ میں بہ پیرایہ سے طبع کے آراستہ ہوئی

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

الحمد للہ ملک الحی القیوم ملک الارض والسموات۔ نظم

سزاوار اسیکو ہی جاہ و جلال + نہیں ہے حکومت کو جسکی زوال +
اوسی سے جہان کو ہی پست و بلند + وہی جسکو چاہے کرے بہرہ مند +

چونکہ وہ عادل انصاف پسند انتظام دوست ہے بجہت درستی کائنات کے انبیا
مبعوث کیے سب احکام کرنے او نکرنے کے بتلا دیے اور بڑے بڑے بادشاہ با جاہ
و شکوہ اور وزرا و اہل تدبیر و پیدا کیے تا بسبب سیاست کہ لازمہ ریاست کا ہے
زور شمشیر اور صیانت رای با صواب قدرت تدبیر انکے ہاتھ کسی ظالم کا گریبان
مظلوموں اور ملہوفوں کے نہ پہونچے اور کوئی زبردست زیردست کو ستاوے نہیں
اور واسطے نافرمانوں اور گردن کشوں کے روز آخر کا مقرر فرمایا اور دوزخ و بہشت
بنائے پس جو شہنشاہ کہ ایسا با عدل و داد کہ سلطنت جسکی تا ابد الآباد ارحم الراحمین ہو
ذرہ پرور با تدبیر بھی اوسکا ایسا ہی رحمۃ للعالمین چاہیے کہ ہمت کوی اور دین و دنیا اوسکا دایم

قائم رہے نہیں ہیں وہ مگر ذات پاک احمد مجتبیٰ محمود ہر دو سرا خیر الانام محمد نام صلعم
علیہ التحیۃ والسلام لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم
حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم کہ جنکا لقب حیات النبی اور دین
تا روز قیام ہر جا جہات مشرق و مغرب و شمال و جنوب میں جاری و ساری ہے کہ آپنے
فرمایا ہے لا نبی بعدی آپ ختم النبیین والمرسلین ہیں آپکی شریعت غرا جامع
تمام شریعتوں کی ہے [illegible] اور اطاعت آپکی [illegible] جیسا کہ قرآن مجید اور فرقان حمید ناطق ہے
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یہی دلیل قیام دوام کی ہے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الکرام
واصحابہ العظام الی یوم القیام [illegible] شریعت غرا [illegible] حضرت کے [illegible] خلفا
[illegible] کہ زمانہ میں انکے کمال تقویت دین کی ہوئی [illegible] ہیں
[illegible] الدین [illegible]
[illegible] احکام [illegible] اقالیم سبعہ [illegible] اور ظلم و تعدی ہوا نفسانی
[illegible] مصالحت [illegible] اور انتظام مملکت میں شاغل ہے آپ
[illegible] سلطان [illegible] آبائے کرام مجد نشان افضل الدولہ میر تہنیت علی خان بہادر ظل اللہ
نظام الملک آصفجاہ خامس کہ جسکی نظر فیض اثر سے سرزمین [illegible] ملک ششم صوبہ دکن ہے
[illegible] کوئی ایسا حاکم عادل نہ فرمان روا عادل آیا جو جو کام کہ اس
حامی دین سے تقویت دین کے ہوئے ہیں شرح انکی احاطہ بیان سے باہر زبان خامہ کی
[illegible] سخاوت میں نظیر نہیں [illegible] رعایا پرور شفقت فرما کوئی صاحب تاج و سریر نہیں

عمدۃ الملک وضاعف جلت شانہ خاص الخاص اعاونے آصف اورنگ ایران سلطنت حیدر آباد
کے کہ وہ نبیرہ نواب مغفرت مرتبت امیر کبیر شمس الامرا شمس الملک شمس الامرا تیغ جنگ محمد فخر الدین خان
بہادر نور اللہ تربتہ اور فرزند ارجمند سحاب کرم عالی ہمم مسند آرای بزم جاہ و جلال شمشیر ابدار
رزم حسب اقبال عمدۃ الاعیان بہادر جنگ اقتدار الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا محمد رشید الدین خان بہادر آ
زاد اقبالہم کے ہین نام نامی لوح جبلت گرامی ان آفتاب سپہر سعادت وارجمندی نیر برج دانش و بینش
خورشید جاہ خورشید الامرا خورشید الملک خورشید الدولہ تیغ جنگ محمد محی الدین خان بہادر
دامت اجلالہم سنہ ہذا مین کہ ایکہزار دوسو چوراسی ہجری ہی ۱۲۸۴ اس کمترین عقیدت گزین سید علمای دکن مولوی
محمد امام خان ترین ریاضی دان ملک مخلص کو فرمایا کہ ایک کتاب علم تاریخ مین مختصر سی
واسطے ملاحظہ اوقات گرامی ہمارے اور فواید عام خلایق کے لکھ کر گذرانو تاہم اوسکو حلیۂ طبع
سے آراستہ کرکے انعام ارباب استعداد کا کرین چونکہ بعد تحریر کتاب ثانی رشید الدین خانی کے کہ
اوسوقت مخلص نامہ نگار کا ہیچ تھا ان ایام مین فرصت حاصل تھی حسب الفرمان واجب الاذعان کے
کمر سعی کی میان جان پر باندہ کر ارادہ کیا ہے حسبی اللہ نعم الوکیل اور بیشتر اسکے مضمون
مقدمات کہ رشید الدین خانی مین نہین لکھے گئے زیر قلم ہین اور بعض بنا بر ضرورت اوس کتاب کے تمام لکھے گئے
بھی داخل ہوئے ہین اور چونکہ اسمین احوال سوانحات کا بہت تھا اسواسطے اسکی ابتدا
بھی جو کتابت سے کی گئی ہے اور ذکر اولیا و علما اور سوانحات بادشاہان ایران و توران کے درہم
مندرج و منضبط ہین اور مفصل کیفیت حال چہاردہ سال کی سنہ ۱۲۷۰ بارہ سو ستر سے زمانہ ہذا تک
بیان کی گئی ہے اور نام اسکا نام گرامی پر ممدوح کے خورشید جاہی ہے اور مادہ تاریخ تاریخ جلیل ۱۲۸۴

اور آئین

اور اسمین ایک مقدمہ ہی اور چار چاند اور پہلے چاند مین دو شعاع اور دوسرے چاند مین ایک ضو ہی
اور اس ضو مین دو نیر ہین اور نیر دوم مین چہ قطب اور آخر مین تیسرے چاند کے تین ہلال ہین اور بعد
چوتھے چاند کے دو کوکب ہین اور آخر مین خاتمہ اور یہ بھی واضح ہو کہ یہ کتاب وہ کتاب رشید الدین خانی ہی جسنے
کہ یہ کتاب مستند ذاتی مین ایسے کلام نظم ہے [illegible] معلوم ہے جو کوئی اسکا مطالعہ کرے
چاہیے کہ اسکو بھی دیکھے اور جو اسکو نظر کیا ہی اسکو بھی ملاحظہ فرماوے تا عجایب انقلابات سنین
اور غرایب تحویلات سے اس فن شریف کے خوب مطلع ہوگا مقدمہ فواید علم تاریخ کے بیان
بموجب روضۃ الصفا پہلا فایدہ یہ کہ کسیکو دریافت اشیا کی دو طرح سے حاصل ہوتی ہے
عقل سے یا کسی حس سے حواس خمسہ کے اور بعضے محسوسات دیکھے جاتے ہین اور بعضی سننے سے
معلوم ہوتے ہین اور جو ہوشمند ہی جانتا ہی کہ احوال عالم کا جیسا کہ چاہیے طریق عقل سے
فہم مین نہین آتا اور یہ محالات سے ہی کہ ایک بشر جسقدر مدت بقا عالم کی ہی واقعات و
حالات عالم کے ابتدا سے انتہا تک مشاہدہ کرے اور خیر و شر پر اسکے طور پر معاینہ کے
واقف ہو پس لاسیئہ پایند احوال عالم و عالمیان کا اور اوضاع و اطوار انکے موقوف اور
غور کرنے اور تامل فرمانے علم تاریخ کے ہی کہ سوا اس علم کے اور کوئی علم ایسا متکفل
اس امر کا نہین دوسرا فایدہ علم تاریخ وہ علم ہی کہ جس سے خوشی اور خورمی زیادہ حاصل
ہوتی ہی اور کدورت ملالت کی آئینہ سے دل کے دور ہر صاحب خرد پر ظاہر ہی کہ حاسہ
سمع کا اور حاسہ بصر کا حواس انسانی سے بڑے مرتبہ کے ہین جیسا کہ حس بصر کا دیکھنے سے
اشیا کے لطف پاتا ہی ایسا ہی حس سمع کا بھی سننے سے اخبار کے حظ اوٹھاتا ہی

بلکہ ہر لحظہ اوسکو سرور اور سرور زیادہ ہوتا ہے اسواسطے خبر کا دینا اور اخبار کا سننا جبلت بشری مین
داخل ہے اور طبایع بنی آدم کے اوسی خو لیے گئے جیسا کہ امثال مین وارد ہے لَا تَشْبَعُ الْعَيْنُ مِنْ
نَظَرٍ وَلَا السَّمْعُ مِنْ خَبَرٍ وَلَا الْأَرْضُ مِنْ مَطَرٍ یعنی نہین سیر ہوتی ہے آنکھ دیکھنے
سے اور نہ کان سننے سے اور نہ زمین پانی سے **تیسرا فایدہ** واضح ہو کہ فن تاریخ کا
باوصف مشتمل ہونے بہت سے فواید کے آسان اور سہلتر ہے دوسرے علم و ہنر کا سیکھنے
حاصل کرنیکو زیادہ محنت اور مشقت نہین چاہتی ہے اسکا فقط یاد رہے جب کوئی گذرے
ہوے سوانحات کی محافظت کریگا اور شغل اسکے مطالعہ کا رکھیگا اور اپنے مقاصد کے
پانے مین پیروی جسقدر کہ ہو سکے مطالب کو پہنچیگا **چوتھا فایدہ** جسکو مہارت اس
فن کی ہوگی او مختلف اقوال پر مطلع ہوگا ضرور پہچانیگا کہ جو اقوال روایات ثقات کے ہے
مختار اور صادق ہے اور جو مخالف ہے مردود وکاذب ہے ضرور اسکو امتیاز حق و ناحق کا
حاصل ہوگا **پانچوان فایدہ** عقلمندون نے کہا کہ عقل بنی آدم کی تجربے سے اور ات
ہے اور عقل انسان کی واسطے تجربے کے کمال حاصل کرتی ہے بلکہ تدریج کی ہے کہ واسطے عقل کے تجربے کا
مراتب ہین اور واسطے ہر مرتبے کے ایک لفظ خاص سے اطلاق کرتے ہین اون مین سے ایک
ہی اور واسطے تجربے کے حکما نے تین مرتبے ٹھہرائے ہین اول تو وہ کہ ایک شخص کسی امر کو قصد کرتا رہا کہ نفع اور نقصان
اوسکا ذمہ اوسکا ہو اور دوسرا وہ کہ دوسرے شخص کو ایک واقعہ مین دیکھا کہ نیک و بد اوس نفع کا عاید حال اوسکا
ہوا تیسرا وہ کہ احوال پر گذرے ہوون کے اطلاع حاصل کی اور آپ نا خوشنا اور سعادتمندی کے اوپر اعطا یا
و بلیات انکے طریق سمع سے معلوم کیے پس ان تینون درجات سے وہ درجہ زیادہ تاکید کیا گیا ہے

کہ شخص ذات

کہ تصرفات سے اپنی حسب واقعہ ہوا اور جسکہ نقل اخبارات سلف کے اس قدر ہوی کہ اسمین
التباس ہوتی ہی کہ ساتھ تامل معروف ہوی ہی رسالہ تاملکے طبیعت اس سے منحرف ہو
[illegible] درجہ قائم مقام [illegible] اول [illegible] حکایات [illegible] کیا اور تا دیانی ایک طایفہ
کیے ہین اون اور نیز استطالو کرنے سے انواع کا دلالی کے کہ سلطنہ اوسکے مرتب ہوئے
[illegible] لکھے گئے اور جس وقت اسکا بیان کیا گیا ہو جو صاحب خرد اور صاحب تمیز
[illegible] اور [illegible] اولٰئِكَ الَّذِينَ
هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ کے عمل اپنا جاری کریگا تو ساتھ جبر و عاقبت
اور [illegible] اگر ضعف عقل اور سستی تدبیر ایک قوم کی
[illegible] کی گدازش پائے اور حال انجام کی اور بدی اختتام
[illegible] فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ
[illegible] اور مضمون سے [illegible]
[illegible] اور اس مین رہا ہی جہتا فایدہ جو کہ دیکھنے
[illegible] تاریخ کی جسکی [illegible] ہو یا کوئی حادثہ زمانہ کا ظاہر تو اسکو شورت
ساتھ علماو عالم کے [illegible] ہوی ہی [illegible] مشورت کا تو اہل عصر سے اپنے کہ
اسواسطے کہ اگلا ساد لکے جو واقعات انکو نایل ہوے ہین خاص مصلحت اپنی جانے
ہین یعنی اپنا مقدمہ سمجھکر اسمین کوشش کی ہی اور اہل مشورت اس زمانہ کے رہا
حاضر مین منافع دوسرون کے نگہ مین رکھتے ہین اور بے پروائی کرتے ہین اور یہ بھی ہے

کہ مزاج مردم کا ساتھ خوبی احوال اپنے زیادہ مائل ہے نسبت کرتے غیر کے اور یہہ حفظ اپنے مشتمل

امانت دار ہوتا ہی حفظ سے امور غیر کے پس اس سے ثابت ہوا کہ مشورت سابق کی مشورت سے

حال کے اولیٰ اور انفع ہو تو لامحالہ جب کہ یہی واقعہ کسو کو درپیش ہوا اور وہ طریق کشف اوسکا

اس علم سے چاہے کہ کرے تو نتیجہ تمام عقلاء روزگار کے عقل کا اوسکو دستیاب ہوگا

اور سبب اوسکے ساتھ غور غای حوادث کا [illegible] لینے سے [illegible] فکر اوسکے کا تمام ہوگا اور کیا الگ

ہوم کی آب نتایج سے دانا ہون اہل اسکے لیے [illegible] اور [illegible] جو نفع

ہدایت پر دوسروں کی [illegible] تمام [illegible] اوسکو [illegible] گردان [illegible]

اور مضمون کلام السعید من وعظ بغیرہ ہوئے اس معنی کا [illegible] سلمان رضی اللہ عنہ

ساتھ [illegible] فرمانا حضرت علی علیہ السلام کا [illegible] دلیل ساطع

اور حجت قاطع ساتھ ان فایدہ [illegible] سے [illegible] کیا اور [illegible]

نقل کا اور [illegible] اور [illegible] کرم

اسکی دیباچہ حکمت کا [illegible] کہ علم تاریخ [illegible] احوال

صحت [illegible] خلف کی شاہدی عدل [illegible] فایدہ

دل [illegible] اعتبار کا [illegible] اس

مطمئن اور برقرار رہتا ہی اس واسطے کہ اگر مقتضا سے فلک کے کوئی محنت ایک ظاہر ہووے

فتح اور کشف سے اوسکے امید کو اپنی قطع نکرے کیونکہ زمانہ [illegible] میں اکثر ہوا ہی بڑے

بڑے واقعے درپیش ہوے ہیں اور بہت مطلب منہ دکھلاے ہیں اور محض عنایت کردگار سے

ساتھ

ساتھ اسکی رتبہ کندگی ہین ست ہر ارتعش بر گرد زمانہ و بود و نیکی از آنچہ در آینہ تصور
ماست نوان فایدہ جو شخص کہ اخبار و تواریخ سے مطلع اور آگاہ ہوگا ساتھ حاصل ہونے مرتبہ
صبر و رضا کے فایز اور بہرہ مند ہوگا اور یہ مرتبہ اشرف مراتب اصفیا و اتقیا کا ہی اسواسطے کہ جس
وقت حوادث مین روزگار کے فکر و تامل کریگا جانیگا کہ حضرات کرام رسل و انبیا کے علیہم السلام
طرح طرح کے بلا و محن جو امتون سے سابق کی ساتھ نسبت انکے پیش آئے ہین کس قدر
تحمل کیا ہی اور طریقہ صبر و صابرت کہ کس کیفیت سے چلے ہین اور رضا بین خالق کی کس طرح سے
رہے ہین البتہ جب کوئی محنت رنج عظمی اور رنج محنت کبری مین گرفتار ہوگا وہ کبھی بجز کو
رضا کی مضبوط پکڑیگا اور رستی کو صبر و تحمل کی ہاتھ سے کبھی نہ لا کر جادہ متابعت انکے عدول جایز نہ رکھیگا
اور اس بات مین شک نہیں کہ جو شخص صبر و رضا مین محمود ہوا ہیہ التزام کریگا طلبگار سعادت
دارین کا ہوگا اور شقاوت سے اولین کی محروم و مامون رہیگا دسوان فایدہ حقیقت
نہ چند فایدے ہین مگر ارباب تاریخ نے مجموع کو انکا فایدہ شمار کیا ہی وہ یہ ہیکہ سلاطین
سلاطین اور بادشاہان باداد و دین اور ارکان دولت و اعیان مملکت کے اسباب کی خبر
دیتے ہین جو مشتمل عبرت انقلابات و عجایب عبرت کو اس فن شریف کے ہین کہ اوپر قدرت
قاہرہ حضرت مالک الملک عظم سلطانہ کے اطلاع زیادہ ہو اور تغیرات حالات گذشتگان کے
جب مذکور ہون رنج و راحت اور آسودگی و محنت کو اسقدر بقا نہین ہی بیا بے آنے سے
اقبال کے مغرور اور تواتر ہونے سے ادبار کے ملول و آزردہ ہووین اور جب سعادت جنہون
اور عادلون کی اور بزرگی درجات انکی معلوم فرماوین اور شقاوت متمردون اور ستمگرون

افترا اسکے گروہ مین مفتریون اور کذابون کے بلند کرنیکے تا اہل عالم پر ظاہر ہو کہ تالیف فلان
شخص کی بالکل حشو اور زواید ہی اور تصنیف اوسکی سراسر قابل حیلہ ڈالنے اور اعتبار دینیکے کون سا بخت بد
ہوگا کہ مرتکب اس فعل ذمیم اور گناہ عظیم کا ہوگا اور مصداق یحرفون الکلم عن مواضعہ
کا عیاذاً باللہ سنا اور برتقدیر تسلیم کے کہ بعضے حکایات محض موضوعات سے اس فن کے بیچ مین
تو وہ ملے ہوے بہت سے فواید معتد بہا کے ہین جیسا کہ حکایات تواریخ کلیلہ و دمنہ وغیرہ کے
کہ باوجود اسکے کہ وہ ساختہ و پرداختہ ایک طایفہ کے ہین کہ سب والے اور خود وہ گروہ بھی
ہر دو اعتقاد رکہتے ہین کہ ایک ان تمام سے خارج مین سرحد قبول کو نہین پہونچا پر نقل اسکی
کہولنے والی عقدون فایدہ کا اور نفع بے شمار کی جمع کرنے مین تاریخ کے حسن کے دوبارہ مین اور ان سطور
کا بیان یہ ہے کہ اور یہ عقلا روزگار سے روشن ہے کہ تصنیف کرنا اور ساتھ تالیف کے
مشغول ہونا بڑا کام ہے اور پر خطر خصوصاً جمع کرنا اور ترتیب دینا تاریخ کا اسواسطے کہ نسخے
اس فن کے نظر عالی مین بادشاہان ذوالاقتدار اور امراے عالیمقدار اور اکابر و اشراف علما
اور فضلا اقطار و اطراف کے پہونچتے ہین بلکہ شوقی اور بے بہرہ لوگ ایسے کہ سیاہ و سفید سے
اور سفید سیاہ سے فرق کر سکتے ہین جلد ساتھ دیکہنے اور سنے کتاب کس علم کے جست کرتے ہین
اور مصنف بیچارہ نقصی سے حق صفت تدہ استبدد کے ادنی تقصیر سے نشانہ تیر ملامت کا
طوایف عالم و طبقات بنی آدم سے ہوتا ہے کہ ایسے شرطین تحریر تاریخین پائی جاتین ہین یہ ہوسکتا
ضرور کہ خداوند انصاف زبان طعن کی منہ مین کہینچکر کلام موسوخ واسطے رضاے رسوئی کی
سماعت فرماتے ہون اور وہ امور شروط یہ ہین شرط اول تاریخ نویس کو چاہیے کہ سالم العقیدہ

اور یک مذہب ہوا اسواسطے کہ بعضے مذہب کے لوگ ایسے گذرے ہین کہ قصے اور نقلین ناپسندیدہ
صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم پر باندہتے ہین اور باتین مشہور مہجور اور مردود و نامقبول تالیفات مین
اپنے لاکر مردم کو فریب دیا ہے جب کسی کو اصل مکر و فریب سے انکے اطلاع نہتی ایسا جانا کہ روایات
اُن جماعت کے جیسے کہ معجزات نبوت اور معراج سے رسالت کے ہین واسطے ایسے اعتقادات
فاسدہ کے ضلالت و گمراہی مین پڑے دوسری شرط مورخ جو کچہ کہ لکہے بیان واقع لکہے
تمام حالات کو قید کتابت مین لاوے یعنی جیسا کہ فضایل اور خوبیان اور عدل و احسان
اکابر و اعیان کے سلک تحریر مین لاوے ایسا ہی رزایل اور برائیان انکی ذکر کردے
چہپا نہ رکہے اگر مصلحت جانے صریح لکہہ دے ورنہ طریقہ سے رمز و کنایہ اور ایما اور
اشارہ کے آگاہ کردے العاقل تکفیہ الاشارۃ تیسری شرط مدح اور ذم مین
افراط و تفریط سے بچنا واجب جانے اور مبالغہ کسو امر مین جایز نہ رکہے اور اگر واسطے پہنچنے
نفع کے یا دفع ہونے نقصان کے چارہ ہو تو مضمون سے کلمہ خیر الامور اوسطہا
کے نگذرے اور چوتہی شرط تاریخ نویس شیوہ سے تکلفات و تصنعات کے خالی ہو اور
کوشش کرے تا بنیاد روایت کلام کی اوپر کلمات وافی اور تقریرات شافی کے ہو اور صحیفے
حکایات کے اور صحیفے روایات کے ساتہ نقشوں تلویحات یعنی اشارات ظریف اور تصریحات
لطیف کے منقش و مصور ہوئے اور عبارت سلیس پاک سہل الماخذ قریب الفہم اختیار
کرے اور رکاکت کلمات اور ندرت الفاظ اور لغات نازلہ اور عبارت معاظلہ سے
دوری اوپر اپنے لازم جانے تا ہر ایک مرد ظریف طبع خواص و عوام سے کہ فہم و ادراک مین

متفاوت ہین حفظ وافر او نصیب وافی سے محظوظ او بہرہ مند ہون اور تالیف اسکی محمود و پسندیدہ

کسیکو مجال رد کرنے او عیب لگانیکا نہوا اور یہ شیوہ فن تاریخ سے خصوصیت نہین رکھتا ہے

بلکہ جمیع فنون مین جاری رکہا چاہیے جو ترتیب وجمع کو اس روش پر ہوگی آثار اوسکے ہرگز ہوا اور دہ

معالم یعنی نشان کبہی فرتوت و مندرس نہونگے پانچوین شرط مولف تاریخ جو ہو چاہیے کہ دیانت

او صاحب دیانت مشہور ہو اور صدق گفتار حسن کردار سے مشہور اسواسطے کہ اضافۂ تاریخ کی

او قصائے سلاطین کے خصوصا اکثر ایسے ہین کہ سند نہین رکہتے ہین تاکہ [illegible]

اسپر کر سکین اور طریق کذب سے پرہیز کرنے والا او سکے [illegible]

مورخ متدین اور امین ہوگا [illegible] فضائل و کمالات کو [illegible]

چاہیے کہ ایسا شخص دین کو اپنے ساتھ دنیا کے عوض نہ بیچیگا اور برائی [illegible]

او وبال عاقبت کا عیب سے بچنا اسکے نزدیک اوسکے [illegible] ہوگا [illegible]

بغیر ساتھ روایات وحکایات دلپسند [illegible]

بطون صحف کو البتہ نقل و ایراد سے اوسکے [illegible]

حفاظت کرینگے تا یہ نشان اسکے آخر الزمان تک صفحات روزگار سے محو نہون گے

اب نامہ نگار متوجہ ہوتا ہے طرف مقصود کے مشہور ہے اہل جغرافیا نے کہ نصف کرہ شمالی ربع مسکون کا

جو سیدہے خطوط متوازیہ سے ارباب تقطیع البلاد نے سات حصون پر تقسیم کیا ہے ہفت اقلیم

ہی اور نام اونکے کسو نے اس شعر مین جمع کیے ہین ؎ بلخ دیلم روم ماوراءالنہر و ہم خراسان

ترک چین و ہند ہو اہل جگر اونے در عجم ساتہ کے جملہ چارحصے کیے ہین قطعے قطعے جدے

[illegible]

اور ہیوبالند کہ جسکو ہم لوگ کالا پانی کہتے ہین ایک جزیرہ ہی سوا انکے اور نام انکے یہ ہین ایشیہ یورپ افریقیہ امریکہ اور ہندوستان داخل ایشیہ ہی اور اسکے حدود اربعہ سے حد شمالی تاتار اور [illegible] جنوبی حد [illegible] شرقی ملک برما اور خلیج بنگالہ اور حد غربی حد خلیج عرب و فارس اور دکن کا ملک شریک ہند ہی چنانچہ بیان سے علیحدہ علیحدہ پہلے ہند کے دو شعاع مین ہر دو ممالک کے صوبجات کا بیان کیا جاتا ہی اور ذکر اسکے ہر جا بہ حصون کا موافق علم جغرافیہ اور تقطیع البلاد کے بھی ہوگا پہلا جانب صوبجات مملکت ہند و دکن کے بیان مین

[illegible] صوبہ
مشتمل جمع کامل

[illegible] گرد
[illegible] الک
[illegible] ۹

دکن

صوبہ
[illegible] جمع کامل
[illegible] گرد
[illegible]
[illegible] ۹

ہند

[illegible] صوبہ
[illegible] کامل
[illegible] گرد
[illegible]
[illegible]

شاہجہان آباد عرف دہلی صوبہ	اکبرآباد عرف آگرہ صوبہ	محمد آباد بیدر صوبہ	فرخندہ بنیاد حیدرآباد صوبہ
[illegible]	[illegible] عرف [illegible] صوبہ	خجستہ بنیاد اورنگ آباد صوبہ	بیجاپور صوبہ

بہار عرف پٹنہ صوبہ	بنگالہ صوبہ	خاندیس صوبہ	برار صوبہ
اجمیر صوبہ	گجرات صوبہ		
ٹھٹھہ صوبہ	ملتان صوبہ		
لاہور صوبہ	کشمیر صوبہ		
کابل صوبہ	قندہار صوبہ		
اوڑیسہ صوبہ	مالوہ صوبہ		

اسمین دو شعاع ہین۔ اول مین سرگذشت صوبجات ہند کی ہے
اور دوم مین کیفیت صوبجات دکن کی شعاع اول صوبجات دکن کے بیان مین

[illegible] صوبہ
[illegible] محال
[illegible] کامل
[illegible] ارب
[illegible] کرور
[illegible] لک
[illegible] دام
[illegible] روپیہ

[illegible]

[illegible] کرور
[illegible] لک
[illegible]

صوبہ شاہجہان

صوبہ شاہجہان آباد کا بیان صوبہ شاہجہان آباد عرف دہلی بموجب اندازۂ قدیم جملہ تالیفات سے قادرخان منشی کے کہ وہ اس فن مین بہت ماہر تھے اور اکثر کتابین علم تاریخ مین سوانحات سے سند و ذکر کے جمع اور تالیف کر کے سرکار نامدار مین انکے گذرانے ہین اور یہ کتاب جس سے راقم لکھتا ہے سنہ ۱۲۴۶ بارہ سو چھیالیس مین تالیف ہوئی ہے

یک صوبہ

[illegible] محال

[illegible] جمع کامل

[illegible] کرور

[illegible] لک

[illegible] دام

[illegible] روپیہ

[illegible] دام

[illegible]

یک کرور

[illegible] لک

[illegible]

[illegible] سرکار

شاہجہان آباد	سہرند	حصار فیروزہ	سہارنپور
سرکار	سرکار	سرکار	سرکار
سنبل	ریواری	بداون	نارنول
سرکار	سرکار	سرکار	سرکار

اور دربیولا سنہ ۱۲۷۲ بارہ سو بہتر ہجری مین ایک کتاب مسمی بجمع السلاطین جو محتشم الدولہ غوث محمد خان رئیس جاورہ نے مع جدول طول و عرض تالیف کی ہے دیکھی تو اس مین یون لکھا ہے

دس صوبہ اول دار الخلافۃ شاہجہان آباد بارہ سرکار

حویلی شاہجہان آباد	اور بجاور	اور بداون	حصار دواری
سہارن پور	کمایون	سرہی نگر وغیرہ	

محالات

دو سو انیاسی محال اور آٹھ ہزار پانسو اٹھیاسی موضع تمام زمین تیس کرور بیانوے لاک
چھپن ہزار پانسو سات بیگہ محاصل کل صوبہ کا سات کرور چھپے ست لاک ایکہزار چھپے سو
اٹھارہ ہین معلوم کہ ردلی ہین یا دام جسکے خانہ اجب موصوف متاخرین سے ہین
بموجب تحقیقات حال کے زیب رقم کیا ہوگا واللہ اعلم بالصواب سمت شرقی صوبہ مستقر
الخلافۃ اکبر آباد سمت غربی دار السلطنت لاہور سمت جنوبی دار الخیر اجمیر سمت شمالی کوہ
کمایون طول بموجب جدول مجمع السلاطین مذکور پرگنہ سے پول کے کہ وہ طرف سرحد صوبہ اگرہ کے
ہی دریاے ستلج تک کہ اسطرف حد لاہور کی ہی ایک سو سانہہ کوس اور عرض ریواڑی سے
کمایون تک ایک سو چالیس کوس جریبی و اسی آئین اکبری مین بھی ایسا ہی لکہا ہی لاکن
طول مین پانچ کوس کا فرق ہی اسمین لکہا ہی کہ صوبہ دہلی کا طول مین لدہیانہ تک کہ وہ کنارے
دریاے ستلج کے ہی ایکسو پینسٹھ ١٦٥ کوس ہی اور عرض مین سرکار ریواڑی سے کوہ کمایون تک
ایک سو چالیس کوس اور یہ بھی کیفیت کتاب مرقوم الصدر مین مرقوم ہی کہ صوبہ اندریت کا
اقلیم سوم سے ہی کیفیت سابق مین تختگاہ ہندوستان کی ہستناپور تھا جو کنارہ پر دریاے

گنگ کے

گنگا کے بیچ اسوقت بہت آباد تھا اب اسقدر آبادی نہین ہے پانڈونے وہان سے نقل کرکے شہر اندرپت
دریا کنارہ جمنا کے سکونت اختیار کی بعد امتداد ایام کے ۴۲ سنہ چار سو بیالیس سمت بکرماجیت راجہ
ایک پال نے اندرپت کے نزدیک شہر دہلی آباد کیا ہے چنانچہ ابتک کہ ۱۲۸۲ سنہ بارہ سو بیاسی ہجری ہے ایک کم
دو ہزار سال ہوئے آبادی کے بعد اسکے راجہ پتھورا نے قلعہ سیر کا ۵۵۸ سنہ پانسو اٹھاون ہجری مین
احداث کیا ہے سلطان شہاب الدین غوری غزنوی سے سلطان شمس الدین التمش تک بادشاہان
اسلام اسمین رہتے تھے سلطان غیاث الدین بلبن نے ۶۶۶ سنہ چھ سو چھیاسٹھ مین مرغزن نام
ایک شہر احداث کیا ہے اور سلطان معز الدین کیقباد نے ساحل دریاے جمن کے کیلوکری نام
ملک بسایا ہے پس سلطان جلال الدین خلجی نے شہر کوشک اور سلطان علاء الدین نے شہر
سیری بسایا اور سلطان غیاث الدین تغلق شاہ نے ۷۲۵ سنہ سات سو پچیس مین
تغلق آباد اور سلطان فیروز شاہ نے ۷۵۵ سنہ سات سو پچپن مین شہر فیروز آباد آباد
کئے ہین اور سلطان مذکور نے دریاے جمنا کو کاٹ کر نندلک سے شہر کے پانی جاری کیا
اور تین کوس پر فیروز آباد سے ایک کوشک مع ایک منار بلند جہان نما بلند کیا ہے کہ
کہ تا حال کرسچہ پر وہان قایم ہے عوام الناس اوسکو فیروز شاہ کی لاٹھ کہتے ہین
مین بعد سلطان مبارک شاہ نے شہر مبارک آباد بہر محمد ہمایون بادشاہ ۹۸۲ سنہ نو سو بیاسی مین
جب قلعہ اندرپت کا تعمیر فرمایا اوسکا نام دین پناہ رکھا اور شیر شاہ نے اپنے عصر مین کہہ کر
علائی کو کہ کوشک سیری یا مشہور تھا ویران کرکے دوسرا شہر بنا کیا اور سلیم شاہ نے ۹۹۰ سنہ
نو سو نوے مین سلیم گڈہ ترمیم کیا کہ وہ ابتک دریاے جمن کے بیچ مین محاذی ارک شاہجہان

آباد کے قایم ہی یہ تمام بادشاہ متصل شہر دہلی کے شہر بنا گئے ہین لیکن سب بلاد نام سے دہی دہلی کے
مشہور ہوئے اور سنہ ۱۰۴۸ ایکہزار اڑتالیس مین جب شاہجہان بادشاہ ہوا اسنے اپنے عہد مین اول حصار
گل و سنگ سے بنا کیا تھا مین بعد سنہ ۱۰۰۷ ایکہزار سات مین جب قلعہ افراط باران سے شکست پایا
دوسری تاریخ ربیع الاول کی سنہ ۱۰۶۳ ادس ہی تیرسٹہ مین حکم فرمایا کہ بجاے اسکے دوسرا حصار
چونہ پتہر کا ساتہ کمال متانت کے قایم کرین کہ جسکا طول چہ ہزار تین سو ساتہ گز اور عرض دیوار
فصیل کا چار گز اور ارتفاع کنگرہ تک نو گز ہی جملہ اسمین ستائیس برج ہین اور اخراجات
صرف اس بنا مین چار لاک روپے اور سنہ ۱۰۴۸ ایک ہزار اڑتالیس مین نزدیک دہلی کے شہر
بنا کر کے اپنے نام پر شاہجہان آباد نام کیا اور سنہ ۱۰۶۰ ایکہزار ساٹہ مین دسوین شہر شوال
جامع مسجد لعل پتہر کی بنوائی طول اسکا ساڑہے چہ سو گز عرض سات سو گز بادشاہی
اور اسکے ساتہ خانے گنبدی ہین دیوان اعلی حضور کے سعد اللہ خان اور فاضل خان
خانسامان کے اہتمام کر کے پہونچایا گیا کہ شہر اور قلعہ اور مسجد اور تمام عمارات پنتالیس لاک
روپے اسمین خرچ ہو کر گیارہوین جمادی الثانی کو سنہ ۱۰۹۰ ایکہزار نوے ہجری مین یہ سب تیار
ہوئے ہین تفصیل اوسکی یہ ہی دولتخانہ خاص و عام کے دو لاک پچاس ہزار روپے اور حیات بخش
حمام محل کے چہ لاک روپے اور مکانات بیگماتون اور چند عورات محل کے لاک اور دوسرے
عمارات بازار اور چوک کے چار لاک اور قلعہ اور خندق کے اکیس لاک بیان ہوتا ہے کہ اول
بنا قلعہ کی چار لاک روپے لگے اور سوا خندق مشترکہ کی کہ بیس لاک بتاتا ہی واللہ اعلم
بالصواب اور مسجد کے پانچ لاک پچاس ہزار اور بادشاہ سرور کی اس قلعہ مین سکونت

لکھتا ہی

رکھتی ہی اور شہر اور ملک تحت مین حکومت سرکار انگریز بہادر کے ہی اور کیفیت شہر فیض نگر کی
یہہ ہی کہ اول سلطان فیروز شاہ خلجی نے ایام سلطنت مین اپنے نہر دریاے جمون سے نواح
مین پرگنہ خضر آباد و ملک جدا کر کے حد تک پرگنہ سفیدون کے کہ اوسوقت وہ شکارگاہ
مقرر تھی اور پانی کا ہمیشہ ہر ہوتا تھا پہر وہ رفتہ رفتہ ایسی خراب ہوگئی کہ جریان نہ بعد عہد
محمد اکبر شاہ بادشاہ کے شہاب الدین احمد خان صوبہ دار نے دہلی کی مرمت کر کے شہر مین
جاری کی تھی پس زمانہ تک عالمگیر کے جب پہر مرمت یہہ نہ تھی ایسے ناکارہ ہوگئی تھی تب
تک اوسکے دوسری نہر سن بارہ جلوس مین مطابق ۱۸۱۰ء یکہزار اکیاسی کے سفیدان سے
تا شہر مذکور یک لخت تیس کوس کی نہر بنی ہے مین اہتمام سے عزت خان کے بنا پائی
بعد وسیطے زمانہ دراز کے جب کہ شاہ اوسکی مرمت کی افتادہ ہوگئی تھی اور جسکہ بنا
نہر مذکور کی بیچ وسط شہر اور بلدہ حسام کے ہی قدیم شہر کے دکانین مکانات دو آب نہر بنا
کر کے رہا کرتے تھے ان دنون مین صلاح سے صاحبان انگریزون کی پہر تعمیر پائی اور
دکانین اور عمارات توڑ کر بدستور قدیم آب جاری ہوا اور سبیل قدیم شہر ہی وہان پر
مسمی نام ایک مکان ہی اعتقاد ہنود کا ایسا ہی کہ بعد مرور دہور کے ایک شخص وہان سے
نکلیگا کہ نام اسکا کلکی اوتار ہوگا اور زبان زد عوام ہی کہ وہ دجال ہوگا یعنی دجال یہان سے
ظہور کریگا اور یہہ خلاف جمہور ہم مسلمانون کا ہی کہ خروج دجال کا ہندوستان سے نہین اور
مراد آباد شہر ہی کہ فرخ سیر نے عہد سلطنت مین اپنے اقطاع او سیر زیادہ کر کے صوبہ
قرار دیا ہی اور سرہند پرگنہ مین سامانہ کے ویران شہرون سے وہان کے ہی سلطان

فیروزشاہ نے ۷۶۰ھ سات سی ساٹھ مین اوسکو سامانہ سے جدا کرکے پرگنہ علیحدہ مقرر کیا تھی اور
شادمو یہ خوابگاہ شاہ قمیص قدس سرہ کی ہی اور ہانسی مین مزار شیخ جمال الدین علیہ الرحمہ کا ہی
اور تھانیسر شہر ہی کورکہیت نام کتابون مین ہندوکی اوسکو ناف زمین کی لکہا ہی اور چونکہ ارباب ہیئت زمین
کروی الشکل بتلاتے ہین بہ نقطہ ناف زمین ہی اور نزدیک ہمارے ناف زمین کعبہ شریفہ زاد اللہ شرفہا
ہی اور اس نواح کو ہنود اٹرتالیس کوس تک بزرگ گنتے ہین کہ پانڈوان اور کوروان وہان لڑتے
جنگ کرکے قتل ہوئے ہین اور شمال طرف پہاڑ ہی کہ اسکو کماون کہتے ہین بیچ مال سہاگہ
مشک کے ہرن اور ریشم کے کپڑے وہان پیدا ہوتے ہین اوس صوبہ مین دو دریا
بڑے ہین جمو یعنی جمنا اور دوسرا گنگا فقط

صوبہ اکبر آباد کا بیان

صوبہ اکبر آباد عرف آگرہ بموجب تالیفات منشی صاحب مذکور

یک صوبہ
[illegible] محال
[illegible] جمع کامل
[illegible] کرور
[illegible] لک
[illegible] دام
[illegible]

دو کرور
[illegible] لک
[illegible] عدد
[illegible] سرکار

اکبر آباد	ماڑہی	الور	تجارہ	
سرکار	سرکار	سرکار	سرکار	سرکار

ایرچ کالپی سالوان قنوج

سرکار سرکار سرکار سرکار

کول [illegible] سید لاپور گوالیار

سرکار سرکار سرکار سرکار سرکار

اور [illegible] صوبہ دوم [illegible] اکبرآباد آگرہ

صوبہ آگرہ اسلام آباد متھرا الور

[illegible] [illegible] [illegible] قنوج

کالپی کول

[illegible]

[illegible] ملک کی تمام [illegible]

[illegible] صوبہ [illegible] دریاے گنگ طرف

قنوج طول [illegible] جنوب [illegible] تک ایک سو

اور [illegible] اقلیم دوم سے ہے کیفیت زمانہ پیشین مین اگرہ ایک دہ تھا توابع سے بیانہ کے

سلطان سکندر لودھی اوسکو مکان دلکش پسند کرکے دارالسلطنت اپنا کیا اور ایک شہر

مطبوع بنا دیا [illegible] بادل گڈھ؛ دریا بادل گڈھ مشہور رہا بعد مدت مدید کے اکبر بادشاہ نے

سنہ ۱۲ جلوس [illegible] قلعہ سرخ [illegible] کے خام اینٹ کا تہ اشا ہوا مشتمل بیس برج چار دروازے

اور دو کھڑکیون کرداد جسکی عرض مین تیس گز اور ارتفاع مین چھے گز ہی احداث کرکے اہتمام سے

قاسم خان کے مبلغ بتیس ۳۲ لاکھ روپے جسکا خرچ ہے اہتمام کیا یہ شہر کنارہ پر دریا جمن کے واقع ہے طول
مین آبادی جانب غرب سات کوس اور عرض مین ایک کوس ہے سنہ شاہجہانی نو سو ستر ۹۷۰ ہجری مین اس قلعہ کو
کہ اینٹ اور مٹی کا تہا پینتیس ۳۵ لاکھ روپے اوسپر صرف کرکے مضبوط پتہر سے بنا کیا اور نام اپنے
دادا کے اکبر آباد نام خطاب دیا اور اسکا تین ہزار گز بادشاہی ہے بلندی دیوار کی ساٹہ گز عرض
مین تین گز آبادی اوس شہر کی دو طرف کنارہ دریا کے واقع ہوئی ہے جانب غربی سات کوس
اور طول مین دو کوس تک اور باقی اوس طرف کی آبادی کا جو شرق طرف ہے طول اسکا اڑہائی
کوس اور عرض ڈیڑہ کوس تک اور کثرت عمارات کی بکثرت ہے اور روضہ تاج گنج جو عالم والا سے
بانا ہے مشرق طرف دریا جمون ہے اور دریا مذکور اوس سے ملا ہوا طرف شمال کے جاری ہے اور بی بی
شاہجہان کی نواب ممتاز محل بیگم وہان مدفون ہے اور دختر شاہجہان بادشاہ کی بہی اسی روضہ مین
اور بڑی مسجد جو متصل چوک کے ہے طول مین ایک سو تیس ۱۳۰ گز ہے اور تشمہ کے طرف تین گنبد ہیں اور تین
گاؤن کی جانب بڑے بین ایوان اور صحن اسکا آٹہ گز ہے عہد مین شاہجہان کے مرمت پذیر ہوئے
تہے سیکری توابع سے بیانہ کے ہے اور اکبر آباد سے بارہ کوس سمت شمالی واقع ہے سنہ بعد مین سال
جلوس کے خود اکبر بادشاہ نے اشارہ سے زبدۃ الاولیا حضرت شیخ سلیم چشتی قدس سرہ کے قلعہ
حصین اور عمارت متین اور ایوان دلنشین بنا کرکے اول قصبہ سیکری فتح آباد مشہور کیا اور بعد ساری
شہر عمارت کے خطاب فتح پور بہ مدت پانچ سال مین جب تعمیر اختتام کیا پہر اسی اثنا مین
گجرات جو فتح ہوا فتح پور سیکری نام رکہا خرچ پندرہ لاکھ روپے لکہا ہے لیکن معلوم شہر
عمارات کچہ بین یا جملہ کے نزدیک اوسکے معدن سنگ سرخ کا ہے اور درگاہ شیخ سلیم چشتی

قدس سرہ کی

قدس سرہ کی اور جگہ گوالیار کا چار سرکار رکہتا ہی گوالیار شہر مختصر ہی شہر پناہ اسکی
اب جا بجا شکستہ ہو رہی ہی اور مزارات ان مین قوال کا دہانا پر متصل مقبرہ منورہ زبدۃ العارفین شیخ
محمد غوث گوالیاری کی ہی کہ عہد مین محمد اکبر بادشاہ کی ہوا اور گوالیر نامہ مین لکہا ہی کہ جب
۳۳۶ تین سو چہتیس برس زمانہ سے بکرماجیت کے گذرے راجہ صورت سین کہ صوبہ مال شہر کا تہا پس
برس مین بموجب ارشاد گوالیا نام سدہ جوگی کے اتمام کو پہونچایا اور اولاد و خلفا اوسکی مدت
تک وسعت پاتی رہی حکومت کرتی تہی سن ۳۰۹ تین سو نو ہجری مین شمس الدین التمش لشکرکش گوالیار
ہوکر بعد ایکسال کے فتح کیا ہی کالپی ایک شہر ہی کہ جسکو باسدیو نے جب عصر مین راجہ بہوج کے
قنوج پر فرمان روا ہوا تہا بنا کیا ہی مصری وہان کی مشہور ہی برہان نظام شاہ نے سنہ
سات سو ستر مین قلعہ کالپی کا تیار کیا ہی قنوج مشہور شہر ہی نام اوسکا اصل
مین کنیا کبج تہا وجہ تسمیہ اوسکا یہ ہی کہ کنیہ ہند مین نابالغ باکرہ لڑکی کو کہتے ہین اور کبج
بمعنی کوزہ پشت جسکا اوایل مین اوس شہر مین آبادی برہمنون کی تہی لکہا ہی کہ لڑکیان وہان کی
بہت خوبصورت ہوتی تہین ایکدن ہوا کا دیو مرد کی شکل سے متمثل ہوکر وارد اس شہر کا
ہوا چاہا کہ ان سبکو عقد ازدواج مین اپنے لاوے برہمنون نے نہ دیا اوسنے بد دعا کر کے چلا گیا
حکم بیحال خالق کے تمام لڑکیان کوزہ پشت ہو گئین اوسوقت سے نام اوسکا کنیا کبج ہو گیا ہے
رفتہ رفتہ تصحیف پاکر قنوج ہوا راجہ سورج نے اوس شہر کو بسا کر دار السلطنت اپنا کیا تہا
عصر مین راجہ مالدیو کے صورت آبادی اور وسعت کی بگڑی تہی اوجین پایہ تخت راجہ
بکرماجیت کا ہوا بہت آباد ہوا اور متبرک شہر ہی ساحل پر دریائے جمون کے اور وہان

ایک مندیرہ نام مشہور بہ اعتقاد ہنودون کا ہی اور مولد سری کشن بن باسدیو کا جو کنہیا مشہور ہی
کہ ہنود انہین محل حلول حضرت باری تعالی جانتے ہین اور محل سکونت اسکا تھا ایسور اوسکا نام اوسکا کشن بھی
بتیس لاک روپیہ خرچ کرکے بنایا تھا اول سنہ جلوس مین جہانگیر بادشاہ کے ہنودون نے تعمیر کی تھی
تیرہوین سال عالمگیر کے مطابق سنہ ایکہزار اسی ہجری کے حسب الطلب تخریب دیر مذکور کے فرمان شاہی
صادر ہوا اور حکم اوسکی نیست و نابود ہوکر اوسکی جاپر ایک مسجد عالی تین لاک پچاس ہزار روپیہ کے صرف سے
بصرف باشی چھوٹے بڑے بت وہان مرصع کار قیمتی جواہر نگار طلائی بھی بت کے سب سیڑھیون کے
نیچے مسجد جہان آرا بیگم کے جو اکبر آباد مین ہی دفن کیے تاکہ اکثر خلائق انکو پامال کرین
کنارہ پر دریا جمن کے عبد النبی خان حاکم نے وہان کے اپنے عہد مین ایک بڑی مسجد بنائی تھی
اکثر تواریخ مشہورہ مین مشہور ہی کہ سپاہیون نے ہمراہی سلطان محمود غزنوی کے شہر
خوب غارت کیا تھا اور تمام بتخانے جلا دیے اوس وقت ایک صنم سونیکا وہان ایسا پایا تھا
کہ حکم سے بادشاہ کے جب اوسکو توڑا اور وزن کیا تو اچھا نو ہزار روپیہ اور چند مثقال
زر خالص پایا اور ایک پارہ یاقوت کہ چار سو پچاس مثقال وزن کا تھا اور گوپامئو ایک قصبہ ہی
نامی تواضع اور مہمانداری اوسکی مشہور ہی اوس قصبہ مین دو قبیلے نامی ہین ایک شیوخ
قصبائی اور دوسرے شیوخ قنوجی محمد علیخان عرف والا جاہ ابن انور الدینخان
آرکاٹی متوطن وہان کے ہین بہ مرد سخی تھے اور داد و دہش انکی شہرہ آفاق ہی چنانچہ
مفصل احوال انکا آگے قلمی ہوگا اور مکنپور مشہور اسم کا موضع ہی مزار حضرت زندہ شاہ
مدار بدیع الدین قدس سرہ کا وہان ہی اور نسب شریف حضرت کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو

ہیو پچاس دو سو پچاس سے ایکاس شریف زیادہ تھا اور خرق عادات سے آپکے ہی کہ چند
سال غایب رہتے تھے اور چند سال عالم ظاہر میں اور جبکہ غیبت کبری اوسی شہر میں ہوی
ہے مزار بھی حضرت کا وہیں ہے

صوبہ الہ اباد
یک صوبہ
ماہ الف محال
نوے کرور
لک دام
روپیہ

سرکار

الہ آباد	جونپور	غازی پور	بنارس عرف کاسی
چناوہ	کالنجر	کورا	مانک پور

اور بموجب نسخہ جدید صوبہ الہ آباد سولا سرکار الہ آباد مرزاپور غازی پور بنارس
جونپور کالنجر چنارگڈہ مانکپور رمانیہ وغیرہ دو سو چوہتر محال اٹہالیس ہزار تین سو
تینتیس موضع ایک کرور اٹہیانو لاک تین ہزار تین سو تراسی بگہ کل محاصل سینتیس کرور
سات لاک بیکسٹ ہزار نقد سمت شرقی صوبہ بہار عظیم آباد غربی صوبہ اکرہ جنوبی اورنگ آباد
شمالی اودہ طول جونپور سے کوہ جنوبی تک سا ٹہہ کوس عرض جنوبی بہر سے گنگ کیا تم پور تک دو ہزار
کوس اور یہ صوبہ اقلیم دوم سے ہے کیفیت قدیم نام اس شہر کا پیاک اور کرہ مانک پور ہے

اور ران ماکرتہا منشی صاحب نے لکہا ہی کہ جب اکبر شاہ نے قلعہ سنگین دریامین جہان کہ جمنا اور
گنگا ملین ہین یہ سنگم ہوا ہی بنا کیا اوسکو نام اوسکا الہ اباد موسوم ہوا اب دریای گنگا و جمنا پانی قلعہ سنگین کی [illegible]
باہم ملین ہین عرف مین اسکو ترسینی کہتے ہین اس سبب اوس مکان کو تربینی نام کرتے ہین اور
چشمے قلعہ سے نکلکر ملتی دریای مذکور کے ہو [illegible]
بھی کہتے ہین اور وہ کنارہ پر دریای گنگ کے واقع ہی ہنود اشنان اوس جا کا موجب نجات [illegible]
جانتے ہین اسکو راجہ سورج [illegible] کیا ہی اور [illegible] قلعہ [illegible]
[illegible] کسی کو نہین جانتا اور [illegible] سلطان [illegible]
اباد کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی [illegible]
تصدیق کی اور [illegible] دکن مین وارد ہوکر بلدہ [illegible] واسطے ملاقات [illegible]
کرام محمد ملتانی صاحب قدس سرہ کے آئے اور بیرون شہر عیدگاہ کے میدان مین اوترکر [illegible]
تین چار مقام کئے [illegible] واسطے ملاقات کے [illegible]
وہ ملاقات [illegible] ہوکر اپنے مقام پر پہرآئے شیخ بدر الدین
صاحب قدس سرہ نے والد بزرگوار اپنے شاہ محمد ملتانی صاحب قدس سرہ سے

بوجہا کہ سید محمد جونپوری اکثر اوقات حالت مستی میں کہتے ہیں انا مہدی یعنی میں مہدی ہون

سمجہے ہیں یا دروغ ان حضرت نے ایک زمانہ سر جیب تفکر میں لیجا کر فرمایا کہ جیسا غوثیت اور قطبیت

مرتبے ولایت کے ہیں مہدیت بھی ایک مرتبہ ولایت کا ہے وہ مہدی موعود نہیں ہیں اور سید صاحب

نے ۹۱۰ نوسو دس سنہ سفر حجاز میں بیچ شہر فرہ کے ترسٹہ کے سن میں انتقال کئے **صوبہ اودہ کا بیان**

صوبہ اودہ عرف اجودہیا طرف پورب

یک صوبہ
ماہل محال
[illegible] کرور
[illegible] لاک
[illegible] دام
[illegible] روپیہ

[illegible] لاک
[illegible]
[illegible] سرکار

اودہ	گورکہپور	سروبج	خیرآباد عرف نکہیسر	لکہنو
سرکار	سرکار	سرکار	سرکار	سرکار

اور بموجب نسخہ جدید سرکار برابر ہیں فقط اتنا تفاوت ہے کہ اس میں بجاے سروبج کے

بہرائچ لکہا ہے اور محال بھی برابر ہیں مگر اصل میں تفاوت رقم کا ہے جیسا کہ واضح ہوتا ہے

اور موضع چہپن ہزار چہہ سو اکیانوے جملہ زمین ایک کرور نو لاک بائیس ہزار تین سو

ستائیس بیگہ کل محاصل سینتیس کرور پینتالیس لاک چالیس دام نقد پینتالیس لاک

پینتالیس ہزار چار سو تیس شرقی صوبہ عظیم آباد غربی قنوج صوبہ آگرہ جنوبی مانک پور

شمالی کوہستان طول گرگہور سے قنوج تک ایکتیس کوس عرض کوہ شمالی سے بندہ
پور تک تعلقہ الہ آباد ایک سو تیس کوس اور یہ صوبہ اقلیم اول ہے کیفیت اودہ عرف
اجودہیا شہر قدیم ہی کہتے ہیں کہ ابتدا آبادی ہند کی اُس شہر سے ہوئی ہے مولد و
مسکن اور دار الامارت راجہ رامچندر کا ہی لیکن نام جسکا رام ہی ہندو اوسکو خدا سے نسبت
کرتے ہیں ایک کوس پر اوس کے گہگرا دریا سرجون سے ملا ہی اور نسخہ جدید میں لکہا کہ
کہ یہ دریای گہاگرہ پر واقع ہی شہر اجودہیا کا ہی عالمگیر میں طول اوسکا [illegible] ۱۰۹ کوس
عرض میں قنوج لکہنؤ بہرایچ لکہنؤ کہ کنارہ پر گومتی ندی کہ واقع ہیں متعلق اسی صوبہ کے
ہیں سواد شہر میں خاک چہانتے ہیں سونا پاتے ہیں اوس شہر میں تربت حضرت
شیث اور حضرت ایوب پیغمبر علیہما السلام کی ہی [illegible] اکثر ماندہ
کاہی کہ وہ عہد میں سلطان سکندر لودی کے مبالکما کی [illegible] خوب کثرت
یاد ہیں [illegible] معروف ہوکر [illegible] حاصل کئے ہی اشعار اسکے خاطر
پسند خلایق اس شہر [illegible] بہرایچ یہ شہر ہی کنارہ پر دریا سرجون کے قدیم
اوس جا درگاہ حضرت سید سالار مسعود غازی کی ہی چنانچہ ذکران حضرت کا آوینگا لکہنؤ
عرف لچہمن نگری شہر ہی کنارہ پر گمتی کے کہ وہ شمال کی طرف سے بلدہ کے گذرتی ہی
وہان درگاہ حضرت شاہ مینا صاحب قدس سرہ کی ہی آب و ہوا اچہی ہی [illegible] کمال اوس
جاکی مشہور آخر عہد میں محمد اکبر بادشاہ کے قاضی محمود دیوان لکہنؤ کے تہے اکبری روزینہ
[illegible] نام ہے بادشاہ کے [illegible] یہ شہر دار الوزارت نواب شجاع الدولہ کا

۱۵۱ صف

تھا آصف الدولہ نے کنارے پر دریا کے ایوان رفیع اور قصرہای منیع احداث کیے ہین گورکھ
پور متوسط شہر کہنا اور دفوسے اسطرف گھاگرہ کے چالیس کوس کی مسافت سے متصل کوہ کے تریکے
واقع ہے نواح اوسکی نہایت وسیع چاول کہی مرغ تیتر وغیرہ ارزان ہوتے ہین اور چونکہ
غلہ ارزان ہے لکہا ہے کہ نظر کرتے خورش و پوشش کے فی الجملہ مقام آسایش کا ہے اور کہنا
راقم کا ہے اردو زبان جواب کمال بلاغت اور فصاحت کے درجہ پر ہے معتبر اسی شہر کی ہے
خصوصاً روزمرہ اور محاورہ عورات محالات متعلقان نواب وزیر کا بلگرہ عرف بلگرام قصبہ ہے
خوش آب و ہوا وہان ایک کنوان ہے چاہ بہمن نام زمانہ سابق مین مغل نے فوجداری مین اپنی بنا
لیا تہا چونکہ ظاہرا اسکو غلبہ باشندگون پر وہان کے تہا آنے جانے والے راہ کے جو پوچہتے
ہین کہ چاہ بہمن بلگرام کسطرف ہے بسبب بغض و عداوت اور تنفر کے نام سے اوسکے اہالیان
وہان کے گالیان دیتے ہین اور برا کہتے شمس الدین التمش اسلام وہان جاری کیا ہے

صوبۂ بہار کا بیان

صوبہ بہار عرف پٹنہ

یک صوبہ

[illegible] محال

[illegible] جمع کامل

[illegible] کرور

[illegible] لک

[illegible] دام

[illegible] روپیہ

[illegible] لک

[illegible]

[illegible]

حمہ سرکار

حاجی پور	مونگیر	سارن	رہتاس	ترہت

اور بموجب نسخہ جدید صوبہ بہار اٹھ سرکار بہار و ترہت حاجی پور رہتاس شاہ آباد مونگیر
وغیرہ دو سو ایکاس محال پچپن ہزار چار سو چھپن موضع ایک کروڑ پچاس لاکھ پچپن ہزار
آٹھ سو دس سکہ محاصل کل صوبہ اٹھائیس کروڑ اٹھاون لاکھ چھتیس دام سمت شرقی صوبہ بنگالہ
سمت غربی صوبہ الہ آباد جنوبی کوہستان شمالی کوہ میرک طول گدہی رہتاس سے کوہ میدک تک
ایک سو بیس کوس عرض ترہت سے کوہ شمالی تک ایک سو دس کوس اور یہ اقلیم دوم سے ہے
کیفیت پٹنہ دار الحکومت اس صوبہ کا ہے بہت بڑا شہر ہے اور آباد کنارہ پر دریائے
گنگ کے بیار تک دیواریں گلین بنی ہوئی ہیں اور سکوت صد بنگالہ کی کہتے ہیں آب و ہوا خوش ایسا ہے کہ دہی وہاں کا
ایک سال تک ترش نہیں ہوتا اور بموجب کیفیت نسخہ جدید اول نام اس شہر کا پٹنہ صوبہ بہار تھا
اورنگ زیب نے شاہزادہ عظیم الشان خلف محمد معظم بادشاہ کو جاگیر کر دی تھی تب نام اوسکا
عظیم آباد رکھا گنگا اور جمنا یہ دونو بڑے دریا ہیں کہ اس صوبہ میں ہیں سرکار سارن پور وہاں ناک کے
بیچ ناتیا زمین میں چھر کے ہیں درخت اوگتے ہیں اور بار لاتے جنگلمن فلفل دراز یعنی پیپلیان بہت ہوتی
ہیں رہتاس یہ قلعہ بہت دشوار گذار اونچے پہاڑ پر اور جنگل میں اوسکے پان مگہی خوشبو پیدا ہوتی ہے
وہ مچکند نام ایک پھول ہے مانند پھول دہتورہ کے خوشبو اور بہری بکری یہاں خوب ہوتی ہے اور
جنگی مرغ نامی اور طوطے خوب پیدا ہوتے ہیں اور دریا نربدا علی گڈہ کے نزدیک سے پیدا ہو کر طرف
دکھن کے رود ہے اور بہون اور چلا اسطرف آ کر گنگ میں داخل ہوئے ہیں اور سرجو ارکوہ شمال سے آ کر نزدیک

ریوہا

سیکر گنگ سے ملی ہی اور کسنہ کی بہی کوہ شمال سے آکر نزدیک حاجی پور کے گنگ مین شریک ہوتی ہی اور چالیس کوس اطراف اسکے سالگرام نام پتہر نکلتا ہی آدمی کی صورت اور پتہر اوس پتہر کا وہ ہی کہ ہر روز منہ مین اسکے تہوڑا سونا رکہو دیتا ہی جب اوسکو تراش لیتے ہین دوسرے روز پہر ہمایش کرتا ہی اس صوبہ مین پانی بہت ہی

بنگالہ کا بیان

صوبہ بنگالہ

یک صوبہ
[illegible] محال
[illegible] جمع کامل
[illegible] کرور
[illegible] لک
[illegible] دام
[illegible] روپیہ

[illegible] لک
[illegible] عمر
[illegible] سرکار

ٹانڈہ	فتح آباد	جنت آباد عرف لکھنوتی	سلیمان آباد
بنگالہ	تاج پور	پنجرہ	بارک آباد
باروہا	ستار گانون	سلہٹ	جانگاون
شریف آباد	گھوڑا گھاٹ	مدارن	سلیم آباد

اور بموجب نسخہ جدید صوبہ ڈہاکا بنگالہ سینتس سرکار جہانگیر نگر اور دہ سو تیرہ اودی مراکار وغیرہ دو سو تیرہ میں محال ایک لاک بارہ ہزار سات سو اڑتیس موضعی کل زمین کشتی تین لاک چونتیس ہزار سات سو پچہتر اور دریائی تین ہزار تین سو کل محاصل چہیالیس کرور انتیس لاک

دو ہزار ایک سو اڑسٹھ آباد سمت شرقی صوبہ جگناتھ دریائے شور غربی صوبہ بہار جنوبی کوہستان
اور شمالی کوہ میرک طول بند چیت گانون سے مڑا اور کار تک چار سو کوس عرض کوہ شمالی سے سرکار
مدارن تک دو سو کوس اور یہ صوبہ اقلیم دوم سے ہے کیفیت مع جب نسخہ جدید اول نام
اسکا بنگ تھا نام ہر راجہ کے پھر ایک فرزند ولی راجہ بنگ کے اسجا خیابان عرض مین بیس گز اور بلندی مین
دس گز باندہ کر اوسکا نام آل کیا اوسوقت بنگال زبان زد آفاق ہوا پھر رفتہ رفتہ بنگالہ ہو گیا
یہ ملک دریائے شور سے متصل ہے گرمی معتدل ہے اکثر زراعت برنج کی بہت اور وہان کے باشندے اکثر
مچھلی چاول کھایا کرتے ہین اکثر مردم اس جا سیاہ رنگ ہوتے ہین اور قد مین کوتاہ اس صوبہ مین
ڈھاکہ جو بڑا شہر ہے باغات دلکشا وہان بہت ہین اور ظروف مسی لقرئی اور پارچہ ململ ڈھاکہ کی
وہان خوب بنتی ہے اور جب کفار منتشی جسکا تذکرہ اوائل مین دار الایالت اس صوبہ کا شہر ڈھاکہ تہا جہانگیر نگر
نام وسعت اور صحت مین چند کوس تک آباد دار السلطنت سلاطین اسلامیہ کا ہی ملک احمد بختیار کہ
امرائے کبار سے سلطان قطب الدین دہلی کے تھا راجون سے بنگالہ کو مسخر کرکے رواج اسلام کا اس ملک مین
دیا ہے ملک مدت تک بتصرف سلاطین طوائف الملوک کے رہا ہے بعد عہد مین محمد اکبر بادشاہ کے
منعم خان خانخانان کو داود خان کررانی حاکم وقت نے مصاف دیکر صلح کیا اور جب منعم خان خانخانان کی روانگی
طرف بنگالہ کو بکور ہوئی خان جہان خان اکبری نے داود خان کررانی سے اوس ملک کو لیکر داخل ممالک محروسہ
اکبر شاہی کیا اور شہر لکھنوتی راجہ سکل آباد کرکے نام اسکا گور رکھا تھا ہمایون بادشاہ نے آب و ہوا
اس جا کی خوش دیکھکر جنت آباد موسوم کیا مگر نالائقون سلاطین دہلی کے شہر مقصود آباد کو دار
الحکومت اپنی ٹہرایا تہا اور عہد مین قاسم علیخان کے کہ جب افسران انگریزی سے شکست پاکر طرف

لٹا ڈر
مادی ہ

لنکہوتی کہ آباد ہوا تہا ان روزون دار الانگریزی نے شہر کلکتہ کہ ایک چہوٹا سا موضع قدیم
سے آباد تہا قلعہ مضبوط وہان باندہ کر دار الملک اپنا کیا اس ملک مین ہر سال چہہ مہینے بارش ہوتی ہے
جملہ زمین کو پانی پہر لیتا ہے اسواسطے سلاطین سابق نے تمام راہون مین خیابان آٹہہ گز چوڑے اور بلند
بنوا رکہے ہین کہ گذرگاہ خلائق کی اوپر سے ہو چونکہ ان گذرگاہون کو آل کہتے ہین اوسکا نام
اوس صوبہ کا بنگ اور لفظ آل کی آکر کے نام اوسکا بنگالہ مشہور کیا ہے زمین مزروعہ اوسکی شالی زار ہے الائچی
وہان ہوتی ہے اور اندرون قلعہ کے تمام درخت سبز و شاداب اور سرکار سلہٹ کوہسار مین واقع
ہے چینی ونیا کی مشہور عود اور چوب چینی کے درخت وہان بہت ہوتے ہین اور سرکار گہوڑہ گہاٹ
مین ریشم بہت ہوتا ہے اور سوا سرکارات مذکور کے نزدیک اس صوبہ کے کامروپ نام
ایک جا ہے کہ اسکو کانور و دیس کہتے ہین حسن ظاہری وہان کی عورات کا مشہور ہے
اور سحر سازی طلسم پردازی جادوگری وغیرہ وہان بہت ہے خصوصا کایا پلٹ جسکو
چاہتے ہین مسخر کر لیتے ہین جسکو چاہتے ہین حیوان کی شکل پر متشکل کر رکہتے ہین
بشکل انسان بناکر اپنے کام پر رکہتے ہین اور پہر صبح جانور کر دیتے ہین اور
نزدیک اوسکے ولایت آشام ہے بہت وسیع اور قریب آشام کے ایک ولایت ہے
کہ اوسکو مہاچین کہتے ہین اور شہر سے مسمی ہمایون طالع کہ جو دار الحکومت
اوس ولایت کا ہے دریا شور متصل ہے اور چالیس کوس کی مسافت پر ایک ندی دریاے
مذکور سے کاٹی ہے اور ہر دو کنارے اوسکے پتہر چونے سے بہت مستحکم بنائے ہین سلطان
سکندر رومی اپنے حدود سے اس دیار مین گیا اور سیر تمام اوس ولایت کی کر کے

دو ہزار ایک سو اڑسٹھ اور یا دو سمت شرقی صوبہ جگناتھ ہے دریای شور غربی صوبہ بہار جنوبی کوہستان
اور شمالی کوہ میرک طول بندر چیٹگانون سے مرا اورکار تک چار سو کوس عرض کوہ شمالی سے سرکار
مدارت تک دو سو کوس اور یہ صوبہ اقلیم دوم سے ہے کیفیت عجب نسخہ جدید اول نام
اسکا بنگ تھا نام راجہ کے پہر ایک فرزند ہوا تھا راجہ بنگ کے اس جا خیابان عرض مین بیس گز اور بلندی مین
دس گز باندہ کر اوسکا نام آل کیا اوس وقت بنگال زبان زد آفاق ہوا پہر رفتہ رفتہ بنگالہ
یہ ملک دریای شور سے متصل ہے گرمی معتدل ہے شالکم زراعت آبریج کی بہت اور وہانکے باشندے اکثر
مچہلی چاول کہایا کرتے ہین اکثر مردم اس جاکے سیاہ رنگ ہوتے ہین اور قد مین کوتاہ اس صوبہ مین
ڈہاکہ جو بڑا شہر ہے باغات دہاکہ اور وہان بہت ہین اور ظروف مسی اقرئی اور پارچہ ململ ڈہاکہ
وہان خوب بنتی ہے اور جب گفتار منشی ہے مذکور اول مین دار الایالت اس صوبہ کا شہر ڈہاکہ تہا جہانگیر نگر
نام وسعت اور وسعت مین چند کوس تک آباد ہے دار السلطنت سلاطین اسلامیہ کا بلکہ احمد بختیار کہ
امرای کبار سے سلطان قطب الدین دہلی کے تہا راجون بنگالہ کا مسخر کرکے رواج اسلام کا اس ملک مین
دیا ہے ملک مدت تک زیر تصرف سلاطین طوائف الملوک کے رہا ہے بعد عہد مین محمد اکبر بادشاہ کے
منعم خان خانخانان کو داود خان کررانی حاکم وقت نے مصاف دیکر صلح کیا اور جب منعم خان خانخانان کی روانگی
طرف بلدہ کو بکور کے ہو خان جہان خان اکبری نے داود خان کررانی سے اوس ملک کو لیکر داخل ممالک محروسہ
اکبر شاہی کیا اور شہر لکہنوتی راجہ لکشمن سین آباد کرکے نام اوسکا گور کہا تہا ہمایون بادشاہ نے آب و ہوا
اس جا کی خوش دیکہکر جنت آباد موسوم کیا مگر نایبون نے سلاطین دہلی کے شہر مقصود آباد کو دار
حکومت اپنی ٹہرایا تہا اور عہد مین قاسم علیخان کے کہ جب فوج انگریزی سے شکست پاکر طرف

[illegible]

لنکھوتی کے آوارہ ہوا تھا ان روزون سرداران انگریزی نے شہر کلکتہ کہ ایک چھوٹا سا موضع قدیم
سے آباد تھا قلعہ مضبوط وہان باندہ کر دار الملک اپنا کیا اسمین ہر سال چھ مہینے بارش ہوتی ہے
حملہ نہین کوئی پا سکتا ہی اسواسطے سلاطین سابقہ تمام اوسمین جیا نہ آئے گرد اوس کے بلند
جابجا باندہے ہین کہ گذرگاہ خلایق کی اوسپر سے ہو چونکہ ان گذرگاہونکو آل کہتے ہین اور اسکا نام
اوس صوبہ کا ہی دو لفظ ایکٹھا کر کے نام اوسکا بنگالہ مشہور کیا ہی بہت مزروعہ اوسکی شالی زار ہی الائچی
وہان ہوتی ہی اور اندرون قلعہ کے تمام درخت سبز و شاداب اور سرکار سلہٹ کوہسار مین واقع
ہی جیسا اوسکا مشہور عود اور چوب چینی کے درخت وہان بہت ہوتے ہین اور سرکار گھوڑا گہاٹ
مین ریشم بہت ہوتا ہی اور ہوا اسکے سرکارات مذکور کے نزدیک اس صوبہ کا مروپ نام
ایک جا ہی کہ اسکو کانور و دیس کہتے ہین حسن ظاہری وہان کی عورات کا مشہور ہی
اور سحر سازی طلسم پردازی جادوگری وغیرہ وہان بہت ہی خصوصا کایا پلٹ جسکو
چاہتے ہین تسخیر کر لیتے ہین جسکو چاہتے ہین حیوان کی شکل پر متشکل کر رکہتے ہین
بشکل انسان کر اپنے کام پر رکہتے ہین اور پہر صبح جانور کر دیتے ہین اور
نزدیک اوسکے ولایت آشام ہی بہت وسیع اور قریب آشام کے ایک ولایت ہی
کہ اوسکو میاچین کہتے ہین اور شہر سے مسمی ہمایون طالع کہ جو دار الحکومت
اوس ولایت کا ہی دریا سے متصل ہی اور چالیس کوس کی مسافت پر ایک ندی دریا سے
مذکور سے کاٹی ہی اور ہر دو کنارے اوسکے پتہر چونے سے بہت مستحکم بنائے ہین سلطان
سکندر رومی اپنی حدود سے اس دیار مین گیا اور سیر تمام اوس ولایت کی کر کے

پھر راہ دریا سے لوٹ آیا ہی اور حسب الحکم سلطان سکندر رومی مذکور کے حکمای الادانش نے وہان
ایک پنجہ طلسم کا جیسا کہ پنجہ انسان کے ہاتہ کا ہوتا ہی دریای شور پر بنا کیا ہی اور اسمین ایک کیل ایسی
لگائی ہی کہ وہ پانی کے زور سے جب کہ کوئی رد کرتا ہی حرکت کرتا ہی کہ اسطرف نہ آ چونکہ وہ مقام
خطر کا ہی آگاہ ہو جاتا ہی یہ نیکی عقبی کی واسطے سلطان مرحوم کے ہی اور درمیان مشرق و جنوب اسکے خراج
گذر ایک ملک ہی ارجنک نام کہ وہان بندر لنکورا درست ہاتی بہت ہوتے ہین اور نزدیک اوسکے
اور ایک ملک ہی کہ اسکو صین کہتے ہین اسطرف اسی ولایت کے خشکی ہی کہ وہان یاقوت اور الماس کا
معدن ہی اور طلا اور نقرہ اور کندک یہ چیزین پیدا ہوتے ہین اور ولایت کوہ سار کہ بائین شمال
مغرب [illegible] ہی طول اسکا [illegible] کوس ہی اور بسبب تربت [illegible] و لطافت آب و ہوا کثرت
باغ اور اشجار راغ کی ہی اور اسمین [illegible] ہین [illegible] لاک روپیہ [illegible]
اور ولایت شام کو کوہ شام بھی کہتے ہین کر کالون دار الملک اس ولایت کا ہی اور ولایت
ہیونشت [illegible] مختصر [illegible] کہتے ہین وہان پیدا ہوتے ہین اور [illegible] ہاتی
مادیان یابو کو جنگل مین رکھتے ہین کہ جنگلی یابو ان پر آوین اور وہ بچے دین اس ملک کے باشندے
اگر مادہ ہوتی ہی دوسرے ملک والون کو نہین دیتے ہین اور نر کلان [illegible] کے ڈال کاٹکے وہان
کے تہخانون مین رکہتے ہین اور مختصر یابو ان کو بیچ دیتے ہین اور موضع کچلیر کہ سات کوس پر
قلعہ باندہ سے ہی متصل اوسکے جنگل ہی کچلی بن نام بہتر اچہے ہاتی وہان پیدا ہوتے ہین اور تکانہ
کو بنیا دیوی اور نوتا چہاری اور اسمعیل جوگی کہ افسون گری اونکی ہند مین معروف ہی متصل قلعہ
ماند کے واقع ہین اور اسکے متصل ایک ولایت ہی ورنک نام لواحق سے ملک آشام کے اور اسطرف

دریاے برہماپتر کے قلعہ ہی موسوم جمدرہ کہ اسمین تین قلعے بہت استوار ہین اور محاذی اوس قلعہ کے
اوس طرف دریا کے ایک قلعہ ہی موسوم شملا اوس قلعہ پر ایک کلیسا ہی اور گوامتی کے پہاڑ سے رگانون
تک بیچ تیر کوس پر بہتی ہی اور وہان سے ولایت ختن تک پندرہ منزل دار الملک پیگو کے راجہ کا
ہی کہ وہ اپنے تئین نسل سے پیران ویسہ کے شمار کرتا ہی اون تمام سے پانچ منزل اوس طرف کو کوہستان
تامبروپ اور جنگل اور پہاڑ کمال سخت اور دشوار گذار ہین اور وہان ایک موضع ہی لکھوکرمان نام اور ملک
خطا کا شمال سمت اوس جنگل کے ہی کہ دریاے برہماپترا اوس سمت سے آیا ہی اور بہا ہین اوسکے ایک جزیرہ ہی
معمور اور مزروع کہ نہایت وسعت اور خرمی و صفا کے تقریبا پچاس کوس تک چلا گیا ہی اور آبادی
اوسکی ایک سخت جنگل ہین کہ وہ مسکن ہاتیون کا ہی تمام ہوتی ہی اور میوہ اوس سرزمین بکثرت
ہی اور نمک بہت کم اور عود کہاد قور اسقدر کہ عود معاوضہ مین نمک کے دیتے ہین اور وہان والون
مذہب چین جدہر اعتقاد آبا و اجداد کے ہو جاتے ہین سواے گوشت آدمی کے دوسرے سب گوشت
کہاتے ہین اور بغیر بیاہ کے سب زوجیت روا رکہتے ہین اور کوہستان تامبروپ سدیہ اور ملک
لکھوکرمین بہی عود غرقی اور آہوان مشک ہوتے ہین اور بہوٹنت کے جنگل مین بہی ناگن گہوڑا پیدا
ہوتا ہی اور ولایت رنگ اور جمدرہ اور گوامتی کے اکثر پہاڑون مین سنگ پیدا ہوتا ہی اور چاندی
سونا وہان کی ریت دہوکر اور اسیطرح ولایت آشام کی خاک چہاننے سے حاصل ہوتا ہی اوس جا کے لوگ گہی
کہاتے اور اونٹ کو دیکہ کر بڑا تعجب کرتے ہین اور گہوڑے سے بہت ڈرتے ہین چنانچہ اگر ایک سوار سو
آدمیون پر حملہ کرے تو ہتیار ڈالکر بہاگتے ہین اور گاومیش وہان چلا نہین ہوتا ایک جانور ہوتا ہی
ابلق مانند گاو اور گاومیش اور گدہے کے کہ دودہ اسکا کہاتے ہین اور جو دم چین کے بنر مست او

طلسم ساز دانا ہوتے ہین یہانتک کہ انکی دانائی کی نقلین اور حکایتین ہین اور سرکار کمکول علیحدہ
ملک ہی اور تصرف سے سلاطین ہند کے باہر اور بقول مؤلف آئین اکبری توابع سے شاہجہان آباد کے ہی اور
وہ ملک پہاڑ پر شمالی سمت امصار سندہ کے واقع ہی جیسا کہ بنگالہ اور بعضے کہتے ہین کہ مملکت چین اور
خطا بھی دامن مین اسی پہاڑ کے ہی دلی مال ایک شہر ہی بہت آباد کہ وہان کی بھی خاک دہونے سے
طلا حاصل ہوتا ہی منقول ہی کہ انہین پہاڑون مین ۱۱۳۰ سنہ گیارہ سی تیس ہجری مین شیخ محمد یار نامے ایک
شخص معتبر اور معتمد سلطان کا تعزیت نامہ راجہ نیپال کے باپکا مع خلعت اور جواہر اور گھوڑے
ہاتی حضور سے محمد شاہ بادشاہ کے لیکر وہان گیا تھا گھوڑے اور ہاتھی تو وہان کے آدمی راہ
سے لیگئے اسواسطے کہ وہان کے لوگ ہندوستان کو راہ سے اس ملک کے واقف نہین
ہین اور ایلچی مذکور طرف سے خارستان اور بیابان اور پہاڑون صعوبت گذار کے نہایت محنت رنج
محنت اور بہاکر بڑی سختی سے چار مہینے بعد کماؤن مین پہونچا راجہ ایک باغ مین کہ وہ باغ شالہ
مار شاہجہان بادشاہ کے نقل پر [illegible]
کہتا ایلچی کا کہ جب دروازہ پر باغ کے پہونچا کیا دیکھتا ہون مین ہزارون روپیئے تلوائین کے
ہوے رقص اور سرود مین مشغول ہین اور روبرو سنگاسن یعنی تختگاہ مینا کار کے ایک بڑا
حوض ہی دو گوشون پر اوسکے دو درخت ہین برابر درخت نونہال انبہ کے جو پھل دیتا ہی ایک
سونیکا ہی دوسرا روپیکا اور ہر شاخ پر طیور جیسا کہ طوطی تسار کن فاختہ کبوتر زاغ و زغن وغیرہ
سونے اور چاندیکے بیٹھے ہوے ہین اور ہر چوبچہ مین ہر ایک کے فتیلے شمع کے رنگارنگ روشن اور
دوسری تجملات اور اسباب جاہ و حشم کا بدستور بادشاہون کے تھا عہدہ دار یا یہ بپایہ

انہین

اپنے گہر سے ہوئے تہے چوبدار تمام ہر ایک کا لیکر مجرا کراتے تہے جب ایلچی آگے آیا اعزا تمام سے ملاقات
کی اور جب قریب ہوا کہا اور آگے آؤ اور یہ فرمایا کہ صاحب تمنے راہ کی تصدیع بہت اٹہائی ایلچی نے جواب دیا
ایسی دولت بے محنت کرنا میں نہیں آتی ہی حال محمد شاہ بادشاہ کا پوچہا اسنے کہا جناب خلافتمآب کو
آپ سے شکایت دوستانہ ہی کہ ہمارے دیس میں رسم خاص ایسا ہی کہ گہر میں جس کسیکے ماتم ہوتا ہی اطلاع کرتے ہیں
آپنے اس بات میں تاخیر کی کہا ہاں واقعی ہی تکثر اپنی زبان سے یعنی تقصیر میری ہی سو اگر وہان کے
راستی سے سوگند پر راجہ کی معاملہ کرتے ہیں اسواسطے کہ سوا راجہ کے دوسرے کی پرستش کا رواج اس
ملک میں نہیں ہی سوگند مہادیو اور گنگا اور رام اور کشن کی ہرگز خاطر میں نہیں لاتے ہیں اور جب سوگند
راجہ کی دُہائی اوسوقت راستی پر خرید و فروخت کرتے ہیں

صوبہ اوڈیسہ کا بیان

صوبہ اوڈیسہ
یک صوبہ
[illegible] محال
[illegible] جمع کامل
[illegible] کرور
[illegible] لک
[illegible] دام
[illegible] روپیہ

[illegible] لک
[illegible]
[illegible] سرکار

جلرو	بہدرک	کلنگ	کٹک	راجمندری

اور بموجب نسخہ جدید صوبہ اوڈیسہ پندرہ سرکار جگنناتہ بنگالہ نجیب آباد سلہٹ کامروپ
سلیم آباد محمود آباد اسنے بنگالہ اور سلہٹ اور سلیم آباد اسکو صوبہ میں لکہا ہی وہی جانے دو سو اٹہاون

محال ایک لاکھ بارہ ہزار نوسو ترپاسی موضع تمام زمین پانچ لاکھ چھیانوے ہزار
اٹھاسی بیگہ انتیس قلعے محاصل کل صوبہ چالیس کروڑ ایک لاکھ پانچ ہزار ایک سو
پندرہ اسمٹ شرقی دریاے شور غربی دنا کہ بنگالہ جنوبی بنگالہ شمالی کوہستان طول محمودآباد سے دریاے شور تک
ایک سو بیس کوس عرض کامروپ سے تا کوہستان سو کوس یہ صوبہ اقلیم دوم سے ہے کیفیت
آب و ہوا یہان کی سازگار ہے اس صوبہ مین آٹھ مہینے بارش ہوتی ہے اور کل ایک مہینے
گرمی باقی مہینے ٹھنڈ اکثر کشتکار ہوتی ہے خواجہ سرا اس دیار مین کرتے ہین اور موجب نسخہ
جدید میوہ اور پھول اور کپڑا یہان یہ اشیا بہت پیدا ہوتے ہین اور موجب کتاب قدیم پارچہ اچھا
بہم پہونچتا ہے اور وہان لین دین کوڑیون سے ہوتا ہے جو کھاری دریا سے ملتے ہین اور شہر
پرسوتم پور مین بتخانہ جگناتھ کا ہے جو دریاے شور پر واقع ہے وہان مورت جگناتھ کی ہوا کرتی
ہے اسکو راجہ اندرمن نے احداث کیا ہے اور اسکی بنا کی تاریخ کو چار ہزار سال گذرے ہین اور متصل
اسکے متعدد معابد ہنود دون کے ہین اور ایک بتخانہ ہے منسوب آفتاب سے کہ بارہ برس کا خراج اس
اسپر خرچ ہوکر تیار ہوا ہے بلندی اسکی دیوار کی ایک سو پچاس ہاتھ اور چوڑائی اسکی انیس ہاتھ ہے
اور صاحب نسخہ جدید لکھتا کہ جب کسی کی شادی ہوتی ہے تب تین دن تک دولہن کو خدمت مین
جگناتھ کی رکھتے ہین اور یہان کے ساکن کاغذ کی جاپر پتے تاڑ کے استعمال کرتے ہین اور حساب و کتاب
اوسپر لکھا کرتے ہین نزدیک اس ملک کے ایک شہر ہے تریاراج کہ موجب بیان وہان کی رعایا کرتی ہین
اور تمام کام مردون کے بجالاتے ہین اور جمیع امورات حکومت کے جاری کرتی ہین اور لباس مردانہ
پہنتی ہین سو اکثر عورتین ہین وہ ٹانکتین اور مرد کپڑے عورتون کے پہنتے ہین تمام جسم کو

صندل سے آراستہ کرتی ہین اور زر و زیور سے پیراستہ اور ایک ہفتہ تک رہین کی شوہر کرتی ہین
اور طرفہ یہی لکہا ہی کہ وقت مجامعت کے بہی عورتین اوپر ہوتی ہین اور مردونکو نیچے کرتی ہین
لیکن جب نسخہ جدید لکہتا ہی کہ سب کرتی ہین مگر عین وقت پر جو کام مردانہ ہی مرد ہی کرتے ہین صوبہ اودہ کا بیان

صوبہ مالوہ

یک صوبہ
ملا الوہ [illegible]
جمع کامل
بیست کرور
نو لک
[illegible] دام
[illegible] روپیہ

[illegible] لک
[illegible]
ملے سرکار

اوجین	رایسین	چندیری	سارنگ پور
بیجا گڑہ	گاگرون	کوتری	ناندیہ

اور بموجب نسخہ جدید چوتہا صوبہ دار الفتح اوجین ہی بارہ سرکار اوجین چندیری
[illegible] سارنگ پور [illegible] آباد گاگرون وغیرہ تین سو نو محال برابر اٹھارہ ہزار
چہ سو [illegible] موضع ایک کرور انتیس لاک چوسٹھ ہزار پانسو تین تیس ٹکہ کل
محاصل تین تیس کرور نو لاک ستتر ہزار یہ بہی برابر لیکن مقررہ روپیہ اسکے بموجب
لکہا ہی کے فی روپیہ چار دام آٹہہ کرور سینتالیس لاک سینتالیس ہزار ہوتے ہین مگر صورت
رقوما کی جیسی کی ہی بموجب اصل کے نقل کی گئی ہے اور سمت شرقی باندہ گڑہ کی طرف
صوبہ اورنگ آباد کے اور غربی احمد آباد اور جنوبی قلعہ نرور اور شمالی اجمیر طول

مانان گڈہ سے پالنپواڑہ تک دو سو چالیس کوس اور عرض چندیری سے تا نذربار [۲۳۰] دو سو تیس کوس اور یہ
صوبہ اقلیم دوم سے ہی کیفیت اوجین قدیم شہر ہی تختگاہ راجہ بکرماجیت کی اور راجہ بہرتری
وغیرہ بھی سکونت رکھتے تھے اوسوقت آبادی بہت تھی دریائے شیو بر ما نیچے سے اسکے جاتا ہی
ہنود کی ہی اور عجب یہ ہی کہ وہ کبھو کبھو موج دودکی مارتا ہی آدمی برتن بھر بھر کر لاتے ہین
کہتے ہین کہ اوجین جو قدیم شہر تھا سقط سے الہی کے زمانہ سلف مین تہ و بالا ہو گیا پہلو مین اوسکے
دوسرا شہر آباد کئے ہین مقولہ مولف مولف عنہ کا ہی کہ حالت تحریر تک اوسکے برتن حفر زمین نکلتے
ہین راستی پر اوسکے معاینہ گواہی دیتا ہی اور بموجب نسخہ جدید اوجین قدیم شہر کنارہ سپرا ندی کے
واقع ہی سواے تختگاہ ہونے راجہ بکرماجیت کے راجہ بہرتری وغیرہ بھی یہین سکونت رکھتے تھے
دار الحکومت مالوہ کا یہی شہر تھا اکثر اوسوقت اہل علم و ہنر کا مسکن تھا معابد بتخانے
ہنود کے یہان بیشتر ہین اور اب علاقہ مین مہاراجہ سندہیہ کے ہی اور چندیری بڑا شہر قدیم
قلعہ سنگین رکھتا ہی اور سوی مالوہ مین قصبہ ہی کنارہ پر دریا سوار ندہ کے اور مندو بڑا شہر ہی
بارہ کوس پر دور قلعہ اوسکا ہی سالہا دار الملک سلاطین طایف الملوک خلجی کا رہا اور
دہار قصبہ ہی زمانہ سابق مین تختگاہ راجہ قنوج کا تہا اور اندور شہر ہی قدیم مسکن مرہٹہ ہولکر کا
جیسا کہ اوجین مسکن سندہیا مرہٹہ کا اور بہوپال شہر ہی دار الملک افغانان کا متصل اوسکے
تالاب ہی اور شہر مندو مین مزارات اولیا خواجگانون کا اور عبد اللہ بخاری وغیرہ کے بہت ہین

صوبہ اجمیر کا بیان

صوبہ اجمیر اسیکو ملک مارواڑ کہتے ہین

بکہ صوبہ

یک صوبہ
سرکار محال
رقبہ جریب کامل
کرور
لک
دام
روپیہ

سوای انعام و سیورغال

یک کرور
لک

اجمیر	چیتور	رنتہور	جودہپور
ناگور	سروہی	بیکانیر	

صاحب نسخہ جدیدہ یہاں سرکار میں و عوض بیکانیر کے سانگانیر لکھتا ہی اتنا فرق ہی اور محال برابر
ایک سو تیرا اسمیں مطابق ہی اور موضع ساتھ ہزار تین سو پانچ اور کل محاصل چھپن کرور تین لاک
چھے ہزار جسکہ حاصل میں اس صوبہ کے تفاوت نہیں ہی اس سے جانا جاتا ہی کہ مراد مؤلف
ہند کی بھی ان رقومات سے دام ہی مگر بجائے رقمی روپیہ چار دام میزان برابر نہیں
ہوتی نہیں معلوم کہ صاحب کتاب نے کیا جانکر لکھا ہی اگر برابر کیجے الغیب عند اللہ
ایا بھول دام میں ہی یا روپیوں میں قصور معاف ناچار بموجب اصل کے نقل
کی گئی اور سمت شرقی اس صوبہ کا اکبرآباد ہی اور غربی دیبالپور صوبہ دار الامان
ملتان اور شمالی شاہجہان آباد اور جنوبی دار الفتح اوجین اور طول بنانیر سے تا سانگانیر اور جبل
میرک ایک سو اڑسٹھ کوس اور عرض اجمیر سے بانسواڑہ تک ایکسو اٹھارہ کوس اور یہ صوبہ اقلیم
دوم سے ہی جسکا پیمائش زمین کی چھوڑ دی ہی شاید ہو چکی نہیں کیفیت راجواڑہ
اور مارواڑ لقب اوس ملک کا ہی اسواسطے کہ یہ سرزمین مارواڑ میں واقع ہی سرو دسرا ہی

اس ملک کی مٹ ہوئی ہی اجمیر قدیم شہر ہی صاحب نسخہ جدید کا قول ہی کہ یہ شہر بنا لیا ہوا راجہ آج کا ہی آبادی اوس شہر کی درمیان پہاڑ کے واقع ہوئی ہی اور زمانہ سابق مین سنگہرت کے اوس پہاڑ کو کوہ میرک کہتے تھے اور جبکہ بانی اوسکا راجہ آج ہی نام اوس شہر کا اجمیر قرار پایا من بعد محمد اکبر بادشاہ نے شہر پناہ اور دوسرے مکانات بنوائے آباد ہوا وہان کی پاکیزہ ہی اور یہ شہر دار السلطنت راجہ پتھورا کا تہا اور بموجب قدیم کتاب مولفہ [illegible] کے شہر مذکور متصل قلعہ تیلی کے حملہ محدثات سے راجہ پتہل کے بلندی پر کوہ دشوار گذار رکہے ہی اور سید درگاہ میران سید حسین خنگ سوار کی ہی کہ آپ ساداتون اور راہل قرابت سے محمود غزنوی سلطان کے تہے اور وہان کی حکومت انکے اختیار مین تھی زمینداران کفار نے انکو شہید کیا ہی اور شہر اجمیر مین مزار مبارک حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کا ہی اور بقول نسخہ جدید مزار ایکا تالاب پر جہالرہ کے ہی آپ وہین کہ اولیا دون سے ہند مین تشریف لائے ہین متصل اسکے تالاب ہی آناساگر نام جیو مشہور قلعہ ہی کہ اگلے زمانہ مین سرداران کا راجہ دولا اپنا کہ اپنے بیٹون نوشیروان عادل کی کہلاتا تہا موضع سیوسدہ مین اقامت کرتا تھا اسواسطے اوس قوم کو اسکی سیوسدہ بولتی ہین اور آنکا بونا کے بھی قوم سے سیوتے ہین اس ملک مین اکثر ریگستان ہی پانی کم ملتا ہی صوبہ گجرات کا بیان

صوبہ گجرات

ملک صوبہ

مالدیپ محال

[illegible] جمع کامل

[illegible]

[illegible] دام

[illegible] روپیہ

[illegible]

نُہ سرکار

احمد آباد	پٹن گجرات	بھروچ	برودہ

نادوت	چانپانیر	گودہرہ	سورٹھ	اسلام نگر عرف ہالار

اور بموجب نسخۂ جدید صوبہ احمد آباد نو سرکار گجرات چانپانیر سورٹھ پٹن اسلام آباد بھروچ
سورت وغیرہ ایک سو ستاسی محال دس ہزار تین سو تہتر موضع تیرہ اند تمام زمین ایک کرور
لاکھ پچاس ہزار ایک سو چھ بیگہ کل حاصل ستاون کرور سینتیس لاکھ نو ہزار ایک سو پچاس دام
سمت شرقی صوبہ دار السرور برہانپور خاندیس غربی سرحد وار کہ ساحل پر دریا شور کے ہی جنوبی کوہ
بایہ شمالی جالور اندور طول حد دیپالپور سے دوارکا تک تین سو دو کوس عرض جالور
تا بندر دمن دو سو ساٹھ کوس اور یہ صوبہ اقلیم دوم سے قریب دریا شور کے ہی کیفیت اگلے زمانہ
تخت گاہ اسکا پٹن اور چندیری اور چانپانیر تھا سلطان احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی نے
آٹھ سو تیرہ ہجری میں سر نو آباد کیا اور کنارہ ساہرمتی کے قلعہ بنایا اور شہر خوش آئین طرح دیکر
احمد آباد نام رکھا یہ شہر ... اور چار کا مشہور ہی اور تین کوس پر احمد آباد سے بتوہ قصبہ
دلکشا ... مدفن حضرت قطب عالم والد ماجد شاہ عالم محبوب عالم کا اسیجا ہی چنانچہ
ذکر ان جناب کا آگے آویگا اس نواح میں گائے خوب پیدا ہوتی ہی اور بموجب نسخہ جدید دار الحکومت
اسکی احمد آباد کی ہوئی احمد شاہ بادشاہ گجراتی کی ہے کثرت باغات اور میوہ جات وغیرہ
کی ہی اقمشہ جیسا کہ زربفت کمخواب وغیرہ یہاں حد سے زیادہ ہی خرید و فروخت زر و جواہر
اور مروارید کی بہت ہوتی ہی نساج اور خاتم بند خطاط نقاش ہر قسم کے صناع اہل ہنر

ہرپتنہ کے یہان رہتے ہین لکہا ہی کہ احمد آباد کی بستی مع برنانہ اسّی کوس تک ہی ہزار
مسجد ہی اور مسجد وسیع طول مین ایک سو گز اور عرض مین اُنہ انو گز ساڑہے تین سو ہی
ہین تیت ستون لعل پتہر کے ہین معبد سومنات کا اور تیرت مہادیو اور پروانہ کی بستی صوبہ
گجرات مین ہی اکثر آدمی وہان غریب خوا اور خلیق مزاج خدا پرست ہوتے ہین اور خواجگان
اولیاء اللہ ؤن کی یہان بکثرت ہین جا بجا نیر پہاڑ پر خوب قلعہ ہی آدہ کوس بلند اور بندر
سورت نامور بنادر سے ہی اور چند بندر دوسرے توابع سے اسکے ہین دریائے تبتی نزدیک سے
اوسکے گذرتی ہی اور سات کوس پر وہان سے دریائے شور سے ملتی ہی یہان میوے طرح
طرح کے ملتے ہین خصوص جاکن کیرا اوس سرزمین مین ہوتا ہی درمیان سورت اور نندر
ایک آباد کوہستان ہی اوسکو بگلانہ کہتے ہین اور دریائے نربدا پائین سے اوسکے گذرتا
اور روہ کہاری دریا مین ملتا ہی اور سرکار سورت ملک جداگانہ ہی قدیم الایام
تصرف مین سلاطین بہمنیہ دکن کے تہا اور جونہ گڈہ سنگین قلعہ ہی سلطان محمد نے
بعد محاربہ کے اسیر معروف ہوکر نزدیک اوسکے ایک قلعہ احداث کیا ہی اور آدہ کوس پر
سومنات سے سیالکا نام ایک مکان ہی کہ وہان کنارہ پر دریا سرستی کے بہیل کے
جہاڑنے شکاری کے ہاتہ سے تیر پاؤن پر کشن جی کے لگا ہی اور کچہ ایک جداگانہ ولایت ہی
عرض و طول اسکا دو سو پچاس کوس ہی اور مغرب رویہ سندہ کے ہی بیشتر ریگستان ہی وہان گہوڑے
بہت ہوتی ہین اور گہوڑ اتاری گجراتکا مشہور ہی اور پتن سے بڑودہ تک سو کوس میٹہے
آم کی جہاڑی ہی اور انجیر اور انگور بہت ہین — صوبہ ٹہٹہ اور سندہ کا بیان

صوبہ ٹھٹہ و سندہ

یک صوبہ

۱

ہو ... محال

لعہ کرور

... دام

... روپیہ

... لک

... ام ...

للعہ سرکار

[illegible]

اور نسخہ جدید مین نام صوبہ کا ٹھٹہ بھکر لکہا ہی اور نام سرکار کے یہ ہین حویلی ٹھٹہ
اور جواہکان اور چاک ہانہ اور نصیر آباد اور محال برابر ہین اور موضع ایک ہزار تین سو
بیان کئے ہین اور بندر پانچ اور ایسا لکہا ہی کہ دفتر شاہی پر کاغذ اس صوبہ کی
بیالیس کا ہین پہونچا اور محاصل مین فقط الوف مین اختلاف ہی تین ہزار لکہے ہین
اور ماہ مین ہو ... آئین نود اور جادہ مین نودام زیادہ کئے ہین سمت شرقی صوبہ احمد آباد
کیچ مکران جنوبی دریا شور شمالی بھکر طول ٹھٹہ بھکر سے کیچ مکران تک دو سو ستاسی کوس اور عرض
بیرہٹ سے بندر ... تک سو کوس اور یہ صوبہ اقلیم دوم سے ہی کیفیت اس ولایت مین
زمانہ سابق مین برہمن آباد نام ایک شہر بہت بڑا تختگاہ تھا صاحب نسخہ جدید لکہتا ہی
کہ وہان اولاد نے بنی تمیم انصاری کی پانسو برس تک سلطنت کی ہی قلعہ مین اوسکے ... ہزار
چار سو برج تھے بعد اوسکے اودہ پور دار الحکومت ہوا اس ولایت مین کان نمک اور
لوہے کی جابجا ہی اور اکثر عورتین اوس ملک کی ڈاین ہوتی ہین اور پہول بہت اور میوے
طرح طرح کے خصوص انبہ خوب ہوتا ہی اور نسخہ جدید مین ہی کہ قسم قسم رنگین تہر اس نواحی مین ہوتے ہین
اور پتلے چانول اور مچھلی کی پیدایش بہت ہی دریا سندہ ساگرا اور ... اور راوی اور ستلج

وغیرہ تیس کوس کے فاصلہ پر اس صوبہ سے جمع ہو کر دریاے شور سے ملے ہیں اور کتاب قدیم میں یہ بھی لکھا ہے کہ بعض مرد بھی افسانہ و افسون سے خواص شیاطین کے پیدا کرتے ہیں نظر انکی بد ہے کہ جسپر نگاہ کرتے ہیں کلیجا اوسکا نکال لیجاتے ہیں اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور تلوار وغیرہ سے گھایل نہیں ہوتے ٹھٹھہ مکان ہے منسوب اُنکا سے نزدیک دریاے شور کے اور کنارے سیستان کنارہ پر دریاے سندھ کے حدود ملتان سے واقع ہے ٹھٹھہ اور کچھ مکران شمال رویہ پہاڑ دل کے ہے کہ جسپر وہاں کے رئیس کی نگاہ ہے اور ہر ایک اُن مقامات سے موطن ہیتی پٹھان کا ہے اور بھکر سے بعد اور امرکوٹ تک ہر قسم کے مردم سے آباد ہے بسبب خوف راہ کے مسافر خشکی سے نہیں جاتے ہیں دریاے شور سے تمام اجناس تجارت کے کشتیوں میں بار کرکے لاتے ہیں

صوبہ لاہور کا بیان

صوبہ لاہور عرف پنجاب بلا قید سرکار کے نامی مکانات لکھے جاتے ہیں

یک صوبہ

سرکار محال

جمع کامل

کرور

لک

دام

روپیہ

لک

قلعہ سیالکوٹ امرکہ ہمین پٹیالہ کہ دکان وزیرآباد کہ دکان گجرات سامر

رنجیت سنگھ جاودلی اصراف قبر ہیرا اور راجہ

رہتا تھا انگریزون کی ہے کی ہے

اور بموجب نسخہ جدید دار السلطنت لاہور پانچ سرکار دو آبہ جالندر دریا بی بہشت جوی

سنہ جنکلہ موضع دس پرگنے کانگڑہ وغیرہ تین سو بیاسی تین ہزار دو سو چھپن موضع سواے

دوابہ تمام زمین دو کروڑ تینتالیس لاکھ تین ہزار دوسو چھپن بیگہ کل محاصل سواے دوابہ اونسٹھ کروڑ
پینسٹھ لاکھ انیاسی ہزار نوسو ستر دام اور ایک کروڑ چھپن لاکھ انچاس ہزار سات سو
اکیاسی نقد سمت شرقی شہر ند غربی دارالامان ملتان جنوبی دریا لبور شمالی کوہستان
کشمیر طول دریاے ستلج سے دریاے سندھ تک ایک سو اسی کوس عرض تاپو سے تا کوہستان
چھتیس کوس اور یہ صوبہ اقلیم سوم سے ہی کیفیت بموجب نسخہ جدیدہ صوبہ پنجاب کہ مشہور
اس لئے کہ اسمین چہہ دریا پانچ دوابے ہین جیسا کہ دریاے ستلج اور بیاہ اور چناب اور بہت
اور سندھ ساگر اور بعضے راوی کہتے ہین اول نام لاہور کا لوہاور تہا منسوب بہ لوہ جو پسر رامچندر راجہ
کا تہا یہ صوبہ اول حکومت مین سلاطین ملتان کے تہا اور جب قبض و تصرف مین سلطان محمود
غزنوی کے آیا ملک ایاز کے سپرد ہوا تب قلعہ کنارے دریاے راوی کے اساس پایا اور کہنا
منتی صاحبکا ایسا ہے کہ اول دارالحکومت اس ملک کا قلعہ سیالکوٹ تہا اور وہ بسبب لگ جانے دلونکے بہت
کم ہوا تہا بعد عہد مین سلطان محمد غزنوی کے اہتمام سے ملک شاہو لودہی کے کہ نسب اسکا
سلاطین غور و خراسان کو پہنچتا ہے بجد و احداث پایا اور بلدہ لاہور اٹہتیس سال دار
السلطنت اولاد سلطان محمود غزنویکا رہا اوسکے بعد مدت تک تاتارخان کہ امراے سلاطین
بہلول لودہی کے تہا دارالحکومت اپنا کیا اوسکے بعد کامران مرزا جو خلف محمد بابر بادشاہ کا
تہا اسنے اس شہر مین اقامت اختیار کی یہ باعث اسکی آبادی کا ہوا پہر محمد اکبر بادشاہ نے
اوس شہر مین قلعہ متین اور شہر پناہ احداث کیا ہے پہر عالمگیر نے ایک مسجد عالی بنا کی ہے لگا
کہ پانچ لاکھ روپیے زیادہ مبرور نے اس مین صرف کئے آخر عہد مین تصرف مین راجہ

رنجیت سنگھ کے آیا اور اب تحت حکومت ملکہ جہان پناہ انگلستان کے ہی چند کوس پر اس سے پٹیالہ ہی
قصبہ دلگت رام دیو رنبیر آدنے کیو تہل کہ سنہ ۸۷۸ آٹھ سو ستتر ہجری اوسکو آباد کیا ہی اور یہ موضع
جب شرف اسلام سے مشرف ہوا اون روز وجب قصبہ پٹیالہ طغیانی سے پانی کی کہ ایکوقت دریائے ستلج
سے دریا سے چناب تک تمام زمین ڈوب گئی تہی مدت تک ویران رہا اس موضع پہلو مین اسکے
طرح آبادی کی ڈالی جسکو پٹیالہ زبان پنجابی مین معاوضہ کو کہتے ہین واسطے تبدیل جا کے یہ شہر پٹیالہ
موسوم ہوا اور جسکو راے آنند کور قوم سے ہی کے تہا اور بسبب رفیق ہونے توفیق نیک کے مسلمان ہوا اور
اسکی بہتی بولتے ہین بعد اسکے شیخ المشائخ گردیزی نے احداثات باغ سے اور عمارت سے آبادی کو
اوسکی رونق بخشی ہی اگرچہ اس نواح مین باغات بہت ہین لیکن باغ شعلہ ماہ عوض نسالا ماسب
خوب اور مرغوب ہی وہان مزارات اولیاؤن کی بہت ہین اور نزدیک اسکے وہان پور ایک مکان ہی
کہ بابالعل اوسجا سکونت رکہتا تہا اور بارہ کوس پر پٹیالہ سے کنارہ پر دریا کے اودی کے
اور ایک مکان ہی کہ اسکو ڈیرہ بولتے ہین بابا ایک مرشد قوم سکہو کا وہان رہا کرتا تہا اور وہ شخص
کہ سنہ ۸۸۰ آٹھ سو اسی مین بیچ زمانہ سلطان بہلول لودی کے بیچ تلونڈی را کوٹ [illegible] پیدا ہوا تہا
عہد بیرم دیکہانہ سرکار مین لودہی ملازم سلطان بہلول کے تہا پس ترک نوکری کر کے مانند جوگیون
صحرانورد کے سیاحی مین عمر بسر کی مردم جاہل عوام سے بہ اعتقاد لائے اب معتقد انکو اوسکے سکہ
کہتے ہین اور سکہ کی معنی شاگرد ہین سنہ ۹۰۰ نو سو اڑتیس مین بیچ عہد سلطان سلیم شاہ کے رحلت ہستی کا باندہ
جیساکہ [illegible] الیتیالی مین گذرا سودہرہ ایک قدیم قصبہ ہی علی مردان خان شاہ جہانی نے متصل قصبہ مذکور
کے ایک شہر موسوم ابراہیم آباد نام سے اپنے پسر کے آباد کیا ہی وہ ایک خوبصورت قصبہ ہین کہ عہد مین

اکبر بادشاہ کے چند دیہات پرگنہ سے سیالکوٹ کے علیحدہ کیے گئے تھے جب زبدۃ الاولیا شاہ دولا نے
اوس پرگنہ میں اقامت اختیار کی تالاب اور کنوئے اور مسجدیں احداث کیں خصوصاً پانی پر پل کا باندہنا موجب
زیادہ آبادی کا ہوا کہتے ہیں کہ وہ حضرت خزانہ غیب پر دسترس رکہتے تہے اسلیے داد و دہش بہت کرتے تہے
مسجدیں اور خانقاہ اور پل اکثر جا احداث کیے ہیں اور سنہ ۱۰۸۲ ہزار بیاسی میں جناب کی رحلت ہوئی
چونکہ یہ ولایت پانچ ندیوں میں واقع ہے اسواسطے اسکو پنجاب کہتے ہیں اور اس صوبہ میں
قدوۃ الاولیا شاہ حسین زبدۃ الاولیا پیر کیارے سے معروف ہیں آپ کا ذکر راقم کو بہم پہنچا
جو ضمن میں اولیا دوان کے متضمن ہوتا فی الحقیقۃ وہ زمین اولیا خیز ہے اور عشق انگیز حسن ظاہری
اور سر دو سرائی وہاں کی مشہور کنارہ پر اب بہٹ کے چار کوس پر ہزارہ میلا ہوتا ہے وہاں قبر
رانجہا کی ہے اور نزدیک جہنگ سیالان کے کنارہ پر ندی مذکور کے مسکن مسماۃ ہیر کا تھا کہ وہ عاشق
رانجہا کی تھی اور ندی کوہستان تبت سے ایک حوض میں سے نکلی ہے اور شہر میرکہ کے بازار میں سے
گذرتی ہے اور چناب اور سیرپل ملتے ہیں اور حد دہکلی سے دریائے کشن گنگ اس ندی میں آکر ملتا ہے
اور وہاں سے پایان اور انکی حدود الایالت سے گذر کہ کہوکرون کا پیونختی ہے اور سیرپور اور جہلم
اور ندی اوتر ستی باد اور ہیرہ اور خوشاب نزدیک قصبہ جہنگ سیالان کے اب چناب سے ملتے
اور یہ پانچ دریا جہلم کی دریائے سندہ کو موسوم ہیں اور کنارہ پر دریائے سندہ کے اٹک کا قلعہ ہے اور یہ سمت
درمیان ہندوستان اور زابلستان کے برزخ ہے یعنے حدود ہندوستان کے وہان سے ہے کہ
اوس طرف مسکن افغانونکا ہے اور اسطرف طرق اطوار زبان ہندوستانی کی یہ ولایت
پانچ سرکار پانچ دوابہ نام سے پنجاب کے مشہور ہے

صوبہ ملتان کا بیان

صوبہ ملتان

ملک صوبہ

محال

جمع کامل

کرور

لک

دام

روپیہ

لک

لکھ دام

سرکار

ملتان	دیپال پور	بھکر	

اور بموجب نسخہ جدید دار الامان صوبہ ملتان پانچ سرکار جو بلی ملتان و شہر آباد وغیرہ اُنیانوے محال نو ہزار دو سو ستاون موضع تمام زمین چوالیس لاکھ پچاس ہزار دو سو چھپنے بیگہ کل محاصل پچیس کرور ستاسی لاکھ بیانوے ہزار چھپے سو ستر دام سمت شرقی سہر اور اٹک غربی کچ مکران جنوبی سور کوٹ شمالی لاہور طول چار سو کوس عرض تین سو سات کوس اور یہ صوبہ اقلیم سوم سے ہی کیفیت صاحب نسخہ جدید لکھتا ہی یہ قدیم شہر ہے تمام دریا پنجاب کے دریا سے بیاس تک اس شہر کے نیچے ہین اُس نواحین قلعے اینٹ گچی کے بنے ہوے مضبوط ہین یہ ملک اول تصرف مین راجگان دہلی کے بادشاہان حکام تسدہ کی چندے حکومت رہی پہر تصرف مین غزنویون کے آیا بعد معز الدین سام کے والیان ملتان باج گذار سلاطین دہلی کے رہے اور وقت مین محمد اکبر بادشاہ کے داخل صوبجات ہندوستان کا ہوا اور بعد انحطاط پانے سلطنت چغتائیون کے تصرف مین افاغنان سدوزائی کے آیا ان سے راجہ رنجیت سنگہ نے

بزور چہین لیا

چھین لیا اب قبضہ مین سرکار انگریز بہادر کے ہی حضرت شیخ بہاوالدین زکریا اور سید جلال بخاری
اور سید صدرالدین اور حضرت شمس تبریز وغیرہ قدس سرہم بہت اولیا استراحت فرما اس صوبہ مین ہین اور
منشی جی نے تحریر کیا ہے کہ اس ملک مین گرما بہت اور بارش کم ہی اور سرما اعتدال پر ہوتا ہی اور غربردیہ کوہ
بلوچون کے دامن مین اوس طرف دریا سندہ کے خوانگاہ سلطان سرور رحمۃ اللہ کی ہی کرامات انکے مشہور
ہین اور شہر پاک پتن مین عرف اجودہن درگاہ حضرت شیخ فرید شکر گنج کی ہی قدس سرہ یہ ملک عہد
مین سلطان علاوالدین ثانی کے تصرف سے انکے نکلکر قوم لنکاہ سے متعلق ہوا اور سلطان حسین لنکاہ نے
اپنے عصر مین کروہ سے مانکوٹ تک جاگیر واسطے ملک سہراب وغیرہ کے قوم بلوچون کے جو کہ مکران اور کیچ
سے نزدیک وسکے آئے ہوئے تھا مقرر کی جنوبردیہ ملتان کے بھکر نام قلعہ ہی اور درمیان سیوی اور بھکر کے
ایک جنگل کشادہ ہی کہ جہان دہوپ مین تین پہر تک گرم ہوا بہتی ہی جبکہ ملتان لاہور کشمیر قبضہ مین
راجہ رنجیت سنگہ کے تہا رواج اسلام کا خصوصاً اذان کا دینا مطلق ممنوع تہا انکا حال معلوم نہین

صوبہ کشمیر کا بیان

صوبہ کشمیر [illegible] سرکار
ملک صوبہ
[illegible] اجمال
[illegible] کابل
[illegible] گرد
[illegible]
[illegible] دام
[illegible]
روپیہ

[illegible]

اور بموجب نسخه جدید صوبه کشمیر سری نگر گیاره سرکار کشمیر کامراج تبت کشتوار پکهلی وغیره پنجم محال
پانچهزار ایک سو باون موضعی کا عدد تمام زمین پیمایش کی اس صوبه کا دو کروڑ تین سو پچاس فقط گئی
اراضی خاص کشمیر کی گیاره هزار تین سو ستاون بیگهه هی اور پکهلی کے ایکهزار چارسو چهے
کل محاصل چهتیس کرور ستیانوے لاک گیاره هزار تین سو ستیاسی دام نقدی چوتیس لاک اٹهاون
هزار نوسو ترایسی دام سمت شرقی دریای چناب غربی کوه کلان اور دریای کشنگنگ جنوب
ولایت سکهران شمال تبت خرد طول دریای کشنگنگ سے ایکسو بیس کوس اور عرض سات
کوس یه صوبه اقلیم سوم سے هی کیفیت بموجب نسخه جدید یه صوبه مابین پهاروں کے واقع هی اس
مین سردی بهت هی برف اکثر برستی هی اور موافق گفتار منشی صاحب کے دار الملک اس ولایت کا
قدیم سری نگر هی آبادی اسکی چار فرسنگ تک هی دریای بهت اور ماروليجه و بیناسے اس صوبه کے
گذرتا هی اس جا اهل علم و هنر بهت هوتے هین لوگ یهانکے کاریگر کثرت باغات کی هی پهولمین بوی بهت
هوتی هی یهانکے چشمون کی تاثیرات عجایب غرایب هین کشمیر میں یهان انواع و اقسام کا هوتا هی خصوصاً
شال دوشالے یهانکے کاریگر خوب بنتے هین باشندے یهانکے تمام گهر لکڑیکا بناتے هین اس ملک مین
دیوار کی رسم نهین هی اور چهت کے لاله بوتے هین بهار کے موسم مین جب کهلتی هی نظاره کرنے
اور ایکطرف اس پرگنه کے بیاگ متی هی اور موضع پین پور اور کسیه مین زعفران کی هوتی هین آخر ماه اردو
مین کرم پیله اس نواحین هوتا هی راقم نے بهی اس شهر حیدرآباد مین ان کیڑون کو دیکها هی تو
کیا لال کاغذ پرانهین رکهتے هین وه انڈے دیکر مرجاتے هین اول باریک رنگ کے پیدا هوتے
پهر دو هرے بڑے هوتے هین تا جو ریشم کے پیٹ مین سے انکے نکلتے هین اپنے پر لپیٹتے هین پهرانهین پر نکلتے

پائین زیاده

ہین نرمادہ آپسمین ملتے ہین انڈے دینا شروع کرتے ہین پہر نکلتے ہین تب آتی ہی اوسکی اذیت سے مرجاتے
ہین یہی عشق دنیا کا واسطے انکے ہی حسب کتاب لکھا ہی کہ بعد حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے کوئی انبیا
سے اور اولیا امت مرحومہ سے قدم رنجہ فرما اس دیار کے نہوے مگر سید علی ہمدانی اس زمانہ مین کہ وہان ایک دکاشن سلف
نام دیو پیدا ہوا تہا کہ اکثر خوبصورت عورتون سے آکر ہم بستر ہوا کرتا تہا خلقت تمام نالان تہی حسن سعی
سے ان سید بزرگوار کے وہ فعل ممنوع اور وہ ظالم بدکیش مقتول ہوا اور بتخانہ اوسکا منہدم پایا
چنانچہ خانقاہ ان زبدہ اولیا کی تا حال موجود ہی اور آثار تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کے بہی پائے ہین
یہ ملک چار ہزار سال سے تصرف مین راجگان ہند کے تہا سنہ ۷۴۲ سات سو بیالیس مین شاہ میرزا نام ایک سوداگر
تہا کوئی ایسے سینہ دیو جو راجہ وہان کا تہا اوسکا نوکر ہوکر مرد برتری حاصل کی انہین دنون لنگر چک
بہی کہ قوم چکون کا ہی ولایت سے وارد کشمیر ہوا سنہ ۷۴۴ سات سو چوالیس مین رنچو نام بادشاہ ترک کا
جیت سی جمعیت سے آکر کشمیر کا ملک ہاتہ سے آفتاب پرست کفارون کے اپنے تصرف مین لایا اور سینہ دیو
تہوڑی جمعیت سے طرف کلوار کے بہاگا اور بعد آٹہ مہینے کے وہان سے طرف ہندوستان کے چلا درمیان
کوہستان کے اثناء راہ ایسی برف پڑی کہ تمام جمعیت اوسکی مع راجہ ہلاک ہوگئی بعد اسکے رنچو نے
چند سال تک ملک کشمیر پر بادشاہی کی اور شاہ میرزا کو بیٹا اپنا قرار دیا اور جب رنچو گذر گیا
کوتہ رانی بیٹی اوسکی تخت نشین ہوئی شاہ میرزا نے اعیان و ارکان سے موافقت پیدا کرکے
قوت و شوکت خوب حاصل کی اور کوتہ رانی کو حبالہ نکاح مین اپنے لایا سنہ ۷۴۷ آٹہ سو سینتالیس
مین تخت سلطنت پر کشمیر کے جلوس کیا اور اولاد اوسکی چند سال بادشاہی کی آخرکار یوسف شاہ
سنہ ۹۳۲ نو سو بتیس مین شامل امرائے اکبر کا ہوا پہر جب سلطنت دہلی کی ضعیف ہوگئی بعد عہد محمد شاہ

چغتائی کے تسلط مین سلاطین افاغنہ درانیون کے رہا پھر قبضہ مین راجہ رنجیت سنگہ کے آیا چنانچہ نونہال

کہ سنگہ کے تصرف مین ہی صوبہ کابل کا بیان

صوبہ کابل

یک صوبہ
... تومان
... کرور
... لک
... دام
... روپیہ

... الک
... ہزار
...
... سرکار بلا ... دام

اور نسخہ جدید مین نام سرکارون کے یہ لکھے ہین کابل قندھار غور بند غزنین جلال آباد باجورہ پشاور لمغان وغیرہ از جملہ ۳۶ تومان ہر تومان مین چند محال اور ایسا لکھا ہی کہ کوہ صلع کو کہتے ہین تمام زمین شمار اوسکا نا معلوم کل محاصل بیس کروڑ چوبیس لاکہ اٹھہ ہزار اور نقدی چالیس لاکہ ترپن ہزار نو سو سمت شرقی دریاے سندہ غربی غوربند جنوبی تو امان اور فرتل اور کردیہ شمالی اندراب اور بدخشان اور ہندوکوہ طول دریاے اٹک سے ہندوکوہ تک ایک سو پچاس کوس اور عرض قراباغ قندھار سے خفتاب ... تک سو کوس اور صوبہ ہندوستان مین اقلیم سوم اور چہارم سے ہی کیفیت یہ قدیم شہر ہی قلعہ استوار اوسکا بنا کیا ہوا تہمنک بن تورین فریدون کا ہی اور آبادی اوسکی وقت تک مولف عمدہ دو ہزار تین برس سے ہی تا حال بیس بائیس سال اور ہوے ہونگے اور ارک اسکا یعنی چہوٹا سا قلعہ جو قلعہ شہر کے درمیان ہی ایک پہاڑی پر ہی کہ وہان سے کوہ تبتی جسکو حصار عقابین کہتے ہین

دکہتا ہی

دکہتا ہی اور دامن مین اسکے السنگ نامے دلفریب کہ اسکو بہجات کابل کہتے ہین دالکت ہی اور نو نام غور مین

نقارہ
جو طرف بلخ کے واقع ہی نزدیک اس کوہ کے ریگ زار ہے کہ اسکو ریگ رواں کہتے ہین کہ راہین آواز

دہل کا ریگ زار سے نکلتا ہے اور ایک ہی تومان منبہ پر شکر توران کے ہی اور سرحد بلخ کی پاس محکم ہے

اور تومان حصار کی ولایت کا اثر سے اگلے لوگون کے ہی اور حسب نسخہ جدید الکہتا ہی کہ صوبہ کابل مین

برف بہت پڑتی ہے لیکن موسم گرما مین سردی ہوتی ہے آب و ہوا معتدل ہی اور بسبب قوت نامیہ

کثرت باغات ہی چلپ بیابان کے ثمر و اثمار ہین یہ جا تختگاہ اولاد تیمور کی تہی چنانچہ اکثر باغات

و عمارات عمدہ بیابان کی تعمیر کئے ہوئے بابر و ہمایون اور اکبر و جہانگیر وغیرہ سلاطین تیموریہ کے

اب کابل مین موجود ہین اور قبر بابر اور مرزا ہندال خلف بابر اور محمد حکیم برادر علاتی اکبر کی اسی شہر

مین ہی بعد انحطاط سلطنت تیموریہ چندے تصرف مین نادر شاہ کے رہا تختگاہ احمد شاہ درانی کے بیٹے تیمور شاہ ولد

شاہ مذکور کی وہان تہی پہر دوست محمد خان مسلط ہوا اب اولاد خان مذکور کی ہی اکثر

مسلمان ہین ہندو بہت کم اور بجز زبان فارسی یا افغانی کے ہندی کوئی نہین بولتا

غزنین کہ اوسکو زابل کہتے ہین وہ اول زمانہ مین تختگاہ خراسان کی رہی خصوصاً بانی تخت

سلطان ناصر الدین سبکتگین اور سلطان محمود غزنوی اور سلطان شہاب الدین غوری کا کہ

نسب اوسکا ضحاک تازی کو پہونچتا ہی کہتے ہین کہ غزنین مبارک جا ہی خوابگاہ حکیم

سنائی کی اور بہت اولیاء اللہ وہان مدفون ہین اور کثرت برف اور شدت سرما

اوسکو برابر تبریز اور سمرقند کے نشان دیتے ہین اور تومان لہوگر یہ مقام حاکم نشین

کی جا ہی اور تومان ننگرہار اور روغل سنگ سنبہ پر کافرستان کے ہی اور تومان

شکبار اکلے زمانہ مین جوی سامی نام مشہور تھا اور داروغہ نشین اوسکا بیٹہ پور ہی زمانہ مین محمد اکبر طرف
بادشاہ کے شہر جلال آباد احداث پایا اور کوہ کافران وہان سے نزدیک ہی اور تومان بجور باندرہ جملہ
کاشغر کے ہی ہر قلعہ وہانکا حاکم کے رہنے کی جاہی اور پہاڑ جو مابین قلعہ بجور اکے واقع ہین
مساکن افغانون کے ہین اور طول تومان بجور پچیس ۲۵ کوس عرض دس کوس اور تومان سواد بھی طرف
کاشغر کے ہی اور قصبہ منگل پور اوس تومان کے حاکم کی رہنے کی جاہی اور طول چالیس کوس عرض اور
پندرہ ۱۵ کوس تمام اہل لشکر یہان کے پٹھان یوسف زائی ہین اور تومان بکرام مشہور پشاور طرف
ہندوستان کے ہی اور اس تومان مین بنگاہ افغانان مہمند کی ہی اور پشاور شہر قدیم نزدیک کوہ
کہری کے ہی وہان سابق مین ایک معبد جوگیونکا تھا عہد مین شاہ جہان بادشاہ کے منہدم ہوا اور تومان
بنگش طرف ملتان کے واقع ہی وہانکے رہنے والے بہت پٹھانون کی قوم سے ہین اور سمرقند و بخارا
یہ دو پرگنے مشتمل پنجاب کو ہین اور فرنگسکو تومان کہتے ہین نہین معلوم ہے کیا الکتا بھی لیکن یہان قاطع
راقم کو ثابت ہوا ہی کہ تمن سو گانون کا ہوتا ہی اور اطرف کابل کے مغلی لوگ رہا کرتے ہین اور اکثر مغل
ان مین اولاد چغتائی خان چنگیز خان کے کہاتے ہین اور پٹھان لوگ اصل مین بنی اسرائیل اولاد یعقوب اسرائیل
کی منجملہ برادرون یوسف علیہما السلام ہین اور افغنہ بن ارمیا بزرگون قوم ہذا کے بہائی آصف کے یعنی جو وزیر
حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے اسواسطے انکو افغان کہتے ہین اول اطلاق لفظ پٹھان کا زمانہ سے حضرت سرور
انبیا خلاصہ کائنات جناب مصطفا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی اسطرح کہتے ہین کہ قیس عبد
الرشید جو کہ جد اعلی ان لوگون کے ہین انکے جنگ مین فتح مکہ کے خالد بن ولید کے ساتھ جو ہم قوم قیس عبد
الرشید کے تہے اور بعض کہتے ہین مرادہ ترددات نمایان عمل مین لائے خطاب پیشگاہ سے حضرت کے پٹھان پایا

اور پٹھان

اور فیحان عبارت اس لکڑی سے کشتی کے ہی کہ جسپر مدار کشتی کا ہوتا ہی پہر تغیر پاکر پٹہان ہوا

طول اس صوبہ کا اٹک بنارس سے ہندوکوہ تک دیڑہ کوس ہی اور عرض فراباغ قندہار

سے حفان ہر ایک سو کوس سمت شرقی اسکا دریاے سندہ ہی اور غربی غیرا دریا شمالی

اندراب وبدحشان اور ہندوکوہ اور جنوبی قربل وکاشغر دیگر اریہ تومان مدت تک تصرف میں بادشاہان

دہلی کے تہا بعد ضعیف ہوجانے سلطنت انکے درانی قوم پر قرار پایا صوبہ قندہار کا بیان

صوبہ قندہار

یک صوبہ	
[illegible] کروڑ	
[illegible] لک	[illegible] لک
[illegible] دام	[illegible]
[illegible] روپیہ	[illegible] تومان

چونکہ اس صوبہ کو صاحب نسخہ جدید مجمع السلاطین کابل میں شریک کیا ہی چہوڑ دیا اسواسطے کچہہ

اختلاف بیان لکہنے میں نہیں آیا اور اسنے بہی کیفیت کچہہ نہیں لکہی تہوڑا سا احوال حکام لکہا ہی چنانچہ

بیان ہوتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے بکیس صوبہ ہیں اور صوبہ قندہار داخل صوبہ کابل ہی

کیفیت معمورت کہ عبد الملک بن مروان ملک دمشق میں مسند خلافت پر کہ ملکا عضو عبارت اس سے

ممکن ہوا اور حجاج بن یوسف ثقفی ظالم وزیر اور سپہ سالار اوسکا قرار پایا عماد الدین کوکہ دو داماد

اور ہمشیرہ زادہ اسکا تہا بہت جمعیت دیکر بہرام والی خراسان و قندہار پر بہیجا اوسنے وہان جا کر

شکست پائی پہر بعد چند سال کے جب جلال الدین بیٹا بہرام مرحوم کا جا بجا باپ کی تخت خراسان

و غور و قندہار پر مسلط ہوا محمد علاو الدین بار دیگر بہت لشکر سے ملک خراسان وغیرہ پر آیا

اور یورش کرکے بعد جنگ عظیم مارا گیا حجاج بن یوسف غضبناک ہو کر الپتگین کو ولایت خراسان
وغیرہ پر روانہ کیا وہ جنگ شدید کے بعد غالب آیا اور سلطان جلال الدین حسن شکست فاش پا کر
مع چھوٹے بھائی کمال الدین محمود کے آوارہ دشت حرمان کا ہوا الپتگین نے جیپال خراسان کی
سلطنت کی بعد اسکا بیٹا سبکتگین ہوا اسنے سنہ میں سواے اکثر بلاد ہندوستان کو مسخر کئے
راجہ جیپال کو عاجز اور زبون فرمایا اول جو شخص کہ ملک ہندوستان میں رواج اسلام کا آغاز کیا
بناء ہے کی ڈالی سبکتگین ہے اسی طرح ہر سلسلہ طبقات جیسا کہ رشید الدین ثانی میں کہ سلسلہ اہل اسلام کا
چلا آیا سلطنت گیرانمین اولاد عالمگیر تیموری باری تھی اب جہاں رسو عمل سلطانیہ ملکہ انگلستند کا
انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جاویگا شعاع دوم صوبجات دکن کے بیان میں بعض کا قول ہے اس ملک کو دکن
اسواسطے کہتے ہیں کہ یہ جنوب رویہ کے واقع ہوا ہے اور دکن زبان ہندی میں جنوب کو کہتے ہیں اور باشندے اسکے
زبان تین قسم پر ہیں کنڑی مرہٹی تلنگی چنانچہ صوبہ اورنگ آباد اور برار اور خاندیس میں زبان مرہٹی کا
اور صوبہ بیدر اور بیجاپور میں کنہری اور صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد میں تلنگی اور مولف تاریخ کا
ابراہیمی محمد قاسم فرشتہ نے لکہا ہے کہ مرہٹہ اور کنہرا اور تلنگ تینوں بیٹے دکن کے ہیں اور دکن بیٹا
ہند بن حام بن نوح علیہ السلام کا اور یہی تین آدمیوں کی اولاد سے یہ ملک بسا ہوا ہے اسواسطے یہاں کی
زبان تین قسم پر ہے لیکن اب زمانہ کثیر سے جتنے کہ مسلمان لوگ ہیں ہندی اردو زبان بولتے ہیں مگر
اردو زبان ایسی نہیں جو ہر کوئی بولے اپنے اپنے حوصلہ موافق بول لیتے ہیں انہیں شعرا فصیح اور خاص
اردو تو شہر لکھنو سے خاص ہے سودا نگے لوگ بھی سیکھتے ہیں شفقت اور بناتے ہیں اور حیدرآباد
اور اسکے اطراف و جوانب میں خصوصا بیجاپور میں دکنی زبان ہی ویسے لوگ اپنے روزمرہ موافق

زمانہ مین کتابین نظم و نثر لکہی ہین انمین ولی اور سراج یہ دو شاعر فصیح تہے اب ہر چند کہ لوگ یہان کے
اردو نہین جانتے پر انکی زبان پڑہتے ہین مگر اب کے شاعر یہان کے چونکہ بہت شعرا ہند کے یہان آئے ہین
اونسے صحبت رہی ہی اور دو اونین متقدمین کے دیکہے ہین اردو سیکہتے ہین اور یہان کے استاد دکن سے سند
کرتے ہین لیکن یہ عجب بات ہی کہ بعض قابل یہان کے لفظ فارسی عربی گفتگو مین ملاتے ہین اور اسپر فخر کرتے ہین
نہین جانتے کہ یہ کمال عیب ہی نامہ نگار تینتیس ۳۳ سال سے درپی اصلاح اپنی زبان کے ہی بلکہ
اسی مین ایک رسالہ لکہا ہی کہ بکار آمد دوسرون کا ہو اور تانیث و تذکیر کا امتیاز پیدا کرین اور
حرف اوسکی جا پر استعمال کرین اور قدیم زبان تلنگی مرہٹی کنڑی ہندو لوگ کہا کرتے ہین اوسکو سب
معیوب جانتے ہین اور بعضی سلکے پیشہ کے مسلمان شاگرد پیشہ کے لوگون سے جو کوئی یہ زبان سیکہ لیتا ہی اوسکو
بہت حقیر جانتے ہین اب یہان کی زبان بہت درست ہوئی ہی اور آیندہ توقع ہی لیکن مشکل یہ ہی
کہ وہان لکہنو کی گفتگو کی زبان روز بروز متغیر ہوتی جاتی ہی کہ اب نہایت درجہ پر فصاحت کے ہی
ہمین معلوم آگے کیا ہو اور صوبہ بیدر وسط دکن مین واقع ہی خصوص شہر بیدر کہ اگلے زمانہ مین
تختگاہ راجون کی تہی گویا دو ناف دکن کی ہی سلاطین ہمیشہ یہین سکونت رکہتے تہے اور
راجے یہان کے اول آبا و اجداد سیوراج کے تہے جس وقت کہ بکرماجیت نے سلطنت پائی کشن راے
کو فوج کثیر دیکر واسطے تسخیر دکن کے روانہ کیا وہ شیوری پر غالب آیا اور اس ملک پر تسلط پایا
اولاد اسکی ڈیڑہ ہزار برس تک سلطنت پر اس ملک کی کامیاب رہے اور دیکہ تاریخ تلنگی کے اگر چند
لکہ غلبہ رہا بعد راجہ تلنگانہ کا کہ پای تخت انکا شہر ہنم کنڈہ اور ورنگل تہا رہا لیکن اصل مین
مستقل راجے اوس ملک کے وہی تہے کہ مذکور ہوئے پای تخت انکا شہر بیدر تہا جب حسن

کالنکوی بہمنی نے جو ملازم سلطان محمد تغلق شاہ کا تہا زور طالع سے سات سو پینتیس ہجری مین سلطنت
ملک دکن کی پائی راجے یہان کے بمرور شکست پائے الحمد للہ رواج دین اسلام کا دکن مین
شایع ہوا شرح اوسکی مبسوط کتب مین ہو گی اور تمام دکن مین چہہ صوبے ہین

ملک دکن

[illegible] صوبہ
[illegible] محال
[illegible] جمع کامل عہد عالمگیر

[illegible] کرور
[illegible] لک
[illegible]

[illegible] صوبہ

دار الظفر بیجاپور	خجستہ بنیاد اورنگ اباد	فرخندہ بنیاد حیدر اباد	محمد اباد بیدر
صوبہ	صوبہ	صوبہ	صوبہ

		برار	خاندیس
		صوبہ	صوبہ

صوبہ محمد آباد کا بیان

صوبہ محمد اباد بیدر مخاطب ظفر اباد

یک صوبہ

[illegible] محال
[illegible] جمع کامل

[illegible]

صوبہ محمد آباد	فیروزگڈہ اینکیر	مظفر نگر ملکیر	ناندیر
سرکار	سرکار	سرکار	سرکار
کلیان	اکل کوٹ	١	١
سرکار	سرکار		

اور بموجب نسخہ جدید نو سرکار حویلی محمد آباد کلیان رانہ گڈہ ناندیر ایکسو ستر محال دس ہزار آٹھ سو
چھیانوے موضع تمام زمین اٹھتر لاک ستر ہزار پانسو چوراسی گز دس گرہ کل محاصل گیارہ کرور چھپن ہزار
اکیاسی لاک سمت شرقی حیدرآباد غربی اورنگ آباد جنوبی کلبرگہ شمالی برار طول بندرپور نی سے حد
کلبرگہ تک ایک سو پندرہ کوس عرض شاہ گڈہ سے فتح پور تک ایکسو چھیانوے کوس اور یہ صوبہ اقلیم دوم
ہی کیفیت بموجب نسخہ جدید شہر قدیم ہی عمارات یہاں کے پختہ ہون پہل بہت بدری یاس اسکا بنتے
ہین گرمی سردی یہاں اعتدال پر ہے اور بارش مین شام صبح احتیاج سرما لباس کی ہوتی ہے یہاں کے لوگ
صناع اور بہت کاریگر اس مل کمال ہوتے ہین لکہا ہے کہ زمانہ سابق مین یہاں ہون یعنی ٹکڑے سونے کے بر
[illegible] بموجب [illegible] منشی صاحب کے صوبہ محمد آباد بیدر ایک ملک ہے [illegible] ہین
مرہٹہ اور بیدر اور تلنگ کے واقع ہی شرقی اسکا ملک تلنگانہ اور شمالی صوبہ برار اور غربی ملک مرہٹہ جنوبی
ملک کنڑا اور کرناٹک آدمی وہان کے اکثر کنڑی تلنگی مرہٹی زبان کہتے ہین اور ہندی گجراتی بھی بولتے ہین
غربی اس بلد کا چھے کوس تک بالا گہاٹ کے موضع خانا پور تک ہے اور جنوبی بارہ کوس تک تا قصبہ گوہری زمین
یہاں کی سرخ مصفا خوش فضا قابل اور لایق زراعت کے میوے طرح طرح کے ہر قسم کا غلہ اس سرزمین مین ہوتا ہے
قند اور راب سفید اور شکر سفید یہاں کی مشہور چنانچہ بدری گڑ راقم نے بھی غلہ فروشوں کو

کہتے سنا ہی تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی کہ خواجہ محمود گاوان کہ ذکر اوسکا آویگا اوس سرزمین مین زعفران و
امرود لگوائے تھے محاصل اسکا حاصل کیا تھا کہتے ہین اب بھی اگر کوئی زعفران بویا جاتا ہو تو شاید ہوگی اور یہ بات
کیا خوب ہے کہ اس سرزمین مین بارشین کبہی نہین ہوتی یہانتک کہ پانون آدمی کے اور سم حیوانون کے
اس موسم مین گل آلودہ نہین ہوتے اور آب و ہوا اسکی خوب اور معتدل بہتر آب و ہوا سے اور ملکون دیار دکن کے
ہی آم وہانکا خوب اور میٹھا ہوتا ہی اور جو جہاڑ وہان لگاوے پانی سیچے اور درخت اگے پہولتا پہلتا ہی
یہ بلدہ ہمیشہ دار السلطنت دکن کے رہا ہی برہمنون کی کتابون مین دیکھے کہ پانچ ہزار برس اگے
جو زبان کنڑ مین تالیف ہوئی ہین اور مصنف تاریخ فرشتہ کے ترجمہ اوسکا کیا ہی لکہا ہی کہ دکن کے
راجون کا دار السلطنت شہر بید تھا ملک مرہٹ اور کہترا اور تلنگ اور کرناٹک انکے قلمرو مین تہا خصوصا راجہ
بہیم سین کہ شجاعت اور سخاوت مین چند آنگیا بسکا بلند کیا تھا ایک لڑکی دمنتی نام رکہتا تھا اوسپر راجہ نل
حاکم مالوہ کا عاشق ہوا تھا داستان اوسکی شیخ فیض فیاضی نے نلدمن مثنوی مین اوسکی شرح
لکہی ہی اور داد سخن کی دی ہی بعد مرور دہور کے راجون وہانکے اثر نرہا اور ایک کتاب بیچ تلنگی مین
لکہا ہی کہ کیدار بیدری نام راجہ اسجا کا ہم عصر راجہ بیرناتہ درگا تھا پانسو نو ہجری مین جب
سلطان ہند کا راجون پر دکن کے غالب آیا وقت مین سلطان شہاب الدین غوری کے یہ ملک تصرف
مین سلاطین اسلام کے آیا خصوصا سلطان محمد تغلق نے قلعہ دیوگیر عرف دہارا نگر کا مشہور کرکے دولت آباد
نام رکہا اور مقر سلطنت اپنی کیا اور بعد چندے وہ تو گجرات کو چلا گیا ذکر دن سے اسکے سلطان
حسن کانگوی بہمنی کہ اوایل مین یکصدی منصب رکہتا تھا طالع ہمایون کے زور سے ملک دکن پر
استقلال بہم پہونچایا اور بعد قتل و نہب عماد الملک تبریزی کے کہ وہ داماد سلطان محمد کا

شہر بیدر میں تھا تسلط پاکر سنہ ۷۲۵ سات سو پچیس میں بیچ نواح دولت آباد کے تخت نشین ہوا
اور شہر گلبرگہ کو کہ اوایل میں بعضے محالات اوسکے جاگیر میں تھے نیک جانکر پای تخت اپنا کیا ملک کولکنڈہ
اور کولاس بیچ دوسرے محالات کے ہر یک میں تیس لاکھ ہون کا ملک ہتا ورنگل کے راجہ سے مسخر کیا
اور بعد اسکے بعضی قلعے اور دوسرے مکانات بیجانگر کے راجہ سے لیا دایرہ اوسکے ملک گیری کا روز بروز
وسیع تھا پس احمد شاہ ولی بہمنی بن داود شاہ بن سلطان حسن کانگوی بہمنی نے بیچ سنہ ۸۲۵ آٹھسو
یعنی پچیس کے قلعہ ارک بیدر کا اوسی سال میں اطراف قدیم قلعہ خرد بیدر کے احداث کرکے پای تخت گاہ
قرار دیا اور احمد آباد بیدر نام رکھا و قلعہ ارک کا چار ہزار گز کا گھیر ہی اور بلندی دیوار کی بیدر دو اور در عرض
تین ضلع تین ہیں اور وجہ تسمیہ بیدر کا یہ ہے کہ پانچ ہزار برس اگے وہاں بانس بن تھا جو سلف کے
راجوں نے بانس بن کو قطع کرکے طرح معمورہ کی ڈالی یہ شہر کہ کنڑی زبان میں بیدر بانس کی لکڑی کو کہتے
ہیں بیدر نام سے مشہور ہوا اور تاریخ فرشتہ میں لکہا ہے کہ راجہ بیدر نام راجہ بہیم سین کا بیٹا اس بلدہ کو نام سے
اپنے آباد کیا ہے اور عہد میں سلطان احمد شاہ بہمنی کے احمد آباد ہوا اور عہد میں سلطان محمد شاہ لشکری
بہمنی کے محمد آباد بیدر ہوا اور عمارت مدرسہ کی کہ اس ملک میں بہت عالی ہے آثار سے محمود گاوان عرف
خواجہ جہان کے ہے یہ پس مرد نیک تہے اوصاف حمیدہ سے موصوف اور دلاور دانش علم و حلم میں یگانہ عصر
بارہ سال تک امر وزارت سے بادشاہان بہمنی نژاد کے معہ ساتہ کمال استقلال و نیکنامی کے رہے
لاکہن روپے خلعت کو بنتے آخر وقت سلطان محمد شاہ لشکری بہمنی نے کہ سوائے شش صوبہ دکن کے
نصف صوبہ گجرات سے کہ عبارت بندر صورت وغیرہ سے ہے فی روپیہ بارہ آنے ملک اوسے اور اجارہ
فی صوبہ بنگالہ سے خراج ہر سالہ مقرر کیا تھا ناحق کہے پر اہل غرض کے سنہ ۸۸۵ آٹھسو پچاسی میں قتل کیا۔

ربنا تقبل منا تاریخ اوسکی ہی اور یہ مدرسہ بین تیس برس مین تیار ہوا اسمین ایک گنبد
اور ایک بام اور ایک قصر متعدد خانے ہین دو منار بہت بلند اونکا چینی اور کاشی کا اوسپر بعینہ کیا ہی
چند دیہات وقف مصارف طلبا اور علما اور لنگر اور اخراجات اوسکے کئے جاتے تھے مولانا جامی کو
شہر جام سے طلب کر کے وہان رکہنے اتفاق تشریف آوری اون جنابکا نہوا ہزار روپیکا سلوک مولانا
موصوف سے کیا ہی چونکہ وہ بزرگ جامع علوم تھے ایک کم ہزار کتاب لکہی ہی سب مین نام خواجہ کا داخل کیا ہی
اور وہ عمارت ایسی بنائی ہی کہ ہزار ہا سال مین شکست نہ ہو مگر حکمت الہی کیا تھی معلوم نہین سو
برس بعد عالمگیر کے وقت ایکبار جہیت مین چونکہ انبار بارود کا اوسکے کوٹھے مین رکہا ہوا تھا صدمہ بجلی کے
آکر مدرسہ مع ایک منار کے گر پڑا اور سند گیارہوین تاریخ رمضان کی ہی ستاسو آٹھ سو آدمی جو مشغول تراویح مین تھے
درجہ شہادت کو پہونچے کہتے ہین امام وہان کے مولوی سید حسین مدرس صاحبدل تھے اون بزرگ نے روشنی طلبا سے
دو تین دن قبل اسکے اکثر طالب علمون کو وہان کے اس حادثہ سے خبر دے رکہی تھی اور احوال بہمنیون کا سب
راقم نے رشید الدین خانی مین لکہا ہی حاجت تکرار کی کیا ہی صوبہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد کا بیان

صوبہ فرخندہ بنیاد حیدر اباد

ملک صوبہ
اسمات عـــ محال
محصـــ جمع کامل
لے کرور
تنکہ
لک ـــ سرکار
دہ بار عمـــ
ـــ تفاوت
ـــ

تفریق اول
ـــ سرکار

تفریق دوم تلنکانہ
ـــ سرکار

محمد نگر عرف گولکنڈه	بہونگیر	اودگیر تلنگانه	پالم
ھیدک	کولاس	جگدیو	سرناپور
ایلگندل	ملنگور	جنگل پیٹ	سرده پلی
رامگیر	کمن پوره	ترنامل	دالکونڈه
کولکنڈه	رونکل	دیدانسی	ترچناپلی
پانگل	کہم میٹ	چنچاور	دوروارنه
مصطفی نگر	مرتضی نگر	کنجی	چندرگری
بندر مچھلی پٹن	راجمندری		
نظام پٹن	ویلور		
کان الماس	چنکلہ		

تعلق سوم کرناٹک حیدرآباد صه ۱

سه سرکار

سدہوٹ	گورم کنده
کہم	گنجی کوٹہ
سوٹے	صه ۱

تشخیص جمع بندی اس صوبے کی معلوم نہیں ہوئی لکھا ہے کہ کاغذ اسکا دفتر شاہی میں نہ ہوگا تمام زمین پیمائش کرده اشمار ۱۸ لاک بیگہ ۵۱ ہزار بیگہ ارضیات مزروعہ کل محاصل ایک ارب نو کروڑ ۱۸ اشمار ۱۸ لاکھ پینتالیس ہزار چھ سو ستره دام سمت شرقی کرناٹک غربی ہزاریا تا اج جنوبی پونا شمالی دار الخیر احمد طول ایک سو

دس درجہ بیس دقیقے عرض سولا درجے پندرہ دقیقے اسنے بیان کو مین چھوڑ کر بموجب جغرافیہ کے درجات
لکھے ہین طول تو واقعی کتاب تقویم ریاضی کے ایسا ہی لکھا ہی تحقیق یعنی ایک سو دس درجے
اونیس دقیقہ ایک دقیقہ کا فرق ہی مگر عرض بیچ و اٹھارہ درجہ چار دقیقہ ہین یہ صوبہ دکن مین اقلیم
اول سے ہی اور کہا منشی جی کا کیفیت مین اسکی ایسا ہی کیفیت تواریخ تلنگ مین لکھا ہی کہ
دار الملک اس صوبہ کا اوایل مین بیم کندہ تہا اور ایکہزار پانسو برس آگے تقریبًا برگر راجہ کا
تہا کہ وہ بیر گرداروں کے قوم کا راجہ تہا اوس عہد مین پسر اودیو رنج بن راجہ کرکے قلعہ قندہار
محمودات سے اسکے ہی اور اصل نام اوس قلعہ کا کہا صاحب فرحیخ قندہار ہوا دار الملک اپنا
کرکے تہوڑی سی راجگی ملک دکن کی کرکہتا تہا اور راجہ کہٹ بیٹا ہی راجہ کرشسین کا اور راجہ
سین نواسہ ہی راجہ اگنی برن کا اور راجہ اگنی برن بیٹا ہی تحوپال کا اور تحوپال بیٹا ہی راجہ
انند کا اور راجہ انند بیٹا ہی راجہ اودنگ پیرج کا اور راجہ اودنگ پیرج بیٹا ہی راجہ سومند کا اور راجہ
سومند بیٹا ہی بچہارک کا اور راجہ بچہارک بیٹا ہی راجہ کسیم کرن کا اور راجہ کہوکرن بیٹا ہی راجہ بینانک کا
اور راجہ بینانک بیٹا ہی راجہ جیمی جی کا اور راجہ جیمی جی بیٹا ہی بیرجیت کا اور بیرجیت بیٹا ہی ارجن کا
اور ارجن بیٹا ہی پدم نابہ و سکا قندہار کے قلعہ مین جو کہ نواح دکن مین ہی ایسے منشی کا بیان کیا تہا اور
تین ہزار مندر یعنی بتخانہ منشی کا کہا تہا اور تلنگانہ کی طرف گرد آوری کیا فرمایا تلنگ کا راجہ بہت
جمعیت سے اوسپر تاخت لایا اور تمام منشی کہ مال گرو بار و ضبط کر کے تلنگ کو لیگیا دلور راجہ منوم جینے
جو سنا فوج عظیم سے عازم ملک تلنگ کا ہوا اور جاکر قلعہ کو محاصرہ کیا مگر راجہ بہت جدال و قتال کے
شکست پاکر مراجعت کی پہر راجہ تلنگ کا اوسکے سر پر تاخت لایا اور قلعہ قندہار کا محاصرہ کرکے

بعد جنگ غالب آیا راجہ دیوراج سوم قتل ہوا مسماۃ سرپال دیورانی اوسکی بالنسو بیٹون بہاگ کر
ہنم کندہ مین آئی اور بیربرراج راجہ سے سرگرداروں کی پناہ چاہی کنگ کا راجہ خبر سنکر ہمکندہ
پر آیا اور محاصرہ کیا ہم کندہ کا راجہ عاجز ہوکر کہا اگر رانی یہان ہے آدمی تمہارا اندر شہر اوین کے تلاش کرین
پکڑ لیجاوین لیکن نہ پایا جب لوگ کنگ کے راجہ کے ہمکندہ مین آئے اور جستجو کی اوس عورت کا وضاع اور اطوار اسکے
پہچانا اور گرفتار کرکے کنگ کے راجہ پاس لیگیا تمام برہمن بہت مجموعی سے دنبال اسکے نالہ کرتے ہوئے فریاد
خوان ہے لشکر مین کنگ کے راجہ کے آئے اور شور و غوغا کیا ہای بیدادی و ای ظلم و ستم ای
کنگ کے راجہ ایسا راج سیاہ ہے تیرا لشکر کے ہمارے ایک برہمن کی لڑکی کو ناحق گرفتار کر
لے آتے ہین یہ سنکر کنگ کا راجہ متعجب ہوا اور کہا کہ اگر یہ عورت لڑکی تمہاری ہے تو سبب برہمن
ساتھ اپنا نکاح تہا مین چھوڑتا ہون برہمن واسطے مصلحت کے ہمراہ اوسکے لیا نا کیا ہے راجہ نے
اوس رانی کو بخش دیا اور آپ راجہ اپنے ملک کو چلا گیا خدا کی قدرت سے راجہ کی رانی کو اوسی برس پیٹ کا حمل
تہا بعد گذرنے ایام حمل کے ہمکندہ مین نادہو سرما نام برہمن کے گہر مین اوسکے لڑکا پیدا ہوا اور
نام اوسکا پرولودکا جب تمام اوس برہمن کے نادہو دربار کہا جب وہ لڑکا جوان ہوا آثار رشد اور بزرگی کے
ناصیہ حال سے اوسکے ظاہر ہوئے رسم برہمن کی عمل مین آئے دانشور اور دانشمند استادون کے
سپرد کیا اور تھوڑی فرصت تھوڑے دنون مین تمام علوم سے ماہر ہوکر مدد اور حمایت سے حقیقی
ملک بخشنے والے کے بیربرراج راجہ پر سرگرداروں کے غالب آیا بلدہ ہنم کندہ مع مضافات اوسکا
لیلیا اور بیربرراج کو کوہ دل اور امرا اور جاگیر کرکے اسطرف روانہ کیا اور آپ سنہ دو سو سات
ہجری مین ہنم کندہ مین تخت سلطنت پر جلوس کیا اور فوج بہت اکٹھی کرکے کنگ کے ملک پر

چڑہائی کی بعد جنگ متواترہ کے کنگ کے راجہ کو جان سے مار کر اسکے بیٹے کو وہان کا راجہ قایم کیا
اور تین کرور اشرفی خراج لیکر بہت مال اور غنیمت سے ہمکنڈہ کو معاودت فرمایا اور چہیاسٹھ سال
سلطنت کی بعد آخر وقت پدم سین نام دختر کو اپنی جا پر بیٹھلا کر آپ اجل موعود سے گذرا
مسماۃ پدم سین نے چہتر برس راج کیا بعد اوسکے بعد تیسر راج بجلی رانی مذکور کا قایم مقام
ہوا اسنے چند سال بعد سر پر سیو راج ایجانگر کے راجہ پر چڑہائی کی خوب لڑائی کی غالب آیا اور باج
خراج اسکی لیکر ہمکنڈہ کو مراجعت کیا چند سال بعد جب دل کی مقاصد کی گذران کا دم پر تیتر سال کی عمر
ہوئی وہ مر گیا اوسکا بیٹا ہونگ مل جانشین باپ کا ہوا بعد اوسکے چند سال بیت فوج لیکر سیو راج
ایجانگر کے راجہ پر گیا اور اوسکو خوب شکست دیکر لایا حاضر کیا باج خراج لیکر یہ اور ہوا اس راج کر کے جہان
فانی سے گذرا پہر ہونگ مل جا بجا اپنے باپ کے بیٹھا اور کٹک کے راجہ پر فوج کشی کی باج خراج
لیکر لوٹا اور چونتیس سال سلطنت کی بعد مر گیا کاکتی لو الراج جانشین باپ کا ہوا یہ تو راجہ عظیم
الشان ہوا اول اس راجہ پر کنگ کا راجہ آیا اور قلعہ کو گہیر لیا کامل ایک سال محاصرہ رہا آخر کو کاکتی
لو الراج غالب آیا کلنگ کا راجہ بہاگا اور اسنے تعاقب کیا اوسکے ملک پر گیا اور باج خراج اوسکا لیکر پہر آیا
سنہ چار سو دو ہجری مین بادری قسمت اللہ کی ہدایت سے اسنے طرف ہمکنڈہ مین ایک دیول بنایا
اس دیول مین زمین کے اندر سے پارس پتہر نکلا مہر واسطے حفاظت اوسکے قلعہ ونگل کا بنا ہوا کہتے ہین
ہر روز ہوازی دیڑہ سیر کا سونا خالص ملا کے لوہے کے اس پتہر سے حاصل ہوتا تہا اور یہ راجہ
سخاوت پیشہ ہر روز وہ سونا فقرا اور مسکین کو خیرات کرتا تہا بلکہ ہر روز زر کثیر اور مبلغ خطیر
اپنے وقف عرفا کرتا تہا چند سال بعد بیٹا اوسکا رودر رام راج نام اسی دیول مین باہر پتہر کے

دغا سے

دغا سے راجہ کو مار ڈالا مدت اسکے راج کی ہفتر سال ہے پہر راجہ رودرم راج جانشین بعد ہوا اٹہت سال
راج کیا مہا دیو راج بہائی اسکا کہ قالو مین ہالعہ کے سپرد اور سکو دام فریب مین لاکر رودرم راجکو قتل کیا اور
بیٹے کو اوسکے گنپت دیو راج نام بابکی جاپر قایم کرکے آپ کاربرداز ہوا اور قلعہ دیوگیر یعنی دولت آباد پر
چڑہائی کرکے مارا گیا پہر گنپت دیو راج یہ خبر سنکر قلعہ دیوگیر پر ایلغار کیا بعد محاربہ عظیم راجہ کو وہان کے
بدلے مین عمو کو مارا اور لڑکیکو اوسکی رودرم دیوی نام عقد ازدواج مین لاکر پہرا اور ہفت کوٹ قلعہ
ورنگل کی تعمیر کی اور سیو دیو نامہ مرید لسوا کا بہار اوسکو وزیر کیا اور سوا ایک شخص تاض ساہ وہ تمام لنگ
دار بوتکا پیر چند لنگ دہار یوتکا اوس اختراع پایا ہی اور اسکو سومناتہ سوامی کہتے ہین پس راجہ
گنپت راج نے دکن مین چند دیہات واسطے یادگار ہمیشہ کے گنپت پور نام آباد کئے بعد سلطنت
اٹہاون سال کے شربت ناگوار موت کا چکہا چونکہ اس راجہ کو فرزند نہتا مگر ایک لڑکی موتکاما نامی
نام رودرم دیوی زوجہ اسکی شوہر کی جاپر بیٹہ کر صلاح دید سے سیو دیو نام وزیر کے انتظام امور
سلطنت کا کرتی تہی زمانہ مین اوسکے ورنگل کو سون تک آباد ہوا تہا رودرم دیوی نے اطراف
اسکے صاف کوٹ بنائے تہے کلکوٹ اپنے رہنے کے واسطے اور بیرونی کوٹ خلایق رہنے کے واسطے
اور وسط مین ہر دو کوٹ کے بوتہ کوٹ ایسے سنگ کوٹ ترتیب دیے تہے اور باہر بلدہ کے درخت
فواکہات کے آم وغیرہ نصب کروائے تہے خلقت کے ساتہ نیکی بہت کرتی تہی خاص وعام اسکو انبا
کہتے تہے یعنی ہماری مان اسواسطے چند دیہات انبال نام سے اور ہزار موضع رودرم نام سے ملک
دکن مین آباد کی تہی کہ تاحال یادگار ہے بعد چند سال کے موتکامبا نامی دختر نے جسکے کہ عقد ازدواج
مین دہرم دیو پسر چولراج ہم قوم اسکے تہی فرزند طالع بلند سنہ ۵۹۷ پانسو ستیانوے مین

پنجشنبہ کے دن جبکہ آفتاب اور مریخ اور مشتری برج اوج مین تہے متولد ہوا نام اسکا راجہ پرتاپ رودر
رکہا رود رام دیوی نے اسیر وزرا اس طفل کو تخت سلطنت پر بٹہاکر رسم جلوس اوسکے نام سے ادا کی اور
صلاح سے سوہ دیو تا وزیر کے نام اس طفل کا راجہ پرتاپ رودر نندر راج مقرر کیا جب وہ لڑکا ہوشیار ہوا
رسم موبجلی عمل مین آئی بعد چندی مکتب مین داخل ہوا بسبب ذہن رسا اور ذکاوت طبع کے
تہوڑی فرصت مین تمام علوم جمیع فنون حاصل کیے اور مستعدی دکہلائی دیا پہر جب سولہ برس کا ہوا
تقریب جلوس میمنت مانوس بکار عملمین آئے یہ راجہ عظیم الشان ہوا اور چند دنا اور قصبا پرتاب
نام اپنے نام پر آباد کیا یہ راجہ لکہ بخش سخی باذل تہا اطراف ممالک پر ہم کرنیکے لئے
ملک کو گیا وہان تائید غیبی سے غالب آیا اور تین کروڑ اشرفی خراج لیکے پہرا اور تمام ملک [illegible]
اپنے اختیار مین لایا اور بنارس طرف کاشی کو تسخیر کرکے جاگیر مین وہان کے دیول چہوڑ دیئے
راے ایکانگر کا راجہ مطیع و منقاد اوسکا ہوا اور ملک ملیبار کسے قبضہ اقتدار راجہ پرتاپ رودرکے
آیا پہر سونیکے ملک طرف گیا اور بیدر کا ملک کیدار بیدری تا آنکہ ولایت قند کرکے اکثر
اور ملک مرہٹہ اور صوبہ گجرات تصرف مین اپنے لایا مین بعد پورب کے ملک پر دوڑ اکثر
ممالک پر اسطرف کے دریا گنگ بیایر کے حد تک اپنا عمل کیا اسکے بعد مشرق و شمال کی سمت جاکر
اس ملک مین قلعہ پرتاپ گیری کا احداث کیا اور نواحمین پیرم مود کلا کے نیچے متصل پاکیال کے حب
یہہ چاہا تہا کہ لاکہون روپے صرف کرکے ایک دیول اسجا تیار کرے جو کہ ۲ اشخاص کے لیے سنگ
اسکے معاوضہ مین اوسکے تالاب پاکیال کا بنا فرمایا واضح ہو کہ تالاب پاکیال کا رسن نواحمین دریا کے
بچہ بہی ہمتیال کہ نظیر اوسکا ملک دکن مین دوسرا تالاب نہین اور ایک گڈہی اسجا تعمیر کرکے

ورنگل کی جانب معاودت کی راجہ انندیو بہائی اوسکا کہ ساتہہ نیابت کے ورنگل مین تہا پانچ کوس تک مع
جمعیت استقبال کو آکر بہائی کو اپنے شہر ورنگل کو لیگیا چند سال اوسکا فراغت سے گذرا اسکے سبب
آبادی زیادہ ورنگل کی اسطرح ہوگئی کہ جنگل او صحرا تمام بام او قصر اور ایوان و محل اور مکان اور
گہر وغیرہ غربا کے پانچ لاکہ پچیس ہزار دو سو منزل اوس زمانہ مین ارباب نے شمار کیا تہا پانچ لاکہ
سوار اور دس لاکہ پیادہ اور پچیس ہزار ہاتہی لشکر مین اوسکے فراہم آئے تہے القصہ راجہ مہتاب روشن
جاہ ملکیت حشم و خدم مین مملکت دکن مین عدیم المثال تہا اخراجات او صرف خیرات اوسکا گرد نازد ہیکا
تہا کہ شرح سے اسکے مبالغہ متصور ہوتا ہی اور نیکنہادی اوسکی مشہور ہے کہ اللہ تبارک تعالی نے حسن نیت او
اوسکی واسطے اوسکی عنایت کے مہربان ہوکر ایک عشرہ کامل طلا کا مینہ برسایا اوس نیک ذات
راجہ نے فرمایا کہ جسکے گہر مین جسقدر سونا برسا ہو مالک گہر کا مختار ہے لیکن راستہ اور دولتخانہ اور منازل
اوسکا سونا جو کچہ کہ برسا تہا داخل خزانہ کیا او بصد اذیت کسی شہر کا ہوا او شکل پاشکلی آئی
لکہی ہے کہ غلولے سونے کے جیسے قطرات عطر کے ہوتے ہین پانی کے ساتہہ مثل اولون گرتے تہے کہ حالت تحریر تک
اصل کیا کے اہالی وہان کے کبہو کبہو زمین کہودتے وقت اونکو غلولے پاتے اور آتی ہی برسات کے گواہی دیتے
ہین شاید اب بہی ملین آخر کار جب راجہ نے سنا کہ بالکنی مین بسو مناتہہ سوامی نام ایک شخص مرتاض اوس
وقت کا ہے صلاح سے مقید ہوا ور ذکی کہ وہ مرید اوسکا ہوا بسو مناتہہ کو ورنگل سے طلب کیا مرید ہوا لنگ گلمین
رذالا ہو سب لنگائی مذہب ارادیہ کا اختیار کیا ارادیہ اونکو کہتے ہین کہ لنگ اور زنار ہر دو باندہتے ہین
اور بعد چند روز کے بسو مناتہہ کو دکن دیس یعنی کرناٹک کے ملک مین ایک موضع معتبر تعمیر کیا
ہوا اپنے نام سے دیکر اوسطرف رخصت کیا القصہ اجیر تارتک ساتہہ حصول جمیع مقاصدات کے

ممتاز اور منتظم تمام امورات سلطنت دکن وغیرہ ممالک مذکور مین باستقلال رہا لو جب ایام اوسکے تنزل مین آئے اور
عہد سے راجہ مادہو سنگہ کو دس عمر تک ایکسو دس سال گذرے تھے ایکدن لوہا طلانے سے پارس سنگ کی شناخت ہوا اور
پارس پتھر کا نہارا راجہ پرتاب رودر نے آثار زوال کے دریافت کر کے رضائے الٰہی پر راضی ہوا قریب اسکے دیو راج
دیوگڈہ کا قید مین راجہ پرتاب رودر دیکھے آیا اور بمجرد ورنگل کے قلعہ مین ہلاک ہوا چونکہ متعلق تھی اوسکے عہد مین
قلعہ مین تھے بہاگ گئے اوسکا بیٹا لیعقر بنکر ورنگل کے قلعہ مین آیا اور زن وبچہ کو راجہ دلیر آکے نکال لیگیا اور
اپنے گہر لیجاکر رکہا اور آپ بلدہ دہلی کو سلطان شہاب الدین غوری پاس جاکر شرارت اور فساد راجہ پرتاب
رودر کا ظاہر کیا اور بگڑ لیا اوسکا ایسا اسی وجہ سے عرض کیا کہ سلطان دہلی نے ملک عیسیٰ خان کو فوج کثیر
سے واسطے تنبیہ کے مامور فرمایا راجہ رودر خبردار ہوکر جمع کرنے مین لشکر کے مشغول ہوا انجام بر آمد دکن کے
جیسا کہ پارس راج اور کیدار بہاری اور راجہ مربہ اور راجہ گنگ مع فوج شاہی ورنگل کے قلعہ سے طرف
شمال کے آئے اور راجہ پرتاب رودر نے راجہ بہاگ نگر کا اور دوسرے راجاؤن اطراف کے امداد اور کمک کو اسکے فراہم ہوئے
راجہ پرتاب رودر نے راج نے بہت جمعیت سے مقابلہ کیا بڑی لڑائی کے بعد کہ دو پہر تک میدان وسلاح سے
ہوتی رہی ملک عیسیٰ خان شہید ہوا فوج شاہی شکست فاش پاکر طرف دہلی کے بہاگ گئی سلطان
دہلی نے بات سنکر بار دیگر فوج سنگین سرکردگی سے بہلول خان کے متعین کیا بہلول خان قطع مراحل
اور قطع منازل کر کے دکن مین آیا اور قصبہ راجہ کی سواد مین قرار پکڑا راجہ پرتاب رودر اس مقدمہ سے
مطلع ہوکر بہر سامنا فوج کے بہت سے کیا جنگ عظیم سے ملاقی ہوا آخر کار راجہ فتور سے ناکام جدا فوج کے اسیر
شاہی کا ہوکر قید مین دہلی کو روانہ ہوا سلطان نے بعد لینے پیشکش اور تقرر کرنے باج وخراج کے مع
سہدیو اور رانی سمیت اوسکی چھوڑ دیا پس راجہ پرتاب رودر رہائی پاکر دکن کو اپنے ملک مین

واپس آیا

واپس آیا جب کالیسر میں پہونچا وہاں پر جا کنیر کی کر کے جانا تھا کہ آگے کوچ کرے سب دیو و زیر خانوں نے
عرض کی کہ حیات میں آپکی اٹھارہ روز باقی ہیں اور یہ جا کرب کیکا تو ہی کی ہے چاہیے کہ یہیں رہ کر آئی
ملک چاو دینے کی ہو رہا جو تارو دیکر دیا انتظام فرمایا اور متعاقب ان اپنے بیٹے اور بھائی کو ورنگل سے
بلوا کر ویر بہدر یا کو جانشین کیا اور راجہ دیو راو کو اسکا کار پرداز اور دوسرے راجوں کو وصیت
اور ریتی رواج کو ملک سیکاکول وغیرہ بخش کر رخصت فرمایا او جملہ متعلقوں سے آخری وداع ہو کر ششم کے
دن پنجشنبہ کا روز ۸۵۱ ھ جیسے سو پچاسی میں عالم بقا کو راہی ہوا عمر اسکی اٹھاسٹھ برس سن راج
چہتر سال ویر بہدر یا بیٹا اسکا متوفی کا ارجا کا بیٹا ہوا لیکن دایرہ اوسکی دولت کا روز بروز تنگ ہوتا
جاتا تھا اولاد اسکی تھوڑے ملک پر جو باقی رہ گیا تھا قناعت اختیار کی ہوئی تھی یہاں تک کہ سنہ ۷۲۵
سنتسو پچیس ہجری میں غلبہ سلطان حسن گانگوی بہمنی کا ہوا اور رفتہ رفتہ تمام ملک دکن کا قبضہ اختیار میں اہل
اسلام کے آیا چنانچہ سو اسکا حالات اسکے جلد شہر الدین خانی میں راقم نے قلم بند کیا ہے تمام اور بے نشان
ہو گئے اب بفضلہ تعالیٰ عمل ہمارا ہے اور کیفیت شہر حیدر آباد اور اسکے باغات و اماکن وغیرہ اور سیر گاہ کی آراستگی
اسکے دن دونی رات [illegible] دار الحکومت خاندان آصفیہ کا ہے خلد اللہ ملکہ اسکے ابنا سے اہل دول
و تاریخ صوبہ ہذا کا عہد میں حکام اہل اسلام کے الی یومنا ہذا جس طرح پر کہ بیان فقرہ وار ہوئی
اپنے محل پر آگے ظاہر ہوگی ۔

صوبہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد کا بیان

صوبہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد

یک صوبہ
مالگذاری محال
یعنی جمع کامل
یک کرور
[illegible] لک
[illegible]

یک کرور
[illegible] لک
[illegible]
۸ [illegible]

ربع سرکار

دولت آباد	احمدنگر	پٹن	شولاپور
پرینده	بیر	جالنہ پور	سنگمنیر
فتح آباد دہارور	جنیر	تلکوکن	جوار

اور بموجب نسخۂ جدید صوبہ اورنگ آباد آٹہ سرکار اورنگ آباد دولت آباد احمدنگر جالنہ
شولاپور اسلام آباد جنیر فتح پور پٹن آسٹے جنیر فتحپور کو ایک کر کیا ہی اور اورنگ آباد کو ایک شہر
اور باقی حاصل کیا ہی چہوڑ دیا اور منشی صاحب نے اورنگ آباد کو ترک کیا سوا اسکے بارہ سرکار محصل رقم ہین
جیسا کہ ظاہر ہی ایکسو اکیاسی محال پانچ ہزار نو سو چہپن موضع تمام زمین دو کروڑ تین لاکہ ستر ہزار
نو سو چہپن بیگے کل حاصل ایک کروڑ بارہ لاکہ اسی ہزار اضلاع اسکے جالنہ ضلع سمت شرقی دہ
احمد آباد بیدر عرف مظفر آباد غربی تعلقہ جالنا جنوبی دار الظفر خاندیس شمالی درہ سر و ہر تا نو [illegible] جالنہ
سوا گہاٹ تک ڈیڑہ سو کوس عرض بالا گہاٹ سے تلکوکن تک ستر کوس [illegible] اقلیم دوم
دکن مین ہی کیفیت اس شہر کی ایک مرتبہ لکہے ہین پس زمانہ مین نظام شاہیہ کے صوبہ احمدنگر دار الملک تہا
حسب نسخہ جدید لکہا ہی زمانہ سابق مین نام اسکا دیوگڈہ تہا اور عہد مین راجہ سوج [illegible] دار الملک کیا
کرتے تہے جب فخر الدین محمد شاہ بادشاہ دہلی نے تمام دکن کو تصرف کیا دیوگڈہ کو دولت آباد نام
اور دار السلطنت اپنا فرمایا بعدہ جب نوبت تسلط دکن کی اورنگزیب عالمگیر بادشاہ کو پہونچی
نزدیک کہڑکی موضع کہڑکی مین سنہ ١٠٦٢ لکہا ہی ہشت صد ایک شہر ساتہ کمال لطافت [illegible] ترتیب
آباد کر کے نام اسکا خجستہ بنیاد اورنگ آباد رکہا میوہ ہر قسم کا ہوتا ہی مگر نیشکر کمال نازک [illegible]

بیرون

شیرین اور بزرگ اور عطر ہوتا ہی اور کیلا اور ناریل اور کیوڑا اور پان اور برنج بکثرت ہین واضح ہو کہ
دولت آباد ایک سنگ ہی تراشیدہ سر بفلک کشیدہ اور اسکو ایسا تراشا ہی کہ صفائی سے اوسکی
پانون پرندون کے پھسلتے ہین ارتفاع اوسکا ایکسو چالیس گز ہی خندق اسکی عمیق تیس گز ہی سنگ خارا مین
پانی بھی نکالے ہین کسو نے تعریف مین کہا ہی سہ حصاری کہ مثلش ندیدہ کس بود قلعہ دولت آباد کس
اور یہ قلعہ قدیم ہی کہ ابتدا اسکی کوئی نہین جانتا بعضے کہتے ہین کہ شہر صبا یہی ہی کہ بلقیس معشوقہ حضرت
سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کی اوسکا تھی آگے اسکے تصرف مین راجگان دکن کے تھا مگر حصار
اوسکا اسقدر استحکام نہ رکھتا تھا رفتہ رفتہ اسقدر محکم اساس ہوا منشی صاحب کی کتاب مین
لکھا ہی کہ سلطان محمد تغلق شاہ نے خندق اوسکی کھدوائی ہی اور نام اسکا دولت آباد رکھا ہی اور
دار الملک بنا لیا تھا اور ہسکا پانچ ہزار درخت ہی عجائبات سے وہان کے روضہ منورہ ہی کہ مزارات
ہشت اسکا ولیا اللہ کے اوسمین اور بزرگا ایکے زیارتگاہ خلق ہین اور یہ بزرگان دین عصر مین نظام الدین
اولیا قدس سرہ کے حکم سے ان حضرت دہلی سے دکن مین آکر یہان ساکن ہوے ہین متصل اوسکے ایک
دیر ہی الیورہ نام اوسمین سنگ خارا مین عجب عجب تصویرین نقش کی ہین کہ موجب حیرت تماشائیونکا
ہی سنہ سات سو دو مین جب سلطان علاو الدین خلجی نے بادشاہ ہند کے رام دیو سے جنگ کر کے
اوسکو شکست دیا اور قلعہ مذکور یا پائین گھات تک تصرف مین اوسکے آیا رواج دین اسلام کا
اس ملک مین شایع ہوا ہی چنانچہ رشید الدین ثعالبی مین کدر ایسی قبضہ سلاطین بہمنیہ کا رہا
پھر جب طوائف الملوک ہو گئے اور ملک احمد بحری فرزند نظام الملک بحری نے نوسو مین اسم سلطنت کا
اپنے پر اطلاق کیا بجای باغ نظام شاہی کے قلعہ احداث کر کے احمد نگر نام رکھا اور پایہ تخت اپنا

ٹھہرایا صاحب کتاب نے لکھا ہے کہ چاند بی بی نے جسکا احوال رشید الدین خانی میں گذرا جب لقا سلطنت سے
نظام شاہی کے مایوس ہوئی گویا طلا اور نقرہ کے توپ میں بہر نظر کرتے اور بعض عام لشکر مخالفین کے
نثار کیئے قلعہ ستارہ کا اس ملک میں محدثات سے ابراہیم عادلشاہ کی کہ سنہ ۹۳۵ نوسو پینتیس میں اتمام
کو پہونچا اور قصبہ پونا کا محدثات سے پونہ راجہ کی ہی اور ایام عصر میں سلطان محمود شاہ بہمنی کے
دار الحکومت بنا کیا تھا یہ سبب ہے قوم مرہٹہ کہ اس ملک نے وسعت پکڑی شہر عظیم ہوا اور مرہٹے
نسل سے ساہوجی بہونسلہ کے ہیں اور نسب ساہوجی بہونسلہ کا چتور کو کہ وہ سیسودیہ میں ہیں
پہونچتا ہے اسکا احوال یہ ہے کہ ساہوجی ابتدا میں نوکر نظام شاہ کا ہوا اور پونا اور سوپہ بالاکیا جاگیر میں
پایا جب وہ فوت ہوا بیٹا اسکا سیوا نام قایم مقام باپکا ہوا سیوا زور بازو سے چونکہ وقت میں اسکے
سلطنت سلطان نظام شاہیہ کی ضعیف ہو گئی تہی چند محال تصرف میں اپنے لا کر سنہ ۱۱۰۸ ایکہزار
ایکسو آٹھ ہجری میں گذرا اور بیٹا اسکا سنبہا بجا باپ کے زمام حکومت کی بقبضہ اختیار میں اپنے لا کر
مدت دس سال کامران رہا اور سنہ ۱۱۰۹ ایکہزار ایکسو نو میں مقرب خان دکنی کو جب حکم عالمگیر بادشاہ کے
سر پر اسکے آپہونچا سنبہا اسوقت حالت مستی میں بادہ عیش و نشاط کی باغوں میں جو حوضوں سرود دیکھتا
گرفتار ہو کر قتل ہوا بیٹا اوسکا راجہ ساہو خورد سال تہا چند روز کامیاب عالمگیر کی رکاب میں رہا کیا
جانشین اپنے باپکا ہوا اور عصر میں سادات بارہ کے سید حسین اور سید دیگر ملکی دکن کی حاصل کر کے
ہمراہ حسین علیخان کے دہلی کو گیا اور بعد بربادی سادات کے عاود کر کے پہر دکن کو آیا اور سنہ ۱۱۶۳ گیارہ
ترسٹھ میں گذرا جملہ بر داتون سے اوسکے بالاجی بسنوناتہ قوم سے برہمن دکن کے
تہا بعد فوت بسوناتہ کے باجیراو بیٹا اوسکا جانشین ہوا اوسکی جب قایم ہوا اسنے اولاد کو ساہو

ساہو کی

ساہو کے ستارہ کے قلعہ مین قید کرکے خودمختار ہوا اور اپنے تئین پنڈت پردھان نام کیا ملہار راو ہلکر
رگھا نامی سے اوسکے بھائی چیماجی آپا نے ... گیا تھا اور گردھر بہادر ناظم کو وہان کے مارا اور محمد خان بنگش کو شکست
فاش دی آخرکو آصفجاہ ... سنہ ۱۱۴۸ گیارہ سو اڑتالیس مین مالوہ نام سے باجیراو کے قرار پایا
اور پہر سنہ ۱۱۵۰ گیارہ سو پچاس مین بہوپال پر نواب میر ... آصفجاہ بہادر مغفور سے خوب مجادلہ کیا آخرکار صلح
ہوئی باجیراو سنہ ۱۱۵۳ گیارہ سو تریپن مین کنارے دریائے نربدا کے فوت ہوا بالاجی راو بیٹا باجیراو کا اوسکا ہوا
متوفی کا ایک بھائی تھا چیماجی نام بیٹا اوسکا سداسیو بہاو وہ کارپرداز بالاجی کا ہوا بالاجی نے سنہ ۱۱۶۵
گیارہ سو پینسٹھ مین بعہد ... غازی الدینخان بہادر کے تمام خاندیس کا ملک اور بعضے محالات
خجستہ بنیاد کے تصرف مین اپنے لائے پہر بعد بالاجی کے بسواس راو پسر بالاجی اور سداسیو بہاو سنہ ۱۱۷۴ گیارہ
سو چوہتر مین مارے گئے بہت فوج اس جنگہ مین قتل ہوئی کہ ہنوز بہو گردی کرکے مشہور ہے بعد اسکے دوسرا بیٹا
بالاجی کا نارائن راو سرداری پر مشہور ہوا اور وہ تقریباً بارہ برس تک کامران رہا آخرکو عرض
بنگند سے سنہ ۱۱۸۶ گیارہ سو چہیاسی مین گذر ایسے رگناتہ راو عرف رگھوبہ مردم سے سازش کرکے سرداری
پر قایم ہوا کارپرداز جو راج کے تھے جب اوس کے خالف تھے اور چونکہ زن نارائن راو کی حاملہ تھی تولد کا
انتظار کرتے تھے یہانتک کہ سنہ ۱۱۸۷ گیارہ سو ستاسی مین سوائی مادہو راو پیدا ہوا بعضے کہتے ہین کہ وہ
ڈہکار گر کا تھا سرداروں نے اوسکو فرزند نارائن کا مشہور کرکے پونہ کے راجہ کا جانشین کیا نانا پہڑنویس
کارپرداز اوسکا ہوا عہد مین اوسکے سنہ ۱۲۰۹ ایکہزار دوسو نو ہجری مین سفر کہرڈلہ پر نواب غفرانمآب میر
نظام علیخان بہادر سے مقابلہ ہوا آخر صلح قرار پائی مشیرالملک دیوان حضور مقید ہوئے حضرت تو
... آباد کو تشریف لائے اور وے پونا کو مراجعت کئے بعد تین سال کے سوائی مادہو راو چہت پر سے

دہابہ کے گر کے مر گیا بعضے کارپرداز راج کے خصوصاً نانا پھڑنویس نے سوائے باجیراو بن رگھوناتھ راو کو راجہ
پونا کے بٹھلایا بعضے سردار کو مثل ہولکر اور سندھیا اس پر راضی ہوئے چاہا کہ چھوٹے بھائی کو مسند
بٹھلاویں اس اختلاف میں رہائی مشیر الملک کی ہوگئی راجہ پونا کے ہر اُدھر آیا نانا پھڑنویس
انگریزی سے چاہے اسکی قبول کر کے امداد و اعانت پر سوائی باجیراو کو لایا اور ہولکر وغیرہ سے مقابلہ
کیا پس پھڑنویس تو اپنی دنوں میں اجل طبیعی سے مر گیا من بعد چند سال تک درمیان افسران انگریزی
جسونت راو ہولکر اور دولت راو سندھیا کے سخت جنگ رہی یہاں تک کہ سنہ ۱۲۲۶ ایکہزار دو سو چھبیس میں
جسونت راو ہولکر نے ... میں فوت ہوا اور سوائی باجیراو استقلال تمام سے راجہ پونا کے مستقل
چند دنوں میں افسران انگریزی اور سوائی باجیراو کے سنہ ۱۲۳۳ ایکہزار دو سو تینتیس میں نفاق آیا اور دوستی
مبدل بعداوت دشمنی کے ہوگئی جیسا کہ مفصل پیشتر لکھا ہے باجیراو طرف ناگپور کے بھاگا
اپنی اوقات میں اور ... سرجان ملکم انگریز کا ساتھ باجیراو ... کیا آخر کار
شکست کھائی پونا اور ... انگریز کا ہو گیا ... کا بیٹا

صوبہ بیجاپور المخاطب دارالظفر

یک صوبہ
معہ جمع کامل

ده کرور
لکھ ال
نقوت مالیہ ۱۲
معہ
ربع سرکار
سے تفریق

تفریق اول صوبہ بیجاپور سرکار		دوم کرناٹک بیجاپور سرکار	
بیجاپور	حسن آباد گلبرگہ	ناکوندی	محمد نگر اکیر
اعظم نگر بلگام	امتیاز گڑھ ادونی	مصطفی آباد راکول	مرتضی آباد مرج
فیروز نگر رائچور	بیجاپور	بنے شاہ درگ عرف نرنال	نصرت آباد سگر شاہ پور
آدکل	رابیباغ	مدگل	[illegible]
اسعد نگر عرف اکلوج	بخاری پور		
نلدرگ	[illegible]		

[illegible]

تفریق سوم بلا تعین محالات و سرکارات کے

جو ہیچ تصرف زمینداران اسیر نک پٹن کے ہے

اور بموجب نسخہ جدید آٹھ سرکار بیجاپور مصطفی آباد شامل تربدا وغیرہ دو سو پچاسی محال
گیارہ ہزار سات سو چھپن موضع تمام زمین دو کرور گیارہ لاکھ چھپن ہزار سات سو پچاس سکہ محاصل
کل صوبہ دس کرور اکسٹھ لاکھ نو ہزار تین سو ستر اربعہ حدود سمت شرقی گلبرگہ غربی کوکن
جنوبی کستان شمالی اورنگ آباد طول ایک سو پانچ درجہ عرض تیس دقیقہ انتیس درجہ یہ صوبہ
اقلیم دوم سے ہے کیفیت پہلی دار الحکومت اس صوبہ کی شہر کوکی پٹن تھا اور زمانہ سلف میں
بیجاپور ایک قصبہ تھا کہ یوسف عادل شاہ نے بود و باش شہر کوکی پٹن کی ترک کر کے قصبہ بیجاپور کو
مقر سلطنت اپنا کیا تھا اس لیے بیجاپور شہر عظیم ہوا اور بادشاہ موصوف نے سنہ ۹۰۰ نو سو
میں ایک حصار مٹی اور پتھر سے بنا گیا تھا اولاد اسکی قریب دو سو برس کے اسجا رہی اسواسطے آبادی

شہر بیجاپور کی کمال کو پہونچی اور سنہ ۹۶۴ نو سو چونسٹھ مین اسمعیل عادلشاہ اہتمام سے کشور خان کے قلعہ بیجاپور کا
پختہ اور بہتر سے بنا کر کے مدت تین سال مین تمام کیا اور علی عادلشاہ نے سنہ ۹۷۰ نو سو ستر مین کشور خان کے
باعث کہ وہ ایک گدہی بیجاپور کی گدشتہ مین سے جلوس کر کے جب اوس مکان کو اپنے پر سعد جانا اور سمجھا
قلعہ احداث کیا وہ شاہ پور نام سے موسوم ہوا اور کشور خان نے جن روزون فوج نظام شاہی کو شکست دیکر
منکور کے گہاٹ تک تعاقب کیا تھا اور ضبط ونسق اس ملک کے ایک قلعہ نارور بالاگہاٹ نام بنا کر کے اتمام کو پہونچایا
اور قلعہ اودہونی کا قدیم حصار ہی کے آہنی گیارہ جہاز مضبوط ہین اور اولاد تصرف مین ایکانگ کے راجہ کے تھا اگر
انکسی نام ایک نوکر اون راجون کا چند سال تک حکومت اس ملک کی اپنے اختیار سے کرتا تھا بعد جب علی
عادلشاہ ہوا اوسنے تصرف سے خاندان مذکور کے نکال لیا اور قلعہ مدرک کا کہ بنایا ہوا راجہ نل حاکم اوسکا
نزدیک اسکے سنہ ۹۹۶ نو سو چھیانوے مین علی عادلشاہ نے ایک قلعہ محکم بنا کر کے شاہ درگ نام کیا اور
محمد عادلشاہ نے سنہ ۱۰۳۳ ایکہزار تینتیس مین ایکطرف جویبار لوری کے پاس گرملہ سے باندہ کر
دوسری سمت مین جو عمارت نشیمن تیار کیا اور نام اوسکا پانی محل رکہا برسات مین جب پانی کو طغیانی
ہوتی ہے چادر آبشار کی اونچی ہو کر آگے نشیمن کے گرتی ہی موجب حیرت تماشائیون کا ہوتی ہی
قلعہ کلبرگہ کا اول تصرف مین دکن کے راجون کے تھا عہد مین سلطان محمد تغلق شاہ کے جاگیر ہو کر سلطان
حسن کانکوی بہمنی کو ملا اور جب بہمنی مذکور بادشاہ ہوا اوسکو مستعد جانکر دار السلطنت
اپنا کیا اور سنہ ۷۴۸ سات سو اڑتالیس مین حصار اوسکا مضبوط کر کے باہر قلعہ کے شہر عظیم بسایا
سات گنبد سات بہمنی سلاطین کے ایک قطار مین ایک تپہ پر مغرب رویہ شہر کے ایک گولہ انداز کے
فاصلہ پر درگاہ سے حضرت خواجہ بندہ نواز حسینی قدس سرہ کی متصل مخدوم پورہ کے ہی صوبہ بیجاپور کا

جنوب طرف

جنوب طرف دریاے سمندر سے ملا ہوا ہے اور ہندو کوہ اوس ملکون اور دہارور داخل اسی صوبہ کا ہے اور دہار
اول شہر غنیم پونا کے مرہٹون کے تہا افسران انگریزون نے صلح سے گذاشت مہری سوا باجیراو کے لیکر قلعہ ارسے
وہان کے تین برس کی بہتیر کوششمین لیلیا اور ملک ملیبار بہی داخل اسی صوبہ کا ہے اور اسی صوبہ مین شہر بیجانگر
دار الملک راجہاے ایام قدیم کا تہا اسوقت کو سو آبادی کتنا تہا عصر مین سلاطین اسلام کے ویران ہو گیا
اب جنگل ہو گیا ہے لوگ پتا دیتے ہین کہ وہ شہر اوسجگہ تہا اور تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے اول جو شخص کہ
فتنہ ملک ہند مین ڈالا اور بت پرستی کو راجون پایتخت قنوج کے رواج دیا کشن راے ہے جو راجایان
کرناٹک کا جد ہے مہاراج عہد ہین کہ وہ ہمعصر جہبر کا تہا خروج کر کے سیوراے حاکم کو دکن کے باہر کیا دکن سے
اپنا اسکے بطناً بعد بطن مدت تک زمام حکومت اور راجگی اس دیار کی قبضہ مین اپنے رکہتے تہے
خزانے انکے خزاین سلاطین ربع مسکون کی برابری کرتے تہے سلطان علاؤ الدین خلجی دہلی نے
ارادہ اخذ دکن کے اگر تین بار دہول سمند راجہ پر کرناٹک کے چڑہائی کی باج و خراج لیکر پہرا
او دیو لسمند کشن راے انکا جد بانی شہر بیجانگر کا ہے پہر سلطان محمد شاہ غازی بہمنی بیجانگر پر لشکر
کش ہو کر خوب شہر کو غارت کیا تمام بتخانے مسمار اور ایک سنہرا بت سونیکا مرصع کا توڑکر
غارت مین لے گیا ہے پہر مجاہد شاہ بہمنی نے بہی فوج کشی کر کے وہان کے راجہ کی لڑکیکو عقد نکاح مین اپنے
لایا اسطرح سلاطین بہمنیہ دنا حملہ کرتے رہے آخر الامر سیوارا نام جو حاکم اسجا کا تہا جب فوت
ہوا ایک شخص رامراج نام ہمقوم اسکا تہا دولتخانہ پر راجہ متوفی کے متصرف ہو کر دو بیٹون کو اسکے
ایک بعد دوسرے کے بٹہلایا پہر تخت سلطنت سے اونہنے خلع کر کے خود اورنگ نشین ہوا اور ایک
لڑکی سیوراے کی حبالہ نکاح مین اپنے لا کر مالک وہان کے راج کا ہوا جبکہ رامراج لاکہون کی فوج

رکہتا تھا اکثر ملک پر سلاطین اسلام کے ہاتھ ظلم کا دراز کرتا تھا حسین نظام شاہ اور علی عادل شاہ
اور بریدشاہ یہ سب سلاطین اسلام متفق ہوکر جنگ شیارے پیش آئے سنہ ۹۷۲ نو سو بہتر میں وقت استیصال
تمام لشکر کو تیغ و تیر سے قتل عام کیا آخر کو شہر بیجانگر موی بدنے مطلق ویران کر ڈالا اب اولاد
اجداد اوسکی بطور زمینداروں کے قصبہ اناگوندی میں جو دی ہوئی جاگیر پر گذر اوقات کرتے ہیں مرتبہ
عادل شاہوں کے قبضہ اختیار میں سلاطین دہلی کے آیا چنانچہ ۱۰۹۰ سنہ اورنگ زیب میں سکندر عادل شاہ
مع کلیت قلعہ بیجاپور کے ملازمت میں عالمگیر کی آگیا

صوبہ خاندیس کا بیان

خاندیس مخاطب صوبہ دار السرور برہانپور

کیفیت صوبہ

آکبرست محمد	[illegible]
جمع کامل	[illegible]

سرکار

آسیر	[illegible]	بیجاگڑہ کہرگون	کالنہ
ندر آباد	تالنیر		

اوسکے صوبہ میں ایک سو [illegible] محال میں ہزار میں سو [illegible] کا حد ہمارا [illegible] کا
دفتر میں ہوکا کل حاصل ہوا [illegible] لاکہ بیانوے ہزار سمت شرقی صوبہ برار واقع ہوا ہے
غربی صوبہ اوجین مالوہ جنوبی جالنہ شمالی مالوہ طول ترکاؤں سے ہوکے بند رے انگ احمد آباد تک
پہونچکر کو ہین عرض کامر و تعلقہ برارسے تال سماون تک پچاس کوس یہ صوبہ اقلیم دوم سے ملک کن

مین واقع ہی اور کہنا منشی جی کا یہ ہی کہ سرحد اس صوبہ کی اسطرف سے اب نربدا کی جو بہی نہایت ہند
دکن کے برزخ ہی اگلے زمانہ مین حاکم نشین وہانکا قصبہ تہانیر تہا اور نام اسکا اوسوقت خاندیس تہا اور
وہ بسبب گرانی غلہ اور حادثات کے ویران ہوگیا تہا پہر راجی علیخان فاروقی نے آباد کیا ہی اسی
واسطے خاندیس نام ہوا ذکر اوسکا رشید الدینخانی مین گذرا کیفیت نسخہ جدیدہ مین کیفیت اسکی صوبہ
کی یون کر لکہی ہی کہ یہ شہر قدیم ہی تہانیر سے لب تاپتی کے بازار دو طرفہ آبادان ہی عمارات
پختہ پہول پہل ہندوستان کے وہان بہت اور آدمی اسجا نہایت بیشمار ہین صندل کے چہار اور
جانوانی کے اچہے دریان اور ریشمی کلابتونی وغیرہ اقسام اقسام کے کپڑے وہان بہت ہوتے ہین
محمد اکبر شاہ کے وقت مین خاندیس جاگیر شاہزادہ دانیال کی تہی عالمگیر کے زمانہ مین یہ ملک خان
الملک کو ملا ... آبادی اور عمارت اسکی زیادہ کوشش کی نام اوسکا برہانپور رکہا
اور قلعہ آسیر اور احمدنگر ... اور قدیم کتاب مین آسیر مرقوم
کر جانا خاندیس کا نام ... مین ہی نام اسپر کہ وہ رہنے والا گوشہ دانہ کا تہا اسی روز وہ ملک
خاندیس مین آکر ... پہاڑ کی ایک قلعہ ... بنا رکہ
رہنا اختیار کیا ... واسطے محتاجون اور فقیرون کے مقرر کیا تہا ہر روز طعام
پختہ فقرا اور مساکین کو دیتا تہا جسبب سے لوگ آکر وہان جمع ہوئے تہے وہ قلعہ نام سے اسکے
آسا اہیر نام مشہور ہوا پہر افواہ عوام سے مخفف ہوکر نام اسکا قلعہ آسیر قرار پایا اور آسا اہیر مالدار
قدرت دنیا کی بہت رکہتا تہا لکہا ہی کہ ہزار انبار غلہ کے اور کئی ہزار مویشی
نزدیک اوسکے تہے اور راجی علیخان فاروقی سے اسقدر اتفاق رکہتا تہا کہ سلطان فیروز شاہ نے

دہلی مین خبر اسکی سنکر بار بار راجی علیخان پر فرامین متضمن اس مضامین کے روانہ کئے کہ اسنے بلاحکم ایک
اسیر ایسا قلعہ بے نظیر بنا کیا ہی اور تہنے جابیر رکہا ہی راجی علیخان مروت سے آسا اہیر کی لیت و لعل سے
رہا یہانتک راجی علیخان بعد حکومت ۲۹ انتیس سال کی سنہ ۹۰۱ نوسو ایک مین موا بیٹا اسکا نصیر خان فاروقی
قایم مقام باپکا ہوا اور سنہ ۹۰۲ نوسو دو مین آسا اہیر سے پیغام کیا کہ ان روزون مجہے مخالفون سے
دولت کے طرح منازعت کی پڑی ہی کیا اچہا ہو کہ عیال و اطفال و مرد و زن کو میرے تو اس قلعہ مین جا
دیوے آسا اہیر اپنے ذاتی مروت اور قدیمی اتحاد پر قبول کیا نصیر خان نے دو سو ڈولیان تیار کروائین
سپاہیون دو دو مسلح زرہ پوش بٹہا کر اندر قلعہ کے بہیجا اور بہیر والا اور لڑکے سپاہی ڈولیون کے
باہر کود دے آسا اہیر کو مار ڈالا اور بچہ کو اسکے اسیر و دستگیر کئے فتح سے قلعہ لیلیا نصیر خان
نے واسطے دفع اس نحوست کے چاہا کہ اول قدم مبارک شاہ زین الحق قدس سرہ کا کہ وہ ان روزون دولت آباد
روضہ منورہ مین رونق افزا تہے ارزانی کرین پہر مین داخل ہون دولت آباد سے بلوایا جناب تشریف
لائے اور اس طرف رود تپتی کے نزول کرکے فرمایا کہ مجہے حکم عبور کا اس طرف کو نہین ہی تم اپنے
لشکر سمیت اس طرف آکر ملو بادشاہ گیا خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا کہ جہان تمہارا لشکر اترا
ہے یہ جا اچہی دلکش اور مقام خوش ہی یہان ایک شہر باسم شریف سے میرے مرشد کے برہان الدین
یا برہان آباد نام اور ایک شہر یہان جہان کہ مین مقام کیا ہون نام سے میرے زین آباد بنا ہو
ہے نصیر خان حسب الحکم حضرت کے سنہ ۹۰۲ نوسو دو مین دو نو شہر احداث کئے ہین اور لکہا ہی کہ شمال
طرف اوس صوبہ کے شہر مالوہ اور دریا نربدہ ہی اور جنوبی جانب صوبہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد اور کوہ
سہیاچل پر اس صوبہ مین پایان گہات گردالور اور چاندا اور دہور اور دوسرے قلعے واقع ہوے

بالاگہات اور کوہ

ہین اور کوہ سہیندیا چل عرض مین چالیس کوس مابین دریاے تپتی اور دریاے نربدا کے ہی اور طول مین سلسلہ
اوسکا درمیان سے سرکار سورت کے شروع ہوکر خاور سوناکری صوبہ بنگالہ کو پہونچا ہی اون پہاڑون مین اول
زمیندار تمردپیشہ رہا کرتے تھے بعد اسکے بھیل لوگ اونپر غالب آکر متصرف ہوے اب تک ہوا اس صوبہ کی
معتدل ہی کشتکاری اوس ملک مین خوب ہوتی ہی درخت غلہ کے مثل جوار او بعض جا شالی زلدتین بار خوشے
لاتے ہین اور وہ یعنے خوشی جوار کے ایسے نازک اور خوش مزہ ہوتے ہین کہ مزارعان قسم سے میوہ کے شمار کرتے ہین
اور بیل عرف عوام ہر رہ نام کرتے ہین چاول خوب باریک اور دال تور کی بالیدہ ہوتی ہی اور دو طبخ کی قیمت چاول کے
ساتھ گلجاتی ہی اور سیول پھل خصوص انبہ خالسے علی ہذا لوز خالی کہ شاید یہ بھی کوئی میوہ ہی بافراط ہوتے
ہین اور یہانکا سنگ نیلگری ارزان ہوتے ہین اور انگور بیدانہ یہانکا بہت عمدہ مشہور ہی کہ لوگ دور دور
بطریق تحفہ کے لیجاتے ہین شہر پناہ بلدہ برہانپور کی حسب الحکم نواب مغفور آتا کے ۱۱۴۲ سنہ کنارہ
الکتا پسمین بنائی گئی ہی اور کوٹارہ شکار گاہ اگلے تعلقدارون کی اور جاگیر ہی اسیکا چادر بانی
کی طولانی واقع ہی اور نواح بگلانہ مین مسافر کو دشوار گذار قلعے اور جہند جہارون کے حایل ہوتے ہین اور
صدمہ تہرون کے ہو ہوچہے ہین علاوہ اسکے مزاحمت ناہون کی ہی اور جنوب سمت اوسکے سرکار بلکوکن
واقع ہی اس سرکار مین قلعے بہت مضبوط ہین جیسا کہ ملہیر اور بولہر اور مشکہ اور سول اوسانوہ تابع
زمیندار اس سرکار کے اگلے زمانہ مین سلاطین گجرات انکو باج و خراج دیا کرتے تھے اور خاندیس حکام نزدیک ہونے کے
سبب اس ملک پر ہمیشہ چرہائی کیا کرتے تھے سولہوین سال جلوس شاہجہانی کے شاہزادہ اورنگزیب صوبہ دار
دکن نے فتح کرکے بگلانہ کو ضمیمہ خاندیس کا کیا ہی اور مہرجی زمیندار اوسکا کہ وہ اولاد سے راجہ جیچند ہوتی
تہا اور راجہ راجو ماڑوار کا جا تو تہا اور ملک قنوج مین رہا کرتا تہا بسبب وطن داری کے پرگنہ سلطان پور

اوسکو مرحمت فرمایا اور رام نگر کہ مضافات سے مجلانہ پایان گہاٹ کے ہی بعد فتح کے دہ سوم دیو کو جو داماد
مہرجی مذکور کا ہی عنایت ہوا اور سال بسال دس ہزار روپے خزانہ بادشاہی مین پیشکش کیا کرتا تھا اور یہ گدہ
ہر کون اول داخل صوبہ مالوہ کا تہا بسبب حایل ہونے دریاے نربدا اور نزدیک ہونے بلدہ برہانپور کے اٹہوین سال فردوس آشیانی
کے داخل صوبہ خاندیس کا ہوا اور آسیر کا الکہ پہلے نظام شاہیہ کے عہد مین احمد نگر سے تعلق رکہتا تہا پہر زمانہ مین شاہ
جہان بادشاہ کے جو اکثر ملک کا ضبط ہوا تہا محمود خان نے قلعہ کا الکہ کا ایکہزار کٹی مین سے آئے پر گئے
دوسرے داخل ملک بادشاہی کا کیا اور نذربار قبل اسکے تصرف مین خاندیس کے راجون کے تہا بعد اسکے تصرف مین
سلاطین گجرات کے تہا بعد سلطان محمود گجراتی نے کہ عہد مین اپنے چچا سلطان بہادر شاہ گجراتی کے میران
محمد شاہ فاروقی کے قید مین تہا اور بیٹے سے شاہ فاروقی مذکور کے جو میران مبارکشاہ نام تہا عہد کیا
تہا کہ اگر مین بادشاہ ہونگا تو قصبہ نذربار مین دونگا چنانچہ جب سلطان محمود شاہ بادشاہ ہوا سنہ ۹۰۰
نوسو اسی مین قصبہ مذکور میران مبارکشاہ فاروقی مذکور کو بخشا پس صوبہ خاندیس چند سے اختیار مین فاروقیان کے
رہا جیسا رشید الدین خانی مین گذرا پہر سنہ ۱۰۰۹ مین بیچ تصرف اکبر بادشاہ کے آیا اور بعد زمانیان
سلاطین دہلی کا ہوا حضور حال سنہ ۱۱۳۲ گیارہ سو بتیس مین برہانپور اور قلعہ آسیر زیر حکومت نواب بفعل
آصفجاہ بہادر کے آیا اور یہ عصر مین صلابت جنگ کے خاندیس تصرف مین بالاجی راو پنڈت پردہان کے ہوا اور کار پرداز
اسکے سدا سیو بہاو مرہٹہ کے جانا رہا اور اب قلعہ آسیر کا تحت حکومت سرکار انگریز بہادر کے
ہی اور برہانپور مع مضافات خاندیس تصرف مین سندھیا مرہٹہ کے

صوبہ برار کا بیان

صوبہ برار
یک صوبہ
۱۳ سرکار محال
مع جمع کامل

تمک کردر
ربع لک
مدکملا ۹ ۱۲

ربع سرکار

عـ سرکار

بالاگھاٹ حمہ سرکار		پایان گھاٹ ملے سرکار	
پاتری	باسم	کلم	کہرلہ
نیپال پاتری	ماہور	نرناله	لونار
ملکہر	۱	اسلام گڈہ عرف دیوگڈہ	سیرپور
		مانک درگ	بالاپور

کیفیت برار ملک وسیع تابع دکن اقلیم دوم سے ہی اول نام اوسکا وردا تت تہا اسواسطے کہ
وردا نام دریا کا ہی اور تت کنارہ کو کہتے ہیں اور یہ کنارہ پر دریا کے واقع ہی اب نام اوسکا [illegible]
شہر قدیم ہی جا راجہ بکرماجیت اور راجہ بہرتری کی حکومت کی ہی وہاں کے رہنے والے حسین نہیں
اور آسودہ اور محنت آزمہ بطور شعار [illegible] ہوتے ہیں سوا احیاجو شکوار علاقہ آبخنہ بارا دو طرف
قلعہ سنگین لکہا ہی کہ اس صوبہ میں ایک کنوان ہی کہ اسمین استخوان وغیرہ جو گرتا ہی پتہر بن جاتا ہی
اور دو بڑا ندی وسط مین اس صوبہ کے کوہ سندا سے جو نزدیک جام کہری کے ہی دس کوس سے بھی
زیادہ اوسچا تالی کے منبع سے نکلی ہی [illegible] کنارہ دو قسم پر ہی بالاگہاٹ اور
پایان گہاٹ بالاگہاٹ تو کوہ سہیاچل ہی اور پایان گہاٹ دامن کوہ مذکور کا سندہ تک
اور قلعہ نرناله کا اور کاویل گڈہ کا اوپر کوہ بندہیاچل کے واقع ہی اور گنگ گودا ندی بھی بالا
گہاٹ سے گذرتی ہی اور دریا تاپتی پایان گہاٹ سے اور جو بیاہ رکہرکون اور پورنا ہردہ نزدیک

قلعہ نیتور کے سواحل کے کہار سے نکلکر پرگنہ سیونہ اور بیچ سے نواح ظفرنگر کے بہتی ہوئی نزدیک
قصبہ امنی یادر پرگنہ سیری کے گنگ سے ملے ہین اور بین گنگا بھی دیول گانون کے متصل کوہ مذکور سے جاری ہوتی
ہی اور دریان سے سرکار شنکر اور پاسم کے ہوتی ہوئی ایک کوس پر ماہور موضع ترک چاندا کے طرف سے
حیدرآباد کے گذرتی ہے اور گنگ مین شامل ہوکر پورنا تاپی سے ملحق ہوتی ہی اور دوسری بہت
ندیان اس صوبہ مین ہین اور بالاگھور کی ندی مین طرح طرح کے پتھر ہوتے ہین آب و ہوا اس ملک کی
پسندیدہ ہی اور پھول خوشبو میوے رنگدار غلہ بہت اور چاول پاکیزہ اور روغن گاو کا بہتر روغن سے
گاومیش یعنی بہینس کے ارزان کہ وہان سے مول لیکے اطراف جوانب کو جاتے ہین اور بہینس بہت ان کی دود
ہوتی ہے اکبرنامہ مین لکہا ہے ملکڈہ کی نواحین یک دریا ہے کہ غربی [illegible]
جو گرے پتھر ہو جاتی ہے لقولات بہت ارزان اور جکن کبرا جہار کے قسم سے بیان ہوتا ہے تحمد دہ کوستنین
اکثر خوراک عوام کی گاومیش کا گوشت اور تیل اور فرطم ہی اور کوہستان مین جنگلی ہاتی ملتے ہین اور برار کی گائی
نوی ہوتی ہے اور پارچہ کپاس انہی گانون مین خوب بنتے ہین اور لکڑی ساگون کی اور پان بس
یہان کا خوب ہوتا ہے جای تخت اس ملک کا بلدہ ایلچپور ہے اور وہ شہر قدیم ہی درمیان دو
ندیون ساپن اور بچن کے اور وہ دونون ندیان رود پورنا سے ملحق ہوتی ہین اور بیچ مضاف
سرکار بیتال باڑی کے جو سہری وغیرہ بیتال نگر مین واقع ہے چوبیس تھانے اس مین پہاڑ کے
اگلے زمانے والون نے بنائے ہین اور موضع اجنتہ بالاگہات پر جو دالور کے نواب معتمد خان نے
سنہ ۱۱۴۱ گیارہ سو اکتالیس مین آباد کر کے نام اوسکا نظام آباد رکہا اور بیشہ ملکاپور آباد کیا
ملک عنبر حبشی کا ہے اور بیچ شکرکہرلہ کے ایک بڑی مسجد کلٹے پتھر کی ہے اور پیچھے اوسکے

اکثر تالاب

ایک تالاب ہی اور تیل دیو کانون مین جسوقت تالاب کہد جاتا ہی نظرون نام تک ہوتا ہی کہ محصول اسکا
لاک روپی تک حاصل ہوتا ہی اول زمانہ مین ہرسنگہ نام زمیندار اسکا سلاطین بہمنیہ کو خراج دیتا تہا بعد
چندے پوسنگ [illegible] نے مالو یکے اسکو قتل کیا ہی قلعہ کاویل کو سلطان احمد شاہ ولی بہمنی نے
بنوایا ہی اور قلعہ نرنالہ کو تعمیر کیا اور قصبہ روہنکہیڑ ایا بالاگہاٹ کا معتبر معمورہ اس ملک کا ہی یہہ صوبہ تصرف مین
عماد شاہیون کے رہا اور جب محمد اکبر بادشاہ نظام شاہیون پر غالب آیا یہہ صوبہ داخل ممالک محروسہ سلاطین
تیموریہ ہوا پہر سنہ ۱۱۳۱ گیارہ سو اکتیس مین نواب مغفرت مآب آصفجاہ بہادر [illegible] آبارہ پر غالب آکر یہہ صوبہ
اور تمام صوبہ دکن [illegible] ہوے بوسلہ مرہٹہ ناگپور کا [illegible]
کہ جسمین [illegible] نظام علیخان بہادر [illegible] ہی وہان کی وصول ہوتی تہی جب وہ [illegible] سوا
ناگپور تمام تصرف مین [illegible] انگریزی کے گیا اور سرکار عالم [illegible] آصفجاہی کے آیا سوا ان صوبجات کے حصہ
شیخ صدیق ایک صوبہ اور لکہا ہی جسکا ذکر ہوتا ہی یعنی صوبہ تارہ گدہ متعلقہ دکن آمدنی اسکی
اور [illegible] اسکا [illegible] خاص بادشاہی سے متعلق تہا اور دفتر سے خارج اسواسطے تفصیل اسکی اور گنتی سرکارات
محالات و مواضعات و اراضی وغیرہ کی پائی نہین گئی اور سوا اسکے آدہا صوبہ دلوری کا بہی حضور والا مین تہا
کہ اسمین ہی کا حاصل ہوتا اور آمدنی اسکی بہی لکہا ہی اقلیم ہندوستان کے تمام بائیس صوبون سے زمانہ مین
اکبر بادشاہ کے آمدنی سے کل صوبون کی سنچ چہیانو کروڑ روپے داخل خزانہ بادشاہی ہوتے تہے میزان
جمیع سرکارات تمام صوبجات ہندوستان کی دوسو چپاس سرکار میزان جملہ محالات تمام صوبجات کی
ستیانو ہزار ایکسو ستیاسی محال میزان کل مواضعات تمام صوبجات دولاک ستیانوے ہزار آٹہہ سو
انیس ہزار کل اراضی تہتر کروڑ ستہتر لاک تریانوے ہزار آٹہہ سو پچاس بیگہہ میزان کل محاصل

نوارب جنوب ست کروہ بیاسی ملاک نو د ہزار چار سو ہشتی دوم عرض تمام ممالک ہندوستان کا شمال کوہ
ہمالون سے جنوب حیدر آباد تک دکن کے تخمینا ایکہزار پانسو کوس طول جملہ ملک ہندوستان کا شرق
ہو کلی بندر بنگالہ سے غرب صوبہ ٹہتہ بہکر تک تخمینا دو ہزار کوس اور بموجب کتاب جراۃ العالم
جو ترجمہ انگریزی کتاب کا ہے یہ بھی واضح خاطر ناظرین ہو کہ جگرافیہ دالون نے اہل فرنگ کے مملکت
ہندوستان کو چار حصون پر بانٹ دیا ہے پہلا حصہ وہ ہے جو گنگا اور ان ندیون کے جوا شرقی جانب
جو اوس سے مخلوط ہین واقع ہے اور اسمین چہے صوبہ ہین بنگالہ بہار الہ آباد اودہ آگرہ دہلی
اور دوسرا حصہ سندہ ندی کے اطراف مین اور ان ندیون کے نواحی مین جو اوس سے ملی ہین
اور اسمین سات صوبہ ہین کشمیر کابل قندہار ملتان سندہ اجمیر مالوہ تیسرا حصہ وہ جو گنگا اور سندہ
اور کشنا کے مابین ہے اور اسمین پانچ صوبے ہین گجرات خاندیس برار اور یہ سرکار دولت آباد چوتھا حصہ
وہ ہے جو کشنا کے جنوب سمت ہے اور اسمین چار صوبے ہین بیجاپور تلنگ گولکنڈہ کارناٹک جسکو دکن
یعنی کوکن اور اسکو اہل جگرافیہ دکن کہتے ہین اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اب ہندو دکن مین دو شہر
بہت آباد ہین ہند مین کلکتہ اور دکن مین بمبی چنانچہ راقم نے انگریزی اخبار مطبوعہ ۱۸۷۰ گیارہ
اٹھتر مین دیکھا ہے کہ منتظمان سرکار مترددہین کہ خلقت لوکہان بستی ہین اور عرض کلکتہ کا بایس درجے
چھپن دقیقہ ہے اور عرض بمبی کا اٹھارہ درجہ چھپن دقیقہ اب نامہ نگار بتانا تعداد صوبجات دکن کا مع
مداخل و مخارج عہد اسلام کے دوسری کتاب سے بیان کرتا ہے من بعد بعد ہر ایک صوبہ کا دوسرے
جو اوس صوبون میں باہم بکر واقع ہے گذارش کریگا تعداد صوبجات دکن مع مداخل و مخارج بعہد
اہل اسلام فقط ملک قریب دو نیم کروڑ کے جو تصرف مین سلطان ابو الحسن عرف

تاناشاہ کے عہد کا تفصیل اوسکے محاصل و مخارج کی یہ ہے

نقل جمع

صوبہ حیدرآباد سنہ ۱۰۹۶ گیارہ سو ستیانوے میں

جمع [illegible]

جمعبندی [illegible]

دو کرور [illegible]

سرکارات

یک کرور [illegible]

سرکار [illegible]	سرکار گولاس	سرکار [illegible]	سرکار [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سرکار ایلگندل	سرکار ورنگل	سرکار کهم میٹھ	سرکار دیوکنده
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	۷	۱۳	۴
سرکار پانگل	سرکار مصطفی نگر	سرکار بهونگیر	سرکار اکن کرا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴	۱۵	۹	۱۲
سرکار کویل کنده	سرکار گهن پوره	سرکار مرتضی نگر	سرکار مچهلی پٹن
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴	۴	۴	
سرکار نظام پٹن	سرکار راجبندری	سرکار دیلور	سرکار سیکاکول
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
		۱۵	
سرکار کالمن			
[illegible]			
[illegible]			

طرف کرناٹک

طرف کرناتک یعنی ارکاٹ

[illegible]

مبلغ

دو کرور

[illegible]

پیشکش بادشاهان هند و منصبداران

پیشکش بادشاهان	منصبداران
[illegible]	[illegible]

وظایف بادشاهزادگان	تنخواه داران وغیره
[illegible]	یک کرور [illegible]

خالصه	مشاهره طایفه وغیره	سواران	سهمی یعنی بیدستخط وغیره
[illegible]	[illegible]	[illegible] نفر یک کرور [illegible]	[illegible] نفر [illegible]

لشکر	کندوری وغیره	توپخانه فرنگ	تنخواه شعلچیان سلطان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نذر و انعام در راه شاه مرشد سلطان	خرج کنندیدن کلمات	درمایه برهمنان فارسی نویس	انعام خسلمان و ستمان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شعلخانه و درو [illegible]	انعام دیولیا	عیدی محلها	خرج عاشورخانه
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لنگرخانه امامین همایون	جاسوس تعین برکاره	نوکران قلعجات	مقتاد مردم بیجاپور
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
مقتاد مردم راه سیواجی	سنبندی محالات خاص	ا	ا
[illegible]	[illegible]		

باقی

[illegible]

۱۴

[illegible]

اور عہد مین اورنگ زیب بادشاہ کے تمام مواضع صوبجات دکن سے کہ قبضہ اولیاء دولت شاہی کا ہوا تھا جملہ محاصل چھے صوبون کا بموجب کتاب سوانحات دکن یہ ہے

[illegible] صوبہ
[illegible]
[illegible] سرکار
[illegible]
[illegible] کامل

[illegible] کرور
[illegible] لک
[illegible]
[illegible]

صوبہ اورنگ آباد خجستہ بنیاد	صوبہ خاندیس
[illegible] سرکار	[illegible] سرکار
[illegible] کامل	[illegible] کامل
[illegible] کرور	[illegible] لک
[illegible] لک	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	

صوبہ برار	صوبہ محمد آباد بیدر
[illegible] سرکار	[illegible] سرکار
[illegible] کامل	[illegible] کامل
یک کرور	[illegible] لک
[illegible] لک	[illegible]
[illegible]	[illegible]

صوبہ دار الظفر بیجاپور

صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد مع تعلقہ کرناٹک

بالاگہاٹ و پایان گہاٹ

صوبہ دار الظفر بیجاپور	صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد مع تعلقہ کرناٹک
	سرکار
	کامل
کرور	کرور
لک	لک
دام	دام
۲	۸

اور وقت مین نواب نظام الملک آصفجاہ بہادر کے بیجاپور سے اکثر محالات سرہنگ پٹن وغیرہ تک اور صوبہ حیدرآباد سے اکثر محالات کرناٹک وغیرہ تک سوا مواضع چندہ کرور کے قبضہ مین زمینداروں کے رہ گئے ہے جو باقی صرف مین ارکین دولت آصفیہ کے ادام اللہ والبقاہ آئے ہین تفصیل انکی یہ ہے

صوبہ

سرکار

کامل

کرور

لک

دام

۱۵

صوبہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد	صوبہ خاندیس
سرکار	سرکار
کامل	کامل
کرور	لک
لک	دام
دام	
۱۰	۹

صوبہ برار

صوبہ بہار	صوبہ بیدر
عـــ سرکار	نے سرکار
بفـــ کامل	بفـــ کامل
یک کرور	لیـــ للعہ
سے للعہ	للعہ عمحاں
لہ لالہ بعہ	٦ ـــ
١ ـــ	

صوبہ دار الظفر بیجاپور	صوبہ فرخندہ بنیاد حیدر اباد
عـــ سرکار	عـــ سرکار
دو کرور	بفـــ کامل
لب للعہ	تک کرور
عـــ صہ	لـــ للعہ
١٠ ـــ	عـــ للعہ
	١٠ ـــ

بُعد ایک صوبہ کا دوسرے صوبہ تک جریبی کوس کی پیمایش سے جو واقع ہی اوسکی مساحت کا بیان واضح ہو کہ جریبی کوس کہ معروف یاو کم دو کوس ہوتے ہین ابتدا صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد سے متلاصوبہ مستقرہ خلافت اکبر اباد آگرہ تک سیدہے رستہ سے چوالیس کوس اور صوبہ دار الخیر اجمیر تک آگرہ کی راہ سے ایکسو اٹھائیس کوس اور دیواری کی راہ سے پچاسی کوس اور صوبہ دار الفتح اوجین تک ایک سو چہیاسی کوس اور صوبہ الہ آباد پراگ تک ایک سو اٹھہ تیس کوس اور صوبہ اودہ اجہودیا تک ایک سو چورانو کوس اور صوبہ بہار عظیم اباد پٹنہ تک دو سو تینتیس کوس اور صوبہ ڈہاکہ بنگالہ تک چار سو اکتیس کوس اور صوبہ اوڑیسہ جگناتہ تک ایکسو اکاون کوس اور صوبہ احمد آباد گجرات تک دو سو انچاس کوس اور صوبہ دار السلطنت لاہور پنجاب تک ایک سو پانچ کوس اور صوبہ ٹھٹہ بہکر تک

چار سو ایک کوس اور صوبہ کشمیر تک ایکسو چھیاسی کوس و صوبہ دار الامان ملتان تک ایکسو چھہتر کوس اور
صوبہ دار الملک کابل تک دو سو چوالیس کوس اور صوبہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد دکن تک دو سو چونسٹھ
کوس اور صوبہ دار السرور برہانپور خاندیس تک دو سو بائیس کوس اور صوبہ برار فتح پور تک دو سو ترپن
کوس اور صوبہ محمد آباد بیدر مظفر آباد تک تین سو چون کوس اور صوبہ دار الجہاد حیدر آباد دکن تک
تین سو چھیاسٹھ کوس اور صوبہ دار الظفر بیجاپور دکھن تک تین سو چھ کوس اور دار الخلافت اکبر آباد سے
طرف بالا چوالیس کوس ہے جیسا کہ مذکور ہوا اور طرف پائین اجمیر چوراسی کوس ہے اور اوجین ایکسو
اکاون کوس اور الہ آباد چورانوے کوس اور اودہ ایکسو دس کوس اور پٹنہ ایکسو پچاسی کوس اور بنگالہ
تین سو اٹھہتر کوس اور اودیسہ پانسو چوالیس کوس اور گجرات دو سو پانچ کوس اور لاہور
ایکسو انچاس کوس اور ٹھٹہ چار سو پچھتر کوس اور کشمیر دو سو انتیس کوس اور ملتان دو سو چوالیس کوس
اور کابل تین سو آٹھ کوس اور اورنگ آباد دو سو کوس اور برہانپور خاندیس ایکسو اٹھہتر کوس اور برار دو سو آٹھ
کوس اور بیدر تین سو دس کوس اور حیدر آباد تین سو تئیس کوس اور بیجاپور تین سو سولہ کوس اور دار الخیر اجمیر سے
طرف بالا شاہجہان آباد بیاسی کوس اور اکبر آباد چوراسی کوس اور طرف پائین صوبہ ہذا سے اوجین ننانوے کوس
اور الہ آباد ایکسو پچہتر اور اودہ ایکسو چورانوے اور پٹنہ دو سو بہتر اور بنگالہ ایکسو گیارہ اور دکن ایکسو اکتیس اور
گجرات ایکسو گیارہ اور لاہور آگرہ کی راہ سے دو سو تیس اور سیدھے راستہ سے ایکسو اٹھارہ اور ٹھٹہ چار سو چوالیس اور کشمیر
دو سو چھیاسٹھ اور ملتان دو سو چھپن اور کابل آگرہ کی راہ سے تین سو پچھتر اور سیدھی راہ سے تین سو سترہ
اور اورنگ آباد دو سو پندرہ برہانپور ایکسو سترہ اور برار دو سو گیارہ اور بیدر دو سو اکتیس
اور حیدر آباد تین سو سترہ اور بیجاپور تین سو گیارہ اور دار الفتح اوجین سے طرف بالا شاہجہان آباد

ایکسو چھیانوے

ایکسو پچانوے اکبرآباد ایکسو اکاون اجمیر نویانوے اور طرف پائین وغیرہ الہ آباد دوسو پچہتر اودھ دوسو اکسٹھ
پٹنہ تین سو اکتالیس بنگالہ پانسو انتیس اوڈیسہ چھ سو انانوے گجرات ایکسو بیاسی لاہور تین سو
ٹھٹہ پانسو چھیانوے کشمیر تین سو اسی ملتان تین سو ستر کابل چارسو انسٹھ اورنگ آباد ایکسو سترہ برہانپور
سینتیس برار ستانوے بیدر ایکسو نناوے حیدرآباد دوسو تیس بیجاپور دوسو چودہ صوبہ الہ آباد سے
طرف شاہجہان آباد ایکسو اڑتیس اکبرآباد چورانوے اجمیر ایکسو اٹھتر اوجین دوسو پچہتر اور طرف
پائین وغیرہ اودھ چھپن پٹنہ چورانوے بنگالہ دوسو بیاسی اوڈیسہ تین سو اکتالیس گجرات دوسو نناوے
لاہور دوسو چھیالیس ٹھٹہ پانسو انتالیس کشمیر تین سو بائیس ملتان تین سو تیرہ کابل تین سو چھہتر اورنگ
آباد تین سو تیس برہانپور دوسو بہتر برار تین سو دو بیدر چارسو چار حیدرآباد چارسو پچیس بیجاپور چارسو انتیس
صوبہ اودھ سے طرف بالا شاہجہان آباد ایکسو چون اکبرآباد ایکسو دس اجمیر ایکسو چورانوے اوجین دوسو
اکسٹھ الہ آباد چھپن اور طرف پائین وغیرہ صوبہ مذکور سے پٹنہ اناسی بنگالہ دوسو سینتیس اوڈیسہ
چارسو گجرات تین سو پندرہ لاہور دوسو پینسٹھ ٹھٹہ پانسو پچپن کشمیر تین سو انچاس ملتان تین سو اڑتالیس
کابل تین سو اٹھاسی اورنگ آباد تین سو انتیس برہانپور دوسو اٹھاسی برار تین سو اٹھارہ بیدر تین سو دس
حیدرآباد چارسو اکتالیس بیجاپور چارسو پندرہ صوبہ پٹنہ سے اطراف بالا مذکورہ شاہجہان آباد دوسو
تینتیس اکبرآباد ایکسو انانوے اجمیر دوسو بہتر اوجین تین سو اکتالیس الہ آباد چورانوے اودھ اناسی
اور دوسرے اطراف جوانب بنگالہ ایکسو ستانوے اوڈیسہ تین سو اٹھاون گجرات تین سو ترانوے لاہور
تین سو اٹھاسی ٹھٹہ چھ سو چوراسی کشمیر چارسو اٹھارہ ملتان چارسو آٹھ کابل چارسو اٹھارہ اورنگ آباد
[illegible] برہانپور تین سو سینتالیس برار تین سو [illegible] بیدر [illegible] نناوے حیدرآباد پانسو بیس

بیجاپور پانسو چودہ ۵۱۴ صوبہ ڈھاکہ بنگالہ طرف بالا مذکورہ شاہجہان آباد چار سو اکتالیس ۴۴۱ اکبرآباد تین سو ستہتر ۳۷۷

اجمیر چار سو گیارہ ۴۱۱ اوجین پانسو انتیس ۵۲۹ الہ آباد دو سو بیاسی ۲۸۲ اودہ دو سو سڑسٹھ ۲۶۷ پٹنہ ایک سو چوراسی ۱۸۴ اور اطراف مختلف

الجہات اوڑیسہ ایک سو سترہ ۱۱۷ گجرات پانسو بیاسی ۵۸۲ لاہور پانسو چھبیس ۵۲۶ پٹنہ دو سو بائیس ۲۲۲ کشمیر چھ سو پانچ ۶۰۵ ملتان

پانسو چھیانوے ۵۹۶ کابل چھ سو پچپن ۶۵۵ اورنگ آباد چھ سو چھ ۶۰۶ برہانپور پانسو پچپن ۵۵۵ برار پانسو بچاسی ۵۸۵ بیدر

۹

چھ سو ترپن ۶۵۳ حیدرآباد سات سو آٹھ ۷۰۸ بیجاپور سات سو دو ۷۰۲ صوبہ اوڑیسہ اس صوبہ سے اطراف مذکورہ بالا

شاہجہان آباد پانسو اکیانوے ۵۹۱ اکبرآباد پانسو چوالیس ۵۴۴ اجمیر چھ سو اکتیس ۶۳۱ اوجین چھ سو اٹھانوے ۶۹۸ الہ آباد

پانسو اکتالیس ۵۴۱ اودہ چار سو ۴۰۰ پٹنہ تین سو اٹھاون ۳۵۸ ڈھاکہ ایک سو سترہ ۱۱۷ اور اطراف مختلف راستوں

لاہور چھ سو چھیانوے ۶۹۶ ہٹہ چھ سو بانوے ۶۹۲ کشمیر سات سو چھہتر ۷۷۶ ملتان سات سو چھیاسٹھ ۷۶۶ کابل آٹھ سو پندرہ ۸۱۵

اورنگ آباد سات سو ستہتر ۷۷۷ برہانپور سات سو پچاسی ۷۸۵ برار سات سو پچپن ۷۵۵ بیدر آٹھ سو ستاون ۸۵۷ حیدرآباد

۱۰

آٹھ سو انہتر ۸۶۹ بیجاپور آٹھ سو تریسٹھ ۸۶۳ صوبہ احمدآباد گجرات اس صوبہ سے طرف بالا مذکورہ شاہجہان آباد

ایک سو انچاس ۱۴۹ اکبرآباد دو سو پانچ ۲۰۵ اجمیر ایک سو اکتیس ۱۳۱ اوجین ایک سو بیاسی ۱۸۲ الہ آباد دو سو ننانوے ۲۹۹ اودہ

تین سو پندرہ ۳۱۵ بنگالہ پانسو اٹھاسی ۵۸۸ اوڑیسہ آٹھ سو باون ۸۵۲ اور اطراف مختلف اس صوبہ سے مثلاً لاہور

تین سو چون ۳۵۴ پٹنہ تین سو پچاس ۳۵۰ کشمیر تین سو ستاسی ملتان چار سو چوبیس ۴۲۴ کابل چار سو چھیاسٹھ ۴۶۶ اورنگ آباد

دو سو ۲۰۰ برہانپور ایک سو انچاس ۱۴۹ برار ایک سو اٹھہتر ۱۷۸ بیدر ایک سو اکیاسی ۱۸۱ حیدرآباد تین سو دو ۳۰۲ بیجاپور

۱۱

دو سو چھیانوے ۲۹۶ لاہور اس صوبہ سے طرف اولی مذکورہ گجرات تین سو چون ۳۵۴ جیسا گذرا اوڑیسہ

چھ سو چھیانوے ۶۹۶ بنگالہ پانسو چھبیس ۵۲۶ پٹنہ تین سو اڑتیس ۳۳۸ اوڑیسہ دو سو ستاون ۲۵۷ الہ آباد دو سو تالیس ۲۴۳ اوجین

تین سو ۳۰۰ اجمیر راہ راست دو سو اٹھاسی ۲۸۸ اور راہ آگرہ سے دو سو اڑتیس ۲۳۸ اکبرآباد ایک سو چورانوے ۱۹۴

شاہجہان

شاہجہان آباد ایکسو پچاس اور اور اطراف مختلف الجہات جیسا کہ بہکر دو سو چہیانوے کشمیر دو سو اٹھائیس ملتان ستر
کابل ایکسو انتیس اورنگ آباد تین سو انسٹھ برہانپور تین سو ستاون برار تین سو ستاون بیدر چار سو انسٹھ حیدر آباد
چار سو اکہتر بیجاپور چار سو پینسٹھ صوبہ بہکر ٹہٹہ اس صوبہ سے لاہور جیسا کہ گذرا دو سو ستانوے گجرات تین سو پانچ
اودہ نو سو بانوے ڈہاکہ بنگالہ نو سو بائیس پٹنہ چہ سو چونتیس اودہ پانسو پچپن اکبر آباد پانسو چہتیس اجمیر پانسو چہیانوے
چار سو چوراسی اکبر آباد چار سو چہتیس شاہجہان آباد چار سو ایک اور اور دوسرے اطراف میں کشمیر دو سو چہتیس
ملتان چار سو پچپن کابل چہ سو ستتر اورنگ آباد چہ سو تیئیس برہانپور چہ سو ترپن برار سات سو پچپن بیدر سات سو
تین حیدر آباد سات سو تین بیجاپور سات سو اکسٹھ صوبہ کشمیر اس صوبہ سے طرف بالا ٹہٹہ جیسا کہ جانا
دو سو چہبیس لیکن جدول میں تین سو پچہتر لکہا ہے ذہن میں ہے کوئی ایک غلط ہے اور لاہور دو سو اٹھتیس
گجرات تین سو ستاسی اودہ سات سو سینتالیس بنگالہ چہ سو پچاس پٹنہ چار سو اکہتر اودہ تین سو انچاس الہ آباد
تین سو تیئیس اجین تین سو اسی اجمیر دو سو چہیاسٹھ الہ آباد دو سو انیس شاہجہان آباد ایکسو پچاسی اور اور اطراف
مختلفہ ملتان ڈیڑہ سو کابل دو سو انچاس اورنگ آباد چار سو انچاس برہانپور چار سو ستتر برار چار سو
تینتیس بیدر پانسو انتالیس حیدر آباد پانسو چونتیس بیجاپور پانسو چون صوبہ ملتان سے کشمیر طرف بالا ایکسو
پچاس ٹہٹہ دو سو چہبیس لاہور ستر گجرات چار سو پانچ اودہ سات سو چہیانوے بنگالہ پانسو چہیانوے پٹنہ چار سو اٹھ
اودہ تین سو ستائیس الہ آباد تین سو سترہ اجین تین سو تریسٹھ اجمیر دو سو چوبیس اکبر آباد دو سو چوبیس شاہجہان
آباد ایکسو چہتر اور اور اطراف مختلف کابل دو سو انتیس اورنگ آباد چار سو انچاس برہانپور
تین سو اٹھانوے برار چار سو ستائیس بیدر پانسو انتالیس حیدر آباد پانسو اکتالیس بیجاپور پانسو پینسٹھ
صوبہ کابل اس صوبہ سے ایک طرف مثلاً ملتان دو سو انتیس کشمیر دو سو انتیس ٹہٹہ چار سو پچپن لاہور ایکسو

انتیس ۱۲۹ گجرات چار سو چھیاسٹ ۴۶۶ اودلے آٹھ سو پندرہ ۸۱۵ بنگالہ چھ سو پچپن ۶۵۵ پٹنہ چار سو اٹھارہ ۴۱۸ اودہ تین سو ۳۸۸

اٹھاسی الہ آباد تین سو بہتر ۳۷۲ اجین چار سو انسٹھ ۴۵۹ اجمیر آگرہ کی راہ سے تین سو پچھتر ۳۷۵ اور سیدھے راستہ سے تین سو

ستر ۳۷۰ اکبر آباد تین سو آٹھ ۳۰۸ شاہجہان آباد دو سو چوبیس ۲۲۴ اور اطراف مختلف میں اورنگ آباد پانسو اٹھائیس ۵۲۸ خاندیس

دو سو چھیاسی ۲۸۶ برار پانسو پندرہ ۵۱۵ احمد آباد بیدر چھ سو اٹھارہ ۶۱۸ حیدر آباد چھ سو بیس ۶۲۰ بیجاپور چھ سو ۶۲۴

۱۶ / ۱

چوبیس صوبۂ اورنگ آباد اس صوبہ سے کابل طرف بالا مذکورہ پانسو اٹھائیس ۵۲۸ جیسا کہ مذکورا ملتان

چار سو انتیس ۴۲۹ کشمیر چار سو انچاس ۴۴۹ پٹنہ چھ سو پچھتر ۶۷۵ لاہور تین سو انہتر ۳۶۹ گجرات دو سو ۲۰۰ اودلے سات سو ۷۶۶

چھیاسٹ بنگالہ چار سو ساٹھ ۴۶۰ پٹنہ چار سو نو ۴۰۹ اودہ تین سو انتیس ۳۲۹ الہ آباد تین سو بائیس ۳۲۲ اجین

ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ اجمیر دو سو پندرہ ۲۱۵ اکبر آباد دو سو بیس ۲۲۰ شاہجہان آباد دو سو چوسٹھ ۲۶۴

اور اطراف مختلف مثلاً برہانپور اکاون ۵۱ برار اکیاسی ۸۱ بیدر ایک سو بتیس ۱۳۲ حیدر آباد ایک سو دو ۱۰۲ بیجاپور

۱۷ / ۲

ایک سو سینتالیس ۱۴۷ صحیح برہانپور اس صوبہ دار السرور سے طرف صوبجات مذکورہ اورنگ آباد مثلاً

جیسا کہ مذکور ہوا ایک سو پچاس ۱۵۰ کابل چار سو چھیاسی ۴۸۶ ملتان تین سو اٹھانوے ۳۹۸ کشمیر چار سو ساٹھ ۴۶۰ پٹنہ

چھ سو بیس ۶۲۰ لاہور تین سو ستاون ۳۵۷ گجرات ایک سو انچاس ۱۴۹ اودلے سات سو پچاسی ۷۸۵ بنگالہ پانسو پچپن ۵۵۵

پٹنہ تین سو ستاسی ۳۸۷ اودہ دو سو اٹھاسی ۲۸۸ الہ آباد دو سو بہتر ۲۷۲ اجین سڑسٹھ ۶۷ اجمیر ایک سو اکہتر ۱۷۱ آگرہ

ایک سو اٹھتر ۱۷۸ شاہجہان آباد دو سو بائیس ۲۲۲ اور اطراف مختلف مثلاً برار تیس ۳۰ بیدر ایک سو بیس ۱۲۰ حیدر آباد ایک سو

۱۸ / ۳

ترپن ۱۵۳ بیجاپور ایک سو سینتالیس ۱۴۷ صوبہ برار اس صوبہ سے اس طرف مذکور برہانپور تیس ۳۰ اورنگ آباد اکاون ۵۱

کابل پانسو دس ۵۱۰ ملتان چار سو ستائیس ۴۲۷ کشمیر چار سو سینتیس ۴۳۷ پٹنہ چھ سو ترپن ۶۵۳ لاہور تین سو ستاون ۳۵۷

گجرات ایک سو انہتر ۱۶۹ اودلے سات سو پچپن ۷۵۵ بنگالہ پانسو پچاسی ۵۸۵ پٹنہ تین سو ستاسی ۳۸۷

اودہ دو سو

اودہ دو سو اٹھارہ الہ آباد تین سو دو اوجین ستانوے اجمیر دو سو ایک اکبر آباد دو سو اٹھارہ شاہجہاں
آباد دو سو چھپن اور باقی ادہر ادہر بیدر دو سو باسٹھ حیدرآباد ایکسو تراسی بیجاپور ایکسو ستتر
صوبہ بیدر اس صوبہ مظفرآباد سے اطراف مذکور برار دو سو چھیاسٹھ برہانپور ایکسو بتیس اورنگ آباد پانسو پانچ
کابل چھ سو سترہ ملتان پانسو سترہ کشمیر پانسو انتالیس ٹھٹھہ سات سو پچیس لاہور چار سو انسٹھ گجرات
ایکسو اکیاسی اودیسہ آٹھ سو ستاون بنگالہ چھ سو ترانوے پٹنہ چار سو ننانوے اودہ چار سو دس
الہ آباد چار سو چار اوجین ایکسو ننانوے اجمیر دو سو اکتیس اکبرآباد تین سو دس شاہجہان آباد
تین سو پینتالیس اور اس طرف کو حیدرآباد ایکسو دس بیجاپور فقط ایکسو صوبہ حیدرآباد اس صوبہ سے
اطراف مختلف مذکورہ بالا بین بیدر رہی ایکسو برار ایکسو تراسی برہانپور ایکسو ترپن اورنگ آباد
کابل چھ سو تیس ملتان پانسو اکتالیس کشمیر پانسو پچپن بھکر سات سو تین لاہور چار سو اکہتر
گجرات تین سو اودیسہ آٹھ سو اٹھہتر بنگالہ سات سو آٹھ پٹنہ پانسو بیس اودہ چار سو اکتالیس الہ آباد
چار سو پچیس اوجین دو سو بیس اجمیر تین سو سترہ اکبرآباد تین سو بائیس شاہجہاں آباد تین سو چھیاسٹھ
باقی بیجاپور [illegible] نامعلوم صوبہ بیجاپور اس صوبہ دارالظفر سے جملہ اطراف بالا مذکور بترتیب مذکورہ
صوبہ حیدرآباد نامعلوم جیسا کہ گذرا بیدر مظفرآباد ایکسو فقط برار ایکسو ستتر برہانپور ایکسو سینتالیس
اورنگ آباد چھیانوے فقط کابل چھ سو چوبیس ملتان پانسو پچیس کشمیر جنت نظیر پانسو بیالیس ٹھٹھہ
سات سو اکسٹھ لاہور چار سو پینسٹھ گجرات دو سو چھیانوے اودیسہ آٹھ سو ترانوے بنگالہ سات سو دو
پٹنہ پانسو چودہ اودہ چار سو پندرہ الہ آباد چار سو انیس اوجین دو سو چودہ اجمیر تین سو گیارہ
اکبرآباد تین سو سولہ شاہجہاں آباد تین سو سات الحمد للہ کہ احوال صوبجات کا حسن انجام کو پہونچا باب

دربیان تاریخ ساہیہ کہ بعد صوبجات کے احوال حکام و سلاطین کا لکہی ہین اور محمد قاسم فرشتہ نے
احوال اولیاء دکن کا بعد سوانحات فرمانروایون کے تحریر کیا ہی لیکن چونکہ اکثر فرمانروا اور حکام تائید باطنی بعد
دعای خیر سے اہل اللہ کے کامیاب ہوے ہین اور اکثر یہ بزرگوار اپنے اپنے وقت کے قطب گذرے ہین اور
اور حقیقت مین بادشاہ بھی یہی گروہ کے لوگ ہین بقول قایل سے گدا بادشاہ ست و نامش گدا گر ہست
اب نامہ نگار برخلاف احوال بزرگان دین جو اقلیم ہند و دکن مین ہوے ہین رقم کرتا ہے مین بعد حالات فرمان
روایون امیر تیمور گورگان سے مع ایران و توران و روم ہند و دکن وغیرہ جو جو کہ ہم عصر ہوے ہین بیان
کر چکا انشاء اللہ تعالے دوسرا جلد نعمت عظمی اور عطیہ کبری معنوی اور اسبہ احوذہ خانوادون کے سامین
جسمین ایک صوبی اور دفتر ضو ہند و دکن کے اولیاؤن کے بیان مین اور اسمین دونو بیان منشی
قادر خان نے اپنی کتاب مین کتب معتبرہ سے یون رقم کیا ہی کہ حضرت باری نے سوائے سرور انبیاء و مرسلین
خاتم النبیین ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو وساطت سے جبرئیل علیہ السلام کے نعمت باطنی اور فیض معنوی
عطا فرمایا اور چونکہ اُن جناب کو چار خلیفے چار اصحاب کبار رضی اللہ عنہم ہین اور واسطے ہر ایک خلیفہ کے
متعدد خلفا ہین اونکے طریق اوراد ملکون مین شایع اور رایج ہین اس دیار مین جو چار پیر چودہ خانوادے
مشہور ہین سلسلہ اونکا ساتہہ حضرت شاہ اولیاء مرشد الاتقیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پہونچتا ہے
اور ان حضرت کو سوائے حسنین رضی اللہ تعالی عنہما کے چار خلیفے ہین کہ صوفی لوگ انہین چار پیر کہتے ہین
ایک اویس قرنی رضی اللہ تعالے عنہ بن عامر اپنے کنارے آب فرات کے آواز طبل غزا کا سنکر پوچھا کہ
کیا واقعہ ہے ساتہہ والون نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور جو لوگ اُن جناب کے خلاف پر ہین
انہین جنگ ہے بغور واسطے نصرت حضرت علی کے متوجہ ہوئے اور اثناء حرب شہادت پائے

اس واسطے شان مین انکے کہا گیا ہی عاش حمیدًا مات شہیدًا اور دوسرے قاضی ابو القاسم
شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ اذ ادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انت ابو شریح من
اصحاب علی تیسرے شیخ کمیل بن زیاد بن نہیک رضی اللہ عنہ آپ نزدیک ارباب حدیث کے ایسے ثقہ
ہین کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عادت تہی کہ جب اُن حباب بحر علوم اسرار باطن کے جوش کرتے اور موج مارتے
نزدیک کمیل رضی اللہ عنہ کے تشریف فرما ہوتے اور راز بیان فرماتے چوتھے شیخ ابو علی بن حسن بصری رضی اللہ عنہ
اور چودہ خانوادے کہ مشہور اور السنہ مردم پر مذکور ہین شیخ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے نسبت رکہتے ہین
جیسا خلفاء راشدین حضرت رسالت پناہ کے فیض اکثر اس دریا مین خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
جاری ہوا ہی ایسا ہی خلفا مین شاہ ولایت کے بہی تمام مخلوقات جو ہین خلیفہ سے اُن جناب کے بہرہ مند ہوے
ہین لیکن شیخ ابو علی حسن بصری رضی اللہ عنہ کے دو خلیفہ مشہور ہین ایک حبیب عجمی رحمۃ اللہ تعالی اور دوسرے
شیخ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالی ہین دو حضرات فرشتہ خو سے چودہ خانوادے نکلے ہین انہین سے نو
خانوادہ کا واسطہ شیخ حبیب عجمی کو ہوتا ہی اور پانچ کا سلسلہ شیخ عبد الواحد بن زید کو آتا ہی راقم نگار
اس سلسلوں کو دو نور پر تقسیم کرتا ہی پہلا نور نو خانوادون کے بیان مین جیسا طیفوریا کرخیا سقطیا ہندیا
گازرونیا طوسیا فردوسیا سہروردیا کیفیت ہر ایک بزرگوار کی پہلا خانوادہ جیسیا ہی اور وہ اس طرح ہی
کہ عجم مین دو بہائی تھے اولاد سے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ایک کا نام محمد تہا اور دوسرے کو جعفر عبد الرحمن
بن عوف کہتے تھے ہر دو بزرگوار عالم اور متقی اصلح الناس ہین جب ذوق و شوق کشف باطن کا ہوا مرید
حضرت حبیب عجمی کے ہوے اور عزلت اختیار کی حکم سے مرشد کے غار مین جا کر مجرد و منفرد ساتہہ ریاضت کے
مشغول ہوے بعد ہفتہ کے ایک چہوارہ یا دستہ سے افطار کیا کرتے تھے بارہ برس اسی رنگ پر

کوہ مذکور مین رہے بعد تین یا چار بلکہ پانچ ہفتہ کے گہاس یا میوہ جنگلی کہایا کرتے تہے اور انہوں نے درختوں کے
ستر عورت کرتے تہے اور اگر کسی نے جامہ پہنا دیا تو فقرا کو دیدیتے تھے اونکو حبیبیان کہتے ہین دوسرا خانوادہ
طیفوریان ہے یہ لقب حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ کا ہے لوگ انکو طیفور کہا کرتے تہے آپ خلیفہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ
کے ہین انکی عمر ڈیڑہ سو برس کی تہی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو آپنے دیکہا تہا اور حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ کی خدمت کیا کرتے تہے مگر تربیت آپنے حبیب عجمی سے پائی ہے چار آدمی شاہ طیفور کے
مرید ہوے اور وے اپنے تئین طیفوریہ کہلائے وے چار یہ ہین شیخ مسعود شیخ محمود شیخ ابراہیم شیخ احمد
شیخ مسعود نے شکر پارہ کی گدڑی اختیار کی اور شیخ محمود نے خرقہ پیراہنی اور شیخ ابراہیم نے مربع
ہمیشہ کا خرقہ اور شیخ احمد نے [illegible] اسکا معنی بھی پارہ پارہ کہنہ جامہ کا ہوتا ہے تیسرا خانوادہ کرخیان ہے
حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ سے اور شیخ عارف کرخی قدس سرہ خلیفہ داود طائی خلیفہ حبیب عجمی
قدس سرہما کے ہین اور کرخ ایک محلہ ہے بغداد مین کہ آپ وہان تشریف رکہتے تہے بعضے مرید آپکے نسبت کو
اپنے آبا و اجداد کی ترک کر کے کرخی کہلائے اور پہر دار بیشہ چہوڑ کر عزلت قبول کی نور معرفت سے دل
انکا روشن ہوا عرش سے فرش تک کہل گیا نظر آنے لگا جو کوئی مرید انکا ہوتا ہے اول نام اللہ کے
سے دل اوسکا لیتا ہے چوتہا خانوادہ سقطیان ہے کہ حضرت شیخ سری سقطی قدس سرہ سے ملتا ہے اور آپ
خلیفہ معروف کرخی کے ہین اور سقطیان چند تن ابنا ملوک سے تھے مرید حضرت شیخ سری سقطی قدس
سرہ کے ہوے یہ پرستش صایم الدہر تھے اور فتوح ہرگز قبول نکرتے تھے تین چار دن بعد افطار کرتے
تہے پانچوان خانوادہ جنیدیان ہے اول حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہ کے دو شخص مرید ہوے بعد
خدمتگذاری کے جب خلافت پائی اور خرقہ درویشی کا ملا طریقہ انکا یہ تہا کہ چالیس روز بعد

افطار کرنے لگا ہی کہ غیب سے ایک فرشتہ آدمی کی صورت کا شیر کا ہاتھ مین لئے ہوئے آسمان سے نیچے آتا
اور کہتا کہ فرمان ملک المنان کا ہی ای درویش تمہین قسم ہی میری عزت وجلال کی افطار کرو کہ لا
یاکل ولا یشرب ولا ینوم صفت میری ہی میری ہی ذات ہی کہ نوم ونقص سے پاک ہی ہرگز ہرگز رون
مین ایکے کہانا نہ کہاتے تہے۔ لوگ صاحب فقر تہے اگر کوئی فتوح غیب سے بہم پہونچتی فقرا غربا کو کہلا دیتے
تہے کوئی محروم نجاتا تہا اور آواز غیب سے آئی تہی کہ واسطے طعام کے فکر نکرو چہٹا خانوادہ چہشا
گاذرونیا ہی اس خانوادہ کے لوگ دو واسطہ سے خواجہ سے ملحق ہوتے ہین مبدا انکا سلطان ابواسحاق
گاذرونی ہی کہ وہ امیر گاذرون کے ہین بادشاہی چہوڑکر مرید خواجہ عبد اللہ خفیف رحمۃ اللہ
کے ہوئے خواجہ اکثر فرماتے تہے ای اسحاق تجہے مین نے دین وہ نیاد دی کہ تا علم بلند کر اور طبل بجا
روز قیامت تک وابستہ تیرے صاحب طبل وعلم ہونگے طریقہ انکی درویشی کا یہ ہی کہ ہمیشہ خلوت مین
اشتغال کرنا اسماء اسم اعظم اور آیات القدیہ پہڑنا ساتوان خانوادہ طوسیا ہی یہ خانوادہ تین واسطہ سے خواجہ جنید
بغدادی کو پہونچتا ہی فقرا انکے باجا مزامیر کا اور راگ سنتے ہین اور ذکر جلی کرتے ہین اور جو خیر ناشر سے اللہ
پہونچے اسکو غنیمت جانتے ہین جو کچہ آوے نوش کر جاتے ہین چون وچرا نہین پڑتے کہتے ہین ما فتح
فہو خیر بخشش اس خانوادہ کی مومن کافر او فقیر وغنی پر علی السویہ تقسیم پاتی ہی آٹہوان خانوادہ فردوسیہ
واسطہ اس خانوادہ کا بہی خواجہ جنید رحمۃ اللہ کو پہونچتا ہی ابتدا اس خانوادہ کی سہروردی سے ہی شیخ
نجم الدین کبری فردوسی رحمۃ اللہ اور شیخ علاء الدین طوسی علیہ الرحمہ یہ ہر دو بزرگوار آپسمین قرابت
اخوت رکہتے تہے مجاہدہ وریاضت مین کامل ایک ہفتہ بعد جنگلی گہانس یا نان بے نمک سے افطار کیا
کرتے تہے تین یا چار لقمے اور جسپر نظر کرتے تہے حق کو پہونچا دیتے تہے یہ ہر دو عاشق رب جلیل ایکروز

خدمت میں شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی کے آئے اور التماس کی کہ ہم او رہمارا کام غائب پہونچا ہی مجاہدہ
میں تمام عمر اپنی گذاری ہنوز تک مقصود کا منہ نہ دیکھا کیا کیا چاہئے شیخ ضیاء الدین رحمۃ اللہ نے کہا میں بھی اسی درد
میں گرفتار ہوں آو چلو ہم تم دونوں آدمی شیخ وجیہ الدین علیہ الرحمہ سے رجوع کریں کہ وہ مشرق سے مغرب تک
سیر کرتے ہیں یہ ہر دو حضرات دین مرید شیخ وجیہ الدین کے ہوئے اپنے شیخ علاء الدین کو خلافت
دے اور فرمایا کہ تم اپنے طوس میں جا کر رہو اور بندگان خدا کی دعوت کرو اور شیخ نجم الدین کا ہاتھ پکڑ کے
شیخ ضیاء الدین کے سپرد کیا ضیاء الدین چونکہ آپ بھی خلافت سے مامور تھے سنا ہے بعد خلافت کے
شیخ نجم الدین کو اپنا خلیفہ کر کے فرمایا کہ تم فردوس کے مشائخ ہو اب سے فردوسیوں کی بنا تم سے ہے
نواں خانوادہ سہروردیہ ہے تین واسطہ سے خواجہ جنید کو پہونچتا ہے اور بعد دو واسطے شیخ شمس الدین
دینوری علیہ الرحمہ کو کہ آپ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے ہیں شیخ ضیاء الدین ابو النجیب بارہ سال تک ارادہ سے
اگلے ساتویں روز نفس کو اپنے پانی دیتے اور تین خرمہ کھاتے تھے اور بعد ارادہ کے چالیسویں روز پانی پیتے
اور تین خرمہ کھایا کرتے تھے مدت تیس برس تک آپ سوئے نہیں اور منہ قبلہ سے نہیں پھیرے
متوجہ قبلہ کے رہے انکا علم کمال پر تھا مرید انکے عرش سے ثری تک سیر کرتے تھے دوسرا نور
پانچ خانوادوں کے بیان میں اور وہ پانچ خانوادے عبد الواحد بن زید کے یہ ہیں زیدیاں عیاضیاں ادہمیاں
ہبیریاں چشتیاں کیفیت ہر ایک بزرگوار کی پہلا خانوادہ زیدیہ ہے زیدیاں پانچ تن تھے
ابناء عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہر ایک حافظ کلام اللہ اور جامع علم بدرجہ کمال شیخ عبد
الواحد بن زید نے ایک کو خلافت عنایت کی طریقہ اونکی درویشی کا یہ تھا کہ ریاضت اور مجاہدہ
آبادی میں نہیں کرتے تھے اور کسو جانور کو یہاں تک کہ سانپ بچھو کو نہیں آزار پہونچاتے تھے اور ہمت

مشغول حق رہا کرتے شہر و قریہ مین نہین آتے گہر بکر کر نہین بیٹہتے اور جو تین وغیرہ جامہ سے نہین
نکالتے اور اہل دنیا کے گرد نہین پہرتے اور اگر کوئی فتوح لے آتا قبول نفرماتے فقیرون کو دے ڈالتے
اور پوشش انکے ژندہ یعنی جامہ کہنہ یا پلاس اور بیا کپڑا انہین پہنتے بعض پتے چہارون کے ملا کر ژندہ یعنی
گودڑی بنا لیتے اگر کسی جنگل مین کوئی انہین پکڑ کر غلام کر ڈالتا دم نمارتے خدمت واجبی کرتے اگر
بیچ ڈالتا دل سے اکراہ نفرماتے کسی بشر کو مرید نکرتے مگر اوس شخص کو جو حافظ کلام اللہ ہوا و عالم ہو
اور اصلاح و مجاہدہ کیا ہوا ہو اور جنگل کا رہنا اور یگانگی لوگون مین اختیار کیا ہوا ہو انہین سے طریقہ اونکا
ابتک جاری ہے دوسرا خانوادہ عیاضیہ کہ شیخ فضیل بن عیاض کو پہونچتا ہے اور طریقہ اونکا یہ تہی
کہ ہمیشہ تنہا اور مجرد رہنا اور زن و فرزند نکرنا ہمیشہ سفر مین رہنا جامہ نیا نہ پہنا راستہ کے چیتہڑے یا بہی
ہوئی اوٹہا لینی اوسکو دہو کر واسطے نماز کے خرقہ بنا لینا اور کسو سے سوال نکرنا اگر بے طلب کوئی چیز
ملے کہا لے ورنہ فاقہ کرنا تمام شب بیدار رہنا اگر پانون رہے تو صبح کرنا افطار تیسرے دن میٹہے ساتہ
کرتے اور خلق سے آمیزش نکرتے اور اگر کوئی مرید انکا ہوتا اول تجرد اختیار کرتا جو کچہہ کہ ملک مین رکہتا
فقرا و مساکین پر تقسیم کر دیتا اور زن و فرزندون کو خدا کو سونپ کر حق کیطرف رجوع ہوتا تیسرا خانوادہ
ادہمیہ کہ سلطان ادہم بلخی سے ملتا ہے طریقہ انکا یہ ہے مجرد رہنا ژندہ پہننا سفر اور حضر مین ذکر جلی کرنا
طمع کسو سے نکرنی جو بے طلب کے پہونچے فقرا کو دینا طفیل سے فقرا کے آپ بہی یاد و تین لقمے
کہانا اہل دنیا سے آمیزش نکرنی جو مرید آپکا ہوتا اپنے دلکو محبت سے دنیا کے پاک کر کے نفس کو
اول مطیع کر لیتا چوتہا خانوادہ ہبیریا کہ سلسلہ اونکا شیخ ہبیرہ بصری کو پہونچتا ہے اونکا یہ طریقہ کہ
شہر و دیہات مین نہین رہتے جنگل مین رہتے ہین گہاس میوے جنگلی کہاتے رات دن باوضو رہتے

نماز حضور دل سے پڑھتے گرد اہل دنیا کے نہ پھرتے اور فتوح بھی قبول نکرتے چار روز بلکہ ہفتہ میں ایکبار ذریعہ افطار
کرتے جو مرید انکا ہوتا یہی روش قبول کرتا پانچواں خانوادہ چشتیا ہے اور چشت قاسمین ایک موضع ہے
خراسان کے مواضع سے سلسلہ چشتیونکا شیخ ممشاد علوی دینوری رحمۃ اللہ کو پہنچتا ہے اور مرید انکا
شیخ ابو اسحاق چشتی قدس سرہ ہیں کہ آپ شہر چشت سے بغداد میں جا کر مرید شیخ ممشاد دینوری کے
ہوئے شیخ نے پوچھا کہ نام تمہارا کیا ہے عرض کی ابو اسحاق چشتی فرمایا کہ تم خواجہ چشت ہو سلام تمہارے سے
ہے اور خلافت دی خرقہ پہنایا اوس روز سے خواجگان چشت ہوئے یہ پانچ تن تھے اپنے خواجگان
چشت کہتے ہیں اول ابو اسحاق چشتی دوسرے خواجہ احمد چشتی تیسرے خواجہ محمد چشتی چوتھے خواجہ
ناصر الدین ابو یوسف چشتی پانچویں خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس اللہ اسرارہم طریقہ انکا یہ ہے
شہر و قریہ میں رہتے خلق کو دعوت کرتے تاکہ اونہیں خدا کی طرف لاویں اور گرد دنیا کے ہمیشہ نہ پھریں
یہ لوگ ریاضت و مجاہدہ میں رہتے ہیں صحبت غریبوں سے رکھتے ہیں لقمہ فقیروں کا کھاتے ہیں راگ
سنتے ہیں اہل سماع کو دوست رکھتے ہیں اپنے پیروں کا عرس کرتے ہیں غنی کو فقیروں پر چاشنی دیتے
طعام سب کے بعد کھاتے ہیں آپ لوگوں کے ہاتھ دھلاتے ہیں جو چاہے کہ مرید انکا ہو چاہیے کہ اول تزکیہ
نفس کا اور تصفیہ دل کا حاصل کرے بعدہ مرید ہوے حجاب درمیان سے اوٹھادے اَلسَّلَامُ عَلٰی
مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی واضح ہو کہ سوا ان چودہ خانوادوں کے اور خانوادے دوسرے بھی ہیں
جیسا کہ قادریہ کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے جاری ہے اور بہ نامو طریقہ کے
بہت مشہور تولد حضرت کا ربیع الثانی کی گیارھویں تاریخ سنہ ٤٧١ چار سو اکتالیس میں قصبہ جیلان میں
اعمال سے بغداد کے روز پنجشنبہ ہوا ہے عمر شریف ٩١ اکیانوے سال اور وفات روز پنجشنبہ دسویں ١١ گیارھویں

ربیع الثانی سنہ ۵۳۲ پانسو بتیس ہجری شہر بغداد میں ہوا ہے مزار انکا اسی شہر میں مطاف جہان وجہانیان کا
ہے دستگیر واسطی محی الدین عربی لقب انکا ہے دوسرا شطاریہ کہ عبد اللہ شطار علیہ الرحمہ سے نامور ہوا محمد غوث
گوالیاری اور دوسرے اکثر بزرگ لوگ اس خانوادے کے نامی ہوئے ہیں طریقہ اونکا وظیفہ اور اوراد سیفی اور
اسماء الٰہی کا ہے تیسرا طبقاتیہ کہ حضرت بدیع الدین زندہ شاہ مدار رحمہ اللہ سے آغاز ہوا ہے اگرچہ وے
جناب خلفا کو اپنے مرید کرنے اور اجازت دینے سے منع کیا تھا بلکہ فیض اپنا اون سے سلب کر لیا لیکن خلفا دوسری
جانوں سے متصل اندر ہو کر سلسلہ پیری مریدی کا جاری کیے ہیں اور طبقاتیہ منقسم چار گروہ ہیں عاشقان طالبان
خادمان دیوانگان اس خانوادہ میں بھی اکثر صاحب کشف و کرامت ہوئے ہیں جیسا کہ ذکر اونکا پہلا بیر
اولیاء ہند کے بیان میں ارباب تواریخ نے ایسا حوالہ قلم کیا ہے کہ اول ملک ہندوستان میں غلبہ اہل اسلام کا
جو سنہ چار سو میں ہوا ہے جیسا کہ رشید الدین ہے نہیں گذرا اور انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی بیان کیا جائیگا
بحسب باطن بطفیل حضرت سالار مسعود غازی اور میر خنگ سوار اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے
ہوا ہے قدس اللہ اسرارہم پہلے اس ملک میں جناب سالار مسعود غازی عرف جب سالار علیہ الرحمہ تشریف
فرما ہوئے ہیں سالار مسعود غازی قدس سرہ کا بیان سالار مسعود غازی خلف سپہ سالار امیر شاہو ابن
عطاء اللہ علوی کے ہیں کہ سلسلہ نسب شریف ان جناب کا محمد حنیف ابن شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ کو
پہنچتا ہے واضح ہو کہ جب مظفر خان حاکم نے ہنود کے حوادث سے روزگار کے پریشان ہو کر قلعہ
اجمیر میں پناہ لی زمیندار ہند نے چاہے کہ اسکو دور کریں خدمت میں سلطان غزنوی کے عرض کیا
سلطان نے امیر شاہو کو بہت جمعیت ہمراہ کر کے نویں تاریخ ذیحجہ کی سنہ ۴۰۱ چار سو ایک
ہجری نبوی میں نواحی قندھار سے طرف اجمیر کے روانہ کیا امیر صاحب لڑے اور فتحیاب ہوئے

اوس قلعه کو مع مضافات اپنے قبضه مین لایا انہی ایام مین تولد سالار مسعود غازی کا قلعه اجمیر مین سنیچر کے دن
صبح صادق کے وقت اول ساعت مین آفتاب کی اکیسوین شعبان المعظم سنه ۴۰۵ چار سو پانچ مین ہوا انکا نام اصلی میر مسعود ہی
اور دہلی اور نواحی مین اوسکے پر تعلیم اور دیار خراسان مین حیب سالار اور بعض جا غازی میان اور بعض مقام مین
بالے میان اور بعض دیہات مین بالا پیر کہتے ہین اور آپ جب سن رشد و تمیز کو پہونچے ساتھ ایک جماعت چند
جوانان نوخاستہ کے سومنات کے ارادہ سے دربار مین سلطان محمود غزنوی کے تشریف فرما ہوکر ترددات شایان
اور خدمات نمایان ظہور مین لاکر مورد تفقدات سلطانی کے ہوئے پھر چند روز بعد طرف دہلی کے لشکرکش ہوے
اور بہت سے جنگ جدال کرکے راے گوپال اسپر راے جیپال کو کہ وہ ہند کا راجہ تھا قتل کو پہونچایا تمام ملک ہند کا
تصرف مین لایا مگر کمال علو ہمتی سے ہرچند کہ سلطنت پر کبھی آپ تخت پر نہ بیٹھے سکہ خطبہ سلطان محمود کا
رواج دیا پھر کئی روز گذرے پر سالار سیف الدین عم کو اپنے بہت لشکر دیکر طرف بہرایچ کے روانہ کیا سالار
ممدوح وہان جاکر درجہ شہادت کا پاے اور گاہ مبارک انکی وہان ہی بعد مدت کے خود حضرت طرف
بہرایچ کے لشکرکش ہوے سترے بار شرک وہان کے ہجوم اور غلبہ لاکر ایکو شہید کیا کہتے ہین آپ نے
قبل تین دن شہادت کے آب و طعام تک ترک فرمایا تہا او مشاہدہ مین حق کے زندگانی ابد کا کسب
کرتے تہے چوتہی تاریخ رجب کی سنه ۴۲۴ چار سو چار بیس لشکریان سے راے سہر دیو اور ہر دیو لوگ ایک
تیر آکے حلق مبارک پر لگا جراحت سے اوسکے ایکو غش طاری ہوا اسکندر دیوانہ سر آنحضرت کا زانو پر
اپنے رکہا ہوا تہا کہ وہ حضرت عالم قدس کو روانہ ہوے بہت عالی بارگاہ اور لقب بعد شہادت آپکا
سلطان الشہدا ہی لکہا ہی کہ جو کوئی ہندوستان مین شہید ہوتا ہی لقب سے آپکے ماموں ہوتا ہی
اور یہ بھی قلم بند کیا ہی کہ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ ہر ایک مرد اہل مطلب کو حوالے

روح پر

روح پرفتوح سالار مسعود غازی کے کرتے ہین نیاز انکی مسمی کندوری ماہ رجب مین تمام ملک ہندو دکن
مین ہوا کرتی ہے ادنی اعلی تونگر مسکین سب کہانے سیر ہوتے ہین یہ بھی انکا ایک فیض جاری ہے
میران سید حسین خنگ سوار قدس سرہ کا بیان کہتے ہین اس گروہ باشکوہ کے نام انکا سید حسین مشہدی ہے
آپ سادات سے عالیمقدار مشہد ہین سلسلہ ارادت انکا آبا و اجداد اپنے ایمہ اہل بیت سے رکہتے ہین
اور واسطے استراحال کے کہ اسمین اہل دنیا کی صحبت مین اغنیا کے رہ کر کسب کمالات معنوی کا کرتے تہے اور آراستگی
ظاہر و باطن مین یکانہ روزگار وقت تہے اور موافق سنت اجداد اپنے نیت سے جہاد کے سلطان معز الدین سام
عرف شہاب الدین غوری کے ساتھ وارد ہند ہوے جب سلطان نے ہندوستان کو فتح کیا
اور سلطان قطب الدین ایبک کو نایب اپنا دہلی مین قایم کرکے طرف ولایت غزنین کے مراجعت کی میران
سید حسین کو حکومت اجمیر کی کہ وہ پایتخت رای پتہورا کا تہا متعین کیا آپ جب اجمیر کو پہونچے
وہان خواجہ بزرگ معین الدین حسن سجزی قدس سرہ تشریف فرما تہے انکے انکے بہت محبت باہم پہونچی
بایکدیگر ملاقات محرمانہ ہوا کرتی تہی آپ اسی دیار مین سکونت فرما تہے کہ خبر وفات سلطان قطب الدین
ایبک کی یکایک پہونچی تب شکر اس نواح کے کہ آپ سے عداوت دینی رکہتے تہے اور فرصت کا وقت ڈہونڈہتے
تہے اوس ہنگام مین کہ لشکری حضرت کے چراگاہ پر اطراف مین نواح اجمیر کے تہے اور آپ چند
آدمیون سے قلعہ اجمیر پر کہ اوسکو گڈہ بیٹہلی کہتے ہین تشریف فرما تہے شکر لوگ مانند مور و ملخ کے ہجوم لاکر
انکو مع جمیع اصحاب حضور باش انکے اوس شب تاریک مین شہید کئے صبح خواجہ بزرگ اپنے مریدون سمیت
تشریف فرما قلعہ کے ہوکر نماز جنازہ ادا کرکے بلندی پر پہاڑ کی مع اصحاب انکے دفن کئے سن شہادت
دیکہنے مین نہین آیا لیکن ایسا پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ آخر سلطنت مین سلطان قطب الدین کے سنہ ۶۰۳

چھپے سو تین ہجری میں ہوا ہے درگاہ انکی قلعہ گڑھ بیٹھلی پر مطاف جہان وجہانیان کی ہے حضرت خواجہ معین
الدین حسن سنجری بندہ ولی عطاء رسول قدس سرہ کا بیان تولد ان جناب کا دار سجستان اصل
سیستان ہے مردم کو وہان کے سنگری کہتے ہیں معرب اسکا سنجری ہے اور نشو و نما انکا دیار خراسان میں ہوا
جب والد بزرگوار آپکے مسمی خواجہ غیاث الدین حسن حسینی رحلت فرما ہوئے آپ پندرہ برس کے تھے
حسن اتفاق ایکدن آپ مشغول سیر باغ تھے اور درختونکی ملاحظہ کر رہے تھے ناگاہ ایک مجذوب ابراہیم
قندوزی نام وارد ہوا خواجہ نے اونہیں ایک درخت کے تلے لا بیٹھایا اور ایک خوشہ انگور کا روبرو لا رکھا
ابراہیم قندوزی نے قدرے کنجارہ کہ جسکو کھلی کہتے ہیں بغل سے نکالا اور دانتوں سے چاب کر ہاتھ
اپنے سے منہ میں خواجہ کے ڈال دیا بمجرد اسکے نور دلمیں خواجہ کے چمکنے لگا اسباب املاک سب اپنا وقف
فقرا کرکے مسافرت اختیار کی بغداد میں بیچ خدمت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے حاضر ہوئے خواجہ
عثمان نے بغلمیں لیا مرید کیا و ہمراہ اپنے مثل خادم ہوکے کعبہ شریف کو لے گیا اور حق میں انکے وہان دعا کی
وہان سے مدینہ طیبہ کو پہونچے وہان عالم ارواح میں ملازمت میں حضرت رسالت پناہ صلعم کے پہونچایا
اور خلافت سے ممتاز کیا دس برس بعد سفر سے باز آکر بغداد میں وارد ہوا اور دوسرے سال پھر سفر کیا
دس برس کے پھر مسافرت میں گذارے دوبارہ پھر بغداد میں تشریف لائے اور گوشہ اختیار کیا بیس
برس تک اسکو علم فقہ سکھلاتے رہے تب عصا اور مصلا اور خرقہ خلافت کا عنایت کرکے اپنی جا قائم کیا
اور خدا کو سونپا غرض حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ السامی باون برس کی عمر میں خرقہ خلافت سے
مشرف ہوکر ارادہ سیاحت کا فرمایا اثنای سیر جب آپ قصبہ جیلان میں پہونچے حضرت غوث الصمدانی
محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ سے ملاقات کی حضرت رضی اللہ عنہ صحبت محترمانہ آپسے رکھتے تھے

تا حال خانقاہ خواجہ صاحب موصوف کی اوس مقام مین ہے واضح ہو کہ جب انکو خواجہ عثمان ہارونی نے
عالم مراقبہ مین ملازمت حضرت خواجہ سرور کائنات علیہ السلام والتحیات کے مشرف کردایا بارگاہ
والا سے حکم ہوا کہ واسطے فتح ہندوستان سلاطین اسلام کی تائید کے لئے اجمیر کو جاو اور ارشاد
کیا کہ ایک جوڑا نعلین مبارک کا اور ایک خرقہ فلانے محراب مین محفوظ وامانت ہے لو اور روانہ ہو
خواجہ مدینہ منورہ گئے وہان سے نعمت عظمی اور غنیمت کبری حاصل کرکے چالیس فقیرون سے
روانہ اجمیر ہوئے جب گروہ انکا سامانہ کو پہونچا اہل وہان کے خواجہ کو موافق تصویر مرسلہ رائے
پتہورا کے کہ ماں اوسکی کہ جیپال جوگی نے جو علم نجوم و سحر سے درست کرکے ماں کو رائے کنور کی لکہہ دیا تہا
اور اسنے اطراف ممالک مین روانہ کی تہی بہت اعزاز و اکرام کئے خواجہ وہان سے اوٹہکر بعد دن
شہر مین آئے حوالی مین ایکدرخت تہا سایہ دار کہ وہان اونٹ رائے پتہورا کے بیٹھا کرتے تہے
وہان اترنا چاہا شتربانان مانع ہوئے اور یہ کہا کہ یہان اونٹ سرکار کے بیٹھے ہوئے ہین اونہے
تکلیف اوٹھنے کی ہوگی آپ نے فرمایا اونہے بیٹھے رہنے دو اور آپ وہان سے نکلکر کنارے اناساگر
تالاب کے آرام پکڑے وہان بھڑکانے کا گوشت اسکا تالاب مین ڈالدے اتفاقاً دم اسکی ایک
برہمن بناتا تہا سنکر اسکے جابری دہ رام رام پکارتا ہوا نکلا رائے پتہورا سے استغاثی ہوا فریادکی
رائے کنور حضرت انکی تشریف آوری کی سنکر تامل کیا جب برہمن اور تمام ہنود بر کجد ہوئے اور اصرار کیا
خواجہ صاحب سے پیغام کہلایا کہ لینا پانی آپکے ہمراہیون کا تالاب اناساگر اور حوض پیل سمندر سے
موجب ناخوشی ہمارے ہمقوم ہنود وں کا ہے آپ نے تبسم فرمایا کہ تہوڑا سا پانی ابریق مین لے لئے
درویشون سے فرمایا کہ جسکو پانی مطلوب ہو اس سے لیوے اور تالاب اناساگر اور حوض

بیل سمند سے کام نہ کیے حکمت الٰہی غیر جسقدر چاہتے تھے لیتے تھے وہ پانی چھاگل کا کم ہوتا تھا اور تالاب
اناساگر کا اور حوض بیل سمند بالکل خشک ہو گئے بلکہ تمام باولیاں سوکھ گئیں یہانتک کہ دودھ
عورات کی چھاتیوں میں نہ رہا فریاد آہ وفغان کی خلایق سے اوٹھی سب العطش العطش الجوع الجوع
پکارنے لگے تب آپ سے سب رجوع ہوئے اور ایسا قرار پایا کہ ہندو و مسلمان تمام بالاتفاق پانی حوض
اور تالاب سے لیا کریں آپ نے رحم فرمایا حکم کیا کہ پانی ابریق کا تالاب میں ڈالدو بمجرد اسکے حوض
اور تالاب بھر گیا باولیوں میں بھی پانی آیا دودھ بھی چھاتیوں میں اوترا اور اونٹ جو چہار سے
ہوئے تہے اوٹھ نسکتے تہے طاقت ظاہر خاست کی پائی مان نے پتھورا کی بیٹے کو منع کیا کہ زنہار ان فقیروں سے
گستاخی نکرنی ورنہ دولت دیرینہ برباد ہو گی سلطنت چھٹ جائیگی اسنے کبھی تامل نہ فرمایا مگر
تکلیف سے بعضے کفار کے چارہ کار اس امر کا اجپال جوگی سے کہ وہ ایک کافر مرتاض اور ساحر سراپا ریاض مرشد
اوسکا تہا درخواست کی وہ سعی کرتا رہا منتر پڑہتا رہا لیکن جب سحر اوسکا کچھ کارگر نہوا اللہ تعالیٰ نے سب طرح
سے خواجہ صاحب کو اوسپر غلبہ دیا وہ قایل ہوا اور شرف اسلام کا پایا آپ رونق افزا شہر کے ہوئے پہر تو
رائے پتھورا کا یہ حال ہوا جو کوئی آگے اسکے آتا یہی کہتا کہ کسطرح اس شہر سے جاوینگے خواجہ نے
سنکر فرمایا کہ میں راجہ پتھورا کو زندہ پکڑوادونگا بعد چندے سلطان شہاب الدین غوری آیا اور رائے
پتھورا کو شکست دیکر اسیر کر لیگیا سلطنت ہند کی تمام تصرف میں اہل اسلام کے آئی خواجہ صاحب نے بلدہ
اجمیر میں توطن اختیار کیا بعد چندے دو بیبیاں ایک مسماۃ بی بی عصمت بنت سید وجیہ الدین عم میران
حسین خنگ سوار اور دوسرے مسماۃ بی بی امت اللہ کو کہ اپنے ملک نظام حاکم قلعہ ملتان نے کہ وہ مرید
ان حضرت کا تہا ایک جنگ میں راجوں سے اس دیار کے دار الحرب سے لاکر نذر گذرانے تھے ہمبستر ہمخواب فرمایا

پہلی بی بی سے تین فرزند ہوئے ایک شیخ ابو سعید اور دوسرے شیخ فخر الدین تیسرے شیخ حسام الدین اور
دوسری بی بی سے ایک فرزند مسمی سید گیسو دراز نقل ہے کہ ایکروز خواجہ نے فرمایا کہ بعد چند روز کے مین
بعالم بقا کا مسافر ہونگا شیخ علی سنجری کو حکم ہوا کہ مثال یعنی فرمان لکھیں تا قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ دہلی کو
جاوین کہ مقام دہلی مقام انکا ہے بعد ہا بہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ کا ہاتھ پکڑکر کلاہ اپنا سر پر رکھا اور ایک
مصلا اور ایک کلام اللہ اور وہ عصا شیخ عثمان ہارونی کا اور نعلین مبارک انہیں عطا فرمایا اور کہا
کہ یہ امانت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو نزدیک میرے تھی مین نے تمہیں دی اور ارشاد کیا کہ اے
بختیار جہانتو رہیگا مرد مرد آ رہیگا اور وداع کیا الکاہی کہ جب قطب الدین روانہ ہوکر دلی کو پہونچے
بیس روز بعد خبر سنی کہ خواجہ معین الدین چشتی روز شنبہ چھٹی رجب سن چھ سو تینتیس ہجری مین خرامان عالم قدس
ہوئے تاریخ اُن حضرت کی کسو نے کہی ہے ع سر حلقۂ اولیاء عالم بود ۔ عمر شریف بقول اصح
ایکسو سات برس بعضے زیادہ بھی کہتے ہین اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ
یَحْزَنُوْنَ ۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ کا بیان ۔ حضرت خواجہ قطب الدین کو
بختیار اسواسطے کہتے ہین کہ اولاد سے خواجہ حبیب احمد بختیار کے ہین کہ والدہ انکی بسبب بضاعتی کے خواجہ
موصوف کو ایک مرد شیرانی کے حوالے کیا تہا جبکہ قدوم مبارک سے انکے گہر اُس مرد شیرانی کے دولت
اور فرزند زیادہ ہوئے اوسنے نام انکا بختیار رکہا ساتھ ایک دختر شیرانی کے متاہل کیا اور قصبہ
اوش مضاف بغداد سے موطن سید اسحاق نام ایک شخص رہتا تہا کہ وہ وہان سے افغانستان مین
آکر دختر سے ایک شیرانی کے منسوب ہوئے تہے صلب سے انکی خواجہ حبیب پیدا ہوئے اور جب وہ اپنے
وطن کو لوٹ گئے مادر نے خواجہ حبیب کو ایک مرد شیرانی کو دے ڈالا جیسا کہ گذرا النسب نامہ خواجہ

قطب الدین ابن سید احمد ابن خواجہ کمال الدین ابن موسی ابن خواجہ محمد ابن خواجہ احمد چشت ابن خواجہ سید
اوشی تا حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ آپ مادر زاد ولی ہین لکہا ہی کہ ایام حمل مین رات کو
تہجد کی نماز کے وقت والدہ کے شکم مین جنبش کرتے تہے آواز نماز کی آتی ہوئی والدہ کو سنائی دیتی
تہی ولادت آپکی نصف شب کو دوشنبہ کی اور ایک روایت مین دوشنبہ کے دن چودہوین تاریخ ربیع الاول
کی ۵۸۶ پانسو اٹہاسی ہجری مین ہوا اوسدم ایک نور تہا آفتاب کا کہ تمام حجرہ کو روشن کر دیا تہا
آپ سجدہ مین جناب باری عز اسمہ کے پیدا ہوے ہین اللہ اللہ کا ذکر کرتے تہے آپ چار برس
چار مہینے کے ہوے والدہ نے خواجہ معین الدین حسن سنجری پاس بہجوا دیا ان حضرت نے قطب الدین کو قاضی
حمید الدین ناگوری کو کہ وہ قصبہ ناگور سے بموجب ندا ہاتف کے اوسیوقت طرفۃ العین مین
قصبہ اوشمین آئے ہوے تہے واسطے تعلیم کے سونپا قاضی صاحب نے ایک تختی پر بسم اللہ لکہنا چاہا
قطب الدین نے کہا سبحان الذی اسری بعبدہ لکہو قاضی نے کہا ونہان نصف قرآن ہے تمنے کہان سے
یاد کیا کہا مان نے میری نصف قرآن پڑہا ہی مین نے زبانی اونکی سنکر یاد کیا ہے پہر چار
روز کے عرصہ مین سب قرآن اللہ پڑہ لیا مسئلہ تہوڑے دنون مین تمام علوم عربیہ سے ماہر ہو گئے
ایک روایت مین پچیس ۲۵ برس کے ہوکر اور بموجب ایک روایت کے سولہ برس کی عمر آغاز ہوئی تہی کہ
آپ ملازمت مین خواجہ معین الدین حسن سنجری کے حاضر ہوے ہین اور مسجد مین امام ابو اللیث کے
شہر بغداد مین ٹوپی چہار ترکی پائی بیعت سے مشرف ہوے بعد چندے حسب الارشاد حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم رویا مین ساتہہ عطاء خرقہ وکلاہ وجامہ وتاج مع خلعت خاص
دور سے سے خلافت نامہ ممتاز ہوے اور ان جناب کو کاکی اسواسطے کہتے ہین کہ اوایل مین

بسبب عسرت معاش کے کبہو کبہو تنگی بلدۂ دہلی مین ہو جاتی تہی تو ضرورت کے وقت ایک حرم اُنکی تہی
کہ وہ شرف الدین نام ایک بقال مسلمان اُنکے ہمسایہ مین تہا اوسکی عورت سے نیم تنک قرض لیا کرتی تہی
ایکدن زن اوس بقال کی گستاخ ہو کر کہی اگر ہم تم مین ہوتے تو نوبت تمہاری ہلاکی کو پہونچے
حرم نے جناب کی اوسکی بات سے خفا ہو کر عہد کیا کہ بار دیگر کسو سے وام نہ لونگی یہ ماجرا حضرت پہ
ظاہر ہوا حضرت نے سنکر حجرہ مین جناب کے ایک طاق تہا اوسکے طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جتنے نان
تجہے منظور ہو بسم اللہ کہکر اس طاق سے لے لے بموجب حکم کے خواص نے ہاتہ ڈالا برکت سے بسم اللہ کی
اتنے پائے کہ سبکو تقسیم کیا اُسدن سے یہ عمل ہر روز جاری ہوا صورت اسکی کاک کی
تہی اور قبل اسکے چند بار خواجہ خضر علیہ السلام نے بہی کاک اون حضرت کو عطا کیا ہی اور کاک مثل نان
خطائی کے ہوتے ہین بادشاہ وزیر اونکے فرودگاہ پر ایک ایک بار چند چند حاضر ہوے تھے اور آپ بہی
ایکبار اسطے سند قطعہ زمین کے حسب الطلب مرشد کے دربار مین بادشاہ کے تشریف فرما ہوے تھے
بمجرد سننے خبر کے کہ آپ رونق افزا ہوے ہین سلطان شمس الدین تخت سے اوٹہکر پیادہ استقبال کو
آیا اور اُن حضرت کو اعزاز و اکرام سے لیجا کر تخت پر بٹہلایا آپ خدمت مین کہڑے ہوا اور معاً
سند لکہکر ہنوز حرف اوسکے خشک نہوے تھے کہ مہر سے اپنی مزین کرکے نظر مین اُن حضرت کی
گذرانا اور ایک خلعت طلائی پیش کیا بلکہ ایسا لکہا ہی کہ قدمون پر گرا اور رخصت کے بعد کئی روز کے
ایکوقت فرصت پاکر قاضی سعد اور قاضی عماد کہ یہ دو قاضی بلدہ اسوقت کے تہے بادشاہ سے کہے
کہ سماع اپنی شرع شریف مین حرام ہی اور قطب الدین نے اسے اختیار کیا ہی اونہین جا
سزا ہو اور دوسرے دن اوسکے آپ اُن جناب سے ملنے کو گئے آپ مشغول سماع کے تہے

قاضی نے کہا کہ سمع حرام ہے خصوص امرد اور فاسق کا اور سماع امرد سے سالہا سے خواجہ ❀ تا بہ اپنا
رنجیدہ ہوئے اور اوسکے پیرا فی الحال اوسکی داڑھی نکل آئی اور فرمایا کہ آؤ اب تو حرام نہیں ہم بھی سنو اور سنو کہ ہم چند
روز میں معزول ہوگے اور مارے جاؤ گے یہ کہکے چپکے ہو رہے اور راگ سننے لگے جب تاثیر سمع کی انکے قلب پر ہوئی بیہوش
ہوگئے بعد تھوڑے عرصہ کے ہوش میں آئے گستاخی سے توبہ کی عذرخواہ ہوکر بادشاہ کے گئے اور یہ
قصہ بیان کیا بادشاہ اور زیادہ تر معتقد ہوا چند روز میں کسی تقصیر پر مغضوب ہوکر معزول ہوئے
اور بموجب کہنے اُن جناب کے مارے گئے کتابیں اوس وقت کی خبر دیتی ہیں کہ آخر میں استغراق ان حضرت کا
اس حد کو پہونچا تھا کہ ہمیشہ اپنے سے بیخبر رہتے تھے اسلیئے جب وقت نماز کا آتا موذن اونکے کان میں چند بولی
جب کوئی خادم اگر سناتا تب خبردار ہوتے اور آواز بانگ کی سنکر متوجہ طرف عبادت ظاہری کے ہوتے دیر میں
فرائض و سنن ادا کرتے اور پھر دریائے عشق میں مستغرق و محو ہوجاتے شیخ فرید شکر گنج فرماتے ہیں کہ پانچویں
تاریخ محرم کی سنہ ۶۳۳ چھ سو تینتیس ہجری میں ذکر جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہوتا تھا خواجہ کو استماع سے
اوسکے ایسی حالت ہوئی کہ دونوں آنکھوں سے خون رواں ہوا اور اوسکے یہ نوبت پہونچی کہ بیہوش ہوئے سے
بیہوش ہونے لگا ایک شبانہ روز یہ حال رہا بعد اوسکے جب افاقہ ہوا فرمایا کہ اب وقت وداع کا ہے چند روز کا
مہمان ہوں اور مجھکو رخصت کیا کہ تم قصبہ ہانسی میں جا رہو هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ
پس وہ مہینے چند روز اسی حالت میں دم واپسین کہ منیت کو پہونچایا اور بارہویں تاریخ ربیع الاول کی کہ
عرس شریف حضرت خواجہ دوعالم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیخ علی سجزی خواہرزادہ خواجہ
معین الدین چشتی کے گھر مجلس سمع کی تھی اور قوال یہ بیت گا رہے تھے ع ہستان آستان دیگر است + مردمان
آن نشان دیگر است + کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جان دیگر است + شیخ استغراق میں تھے

اپنی خبر

اپنی خبر نتھی جاتا کہ ایک آہ کھینچے قاضی حمید الدین ناگوری نے منہ پکڑ لیا اور کہا جہان کو جلایا چاہتے ہو قطرات
خون کے سر سے مسامون سے نکل آئے دو دن بعد سر مبارک آپکا زانو پر قاضی حمید الدین ناگوری کے تہا کہ جان بحق تسلیم
ہوئے تاریخ رحلت کی چودہوین ربیع الاول روز دوشنبہ سنہ ۶۳۳ چھ سو تینتیس ہجری عمر گرامی ترپن سال

حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج مسعود اجودہنی قدس سرہ کا بیان + ملفوظات سے حضرت سید محمد گیسو دراز
الحسینی بندہ نواز قدس سرہ کے کہ احوال انکا معرض بیان مین آویگا ظاہر ہوا ہے کہ حضرت خواجہ فرید الدین
شکر گنج کا نسب امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے آپکے والد شریف کا شیخ سلیمان
بن شیخ شعیب اور نام والدہ ماجدہ کا حضرت بی بی الغنیمہ وہین چار فرزند تھے شیخ فرید مسعود اور
ملک الفقرا اور رشید الدین مشہور حمید الدین متحمل اور نجیب الدین متوکل حضرت شیخ فرید قصبہ
کہوتوال مین ہمیشہ بسبب متوجہ عذار رہتے تھے جب بیہ بزرگوار نے قضا کی بارہ ہزار تنگ اور ایک
موضع مذکور پیر آچھوڑی بعد چند کسی روز بیٹون نے انکو مضبوط پکڑے کہ حصہ اپنا لو یا خط
لا دعوے کا لکھہ دو حضرت نے لا دعوے لکھدیا مگر اتبک موضع مذکور وقف مقبرہ شریف ہے آپ
جامع مسجد مین قصبہ کہوتوال کے رات دن مشغول یاد مین خدا کی تھے کہ ایک روز شیخ جلال تبریزی رحمۃ اللہ
اس معمورہ مین آئے کہے کہ اسجا کوئی فقیر ہے لوگ بولے ہان ایک دیوانہ ہین کہ رات دن مسجد مین
پڑے رہتے ہین شیخ موصوف مسجد مین تشریف لائے اور ایک انار خواجہ کو دیا خواجہ نے وہ سب انار
تقسیم کر دیا ایک دانہ اسمین کا جو زمین پر پڑا اٹھا اپنے منہ مین رکھکر افطار کیا بعد اسکے کشف
باطن کا زیادہ ہوا یہ دلمین اپنے بولے اگر سب انار کہاتا کیا اچھا ہوتا بعد یاں مرشد کے جب مرشد سے پوچھا
دے دیا ای فرید جو کچہ کہ تہا اسی ایک دانہ مین تہا خود فرماتے ہین جس مین بغداد گیا شیخ

اجل سنجری علیہ الرحمہ سے ملاقات ہوئی دیکہا مین کہ بیر با عظمت و جلال ہین وے جب مجہے دیکہے اپنا ہاتہ
دیے اور کہے کہ آج سب الحکم جب مین کنار مین آبیٹہا بہت لطف فرمایا اور مین جن روزون مسافر
سیوستان کا تہا شیخ اوحد کرمانی رحمہ اللہ کو دیکہا اُن جناب نے بہی مجہے آغوش مین لیا اور کہا کہ آ
کیا
میری سعادت اور بخارا مین جب شیخ سیف الدین باخرزی علیہ الرحمہ کو پایا آپنے بغور سر مین بٹہا
اور فرمایا کہ یہ کودک مشائخ روزگار ہوگا اور کالی کملی جو کاندہے پر تہی نکالکر مجہے دے دی
ملتان گیا تہا شیخ بہاؤ الدین ذکریا علیہ الرحمہ سے مصافحہ کیا آپنے پوچہا کہ قدم تمہارا کہان تک
پہونچا ہے مین نے کہا یہانتک کہ جس کرسی پر کہ مین بیٹہا ہوا تہا وہ روان ہوئی تب بہاؤ الدین
فرمایا کہ تمنے ظرف تنگ ہو چکا چونکہ وہ حضرت اول توجہ فرمودہ والدہ کے سیاحت کو چلے
تہے جسدم اشتہا ہوتی تہی تب چار دن کے کہانے تہے بارہ برس بعد جب گہر آئے والدہ نے
ایکدن سر مین کنگہی کی بالون کے ٹوٹتے وقت شیخ نے آہ آہ کیے مان نے فرمایا فرید الدین جب
بیتے تو اجہار دن کی بہت ہی ہوگی مگر آپ سفر فرماکے اور ایک لکڑی کا گردہ مثل
قرص نان کے پیٹ پر باندہ لیا اس امید پر کہ نفس کو ڈہارس دین جب اور بارہ برس اسطرح گذارے
ابتدا
اگے مان کے آئے اور حال اپنا بیان کیا مان نے فرمایا تمنے کیا کیا نفس کو وعدہ پر مستمند رکہا اس لکڑی کو
پہونچائی تیسری بار آپنے پہر سفر کیا ایک جنگل ویران مہیب مین پہونچے اور رسی پاؤن اپنے
مضبوط باندہے اور ایک چاہ مین سنگوس اپنے تئین لٹکا دیا جانور آئے اور سب اعضاء مبارک آپکے
کہا گئے یہانتک کہ ایک کوا آیا اور چاہا کہ انکہین اُن حضرت کی چونچ سے نکال لے جاوے تب یہ دوہرا
اڑ گیا
پڑہا کاگا سب تن کہائیو چُگ چُگ کہائیو ماس * دو نین مت کہائیو پیا دیکہن کی آس * وہ کوا

اوسوقت ندا حق تعالی کی آئی کہ جو کچھ فرید کہے وہ ہوئے حضرت نے کہا جو فرید کہے وہ خدا کرے
اس بات کی تین بار تکرار ہوئی اوسوقت کی مناجات مجیب الدعوات ہوئی طفیل سے خواجہ کے
حاجتمندوں کی مقصودوں اجابت ہوتی تھی اور پانوں انکے غیب سے کھل گئے آپ پانین جا پڑے
غوطے کھا کر جب کنارے پر لگے بدن مبارک تروتازہ تھا نورانی چہرہ تابان مثل آفتاب کے منور
ہوا پیش ان سے چلے ساٹھ برس تک مجاہدہ کیا تب دل مین بولے اب احتیاج مرشد کی نہین حق تعالے
فرشتے واسطے تعلیم کے بھجوائے بیان واضح اوسکا یہ ہے کہ ایک اونٹ جنگل مین چرتا تھا چوہے نے
اوس سے کہا ای نادان صحرا گردی خودسری خودپسندی خوب نہین اونٹ نے بات اوسکی خاطر
مین نہ لائی ایکدن رسی اوسکی مہار کی کسی بلند خاردار درخت مین جا پھنسی اونٹ حیران
عاجز ہوا چوہے نے جو دیکھا حال پر اوسکے رحم لایا چڑھ کر رسی مہار کی دانتون سے کاٹ دی
اور کہا کہ آیندہ پر خودسری چھوڑ دے اونٹ نے اقرار کیا خودسری سے باز آیا خواجہ نے ملاحظہ کیا
عبرت ہوئی جانا کہ بے مرشد کچھ نہین ہوتا تلاش مین تھے کہ حالت مراقبہ مین جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہین یا عالم منام مین بشارت ہوئی کہ دہلی شہر مین بختیار کاکی
اوشی پاس جاؤ مرید ہو آپ مقام سے اپنے چلے پانچوین ماہ رمضان ۵۸۴ھ پانسو چوراسی مین
بروز دوشنبہ خدمت مین پہونچے کلاہ چار ترکی پایا اوس روز قاضی حمید الدین ناگوری اور مولانا
علاؤالدین کرمانی اور سید نورالدین مبارک اور شیخ نظام الدین المؤید یہ سب بزرگوار حاضر تھے
کہتے ہین کہ تین دن کے مجاہدہ مین مقام خواجہ کا سب سے اعلی تر ہوا اور شکر گنج آپکو اسواسطے کہتے
ہین کہ آپ بلدہ دہلی مین نزدیک غزنی دروازہ کے پہلو مین ایک برج کے تشریف رکھتے تھے

ایکوقت خدمتمین مرشدکی چلی رات اندہاری ہتی اور سبب بارش کے کیچڑ بھی ہوگئی تہی اور آپ تہ روزیکے
صایم تہے پاوں پہسلا زمین پر گرپڑے بہوک سے غش آگیا بیہوش ہوگئے جو منہ مین اوسکے گری تہی شکر
ہوگئی کچہ بلغ بھی گئے بعد افاقہ کے جب حضور مین پہونچے مرشد نے تبسم فرمایا اور کہا اگر تم شکر ہوے
ہوے تب سے انکا لقب شکر گنج ہوا اور ایک روایت ہے کہ ایکبار تین دن تک کچہ نکلا سبب فاقہ کے غش
کسو نے روٹی لادی آپنے کہا سے ہوش آیا پہر تین دن اسیطرح نکہایا اور وقت افطار کے طعام
بہی نپایا جب پہر رات گذری ضعف غالب ہوا النفس الجوع الجوع کہنے لگا خود فرماتے اے الٰہی
خدا نے دیگا مین تجہکو کچہ نہ دونگا اس غش ہوا زمین پر گرے حالت غش مین چند سنگریزے زمین اوٹہا کر
منہ مین ڈالے قدرت خدا شکر ہوگئی پہر دوسرے ہاتہ سے چند سنگریزے اوٹہا کر منہ مین ڈالے وہ بھی
شکر ہوگئی جب ہوش آیا خیال حلال وحرام کا خاطر مین گذرا منہ سے نکالکر ڈالدیا رات تو گذر گئی
جب دن ہوا خدمتمین مرشد کے گئے اور حالت شب کی عرض کی فرمایا وہ حلال تہا اچہا ہوا جو ساتہہ اوسکے
افطار کیا اور ایک نقل یون ہے کہ ایک سوداگر چند بار شکر کے لیجاتا تہا آپنے پوچہا کیا ہے اوسنے
نمک ہے خواجہ نے کہا نمک ہوگا وہ شکر تہی نمک ہوگئی سوداگر نے عاجزی لجاجت کی اور کہا کہ شکر ہے
خواجہ نے فرمایا شکر ہوگی پہر شکر ہوگئی دوسری نقل ہے آپ ایکوقت مسافر تہے چند کرانیوالے ملے اکئی
بوجہے لونگ ایلاچی سپاری جوز وغیرہ کرانہ کے لیجاتے تہے خواجہ نے پوچہا اسمین کیا ہے وے بولے
کنکر پتہر ہے ہین خواجہ نے فرمایا ہونگے سب کنکر ہوگئے کرانیوالے جو بوجہے کہولکر دیکہے حیران ہو
زمین پہ ڈالدئے اور کمال عاجزی اور گریہ وزاری سے پیش آئے آپ نے فرمایا اوٹہا کر تہیلو مین
ڈالدو فرمان بجا لائے وہ کنکر پہر جنس اصلی ہوگئے تہے کہتے ہین تب سے اوس سرزمین پر یہ اثر

پیدا ہوا ہی کہ تمام کنکر وہان کے ایلاچی لونگ جوز سپاری کی شکل پر ہوئے ہین اور اثر اسکا اب تک جاری
باقی ہی ایسی نقلین آپکے کشف وکرامات کی متعدد ہین اور بڑی کتابونمین مرقوم ایک نقل اونکی یہ بہی
ہی کہ جب خواجہ معین الدین چشتی تشریف فرما دہلی کے ہوے قطب الدین بختیار کاکی سے پوچہا یہ کون ہے
عرض کیا فرید فرمایا کہ سچ ہے اتنی تمام عالم مین فرید ہی یعنی یکتا اور یگانہ زمانہ اور بہت لطف فرمایا لطائف
نہین معلوم ہے کیا الطاف کی ایکطرف اونکا اپنے تیا بنا اور ایکطرف قطب الدین بختیار کاکی کا پہر دو بزرگوار ملکر
اوس طائفہ کو سر پر شیخ فرید کے رکہا پہر دونو حضرات شیخ فرید کو حجرہ مین لیجاکر تلقین فرما اور جو کچہ کہ بخشنے کا
تہا وہا دا ہوے کہ وقت افطار اون جنابکے خدام روبرو ایک کاسہ شربت کا لاتے اور تہوڑے مویز اوس
مین ڈالے حضرت کبہی نصف کبہی ثلث اوسمین سے صرف کرتے تبرک سے آپ نوش فرماتے
اور بقیہ کسیکو بہی دے ڈالتے وہ جو تیا حلاوت کوثر وتسنیم کی پاتا پہر وہان جب کئے ہوے
لاتے آپ ایک ٹکڑا اوسمین سے کہا لیتے باقی حاضرین پر تقسیم کر دیتے پہر دسترخوان اچہا جاتا ہر قسم کا
طعام جو سب کہاتے آپ کہا لیتے مگر وقت افطار اونکا معمول وہی تہا جو مذکور ہوا اور یہ کچہ بعد
مرید ہونے اور خلافت حاصل کرنے کے ہی یہ فضل اونکے لیے ہی ریاضت شاقہ گوارا کی ہی جیسا کہ
صدر مین گذرا اور جسوقت مرشد اونکے واصل اخرت ہوے آپ ہانسی مین تہے اس وجہ سے کہ سرسکا
نام ایک شخص معتقد اون حضرتکا قصبہ مذکور مین رہتا تہا اشتیاق اونکے قدوم میمنت لزوم کا تمام رکہتا تہا
بپاس خاطر اوسکے وہان تشریف لائے تہے بعد انتقال مرشد کے دہلی مین آئے دستار اور کلاہ
چار ترکی سعید جامہ اور سجادہ عصا نعلین جو بین قاضی حمید الدین ناگوری سے لئے اور تین دن تک
پیر کے گہر مین رہے پہر ہانسی کو مراجعت کی دستور اونکا یہ تہا کہ آپ شہر بشہر پہرتے تہے اور پہر

لوٹ کر ہانسی مین آیا کرتے تھے جب وہان کسینے اپنا نغمہ کیا شیخ دہلی مین آئے وہان کے لوگ اکثر انکی دعوت
از سینہ گردون شکر نیامدہ بر گردون
کرنے لگے اپکو رد و قبول مین تردید ہوئی وہان سے اودہ شکر ملتان آئے شیخ شہاب الدین ذکریا نے شیخ
صدر الدین فرزند کو اپنے مع نعلین آپ پاس بہجوائے آپ وہان سے اودہ گئے کہ یہ شیخ شہاب الدین
ذکریا مرشد شیخ سعد الدین کے ہون اور بہائی شیخ شہاب الدین ذکریا سچ کہتے ہین [illegible]
یہ بات ہی کہ آباد شہر مین رہنا کام مردہ نکا ہین پہر ارشاد قطب الدین کاکی مرشد کے مقام [illegible] مین
قرار [illegible] اور فرمایا کہ یہ محل ہمارے رہنے کے لائق ہی اور جب عمر انکی پچانو برس کی ہوئی شب
پانچوین محرم کو حضرت پر غالب ہوئے نماز عشا کی جماعت سے گذاری بعد بیہوش ہو گئے ایک ساعت
کے بعد ہوش آیا پوچھا کہ نماز عشا کی پڑہی مریدین نے عرض کی کہ ہان جناب نے پڑہی ہے کہا کہ پہر ایکبار
اعادہ کرتا ہون کون جانے ہی کہ کیا ہوتا ہی اور بیہوش ہو گئے پہر جب ہوش آیا پوچھا کہ مین نے نماز
عشا کی پڑہی لوگ بولے کہ آپ نے دوبارا ادا کی فرمایا کہ ایکبار اور پڑہتا ہون کون جانے ہی کہ کیا ہوتا ہی
اور بیہوش ہو گئے پہر جب ہوش آیا ایسے ہی پوچھا سے تین بار آپنے نماز گذاری کہا کہ ایکبار اور
پڑہتا ہون کون جانے کہ کیا ہوتا ہی اور یا حی یا قیوم زبان مبارک سے ارشاد کرکے جان بحق تسلیم
ہوے [illegible] مسکن آپکا مدفن ہوا یعنی جہان آپ تشریف رکہتے تھے وہین حسب الفرمان فرزند حضرت
شیخ نظام نے دفن کیا سید من اللہ حسینی قدس سرہ اپنے ملفوظ مین فرماتے ہین خواجگان چشت سے
وہ شخص کہ دولت و مال کو قبول کئے نظام الدین اولیا ہین اور جو شخص کہ انکار کئے شیخ فرید شکر گنج ہین
جانا چاہئے کہ میان مین سے اوس بے پروائی کے دولت و اقبال بردہ غلام ان جناب کے ایسے ہوئے کہ
بعد چند پشت کے نبی زمانا اولاد ارشاد سے انکی بلدہ حیدر آباد مین مقبول صد آنام جنت مقام

محمد فخر الدین [illegible]

محمد فخر الدین خان نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر دولتمند دولت دکن کے مقتدا اور اقبالمند زمن کے پیشوا
ہوئے اور بفضلہ تعالی دو فرزند انکے جانشین اونکی فرو تمکین سے ہین اول شمس الامرا ثالث محمد
رفیع الدین خان بہادر اور دوسرے اقتدار الملک وقار الامرا محمد رشید الدین خان بہادر زاد اللہ تعالی
شانہ بلکہ اون سے زیادہ اونکے نبیرے خورشید جاہ خطاب محمد محی الدین خان نام عرف شبلی صاحب
ابن اقتدار الملک وقار الامرا بہادر ممدوح راقم اللہم زد دادا سے بھی سوا رتبہ مین ہین اول تو
وہ سکندر جاہ بہادر کے نواسے ہین اور دوسرا یہ کہ حال حضور فیض گنجور سلطان دکن صاحب جنکے موید من اللہ ہین
صاحبزادی انکی حبالہ نکاح مین انکے ہی اور ایسے مورد عنایات پیشگاہ رہا کہ ظل اللہ نے جمیع تجملات شاہی
ماہی مراتب عزہ سے مباہی فرمایا اور جاہی کے خطاب ہین تو اپنے برابر کیا الطاف اللہ سے
جل شانہ کے یقین ہی کہ یہ شان و شوکت اور یہ جاہ و مکنت اسیطرح روز افزون دیر تک سلامت
با کرامت رہیگی +

حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا بداونی قدس سرہ کا بیان +

خواجہ ذکر اللہ بالخیر نظام الدین اولیا مرید اور خلیفے شیخ فرید شکر گنج کے ہین نام اصلی جناب کا محمد بن
[illegible] علی البخاری ہی آپ ساکن بداون کے ہین والد بزرگوار آپکے بخارائی تھے اور نام آپکی والدہ ماجدہ کا
بی بی زلیخا اور جد مادری حضرت کے خواجہ عرب وہ بھی متوطن بخارا کے تھے باپ اور نانا آپ کے
ہر دو بزرگ بخارا اور ماوراء النہر سے آکر مملکت ہندوستان مین بلدۂ لاہور مین سکونت رکھتے تھے
اور دونو صاحب بالاتفاق گذران کرتے تھے حضرت شیخ نظام الدین بداون مین پیدا ہوئے والد بزرگوار
آپکے صغر سن مین قضا کئے نظر اشفاق سے نانا کے پرورش پائے اور جب آپ چار سال کے ہوئے
مادر نے مکتب مین بھیجا کلام اللہ اور کتب دوسرے یاد کئے بدیکھ روز مان نے ایک دستار معتدا

چار گز ہجو اپا مولانا علاء الدین اصولی استاد نے سر دستار کا بہا باخواجہ سے زیادہ قدر مین تعرف سے آپکے زیادہ ہوا استاد نے دیکھا بہت دعا کی پہر واسطے تحصیل علم کے بلدہ دہلی مین آئے مقامات ضروری شمس الملک صدر الصدور سے تحصیل کئے علم حدیث پڑہا گروہ علما مین یگانہ عصر ہوئے خطا محفل شکن اشتہار پایا بیس برس کی عمر مین اوس مرتبہ کو پہونچے کہ کسو کو مجال مقاومت کی نہتی ایکو شوق سیری مرید بکا ہوا مرشد کی تلاش مین تہے حسن اتفاق ابوبکر نام ایک خیاط ملتانی تازہ وارد ہوا عند الملاقات اوسنے کہا کہ بہاء الدین ذکریا ولی کامل ہین اور اجودہن مین شیخ فرید بھی بڑے صاحب ل اولیاء مکمل ہین بمجرد سننے کے شوق وصال کا ہوا ہمراہ شیخ نجیب الدین کے روانہ ہوئے چہار شنبہ بیدرہوین رجب سنہ ۶۵۵ چہے سو پچپن مین ملازمت حاصل کی اوسیوقت کلاہ نعلین چوبی عصا مصلا اسی خلافت کے عنایت ہوا اور فرمایا کہ ولایت ہندوستان کی تجہے دیا ہو پہر چہے سیپارے تجوید قران کے اور چہے باب عوارف شیخ ابو شکور سلمی کے اور دوسری کتابین پیر شیخ فرید کی پڑہی بعد اسکے عرض کی کہ اب تعلیم اپنی ترک کرتا ہون شیخ نے فرمایا مین تعلیم سے منع نہین کرتا ہون تنقیر کو قدرت علم کی چاہیے اور یہ ارشاد کیا کہ اجودہن مین نرہنا اور بداون کو بھی نجانا مگر دہلی جو بکو مردم وہانکے خوبرو ہین آزار ہندکو اپنے محکم باندہنا اور وہان غیاث پور مین آبادی کم ہے اوسجا سکونت اختیار کرنی نظام الدین نے عرض کی حکم ہوا ہی بجان و دل بجالاونگا کچہہ ہووے نگا ازارند ہونا ہستی پر بھی لکھو ونگا شیخ نے فرمادیا بعد بہا نہین کرتا ہو عقبی سے باز نہین رکہتا ہون او رخصت دی اثنا راہ طی منازل او قطع مراحل مین بموجب حکم سید جمال الدین ہانسوی سے ملاقات ہوئی اونہون خلافت نامہ دیا اور یہ بیت پڑہی بیت

خدائے جہان را ہزاران سپاس ✤ کہ گوہر سپردہ بگوہر شناس ✤ بس اون سے رخصت ہو کر دہلی مین آئے

وہان الہام ہوا کہ جا تیری غیاث پور ہے وہان رونق افزا ہوے دیکہے چہوٹا سا موضع ویران ہے تشریف
رکہے ایسے کئی دن گذرے پہر معز الدین کیقباد نبیرہ غیاث الدین بلبن کا اُسنے بعد جلوس اپنے یہ موضع مذکور ہی
کہ نام اصلی اسکا کہوکہری تہا اور اب غیاث پور مشہور ہے کنار دریا کے قصر اور حصار سعد بنواکے شہر آباد کیا
مسجد جامع تیار کی پہر تو غیاث پور مین انبوہ لوگ نظام الدین اولیا پاس آنے لگے آپنے چاہا کہ وہان سے
نقل مکان کرین ایک جوان نماز کو آیا اور کہا کہ اول مشہور ہونا پہر خلق سے اجتناب کرنا مناسب نہین اُسکے کہنے پر
آپنے فسخ عزم کیا کشف وکرامات کی نقلین انکی بہت ہین منجملہ انمین سے یہ ہے کہ خسرو خان آپکے
ہاتہہ پر توبہ کی بعد چندے یارون نے چاہا کہ اوسکو مجلس شرب مین کہینچین جب پیالہ شراب کا
ہاتہہ مین خسرو خان کے دیا وہ چاہا کہ منہ سے لگاوے خواجہ کی صورت نظر آئی کہ انگلی دانت مین پکڑی ہے
خسرو خان نے پیالہ ہاتہہ سے ڈالدیا استغفار کیا نقل ہے دوبار ایسا ہوا کہ ایک شخص آیا اور ایسا کیا کہ اوسکی
تنخواہ کا کاغذ گم ہو گیا ہے آپنے اسکو دیدیا اور فرمایا کہ اسکا حلوا لے آ وہ گیا اور اوسکا کاغذ جس مین کہ برات اوسکی
گم ہوئی تہی حلوا لے آیا مراد حاصل ہوئی دوسری بار اور ایک شخص آیا اور گم شدہ حجت اپنی طلب کی آپنے
فرمایا مجہے حلوا بہت عزیز ہو عرس کے حلوا لے آ اُسنے جاکر حلوا اُسی کاغذ مین لایا کہ جسمین حجت اوسکی
لکہی ہوئی تہی حلوا اور کاغذ اوسکے حوالہ کیا حضرت فرمایا ایکبار سلطان قطب الدین ولد علاء الدین خلجی نے
خدمت مین حضرت کی کہلایا اگر آپ غرہ ماہ کے روز مجلس اسطے تہنیت کے نا ہو گے ایسا آپکے ساتہہ کر دونگا
کہ یادگار رہے جب خلقت نے چاند دیکہا خادم لوگ سلطان کا کہنا یاد دلاے آپنے فرمایا اوسکا تو سر
کاٹا گیا بمجرد عشا کے وقت خبر آئی کہ خادمون نے سلطان کے سر اوسکا کاٹ ڈالا اور حرم کو
اوسکی غارت کر لیگئے اور سلطان غیاث الدین کو بہی حضرت سے کدورت تہی واسطے تخفیف

جاہ وجلال آپکے خواجہ رکن الدین ملتانی اور احمد جام کو بلوایا تہا انکا اعزاز بہت کرتا تہا فرزندونکو احمد
جام کے امیر کردیا تہا القصہ ایکوقت بادشاہ سفر سے مراجعت کرتے ہوئے اثناء راہ مصاحبون سے کہا
کہ اب داخل دہلی ہوکر نظام الدین کو اخراج کرتا ہون آپ سنکے فرمایا ابہی دلی دور ہے اوسوقت سے
لفظ زبان زد خاص وعام ہوا حاصل کلام جب سلطان قریب دلی کے آیا سنگ لاخ محل کا سر پر اوسکے گرا
اور وہ ہلاک ہوا الکہا ہے آپ پاس فتوح غیب کی بہت آتی تہی اور مطبخ آپکا بہت گرم تہا طعام ہرروزہ
اسقدر تیار ہوتا تہا کہ تمام فقرا اور مساکین دہلی کو اکتفا کرتا تہا مشہور ہے کہ کئی ایک پیالہ اوس میں سے
بہرکے باورچیخانہ سے آپکے نکلتے تہے سلطان حسن کنکوہی بہمنی کو سلطنت دکن کی عطیات سے زبان
مبارک حضرت کے ہے اگرچہ آپکے مرید اور خلیفے بہت تہے لیکن مخصوص اونمین سے دو بزرگ
امیر خسرو اور خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی اعظم خلفا سے آپکے ہین غرضکہ عمر آپکی چورانوے سال
آٹہ ماہ کی ہوئی بول وغائط آپکا بند ہوگیا اوس کرب مین چالیس دن تک آپنے کچہہ نکہایا من بعد ایکروز
اقبال سے کہ خدمتی آپکا تہا فرمایا کہ نقود واجناس سے ہمارے جو کچہہ ہے لے آؤ اور سب بانٹ دیا
پہر بقچہ خاص جامہ کا طلب کیا اوس مین ایک دستار ایک پیرہن اور ایک مصلی پا ستال خلافت کا
مولانا برہان غریب کو دیا اور دکن کو رخصت کیا اور ایک دستار اور ایک پیرہن اور عصا پیا مولانا شہاب
الدین امام کو عطا کیا اور طرف گجرات کے روانہ فرمایا اور ایک دستار ایک پیرہن ایک مصلا مولانا شمس الدین
ترک یحیی کو اور زانی رکہا اور شیخ نصیر الدین کو کچہہ ندیا یہانتک کہ جب دن چہارشنبہ کا آیا بعد طلوع
آفتاب کے اور ایک روایت مین ہے کہ بعد نماز ظہر کے شیخ نصیر الدین کو بولا کر خرقہ اور مصلا اور عصا
اور تسبیح اور کاسہ چوبی اور نعلین جو تبرکات کہ مرشد سے آپکو پہونچے تہے تمام سپرد

کرکے فرمایا

کرکے فرمایا کہ تم دہلی مین رہو اور نماز عصر کی گذاری ہنوز وقت مغرب کا نہ آیا تہا کہ ستروین ربیع الثانی ۷۲۵ سنہ سات سو پچیس مین ہم جوار رحمت حق کے ہوے لکہا ہی کہ ہزار ہا اولیا یکروزہ نگاہ سے انکے اور فاسق و فاجر ۳ روزہ نگہ سے اولیا ہو تے تہے خواجہ محمود اودہی عرف خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کا بیان

مولد شریف خواجہ کا بلدہ دہلی ہی پچاس برس کی عمر مین آپکو خلافت حضرت شیخ نظام الدین اولیا نے عنایت کی آپنے امیر خسرو کی وساطت سے اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو آبادی کو چھوڑکر یہ خلل انداز عبادت ہی جنگل مین رہکر مشغول عبادت ہون حکم ہوا کہ جنگل کو نجاؤ آبادی مین خلق خدا سے مواقفت کرو جب حضرت نظام الدین نقل آخرت فرما گئے آپ انکی جا پر دار احوال ولایت دہلی کے ہوے اور چراغ دہلی اُس واسطے لقب اُن جناب کا مشہور ہوا ہی کہ ایکروز مکہ معظمہ مین شیخ عبد اللہ یافعی قدس سرہ نے فرمایا کہ تمام مشائخ دہلی کے ملاقی جوار رحمت ایزدی کے ہوے اب شیخ نصیر الدین غنیمت ہین کہتے ہین کہ سلطان محمد تغلق باوجود ہونے اس مرتبہ کمال پر آپکو ایذا دیتا تہا سفر مین ہمراہ رکہتا تہا اپنا جامہ دار کیا تہا اور بموجب وصیت مرشد کے زحمت کہینچتے تھے تحمل کرتے تہے سوا عبادت کرنے حق کے اور نماز گذارنے معبود برحق کے آپ اور کسی طرف توجہ نفرماتے تہے گوشہ قناعت سے باہر نہ آتے تہے آپکا نام افضل الفانع تہا وقت ارتحال اپنے وصیت کی کہ سید محمد گیسو دراز غسل دیوین اور خرقہ شیخ نظام الدین جو مجہے ہوا ہی معہ مصلے قبر مین رکہکر دفن کردو آپ مجرد تہے اور شیخ زین الدین علی خلوتمین آپکی حاضر رہا کرتے تہے ایکروز آپ بعد نماز ظہر کے بیٹھے ہوے تھے اور زین الدین حاضر نتھے عین حالت استغراق ناگہ تراب نام ایک قلندر خلوتمین در آیا اور چہری سے جو پاس اوسکے تہی زخم کاری تن مبارک پر ہو گیا آپ استغراق مین تہے خبر نہوئی جب خون جاری ہوا اور

ناودان سے باہر نکلا لوگ مطلع ہوگئے چاہا کہ اسکو پکڑیں ماریں حضرت نے منع کیا اور بیس تنکہ سفید
اوس قلندر کو عنایت کی کہ وقت چہری مارنے کے آزار اوسکے ہاتہ کو پہونچا ہوگا شب پنجشنبہ اٹھارہوین
رمضان ششصد شصت و سہ مین جہان سے عالم قدس کو گئے بموجب وصیت کے خدام نے بلدہ دہلی مین مدفون
کیا تیس برس ارشاد مین گذارے عمر شریف بیاسی سال کتاب مجددی مین لکہا ہے کہ اپکو بادی بواسیر تھی
ہمیشہ نفخ رہا کرتا تہا اس مرض مین مدت تک ایذا اوٹہاتے رہے آخر کار روز شنبہ پندرہوین
ماہ سنہ الیہ سے رخصت ہوئے پنجشنبہ کو تذکرہ لکہوا کر اوسپر صاد دست مبارک سے کیا شب جمعہ
ہجدہم رمضان رحلت فرمائے سلسلہ علالت کا آٹہ واسطہ ہوکر خواجہ حسن بصری سے امیر المومنین حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کو پہونچتا ہے ❁ امیر خسرو قدس سرہ کا بیان ✤ آپ ہزارہ سے بلخ کے ہین آپکے والد امیر
لاچین اتراک سے لاچین کے تہے بر سبیل تفریح مزاج جب ہندوستان مین تشریف لائے بلدہ
پٹیالی مین متاہل ہوئے پہر بلدہ دہلی مین رہنا اختیار کیا وہان اپنے دو فرزند ہوئے ایک امیر خسرو
اور دوسرے اسکا نام علوم لکہا ہے کہ جب امیر خسرو پیدا ہوئے امیر لاچین والد آپکے ایک خرقہ مین لپیٹ کر
آپکو نزدیک ایک زبدہ مجانین عشق الہی کے کہ حالت جذب مین مشہور اور پڑوس مین انکے رہتے تھے
لے آئے وہ بزرگ اس مولود کو دیکہکر ایسا بولے کہ یہ انوری اور خاقانی سے بھی سخن آفرینی مین دو قدم
آگے ہوگا جب آپ چار سالہ ہوئے والد گذر گئے ماموں آپکے امیر تھے ساعی تربیت کے ہوئے جب
آپ حد بلوغ سے متجاوز ہوئے سلیقہ شعر گوئی کا حاصل کیا کبہو کبہو شعر کہکے خدمت مین نظام الدین
اولیا کے گذرانتے خواجہ نے اکثر فرمایا زبان فارسی مین کہو تب سے فارسی کہنے لگے بہت
سے اشعار غریب اور ایک رسالہ علم شعر اور صنائع مین اوسکے تالیف کرکے خدمت مین گذرانا

پہر ایک

پھر ایک قصیدہ مدح مین لکھا حضرت نے قبول فرمایا امیر خسرو کا ارادہ صادق ہوا پھر مرید ہو کر مرتبہ قربیت کا
پیدا کیا محرم راز ہوے اس ایام مین پھر ایک قصیدہ اور تصنیف کرکے گذرانا حضرت خوش ہو کر فرمائے
کیا چاہتا ہے عرض کی شیرینی کلام کی چاہتا ہون حضرت نے ایک طشت شکر کا زیر چارپائی رکھا ہوا تھا
منگوا کر سر سے نثار کیا اور تھوری سی منہ مین ڈالدی اثر اوسکا پیدا ہوا آپ کمال شیرین کلام ہوے
بعضے کہتے ہین نمک کہلایا بعض کا مقولہ ہے لعاب دہن اپنا عنایت فرمایا یہ روایت قوی ہے چنانچہ آپ
امیر خسرو فرماتے ہین ؎ خوش آمدم کہ من ز اعتقاد ضمیر * گرفتم بحق دست آن دستگیر * من از وی لعاب
دہان یافتم * کزین گونہ آب ہمان یافتم * و قطرہ کران در دوا افگنم * بظلمت در آب حیات افگنم * آپ سات
بادشاہون کی خدمت کیے ہین سلطان غیاث الدین بلبن سلطان معز الدین کیقباد سلطان جلال الدین فیروز شاہ
سلطان علاو الدین سلطان قطب الدین خلجی اس سلطان نے کتاب کی صلہ مین جو نہ سپہر نام سلطان
کے نظم کی ہتی ہاتی کے قد برابر زر دیا تہا جب اوسکو وزن کیا موازی ہین من پختہ شاہجہانی ہوا چنانچہ آپ
فرماتے ہین ؎ مرا عمر کز شصت بالا گذشت * بہ پیش شاہان والا گذشت * بشد اکنون اقبال ہمدم مرا *
نوازندہ شد قطب عالم مرا * بنا کسی کش خرد رہنمون * کہ از فیل بارست ورنشن فزون * اور سلطان غیاث
الدین تغلق شاہ اس سلطان نے آپ سے بہت سلوک کیا ہے تغلق نامہ آپنے سلک نظم مین نام اوسکے لکہا ہے اور
۲۹
سلطان محمد اوسکے عہد مین چند ماہ تشریف فرما ہے کہ سن سات سو انتیس ہجری مین روانہ دار السرور
مستغرق رحمت رب غفور ہوے مزار آپکا بلدہ دہلی مین پائین مرقد مرشد کے ہے امیر علاو الدین جو
ملازم و مقرب بادشاہ کا تہا مقبرہ تعمیر کیا ہے تاریخ رحلت آپکی طوطی شکر مقال اور عدیم المثل ہے ۷۲۵ ۷۲۵
اسکے سات سو پچیس ہوتے ہین اور وہ زمانہ سلطان محمد کا نہین جلوس اوسکا انتیس مین ہے واللہ اعلم

بہاؤالدین ذکریا قدس سرہ کا بیان ۔ سلسلہ انکے نسب کا اسد قریشی کو پہونچتا ہے جد بزرگوار انکے علیشاہ قریشی اول مکہ معظمہ سے مسافر ہوکر خوارزم کو تشریف لائے پہر وہان سے ملتان مین آکر مقیم ہوے اور حسام الدین نام کہ وہ باشندہ ترمذ کے تہے اور وہ صدمات مین چنگیز خان کی وارد ہندوستان ہوکر قلعہ کوٹ کرور مین جو قریب ملتان کے محمود غزنوی نے قبل ضبط کرنے ہندوستان کے بنا کیا تہا سکونت رکہتے تہے دختر سے انکی نکاح کیا تہا ایک فرزند علیشاہ کو پیدا ہوے چونکہ وہ ملیح الوجہ تہے نام مولود کا وجیہ الدین رکہا یہ آپ وجیہ الدین کی وہین کی ہے اور مولد شیخ بہاؤالدین کا بہی شہر ملتان ہے جب شیخ بہاؤالدین دہ سالہ ہوے باپ نے وفات کی شیخ نے اول قران حفظ کیا پس سات برس تک خراسان مین واسطے کسب علوم کے رہے من بعد اسکے بخارا گئے وہان سے مکہ معظمہ کا سفر کیا اور وہان سے مدینہ منورہ آئے پانچ برس جوار مین مزار پاک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے جب یہ شرف حاصل ہوا بیت المقدس کو واسطے زیارات انبیا علیہم السلام کے تشریف لیگئے من بعد بغداد آئے خدمت مین شیخ شہاب الدین سہروردی کے سترہ روز مین کسب کمالات کرکے وہان سے رخصت لی اور قطع منازل کرکے پہر ملتان مین رونق افزا ہوے مدت تک بندگان خدا کی ہدایت کی سلطان غیاث الدین تغلق نے آپکے اوصاف حمیدہ سے معتقد ہوا ارادہ کیا کہ دہلی کو بولا کر رونق افزا ہوے چاہا کہ معمورہ دہلی مین بود وباش کرین جاگیر واسطے مدد معاش کے مقرر کی آپنے قبول نفرمایا غرض پہر ملتان کو لوٹ آئے وہین وفات کی مزار شریف آپکا ملتان مین ہے اور سلسلہ خلافت بارہ واسطے ہوکر خواجہ حسن بصری سے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو پہونچتا ہے ۔ شیخ صدر الدین ملتانی بن شیخ بہاؤالدین ذکریا کا بیان ۔ چونکہ شیخ بہاؤالدین موصوف کے سات فرزند تہے

اور مال بہت متروکات سے آن جناب کے بحکم شریعت غرا سوا اسباب و اجناس کے ساٹھ لاکھ روپے نقد
شیخ صدر الدین کو میراث ملی آپنے اوسی روز و شب مین فقرا پر قسمت کیا اور مدت تک مسند ہدایت پر
متمکن رہے آخر عمر مین خرقہ خلافت شیخ شہاب الدین سہروردیکا اور دوسرے تبرکات جو قبلہ گاہ شیخ
بہاء الدین سے انکو پہونچے تھے فرزند ارجمند شیخ رکن الدین ابو الفتح کو مرحمت فرمایا اور جانشین و
خلیفہ اپنا کرکے سنہ سات سو سات ہجری مین عالم رحمت الہی ہوے ۞ شیخ رکن الدین بن شیخ
صدر الدین کا بیان ۞ یہ شیخ بہت عظیم القدر تھے علوم معقول و منقول سے بہرہ کامل رکھتے تھے نظر
اپنے جد بزرگوار کے تھے نقل ہے ایکروز بہاء الدین چارپائی پر بیٹھے تھے اور شیخ رکن الدین چار سالہ
چارپائی کے باہر رہتے تھے ناگاہ ایک دستار دادا حضرت کا دہا کر سر پر رکھ لیا شیخ صدر الدین قبلہ گاہ نے
آواز دیا کہ ای رکن الدین یہ بے ادبی مکر بکری اوتار شیخ بہاء الدین نے فرمایا ای صدر الدین منع مت کر اسے
استحقاق ہے سر پر رکھا ہی مین نے دستار اوسے بخشا وہ دستار سیاہی بندہا ہوا صندوق مین بند کیا
ہوا تھا روز جلوس سجادہ پیرشانی کے اوسکو سر پر رکھا اور خرقہ جو شیخ شہاب الدین سہروردیکا
ملا تھا اپنا اوسپادہ نشین کیا چونکہ جناب کو کوئی فرزند نہ تھا آخر عمر سجادہ اور خرقہ ایک برادر
زادہ کو عطا فرمایا لیکن مجموعہ اولیا مین لکھا ہے کہ شیخ رکن الدین کو فرزند تھے بعد انکے مسند آبا پر
متمکن ہوئے اور بارہ پشت تک یہ سلسلہ جاری رہا نام جناب کا تاریخ نے گم کیے ۞ شیخ نجم الدین علاء الدولہ
سمنانی قدس سرہ کا بیان ۞ یہ حضرت کاملان وقت سے اپنے تھے مرید اور خلیفہ شیخ نور الدین عبد
الرحمن اسفراینی کے سلسلہ انکی بیعت کا شیخ نجم الدین کبری کو پہونچتا ہی آپ عہد مین سلطان محمد
خدابندہ کے تھے کہنا آپکا ایسا ہی کہ زمانہ خلفاء عباسیہ کے بعد درمیان دو گروہ صفویون اور شافعیون کے

فساد عظیم برپا شہر مین جنگ ہوئی ساٹھ ہزار آدمی طرفین سے مارا گیا اوس وقت خدابندہ نے حکم کیا کہ نام
خلفاء راشدین اربعہ کا خطبہ سے نکالکر نام دوازدہ ایمہ طاہرین علیہم السلام کا شریک کرین جب ایلچی یہ حکم
لیکر اصفہان کو آیا وہان ایک شخص دانشمند تہا اوسنے فتنہ آغاز کیا چاہا کہ یہ حکم جاری ہو اوس خلقت خدا
باشندگان اصفہان کو بہت ضرر پہونچا علاء الدولہ فرماتے ہین کہ مجہے ایکروز راہ مین وہ شخص ملا مین نے کہا تو ایسا
دانا ہوکر یہ کیا فتنہ برپا کر رکہا ہی تجہے نہین معلوم کہ حضرت ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے سوا نام خدا اور رسول
کے اللہم صلی وسلم علیہ کسو کا نام خطبہ مین نلیا پہر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوے جناب صدیق کا
نام شریک نکیے اسیطرح پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بہی اون دونو خلیفون کا ذکر خطبہ مین نفرمایا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوے پہر جناب حسن رضی اللہ عنہ کسو نے کسو کا نام داخل نکیا بعد اسکے جب خلافت
بنی امیہ کے ہاتہ آئی یہی دستور جاری رہا مگر جب عباسی ہوے یہ چاہے کہ اپنا نام خطبہ مین ہو علما
اور عقلمندون سے مشورہ کرکے کہا کہ اول نام خلفاء اربعہ کا لیا جاے بعد سلطان کا تا خلایق عیب نکرے
تب خطبہ ثانیہ مقرر ہوا وے بولا خطبہ ثانی موقوف خطبہ اولی پر اکتفا کرو یہ کیا ضرور ہی کہ نام دوازدہ امام کا
ہو مین نے سمجہایا کہ بہائی یہ بہی ایک تقلید ہی حسب الحکم عباسیون کے تین سو برس تک ذکر خلفا کا رہا اگر دس
واسطے دفع فتنہ کے دوازدہ امام کا مذکور ہوا ہو کیا قباحت ہے ابتدا اہل تشیع کی ملک ایران مین ہی عمر
علاء الدولہ کی ستر سال وفات اکیسوین تاریخ سنہ سات سو تین تیس ٭ سید احمد رفاعی قدس سرہ کا بیان
سید احمد رفاعی یہ فرزند ہین ابو الحسن رفاعی کے سید احمد رفاع صاحب مقامات اور صاحب تصرف تھے
ہزار ہا آدمی خدمت مین انکی تربیت پائے اور وہ اولاد حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ کے ہین خرقہ خلافت کا
عبد صاحب قادری سے پایا سلسلہ انکی بیعت کا خواجہ جنید بغدادی کو پہونچتا ہی وفات انکی روز پنجشنبہ

بیسوین ماہ جمادی الاول سنہ آٹھسو ستیاسی ہجری ان حضرت سے ایک گروہ علیحدہ ایجاد ہوا ہی
فقرا انکے گرز رکھتے ہین جب چاہتے ہین ضرب جسم پر کرتے ہین ؞ عبد اللہ شطار قدس سرہ کا بیان ؞ یہ بزرگ ذات
کاملان اہل صوفیہ صفا سے تھے ایک رسالہ شغل شطاریہ تصنیف فرمایا ہی یہ سلسلہ مین طیفوریہ کے تھے
لیکن گروہ شطاریہ انسے اختراع پایا ہی اور شطار ایک علوم باطن سے ہی صاحب جواہر خمسہ نقل کرتا ہی فرمایا
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نَزَلَ عِلْمُ الشُّطَّارِ قَبْلَ الْقُرْاٰنِ فِیْ صَدْرِیْ فَوَقَفْتُ حَقِیْقَةَ
الْاَشْیَاءِ مِنَ الْاَوَّلِ اِلَی الْاَبَدِ منقول ہی آپ ملک پورب مین آئے سلطان ابراہیم شرقی نے کرشمہ چاہا
آپنے فرمایا سہ کسی را بہر کاری ساختند ؞ تم اپنے کام امور سلطنت کے مشغول رہو مین اپنے کام مین
ہون پس انکو حالت عجیب ہوئی ایکجوان بادشاہ کی مگس رانی کر رہا تھا نگاہ کی رومال ہاتھ سے اوسکے
گر پڑا بیہوش ہو گیا جب وہ ہوش مین آیا بادشاہ مرید ہوا وہان سے مالوے کو گئے بادشاہ وہان کا
بہت اعزاز و اکرام کیا شہر مندو مین انکو لا کر رکھا مدت تک ہدایت کرتے رہے اور محمد غوث گوالیری
انکے سلسلہ مین ہین بعض کہتے ہین عبد اللہ شطار اولاد سے شہاب الدین سہروردی کے ہین سلسلۂ خلافت کا
نو واسطے ہو کر بایزید بسطامی سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہی اور بعض کا مقولہ ہی سلسلہ
انکے ارادت کا پانچ واسطے سے نجم الدین کبری کو پہونچتا ہی چونکہ وفات انکی شہر مندو مین ہوئی ہی
مزار قلعہ مندو مین ہی ؞ سید پیارے چشتی قدس سرہ کا بیان ؞ عرف بابا پیارے آپ درویش صاحب وجد
حال تھے مرید سید ید اللہ نبیرۂ سید محمد گیسو دراز کے ایکدن سید محمد نے سید پیارے سے پوچھا کہ تم
کسی پر عاشق بھی ہوئے تھے آپنے پہلے تو شرما کر انکار کیا پھر عرض کی کہ ایک ہندوانی پر عاشق ہوا تھا فراق
مین اسکے زنار گلے مین باندھا بتخانہ مین پرستش کی سید محمد نے کنار مین لیا حجرہ مین کھینچ کر لیگئے

ارشاد فرمایا آپ مرید کامل ہوئے دیار گجرات مین بہت مشہور و معروف ہین ؛ شیخ بیاری قدس سرہ کا بیان ؛
آپ خلفا سے شیخ حاجی چراغ ہند کے ہین اور مرید شیخ رکن الدین کے مرد باکرامت صاحب بابرکت
تھے قبر مبارک آپکی پرگنہ حلم پور مین قریب بہرائچ کے ہی ؛ قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ کا بیان ؛
نام اونکا محمد بن عطاء اللہ محمود البخاری ہی جامع علوم ظاہری و باطنی کے ذوق سماع کا غالب حال تہا
سیر العارفین مین لکہا ہی کہ والد آپکے سلطان معز الدین سام کے وقت مین جب بخارا سے وارد دہلی کے
ہوے تھے یہ بہی ہمراہ قبلہ گاہ کے تھے جب والد نے قضا کی آپ قاضی ناگور کے ہوئے تین سال بعد حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ اپنے طرف بلاتے ہین صبح تجرد اختیار کیا مسافر ہوکے بغداد کو
تشریف لیگئے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی ملازمت مین پہونچے مرید ہوے ایک سال خدمت
مین رہے تربیت پائے کسب کمالات کیا دولت سے خرقۂ خلافت کے بہرہ مند ہوئے فیض پایا اوس زمانہ
مین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ہی بغداد مین تھے خدمت سے اونکی بہی بکمال محبت و اعتقاد کے
مشرف ہوئے پہر طرف مدینہ منورہ کے توجہ کی ایک سال دو مہینے حرم روضہ مطہرہ کی مجاورت کی پہر مکہ معظمہ کو
آئے ایکسال وہان مجاوری کی بہت سے اولیا کبار کو پایا نعمت حاصل کی سیر کرتے ہوئے زمانہ مین
سلطان شمس الدین التمش کے دار الخلافت دہلی مین تشریف فرما ہوئے صحبت مین خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی کی رہے حیات دمات ہر دو حالمین اون سے جدا نہوے چنانچہ مزار ہر دو بزرگوار کا ایکجا ہی سلسلہ پیری
مریدیکا جیسے واسطہ ہوکر بدیع الدین زندہ شاہ مدار کو پہونچا ہی ؛ حضرت شاہ بدیع الدین زندہ شاہ مدار
قدس سرہ کا بیان ؛ آپ اسلاف قریش سے ہین اولاد مین صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
کے موضع چنار مین مواضعات و مضافات سے حلب کے متولد ہوے ہین شاہ مدار آپکا لقب ہی اور کنیت

ابو محمد نام بدیع الدین شیخ علی بن شاہ عنہ آپ مدت تک قالبی مین ہے اس عصر مین قادر نام بادشاہ تہا اسکی
ناخوشی ہوی سبب اسکے شاہ سراج الدین نام مرشد سے سلطان کے حضور درمیان آئی گو آپ کشف و کرامات مین
طرح سے غالب آئے مگر تب سے سلسلہ پیری مریدی کا ترک کیا بعد انکے مرید لوگ دوسری جا سے کسب کمالات کر کے خانوادہ
نام سے انکے رواج دیا پہر فوج آئے وہان سے بحسب اشارہ باطنی خواجہ معین الدین کے مکنپور مین اقامت قبول کیے
مدت عمر انکی دو سو باون سال کے ہتی آپ چند سال عالم حاضر مین رہا کرتے تہے اور چند سال غایب مین
شجرہ زندہ شاہ مدار کا شاہ طیفور شاہ او امین الدین شامی او سری سقطی او خواجہ معروف کرخی او خواجہ داود
طائی او خواجہ حبیب عجمی سے حسن بصری کو پہونچتا ہی اور نسب نامہ بتیس واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو والدہ کا نام
بی بی حاجرہ خاص ملک بنت حامد بن محمود بن عبد اللہ بن احمد آدم بن محمد بن قمر الدین بن طیفور بن قوام الدین
بن شمس الدین بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الباقی آپ نے فرمایا ہی جو کہ یہ نسب نامہ جانے اور یاد رکہے
مین عالم باطن سے مدد معاون اوسکا ہونگا ﴿ شیخ صفی الدین حنفی قدس سرہ کا بیان ﴾ کتب معتبرہ مین لکہا ہی
کہ [illegible] واسطہ مین نسل سے نوشیروان کی ہین ہمیشہ قصبہ دہلی مین تشریف رکہتے تہے علم و فضل و کمالات
باطنی مین ثانی حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تہے کمال انکا تصنیفات سے ظاہر ہی بموجب حکم جناب رسالتماب
صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم رویا مین ریاضت شاقہ کہنچی اولیاء کامل ہوئے آخر وقت شیخ اسمعیل کو قائم مقام
اپنا کر کے عالم بقا کو نقل فرمایا اور قصبہ دہلی مین مدفون ہوئے ﴿ سید حسین مخدوم جہانیان جہانگشت المشہور سید
جلال بخاری قدس سرہ کا بیان ﴾ ولادت جناب کی شش سو سات ہجری ماہ شعبان عین برات کی ثمین
ہوئی ہی آپ یکتا زمان روزگار سے ہین علوم ظاہری و باطنی سے کامیاب اور فقر و استغنا مین بے نظیر تمام
امور صوری و معنوی مین قدم انکا مبارک ہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتا او آپ کے

وہ بھی سید جلال نام اول شہر بخارا سے ملتان مین وارد ہو کر شرف ارادت و خلافت سے شیخ بہاء الدین
ذکریا علیہ الرحمہ کے مشرف ہوئے پھر اُن جناب سے رخصت لیکر قصبہ اوچہ مین سکونت اختیار کی وہان جب
متاہل ہوئے تین فرزند نامدار آپکے وجود مین آئے سید احمد کبیر سید بہاء الدین سید محمد پھر سید احمد کبیر
جب سن بلوغ کو پہونچے اون سے دو فرزند بے نظیر متولد ہوئے بڑے فرزند ثانی سید جلال الدین حسین
المعروف مخدوم جہانیان صاحب اور چھوٹے سید صدر الدین المشہور شیخ راجو قتال جنکا ذکر آئیگا مخدوم
جہانیان بڑے فرزند مرید والد بزرگوار سید احمد کبیر کے ہوئے اور شیخ راجو قتال مرید اور خلیفہ حقیقی بھائی ثانی
جلال الدین حسین کے واضح ہو کہ سید جلال الدین حسینی نے اول خدمت مین رکن الدین ابو الفتح بن شیخ صدر الدین
بن شیخ بہاء الدین ذکریا کے رہ کر تربیت پائی اور ان سے خرقہ پیراہن سہروردیہ کا پہنا اور حسب
الفرمان شیخ واسطے زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا و قدرا کے نکلے اسمین اکثر مشائخ وقت کو پایا
ہر ایک سے استفادہ حاصل کیا پھر مکہ معظمہ مین امام ابو عبد اللہ یافعی کے معتقد ہو کے بیشتر ربع مسکون کا سفر کیا
اکثر مشائخین سے ملاقات حاصل کی واضح ہو کہ آپنے اکتالیس مشائخ سے ملکر خرقہ خلافت چودہ خانوادہ کا پایا ہے اور سیر العارفین
والا لکھتا ہے کہ تین سو مشائخ صاحب ارشاد سے نعمت باطنی حاصل کی ہے اور خرقہ اجازت کا ہاتھ سے انکے پہنا ہے
سلطان تغلق شاہ نے خدمت فقرا و خانقاہ محمدی کی مع چالیس موضع وجہ اخراجات انکے مقرر کر کے آپکے سپرد
کیا تھا چونکہ انکو شیخ رکن الدین سے ممانعت ایسے امور کی تھی اجازت کسی عالم مین شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی
کی قبول کیا ایکروز کا مذکور ہے کہ آپ روضہ متبرکہ مین شیخ بہاء الدین ذکریا کے جا رہے چونکہ وہ عید کا دن تھا طلب عیدی کی
آواز آیا کہ مینے تجھے مخدوم جہانیان نام بخشا پھر روضہ مین صدر الدین کے گئے وہان بھی یہی ماجرا گذرا پھر روضہ مین
شیخ رکن الدین کے حاضر ہوئے اودہر بھی ایسا ہی ہوا تب سے یہ لقب آپکا قرار پایا کہتے ہین علاء الحق

بنگالی نے وصیت کی تھی کہ نماز جنازہ کی مخدوم جہانیان گذارینگے کوئی سبقت نکرنے انتظار کرنا مخدوم
اونکے حیران تھے کہ مخدوم جہانیان یہان سے مسافت بعید پر ہین قصبہ اوچہ دور ہے کیا آئینگے اسی باتین تھے
کہ آپ پہونچے اور نماز ادا کی پہر چند بنگالہ مین رہے شیخ نور قطب عالم فرزند علاؤ الحق کی تربیت کی
شیخ نے انواع نعمت کا ایثار کیا من بعد آپ شہر جونپور مین آئے سلطان ابراہیم شرقی نے مع جمیع سردار
اعیان سلطنت کے بیعت کی کئی ہزار آدمی مرید ہوئے پہر گجرات کو تشریف لے گئے سلطان گجرات
مع جمیع اکابر اپنے پیالہ انکا پایا مشہور ہے کہ آپ حسن فقر سے مدد افزا کرتے تھے نعمت سلب کے لیتے تھے
بعضے کہتے ہین پہلی ملاقات مین ایسی آمیزش کرتے تھے کہ وہ درویش بدل متوجہ اور بیقرار ہو کر سب نعمت
اپنی آپ پر تصدق کر دیتا تھا ستتر برس آپ زندہ رہے ہین انتقال انکا دسوین ماہ ذیحجہ ۸۶ سنہ
آٹھ سو چہیاسی مین روز چہار شنبہ کہ روز عید قربان کا تھا اور آخر عہد مین سلطان فیروز شاہ بادشاہ
دہلی کے بلدہ اوچہ مین ہوا ہے مزار مبارک انکا خطہ اوچہ مین ہے اور نسب شریف انکا بارہ واسطے
حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے اسطرح سید جلال بخاری المشہور مخدوم جہانیان جہان
گشت بن سید سلطان سید احمد کبیر بن سید جلال بخاری اول بن سید جلال سرخ تا آخر بارہ واسطے تک

شیخ سراج الدین سوختہ قدس سرہ کا بیان + آپ کمال اولیا سے تھے اول خدمت مین مخدوم جہانیان کے
رہے تربیت پائے وہ لوگ جو علم ظاہر رکھتے ہین امامت پر شیخ کی انکار کرتے تھے مخدوم نے سنکر فرمایا کہ
شیخ سراج الدین جبتک کعبہ کو آنکہ سے اپنی نہین دیکھتا ہے تکبیر تحریمہ نہین کہتا نماز نہین پڑھتا
مرآۃ الاسرار مین لکہا ہے کہ جب شیخ بدیع الدین ہرمز سے کالپی کو آئے اور ترقی پائے اسوقت قادر شاہ
پوتون سے سلطان فیروز شاہ دہلی کے حاکم کالپی کا تھا اور مرید شیخ سراج الدین کا آرزو سے

ملاقات کی بدیع الدین پاس آیا خادم کہے کہ اسوقت فرصت نہین ہے آپ مشغول یاد الہی کے ہین چونکہ بعضے
حرکات انکے بحسب ظاہر خلاف شرع شریف کے تھے اسکا غرض نے قابو پاکر عرض کی کہ زندہ شاہ مدار اسوقت ایک حجرہ کے بیچ
ملاقات مین ہین سلطان کو غیرت آئی حکم کیا کہ زندہ شاہ مدار ملک سے میرے نکل جاوین آپنے بددعا کی معًا
تن پر قادر شاہ کے چھالے پڑ گئے گرمی سے حرقت کی بیٹھا ہوا شیخ سراج الدین پیر سے رجوع کیا پیر نے خرقہ
اپنا اوتار کر اوسکو پہنا دیا تسکین دی یہ خبر مدار صاحب نے سنی فرمایا شیخ سراج الدین کیون نہ جل گیا
غرض انکے جسم پر آبلے نکل آئے حرقت سے اوسکی جان چند روز مین بحق تسلیم ہوئے اس سبب سے انکا سوختہ
کہتے ہین ۞ شیخ راجو قتال قدس سرہ کا بیان ۞ آپنے خرقہ خلافت کا پدر والا قدر سید احمد کبیر اور
برادر بزرگ مخدوم جہانیان سید جلال بخاری سے پایا ہے تاہون نام ایک ہندو اوسوقت طرف سے سلطان فیروز شاہ
کے حاکم خطہ اوجہ کا تھا بعد اسکے جب آپ کسی تقریب سے دہلی کو آئے وہ مسلمان ہوا آپنے نام اوسکا
عبد اللہ رکھا مدت بعد ایکوقت تکبر سے روبرو آیا شیخ راجو نے نگاہ قہر سے دیکھا پاؤن سے گرا
فریاد کی جلا جلا لوگ مشکون سے پانی ڈالنے سود مند ہوا ایک ساعت مین ہلاک ہو گیا آپ زمانہ مین
فیروزشاہ کے بیچ عہد تک سلطان مبارک شاہ بن مسند عالی خضر خان کے مسند سجادہ پر متمکن رہے
جب آپنے وفات پائی اوجہ مین دفن ہوا سید صدر الدین فرزند انکے بھی قصبہ اوجہ مین مدفون ہین
وفات انکی شب شنبہ سولہوین جمادی الثانی کی ۸۲۷ سنہ آٹھسو ستائیس زمانہ مین مبارک شاہ بن
مسند عالی خضر خان بن ملک سلیمان کے ہے ۞ خواجہ مسعود بک قدس سرہ کا بیان ۞ آپ اکمل اولیاء عصر
مین نام اصل شیر خان اقربا سے سلطان فیروز شاہ کے مدت تک لباس اغنیا مین اہل دول تھے
یکبیک جذب حق کا دل مین سمایا خدمت مین ایک فقیر کامل صاحبدل کے پہونچے چند سے اونکے معتقد

رہے

رہے پہر شیخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین امام کے مرید ہاے ہو ملفوظ مین خواجگان چشت کے لکھا ہی کہ آپ
خلفاؤن سے پیر طریقت سلطان المشائخ شاہ نظام الدین اولیا کے ہین اکثر حالت سکر مین رہا کرتے
پہتے آنسو آپکی آنکہہ سے ایسے گرم نکلتے تھے کہ اگر کسیکے ہاتہہ پر گر جاتے تھے ہاتہہ جل جاتا تھا تصنیفات
آپکے بہت ہین دیوان اشعار کا آپنے بموجب ارشاد خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے لکہا ہی
اقسام اقسام کے کلمات لطیف اوسمین مندرج ہین یہ ایک فرد اوسکی ہی سہ رفت مسعود بک
جملہ صفات بشر * چونکہ ہمان ذات بود بازہمان ذات شد * جملہ اشعار سے اونکے جو بطریق مناجات ہین
یہ دو بیت آخر کے ہین سہ مرا آرزو ئیست ویرانہ یا رب * بحق نبی زود گردان میسر * انا الحق کنان بر سر
دار قصیم * چو منصور نفس گردن مطہر * چنانچہ ہما ہی گذرا ایکروز حالت ہوئی اوسمین راز کو فاش کر دیا علما
ظاہر کے متفق ہوکر آخر سلطنت مین فیروز شاہ کے قلعہ فیروز آباد کے تلے کنارے جمون ندی کے اعضا کو انکے ٹکڑے
ٹکڑے کرکے پانی مین ڈالدئے بعد اس واقعہ جانسوز کے ہر چند کہ مریدان جمع ہو کر پانی مین جال ڈالا تاہ مین ندی کی
ہو تلاش کی وہان تو پتا نہ لگا بعد بہت تردد کے تمام اعضا مبارک شیخ خاص حجرہ نظام الدین اولیا کے
کیلو کہڑی پر جو لب دریا جمون کے واقع ہی ایکجا فراہم سبکے سب ملے ہاتھ ہو کے بہم پائے اوسجا مدفون کیا جو تمنا
کہ دلمین تہی ظہور مین آئی مشاہدہ سے شاید کے شبہہ سے ہو طلب مین مطلوب کے معلوم ہو تفصیل اوسکی یہ ہی
کہ ایکوقت جامع مسجد مین خواجہ مسعود بک اور سید محمد گیسو دراز ہر دو رحمہما اللہ بیٹہے ہوے تہے جماعت نماز جمعہ
کی تیار ہوئی جو ہین امام مسجد نے تکبیر تحریمہ کہی اغوا سے نفس امارہ کے شیطان کے طرف سے یہ خیال خاطر مین
گذرا کہ آج ایسے دو بزرگوار میری اقتدا مین ہین اگر یہ کلمہ خیر میرے حق مین کسی امیر یا بادشاہ سے کہین
تو میری سات بیٹیان ناکتخدا ہین انکی شادی ہو جائیگی مسعود بک نے کشف باطن سے پایا اور

باآواز بلند کہا کہ اے امام مسجد یہ وقت عبادت الٰہی کا ہے خیال فاسد تیری خاطر میں گذرا خدا تیرا اثیر
یاد ونکے تلے ہے بعد ادائے نماز جمعہ تمام عام خلایق اس کلمہ کو کلمہ کفر اطلاق کرکے اتفاق سے علمای ظاہر کے محضر قتل پر
خواجہ مسعود بک کے لکہا اور شہادت اپنی تصرف باطن سے دریافت کرکے ایک مرید یگانہ سے اپنے کہ وہ
السیادات سید صیف سید ہے یہ ہین وصیت کی کہ جب ظاہر کے لوگ ہجوم کرکے قتل کرین اور اعضا جدا کرکے
آب جمنا مین ڈالدین دریا کو ایسا جوش ہوگا اور طغیانی کریگا کہ تمام شہر غرق آب ہوتے خلقت مضطر
ہوکر تمسے رجوع کریگی اور علاج چاہیگی تم اوسوقت بشرطیکہ حاکم یہا نکار کی ہنی جو صاحب جلال ہے فلان درویش
خاکنشین کو کہ شہید ساکن آتش عشق کی کانون باطن مین اوسکے مشتعل ہے عقد ازدواج مین دیوے اور طالب
مطلوب سے ملے اوسدم یہ جبہ میرا کہ تمہین دیتا ہون آب جمن مین ڈالدینا سب ٹکڑے اوسمین جمع ہوکر مجسم
ہنجائینگے کنارے پر دفن کردینا جوش بیٹھ جائیگا خلایق شہر کی غرق ہونے سے امن پائیگی غرض
بعد واقع ہونیکے مرید اونکے متوجہ مسجد کے ہوئے اور ایسا کہا کہ دعوی ہمارا طائفہ ظاہر پرستون سے یہ نہین
ہے کہ یہ فی الحقیقۃ کور باطن چشم نابینا ہین مگر اونسے جو اہل باطن عارف ہین اور دیدہ دانستہ قتل
ناحق جایز رکہا اونسے کلام ہے اسواسطے کہ اس مین جناب پیر امام ٹہرا ہے اور دنیا کے اسکے ساتھ لڑکیون
کی شادی کے لئے بس کرتا ہے کیہ دو اور دیکہو غرض جب گدالی لگائی اور سرزمین کا داکیا ساتہ اور
تنگ رہنے کے اوس فتنہ مین تہے پس فیما بین سید حنیف اور سید محمد گیسو دراز کے کہ ہر دو
صاحب دل تہے چند کلمات خلاف ظاہری پر نزاع وقوع مین آئی سید حنیف بولے اولاد آپکی
دنیادار ہوگی اور سید محمد نے فرمائے کہ اولاد تمہاری نزدیک تمہارے مزار کے نہ رہیگی چنانچہ ابتک ہر دو
بزرگوار سے اثر سخن ہر ایک کا دوسرے پر ظاہر ہے اے ریلدہ بیدر مین یہ ضابطہ مقرر ہے کہ جو مردم

اولاد بین

اولاد مین سید محمد گیسو دراز حسینی کے ہین روضہ مین السیادات کے ہین جاتے ہین اندیشہ اپنی تقلیب کا ہی ہر
اور عوام الناس کی یہ رسم ہی جس روز کہ السیادات کی زیارت کرتے ہین اُس دن واسطے زیارت روضہ
منورہ مین ابتد حسینی بندہ نواز کی مخدوم سید محمد گیسو دراز کے ہین جاتے ہین مگر دوسرے روز اور قبر خواجہ
مسعود بک کی انکے بیرون مقبرہ مین قریب مقام خواجہ بختیار کاکی کے ہی ؛ مخدوم شیخ اخی راجگیری قدس
سرہ کا بیان ؛ نام اصلی آپکا جمشید ہی جب آپ شرف ملازمت و ارادت سے مخدوم جہانیان
کے مشرف ہوے و حضرت کمال لطف سے آپکو اخی فرماتے تھے اسی لئے اس لقب سے مشہور
ہوے آپ قوم افغان سے ہین وطن اصلی موضع ایراو مین اعمال ہرگنہ دریاباد سرکار آودہ سے
واضح ہو کہ جب آپ مرتبہ کمال کو پہونچے الہام غیب سے صاحب ولایت قنوج مین ہوے اور وہان خلقت نے
اژدہام کیا اس سے متنفر ہوے مزاج سکونت قنوج کی بیجا ہی تب راجگیر مین کنارے پر دریاے
گنگ کے ایک گوشہ ویران تہا جا رہے اسجا بہی شہرت انکی بہت ہوئی خواجہ جہان کو نظر
قبول سے صاحب کی سلطنت جونپور میسر ترقی ہوئی شاہ نظام بیشتر تہا کو شیخ اخی کے تہے ذوق سماع کا
قدس سرہ کو بہت تہا یہانتک کہ ایکوقت موسم مین ہولی کے کہ ہندوان مثل نوروز ولایت کے ہی استماع
سماع و نغمہ سے حالت وجد مین مستغرق ہو کر تین روز تک ان لوگونمین وجد کرتے رہے اسپر شور و
غوغا ہوا تمام خلق شہر قنوج کی جمع ہوئی آپ نے اختیار جامہ چاک ہمراہ انکے ہو جب غوغا زیادہ ہوا
قاضی مفتی مشایخ نے فتوی تعذیر کا لکہا محضر قتل ہوا اسپر سے تیار ہوا اگر سید منجملہ صاحب کی مہر
کرنے پر کہ دوسرے حلقہ اکابر علما تہے ایسا فرمایا کہ ہم گرفتاران النفس کو کیا مجال جو مزاحم احوال دوستان
حق کے ہون وہ کاغذ سعی سے سید محمد کی سکار رہا تمام مدعی طرح طرح کی ملامین گرفتار ہوے پس

صاحب کتاب ترقی کرتا ہی ایسا لکہتا ہی کہ اولاد عمّیون کی اجتک اون بلیات سے نجات نہین پاتی ہی کتب مین
مذکور ہی کہ رحلت شیخ اخی کی روز شنبہ دسوین تاریخ شوال کی گہر مین ایک بدہیا واقع ہوئی بیزن رونے لگی اور
نوحہ کرنے کہ افسوس یہ مرد عارف فانی منتقل کہ روز بحش فان وفات کی مخدوم نے کفن سے سر نکالا اور کہا کہ ای
بدہیا آجکا روز اگر نزدیک تیرے منحوس ہی تو ہم کل مرینگے پس چہار شنبہ گیارہوین کو آپ راہی پردہ ہوے
سن وفات نظر مین نہین آیا لیکن آخر سلطنت مین سلطان ابراہیم شرقی کے حیات تہے چونکہ
آپ لاولد تہے خواہر زادہ شیخ نور الدین ولد قیام الدین ساکن موضع ایراموہن کو فرزندی کی جگہ
تربیت کی یہی جانشین ہوے پہر اونہین اولاد بہت ہوئی ذکر شیخ سلیم چشتی قدس سرہ کا بیان
شیخ سلیم بن بہاء الدین اولاد سے شیخ فرید شکر گنج موضع سیکری مین تہے اکبر بادشاہ جب اواخر
عمر مین آپکا معتقد ہوا آپ نے فرمایا اس موضع کو آباد کرو بادشاہ نے آباد کرکے نام اوسکا فتحپور رکہا
وفات آپکی سنہ ۹۷۹ نوسو اوناسی مین ہوئی اور مدفن فتحپور سیکری مین ہے ذکر حضرت بندگی شاہ نظام قدس
سرہ کا بیان آپ مرید سید محمد حضرت راجے کے ہین خرقہ خلافت کا انہین سے بندگی شیخ مخدوم
جونپوری کے پہنا آپ قطب وقت تہے خرق عادات احباب کے اظہر من الشمس ہین آپ فرزند شیخ عثمان کے ہین
ولادت آپکی سنہ ۹۰۰ نوسو ہجری مین کہ وہ زمانہ سلطان سکندر لودی کا تہا قصبہ انہتی دونکر کے ظہور ثانی تک
اکیاسی برس آپ قید حیات رہے ہین کمالات مین جناب کے لکہا ہی کہ بہت ہین اور وفات ہیچ نوسو اکیاسی کی ۹۸۱
سلطنت مین جلال الدین اکبر بادشاہ کے ہوئی ہی مادہ تاریخ کہ او ماد دو ہی پیوست اور دوسرا شیخ جہانی
۹۷۹ ۹۸۳
مگر عدد اول کے نوسو تراسی ہین اور دوسرے کے نواسی واللہ اعلم ذکر شیخ معروف جونپوری قدس
سرہ کا بیان آپ مشاہیر مشایخ سے ہین اور مرید مولانا الہداد مشایخ صاحب مجاہدات و ریاضات

اور صاحب

اور صاحب ذوق وحالات مریدون سے اونکے دو صاحب نامور ہوے ہین ایک شیخ احمد زین جونپور مین بڑے
عالم اور زاہد کمال متورع تھے اور دوسرے شیخ بہنگی شاہ نظام امیٹھوی بھی مرید انہی جناب کے تھے
٭ سید منجھلے صاحب قدس سرہ اور انکی اولاد کا بیان ٭ چونکہ سعی اُن جناب کی محض قبل شیخ اخی کا موقوف
رہا تھا جب کہ گذر او سوم شیخ اخی نے حق مین آپکے اور آپکے فرزندون کے دعا کی تھی کہ دیگدان منجھلے
صاحب کا تا قیام قیامت گرم رہے ہمیشہ صحبت مین سلاطین کے معزز اور مکرم رہے سلطان سکندر لودہی
اور سلطان ابراہیم لودہی در دست پا اپنے سہلایا کرتے تھے بعد وفات آپکے فرزند سید عبد الغفار بہی
اکابرون سے عالیشان ہوئے اڈھائی ہزار روپے واسطے مدد معاش آپکے مقرر تھے بلدہ قنوج تشریف لاکر
قصبہ بہانے مین آپنے باشندگی اختیار کی پھر میر صدر جہان نبیرہ میر صدر الدین نے بعد علم کے رتبہ عالی پیدا کیا
کمالات آپکے بھی مشہور ہین آپ عہد مین جہانگیر بادشاہ کے صاحب نوبت صدر الصدور تمام ملک کے تھے مرقد
شریف جناب کا قصبہ پہانے مین ہے وفات آپکی بیچ سنہ ۱۰۳۱ ایکہزار اکتیس کے ہے بہترین فرزندون سے آپکے
سید نظام کمال جوہر شجاعت وسخاوت سے موصوف تھے خدا پرست شاہجہان نے نوبت اور خطاب
مرتضی خان دیا تھا ٭ سید صدر الدین اولاد سے سید کمال ترمذی کے ہین کہ وے حادثہ مین ہلاکو خان کے
ترمذ سے دہلی کو آئے تھے علاء الدین خلجی نے سید کمال کو بہت اعزاز واکرام سے رکھا پھر قصبہ کنتل مین
وطن اختیار کیا اولاد سے انکی میر صدر الدین وارد قنوج ہوے ہین ٭ شیخ ضیاء الدین نخشبی قدس
سرہ کا بیان ٭ بزرگ تھے نخشب سے وارد ہند ہوکر بداون مین رہے شیخ صاحب وہان پیدا ہوے
جب سن تمیز کو پہونچے علم وفضل مین مہارت عظیم بہم پہونچائی خدمت مین شیخ فرید کی جو پوتے اور
سجادہ نشین قاضی حمید الدین ناگوری کے تھے سر رشتہ ارادت کا حاصل کیا تصنیفات آپکی بہت ہین

جیسا کہ مسلک سلوک اور ربط نامہ یہ کتاب مشہور ہے راقم نے دیکھی ہی ۷۵۱ھ سنہ سات سو اکاون مین وفات
پائی بداون مین قریب روضہ شیخ بدر الدین صاحب ولایت کے مدفون ہوئے یہ قطعہ اُن سے ہی قطعہ
بخشی چیز با زمانہ بساز • ورنہ خود را نشانہ ساختن است • عاقلان ہمان چنین گویند • عاقلی با زمانہ
ساختن است • ذکر شیخ شرف الدین یحیی منیری قدس سرہ کا بیان • آپ مرید اور خلیفہ شیخ نجیب الدین فردوسی کے
ہین واضح ہو کہ قصبہ منیر مین ایک بزرگ تھے یحیی نام باپ شیخ شرف الدین کے انکے واسطے ملاقات انکے جایا کرتے
تھے وہ انکی تعظیم کیا کرتے تھے ایکدن یہ بموجب عادت جو گئے وے بزرگ نے تعظیم نکی اور فرمایا کہ مین جسکی تعظیم
کرتا تہا وہ اب شکم مادر مین ہے لیکن کہ والدہ شیخ کی بے وضو انکو دودھ نہ دیتی تھی جب بزرگ ہوئے
صاحب کشف و کرامت ہوئے اور جب انکو رشد انکو ہوا ماں سے کہا بجاے میرے انہین پرورش کیجیے اور آپ
رخصت ہو کر دہلی مین آئے ملازمت مین شیخ نظام الدین کے پہونچے اور ایک ساعت مین پایا اذن
رخصت کا پایا اور قصبہ پانی پت مین آکر شرف صحبت شاہ شرف بو علی قلندر کے ممتاز ہوے خوارق
انکے بہت ہین وفات روز پنجشنبہ چھٹی شوال کی ۷۸۲ھ سات سو بیاسی زمانہ مین فیروز شاہ کے قبر شریف
جناب کی دہلی مین ہے • ذکر شمس الدین پانی پتی قدس سرہ کا بیان • وے جناب مرید اور خلیفہ شیخ
علاء الدین صابر کے تھے غایت تجرد سے لباس قلندرانہ جو ہی پہنے رہتے تھے سلسلہ نسب کا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کو پہونچتا ہی مدت تک دیار ترکستان مین رہے کسب علوم کیا جب کشفاً اذن
پایا دیار ہند مین آئے پس قصبہ کلیر کہ مین خدمت مین شیخ علاء الدین صابر کے پہونچے بمجرد مشاہدہ
جمال کے قدم اوپر رکھا شرف بیعت سے مشرف ہوئے شیخ نے آخر عمر مین خرقہ خلافت کا اور نعمت باطنی جو
شیخ فرید شکر گنج قدس سرہ سے پائے تھے شمس الدین کو بخشا اور ایسا کہا خدا کا چاہا ایسا ہی کہ تم

پانی پت مین آرام بکرو عرض کی وہان بو علی قلندر ہین فرمایا تم جب جاؤگے وہ وہان سر زہینگے وہ موضع بودکہڑ
کو چلے جائینگے اونکی عمر تمام ہو چکی ہی ایسا ہی ہوا شہرت عظیم پائی صاحب ولایت ہوئے نوین شعبان کو
وفات کی قبر اُن جناب کی قصبہ پانی پت مین حضرت جار و اخلاق کی ہی سن وفات نا معلوم لیکن ہمعصر چراغ دہلوی
کے عہد مین سلطان فیروز شاہ کے ہین ❊ شیخ جلال الحق پانی پتی قدس سرہ کا بیان ❊ وہ حضرت
مرید اور خلیفہ اور جانشین شیخ شمس الدین ترک کے ہین نسب شیخ صاحب کا چند واسطے سے امیر المومنین
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہی ایک روز عین جوانی مین لباس فاخرہ پہنے ہوئے عدا
لگائے ہوئے عراقی گہوڑے پر سوار راہ مین چلے جاتے تہے یکایک نگاہ شیخ شمس الدین کی اونپر
پڑی کشف باطن سے کہنچا گہوڑے سے نیچے آئے قدمون پر گرے اسباب و املاک جو تہا تاراج
مریدین کیا نعمت سے سرفراز ہوئے بعد مدت کمال پایہ اکیا کہ شیخ احمد عبد الحق مرید شیخ کے ہوئے
تیرہوین تاریخ ربیع الاول کی عصر مین سلطان محمود بن فیروز شاہ کے وفات پاکر قصبہ پانی پت مین مدفون
ہوئے ❊ شاہ شرف الدین بو علی قلندر قدس سرہ کا بیان ❊ آپ قلندر مشرب تہے کہ روحانیت
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی تربیت پائے شان رفیع حاصل کی مشہور آفاق ہوئے مستانہ وش
ہمیشہ غرق لجۂ یاد حق رہتے تہے فیروز شاہ بہت معتقد انکا تہا نقل ہی کہ جب ایک خواجہ سرا
حاکم پانی پت کا ہوا خلق نے جور و ستم سے اوسکے استغاثہ حضرت پاس لایا آپنے سلطان فیروز شاہ کو
نامہ لکہا اس مضمون کا شحنۂ دہلی را اعلام آنکہ ظالمی پیش بریدہ و پس دریدہ بخلق خدا ایذا میرساند
اگر بجا او دیگرے فرستے بہتر والا بجاے تو دیگر میرسد سلطان فیروز شاہ بمجرد مطالعہ کے خواجہ سرائے
مذکور کو معزول فرمایا اور حضرت سے عذر چاہا آپ اکثر یہ شعر فرماتے تہے ☆ کرشمہ دست دہد

وصل ہو از غایت شوق دو تا قیامت نشود صبح دمیدن نہیم ﴿ آپ صاحب ولایت تھے ظاہرا ایک لڑکے
پر حلوا فروش کے عاشق تھے جب شمس الدین وہان آئے اور ایک دیوار کے سایہ تلے بیٹھے آپ نے کشف باطن سے پایا
اور سوچتے ہوئے باہر آئے حلوا فروش کا لڑکا مزاحم ہوا آپ فرمامین یہان رہ نہین سکتا ولایت بیان کی جاوے
دوسرے ہوئی حلوا فروش کے لڑکے نے کہا وہ کون سے کرامات انکی مجھے دکھلاو اور تم جہان جاتے ہو مین بھی
اطرف
تمہارے ساتھ چلتا ہون آپ نے فرمایا وہ دیکھ ایک شخص چمڑا اوڑھے ہوئے فلانی جاے پر بیٹھے ہین اور شیر شتر کے
فرمایا
انکے ہین جب پسر حلوا فروش نے یہ حالت دیکھی ہمراہ شیخ کے ہوا آپ بودکہیڑ مین آرہے اور وہین انتقال
بعد

﴿ حضرت شیخ احمد کہتوہ گجراتی قدس سرہ کا بیان ﴿ آپ مرید اور خلیفہ اور جانشین بابا اسحاق مغربی کے
دعا مرشد کے بہت چلے گئے رہا کہنچی بعد چند روز کے قصبہ کہنتو سے دہلی کو آئے پہر دہلی سے نکلکر بارہ برس
بشارت
سیاحی کی حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا وقدرا گئے آستانہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور نوازش تمام پائی وہان سے پہر کر پہر دہلی آئے سنہ آٹہ سو ایک ہجری مین امیر تیمور دہلی مین جب سلطان
محمود پر غالب آیا ملاقات کو شیخ کی آیا اور اعتقاد تمام پیدا کیا وقت مراجعت ہمراہ اپنے خراسان کو لیگیا
محمود
شیخ احمد شانجہان سے اسی نواح کے ملاقات کئے بعد چند سال کے ولایت گجرات کو پہونچے جد سلطان
طلب
بادشاہ آگے سے اعتقاد تمام رکہتا تھا ورود مسعود کو اپنے غنیمت جانا حاضر خدمت ہوا جب درجوار اپنے
بلدہ تر دالہ مین کہ اسکو پٹن گجرات کہتے ہین اختیار کیا اور جب سلطان احمد تخت پر گجرات کے جلوس کیا مرید شیخ احمد کا
ہوا کمال شہرت پائی خوارق عادات بہت ظہور مین آئے سلطان حسب فرمان انکے کنارے آب سابرمتی کے
سنہ ۸۱۳ آٹھ سو تیرہ مین ایک شہر آباد کرکے احمد آباد گجرات نام رکہا جب عمر انکی سو سے گذری سنہ ۸۴۹
تینتالیس مین رحمت حق سے ملاقی ہو مرقد انکی قصبہ سرکہنج مین متصل احمد آباد گجرات کے ہے مخدوم اولیا
۸۴۳

تاریخ تولد بلفظ قطب مدت عمر مخدوم قطب اولیا تاریخ وفات مگر عدد بر این صحیح و آبی کہ وفات آپکی بروز پنجشنبہ
چودہویں ماہ ذیحجہ سنہ ۸۴۹ آٹھ سو انچاس میں ہی ❋ مخدوم شیخ کبیر قدس سرہ کا بیان ❋ آپ اولاد میں قاضی حمید الدین
ناگوری کے ہیں سررشتہ ارادت کا آباو اجداد سے ہی سے زعشق اور ذوق سماع کا بہت تھا ایک روایت سے ہے
کہ مرید مخدوم جہانیان کے ہیں بعد وفات مرشد کے متعدد نسخے عوارف کے راجو قتال سے پڑھے خوب
کشف کمالات کیا مجموعہ علوم ظاہر و باطن کے ہوئے بسبب تفرقہ اندازی کفار ناگور کے وہاں سے نکل کر
ولایت گجرات کو تشریف لائے وہاں ساکن ہوئے مسجد میں بیٹھ کر بچے پڑھایا کرتے تھے ملک بختیار کہ اعظم
امرا سے سلطان بیکڑہ کے تھا آپ پر اعتقاد لایا مرید ہوا اور سبب آپ اپنی معیشت کا سلطان کو
سونپکر یاد خدا میں مشغول ہوا درجہ تکمیل کو پہونچا مرقد شیخ کبیر اور ملک محمد بختیار کی احمد آباد گجرات میں
زیارتگاہ خلایق کی ہے ❋ شاہ قطب عالم گجراتی قدس سرہ کا بیان ❋ آپ مرید اور خلیفہ پدر بزرگوار
سید برہان الدین محمود بن مخدوم جہانیان سید جلال بخاری کے ہیں بموجب ارشاد باطن کے وطن اصلی سے
کہ شہر اوجہ ہے زمانہ میں سلطان احمد بن تاتار خان بن سلطان مظفر کے ولایت گجرات میں آئے چونکہ مردم
وہاں کے مشتاق سید جلال بخاری کے تھے قدوم کو آپکے غنیمت کبری جانا خدمت میں آکر حاضر ہوئے سلطان
بھی کمال اعتقاد سے شرف ملازمت حاصل کیا شیخ احمد کھٹو بھی ان روزوں بقید حیات تھے
درمیان ہر دو بزرگوار کے صحبت محترمانہ بغایت رہی ولادت قطب عالم کی چودہویں ماہ ذیحجہ سنہ ۷۹۰
سات سو نوے ہجری عمر شریف ستاسی برس چار مہینے وفات گرامی روز یکشنبہ ماہ ذیحجہ سنہ ۸۵۷ آٹھ
سو بعض کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے سن معلوم کہ عمر ساٹھ کی تھی یا وفات سنہ ۸۵۷ آٹھ سو ستر میں
مدفن احمد آباد ❋ شاہ عالم محبوب عالم قدس سرہ کا بیان ❋ آپ فرزند وسطی قطب عالم صاحب

موصوف کے ہین آپکو میان منجلے کہتے تھے نام شاہ عالم لقب محبوب عالم الحق کہ آپ محبوب دلون کے تھے بعد
وفات سید والا قدر قطب عالم کے سید برہان الدین مسند ہدایت پر متمکن ہوے شاہ عالم صاحب نے
شیخ احمد کہٹو سے بھی نعمت پائی ہی خوارق عادات آپکے بہت ہین چنانچہ تا حال مسافر لوگ جہان گرد
آدمی نیاز اُن حضرت کی قبول کر کے سوار بدرقہ کے ہمراہ لیتے ہین خدا کے فضل سے جو راستہ مخوف ہے ساتھ
امن و امان سے گذر جاتے ہین یہ سر رشتہ آپکی کرامت کا حال تک جاری ہی تولد شاہ عالم کا نوین ذی قعدہ
آٹھہ سو ستر ہجری مین ہی عمر باسٹھ سال ستا مہینے نو دن سال وصال ام صبح روز شنبہ بیسوین جمادی الثانی
سنہ ۸۸۰ آٹھہ سو آسی حروف شمع عشق کے تاریخ وفات کی ہی مرقد پاک مطاف باشندگان احمد آباد گجرات کا ہی

ذکر سید علیم الدین قدس سرہ کا بیان ۞ آپکو سید علیم الدین بداونی کہتے ہین تمام سادات پرگنہ بداون کی اولاد
آپکی ہین لباس اغنیا مین سلوک اہل تصوف کا کرتے تھے کامل مریدون سے سید جلال بخاری کے ہین مخدوم
شیخ اخی راجگیری سے مصاحبت تھی اصل سادات ترمذی ہین جیسے اشارہ مخدوم جی چشتیہ کے
جونپور مین نوکر سلطان ابراہیم کے ہوے سلطان بہت اعزاز و اکرام کرتا تھا آپ شجاعت و بزرگی مین
ممتاز تھے سلطان نے اول تعاقب بداون کے جو اعمال سے پرگنہ سہسوان کے ہین نامزد کیا من بعد سنہ مذکور مین
باون ہزار بیگہ زمین بطریق انعام سواے جاگیر کے ارزانی کی مرقد آپکا قصبہ بداون مین زیارتگاہ خلائق کی ہی
اور قصبہ مذکور اولاد سے آپکی معمور ۞ شاہ کڑک مجذوب رحمۃ اللہ کا بیان ۞ شاہ کڑک مجذوب سید کاملان
وقت سے ہین مرید شیخ اسمعیل قریشی سہروردی کے شاہ کڑک بموجب اجازت مرشد کے قصبہ کڑہ مین
رہتے تھے غلبۂ حال سے طریقہ ملامت کا اختیار کیا ہمیشہ دیکہنے کو نظر خلائق مین شراب پیتے تھے
مگر بے اختیار ان سے خوارق عادات ظاہر ہوتے تھے آدمی ہر طرف سے منہ رجوع کا انکے طرف

لائے تھے اور وہ مستغرق رہتے کبھو کبھو اشعار مستانہ کہتے تھے یہ بیت غزل سے انکی ہی ۵ اندر طلب دوست

چو مردانہ شدم ﴿ اول قدم آن بود کہ بیگانہ شدم ﴾ ملک علاء الدین کہ داماد اور برادرزادہ سلطان

جلال الدین خلجی کا ہی اس زمانہ مین حکومت کرہ کی رکہتا تہا دعا سے انکی سلطنت ہند کو پہونچا قبر مبارک قصبہ

کرہ مین واقع ہی اور آپ معاصر سلطان المشایخ خواجہ نظام الدین اولیا ہین ﴿ شیخ عبد الرحمن چشتی دہلوی قدس سرہ

کا بیان ﴾ آپ فرزند ہین شیخ دانیال کے ہین اور عرف آپکا مولانا عود آپ خلیفہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی

کے تھے نسب نامہ آپکا حضرت عباس ابن علی کرم اللہ وجہہ کو پہونچتا ہی علم ظاہر مین مصنف وقت

تہے چند تصانیف سے آپکے ایک مراۃ الاسرار ہی کہ وہ جامع جمیع تذکرہ اولیاء اللہ ہی تولد جناب کا

نوین تاریخ ربیع الثانی کی سنہ ہزار پانچ ہجری بیچ زمانہ سلطنت اکبر شاہ بادشاہ کے موضع رسولپور

عرف دہنی مین اعمال پرگنہ لکہنؤ سے واقع ہوا ہی آپ فرماتے ہین مین نے اول چند سال احکام دینی شرع

شریف کے سیکہے بہر چند ہمراہ قبلہ گاہ طریقہ پرسپہ گری کے کرحیت باندہی کچہ عیش دنیا کا کیا انیس برس کی عمر

ہی کہ عشق مجازی مین گرفتار ہوا اس اثنا میں قبلہ گاہ کی ہوئی چار پانچ برس کمال اغنیا مین ریاضات و

مجاہدات کیئے حتی کہ باطنی اشتغال مشغول ہوا صفائی پائی جذبہ عشق حقیقی کا غالب ہوا دو برس

برس چند بادشاہت مین خواجگان چشت کے سلوک کیا یہ ذکر سنہ ۱۰۳۵ ایک ہزار پینتیس کا وقت مین شاہ

جہان بادشاہ کی ہی ﴿ شیخ جلال قدس سرہ کا بیان ﴾ خلفا سے شیخ عبد القدوس گنگوہی چشتی صاحب تصانیف

حقائق کے ہین رحلت آپکی سنہ ۹۸۹ نوسو اناسی مین ہی عمر شریف اناسی سال مزار مبارک تہانیسر مین ہی

﴿ شیخ وجیہ الدین قدس سرہ کا بیان ﴾ آپ علوی سادہ ہین متوطن گجرات مرید شیخ محمد غوث گوالیاری

کے صاحب تصانیف صاحب حاشیہ بیضاوی جو تفسیر قران مجید کی ہی اور حواشی توضیح جو علم

اصول ہین اور شرح مواقف و شرح اشارات اور تصنیف قاضی شہاب الدین دولت آبادی کی اور حاشیہ توضیح شرح تہلیل
اور ایک رسالہ حقیقت محمدیہ مین اور شرح جام جہان نما اور شرح کلیہ مخازن تصنیفات سے آپکی ہین وفات جناب کی
سنہ ۹۹۸ نوسو اٹھانوے مین واقع ہوئی ہے اور مرقد احمد آباد گجرات ہے ❋ شیخ نظام نارنولی فاروقی چشتی
قدس سرہ کا بیان ❋ آپ مرید شیخ فاروق چشتی گوالیاری کے ہین سنہ ۹۹۷ نوسو ستانوے مین وفات
نارنول مدفن ہے ❋ شیخ عبد اللہ نیازی سہروردی قدس سرہ کا بیان ❋ آپ اول مہدوی مذہب تھے جب
مکہ کو پہونچے دین کی سند لی اپنے عقیدہ سے پھر کر کامل ہوئے تصانیف آپکے بہت ہین جیسا کہ ترجمہ
البنی اور مرآۃ الصفا اور صراط قدیم وفات پر سنہ ۱۰۰۰ ہزار ہے ❋ شیخ عبد الحق فاروقی کابلی شطاری قدس سرہ کا بیان
آپ مرید شیخ عبد القدوس گنگوہی کے ہین بادشاہ کہتے میر قوام الدین جونپوری سے صحبت تہی وفات سنہ ۱۰۰۷
ایکہزار سات ہجری ہوئی ستاسی سال ❋ محمد باقی کابلی دہلوی نقشبندی قدس سرہ کا بیان ❋ آپ
مرید مولانا خواجگی امکنگی کے ہین اور پیر ہین شیخ احمد فاروقی کے صاحب مکتوبات شارح رباعیات
مثنویات سنہ الرحال ایکہزار بارہ ہجری ❋ شیخ عبد اللہ یمنی قدس سرہ کا بیان ❋ آپکا بارہ واسطے
حضرت غوث الاعظم کو پہونچتا ہے پندرہ برس کی عمر مین طلب مین خدا کی بغداد سے ہند کو آئے سیاحت
مین اکثر مشایخون کی رہ کر کمال علم صورت و معنی کا جمع کیا موضع ہتہ مین کہ توابع سے دہلی کے ہے
اقامت کی جماعت کثیر مرید آپکی ہوئی روز جمعہ کو بیچ ربیع الاول سنہ ۱۰۳۷ ایکہزار سینتیس مین رحلت فرما
موضع مذکور مین دفن ہوئے ❋ صوفی سرمد علیہ الرحمہ کا بیان ❋ آپ اوایل مین یہودی تھے تورات اور
انجیل یہ دو کتابین نوک زبان یاد تہین جب شرف اسلام کا پایا اکثر علوم مین توغل کرکے جامع فنون
غریبہ کے ہوئے اور جب ولایت سے ہندوستان مین وارد ہوئے شہر ٹھٹہ مین سکونت اختیار کی

وہان عشق ایک ہندو پسر کا ہوا کہ ہندی محاورہ مین اس گروہ والون کو بابا کہتے تھے لباس عریانیکا شعار اپنا کیا
نام اسکا شعر کہا ایک مصرعہ مشہور ہے راقم کو اوسکے چند یاد ہین آگے سنیے پوچھا ع خدایت کیست ای سرمد درین
دیر ☆ جوابمین کہا ع نمیدانم اوسی چند آیا غیر ☆ پہر جب مشہور ساتہ الحاد و زندقہ کے ہوے آغاز جلوس
مین عالمگیر کے سنہ ١٠٨٩ ایکہزار انیانوے ہجری مین فتوی سے شرع شریف کے قتل ہوے کہتے ہین ارباب شرع نے
سوال کیا کہ کلمہ طیب کہو ست تو تہے یہ بولے کلمہ مین شیطان قوی ہی چونکہ نام قاضی عصر کا قاضی
قوی تہا فتوی قتل کا لکہا جسکے گلا کاٹا گیا اوسدم سر لا الہ الا اللہ کہتا تھا اور تن سے صدا
محمد رسول اللہ کی آتی تہی چونکہ شاعر خوش فکر تہے اکثر رباعیات ... یہ شعر بہی کہا
جسم از دائم ... با یار بود ☆ قصہ کوتہ کرد ورنہ درد سر بسیار بود ☆ ایضاً ... عمری ... دار ...
نشد ☆ سوز دل پروانہ مگس را نشد ☆ عمری باید کہ یار آید بکنار ☆ این دولت سرمد ہمہ کس را نشد ☆ محمد ترک
نارنولی کا بیان ☆ شیخ محمد ترک المشہور ترکمان شاہ مشایخین سے اس دیار کے ہین مرید خواجہ عثمان ہارونی کے اصل انکا
ترکستان ہے وہانسے دیار ہندوستان مین آئے قصبہ نارنول مین ساکن ہوے عوام اونہے ترک و ترکمان کہتے تھے
پہلے ... مگر ایک جوش ہوا اوس سے پہر آباد مین آئے مرد متوکل تہے حضور دل سے مشغول یاد خدا کے
رہا کرتے تہے ہرگز میل طرف فرزند و زن کے نہ تہا کسیکو واسطے بیعت کے ہاتہ نہ دیتے تھے موافق رسم عادت
مشایخین کسیکو مرید طالب کرتے تہے کسیطرح خلایق سے اختلاط نفرماتے افرادوش زندگی کرتے
تہے بے اختیار آپسے خوارق عادات بہت ظاہر ہوتے تہے آخر وقت کفار فجار کے ہاتہ سے اوائل
اسلام مین چونکہ اوس قصبہ مین ہنود بہت تہے اور مسلمان تہوڑے اور وہ فرصت دیکہہ رہے تہے عید کے
دن ایکبار آن پڑے بہت مسلمان شہید ہوے شیخ محمد ترک بہی درجہ شہادت کا پاکر دوست کے

سا نہہ پکر زنگ ہے اور حوض مذکور مدفون آپ معاصر خواجہ بزرگ کے ہیں ﴿ شیخ بدر الدین علیہ الرحمۃ کا بیان ﴾

آپ مرید اور خلیفہ خواجہ عثمان ہارونی کے تھے قصبہ دلہو میں تہ خاک آسودہ ہیں ﴿ میر سید معین قدس سرہ کا بیان ﴾

آپ بھی مرید خواجہ عثمان ہارونی کے تھے خوابگاہ آپکا قصبہ سیانہ ہے ﴿ شیخ حاجی جمشید قدس سرہ کا بیان ﴾

مرید شاہ قارون کے ہیں اور وہ مرید عبد اللہ شطار کے سفر بہت کیا ہے عصا ہاتھ میں مصلّے کندھے پر

گشت کرتے تھے آپ بہت ضعیف البنیان تھے اور جب ہجوم خلائق کا شیخ پاس بہت ہوا اور اکثر لوگ

ہاتھ بیعت کا طلب کرتے تھے چونکہ شیخ ابو الفتح فرزند شیخ قارون کے تھے نزدیک انکے گئے اور ان سے

خلافت لی تا آرزو کی خاطر پیر کے فرزند کی ہو اور طریق ہدایت کا جاری کیا ﴿ شیخ محمد غوث گوالیاری

قدس سرہ کا بیان ﴾ آپ مرید حاجی جمشید کے ہیں سالہا قلعہ کالنجر میں ریاضت کرکے دعوت اسماء الٰہی

بہت کرتے رہے آخر کار برکت سے ان اسماء کے حظ وافر و قسط کامل متاع دنیا سے پایا شہرت اور جاہ

حشمت کی [حصہ نصیب؟] نصیب آپ کے ہوئی شیر خان معتقد تھا ہمایون بادشاہ بھی بہت ارادت رکھتا تھا

لکھا ہے کہ آپ مشائخ عظیم القدر ہیں علوم ظاہری اور باطنی میں یکتا وقت سنہ ۹۳۰ نو سو چالیس ہجری میں

علم ہدایت کا بلند کیا اور شیر خان کی کہ مرید انکے ہی تھی چونکہ استدعا حقیقی بیٹے کے چاہی برکت

انکی دعا کی ہمایون بادشاہ پر غالب آیا شیر خان کا شیر شاہ ہوا اور آخر عہد میں کسی سبب سے ہمایون

آئے اور شیر شاہ کے رنجیدگی بہم آئی آپ جلاوطن ہوکر گجرات کے طرف روانہ ہوئے لکھا ہے کہ سنہ ۔ تک

اثنائے راہ فوج شاہی متعرض ہوئی جب سپاہ قریب خیمہ کے پہونچی آپ تنگ ہوکر فرمائے اقتل

یا شیخ سراق گروہ تعرض شدہ کے جباد سے مدہوش ہو گئے اور آپ آگے چل نکلے مگر احوال کتب

معتبرہ سے سند کو نہیں پہونچا بعد جب اکبر شاہ متسلط ہوا پہر گجرات سے گوالیار کو آئے بادشاہ

سنہ ۹۴۵ نوسو پینتالیس مین مرید شیخ کا ہوا رحلت جناب کی سنہ ۹۶۹ نوسو انہتر اور بعض کے نزدیک ستر مین ہوئی
حضور شیخ انکے بہی ایک عالم معتقد تہا خصوص لوگ قوال وغیرہ سے انکی ایام مستی نغمہ پردازی مین یکتا
عطار اور ایسی ولیسے ہوئے اکبر بادشاہ کا ہوا ہی ❊ میان شیخ بڈہی قدس سرہ کا بیان ❊ آپ
ایک سلسلہ سے خلفا عبد اللہ شطاری کے ہین آپ سے دو صاحب کمال خرقہ خلافت کا پائے ہین ایک
پیر سید علی قوام لکہا ہی کہ کمالات انکے اظہر من الشمس ہین بہت سے لوگ ان سے ارشاد پائے اور وے
بیچ موضع جونپور کے سرائے میر مین آسودہ ہین اور دوسرے شیخ ابو الفتح سرست بن قاضین یہ بزرگ صاحب
سجادہ پدر عالی قدر کے تہے حال انکا قوی تہا پہر شیخ ابو الفتح سے دو خلیفہ صاحب تصرف ہوئے ایک شیخ بہلول
دوسرے محمد غوث گوالیاری کہ ہم مرید اور ہم برادر حقیقی شیخ ابو الفتح کے ہین پیر محمد غوث گوالیاری کے
دوسرے آپ شیبانی اپنے مرید شیخ حمشید کے ہوا اور شیخ حمشید خلیفہ شاہ قادری کے ہین مگر خلافت شیخ ابو الفتح
شیخ ابو الصمد شیخ صاحب سجادہ اپنے قبلہ گاہ کے تہے اونسے لیتی چونکہ کمال کرہ جنادہ مین قدم توکل اور تجرد
کا قایم کرکے تیرہ سال ستاسٹھ تک یعنی شیخ ابو الفتح اور شیخ بہلول ہر دو بزرگوار بالاتفاق
ریاضات مجاہدات شاقہ کہینچے کہ صحیح باب ہوا مجاہدہ مشاہدہ سے ملا اسقدر تصرفات اور خرق
عادات ظہور مین آئے کہ ہمایون بادشاہ اعتقاد لایا اور مرید شیخ بہلول کا ہوا اور جب تک آپ حیات رہے
کچہ خلل سلطنت مین ہمایون کے نہ آیا لکہا ہی کہ جب مرزا ہندال بہائی ہمایون کا باغی ہوگیا بادشاہ نے
شیخ بہلول کو واسطے نصیحت کے بہیجا مرزا مذکور نے اغوا سے بعض کے شیخ کو شہید کیا وہی خبر پرا
وفات شیخ شہید تاریخ شہادت انکی ہوئی ❊ پیر سید محمود علیہ الرحمہ کا بیان ❊ آپ مرید اور خلیفے
غوث گوالیاری کے ہین جامع علوم ظاہر و باطن تہے سنہ ۹۸۰ نوسو اسی مین وفات آپکی ہی

شیخ عبد الغفور قدس سرہ کا بیان ۞ آپ مرید اور خلیفہ سید محمود محقق کے ہین کمال مرد مرتاض ساٹھ
برسکی مدت تک ریاضت کی حتی کہ مجاہدہ انکا مشاہدہ سے بدل ہوا سنہ ۱۰۳۹ ایک ہزار انتیس مین وفات پائی ۞ شیخ علی سہروردی
قدس سرہ کا بیان ۞ آپ لودہی پٹھان شاہو خیل ہین بزرگ صاحب حال قصبہ کہلو پرگنہ ملتان سے چالیس کوس
ہی وہان سکونت رکہتے تھے خانوادہ مین سہروردی کے سلسلہ انکا عظیم ہے اس نواحی اطراف تمام مرید اور
معتقد آپکے وہ حیات نہایت صاحب حالت مستجاب الدعوات اپنے وقت کے تھے اندک توجہ مین خلایق کو فیض حاصل
ہوتا تھا فرزند آپکے قایم مقام ہین ۞ شیخ محن قدس سرہ کا بیان ۞ آپ غوث زمانہ کے تھے نسل سے لودہی
پٹھانون کے ایکروز کا ذکر ہے کہ ہوا زور سے گھوم رہی تھی آپ اتفاقاً اوسکی گرد مین آگئے چونکہ چکی کو
محن کہتے ہین کہ مارسی اوسکی اسیا ہی اوسیدن سے نام آپکا محن ہوا بڑے شیخ عظیم الشان صاحب حالت
جذبہ مین جو کہتے تھے ہوتا تھا خوارق آپ سے بہت ظہور مین آئے ۞ ملتہی قتال قدس سرہ کا بیان ۞
آپ فرزند سلیمان داتا کے ہین بڑے صاحب وجد و حال خارستو شہباز قلندر کی جا کر بیعت حاصل کی مرید
کامل ہو گئے ہین سلطان سکندر لودہی نے ایکوقت بہت سے روپے اور ایک گھوڑا عراقی انکو نذر بھیجا
اونہون نے وہ روپے بانٹ دئے اور گھوڑا بھی ذبح کرکے بندگان خدا کو کھلا دیا ملازمان سلطان
نے آکر عرض کی کہ حضرت وہ گھوڑا بہت قیمتی ہے بادشاہ نے طلب کیا ہے تب آپ ایک حوض کے
طرف اشارہ کرکے فرمایا اس حوض مین جاو اپنا گھوڑا پہچان کے لے لو جا کر کیا دیکھتے ہین ایک طویلہ ہے
کہ وہان بہت گھوڑے عراقی بندہے ہوے ہین اور بادشاہ کا گھوڑا بھی موجود ہے پہچان کر لے آئے
بادشاہ کو اعتقاد کمال ہوا انہون نے وہ حوض قصبہ الیر مین موجود ہے اور طویلہ بنا گئے ہین اسکو ملتہو کے
گھوڑو نکا طویلہ کہتے ہین ۞ خواجہ خضر سیرانی قدس سرہ کا بیان ۞ آپ بہت بڑے مشایخ سے تھے

دو ضمیم

دو ختم قرآن شریف یا اس سورت نماز نوافل سوائے فرض و واجب کے وظیفہ یومیہ انکا تھا اوس وقت
جو لوگ مکہ سے آتے تھے کہتے تھے کہ ہر دفعہ نماز جمعہ کے وقت مسجد الحرام میں دیکھا ہے بالاکثارہ نزدیکے اہین
کہ وہ کوہ سلیمان سے نکلی ہے مقبرہ انکا ہے اور لکھا ہے کہ ایک کوزہ پانیکا ہمیشہ بھرا ہوا اوپر مزار رکھا ہوا ہے کہ جب
کسی دو آدمیوں میں مناقشہ کسی امر کا درمیان آتا ہے اور اقرار اور سوگند کی ہوتا ہے ایک چلو پانی اوسکا
پینے میں جو جھوٹا ہوتا ہے فی الحال پیٹ اوسکا پھٹ جاتا ہے تصرف تا حال جاری ہے ؛ خواجہ سبز کا دن
علیہ الرحمہ کا بیان ؛ آپ عمدہ واصلان حق سے ہم عصر سید جلال بخاری کے ہین علم ظاہر و باطن سے ممتاز ایک
عالم مرید اور معتقد ون ایکے تھا مقبرہ جناب کا قلعہ گوالیار میں ہے ؛ خواجہ حسن نعمان قدس سرہ کا بیان ؛
آپ مرید شیخ بہاء الدین ذکریا کے ہین شیخ نظام الدین اولیا نے فرمایا ہے کہ وہ صاحب ولایت ہین ایکروز کسی نقل
کسی کوچہ میں جاتے تھے اثناء راہ ایک مسجد میں حسن اتفاق اوسمین گذرے چونکہ وقت نماز کا تھا موذن نے
تکبیر کہی جماعت کھڑی ہوئی آپ بھی شریک جماعت ہوئے جب نماز تمام ہوئی آپ امام پاس گئے اور کہا ایخواجہ
جب تو نے نماز شروع کی چونکہ میں بھی حاضر تھا شریک ہوا تو اول یہان سے دہلی کو گیا وہان ایک چادر
خریدی پھر یہان پرانا یہان سے وہ چادر ملتان کو لیگیا وہان سے بھی واپس آیا چونکہ مین نے اقتدا کی نیت
کی تھی پیچھے پیچھے تیرے حیران رہا اور یہ نماز تیری ہے وہ پشیمان ہوا اگردن نیچے کرلی ؛ بابا کپور رحمۃ اللہ کا
بیان ؛ اصل مراد انکا ایسی ہے جب کسی مرد با خدا کی طرف سے جاذبیت کی ہوئی گوالیار مین آرہے
یہان دروازے فتوح کے مفتوح ہوئے اور دل اہل عالم کا رجوع اکثر حالت استغراق میں رہا کرتے تھے مگر
واسطے بعض حوائج طبعی کے قدرے افاقہ ہوتا تھا چندروز بعد کچھ قسم حبوبات سے کھالیتے تھے اور
اجناس لباس سے اوسقدر پر موافق ستر عورت کے اکتفا کرتے تھے جامہ نفیس قیمتی اگر کوئی

لادیا تو کسیکو بخش دیتے تہے اغنیا کو اپنے پاس راہ نہ دیتے تہے سلوک مین سلسلہ انکا شاہ مدار کو پہونچتا ہی
جب سن کبر کو پہونچے بہت سے اسرار سے خبر دیتے رہے تاریخ وفات انکی کہو مجذوب بعضے علما نے پائی ہی

٩٧٩ سنہ ❁ خواجہ شیخ حسن مجذوب قدس سرہ کا بیان ❁ بیچ اوایل کے قصبہ ریڑی مین رہنا اور دہلی مین
سیر کرنی یہ دستور آپکا تہا اور چونکہ شہزادہ سلطان سکندر لودہی عالم طفولیت مین وجاہت اور ملاحت
رکہتا تہا باطنی تعشق اوس سے رکہتے تہے شہزادہ خفا ہو کر قید کیا دوسرے روز دیکہا تو بازار مین پہرتے
ہین ایکوقت ایسا ہوا کہ شہزادہ محل مین آیا دفعتاً خواجہ حسن ہو دار ہوے فرمایا کہ یہان سے رخصت ہم کیا
آئے کہا مجہے روکنے اور منع کرنے کی طاقت کسی دربان اور کسی حاجب کو نہین شہزادہ نے حکم کیا کہ انکو
انگیٹہی مین جہونکدو خدمتگارون نے گردن انکی پکڑ کر جہکادی بعد ایک عرصے کے جب کہا چہوڑدو آپنے
سر نکالا تو سوا عرق کے چہرہ پر اور کچہ اثر پایا نہین داغ سوختگی کا نمایان تہا ہنسا اور چہوڑدیا

❁ میان سودہ مجذوب قدس سرہ کا بیان ❁ آپ ایام مقام مین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے حالت
سکر و جذبہ مین رہا کرتے تہے علم تکسیر خوب جانتے تہے جب شیرشاہ نے قلعہ دہلی کو خراب کیا مجذوب سنے
اس خبر کو غایب ہو گئے پہر کسی جا نشان نملا ❁ ابو الغیث بخاری قدس سرہ کا بیان ❁ آپ فرزند شیخ حاجی
عبد الوہاب کے ہین اوایل عمر مین جب مکتب جاتے بچون سے زیادہ سبق لیتے اور یاد کرتے اور کہتے جو
جلد آگیا اور ہی ہے نہین معلوم بچہ سکے کہا ہی اکثر کتب متداولہ سے عبور کیا تہا اور جب بالغ ہوے
جذبہ پیدا ہوا بعد چند جس روز ون بابر بادشاہ ولایت سے ہند پر آیا ہمراہ سلطان ابراہیم کے
پانی پت پر لڑائی ہوئی آپ بہی ساتہ مخلصون اپنے کہ بارہ ہزار ہونگے جنگ کرکے شہید ہوے
اور وہین مدفون ❁ مولانا واعظ درویش علیہ الرحمہ کا بیان ❁ آپ مرتاض اور متعبد ہم سالک ہم

مجذوب

مجذوب تھے تمام عمر ریاضات ومجاہدات مین گذاری اصل ماوراء النہر سے تھے سالہا حرمین الشریفین مین قیام و
ریاضات ومجاہدات وعبادات کرتے رہے زمانہ مین سلطان بہلول لودہی کے ہندوستان مین آئے صحبت مین اکثر
مشائخین کے رہے سنہ ۹۹۷ نوسو ستیانوے مین رحلت کئے قبر انکی نزدیک جزیرہ شیخ الدین کے ہے ذکر شیخ محمد طاہر
رحمۃ اللہ کا بیان ؛ قوم سے اہل بواہیر یعنی بوہرون کی قوم سے پٹن مین گجرات کے تھے حق سبحانہ تعالی نے
علم وفضل بخشا حرمین الشریفین کو جا کر علم حدیث کی تحصیل وتکمیل کی شیخ علی متقی سے صحبت رکھتے تھے
وطن اصلی کو آئے بعضے رسوم بدعتی کہ اس قوم مین تھے اوسکو چھوڑا دیا اکثر قوم کو شرع پر لایا علم حدیث مین کتابین
مستند تالیف کئے ازانجملہ کتاب مستقل شرح صحاح مسمی بمجمع البحرین اور ایک رسالہ مختصر تصحیح مین اسماء رجال کی
ہی اور خطبہ مین برکات کے تعریف شیخ علی متقی کی بہت کی ہی ہمیشہ دفع کرنے مین بدعت اہل بدعت کی کہ اوس دیار
مین تھے کرتے رہے کبہو قصور نکیا یہانتک کہ آخر کار ہاتہ سے ان جماعت کے سنہ ۹۸۶ نوسو چھیاسی ہجری مین
شہید ہوکے شربت شہادت کا پیا ؛ سید رفیع الدین صفوی علیہ الرحمہ کا بیان ؛ آپ جامع جمیع فضائل وکمالات حسبیہ
ونسبیہ ابا وکرام کو اپنے تھے کہ تمام علما وصلحا واتقیا گذرے ہین مولد ومنشا آپکا شیراز ہے اول مع ابا کرام طرف
حرمین کے جا کے وطن ہوے وہان سے گجرات آئے عہد مین سکندر لودہی کے دہلی مین تشریف لائے سلطان معتقد
انکا ہوا بموجب حکم اوسکے آگرہ مین رہنا اختیار کیا اکثر سلطان کہتا تہا جو کوئی آرزو دیکھنے جمال
مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتا ہو جمال باکمال رفیع الدین صاحب کا دیکھے سن ۹۵۴ نوسو چوّن ہجری مین
وفات پائی ہے ؛ ذکر شیخ فخر الدین مداری رحمۃ اللہ کا بیان ؛ درویش تارک تھے صاحب ذوق وحال سلسلہ مداریون مین تہا
آپ سے درویش کم ہوے ہین آگرہ مین توطن قبول کیا تہا قبر بہی وہین ہے وفات سنہ ۹۹۶ نوسو چھیانوے ہجری اور
شیخ اسمعیل مداری کہ مرید انکے تھے وہ باشندہ بلدہ دہلی کے تھے ؛ زین الدین اور وزیر الدین رحمہما اللہ کا بیان ؛

یہ دونو بہائی تہے بسا بزرگ قران خوان زین الدین قران شریف کہرے ہو کر پڑہا کرتے تہے رحل بہت اونچے قد کے برابر رکہتے تہے شبکو قراءت کے وقت باندیشہ سے خواب کے رسی گلے مین ڈالکر کڑی سے چہت کی باندہ دیتے تہے جب غلبہ نیند کا ہوتا ہر جہٹک جاتا کمند گردن مین مضبوط ہو جاتی آپ جاگ اوٹہتے جمعہ کی رات مین آپکے کہنے مین کی قبولیت کی یہ تہی کہ ہر چاول کے دانہ پر یا چنے کے قل ہو اللہ احد پڑہا جاتا تہا اور ہو کون پر
۹۳۲
تقسیم ہوتی تہی ہر دو برادر کو آرزو شہادت کی تہی چنانچہ وزیر الدین ہمراہ سلطان ابراہیم لودہی کے نوسو تیس مین شہید ہوئے قبر انکی قصبہ پانی پت مین ہی ہمراہ شہدا سلطان ابراہیم لودہی کے کہ وہ سلطان شہید کر شہرت رکہتا ہی اور شیخ زین الدین کو سنہ ۹۳۰ نوسو چہتیس ایک غلام نے زہر دیکر مار ڈالا انکا مزار جانب غربی حوض شمسی کے بلدہ دہلی مین ہی خواجہ محمد سیستانی علیہ الرحمہ کا بیان + آپ جامع علوم شریعت و طریقت کے تہے مرید اور شاگرد خواجہ حسین ناگوری کے اتہارہ سال کی عمر مین درس انواع علوم کا کرتے تہے مولد بار اول کا اجمیر ہی اور منشا اجمیر مرقد ناگور مین ہی باپ آپکے قاضی مجد الدین بن قاضی تاج الدین افضل بن قاضی شمس الدین سیستانی اولاد سے امام محمد سیستانی صاحب فقہ مصاحب امام اعظم ابی حنیفہ رحمہم اللہ علیہم کے تہے بچیسوین شہر صفر کو سنہ ۹۲۷ نوسو ستائیس مین سفر آخرت کا فرمایا + شیخ حسین ناگوری رحمہ اللہ کا بیان + آپ بسا بزرگ تہے مزار آپکا بہار ہند دعوی مریدی شیخ کبیر کے ولایت گجرات مین مدت تک خدمت مین پیر کی رہکر علوم کسبی و دینی تحصیل کر کے وطن اصلی کو پہر آئے سالہا مجاہدہ کیا پرسون مجاور قبر شریف خواجہ معین الدین کے رہے ایک تفسیر قران مجید کی مسمی بنور الہی اور کئی رسالے اور مکتوبات آپکے ہین نقل ہی کہ سلطان غیاث الدین خلجی بادشاہ مندو حضرت سے معتقد عظیم پیدا کیا تہا جاہا کہ ان حضرت کو مندو مین طلب کرے آپنے قبول نکیا پس ایلچیا ہدیہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کسوے سلطان کے پاس لایا لوگ بولے اگر خبر انے موے

مبارک کا

مبارک کی شیخ حسن کو پہونچی تو یقین ہی کہ یہ خبر وہ سنکر واسطے زیارت کے ارادہ کرینگے سلطان نے
حکم دیا مجرد سمع کے بے توقف متوجہ دیار مندو کے ہوے بادشاہ گیا استقبال کیا شہر مین لا کر بہت سا
زر نقد معہ دیگر تحائف نذر کیے آپنے ذات سے انکار کیا اور جب دیکہا کہ مزاج فرزند کا مایل ہی اس معنی کو
پایا اور کہا کہ لو مگر روضات مین صرف کرو اس جہت سے روضہ برا ایکے اور آپکے پیر شیخ
کبیر کے عمارت عالی بنا پائی ہی ✤ شاہ میان خاجو رحمہ اللہ کا بیان ✤ آپ ایکے واسطے سے
مرید سید محمد گیسو دراز کے ہین کامل درویش شہر مندو مین تہے عمر انکی ایک سو بیس برس کی تہی شہر رجب سے روز
عاشورہ تک اعتکاف کرتے دروازہ حجرہ کا بند کیے ہوے مدت چہ مہینے تک بے آب طعام بیٹہے رہتے تہے
اور جب دن باہر نکلنے کا ہوتا آدمیون کو روبرو آنے سے منع کرتے اسواسطے کہ جو انسے مقابل ہوتا تین دن
تک بیہوش رہتا لکہا ہی ایکبار قاضی وہان کے کہ اوہین اس امر سے انکار تہا مقابل ہوے یہی حالت انپر گذری
✤ شاہ جلال گجراتی رحمہ اللہ کا بیان ✤ آپ مرید شیخ پیارے کے ہین کاملان وقت سے تہے صاحب تصرف و کرامت
اصل انکا گجرات سے ہی گوشہ کا مین تخت پر بیٹہ کر حکم کرتے تہے جیسا کہ بادشاہ بیٹہتے ہین اور حکم کرتے
ہین اس طرح سے گونہ بادشاہ کے مزاج مین توہم آیا اور کہنے سے غرض گویون کے خاطر مین اوسکی دغدغہ پیدا
ہوا ادمیے انکو شہید کروایا لکہا ہی کہ جب قاتل خانقاہ مین در آئے اور خونریزی شروع کی جو تلوار خدام
سر پر مرید کے پڑتی تہی یا قہار یا قہار کہتے تہے اور جب تلوار انکے سر پر گرتی تہی یا رحما یا رحمان فرماتے تہے
اور اسی کلمہ پر جان بحق تسلیم ہوے اور یہ بہی لکہا ہی کہ جب سر انکا زمین پر گرا اللہ اللہ کہتا تہا ✤ سید سعد الدین
علیہ الرحمہ کا بیان ✤ والد آپکے سید علی نام ولایت خراسان سے ہندوستان کو آئے اور مرید شیخ نصیر الدین چراغ
دہلوی کے ہوے چونکہ مشرب انکا بے قید و بند تہا علایق نرکہتے تہے شیخ نے خرقہ خلافت کا

دیا بطریق امانت رکہا اور کہا کہ ہمین ایک لڑکا ہوگا سعد الدین نام یہ خرقہ اوسکو دینا اور خلیفہ ہمارا سمجھنا بعد چند سے سید علی کو ایک لڑکا پیدا ہوا اوس مولود کو جب روبرو شیخ کے لایا فرمایا کہ یہ لڑکا وہ نہین ہی پہر چند سے گذرے پہر مولود مسعود ہذا الی تقریب ولادت کی ظہور مین آئی فرمایا کہ ہان یہ وہی لڑکا ہی سید سعد الدین نام رکہا اور خرقہ خلافت کا دیا اور ہاتہ امانت کا سید محمد گیسو دراز کے ہاتہ مین دیا خدمتمین انکی تربیت پائی اور جب سید محمد گیسو دراز بعد رحلت پیر کے مقتدا دہلی کے ہوے سید سعد الدین تب بھی حاضر خدمت ان حضرت کے رہے اور جب سید محمد گیسو دراز دکن کو تشریف لائے سید سعد الدین کو دہلی کو رہنے کہا پس بموجب حکم کے قید حیات تک آپ وہین رہے قبر انکی جوار مین شیخ نصیر الدین دہلی کے ہی ؛

سید اصغر بن سید سعد الدین علیہ الرحمہ کا بیان ؛ آپ سماع اور ذوق اور حالت فقر وفاقہ مین طریقہ پیر اہل چشت کے مستقیم تہے بادشاہ مندو کا معتقد ہوکر ایکبار بہت روپے بہجوائے اور طرف مندو کے قدوم میمنت لزوم کی التماس کی آپنے قبول نکیا اور روپے پہیر دئے وفات انکی زمانہ سلطنت مین سلطان بہلول لودہی کے ہوئی ہی آپ کثیر الاولاد تہے اکبر اولاد سید روح اللہ اعیان وقت سے سلطان سکندر لودہی کے تہے نظافت اور طہارت اور حالت مین بس موصوف اور معروف تہے

مولانا عمر واعظ رحمہ اللہ کا بیان ؛ آپ مرید شیخ نظام الدین اولیا کے ہین مزار انکا شادی پور کالپی مین ؛

شیخ عثمان سیاح رحمہ اللہ کا بیان ؛ آپ مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح قدس سرہ کے ہین وطن اصلی انکا دہلی اول سیاحت بہت کرکے پہر وطن اصلی کو آئے صاحب ذوق وسماع تہے بارہا مجلس مین نصیر الدین چراغ دہلوی کے حاضر ہوتے تہے سماع کرتے اور رقص فرماتے روضہ انکا قدیم دہلی کی فنا مین قریب [illegible] دہلی کے وہ بنا سلطان محمد عادل شاہ کی ہی ؛

شیخ ابو بکر موتاب یعنی بجیدہ با علیہ الرحمہ کا بیان

آپ

آپکے اونمین بھی ضیاء الدین نخشبی اپنی کتابمین جو مسلک سلوک نام ہی لکھتے ہین کہ جب شیخ ابوبکر بیمار ہوے اور مین عیادت کو گیا دیکھا کہ ہر وقت یہ نظم پڑھ رہے ہین ۔ قالب جو غبار آمیا مین دتو ٭ امید کہ اینک عیان جعبرد ٭ شہاب الدین حق کو علیہ الرحمہ کا بیان ٭ آپ فرزند شیخ فخرالدین زاہد کے ہین اُنکو حق کو اسوسطے کہتے ہین کہ سلطان محمد بن تغلق نے لقب اپنا عادل کیا تہا آپنے حضور مین اوسکے اسی امر سے انکار کیا اور کہا کہ مین ظالم کو عادل نلکہونگا سلطان محمد نے انکو قلعہ سے نیچے پہکوا دیا قبر انکی نیچے اوس قلعہ کے ہی ٭ شیخ فخرالدین زاہد علیہ الغفران کا بیان ٭ پسر شہاب الدین حق کو آپ بھی بزرگ تھے زمانہ مین سلطنت سلطان فیروزشاہ دہلی کے تہے قبر انکی دہلی جدید مین طرف فیروزآباد کے ہی ٭ شیخ جلال الدین تبریزی علیہ الغفران کا بیان ٭ آپ کمل اولیا سے تھے مرید شیخ ابوسعید تبریزی کے بعد وفات پیر کی خدمتمین شیخ شہاب الدین سہروردی کی رہے قبر انکی بنگالہ مین ہی ٭ سید علیصاحب علیہ الرحمہ کا بیان ٭ سید العارفین سید علی بخاری اولاد سے سید جلال بخاری کے ہین عالم سیاحت مین جب گذر اپکا سندہ مین ہوا تمام سندہی مرید و معتقد جنابکے ہوے تین برس آپ وہان رہے لاکہون آدمیون کو مرید کیا بدبرکات اکثر حاصل کئے اور جب ارادہ وہان سے معاودت کا وطن مالوف کو فرمایا ٭ قوم جنابکے پیشہ ور ان اپنا ایسے پیر کا گوارا دیکہا ایکدن قتل کرکے وہین رکہا گنبد بناکے روضہ کو آپکے زیارتگاہ کردیا ہی سال بسال عرس کرتے ہین ٭ سید العارفین سید محمد صاحب قدس سرہ کا بیان ٭ آپ اولاد سے احمد جام قدس سرہ کے ہین جو بزرگون سے امراے ابو نجر خانی کے تہے پیدائش سید محمد صاحب کی اکیسوین ذیحجہ سنہ ۱۰۷۶ ایکہزار چہتر ہجری مین روز پنجشنبہ بلدہ دہلی مین ہوئی ہی عقیقے کے دن تمام مردم اکابر حاضر ہوے شیخ بایزید حبیب اللہ مع چند فقرا تشریف لائے بعد فراغ طعام سبکے یہ طفل

اولیاے مکمل ہوگا چنانچہ روز بروز بزرگی ظہور پذیر ہونے لگی ہنوز نو برس کا سن تھا کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کو خواب مین
دیکھا کہ ایک شعلہ نور کا ایکے سینہ پر سپید کپڑے رکھدیا بمجرد اسکے نیند مین حال تغیر ہوا اور والد ماجد دیکھنے کو گھبرا کے آئے
مردم اقربا سب جمع ہوئے سید العارفین بعد دیر کے جب ہوش مین آئے ہر ایک کو تسلی دی بعد اسکے اپنے شوق
دیکھنے جمال خضر علیہ السلام کا عالم بیداری مین ہوا تلاش مین تہے ایکسال کا عوصہ ہنوز نگذرا تہا کہ دسوین
برس کے سن مین بحسب تمنا ملاقات میسر آئی حضرت خضر نے اقرار کیا کہ جب تم یاد کروگے مجھے پاوگے پس اکثر
اوقات ملاقات خضر کی حاصل ہوتی تہی باپ جناب کے نوکر عالمگیر بادشاہ کے تہے جب سفر دکن کا پیش ہوا
آپ بھی ہمراہ پدر کے تھے ہر ہر منزل پر کیفیت اگلے کی بیان کرتے تھے اور دوسرے روز ویسا ہی معاینہ ہوتا
تھا مردم لشکر کے تعجب کرتے تہے آپکو والد نے چودہ سال کی عمر مین نوکر عالمگیر کا کروا دیا تہا اور شیخ ایام
مین پروانگی باریابی کی ہوئی تھی لیکن آپکو انکار تہا دربار داری خوش نہ آتی تہی حتی کہ جب والد کو
آپکے صوبہ داری امن آباد کی ہوئی آپ بھی ہمراہ امن آباد کو آئے اور اجازت ترک لباس ظاہری کی
چاہی اور ہم گو پدر والا قدر نے پروانگی نہ دے لیکن جسکا ارادہ سید العارفین کا طرف سے اللہ کے تھا
بعد بہت بگوشنو کے بارے رضا کی رخت بستر ضامین فرزند کے سونپی پروانگی سے خورسند کیا پہر جب
قبلہ گاہ آپکے ہاتہ سے کفار کے شہید ہوئے آپنے دہلی مین اقامت قبول کی گو اہل دنیا کے جانے
تہے تمام امرا وزرا اکثر خدمت مین آپکی حاضر رہتے تھے آپ اصلا قیام نفرماتے تعظیم نہ دیتے تھے
یہ لوگ با ادب رو برو بیٹھا کرتے تہے فضایل اور کمالات سید العارفین کے اور کشف و کرامات اور مقامات
نقلیات خرق عادات و تصرفات کے بیحد ہین آخر عمر مین آپکو بیماری حبس بول کی ہوئی
روز شنبہ گیارہوین جمادی الاول ١١٥٧ ایک ہزار ایک سو ستاون مین نفخ اور درد شکم

مین آغاز

میں آغاز ہوا لوگوں نے عرض کیا حکیم علوی اس عصر میں اکثر اطبا ہیں اگر حکم ہو تو حاضر ہوں فرمایا
ہیں ہم عمر ان کیو علاج ہیں لیا خاطر سے تمہاری دوا کیجاتی ہی الغرض معالجہ کیا کچھ اثر پذیر ہوا تب آپنے فرمایا
حضرت موسی علیہ السلام کو جب قوت درد شکم میں ہوا تھا جناب باری سے ارشاد ہوا کہ فلانے درخت کا پتا استعمال
کرو بعد چند صحت ہوئی کیا دیگر پھر جب درد ہوا وہی پتا استعمال کیا اثر نہ بخشا بلکہ علت اسکا ہوا فرمان
آیا ای موسی تاثیر اشیا کی موقوف ہمارے حکم پر ہی پس اکتیسوین تاریخ ماہ مذکور گرانی شکم کی بڑہ گئی
پہر روز شدت زیادہ ہوتی تھی عشیت طرف غذا کے بالکل نہی پہر نوین دن اسہال شروع ہوا باوجودیکہ تیس
چالیس دست دن بہر میں آتے تھے جسم لا دفع ہوتا تھا آخر کار روز دوشنبہ دوم جمادی الثانی انتقال رحلت کے
ہو وارہے آپنے واسطے وضو کے پانی طلب فرمایا مسواک کی بعد فراغ وضو کے ہاتھ پھیر لینے گئے دو گھڑی
دن باقی تھا کہ داعی حق کو لبیک کہا صبح لوگ شرف تجہیز و تکفین سے فخر انگیز ہوئے ۞ دوسرا اثنا

بعضی اولیاء دکن کے بیان میں جیسے تعلق ہیں پہلا قطب صوبہ بیجاپور و گلبرگہ کے اولیاؤں کے
بیان میں ۞ شیخ سراج الدین جنیدی اور شیخ برہان الدین دولت آبادی کا بیان ۞ واضح ہو کہ
جب اول سلاطین اسلام سے سلطان علاء الدین کانگوی بہمنی نے تخت سلطنت پر مملکت دکن کے جلوس
فرمایا اولیاء اللہ دوسے اول تشریف فرما اس دیار کے حضرت شیخ سراج جنیدی اور شیخ برہان الدین دولت آبادی
ہیں چنانچہ کتاب تاریخ فرشتہ کا کہ جب کانگوی بہمنی نے جلوس فرمایا اول یہ حکم فرمایا کہ پانچ من
سونا اور چاندی معرفت شیخ برہان الدین کی جو دولت آباد میں ہیں واسطے ترویج روح نظام الدین
اولیا کے فقرا اور مساکین کو پہنچا دیں اور پیشوا اسکا سلطان محمد شاہ بہمنی مرید شیخ سراج جنیدی کا ہوا
اور یہ بھی کیا ہیں تحریر ہی کہ سلطان وقت مہم ملم میں منزل پر شیخ سراج کی گیا دعا خیر کی التماس کی

اور جب وہان سے ساتھہ فتح و فیروزی کے بہ اہتمام غنائم مصحوب شاہزادہ مجاہد شاہ کے خدمت مین شاہ سراج
کی روانہ کئے کہ سادات و مشایخین اور مساکین و مستحقین پر قسمت کرین آپنے لیا اور تقسیم کی اور روز
جمعہ اتفاق سے علما اور مشایخین کے مسجد مین گلبرگہ کی گئے اور ساتھہ حضور قلب کے نماز ادا کی اور
واسطے فتح و نصرت لشکر اسلام و سلطان عالیمقام کے فاتحہ پڑہا اور سلطان جب راے بیجانگر پر
فتحیاب ہوا اور بلدہ حسن آباد گلبرگہ مین لوٹ کر آیا دوسرے بار پہر زیارت شیخ سراج الدین کے گیا اقرار کیا
کہ دعاے خیر آپکی میرے حق مین مبارک ہوئی انتقال شیخ سراج کا نوسو نو ہجری مین بیچ عہد سلطان محمود شاہ
بہمنی کے ہوا ہی یہ سلطان ہمیشہ سلوک مستحسن کرتا رہا مرض موت مین واسطے عیادت کے آیا اور دن
زیارت کے قبر شریف پر حاضر ہوکر فاتحہ پڑہے خیرات کی گنبد شریف آپکا شہر گلبرگہ مین روضہ شیخ کے
نام سے مشہور ہی اور نسب نامہ آپکا عبد مناف کو پہونچتا ہی * خوند میر صاحب قدس سرہ کا بیان *
آپ برادر ہے شیخ سراج جنیدی کے ہین اولیاے کامل سے صاحب نسبت بیان احوال شیخ محمد جونپوری لکہا ہی
اور حوالہ بعض جا تاریخ فرشتہ کا دیا ہی مینے قلم انداز کیا اسواسطے کہ لا حاصل ہی وہ جو مشہور ہی کہ وہ
انا مہدی کہتے تھے کہ جس سے ایک مذہب تازہ احداث ہوا ہی بعض بزرگون نے اوسکی تاویل کی ہی کہ مقصد
اونکا اس قول سے یہ تہا کہ مین ہدایت کندہ ہون نہ مہدی موعود رضی اللہ عنہ روضہ خوند شیخ
میر صاحب کا متصل روضہ شیخ سراج کے ہی اور اسکو چہوٹا روضہ شیخ کا کہتے ہین اور یہ بھی واضح ہو کہ
عمر شیخ محمد کی تریسٹھ سال کی تہی انتقال انکا شہر ذیقعدہ سنہ ۹۱۰ نوسو دس ہجری مین ہوا ہی *

حضرت خواجہ سید محمد یوسف الحسینی بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ کا بیان * کتب معتبرہ مین لکہا ہی کہ
اول مخدوم ابی الحسن جنیدی بن سید حسین واسطے فتح دہلی کے ہمراہ آئے تہے چونکہ اوسوقت

شیخ ملک

فتح ممکن نہتی آخر الامر شہادت پائی مردم ویرانکے صحن مین مسجد ایار کے دفن کیا سن ولادت انکی بلدہ مذکور مین
متوطن ہوئی اسمین سے میر سید شریف عرف سید راجے ابن سید علی خدمتین سلطان الاولیا نظام الدین بداونی قدس
سرہ کے ہو کر مرید حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے ہوے اور کسب کرکے کمالات دینی حاصل کئے پس سید
راجے کو دو پسر ہوے اول سید نجم الدین عرف سید چندا دوم سید محمد عرف خواجہ بندہ نواز ملفوظ مین اون
جناب کے کہ مسمی جامع الکلم ہے لکہا ہے مرید ایکے محمد نام اوسکو جمع کیا ہے لکہتا ہے کہ جب آپ حمل مین تھے
والدہ انکی زاری کیا کرتی تہین بسبب وفات دختر کے اور کہتی تہین کہ یہ شکم نامبارک ہے کہ اول لڑکی ان
لی لی کی جاتی رہی آپ فرماتے ہین کہ یہ سخن مین شکم مین مادر کے سنتا تہا اور چاہتا تہا کہ کہون ای مادر تقدیرات
الہی کو چارہ نہین لیکن وہ مقام سکوت کا تہا خاموش رہا تولد انکا چوتہی تاریخ رجب سنہ ۷۲۰ سات سو
بیس ہجری مین ہوا اسی قدوم میمنت لزوم نے ایکے جہان کو منور کیا اور جب انکی عمر پانچ برس کی ہوئی ہمراہ مادر
پدر بزرگوار شہر دہلی سے سوین شہر رمضان المبارک سنہ ۷۲۵ سات سو پچیس ہجری کے عہد مین سلطان محمد
تغلق کے روانہ ہو کر وارد دکن ہوے چار مہینے راہ مین گذار کے پنجشنبہ ستر ہوین محرم الحرام سنہ ۷۲۶ سات
سو چہبیس ہجری مین شہر دولت اباد کو پہونچے سات برس کی عمر مین آپ حافظ قران ہو کر روزے ماہ رمضان
کے رکہے اور جب اٹہ برس کے ہوے وہان سے تا مدت العمر کہ ایکسو پانچ سال کے ہوے تہی کبہو کوئی فریضہ
فوت نکیا اور جب پندرہ برس کے ہوے صرف نحو تمام کیا تمام عمر درس جاری رہا یہانتک کہ جمیع علوم سے
بہرہ اندوز ہوے جب اپنی اوان مین پدر والاقدر سید راجے اس جہان عالم جاودانی کی رحلت فرما ہو کر مدفون
دولت آباد مین ہوے والدہ انکی دکن سے دلتنگ ہو کر مع ہر دو فرزند کے ہمر وطن کو اپنے جو شہر دہلی ہے مراجعت
کیے اپ یہان تعلیم کرنے اور درس دینے مین علوم کے مشغول تھے اور بموجب فرمانے والدہ

بزرگوار آپکے ہر سال مین تین مہینے ماہ رجب اور ماہ شعبان و رمضان کے روزے اور ہر مہینے مین تین دن ایام البیض کے رکھا
کرتے تھے اور نماز مین پنجوقت کی مع سنن و نوافل اور سوا اسکے نماز چاشت و اشراق اور تہجد وغیرہ کے وقت پر گذارتے
تھے جب تیسری تاریخ رجب کی ۷۳۶ سات سو چھتیس ہجری مین خدمت سے خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے
مشرف ہوئے حضرت شیخ نے فرمایا کہ خواجگان ہمارے داودی روزے نہین رکھتے ہین ہمیشہ روزہ
رکھا کرو آپنے اختیار فرمایا الحاصل شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی نے سید محمد بندہ نواز کو عنایت مہربانی
اور کمال حکمت غرمان آہستہ آہستہ تربیت کر کے نہایت درجہ تکمیل اور ارشاد کو پہونچائے کہ مقبول عالم
و عالمیان کے ہوئے شہرہ کمال انکا عرصہ عالم مین جا بجا ہوا مراۃ الاسرار مین اخبار الاخیار سے نقل کرتے
ہین کہ آپکو سید محمد گیسو دراز اسواسطے کہتے ہین کہ ایکروز شیخ نصیر الدین محمود اودہی ارادہ سے کہین جانے کے
پالکی مین آن بیٹھے بعض دوسرے مریدون نے پالکی کو پیر کی کندہون پر اوٹھا لیا سید محمد بھی حاضر تھے
اور گیسو آپکے لانبے بسبب درازی کے پالکی مین اولجھ رہے آپ بسبب رعایت ادب اور استغراق
عشق الٰہی کے توجہ طرف سلجھانے اور نکالنے اوسکے نکی اسی وضع پر مسافت بعید قطع کئے ہوئے چلے گئے بعد چند
شیخ کو اس بات پر خبر ہوئی خوشحال ہوئے صدق عقیدت اور حسن ادب پر انکے آفرین کہے اور
یہ بیت اوسوقت زبان سے ارشاد کی ؎ ہر کہ مرید سید گیسو دراز شد ✽ واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز
شد ✽ اور سید اشرف جہانگیر سمنانی نے مکتوبات مین لکھا ہے کہ سادات گیسو دراز ایک قوم ہے نہایت
عالی نسب کہ سلسلہ سید محمد گیسو دراز کا انکو پہونچتا ہے آپنے لقب گیسو دراز ہندوستان مین نہین پایا ہے بلکہ
یہ لقب آپکے بزرگ جو سادات اولایت کے تھے اونکا ہے غرض سید محمد گیسو دراز جب بیس سال کے ہوئے
آثار کشف ربوبیت کے ظاہر ہونے لگے مردان غیب ابدال اوتاد اور خواجہ خضر علیہ السلام سے کرامات و

مرات ملاقات ہوئی تہی اور اس برس مین تو مدارج عالیہ کو فایز ہوے صحبت ایام سے انقطاع کیا اور اکل طعام سے
ہاتہہ دہویا باوصف کہ قوت شہوت بافراط رکہتے تھے فرماتے تھے کہ لذت صحبت زنان کی کیسی اور کسقدر ہے
ہمین نہین جانتا شیخ علاو الدین لاڈلے انصاری کہ دوستدار اونکے تھے استرضا سے والدہ
ماجدہ اون حضرت کی ایک کنیزک خرید کرکے ہم بستر کیا دس سال آپ اوس سے ہم بستر رہے بہر چالیس برس کے
سن مین دختر معظمہ مکرمہ بی بی رضا خاتون بنت سید احمد بہت مولانا جلال الدین مغربی خواہر سید ابو المعالی
عرف میان عبد اللہ سے نکاح آپکا ہوا اور کتاب سیر محمدی مین لکہا ہی کہ آپ حضرت محمد گیسو دراز بسبب حادثہ مغل
نواح ہند سے اسی برس کے سن مین ستروین ماہ ربیع الاول ۸۰۱ آٹہہ سو ایک ہجری کو مع عیال و اطفال
ارادہ سفر دکن کے دہلی سے نکلے اور جب گوالیار مین پہونچے وہان سے بعد تلقین کفار اوس دیار کے بہاندیر مین
آئے اس مقام سے بہی کوچ کرکے ایرچہ مین تشریف لائے یہان خوندمیر سلیمان خان بیٹا شیخ
الاسلام کا مرید ہوا ایرچہ مین منزل کی بعد چندیری مین اوترے پس بارعد مین رونق افزا
ہوے بعد اسکے بڑودہ میں عید الفطر سنہ الیہ مین نزول اجلال فرمایا وہان چند مقام عمل مین آئے
اور باہدی قصبہ مین کنبایت منزل و مقام اتکا ہوا وہان طوغخان نے بیعت کی اور شیخ عمر ولد شیخ
سعید مرید حضرت علاو الدین لاڈلے انصاری کا بہا خدمت مین حاضر ہوکر شرف ملاقات حاصل کیا
اور کنبایت سے بہر بڑودہ میں آکر خیمہ کیا وہان سے جاد بہے سلطانپور ہوتے ہوے دولت آباد مین پہونچے
سلطان فیروز شاہ بہمنی گلبرگہ سے نذر نمایان نقد و جنس سے خدمت مین حضرت کے روانہ کیا اور استدعا
تشریف آوری کی گلبرگہ مین کی بعد ادائے زیارت والد بزرگوار اپنے وہانسے دہارور مین تشریف لائے
ترکہی سلطان فیروز شاہ نے وہان دوبارہ نذر بہیجوائی التماس قدوم کی شہر گلبرگہ مین کی واضح ہو کہ علاو الدین

لاڑلے انصاری آگے سے دکن مین تھے اور دس برس قبل اسکے وفات کی تہی اور قصبہ النّد مین مدفون ہوئے چونکہ انکو
زیارت انکی پر کوز دلی منظور تہی بالاگہاٹ دہارور پر برآمد ہو کر آگے تشریف لائے اور جب النّد کو زیارتگاہ اپنا کیا زیارت مرقد
لاڑلے انصاری کی فرمائی مین بعد ارادہ مراجعت کا تہا کہ پہر سکر زند سلطان آباد سلطان فیروز شاہ بہمنی کی آئی اور
عرضداشت مشتمل قدوم میمنت لزوم شہر گلبرگہ مین مصحوب عبد الصمد سروی عرف قاضی رجے اور مولانا
معز الدین صدر الصدور کے پہونچے تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی کہ سلطان نے ہر دو معز العلما کو واسطے دریافت علوم
ان حضرت کے روانہ کیا تہا دے ہر دو بزرگ جب خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے اور ایسا اعتقاد ہم پہونچا کہ مجرد
دست بیعت کے ترک علایق کیا اور صدر تمام سے بادشاہ کی باز آئے استعفا دیا عرض کی تعلقہ ہلد اجسکو
عضو کیا جاے ازراہ لطف فرماوین بادشاہ متعجب ہوا جب آپ گلبرگہ کو آئے سلطان فیروز شاہ کہ فیروز آباد مین تہا
کو آیا چار کوس استقبال کیا اعزاز و اکرام تمام سے شہر مین لایا ایک مکان اچہا بہت وسیع اور منزل متصل قلعہ گلبرگہ
کے واسطے سکونت آپکے مقرر کیا مگر آخر کار بسبب بعضے عوارضات کے رنجیدہ ہو کر فیروز آباد کو چلا گیا اور پہر آیا
اور یہ بہی تاریخ فرشتہ مین مذکور ہی کہ جب مزاج سلطان فیروز شاہ کا راہ اعتدال سے منحرف ہوا فیروز آباد سے گلبرگہ
مین آیا اور بالاے بام قلعہ مذکور کے کہ متصل خانقاہ بندگی مخدوم کے ہی خوابگاہ مقرر کیا ایکدن متصل آپکے عرض
ہو کر فرمایا کہ خانقاہ تمہاری متصل خوابگاہ میری ہی دوپہر دن کو وہان ہجوم خلایق کا ہوتا ہی خلل ہمارے
شکر خواب کو آتا ہی آپ خانقاہ سے باہر جا رہین یہ کہا اور سراول تعین فرمائے لاعلاج آپ خانقاہ سے
نکلکر مشرق طرف روان ہوے خانخانان عرف سلطان احمد بہمنی برادر فیروز شاہ کا بخلاف بہائی کے چونکہ
اعتقاد بہت رکہتا تہا خفیہ آدمی معتمد بہیجے اور آپکو وہان جہان اب آپکی آرام گاہ ہے شہر سکو کہا آپ
اوسکا اہتمام فرما کے اور بنا شہر کی ہمسایہ نے کمال عاجزی اور لجاجت سے معروض کیا کہ سید بزرگوار ہین

ایک کوس

ایک کوس یہان سے دور جاکر اوترے ہوے ہین وہان سب مرید انکے جمع ہوکر متعرض ہوے ہین جانتے ہین کہ
اوسجا ایک مکان واسطے سکونت سید بزرگوار کے بنا کرین تا مملکت سے اپنے باہر نجائین چونکہ رہنا اونکا موجب
برکت ہے امید ہے کہ پروانگی ہو بادشاہ چپکے ہو رہا خانخانان نے مخفی روپیہ بہیجکر ایوان بیانت رفیع الشان
تیار کروا کر گذرانا چنانچہ تاحال موجود ہے اور عہد سلطنت مین اپنے ایک لاکہ روپیے کی جاگیر
نذر کردی وہ بہی حال تک جاری اور موجود ہے اور اب اسکے دو حصہ ہوکر نصف جمع مین چہوٹے روضہ کے ہے
اور نصف دیتا مستغرق مصارفین بڑے روضۂ خاص حضرت کے بعد اسکے چند سال گذرے سلطان
فیروز شاہ بہمنی کو مہم راجہ سے ایجانگر کے درپیش ہوئی خدمتمین حضرت کی آیا اور دعا فتح و نصرت کی
چاہی آپ فرمایا کہ اس سفر مین شکست تمہاری ہے چند روز توقف کرو فیروز شاہ کہ غیور و متکبر تہا
کہا کہ مجہے اسقدر مدتمین اوسکے سیتیس بار اتفاق مقابلہ و مجادلہ کا پڑا ہے اور مین ہمیشہ مظفر و منصور رہا ہون
بارہا متبار الیہ مقابلہ سے فرار اختیار کیا ہے مجہے جنگ اوسکا بازی طفلانہ ہے یہ قول سمجہے توہین زدہ راہی
و رنجیدہ خاطر برخاست کرکے مقام پر اپنے آیا اور سفر کا تہیہ کیا پس قلعہ پانگل مین آکر تین سال وہان
جاولی کی اور سفر پانگل کر مدت تک مشہور رہا اور جب مقابلہ راے ایجانگر سے کیا بعد جنگ عظیم کے
راے ایجانگر نے ہزیمت کہائی اور سلطان فتحیاب ہوا پس ایکدن پانگل مین آگے روبرو حضار مجلس کے
بیان کیا کہ وہ سید دہلی والے نے تو شکست کی خبر دی تہی بخلاف اسکے مین نے راے ایجانگر پر
فتح پائی اب جو اس سفر سے مراجعت کرتا ہون گلبرگہ مین پہونچکر اوس سید کو اخراج کردیتا ہون
یہ سخن اشتہار پایا سید گلبرگہ مین حضرت کی سماعتمین پہونچا آپ فرمایا کہ اگر اللہ جل شانہ کو یہ سخن میرے
سخن کا منظور ہے تو ضرور سلطان فیروز شاہ شکست پایگا قدرت خدا کہنا درویش صاحبدل کا

اوسی برس مین رحمت الله گوند نے فوج متفرق اپنی اکٹھا کر کے پھر مقابلہ پر سلطان آیا اور زد و خورد مین فتح پایا
شکست فاحش نصیب فیروز شاہ کے ہوئی اسقدر کہ بالکل مین مجال توقف کی نپائی تباہ حال سے داخل گلبرگہ
ہوا چونکہ آخر عمر مین ایسی شکست عظیم پائی کوفت سے خجالت کے بیمار ہوا مدت تین برس تک بیماری نے
امتداد پایا جب جانا کہ یہ مرض مرض الموت ہے شاہزادہ حسن خان نام فرزند کو ولی عہد کر کے اول نذر
بہائی کی اپنے جو خان خانان نام تہا پس تمام امرا و اکابر کی نذرین شاہزادہ کو دلوائین علما و
سادات و مشائخین کو واسطے فاتحہ خیر شاہزادہ کے درخواست کی تمام حاضر ہوئے لیکن بندگی مخدوم سید
محمد گیسو دراز تشریف نلائے دو تین روز انتظار کر کے خود شاہزادہ حسن خان کو نزدیک حضرت کے
بہیجا تا کہ واسطے اسکے فاتحہ خیر کرین آپ نے فرمایا کہ جب تم مالک تخت دکن کے ہوا و فرزند کو اپنے ولیعہد
کیا ہے ہمسا فقیر کی حاجت کیا ہے مگر عین الملک اور معین الملک یہ ہر دو غلامان بادشاہی مدار مملکت
شاہزادہ کی ہوئی ہتی طرف سے سلطان کے پر نجیدہ ہوئے اور جب اصرار و استدعا اونکا زیادہ حد سے
گذرا حضرت فرمایا کہ سلطنت دکن کی تقدیر مین نام پر خانخانان کے معین و مقرر ہوئی ہے سعی
واسطے دوسرے کے لاحاصل ہے غرض شاہزادہ نے وہان سے بے نیل مقصود معاودت کی
سلطان اس سے بہت رنجیدہ ہوا اب عین الملک اور معین الملک سلطان سے بولے کہ خانخانان
جبکہ سالہا مدار المہام سلطنت کا رہا ہے غلبہ اوسکا دلمین مردم کے جاری ہوا ہے بدون قتل ہوئے اوسکے
درستگی بندوبست شاہزادہ کی ہووگی استقلال خان خانان کا خاطر پر لگایا اوسکے مارنے کی تدبیر خانخانان
یہ بات سنکر آدہی رات کو مع پسر اپنے علاء الدین نام مخفی خدمت مین حضرت کی آیا ماجرے سے آگاہ کیا
بندگی مخدوم نے فرمایا کہ پنا تمہارا اب اصلاح ہے چند باہر جا رہو پہر بعد کئی دنون کے چلے آنا یہ فرمایا

اور دستار کو اپنی دو ٹکڑے کر کے ایک سر پر سلطان کے اور ایک سر پر شاہزادہ کے باندہا مرخص کیا
خانخاناں المخاطب احمد شاہ بہمنی وہان سے متعلقونکو اپنے لیکر تاریکی شب مین باہر شہر گلبرگہ آیا اثنا راہ
ایک سوداگر سے کہ طالع سلطان کا اوج ترقی پر تہا ملاقات ہوئی اوسنے کہا رہنا میرا اس بلدہ مین
محض واسطے تقویت آپکے تہا ہمراہ ہو انواح کلیان مین آکر گہوڑے خریدے مردمان جمعیت قلیل فراہم
کئے عین الملک و معین الملک فوج شاہی سے دنبال احمد شاہ کے ہوئے پانچ چہہ مہینے جاری مین
تلنگانہ کی تک و دو رہی ایکروز دوپہر کے وقت سلطان احمد شاہ بزیر سایہ ایک درخت کے
سو رہا تہا قیلولہ مین شکر خواب کے تہا کہ دفعتاً خواب مین دیکہا کہ ایک درویش ہین سر پر انکے چار ترکی
کلاہ رو برو آئی پہلے تو مبارکباد سلطنت کی دی پہر ظاہر کیا کہ نعمت اللہ ولی کرمانی نے اس فقیر کو
بہیجا ہی اور ایک تاج دکہلا کر ایسا کہا یہ تاج دوازدہ ترکی واسطے تمہارے دیا ہی اور فرمایا ہی کہ
سلطنت دکن کی احمد شاہ کو مبارک سلطان احمد شاہ بمجرد اس معاینہ کے بیدار ہوا اور ملک التجار
اور شاہزادہ علاؤالدین کو جو سرہانے بیٹہے ہوئے تہے آگاہ کیا بہت شاد ہوئے اور کہے کہ اب سلطنت ہماری
گہر آئی گلبرگہ کو چلنا پیش وہان سے چلے عین الملک اور معین الملک بہی آکر داخل گلبرگہ ہوئے دوسرے
روز سلطان فیروز شاہ کہ بیمار شدید تہا پالکی مین سوار ہوا شاہزادہ حسنخان کو ہاتی پر بٹہلا کر باتشکر
انبوہ مقابلہ پر سلطان احمد شاہ کے آیا اتفاقاً عین کارزار مین فیروز شاہ کو بسبب نقاہت مزاج اور زیادہ
ہونے سموم صحرا کے غش آیا پالکی کہیں نوبت کر کے عین الملک اور معین الملک نے طرف قلعہ گلبرگہ کے روانہ کیا
فوج سلطانی کی خیال سے اس بات کے کہ سلطان فیروز شاہ کا انتقال ہو گیا پریشان ہو کر قلعہ گلبرگہ مین در آئے
اسی عرصہ مین پالکی مرصع پوشش فیروز شاہ کے وسط دروازہ مین قلعہ گلبرگہ کے پہونچی تہی کہ بسبب

شور و غل لشکریون اور اژدہام عام خلائق کے ایسا ہوا کہ فیروز شاہ کو حالت غشی سے ہوش مین آیا پوچھا کہ یہ غوغا کیا ہے
مقربون نے ماجرا عرض کیا فیروز شاہ نے کہا اب سلطنت قبضۂ اختیار مین احمد شاہ کے گئی عین الملک اور
معین الملک نے ہر چند عرض کیا کہ اب بھی ہم قلعہ گلبرگہ کے بروج دبارہ کے کھڑے ہو کر توپ و تفنگ سے سلطان
احمد شاہ کے ساتھ جنگ کرینگے فیروز شاہ فرمایا یہ تدبیر خام ہے مصلحت یہی ہے کہ احمد شاہ کو بلا کر
امر سلطنت اوسکو سونپ دون اور ملتجی شاہزادہ کا اوسکے ہاتھ مین دون اور تم سبکو اوسکے حوالے
کرون تا موجب جان بخشی تمہارا اور اوسکا ہو پس بلوایا اور ایسا ہی عمل مین لایا دونو بھائی معانقہ کئے
اور سکے حسرت کے دامنین بیٹھے فیروز شاہ نے احمد شاہ کو تخت پر بٹھلایا اور شہزادہ کی نذر دلوائی
ہاتھ مین ہاتھ دیا بعد ہر دو غلامان خام کار کو سپرد سلطان کیا اور آپ بعد دو تین دن کے عالم
بقا کو روانہ ہوا احمد شاہ بادشاہ مستقل ہوا اور شاہزادہ حسن خان کو فیروز آباد وغیرہ جاگیر کر دی
شاہزادہ مدت العمر جاگیر مذکور مین رہا اور معاش پر قناعت اختیار کی عمر عزیز کو بفراغت تمام گذارا بعد چندے
سلطان احمد شاہ کو سفر ملک برار کا پیش ہوا تین سال اس مہم مین گذرے اسی ایام مین قلعہ کاویل کا
احداث فرمایا قلعہ نرنالہ کی مرمت کی وہان خبر رحلت حضرت بندگی مخدوم سید محمد گیسو دراز کی سنی
افسوس کیا بعد اتمام مہم جب بیدر و حزن خاطر سلطان کا ہوا جب وہان سے پھر گلبرگہ کو آنا ناگوار جانا
شہر بیدر کو دار السلطنت مقرر کیا قصر عالی تیار کر کے وہان رہنا اختیار فرمایا اور قلعہ بیدر کا بنوایا
عمر شریف حضرت خواجہ بندہ نواز حسینی کی ایکسو پانچ سال کی تھی ستر ہوین ذیقعدہ سنہ ۸۲۵ آٹھ سو
پچیس ہجری کی روز دوشنبہ وقت اشراق رحلت فرمایا ہے حرف مخدوم دین و دنیا ۸۲۵ مین تاریخ وفات
اون حضرت کی ہے بعد دو سال کے تیاری گنبد مبارک کی شروع ہوئی آخر عمر تک سلطان

احمد شاہ دلی کے تیاری گنبد کی ہوتی رہی بعد اسکے سلطان علاء الدین فرزند نے سلطان مغفور کے
اتمام کو پہونچایا جسکو بہت سے سالمین مع لنگل اندرونی گنبد مذکور تیار ہوا بعد مدت کے سلطان
ابراہیم قطب شاہ بادشاہ تلنگ نے کلس لنگل باہر کروایا اور سلطان محمود عادلشاہ بیجاپوری نے کلس
جدید سنہ ۱۰۵۵ ایکہزار پچپن میں بلند کیا اور قدیم کلس کو نکالکر سید محمد اکبر کے گنبد پر چڑہایا نسب نامہ
انکا زید مظلوم اخی امام محمد باقر بن زین العابدین سے حضرت امام حسین شہید علیہ السلام کو پہونچتا ہے حضرت
سید محمد اکبر عرف شرالہ حسینی علیہ الرحمہ کا بیان ÷ آپ بڑے فرزند حضرت بندگی مخدوم خواجہ بندہ نواز
قدس سرہما کے ہیں محمد اکبر حسینی تولد ایکا بلدہ دہلی میں ہوا ہے لکہا ہے کہ اس روز ابدال و اوتاد تہنیت کے آئے
تہے اور میوہ جنگل سے بنی اسرائیل کے لاکر دئے جب بزرگ ہوئے علوم معقول و منقول پڑہے عالم مشہور
شہر دہلی میں ہوئے اور ابتدائے حال میں جب خضر علیہ السلام سے ملاقات کی خضر نے فرمایا کیا چاہتے ہو یہ کہے
مقصود میرا اوس قسم کا نہیں جو تم سے چاہوں بس کچھ نہ چاہا اور عرض ہوئے خواجہ فرماتے ہیں کہ محمد اکبر اگر
فرزند میرا نہوتا میں اپنی کشش اوسکا ہوتا کوئی مرید بہتر مرشد سے نہوا مگر دو شخص ایک شیخ قطب الدین
بختیار اوشی خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہما سے دوسرے محمد اکبر مجہ سے نعمت خلافت کی انکو
قبلہ گاہ سے اپنی ملی ہے واضح ہو کہ ان جناب نے سنہ ۸۱۱ آٹھسو گیارہ ہجری میں جب محمد اکبر کو خلیفہ کیا
تہا پہر سر پھیلایا افسوس کہ بعد ایک سال کے ایسی بیماری ہوئی کہ ہر روز جلاب پیتے تہے جلاب بہت ہوتی
تہی اپنی آوان میں عالم رویا میں سیدۃ النساء العالمین حضرت بی بی رضی اللہ عنہا کو دیکہا کہ سیدہ نے
اونہیں عہدہ حظیرۂ قدس کی فراشی کا دیا صاحب کتاب جاننے میں نہیں جانتا لکہا ہے کہ وہ ایک مقام ہے نیچے
عرش کے اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اوسجا کے مہتمم ہیں اور شیخ فرید شکر گنج بہی وہان

ہین واللہ اعلم ہوگا جب حال اوس وبا کا شیخ بندگی مخدوم سے ظاہر کیا دعا کے لیے ہرگز قبول مت کرو
کہا کہ قبول کر چکا بندگی مخدوم فرماتے جاتا ہون کہ تمہین میرے آگے جانا ہوگا پس روز چہارشنبہ دسوین ربیع
الثانی کی سنہ ۸۱۲ آٹھ سو بارہ مین رحلت فرمائے بندگی مخدوم کہتے ہین کہ مین اپنی عمر مین دو آدمیون کو
غسل دیا ہون ایک خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی اور ایک محمد اکبر کو شہر گلبرگہ مین پائین روضہ مبارک
بندگی مخدوم کے گنبد آپکا ہی کہ اپنے روبرو بندگی مخدوم صاحب نے تیار کروایا تہا اور بندگی مخدوم ہر شب جمعہ
کو واسطے زیارت قبر شریف کے جایا کرتے تھے کتخدائی محمد اکبر صاحب کی ملکہ جہان بنت
حاتم خان برادر علاء الدین خلجی سے ہوئی تھی ان سے ایک فرزند وجود مین آئے تھے سید صغیر اللہ نام
ملقب صغیر اللہ دکنی ہیں اب یعنی وقت تالیف حضرت صاحب سجادہ روضہ کلان حضرت بندگی
مخدوم صاحب کے تا حال جو سجادہ نشین ہین اولاد سید صغیر اللہ صاحب کی ہین اور حسین شاہ ولی حیدرآبادی
اور شاہ راجو صاحب حیدرآبادی اولاد محمد اکبر کی ہین چنانچہ بیان ہر دو بزرگوار کا رقم طراز ہوگا
ذکر سید احمد اصغر عرف بڑے راجہ صاحب علیہ الرحمہ کا بیان ۔ لکھا ہی کہ ہند مین بڑے راجہ کو کہتے ہین اور
آپ چھوٹے فرزند حضرت بندگی مخدوم صاحب موصوف کے ہین سات برس کی عمر مین فرماتے ہین
کہ مین نور الہی کو دیکھتا ہون ہمیشہ سفر مین رہا کرتے تھے گھوڑے پر یا پالکی مین سوار ہوتے تھے
کتخدائی آپکے گہر مین سید علاء الدین اور سید اجل دہلی کے ہوئی تھی جب ایام رحلت آپکے قریب
ہوئے سید ید اللہ عرف شاہ قبول اللہ خلف ارشد کو اپنے خلوت مین طلب کر کے جملہ اذکار تعلیم
فرمائے اور فرمایا کہ کسو سے نکہو وہ عرض کئے کہ ابوالفتح سے کہون کہا کہ ہان وہ علاء الدین گوالیری کے
فرزند ہین حضرت بندگی مخدوم صاحب نے بہی اون سے اخفا نکیا تھا اکیسوین تاریخ ماہ محرم کی

سنہ ... مرقوم رحلت فرما ہوئے فرزندوں اور مریدوں نے آپکے بیچ گنبد خاص سیلو میں مرقد والد کے
مدفون کیا ہے سید محمد صغیر اللہ عرف شاہ صغیر دکن میک بن سید محمد اکبر عرف بڑے صاحب بن حضرت
بندگی مخدوم قدس اللہ سرہم کا بیان ہے آپ عالم دنیاداری میں تھے سرکار سے سلطان احمد شاہ بہمنی کے
اپنی ہزار سواروں کے رسالدار آسودہ حال فراغت کا کی کے ساتھ گذران کرتے تھے جب جد بزرگوار
آپکے حضرت بندگی مخدوم رحلت کئے سید صغیر اللہ بیدر میں تھے چچا انکے سید اصغر حسینی مسند
سجادگی پر جلوس کئے اپنے ساتھ و ... پدر بزرگوار اپنے محمد اکبر حسینی کے کہ وہ بڑے تھے دعوے خلافت
و سجادگی کا کیا مگر دو دلیل سے دعوی انکا پیش رفت ہوا ایک محمد اکبر ... و برادر والد
بزرگوار کے رحلت فرما ہوئے تھے از روی فتوی شرع شریف کے لاوارث ہوئے دوسرے حضرت بندگی
مخدوم نے وصیت نامہ میں سید اصغر حسینی کے ایسا مندرج فرمایا تھا کہ اگر صغیر اللہ علاوہ نوکری
بادشاہی کا ترک کرے تو دست بیعت کا مردم سے لیوے مگر جب چچا انکے سید اصغر حسینی بھی
رحلت فرما ہوکر سیلو میں مرقد شریف والد بزرگوار کے دفن ہوئے اور سید ندیم اللہ حسینی عرف
سید قبول اللہ حسینی مسند نشین سجادگی سید صغیر اللہ نے یہ خبر بلدہ بیدر میں سنی تمام جمعیت
اپنی ہمراہ لی اور ارادہ سے انقلاع استخوان عم بزرگوار اور عزل سجادگی سید قبول اللہ حسینی کمر
ہمت کی قائم باندھ کر آئے چونکہ سلطان علاء الدین بہمنی معتقد سید قبول اللہ حسینی کا تھا یہ بات بھی صورت
نہ پکڑی مگر بعد انتقال سید قبول اللہ حسینی کے جب سید اصغر عرف میاں منجھے بڑے فرزند سید قبول اللہ
حسینی کے ذریعہ سے چچا صاحب سید من اللہ حسینی کے وسادہ پر سجادگی کے قائم ہوئے سید
صغیر اللہ حسینی دکن میک بعد چندے پھر جمعیت اپنی لیکر گلبرگہ کو آئے اور محاصرہ کیا اوسوقت

آخر کار ایسا ہوا کہ تولیت روضۂ منورہ کی علاقہ مین سید صغیر اللہ صاحب موصوف کے رہے اور امر سجادگی کا
میان ہیبے پر مسلم و برقرار رہا دو صاحب شرکت سے کار بند روضۂ منورہ کے ہوے پس صلح ہو گئی مدت تک
نامعلوم
سات یہ کام دل کے گذرانا کی پس سن کیولت عاین صغیر اللہ صاحب دکنی میک اٹھائیسوین ماہ ذیقعدہ سنہ
اجل طبعی سے گذرے * سید محمد صغیر اللہ دکنی میکن بن سید محمد اکبر بن حضرت بندگی مخدوم کی اولاد کا بیان *
سید عسکر اللہ حسینی آپ بڑے فرزند سید صغیر اللہ کے بین روز انتقال پدر والا قدر کے جانشین تولیت ہوکر
بر ضد سید اصغر حسینی عرف میان نتھے کہ وہ نہین چاہتے تھے لاش کو اپنے قبلہ گاہ سید صغیر اللہ دکنی کے
پہلو مین مرقد شریف حضرت بندگی مخدوم کے دفن کئے سید صغیر اللہ کو چچری بہن حقیقی سید قبول اللہ حسینی کی
یعنی دختر محمد اصغر کی منسوب تھی اُسے تو اولاد ہوئی تھی مگر محل ثانی سے دو فرزند اول سید عسکر اللہ
جانشین تولیت سید اسد اللہ ہو بعد چندے تولیت سے سید عسکر اللہ معزول ہو کر بروایت قاضی
محمود
شیخ ابراہیم ملتانی یہ امر سید من اللہ حسینی ابن محمد اصغر کو مفوض ہوا پھر عہد مین سلطان
بہمنی کے سید عسکر اللہ صاحب موصوف سید عبد المجید بن سید احمد بن سید من اللہ حسینی کے ہمراہ کام تین
تولیت کے شریک و انباز ہوئے عرس سید عسکر اللہ حسینی کا پندرہوین ربیع الثانی کو مقرر ہے
* سید عسکر اللہ کی اولاد کا بیان * سید عسکر اللہ کو ایک فرزند تھے میان اسد اللہ عرس انکا آٹھوین ماہ
شعبان کو ہوا کرتا ہے انکے ایک فرزند تھے میان صغیر اللہ ثانی فرزند میان اسد اللہ انہے تین فرزند
اول بڑے محل سے سید عسکر اللہ ثانی اور دوسرے چھوٹے محل سے دو فرزند منجھلے حسین شاہ ولی
آبادی کہ ذکر انکا آویگا چھوٹے شاہ راجو بیجاپوری جد امجد شاہ راجو حیدرآبادی کہ ذکر انکا بھی آویگا
* محمد اصغر حسینی بن حضرت بندگی مخدوم کی اولاد کا بیان * سید محمد اصغر حسینی عرف لیر احیا خلف دوم

تواجہ

خواجہ بندہ نواز محمد گیسو دراز کے ہین جیسا کہ گذرا انکو وقت انتقال سات فرزند تھے بڑے سید اللہ
عرف سید قبول اللہ حسینی دوسرے صبغۃ اللہ تیسرے یمین اللہ حسینی چوتھے شاہ یمین الرحمان پانچوین شاہ
نور اللہ حسینی کہ ذکر انکا صوبہ محمد آباد بیدر مین آویگا چھٹے شاہ نور اللہ ساتوین شاہ با اللہ قدس اللہ اسرارہم

سید ندیم اللہ حسینی کا بیان ۞ آپ فرزند اولین قبول اللہ حسینی کے ہین کہتے ہین کہ آپ سات برس کے تھے
کہ اوس سن مین ایکروز سنا کہ راجہ باگ سوار واسطے ملاقات حضرت بندگی مخدوم صاحب کے شیر کی
پیٹ پر سوار اور بورا سانپ ہاتھہ مین لیے ہوئے آئے ہین آپ جھٹ ایک دیوار پر چڑھ گئے اور اسکو
اشارہ کیا قدرت خدا وہ اپنی جا سے ہلی اور چلنے لگی شور و غل ہوا راجہ باگ سوار معتقد ہو کے گلبرگہ
عیدگاہ تک آئے تھے یہ بات سنکر لوٹ گئے اور سید ندیم اللہ حسینی شاہ جلال پر اپنے اوس وقت جان بحق
تسلیم ہوئے یہ واقعہ بیسوین شعبان سنہ آٹھہ سو ستر ہجری مین ہوا ہے ۞ مولانا جلال الدین مغربی
علیہ الرحمہ کا بیان ۞ انکو فصوص الحکم مین بہت ہی بڑا اعتقاد اوس کتاب پر تہا آپ مرد مسافر حکیم
جہاندیدہ اور پیر دیرینہ تہے انکی شرح فصوص [illegible] کی بہت تعلقات کے ساتھہ لکھی ہے یا نابندگی مخدوم صاحب کا
ہی کہ مین اعمال [illegible] کے ساتھہ [illegible] فصوص [illegible] جلال الدین [illegible] قول و فعل
کے لائق جیسے ہیں تک ساتھہ [illegible] مولانا صاحب ہاتھہ پر حضرت خواجہ بندگی مخدوم کے بیعت کی
درجہ کمال کا پایا بہت لوگ آپ سے مستفید ہوئے عمر طبعی کو پہونچکر رحلت فرمائے ۞ شاہ کمال
الدین بیابانی رحمۃ اللہ کا بیان ۞ آپ مرد مجرد جہان گرد تھے اکثر تنہائی کو قبول کیا تہا
صحبت سے [illegible] کے خضر [illegible] بیشتر جنگل مین رہتے تنہائی کو بہتر سلطنت سے ہفت اقلیم کی
جانتے تہے ایکروز الہام غیبی ہوا اے کمال الدین جا [illegible] کا دیدہ ہو زیادہ اسے سے خود پسندی

متنکر آپ خدمتمین صلاح الدین مغربی کے آئے اور بیعت کی نعمت سے خلافت کی سرفراز ہوئے
عالم کو ہدایت کی جب وقت موعود پہونچا انتقال فرمایا * میر یحیی صاحب شمس العشاق نور اللہ
مرقدہ کا بیان * آپ مرید اور خلیفہ شاہ کمال الدین بیابانی کے تہے بعد تحصیل کسب کمال کے مرشد سے
رخصت ہو کر بیجاپور گئے وہان جا کر تالاب پر شاہ پور کے اقامت کی وہین متاہل ہوئے وہین موے
وہین دفن ہوئے * شاہ برہان الدین جانم واضح اللہ برہانہ کا بیان * آپ مرید اور خلیفہ آپنے
قبلہ گاہ کے تہے ابراہیم عادلشاہ ثانی بیجاپوری بہت معتقد آپکا تہا مزار شریف انکا بیجاپور مین
تہا * شاہ امین الدین اعلی اسکنہ اللہ تعالی فی اعلی علیین کا بیان * آپ مرید اور خلیفہ والد ماجد
برہان الدین جانم کے ہین لکہا ہی کہ آپ بڑے اولیاء مکمل تہے عہد مین آپکے بعضی ناتوان بین کوتہ اندیشون سے
حاکم وقت سلطان سکندر عادلشاہ کہ نوجوان تہا مزاج کو اوسکے حضرت سے برگشتہ کیا وے ہر مقدمہ
مین حضرت سے کج بحثی کرتا تہا خصوصاً واسطے نماز جمعہ کے جامع مسجد مین حضور تکلیف جنابکا ہوتا تہا ایکروز
آپ مصلی اپنا کندہے پر قادر لنگاہ کے کہ وہ مرید آپکے تہے رکہکر تالاب شاہ پور کے گئے اور قادر لنگاہ
کو فرمایا کہ جاؤ یہ سجادہ جو کندہے پر ہی پانی پر بچہا کر چلا آوے بے وسوسہ سطح آب پر مثل
روی زمین کے چلے گئے اور سجادہ آب عمیق پر بچہا کر واپس آئے لکو کہا خلق بیجاپور کے مع بادشاہ
واسطے دیکہنے اس تماشے کے حاضر تہے آپنے ہر ایک سے فرمائے آؤ چلو جماعت سے نماز ادا کرین
کسیکی مجال نہوئی آپ گئے اور سجادہ پر کہڑے ہو کر دوگانہ عشق کا پڑہ کر چلے آئے اور بادشاہ سے
کہا کہ خبردار ہو تیری جا پر دوسرا آیا ایسا ہی ہوا اوسی جلد مین عالمگیر بادشاہ آیا اور سکندر عادلشاہ
ماخوذ اور ممالک بیجاپور مسخر عالمگیر بادشاہ کا ہوا ازنامہ امین الدین اعلی کا رند مظلوم بن سید علی

بن حضرت زین العابدین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پہونچتا ہی ✤ علاؤالدین اندپی المعروف

لاڑلے صاحب انصاری عطر اللہ تربتہ کا بیان ✤ آپ اولاد سے بزرگان انصار کے ہین او مقیمان دہلی سے

ہم عمر حضرت بندگی مخدوم شہرہ سے یار وفادار اون جناب کے عہد طفلی سے بہت یگانگت وارتباط رکہتے تہے

محبت نامہ مین ملفوظ سید اللہ حسینی کے مرقوم ہی کہ شیخ علاؤالدین ایام جوانی مین عاشق ایک عورت کے

تہے گیارہ برس تک ہر روز گلیمین اوسکی جاتے اور بندگی مخدوم کو ساتہہ رکہتے اگر قابو پاتے اندر

جاتے ورنہ تمام شب اوسکے گہر کی گشت کرتے اور بندگی مخدوم ایک مسجد مین کہ روبرو دروازہ اوسکے

تہی تمام شب اسمین مشغول عبادت خدا کے ہوتے بارہ سال بعد ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ معشوقہ

مذکورہ نے لاڑلے انصاری کو لکڑی سے مارنا شروع کیا یہانتک مار ماری کہ سر اونکا پہٹ گیا اور لہو جاری

ہوا جب باہر آئے بندگی مخدوم نے پوچہا کہ کیا حال ہی کہا ای یار میرے جب ہو بارہ برس بعد یہ دولت

حاصل ہوئی بندگی مخدوم بولے عاشق عورتکا ہوا ای شیخ کہا ہین صانع کو مصنوع مین دیکہتا ہون

بعض کہتے ہین کہ لاڑلے انصاری جس روز دو سال تہے حضور مین والدہ حضرت بندگی مخدوم صاحب کے

جاکر اپنے کو فرزند اونکا کہلایا اور مع بندگی صاحب ایکجا رہتے تھے مکتب خانہ مین باہم اتفاق جاتے تھے

اور بعض سوانح مین لکہا ہی کہ لاڑلے انصاری مرید نصیرالدین چراغ دہلی کے تہے اور تربیت صحبت مین شیخ بندگی

مخدوم کے پائے کہتے ہین دس بزرگ مع لاڑلے انصاری ہمراہ بندگی مخدوم کے خدمتمین شیخ نصیرالدین چراغ

دہلی کے آمد ورفت رکہتے تھے شیخ فرمائے کہ ای شیخ بندگی مخدوم جو کلمات عرفان کے کہ ہر روز مین تمکو

تعلیم کرتا ہون تم اون دس آدمیون کو جو ہمراہ تمہارے ہین سکہلاو اس سے معلوم ہوا کہ علاؤ الدین

لاڑلے انصاری فی الحقیقہ تربیت یافتہ بندگی مخدوم کے ہین اور اسیجا لکہا ہی کہ لاڑلے انصاری

سنہ ۷۶۱ سات سو اکسٹ ہجری میں دہلی سے دکن کو آئے اور قصبہ الند میں ساکن ہوے اور گنبد و خانقاہ
زندگی میں اپنے بنا فرما کر سنہ ۷۷۷ سات سو ستہتر ہجری میں خرامیدہ عالم قدس کو ہوے اور اسی گنبد میں
مدفون ہیں سنہ ۱۱۹۴ ایکہزار ایکسو چورانو ہجری میں میر بدر الدین حسین خان بن عطاء اللہ خان شریف
خان عرف ابن شاہ نعمت اللہ ولی کو پہونچا ہی جب وہ عامل اس نواح کے ہوے نقار خانہ پختہ مقابل
دروازہ درگاہ ساتہہ رفعت و وسعت کے اور احاطہ قدیم کو جو گل و سنگ سے تہا از سر نو احداث کیا درگاہ
فیض بارگاہ لاڑلے انصاری کی مطاف خلایق کا ہی ذکر شیخ علاء الدین گوالیاری متوفی الجنتہ
کا بیان ہے آپ خلیفہ حضرت بندگی مخدوم ہیں مرد دانشمند تہے تحصیل علم ظاہری کی حضرت قاضی عبد المقتدر سے
کی تہی ابتدا در حال سرکار میں سلطان محمد کے تردد کرتے تہے اور آپکو تولیت قصبہ گوالیار دہتوی کی
تہی اور خیل خانہ کثرت سے نزدیک آپکے تہا دنیوی دستگاہ بہت رکہتے تہے سب خدمت میں بندگی
مخدوم کے حاضر ہوے سب ترک کر کے فقر اختیار کیا اکثر پہاڑ و بنوں گوالیار اور پہاڑ اسیر کے آوارہ رہے
ہمیشہ روزہ رکہنا شعار آپکا تہا شہر شوال میں تین روز افطار فرماتے تہے آخر شعبان سنہ ۸۰۱ آٹہسو
ایک ہجری میں بندگی مخدوم سے خلافت پاکر گوالیار میں مشغول بکار اپنے ہوے پہر مع فرزندان الکاکی
اکر سکونت کئے اور وہیں قبل چار مہینے کے خبر وفات کی دیکر ماہ محرم سنہ ۸۳۴ آٹہسو چونتیس ہجری میں
رحمت حق سے ملے درگاہ موضع ہرنا پور مضاف شوراپور صوبہ بیجاپور میں مطاف عالم و عالمیان کی ہے
اہالی وہان کے ہندو مسلمان سب معتقد انکے ہیں ذکر شاہ جنید الحسینی رحمۃ اللہ کا بیان ہے آپ خلیفہ
حضرت بندگی مخدوم کے تہے درگاہ آپکی کوبلی پٹن مضاف صوبہ بیجاپور میں ہے بعضے سلاطین عادل
شاہیہ جوار میں درگاہ شریف آپکی مدفون ہیں اسی جا پر کہ حضرت کی درگاہ کا سایہ گنبد پر سلاطین

مذکور کی

مذکور کیا ہے بادشاہوں اور سلاطین متذکرہ کا سایہ درگاہ پر اون حضرت کی ہین عرس انکا گیارہوین شعبان کو ہوا
کرتا ہے انکی والدہ کا نام بی بی فردوس ہے اور مقبرہ بی بی فردوس کا شہر بیدر مین ہے انکو چار فرزند
ہے بطن سے مخدومہ جہان کے سید محمد عرف سید نور عالم اور سید احمد عرف شمس عالم اور سید عبدالرحیم
اور سید منتہی مقبرہ ان ہر چہار بزرگزادونکا شہر بیدر مین نزدیک جدہ کے ہے شاہ جند اسادات
صحیح النسب زیدی ہین نسب اونکا سینتالیس واسطہ سے حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی کو پہونچتا ہے

قدس اللہ اسرارہم ٭ دوسرا قطب ٭ صوبہ خجستہ بنیاد کے اولیاؤن کبار کے بیان مین ٭ سید یوسف عرف سید راجہ

والد ماجد حضرت خواجہ بندہ نواز رحمہما اللہ کا بیان ٭ سید راجہ عرف شاہ راجو قتال آپ مشایخان
دہلی کے ہین باشندہ شیخ پور کے کمال متشرع و متورع بڑے عالم نہایت زاہد کاسب صاحب ریاضت
اہل باطن کوئی فرض سنت نفل آپ سے فوت نہوا آپ سید صحیح النسب زیدی ہین بلدہ دہلی مین سلطان
الاولیا بداونی کے بعد اکتساب علم باطن حاصل کیا اور خرقہ خلافت کا نصیر الدین محمود اودہی عرف نصیر الدین
چراغ دہلوی سے پایا بعد مدت موجب حکم مرشد کے ارادہ سے زیارت مزارات اولیاء روضہ منورہ کے
مع ہر دو فرزندان یعنی سید نجم الدین عرف سید چندا اور سید محمد عرف بندہ نواز حسینی
دکن کو آئے اور روضہ منورہ مین دولت آباد کے ساکن ہوئے تصانیف سے انکے تحفۃ النصائح
مشہور ہے کہ واسطے فرزند ارجمند بندہ نواز حسینی کے تصنیف کیئے تھے سنہ ٧٢٦ سات سو چھبیس ہجری مین
ملاقی حق سے ہوئے گنبد مبارک انکا دولت آباد مین ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ گنبد پر سے اونکے
پرندہ نہین اوڑتا اور اوڑے تو جل جاتا ہے اور اگر اوڑا تو دو ٹکڑے ہو کر گر جاتا ہے بلکہ
صاحب کتاب نے کہ حکایہ منتخب ہے ایسا ہی لکھا ہے اسکی حقیقت راقم نے جو سنی ہے سو یہ ہے

کہ کسی وقت ایک کبوتر کسو جانور کا شکار ہوا سبب یہ تہا چونکہ جانوروں کو اپنے بچانے کی عقل
ہی جان کہیں ایسا ہی جسنے دیکہا دہوکا ماتا ہی پامرا ہوا پر اودیکہتے ہیں اودہر رخ نہیں کرتے
البتہ چند روز اون ایام میں نگذرے ہونگے وہی بات مشہور ہوگئی نسب شاہ راجو صاحب کا
زید مظلوم بن سید علی بن زین العابدین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پہونچتا ہی یہاں صاحب کتاب
نسب نامہ جناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت آدم علیہ السلام تک یون سخن
ملاکر کہ حضرت علی فرزند ابیطالب کے ہیں اور ابیطالب بہائی عبد اللہ کے اور عبد اللہ والد ہمارے حضرت
خلاصہ کونین کے اس مقام پر لکہا ہی راقم نے بہی اتباع اوسکی کر کے سعادت حاصل کی ؛ نسب نامہ
برگزیدہ خدا محمد مصطفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن
ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک
بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن سرب
بن یامین بن ادین ادد بن ہمیسع بن نبت بن حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام بن آذر
بن تارخ بن عارخ بن ناخور بن غابر بن فالج بن عمود یعنی حضرت ہود علیہ السلام بن ارفخشد بن
سام بن نوح علیہ السلام بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ یعنی حضرت ادریس النبی علیہ السلام
بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن انوشہ بن شیث بن حضرت آدم علیہم السلام یہ سب حضرت
آدم تک واسطے ہوئے ؛ حضرت شیخ برہان الدین غریب عرف برہان الدین اولیا قدس سرہ کا بیان
آپ صاحب ذوق وشوق تہے طرف سماع مزاج علو کے درجہ پر مایل تہا فضلا وکرمان مثل امیر خسرو اور
امیر حسن اور دوسرے خوش طبع اسیر محبت آپکے تہے خلفا سے شیخ نظام الدین اولیا کے ہیں

لکہا ہی کہ

لکہا ہی کہ جب حضرت شیخ نظام الدین اولیانے اپنین دکن کو رخصت کیا اسیر ہنار زمین پر کہا عرض کی
کہ جب مین وہان گیا تو مردم کو اس مجلس کی کہان پاؤنگا شیخ مراقبہ مین ہوئے اور بعد ایک زمانہ کے عجیب تفکر
سے سر نکالکر کہا کہ مین اس مجلس کو یہی کہ یہ چار سو آدمی ہین تمہین عطا کیا پہر عرض کی کہ طاقت جدائی
حضرت کی نہین پاتا ہون شیخ نے بار دیگر مراقبہ کیا اور فرمایا کہ تم جہان ہوگے درمیان ہمارے اور تمہارے
حجاب نہوگا پس شیخ برہان الدین نے چار سو فقیر دن سے حسب فرمان شیخ کے دولت آباد مین آکر مقام
کیا لوگ وہان کے معتقد آپکے ہوے فتوح حد سے گذرا بہت آسودہ حال رہے وہین موے وہین
مدفون ہوے یہ سب بزرگ لوگ روضہ منورہ کے عہد مین سلطنت سلطان محمد تغلق کے تشریف لائے
ہین اور تا جلوس حسن کانکوی بہمنی ۷۴۷ سات سو سینتالیس تک برہان الدین اولیا بقید حیات تھے

۴ شاہ منتجب الدین المشہور زرزری زربخش قدس سرہ کا بیان ۴ مشہور ہے کہ آپ بہائی برہان الدین
اولیا کے تہے شیخ نظام الدین اولیا سے خلافت نامہ اور مصلی اور عصا اور خلعت درویشی کا پایا
شیخ نے واسطے ارشاد خلایق دکن کے تعین فرمایا اور روایت دوسری مین مشہور ہے کہ وقت
روانگی سات سو مرید کو اپنے کہ بعض انمین سے پالکی نشین تہے ہمراہ آپکے دئے اور زرزری
زربخش جو آپکو کہتے ہین اسکی دو وجہ ہین ایک تو یہ کہ ہر شب حجرہ مین آپکے ایک دستار ایک قبا
ایک کمربند زرین غیب سے حاضر ہوا کرتا اور جب آپ واسطے تہجد کے اوٹہتے خادم قبائے زرین
حجرہ سے نکالکر خیاط کو جو اوسوقت حاضر ہوتا لا دیتا وہ جب ایک آستین اوسکی کتر کر
کاٹ کے آستین لگا کر دے دیتا آپ وضو سے فارغ ہوکر اوسکو پہن لیتے نماز ادا کرتے پس
بعد نماز کے سے خدام اس لباس کو اوتار لیتے اور صبح تک اکثر اسکا مقراض سے کتر کر مساکین کو

دے دیتے اندازہ اسکا یہ ہی کہ چار انگل کا ٹکڑا جب چلایا ہی چار تولے چاندی پاتی ہی اور دوسری
وجہ مین ایسا ہوا ہی کہ سنہ ۱۲۰۴ بارہ سو چار ہجری نواح دکنمین قحط ہوا خادمان درگاہ نے عرض کی کہ اب
ہم مین تاب وطاقت فاقہ کشی کی نہین ایکدو روز مین کچھ ہمارے واسطے ارشاد ہو کہ تا ہمکو فاقہ نہو ورنہ ہم
درگاہ مبارک چہوڑ کر کہین چلے جاتے ہین حکمت الہی دو روز مین سنگ فرش کے جو حوالی درگاہ مین جابجا لگے
ہوے تھے چاندی کی میخین نکل آئین کہ ہر ایک چار چار پانچ پانچ تولہ کی ہتین خادم کاٹ لیگئے اپنے
حصہ بموجب بانٹ لیا پہر دوسرے تیسرے روز وہ نقرہ نشو نما کیا ایسا ہی سلسلہ جاری رہا یہانتک کہ گرانی مبدل
ارزانی سے ہوئی ✚ زین الدین علی المشہور شاہ زین الحق زین اللہ تربتہ کا بیان ✚ بعض کہتے ہین
شاہ زین الدین علی جو ابھر زادے شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی کے ہین پس عظیم اللہ مجدہ انہ اور موحدا
عزیز کو اپنی ہمشیرہ بیاہ دی مدت العباد کی گذارے آپ مرید اور خلیفے شاہ برہان الدین اولیا کے ہین بعد
رحلت جانشین مرشد کے ہوئے سلاطین اطراف معتقد انکے تھے خصوصا سلاطین بہمنیہ بالتخصیص سلطان
محمد شاہ بہمنی بن سلطان علاء الدین حسن کانگوی بہمنی اور نصیر خان فاروقی بن راجی علیخان حلقہ ارشاد
حضرت کے کنارہ پر رود تپتی کے شہر آباد کرکے ایکا نام بنام مرشد برہان الدین اولیا کے برہانپور رکہا اور ایک
نام حضرت کے سنہ ۸۰۱ آٹھ سو ایک مین زین آباد مزار انکی روضہ منورہ مین ہی سال وفات نامعلوم ✚ شاہ محمود
اورنگ آبادی قیمت محمود کا بیان ✚ تکیہ انکا بلدہ مذکور مین مشہور ہی آپ مرید اور خلیفے بابا شاہ مسافر قدس سرہ کے
انکا شہر اورنگ آباد مین مشہور ہی شاہ محمود بعد انتقال بعاقبت محمود مرشد بابا شاہ مسافر کے سجادہ
نشین ہوکے بیٹھکر قریب پچاس سال کے نقارہ شیخی کا بجایا طریق اونکا عجز وانکسار و بذل و ایثار تہا اور
معاش پیشہ تجارت اللہ تعالے نے برکت دی تہی کثرت سے دولت جمع کی تہی اور جو خارج سے آتا تہا صرف

صادر

صادر و وارد کا ہوتا تھا عالم عالم دلون کو دام مین حسن خلق کے کہینچا تہا ایسی مرد خدا حضرت صلی اللہ سے کی کبھی ذکر
جمیل آپکا تا قیام قیامت دفتر روزگار پر ثبت رہیگا عمارات آپکے تکیہ شریف کی اور نہر او حوض اور پل تمام
ساختہ و پرداختہ جناب کے ہین سنہ ۱۱۷۵ ایکہزار ایکسو پچہتر ہجری مین روز چہار شنبہ وقت اشراق واقعہ انکا
ہوا ہی انکے صومعہ گنبد شاہ مسافر کے آپ مدفون ہین اور احوال شاہ مسافر کا راقم نہین پایا صاحب کتاب
کسی اور نے بہی کتاب کا حوالہ دیتا ہی کہ وہ نہین پائی غلام علی آزاد سے وفات تاریخ انکی یہ ہی ــــ
حقایق مرتبت فیض مجسم ٭ ز عالم رفت و در فردوس آسود ٭ خرد فرمود تاریخ وصالش ٭ مسافر شد
یگانہ شاہ محمود ٭ سید غلام حسن شاہ اورنگ آبادی رحمۃ اللہ کا بیان ٭ نسب آپکا حضرت
شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہی جد قریب آپکے سید محمد اسحاق صاحب بغداد سے
ہند کو آئے اور وہان سے مشغول سیر دکن کے ہوئے اور ظاہر قلعہ خیبر میں اقامت کی سید غلام حسن
وہان متولد ہوئے وہین نشو و نما پایا اور حسب الدعا انکے سید شہاب الدین سیر کنان وارد احمد آباد
گجرات ہوئے خدمت سے شاہ علی رضا بن فرخ شاہ بن خواجہ محمد سعید بن شیخ احمد سرہندی کے
نعمت باطن کی فراوان حاصل کی اور گجرات سے عطف عنان کر کے شہر اورنگ آباد مین آرہے حق تعالی نے
اعتبار و اقتدار ارزانی فرمایا چونکہ اقبالمند تھے جس مجلسمین امیرون کے ہو یا فقیرون کے جاتے میر مجلس ہو
بیٹھتے سب لوازم تعظیم و احترام کے بجالاتے تہے دوسری تاریخ جمادی الاول کی سنہ ۱۱۸۶ گیارہ سو چہیاسی ہجری
روز جمعہ قبل ظہر کے رحلت کی روز شنبہ قریب مسجد و خانقاہ اپنے کہ روبرو تیار کر رکہے تہے مدفون ہوئے
میر غلام علی آزاد نے تاریخ رحلت یون سلک نظم مین پروئی ہی قطعہ سید مقتدی غلام حسین ٭
کرد رحلت بجنت الماوی ٭ سال تاریخ او خرد فرمود ٭ در جنان رفت زبدۃ الفقرا ٭

دے دیتے اندازہ اسکا یہ ہے کہ چار انگل کا ٹکڑا جب جلایا ہی چار تولے چاندی پائی ہے اور دوسری
وجہ میں ایسا لکہا ہی کہ سنہ ۱۲۰۴ بارہ سو چار ہجری نواح دکہن میں قحط ہوا خادمان درگاہ نے عرض کی کہ اب
ہم میں تاب و طاقت فاقہ کشی کی نہیں ایکدو روز میں کچھہ ہمارے واسطے ارشاد ہو کہ تا ہمکو فاقہ ہو ورنہ ہم
درگاہ مبارک چہوڑ کر کہیں چلے جاتے ہیں حکمت الٰہی دو روز میں سنگ فرش کے جو صحن درگاہ میں جابجا رکہے
ہوئے تھے چاندی کی میخیں نکل آئیں کہ ہر ایک چار چار پانچ پانچ تولہ کی تہیں خادم کاٹ لیگئے اپنے
حصہ بموجب بانٹ لیا پہر دوسرے تیسرے روز وہ نقرہ نشو و نما کیا ایسا ہی سلسلہ جاری رہا یہانتک کہ کرامت مبدل
ابتدائی سے ہوئی ؛ زین الدین علی المشہور شاہ زین الحق زین اللہ تربتہ کا بیان ؛ بعض سیر میں
شاہ زین الدین علی جو ابن زادہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی کے ہیں بس عظیم القدر مجرد اور موحد تہا
عمر عزیز کو اپنی ہمیشہ صرف یاد میں رب العباد کی گذارے آپ مرید اور خلیفہ شاہ برہان الدین اولیا کے ہیں بعد
رحلت جانشین مرشد کے ہوئے سلاطین اطراف معتقد آپکے تہے خصوصا سلاطین بہمنیہ بالتخصیص سلطان
محمد شاہ بہمنی بن سلطان علاء الدین حسن کانگوی بہمنی اور نصیر خان فاروقی بن راجی علیخان حلقہ بگوش ارشاد
حضرت کے کنارہ پر رود تپتی کے دو شہر آباد کرکے ایک کا نام نامی مرشد برہان الدین اولیا برہانپور رکہا اور ایک
نامی حضرت کے سنہ ۸۰۱ آٹہ سو ایک میں زین آباد مزار انکی روضہ منورہ میں ہے سال وفات نامعلوم ؛ شاہ محمود
اورنگ آبادی عرف محمود کا بیان ؛ تکیہ انکا بلدہ مذکور میں مشہور ہے آپ مرید اور خلیفہ بابا شاہ مسافر کے ہیں تکیہ
انکا شہر اورنگ آباد میں مشہور ہے شاہ محمود بعد انتقال عاقبت محمود مرشد بابا شاہ مسافر کے سجادہ
نشین ہوکے بیٹہ کر قریب پچاس سال کے نقارہ شیخی کا بجایا طریق انکا عجز و انکسار و بذل و ایثار تہا اور
معاش پیشہ تجارت اللہ تعالیٰ نے برکت دی تہی کثرت سے دولت جمع کی تہی اور جو خارج سے آتا تہا صرف

صادر

صادر و وارد کا ہوتا تھا عالم عالم دلوں کو دام میں حسن خلق کے کھینچتا تھا ایسی مروت خلق اللہ سے کم کسی کی کہ ذکر
جمیل آپکا تا قیام قیامت دفتر روزگار پر ثبت رہیگا عمارات تکیہ شریف کی اور نہر اور حوضیں اور پل تمام
ساختہ و پرداختہ جناب کے ہیں ۱۱۷۵ھ ایکہزار ایکسو پچھتر ہجری میں روز چہارشنبہ وقت اشراق واقعہ انکا
ہوا ہے انکے صومعہ گنبد شاہ مسافر کے آپ مدفون ہیں اور احوال شاہ مسافر کا راقم نہیں پایا صاحب کتاب
کسی اور نے بھی کتاب کا حوالہ دیتا ہے کہ وہ نہیں پائی غلام علی آزاد سے وفات تاریخ انکی یہ ہے

حقایق مرتبت فیض مجسم ❁ ز عالم رفت و در فردوس آسود ❁ خرد فرمود تاریخ وصالش ❁ مسافر شد یگانہ شاہ محمود ❁ ۱۱۷۵

سید غلام حسن مشایخ اورنگ آبادی رحمۃ اللہ کا بیان ❁ نسب آپکا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو پہنچتا ہے جد غریب آپکے سید محمد اسحاق صاحب بغداد سے ہند کو آئے اور وہاں سے مشغول سیر دکن کے ہوئے اور ظاہر قلعہ خیبر میں اقامت کی سید غلام حسن وہاں متولد ہوئے وہیں نشو و نما پایا اور حسب الوالد انکے سید شہاب الدین سیر کناں وارد احمد آباد گجرات ہوئے خدمت سے شاہ علی رضا ابن فرخ شاہ بن خواجہ محمد سعید بن شیخ احمد سرہندی کے نعمت باطن کی فراوان حاصل کی اور گجرات سے عطف عنان کر کے شہر اورنگ آباد میں آرہے جو جاتے تھے اعتبار و اعتقاد ارزانی فرمایا چونکہ اقبالمند تھے جس مجلس میں امیروں کے ہو یا فقیروں کے جاتے میر مجلس ہو بیٹھتے سب لوازم تعظیم و احترام کے بجالاتے تھے دوسری تاریخ جمادی الاول کی ۱۱۷۶ھ گیارہ سو چھہتر ہجری روز جمعہ قبل عصر کے رحلت کی روز شنبہ قریب مسجد و خانقاہ اپنے کہ روبرو تیار کر رکھے تھے مدفون ہوئے میر غلام علی آزاد نے تاریخ رحلت یوں سلک نظم میں پروئی ہے قطعہ

سید مقتدی غلام حسین ❁ کرد رحلت بجنت الماوی ❁ سال تاریخ او خرد فرمود ❁ در جنان رفت زبدۃ الفقرا ❁

اعداد مین اسکے غلطی ہے یہین معلوم کیا شب ۲ شاہ علی نہری اورنگ آبادی رحمۃ اللہ کا بیان ✤
آپ نوکری کیا کرتے تہے آخر کار ترک روزگار کرکے حرمین شریفین گئے وہان سے مراجعت کرکے سجادہ پر
شیخیت کے جلوس فرما کر سب عالم کو گرویدہ اپنا کیا تکیہ بنایا مسجد تعمیر کی نہر لائی اسواسطے نہری مشہور ہین
پس گیارہوین رمضان سنہ ۱۱۷۶ گیارہ سو چہتر ہجری شب یکشنبہ متوجہ عالم بقا ہوے تکیہ مین ہی قریب حوض مسجد کے
اپنے مدفون ان جنابکا ہی میر اولاد محمد زکا نے تاریخ آپکی اور سید غلام حسن نے یکتا لکہی ہی قطعہ
آن سیہ حق پرست سالک ✤ دان شاہ علی کہ بردو فردانہ ✤ تاریخ وصال او زکا گفت ✤ ہیہات رکن دو
فوت کردند ✤ صحیح ہی ۳ حکیم میر ہاشمی گیلانی رحمۃ اللہ کا بیان ✤ آپ کثرت دانش اور وفور فضل سے اعلی
پایہ امتیاز اور قوت حافظہ وحدت فہم مین ممتاز تھے جب ذکر فضیلت وکمالات آپکا محفل ہمایون مین شاہجہان
بادشاہ کے آیا بادشاہنے یاد فرمایا اعزاز واکرام کیا سلک ملازمون مین انتظام دیا تعلیم اورنگ
زیب کی سپرد کی پس عالمگیر جب واسطے نظم دکن کے مامور ہوکر آئے چونکہ میر صاحب موصوف ہمراہ تہے
اورنگ آباد مین پہونچکر سنہ ۱۰۶۱ ایک ہزار اکسٹہ مین کہ اوسوقت عمر جناب کی اسی برس کے زیادہ تھی
جہان فانی سے گذرے ✤ ۴ شیخ بدہن شطاری رحمۃ اللہ کا بیان ✤ آپ اولاد شیخ عبد اللہ شطاری کے
ہین زمانہ مین سلطان سکندر لودہی کے نقارہ شیخیت وارشاد آپکا بلند اور آوازہ طریق شطاریہ کے
مریدون طالبین کو تلقین کیا کرتے تہے کوہ مضاف پر دکن کے متصل کوکن مدفون ہین اور وہ کوہ
بدہن کا پہاڑ مشہور ہی ۵ شمنا میران علیہ الرحمہ کا بیان ✤ درگاہ آپکی قصبہ مرج مین ہی آپ
درویش مجرد صحرانورد تہے قصے عجیب آپ سے نقل کرتے ہین افسون وغیرہ مین نام آپکا اثر قوی
رکہتا ہی ۶ شیخ صلاح الدین عرف شیخ سیلانی علیہ الرحمہ کا بیان ✤ درگاہ آپکی متصل قصبہ [illegible] کے

مشتہر عارستہ

شہر غار سے تشریف لاتے ہے کہتے ہین اوکی دعا بد سے راجہ پونہ کا سر مارا گیا نقل ہے فقرا ہمراہی
اوکے ہمیشہ گائے ذبح کر کے کہایا کرتے تہے ایکدن پرستار اسکے قوم ہنود استغاثہ حضرت سے کیے آپنے
پوست اور سر پاون چند گایون کے اوکی جاے پر رکہکر فرمایا کہ انشاء اللہ حکمت الہی سے سب مادہ گاو زندہ ہوئین
اونکو چلی گئین ماہ شعبان مین دنیا سے نقل مکان عقبی کا فرمایا قبر شریف اوکی پونہ مین ہے ایک عالم فیض
پاتے ہندو و مسلمان اعتقاد رکہتے ہین جب سے ہمیشہ وہان گاو ذبح ہوتی تہی عمل مین مرہٹہ کے بہی ممانعت
اس امر کی نہی ہے۔ اقطاب و بعض اولیا صوبہ خاندیس و برہانپور کے بیان مین ۔ شیخ عیسی جند اللہ
رحمہ اللہ کا بیان ۔ آپ شیخ عیسی سندہی برہانپوری کہتے ہین اجداد اوکے سندہ مین توطن رکہتے تہے
مرید شیخ محمد لشکر عارف شطاری کے ہین اعداد تصانیف اوکے بہت ہین جیسی کہ تفسیر انوار الاسرار
اور مجمع البحرین اور عین المعانی اور روضۃ الحسینی شرح اسماء الحسنی وفات اوکی بلدہ شہر برہانپور
مین بیچ ۱۰۳۱ ایکہزار اکتیس ہجری کے ہوئی ہے ۔ شیخ فتح محمد صاحب رحمہ اللہ کا بیان ۔ آپ خلیفہ شیخ
عیسی جند اللہ کے ہین محدث صاحب علم اہل فضل و کمال مدت تک بلدہ برہانپور مین جادہ پر ارشاد کے
تمکین فرمائے تخم ارادت کا مزرعہ قلوب طالبون کے بویا کتاب مفتاح الصلوۃ اور فتوح الاوراد تصانیف
جناب کی مشہور ہین آخر مکہ معظمہ مین جاکر اوس مکان مقدس سے جو لمان نزہتگاہ آخرت کے ہوئے
۔ حضرت شاہ برہان راز الہی قدس اللہ سرہ کا بیان ۔ آپ ترک علائق و درک حقائق اور کسب
کمال مین یگانہ عصر کے تہے خرقہ خلافت کا شیخ عیسی جند اللہ سے پایا تہا اور سلسلہ خلافت اونکا بایزید
بسطامی سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے اورنگزیب بادشاہ ہنگام شہزادگی مین
دو بار واسطے ملاقات جناب کے آئے آپ جا سے نہ ہلے اور فرمایا ایک نصیحت کرتا ہون گوش جان سے

ایسے سنا جاتا ہے کہ بعد میرے کچھ وظیفہ میری اولاد کے لئے مقرر و معین نکرنا سو انکے سر پر در رزاق
حقیقی بنیاد پیش مخلوق نشاید کہ کند دست دراز ۔ پنجشنبہ ۱۱۰۳ ایکہزار ترپایی مین وہ جناب آسودہ
ہوئے نصف ماہ شعبان کو اسی سال کی عمر مین واصل حق ہو مدفن برہانپور مین ہے ۔ شاہ بھکاری صاحب
روح اللہ روحہ کا بیان ۔ آپ مست درویش تھے ظاہر اخراباتی وضع باطنمین نور تجلی سے جون شمع اکثر
جو گیتے تھے ہوتا تہا چونکہ درگاہ جناب کی شہر برہانپور مین مطاف جہان و جہانیان کا ہے ہر سالہ
عرس بکثرت ہوتا ہے اور نماز مغرب کی کنارے نہر تپتی کے بہت اژدہام سے ہوا کرتی ہے صاحب کتاب اپنے
باپ سے نقل کرتا ہے کہ ایکبار ایسا اتفاق ہوا کنارے نہر تپتی کے نماز مغرب کی رکعت ثانی مین اژدہام کثیر سے ہو رہی
تہی ناگہان طغیانی ہوئی جیسا کہ تمام مردم تماشائی ساحل ہر چند کہ کمال بلندی اور ارتفاع پر تھے سراسیمہ
ہوکر بہاگے اور منتظر تھے کہ نمازی بھی شاید مضطر ہوکر فرار اختیار کرین مگر وہ گروہ باشکوہ اصلا و جا بجا
اضطرار کے نہوئے جیسا کہ تشہد اخیر مین بیٹھے تھے بیٹھے رہے بلکہ دعاء ماثورہ پڑھتے تھے اور باستقلال تمام
دیر تک بیٹھے رہے فرمان الٰہی سے طغیانی آنے کمی کی کمر گاہ سے نمازیونکے بیشتر رہا اور جب وہ سب
نماز و دعا سے فارغ ہوکر اوٹھے کنارہ پر ساحل کے آئے فارغ ہوکر سلامت نکلے پہر ندی نے ایسی
طغیانی کی کہ برابر دونو پاٹ پور آئے یہ بات کمال تعجب خلایق اور موجب انفعال کفار اور سبب سرخروئی
اہل اسلام کا ہوا سبحان اللہ فضایل نماز اور عبادات الٰہی کے اس سے زیادہ ہین ۔ شیخ محمد قادری
برہانپوری رحمۃ اللہ کا بیان آپ کمال متورع اور متقی اور مسن عمر کے تھے اور نسب ارادہ آپکا سلسلہ قادریہ سے
ہے عالمگیر بادشاہ قبل جلوس کے نظر عنایت خاص آپ پر رکہتا تہا خلوت مین بادشاہ کے اکثر
باریاب بعض بعض سفر مین رفیق رکاب شاہی رہے ہیں اور اخر عمر کے بلدۂ برہان پور مین

اقامت کی

اقامت کی اور بدولت شاہ حق آگاہ کے اوقات باقی بفراغت بسر آتے گذرے کہ اور سنہ ۱۰۸۲ ایکہزار بیاسی ہجری مین عالم
گذران کو پدرود کیا ⁂ شاہ نعمان علیہ الرحمہ کا بیان ⁂ صاحب مراۃ الصفا لکہتا ہی آپ فرزند خواجہ حافظ کے
ہین وارد ہند ہو کر قلعہ آسیر مین رہا کرتے تھے قبر انکی بہی نزدیک قلعہ مذکور کے ہی اور انتقال خواجہ حافظ کا
سنہ ۷۹۲ سات سو بیانوے مین شہر شیراز مین واقع ہوا ہی چنانچہ خاک مصلی شیراز مدفن آن جنابکا ہی لفظ خاک مصلی
سے ایک عدد تاریخ وفات خواجہ صاحب کی ہی ⁂ مستغنی عن التوصیف شیخ عبد اللطیف نور اللہ روحہ کا بیان ⁂
آپ علم دینی اور تحقیقی سے بہرہ وافی رکہتے تھے امر معروف ہی منکر مین مبالغہ فرماتے تھے سوا ایک
روضۂ محترمہ کے خادمہ دوسری بہین کی کسو کو پاس اپنے کم راہ دیتے تھے اکثر اوقات مسدود مین رہا کرتے
تہے اور فتوح نذر وغیرہ نہ لیتے تھے طریقہ پیری مریدیکا جاری نکیا ایک گروہ کہ وہ [illegible] بہنگ پیتے تہی وہ یار
کہلاتے تہے عالمگیر بادشاہ جن روزون نواح دکن مین تہے بیشتر برہانپور مین آپ پاس آیا کرتے تہے اور آپ
اکثر کلمۃ الحق جعین کسو کے کہا کرتے تہے اور معاند بیرا ہوا کرتا تہا وفات جناب کی سنہ ایکہزار سات ہجری مین
ہوئی ہی سو اور برہانپور مین مدفن انکا ہی ⁂ شاہ یتیم صاحب رحمۃ اللہ کا بیان ⁂ بلدہ برہانپور مین شاہ یتیم صاحب
متوکل شیخ تکیہ شاہ عبد اللطیف صاحب کے تکیہ اپنا بنا کر کے رہتے تہے چونکہ وہان بسبب ظاہر جماعت کشتون
اور بنگ خوارون کی اپنے تکیہ مین جمع ہوتی تہی اور شاہ عبد اللطیف اس صحبت غلیظ سے ہمیشہ ملول
رہتے تھے ایکدن عالمگیر بادشاہ ملاقات کو شاہ عبد اللطیف کی آئے شاہ عبد اللطیف نے اس امر کی
نالش کی اور کہا کہ یہ تکیہ نامعقولون کا نیچے سے میرے تکیہ کے نکالدو عالمگیر بادشاہ واسطے تجربہ
و آزمایش کے تکیہ مین شاہ یتیم کے آئے اور پانی اوس ظرف سے کہ جسمین گمان بنگ کا تہا چاہا تمام
پاس دودھ سے بھرے ہوے پائے عالمگیر بادشاہ نے عذر کیا اور دوسرے بار نہ متعرض کسی امر کا ہوا

شاہ یتیم نے حق مین شاہ لطیف کے بددعا کی کہتے ہین اسی سبب سے مرقد شاہ لطیف کی نمایان ہنین
٭ حیات گیلانی رحمۃ اللہ کا بیان ٭ آپ چندے خانخانان پاس تھے پہر ابوالفتح گیلی نے اکبر شاہ کا نوکر
کروادیا برہان پور مین ایک مسجد عالی ایسی بنا کی ہے کہ آجتک حیاتی مسجد مشہور ہے ٭ میر صابر صفاہانی
اکبر
رحمۃ اللہ کا بیان ٭ آپ زمانہ مین اعلی حضرت فردوس آشیانی کے ہندوستان مین آئے نوکر ہوے
مدت دیوانی بخشیگری وقایع نگاری کی کرتے رہے پس سنہ ۱۰۶۴ ایکہزار چوسٹہ مین بلدہ برہانپور مین رحلت
ہستی کا باندہا اور روانہ ملک بقا کے ہوے ٭ شیخ فضل اللہ رحمۃ اللہ کا بیان ٭ آپ فرزندون سے
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہین مولد انکا احمد آباد گجرات ہے اسنے اخوانمین مخدوم صفی گجراتی
اجازت کا پایا مکہ مین بارہ برس تک صحبت مین شیخ علی کی کدا رہے پہر وطن کو آئے متاہل ہوے پہر بارہ
بارہ برس دوسرے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے متوجہ تحصیل علوم کے رہے پہر برہانپور کو وطن اپنا کیا سنہ ۱۰۲۹
ایکہزار انتیسمین عالم بقا کو تشریف لیگئے شیخ پورہ مین برہانپور کے آباد کیا ہوا انکا ہے مدفون ہوے
مدت عمر چہیاسی برس ٭ عزیز الدین متوکل رحمۃ اللہ کا بیان ٭ عرف انکا شاہ باجن جی پیر علی متقی
ہے آپ نہایت متوکل تہے جب رات ہوتی جو سکا نہین قدر احتیاج سے زیادہ ہوتا ہمسایون پر تقسیم کردیتے
حتی کہ پانی وضو کا بہی اوسقدر رکہتے کہ جسقدر نماز کو تہجد کے کفاف کرے اور اغنیا کو مجلس مین اپنی
راہ نہ دیتے تہے مسکن جابجا برہانپور ہے ٭ قاضی نصیر الدین رحمۃ اللہ کا بیان ٭ آپ متاہیر فضلاے
عصر کے تہے جودت طبع مین کمال تہا خود رسالیمن جس مقدمہ مین کہ دخل کرتے تہے جلد ہو پہنچتے تہے مطالب کتاب
کے جب بیان کرتے تہے بوجہ حسن بیان کرتے تہے لکہا ہے کہ ہر مجلس مین قاضی شیخ علیم اللہ سے کہ وہ
اعلم العلما اس عصر کے تہے اور جو حضرا آگے ہوتے تہے جب اتفاق مباحثہ اور مذاکرہ کا پڑا اکثر اوقات

یہ غالب آتے

یہ غالب ہے چونکہ قاضی صاحب ہر حدیث کو ترجیح قیاس پر دیتے تھے بلکہ فحوائی کلام سے انکے انکار قیاس کا
پایا جاتا تھا اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کو موضوع کہتے تھے شیخ علیم اللہ باوجود خوش سنتی کے
فتوی انکے مارنے اور جلا دینے کا لکھا اور محضر تیار کیا سوائے محمد فضل اللہ اور شیخ عیسی جند اللہ کے سب نے مہرین
کردین لیکن بتامل ان ہر دو بزرگوار کے محضر مذکور مین ناتمام رہا قاضی صاحب کو مضرت جان کی نہ پہونچی پس
اکبر آباد مین جاکر ملازمت اکبر بادشاہ کی وسیلہ سے آصف خان کے حاصل کی بعد چندے برہانپور مین آکر
بقیہ عمر کو صرف کیا سنہ ۱۰۲۱ ایک ہزار اکیس مین انتقال کئے ۞ حضرت سید غریب نواز علیہ الرحمۃ کا بیان
واضح ہو کہ سید سین غریب نواز ولی نامدار زمرہ اولیاء متاخرین مین یکتائے عصر شیخیت کے تھے پس
عظیم القدر عالی مرتبہ ہند و مسلمان طرف انکے رجوع تھے تین لاک سے بھی مرید زیادہ اس نواحین تھے
اور بہت انمین سے درجہ ولایت سے مستفیض اور کامیاب مقاصد دارین کے تھے آپ اولاد صحیح النسب حضرت
غوث الصمدانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے تھے مین ایک روز سید غلام محی الدین کو عالم رویا مین حضرت محبوب
سبحانی رضی اللہ عنہ نے بشارت دی کہ باہوش رہو تم کو عنقریب حق تعالی فرزند ولی کامل بخشیگا کہ
عالم کو راہ حق پر دلالت کرے سید غلام محی الدین جب بیدار ہوئے شکر خدا کا بجا لایا اور منتظر ہے
کہ بعد چندے آپ تولد ہوئے لیکن بعض اعضا مین مولود مسعود کے حسب استخوان نہ پائے بہت ملول ہوئے
چونکہ ستارہ عظمت و جلالت کا جبین نورآگین سے انکے چمکتا تھا صغر سن مین آثار رشد و فراست انکے واضح
ولائح ہوئے ایک عالم معتقد آستانہ فیض نشان مطاف جہان و جہانیان کا ہوا کہتے ہین فتوح انکی اس
حد کو پہونچی تہی کہ جملہ حضار مجلس کو آپ طعام پہونچاتا تھا ایسا تھیس آنار کھچڑی معمولی اور ہوا اسلے
اطعمہ الوان ضیافات اور نیازات کے تیار ہوتے تھے عجب طرح کی برکت تہی کوئی ہوکا نجاتا تھا

سوا اسکے کوئی محتاج بے چیزیت آوے آپکے خالی نہ پہرتا اور سپاہی مسافر بے روزگار بے سعی و سفارش

کلمۃ الخیر سے محروم نرہتے تھے کشف باطن و صفائی قلب سے علوم متداولہ آیت الٰہی کمال رکھتے تھے روسا

آصفیہ اور امراے مرہٹہ پونا و مالوہ و گجرات وغیرہ کے سب مطیع و منقاد اور سر رشتہ رسل و رسایل سلوک کا

(۱۴۳) رکھتے تھے اہالیان ہند و دکن اعلی ادنی تمام وابستہ اعتقاد تھے سلسلہ مریدی او خلفا انکا جلد سترہ

واسطے ہوکر ابو سعید ابو الفتح بغدادی سے حضرت غوث الصمدانی رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہی انکو ایک ہی

فرزند تھے مدد بادشاہ نام وے بارہ برس کے سن مین لاولد انتقال کیئے اور وجہ انتقال کی مورخون نے یون

لکہی ہے کہ مدد بادشاہ جبکہ وہ عہد رضاعت سے درجہ ولایت کا پاتے تھے عالم خورد سالی مین نقد جواہر

و کرامات کے ہوے اسواسطے حضرت نے چاہا کہ وہ زندہ رہین پس بعد وفات حضرت کے بہائی

انکے سید اسد اللہ عرف شاہ دولہن بن سید غلام محی الدین جانشین ہوے سن وفات جنابکا

متحقق نہوا ماہ ربیع الثانی عمر مین نواب آصفجاہ بہادر طاب ثراہ کے جہان فانیکو بدرود کیا

راہی عالم بقا کے ہوے زنامہ جناب سلطان العارفین برہان العاشقین قادری ابن حسین سید (صاحب)

بن سید غلام محی الدین شیر سوار بن سید عبد اللہ قادری بن سید عبد الرحیم قادری بغدادی (ابن)

شاہ ابو الحسن قادری ابن شاہ عبد الرؤف جرجانی ابن سید صفی اللہ قادری ابن سید نظام الدین (حقانی)

ابن سید شاہ ابو الحسن مدنی ابن سید علی شاہ قادری ابن سید احمد مددی زندہ دل ابن سید ابراہیم (بغدادی)

ابن سید ابو صالح قادری ابن سید محی الدین ابی نصر قادری ابن شاہ عبد الرزاق قادری ابن حضرت (غوث)

صمدانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ ابن سید ابو صالح جنگی دوست بن سید عبد اللہ جیلی یحیی زاہد بن سید محمد (اللہ)

بن سید داود بن سید موسی بن عبد اللہ بن سید موسی الجون بن عبد اللہ محض بن حسن المثنی

بن حضرت

بن حضرت امیر المومنین امام ابی محمد الحسن رضی اللہ عنہ بن حضرت امیر المومنین امام الاشجعین اسد اللہ الغالب

حضرت علی ابن ابی طالب اخی محمد مصطفی صلعم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف ﴿ سید اسد اللہ عرف شاہ

دولہن علیہ الرحمہ کا بیان ﴿ آپ بعد انتقال برادر کے جانشین ہوے مدت تک ہدایت کی آخر کار بفحوای

کل نفس ذائقۃ الموت خرامان جنت الماوی کے ہوئے تاریخ وفات نامعلوم ﴿ شاہ عبد اللہ بن شاہ

اسد اللہ عرف شاہ دولہن رحمہما اللہ کا بیان ﴿ جب آپ جانشین خلافت قبلہ گاہ ہوے مصروف ہدایت خلق اللہ

ہوے ایک جہان مرید و معتقد ہوا تہا تصرفات و خیرات و مہر آپکے مشہور عالم ہیں اور خوان عنایت بھی

اسقدر وسیع تہا کہ کوئی حاضران مجلس سے محروم اکل و شرب کا نجاتا تہا جب آپ کہیں سوار ہوتے تہے گروہ

فقرا و اغنیا ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوتے تہے اور بیغرضی اور خوبی اخلاق اور صلاحیت مزاج میں

شہرہ آفاق کہتے ہیں ایکبار تشریف فرما ملک تلنگ ہوکر جناب نواب غفران مآب میر نظام علیخان بہادر

مغفور سے ملاقات حاصل کی ایک شخص کی سفارش کر کے مرتبہ ارجمندی کو پہونچایا باوجودیکہ وہ عالیجناب

واسطے رضا آپکے اس نواح میں بجد سے بعتنا ہوتے تہے اور طرف نذربار کے چلے گئے اور بعد چند دنین انتقال

فرمایا ﴿ سید جعفر رحمہ اللہ کا بیان ﴿ آپ دوسرے فرزند شاہ ڈولہن کے ہیں صلح اور تقوی سے

آراستہ اور زہد و ورع سے پیراستہ بائیس برس کے سن میں حسن ظاہری میں چہرہ انکا ساتہ کمال صباحت

و ملاحت کے منور دیتا ہوا سنہ ۱۲۲۰ ایکہزار دو سو بیس ہجری میں قصبہ نذربار سے وارد ایلچپور ہوے وہاں

سے بہت آمریدوں کو کر کے عنان عزیمت کو طرف حیدرآباد کے منعطف فرمایا مغلپورہ میں مردمان مشتاق دیدار

فیض آثار نے آپکے اعزاز و اکرام سے حویلی میں بدیع اللہ خان کی جو مغلپورہ میں واقع ہے لا اوتارا تمام خلق کو جے اعتقاد

کمال ہم پہونچا آستانہ آپکا مطاف عالم و عالمیان کا ہوا اندک مدت میں فتوحہ ہزار ہا روپے کی خصوص

طرف سے بیگمات محلات حضور کے حاصل ہوئی روز پنجشنبہ طرفہ اژدہام خلق کا ہوتا تھا مثل عرس درگاہوں کے
رقاص قوال جمع ہوتے تھے پچاس برس تک ایسا ہی رہا حتی کہ سکندر جاہ بہادر عطر اللہ مرقدہ واسطے ملاقات کے
تشریف لائے اور ہمیشہ رہنے کو حیدرآباد میں مبالغہ تمام فرمایا آپنے عذر پیش کیا اور ساتھ حصول مقاصد
کامرانی کے رخصت ہوئے من بعد اکثر امرا پر بجذبہ ہوئے لیکن آپنے قبول نکیا ہزاروں مرید تھے اونہین چہرہ سے
سفر آخرت کے ہوئے کرشمہ وکرامات انکے جاری ہوئے ناگاہ ستائیسوین تاریخ سنہ ۱۲۲۶ بارہ سو
چھبیس میں کوچ طرف وطن کے فرمایا اور بعد دو سال کے سنہ ۱۲۲۹ بارہ سو انتیس میں رحلت فرمائے اور
قصبہ نذربار میں مدفون ہوئے نسبنامہ انکا سید حاجی صاحب بن عبد اللہ صاحب بن ... دولہن
برادر حضرت یسین غریب نواز بن سید علام محی الدین قدس سرہم ۞ چوتھا قطعہ
بعض اولیاء صوبہ برار کے بیان میں ۞ رحمن شاہ دولہ قدس سرہ کا بیان ۞ آپ
بلدہ ایلچپور میں صاحب کشف وکرامات ہیں عرس جنابکا اژدہام کثیر سے ماہ ربیع الاول میں
ہوتا ہی لطف وتماشا سیر چراغان عرس شریف کا مشہور ہے چونکہ قبلہ گاہ نے راقم کے بھی وہین ہے
سنہ ۱۲۴۳ بارہ سو تینتالیس میں انتقال کیا ہے مزار انکا بھی صحن میں درگاہ فلک آستانہ جناب کے
قطب جلیل شاہ اسمعیل محمد ملتانی صاحب قدس سرہ کا بیان ۞ قصبہ پاتر میں درگاہ شریف انکی
زیارتگاہ وضیع وشریف کی ہے آپ بیدر میں تشریف فرماتے عادل شاہ نے انکو بہت مجذوب ہو کر وہان سے
طلب کیا جب رونق افزا ہوئے پاتر میں رکھا وظیفہ اور یومیہ مقرر کیا دعا سے انکی عادل شاہ نظام شاہ پر
غالب آیا اور جب مظفر ومنصور ہوا اعتقاد کمال حاصل کیا نقل ہے کہ آپ حسب معمول عید کے دن نماز گاہ
کو قصبہ مذکور کی جلوہ ریز ہوئے تھے ایک بابا بنگالی نام مجذوب کے ساتھ کشف وکرامات کے مشہور تھے

وہ بھی آتے تھے اور سجادہ پر ایک گلا اوٹھا کر کنارے ڈال دیا جب نزدیک اونکے آئے ادب سے اوٹھے ہو کر کہا اے
بنگالی یہ جائے ادب ہے خلایق کو اعتقاد زیادہ ہوا آپ صاحب وجد و حال صاحب جمال ذی اخلاق حافظ قران
مع ہفت قراءت و چودہ روایت خوش الحان موصوف تھے متشرع متورع قریب انتقال ایک روز قدرے
پوست غلہ کا اوٹھا کر ایکجا پر رکھے اور کہا کہ یہ جا میری قبر کی ہے ایسا ہی ہوا بعد چند رمضان کا
چاند دیکھا جب لوگ قدمبوسی کو آئے فرمایا کہ یہ وداع آخری ہے اور یہ روزہ و نماز و تراویح آخری
اوسوقت آپ صحیح المزاج تھے حتی کہ ختم کلام شریف کیا پس اوسی ماہ میں تیرہویں رمضان کو
رحلت کی عمر معلوم نہوئی مگر سن کہول کو پہونچے تھے * پانچوان قطب * بعض اولیاء صوبہ محمد آباد بیدر
کے بیان میں * سلطان المشایخ سید شاہ خلیل اللہ حسینی بت شکن رحمۃ اللہ کا بیان * آپ
خلف سید شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی کے ہیں صاحب تاریخ فرشتہ لکھتا ہے کہ جب سلطان احمد شاہ بہمنی بسبب خوف
وہراس فیروز شاہ برادر اپنے آوارہ کوہ و دشت ہوا تھا بعد چند ہفتے کے اونہیں ایام میں خواب دیکھا
کہ ایک فقیر تاج دوازدہ ترکی ہاتھ میں لئے ہوئے آئے ہیں اور کہتے ہیں سلطنت تجھے مبارک ہو تو نعمت اللہ
ولی کرمانی نے یہ تاج بھیجا ہے اور مژدہ سلطنت کا دیا ہے غرض جب سلطان موصوف تخت دکن پر کامروا ہوا چونکہ
خواجہ سید بندہ نواز حسینی سے بیعت ارادت رکھتا تھا ہنوز سفر را میں تھا مدت تین برس تک اوسی
طرف رہا اس عرصہ میں ارتحال اون سید بزرگوار کا عرصہ ظہور میں آیا بہت سلطان ملول و محزون ہوا اور کہا
افسوس ہے کہ میں متوجہ طرف جیفہ دنیا کے رہا اور ارادہ سے ایسے سید بزرگوار کے محروم اب ایسا مرشد
کامل کہاں پاؤں نگاہ ندما معتبر درگاہ نے عرض کی کہ ان دنوں میں سید نعمت اللہ ولی کرمانی میں ولی کامل
ہیں طلب کیا جائے جب درخواست کئے آپ تو نہ آئے مگر تاج دوازدہ ترکی ملا قطب الدین کے حوالے کیا

اور کہا کہ یہ امانت سلطان احمد شاہ کی ہی اسکو پہنچا دو جب وہ یہان آئے اوسوقت بادشاہ ایک سے
چبوترہ پر بیٹھا ہوا محلہ سوار دیکہ رہا تہا جو ہین نظر سلطان کی درویش پر پڑی ملک التجار سے کہا
یہ فقیر جو مینے خواب مین دیکہا تہا اگر تاج دوازدہ ترکی اوسکے پاس ہی تو بیشک وہی ہی اس اثنا مین فقیر نزدیک
آیا سلام کیا اور کہا کہ تعجب مین کیا ہو مین وہی درویش ہون جو عالم رویا مین آپ نے دیکہا تہا اور مژدہ
سلطنت کا سنا او تاج مرسلہ نعمت اللہ ولی کا ہمراہ رکہتا ہون صندوق مین حاضر ہی شاہ
چبوترہ پر سے کود آئے مانوس ہو تاج لیا چونکہ نعمت اللہ ولی نے اپنے ہاتہ سے نامہ مین خطاب
السلاطین شہاب الدین سلطان احمد شاہ ولی بہمنی لکہا تہا حکم فرمایا کہ بالای منبر او فرامین کے بہی
عبارت سے نام لکہا اور پڑہا کرین پہر اوسی سال در سال ولد امجد کی التماس کی چونکہ سوا ایک ہی فرزند
سید شاہ خلیل اللہ کے ایکو دوسرا نہ تہے جدا کیا انکی نہ چاہکر مرزا ضیاء الدین نور اللہ بن شاہ
خلیل اللہ پوتے کو روانہ دکن فرمایا جب وہ آکر کنارے پر ماجری ندی کے اوترے بادشاہ مع جمیع شاہزادہ
پیشوا جاکر شہر احمد آباد بیدر مین لایا اور جہان کہ ملاقات ہوئی تہی ایک قریہ مع ایک مسجد بنا کرکے
نعمت آباد نام اوس قریہ کا رکہا اور نور اللہ صاحب کو بیٹی اپنی دیکر داماد کیا اور بعد نعمت اللہ ولی
جب بیچ سنہ ۸۳۴ کے آپ سو چوبیس برس جہ بمین قصبہ ماہان مین ودیعت حیات کی خدا کو سونپا شاہ خلیل اللہ
بہی ہمراہ مخدوم زادہ اپنے شاہ حبیب اللہ غازی اور شاہ حبیب اللہ ثانی وارد دکن ہوئے عجب رود داد
کہ اسی روز نور اللہ صاحب نے انتقال فرمایا بادشاہ بنا بر تجہیز و تکفین باہر شہر کے آیا اور خلیل اللہ
صاحب کو اعزاز و اکرام سے ہمراہ شہر مین لایا مرید ہوا اخلاص پایا شاہ حبیب اللہ کو دامادی سے اپنی
اور محب اللہ کو دامادی سے شاہزادہ علاء الدین کے مختص فرمایا چاہا تہا کہ جاگیر واسطے صرف

شاہ خلیل اللہ کے مقرر کر سکا آپنے قبول نکیا سلطان نے تجویز سے عقلاء عصر کی قصبہ سرم مع مضافات
انعام میں تقرر فرمایا بدلیل اس لفظ کے ثابت ہوگا کہ وہ انعام نرہا لیکن لکھا ہی کہ زمینداری وہان کی
تصرف مین اولاد ان سید بزرگوار کے باقی ہی اور صاحب تاریخ فرشتہ لکھا ہی کہ شاہ خلیل اللہ انعام و احسان
فراوان سے کامیاب ہوکر مقضی المرام روانہ وطن مالوف ہوا اور بعض ہمراہیون نے توفیق جا نکی
پائی نہین فوت ہوے مگر منشی جی قادر خان صاحب کہتے ہین کہ سواد دکن ہی مین
رہے اور یہین سے چوبیسوین رجب سنہ فلان طرف عالم قدس کے رحلت کی درگاہ آپکی
شہر قریب ایک کوس بیدر سے واقع ہے اوسپر گنبد بنا ہوا ہی اور ایک چوکھنڈی مشابہ روضہ منورہ
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنی ہوئی ہی سلطان علاؤالدین نے عہد اپنے مین اتمام کو
پہونچایا نسب نامہ سید شاہ خلیل اللہ حسینی بن سید نور اللہ بن نعمت اللہ بن میر عبد اللہ بہرچند واسطے ہوکر
امام زین العابدین سے حضرت امام حسین علیہ السلام کو پہونچتا ہی اور شجرہ پیری مریدی کا خواجہ حسن بصری سے
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اعظم السلاطین شہاب الدین احمد شاہ ولی بہمنی مرحوم مغفور کا بیان
صاحب کتاب لکھتا ہی اگرچہ یہ سلطان ظاہر مین سلطان جمیع ممالک دکن کا تہا لیکن در باطن مرتبہ ولایت سے
کامیاب باوجود اس تمام مکنت شاہی اور شوکت صاحب کلاہی کے درویشانہ معاش وجہ حلال
سلطان کا کتابت پر تہا نقل مشہور ہی کہ ایکدن ایک فقیر آیا اور کہا کہ سلطان کے طعام خاص کی تمنا
رکہتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ ہر روز مطبخ مین میرے کئی ہزار آدمی رنگ رنگکی نعمت سے
آسودہ ہوتے ہین تجہے بہی پروانگی ہی جا اور اپنا مدعا پا جس قسم کا طعام تو چاہیگا خوان سالار بادشاہی
دہیا کر دیگا کہا نہین آپ جو کہاتے ہین آج مجہے اسمین سے دلوا نا تا جام تمنا میرا لبریز ہو

ناچار سلطان اوٹھا اور شکوی والا مین جا کر آدھی یا روٹی جو کی اور سو کہا ساگ اوس پر رکھ کر بھیجوا دی
فقیر متعجب اور متفکر ہوا اور نکھایا اوسی کہا بادشاہ پوچھا کہ سائین جی خاصہ کہاے کہا بادشاہ نے
جو مجھکو بھیجوایا کوئی نکھایگا بادشاہ فرمایا النفس امارہ تیرا بھی سگ مسلاتشی ہی اور مطبخ مین روانہ کیا
اور الوان نعمت کا مختار فرمایا جو یہ چاہے اوسے دلوادیا کر وہ مرید سید شاہ خلیل اللہ المشہور بت شکن کا
تھا خلافت اور اجازت اون جناب سے پائی تہی ساری عمر مین سوا ایک خاتون کے کہ وہ بی بی مادر سلطان
علاء الدین کی تہی دوسری عورتکو زوجہ نکیا اٹھائیسوین ماہ رجب سنہ ۸۳۸ اٹھ سو اڑتیس ہجری مین انتقال
گذرا گنبد سلطان کا شہر قرویہ بلدہ بیدر کے ایک کوس کے فاصلہ پر ہی اور مرشد کا روضہ بھی وہین پر ہے
نسب سلطان کا بہرام کو پہونچتا ہی اور بہرام نسل کیانی ہی اور شجرہ سلطان کا جو گنبد مین بخط طلا
لکہا ہی اس طرح پر کہ سلطان احمد شاہ ولی البہمنی مرید اور خلیفہ سید شاہ خلیل اللہ کا اور وے مرید
سید نور اللہ بن نعمت اللہ ولی کے اور وہ مرید شیخ الشیوخ عبد اللہ یافعی کے پہر پانچ واسطہ ہو کر
شیخ احمد غزالی پس چہے واسطہ ہو کر خواجہ جنید بغدادی پس سری سقطی پس خواجہ معروف کرخی پس
داود طائی پس خواجہ حبیب عجمی پس خواجہ حسن بصری پس امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچتا ہی ❊ سید السادات سید حنیف صاحب رحمۃ اللہ کا بیان ❊ آپ سید صحیح النسب
ہین طفلی سے طلب علم اور بپایہ مکرمت مین خواجہ مسعود بک مرشد کے رہ کر کمالات حاصل کئے اور بعد شہادت
مرشد کے بلدہ محمد آباد بیدر مین آکر ساکن ہوے سلطان احمد شاہ ولی دکنی آپ سے سلوک معتقدانہ رکہتا تہا
خدمت مین آیا کرتا تہا آپ بہی اکثر اوقات سلطان کے گہر جایا کرتے تہے اسی برس کی عمر مین اجل طبعی سے
پندرہوین رجب پنجشنبہ سنہ ۹۰۱ نو سو ایک ہجری مین رحلت فرمائے ❊ ابو الفیض سید من اللہ حسینی بن سید اصغر

بن سید اصغر

بن سید اصغر بن سید بندہ نواز حسینی قدس سرہ کا بیان ٭ واضح ہو کہ شاہ من اللہ حسینی آپ پانچوین فرزند سید محمد
اصغر حسینی عرف لہر اصا ہین مرید اور خلیفہ پدر بزرگوار کے تہے اور عہد خرد سالی سے متابعت سید ندیم اللہ
برادر بزرگ کی کیا کرتے تہے تہوڑی مدت مین علوم ظاہری اور باطنی سے ماہر ہو گئے ہین کہ آپ واسطے طلب
خلافت اور نعمت باطنی کے خدمت بہائی کی مثل بندگان عقیدت شعار کے زیادہ حد سے کرتے تہے یہانتک کہ جب
بہائی حجرہ مین مشغول یاد خدا کے ہوتے تمام شب دروازہ پر حجرہ کے کہڑے رہتے اور وقت حاجت کے اشیاء
ضروری ما یحتاج حاضر کرتے تہے ایک مدت اسیطرح گذری ایکدن سواری مین شاہ ندیم اللہ کی پیادہ
جاتے تہے کانٹا کف پا مین ایسا چبا کہ پشت پا سے نکل آیا شاہ ندیم اللہ نے سنکر پلنگ اور چادر اور فرش
اپنا واسطے استراحت کے بہجوائے آپ پاس ادب سے پلنگ اور فرش سر پر اٹہاکر تمام شب ایک پاؤن پر کہڑے
رہے اور پان کا اوگال ہیہ کا جو زخم پر باندہنے کو بہجوایا تہا کہا گئے سید ندیم اللہ کو سنکر رحم آیا
فرمایا کہ بابا من اللہ تمام نعمت تو لیے چاہتا ہے اور کچہ بہی واسطے میری اولاد کے ہنین چہوڑتا پس فرمایا کہ لے
مین نے تمام نعمت تجہی کو دیا خلافت عطا کی ان آوان مین سلطان علاء الدین بہمنی بن احمد شاہ ولی بہمنی کہ مرید سید
ندیم اللہ حسینی کا تہا بلدہ بیدر مین حضرت کو طلب کیا آپنے عذر فرمایا کہا کہ سہ دنیا اگر دہند نجنبم ز جای خویش
من بستہ ام حنای توکل بپای خویش ٭ جب مبالغہ حد سے گذرا سید من اللہ حسینی کو مع متعلقان روانہ کیا فرمایا
میری جا اپنے تصور کر و سلطان نے استقبال کیا لایا ایک مکان مین رکہا چند دیہات واسطے مصارف فقرا کے
انعام کیے اکثر اوقات خدمت مین آیا کرتا تہا آپ دو بار واسطے عیادت کے بیماری مین سلطان کی دربار مین
تشریف لائے دفع اول موضع [illegible] نال واسطے مصارف کے انعام پایا بار دیگر خلعت و زر نقد سلطان نے تواضع
کیا کہتے ہین جب ندیم اللہ حسینی عرف قبول اللہ حسینی سولہوین ربیع الثانی کو سنہ ۸۵۲ آٹہ سو باون مین

خراسان عالم قدس کے ہوئے بڑے بیٹے انکے سید محمد اصغر عرف میان ہینے واسطے خلافت و سجادہ
نشینی کے خدمتمین عم بزرگوار کے محمد آباد بیدر کو آئے جب قریب بلدہ کے عیدگاہ پر آکر اوترے حضرت
من اللہ حسینی استقبال کو عیدگاہ تک گئے اور برادرزادہ کو ساتھ لیے ہوئے وہان سے حضور مین سلطان
کے آئے عند الملاقات رخصت چاہی سلطان نے قبول کیا پس رخصت ہوکر گلبرگہ کو تشریف ارزانی
رکھے بعد زیارت دہم کے سید محمد اصغر کو مرید اور خلیفہ کر کے سجادہ نشین وہانکا فرمایا پھر
مراجعت کرکے بیدر کو چلے آئے آپ کشف و کرامات مین یکتائے عصر تھے آپکو دو زوجہ تھین
ایک اہل قرابت سے اون سے چھے فرزند سید احمد اور سید کلمۃ اللہ اور سید گدائی اور سید
کرامت اللہ اور سید محمد اور سید کلان اور دوسری زن منکوحہ مسمات بی بی نعمت بنت
خواجہ جہان گاوان المسمی خواجہ محمود وزیر اعظم سلطان علاء الدین اون سے ایک فرزند
شمشیر اللہ اور شمشیر اللہ کو ایک فرزند سید زین العابدین وہ لاولد فوت ہوئے پس
دختر سے خواجہ جہان کی اولاد رہی اور چونکہ خواجہ جہان کو سوا ایک دختر کے کوئی فرزند ذکور
نہ تھا نسل خواجہ جہانکی منقطع ہوئی اور رحلت سید من اللہ حسینی کی چھٹی ربیع الاول سنہ آٹھ سو اناسی
ہوئی ہے مقبرہ حضرت کا انکی کی سمت مابین شرق و جنوب متصل حصار قلعہ بیدر کے ہے جملہ فرزندون انکے شاہ کلمۃ اللہ
حسینی نام سجادہ پر تولیت درگاہ کے قایم ہوئے اونہین ایک فرزند ابو الحسن خادم الفقرا نام ابو الحسن کے
ایک فرزند شاہ حبیب اللہ پھر شاہ حبیب اللہ کو تین فرزند اول سید عبد الاحد عرف سید میان صاحب
دوم شاہ علی ثانی سوم شاہ کریم اللہ اب اولاد سید عبد القادر کی سجادہ پر درگاہ کے بحال ہے اور
اولاد شاہ علی کی قصبہ کوہیر مین مربع نشین چار بالش اور شاہ کریم اللہ صاحب کی اولاد کا حال کچھ

صاحب

صاحب کتاب نے یہ لکھا نا معلوم ہے شاہ راجو صاحب رحمۃ اللہ کا بیان ہے نام اصلی عبد الصمد عرف قاضی راجا
مشہور راجو ساکن گلبرگہ شریف والد بزرگوار اور برادر نامدار اکثر کار سلاطین بہمنیہ مین تعلقہ جلیل جہانی
سے مامور تھے بعد انکے آپ بہی تعلقہ موروثی پر کامروا رہے مزاجین فیروزشاہ بہمنی کے رشتہ تمام کہتے
عالم جید فاضل متبحر مرتبہ امارت مین اوقات گرامی فراغت سے بسر لیجاتے تھے جب خواجہ بندہ نواز حسینی
رونق افزاے دکن ہوے سلطان نے انکو مع خواجہ احمد دبیر یعنی منشی سرکار واسطے دریافت سیرت
واخلاق اور علوم ظاہری و باطنی کے پیشوا روانہ کیا اول ملاقات مین برکت صحبت حضرت کی دلکی آئینہ
سی تجلیات کا حال اپنے مین مشاہدہ کیا دونوجوان آنکہوں مین دکہلائی دیئے فوراً اہر دو بزرگوار
عہدہ سے اپنے دست بردار اور دولت مریدی سے کامیاب ہوکر سلطان کو عرضی کی کہ ہم بحسب
قسمت ازلی اور بخت ہمایون لم یزلی کے احراز شرف ارادت وخادم بندگی مخدوم صاحب کا
اختیار کیا ہے وابستگی تعلقات دنیوی کی منظور نہین ظل سبحانی عہدہ ہمارا جسکو چاہین مرحمت فرمائین
سیر محمدی مین لکہا ہی کہ حضرت خواجہ بندہ نواز حسینی نے وقت اخیر تیرہ آدمیون کو شرف خلافت سے
مشرف فرمایا ہے ایک انہین سے قاضی راجا صاحب ہین کہ آپ نے سنہ ۸۲۵ آٹھ سو پچیس ہجری مین مرتبہ خلافت
کا حاصل کیا وقت انتقال حضرت کے شریک تجہیز وتکفین تہے بعد چندے فراق سے مرشد کے
مضطرب ہوکر گلبرگہ سے جب ارادہ نقل مکان کا فرمایا بسبب وفور اشتیاق سلطان احمد شاہ
بہمنی کے بلدہ بیدر مین تشریف فرما ہوے وہان سکونت اختیار کی سلطان اکثر خدمتمین انکی
آیا کرتا تہا بعد احمد شاہ کے جب علاء الدین جانشین بیدر ہوا اس سلطان نے بہی بدستور باپ کے
سلسلہ ملاقات کا جاری رکہا اور جب سید من اللہ حسینی بن سید محمد اصغر بن بندگی مخدوم

رونق افزا آسید رہوے باوجود کبر سنی کے پاس مخدوم زادگی کا کر کے تکلیف ملازمت کی گوارا کی سر رشتہ

اوسکا نا تبعہ لیے نہ یکر ملاقات محترمانہ سے پیش آئے اور بیچ اونہی ایام کے سلطان علاو الدین کے عہد

مین ہندبروین ذی قعدہ خرامان عالم قدس ہوے کہ خواجہ عماد الدین محمود المخاطب خواجہ جہان گاوان رحمۃ اللہ

کا بیان ہے آپ وزیر سلاطین بہمنیہ کے تہے آباد اجداد آپکے سوابق ایام مین منسلک بیچ سلک وزرا

سلاطین گیلان کے تہے عاقبت کار اعانت سے بخت روز افزون کے جب کسو ایک کو خاندان سے آپکے

رتبہ بادشاہت کا حاصل ہوا اور وہان سے نسلاً بعد نسلاً صاحب خطبہ گیلان روایت سے حاجی تبریزی

کے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دولت عہد تک شاہ طہماسپ صفوی بادشاہ ایران کے امتداد پائی ذوج

کہ جب خواجہ عماد الدین محمود نے قدم اقلیم وجود مین رکہا بعد کسب علوم وتحصیل کمالات کے

حسد سے ابناء جنس کے خایف ہوکر تکلیف سے مادر کی کہ بی بی نہ اخاندان سے بزرگ مشایخین اوس

نواح کے تہین جلا وطن ہوکر چند سے مقرب تقربات عزت کے بادشاہان عراق وخراسان کے رہے

ہر چند کہ سلاطین موصوف نے کئی بار منصب وزارت کا تجویز فرمایا مگر آپنے علو ہمتی سے قبول نکیا وجہ

کسب حلال تجارت مال کا اختیار کر کے مدت تک سیر ربع مسکون کی کرتے رہے اثنا مین علما مشایخ اہل

دل با خدا لوگون سے صحبت رکہکر فیض نظر سے انکے صاحب خارق عادت ہوے جب چالیس برس کی عمر ہوئی

قصد سے زیارت وملاقات مشایخان دکن کے بعنوان تجارت راہ دریا آکر بندر دابل کو فرود گاہ

اپنا کیا پس ارادہ سے دیکہنے شاہ محب اللہ مشایخ دکن کے بیدر مین آئے بعد حصول ما سول بیان کے

بنا بر زیارت مشایخین اطراف کے متوجہ ہوے سلطان علاو الدین مانع آیا اور ساتہہ تکلیف کے تم

صف مین امرا و اعیان اپنے منخرط ومنتظم کیا پس عہد مین ہمایون شاہ ظالم کے ملک التجار کہ

اوسی بہ تجارہ

اور یون لکہا ہے مین اس سے اعلاء اعلی خطاب بتا سایہ مردم درگاہ سے ممتاز اور منصب والا سے
جملۃ الملک سے بہرہ یاب ہوئے چونکہ خدمات شایستہ اور تردات نمایان امور سلطنت کے ادا کیئے
عصر مین اپنے سلطان محمد شاہ لشکری بہمنی نے چند منصب اور اضافہ کر کے المخاطب خانجہان کیا
اور القاب مجلس کریم مسند عظیم ہمایون اعظم صاحب قلم مخدوم جہانیان معتمد سلطان آصف جم
نشان امیر الامرا الملک نایب خواجہ عماد الدین محمود المخاطب خواجہ جہان گاوان قرار پایا دس ہزار
سوار مغل اور تمام قسم سے اچھے اچھے شرفا مرد آدمی خاص اپنی ذات کے اور دس ہزار دوسرے
یکہ تازبہادر روزگار طرف سے بادشاہ کے ہمراہ تہے مولد آنکا قاوان اعمال سے گیلان کی شہرت مگر
اقالیم سبعہ مین ساتہہ لفظ گاوان کے ہی ایکدن قصر بر قلعہ محمد آباد بیدر کے مجلس مین محمد شاہ لشکری کے
بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بیچ سے محل کے ایک بادہ گاو نے فریاد کی کسو نے حضار مجلس سے کہا اے آصف جم
نشان یہ بادہ گاو کیا کہتی ہے اپنے کیا وہ یہ کہتی ہے کہ اے محمود گاوان تو خبر لے مری ہے کہ بیدون مجلس کی مین
کیا کرتا ہے سلطان محمد شاہ کو یہ کلمہ نہایت پسند آیا قہقہہ مار کر ہنسا ہر چند کہ آپ بہی شریک مجلس تہا اصلا
اس جواب کے بلند ہوا الغرض بہت تعریف کی اور شکر خدا کا بجالایا اور ایسا فرمایا کہ مجہے سلاطین
ماضیہ پر فخر ہے کہ ایسا خواجہ بندہ میرا ہے یہ دولت کہان رکہتے تھے اور سی آوان مین سلطان
حسین مرزا بادشاہ دار الملک ہرات کا سید کاظمی کو بہیجا کر عماد الدین محمود خواجہ جہان کو طلب کیا
چونکہ بادشاہ نے رخصت نہ دی پس خواجہ نے سید کاظمی کو مع تحفہ و ہدایا روانہ کر کے عریضہ معذرت کا
لکہا اور سلطان کے الطاف و پرورش کا عذر کیا صفت سخاوت کی ذات سے مین خواجہ کی مخمر تہی لکہا ہے
کہ کوئی بلدہ کوئی قریہ ربع مسکون کا باقی نہ تہا کہ انعام خواجہ کا اہل کو وہان کے نہ پہونچا ہو ساتہہ

کمال حسن خلق کے مردم روزگار سے زندگانی کرتے رہے اور نہایت شگفتگی خاطر سے سلوک ہوتا اشعار
خواجہ کا نہایت آثار جمیلہ اور اوصاف حمیدہ خواجہ کے دکن مین بہت ہین ازانجملہ تعمیر مدرسہ کی بلدہ بیدر مین
کہ بنا تقبل منا تاریخ اوسکی ہے انواع علوم عقلی و نقلی خصوصاً ریاضی او سوقت موافق اور طب سوا
اسکے نظم و نثر شعر گوئی انشا پردازی سیاق و سباق حساب دانی مین بے نظیر و انباز روزگار اپنے کے
تھے خط سیاق خوب لکھ جانتے تھے رسالہ روضة الانشا اور دیوان اشعار الکہا ہے کہ ہنوز نزدیک
بعض بعض کے ہے مگر راقم نے نہین دیکھا ہمیشہ افاضل عصر کو خراسان و عراق کے تحفے ہدیے
بھیجوا دیتے رہے اور سلاطین خراسان بہی غائبانہ الطاف سے یاد کرتے تھے اور مولانا عبد الرحمن جامی کو
بیشتر مکاتیب بھیجوا کر اظہار نیاز کرتے رہے مولانای موصوف بہی جواب خطوط روانہ کیا کرتے
بلکہ حضرت جامی نے ایک قصیدہ بھی نام سے خواجہ کے لکہا ہے آخر کار قسمت سے مفسدیون کے کہ وہ لوگ ایک
کا عدو ہی خواجہ کا تھے آپ موافقت رای اور کے حضور مین بادشاہ کے گذرانا پس ناحق سے غضب
سلطان محمد شاہ لشکری کے مقتول ہوکے شہادت خواجہ کی مقام احمد آباد بیدر پانچوین صفر سنہ ۸۸۶
آٹھ سو چھیاسی مین ہوئی ہے لاش کو وہان سے لاکر متوجہ بیدر کے بیرون فتح دروازہ سیندھ پر
تالاب کی کہ بنا کیا ہوا خواجہ کا ہے دفن کیا گنبد عظیم تعمیر ہوئی تھی کسو عصر مین علی برید کے توڑ ڈالی
رفیقا جمہرہ بر قبہ واقع ہے مدت عمر اٹھتر سال سے سال فوتش گر کسے پرسد بگو بے گنہ محمود گاوان
شد شہید ۸۸۶ * شاہ فتح اللہ صاحب معقول الرحمة اللہ کا بیان * آپ باشندہ ملتان کے ہین عہد
مین سلطان علاء الدین بہمنی کے مع فرزند شیخ ابراہیم وطن مالوف سے اپنے روانہ ہوکر شہر بیدر
مین تشریف لائے چونکہ مسن تھے تین برس بعد انتقال فرمایا پس بالاگھاٹ پر پائین مسن ایک

بوضع

١

جو شیخ ہی وہان مدفون ہوئے ہین حضرت ملتانی صاحب الموصوم شیخ ابراہیم علیہ الرحمہ ولد شاہ فتح اللہ
صاحب مرحوم کا بیان ہو آپ نہایت پرہیزگار علامہ روزگار تھے عالم متبحر فاضل جید انواع وفنونہاے
علوم مین یگانہ عصر بعد انتقال والد بزرگوار کے اکثر بسبب عسرت معاش رہنے سے دکن سے بردا شتہ خاطر ہوکر
مصاحبون سے سلطان نے فرمایا کہ اگر کچھ وجہ کفاف مقرر ہو تو رہنا فقیر کا اس مملکت مین ہو سکتا ہے ورنہ
مسافرت اختیار کرتا ہون کسنے مسامع اجلال تک نہ پہونچایا جب ایک زمانہ معتدبہ لیت ولعل مین گذرا
اتفاقاً جمعہ کے دن جامع مسجد قلعہ ارک کے کہ اس روز بار عام ہوتا تھا ایک نسخہ تالیف کیا ہوا اپنا لئے
ہوئے چلے آئے نذر دی بادشاہ قدردان نے ملاحظہ کرکے پسند فرمایا اور ایسا کہا کہ اگلے جمعہ کو ایک خطبہ بتصنیف
کرکے آؤ شیخ ابراہیم نے عرض کی ابھی کہ بادشاہ وضو سے فارغ ہوں دوات قلم کاغذ مرحمت ہو فقیر
خطبہ تصنیف کر دیتا ہے اور بصورت قید کتابت مین لاکر گذرانا علاء الدین نے کہا ترجمہ اس بیت کا بھی
عربی مین داخل خطبہ ہو بیت آنکہ تا از سر نخوت ننہادی بر خاک :: عاقبت خاک شدہ خلق
بر و میگذرند آپنے اسیوقت ترجمہ کرکے نظر سلطان مین لایا شعر الذی لایضع قدمہ
علی الرغام صار توابا یمر علیہ الاقدام :: سلطان نہایت خوش ہوا اور انعام گران
فرمائے آپ مدرسہ دربار کی رکھتے تھے جب علاء الدین مرا سلطان ہمایون پسر اسکا جانشین ہوا
آپ صحبت سے اسکی اجتناب کرکے خانہ نشین ہوئے جب وہ بھی مرا سلطان محمد شاہ لشکری سریر
سلطنت پر جلوس فرمایا واسطے تربیت اپنے طلب فرمایا آپنے اوسے اور اسکے بھائیکو تربیت کیا
ایکدن قاضی کنجر لہ پرگنہ کا جو نزدیک شیخ ابراہیم کے آیا اور استغاثہ کیا کہ قاضی القضات نے
اس شخص کو قضاوت موروثی سے تغیر کرکے یہ خدمت اپنے داماد کو دیا ہے اگر آپ مجھے

اپنی میراث ابد قایم کرین جسمین ثواب عظیم ہوگا آپنے قاضی مذکور کو اپنے مکان مین اوتار از دو جمعہ کہر قاضی القضات کے
جا کر سعادتمند کی قاضی القضات نے کہا در عوض پرگنہ مذکور کے دو پرگنے دوسرے اوس قاضی کو دیتا ہون قاضی نے پرگنہ
پٹن چرو کے قبول کیا پہر دوبارہ بھی ایسی تقریر ہوئی مرتبہ سوم پہر گئے اس دفعہ اور ایک امیر بھی مقرب درگاہ
سلطانی سے ہمراہ تہے چار پرگنے دیتا ہون مگر داماد کو تغیر کر نہین سکتا انکو غضب آیا کہا کہ مین تین بار تمسے
کہا خاطر مین تمہارے نہین آتا ہی اب خدا سے کہتا ہون اور ہر بیت کی ادمی شب سلطان کو خیال ہوا کہ تعلقہ
قضاوت کا مستغرک ہی کسی مرد متدین کو سپرد کیا جائے او خلعت لیاقت اس امر کا قامت پر شیخ ابراہیم کے
زیب بندہ اپنے تفویض کیا جائے علی الصبح وقت بر آمد ہو کر طلب کیا لوگ بہجوا کر جلد بلوایا منتظر تہا مجرد اشیخ کے
کہ سلطان نے وقت برآمد ہوا ہی بہت آدمی حاضر دربار ہوے مجرد دیکہنے کے ہاتہ پکڑ کر کہا کہ ایک بات مین کہتا ہون
بشرطیکہ آپ قبول کرین کہ اسمین تین فواید ہین ایک تو خوشنودی خدا اور رسول ہدی کی دوسرا
آرام ورحمت خلق اللہ کی تیسرا احسانات آنکو اور مجہے بیانک بعد ہوا کہ شیخ نے عہد و پیمان لیکر فرمایا
کہ تعلقہ قاضی القضات کا قبول فرمانا آپنے اباکیا سلطان نے کہا عہد ہو چکا ہی اباکرنا فایدہ نہین کیتا بعض
امرا نے کہا ہم گواہ اس معنی کے ہین آپ نے قبول فرمایا بادشاہ نے اسوقت سند لکہواکر مہر سے اپنی مزین فرمایا
اور شیخ صاحبکو دیکر تشریف فرما محل ہمایون کا ہوا شیخ نے کہا کہ مین واسطے قاضی کنجرلہ کے خدا تعالی سے التماس
کیا تہا دو حضرت مجیب الدعوات ہی کہ اسنے تعلقہ قاضی القضات کا اس بندہ کو تفویض کیا پس قاضی کنجرلہ کو طلب
کرکے اوسیوقت قضاوت پٹن چرو کی مرحمت کی انتقال آپکا ساتوین ماہ ربیع الثانی سنہ ۸۴۲ہ آٹھ سو

چونتیسوین بیان حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جناب ربانی شیخ ملتانی شریف قادری

رحمہ اللہ کا بیان ہو واضح ہو کہ بشارت آپکے ولادت باسعادت کی حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی نے

عالم مثال مین شیخ ابراہیم نام قبلہ گاہ کو آپکے دی ہی اسی طرح جسطرح کہ وہ جناب رضی اللہ عنہ فرماتی ہین
شیخ ابراہیم تمہین ایک فرزند ولی کامل ہوگا کہ فی الحقیقہ وہ میرا فرزند ہے آخر شیخ ابراہیم کے ایک اول
فرزند ہوا احمد نام جب وہ جوان ہوا قابلیت نہ رکھتا تھا شیخ ابراہیم ملول خاطر ہوئے پہر دوبارہ خواب میں دیکھا
کیا دیکھتے ہین کہ وہی جناب حضرت غوث صمدانی رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ وہ فرزند جو مین نے کہا تھا
اب وجود مین آئیگا وقت صبح ازواج اپنی سے استفسار کیا ایک نے انمین سے ظاہر کیا کہ مین حمل تین مہینے کا
رکھتی ہون آپنے کہا اوسکی حفاظت کرو وہ مولود مسعود ولی بارگاہ الہ ہوگا دوسری زوجہ جو والدہ
احمد کی تہین حسد لیگئی چونکہ اسکو منظور ہوا تہا کہ کسیطرح اسقاط اس شکم کا ہوجاوے ایک دن
ہاتہہ غضب کا پیٹ پر اوس زن حاملہ کے مارا اٹھاتا ہے مین اوسکے ایسا درد پیدا ہوا کہ بیقرار ہوئی
شیخ ابراہیم نے اس امر سے خبردار ہوکر رجوع کیا درد کم ہوتا تہا آخر کار جب شیخ دہوکر پانی ہاتہہ پر ڈالا آرام
ہوا بعد ایام معہود کے سنہ ۸۶۲ اٹہہ سو باسٹھ ہجری مین آپ تولد ہوئے محمد نام رکہا پہر لقب آپکا شمس الدین
ابو الفتح شاہ ملتانی شرف الدین القادری ہوا کہا ہے کہ روز میلاد آپکے شیخ ابراہیم کو غیب سے ندا
دف کی آئی نغمہ شادی کا سنائی دیا حیرت ہوئی کہ یکایک ایک شخص نے آواز دی کہ ای شیخ
بسبب تولد ہونے تیرے فرزند بلند مرتبت کے ساکنان عالم بالا کو خوشی ہوئی ہے یہ آواز اسکی ہے
شیخ نے شکر خدا کا بجا لایا نقل ہے چونکہ ان روزون خلق خدا ظلم سے ہمایون شاہ کے نالان تہی
شیخ ابراہیم سے استغاثہ کیا آپنے اشارہ فرزند کیطرف کیا لکہا ہے کہ آپ اسوقت تین برس کے
گہوارہ مین تہے تین مرتبہ یہ کلمہ ہمایون مات ہمایون مات ہمایون مات فرمایا بمجرد الفاظ ان سے
سلطان کے غلبہ ہوا کہ سلطان ہمایون مر گیا القصہ بعد چندے سانحہ گذشتہ کے ہنوز

آپ صغیر تھے کہ شیخ ابراہیم موے عالم طفولیت مین کوئی احوال پر ایک غور نکرتا تھا دفعتاً شیخ حسن جیلی
بنگالہ سے آئے بہت لوگ ہمراہ انکے تھے باہر بلدۂ بیدر کے اوترے انکو بلوایا تعظیم تکریم کی اور کہا
کہ عالم رویا مین سلطان الاولیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے امر کیا ہی کہ بلیغا شیخ محمد کے
وفات کی ہی وہ غم والم مین ہے تم جاو اسکی تسلی کرو اسلئے مین آیا ہون پس مرید کیا نعمت قادریہ سے
ذخیرہ اندوز فرمایا اور روانہ ہوے پہر موسم کہولیت مین ایکرات خود آپ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ
عرب کی صورت مین آکر مطلق اجازت دی او سایہ ارشاد ہدایت رکھون فرمایا نقل بعد چند شیخ علاؤ الدین
دہلوی دولت آبادی شادی آباد مندو سے دولت آباد کو آکر فرمانا ہے انکا خرقہ خاص یعنی جبہ ملبوس
حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جو کرسی بکرسی دینین پہونچا تھا نزدیک شیخ کے بہیجا اور بلدہ مین یہ
لکہا ہے کہ یہ حسب الارشاد بہیجے روانہ کی ہی اللہ تعالی مبارک و سازوار کرے نقل سید محمد
جونپوری کہ اپنے کو مہدی کہلاتے ہے چنانچہ تا حال ایک گروہ انکا ایسے ہی کہ مہدیت کو انکی قبول کیا ہی
سنہ نو سو [illegible] ہجری مین شہر بیدر مین آئے اور باہر شہر کے عیدگاہ پر اوترے ہر چند کہ انہین آرزو
ملاقات کی تہی چونکہ آپنے بوقناعت استغنا کی تہی قدم گوشہ عزلت سے باہر نکیتے تھے پر چیلہ فرزندونکو اپنے
روانہ کیا بعد ملاقات سید محمد نے جو سوال کیا جواب باصواب پایا ہر سخن مین کشف اسرار کیا سید محمد نے
آفرین کی اور کہا تم فرزند انکے اسقدر مرتبہ بزرگی پر ہو سبحان اللہ والد تمہار کس درجہ بر تقدس کے
ہونگے جب رخصت ہوکر آئے شیخ عبد اللہ نے حاضر خدمت ہوکر پوچہا کہ سید محمد جو مہدی موعود اپنے کو
کہتے ہین یہ رست ہی یا دروغ آپنے اندک زمانہ مراقبہ کیا گریبان مین گردن لٹکا دی پس سر اوٹہا کر فرمایا کہ جیسا
قطبیت غوثیت ابدالیت اور تا ہیت وغیرہ منازل و مقامات لایت کے ہین ایسا ہی مہدیت بہی ایک

مقام ولایت و نکالی سے سمجھا وہی مقام پر ہین سکر مین اپنے تئین مہدی کہتے ہین اس وجہ سے مہدی ہوی مہدی
موعود رضی اللہ عنہ نہین نقل ہے ایکدن صاحبزادہ ارباب کشف و یقین شیخ بدر الدین حجرہ مین
حضرت کے آئے دیکھا کہ آپ مراقبہ مین ہین اور ایک عورت کہنہ جامہ پہنے ہوی دست بستہ کہڑی ہے
سجود و احترام بجا لاتی ہے آخر آپ دنیا کی تعاقب کئے اور قریب تہا کہ ہاتہ مارا وہ تو غائب ہو گئی مگر ایک
پارچہ کہنہ جامہ کا اوسکے ہاتہ آیا شیخ بدر الدین نے حضرت سے پوچہا کہ یہ کیا شاہدہ تہا جو مجہ پر گذرا
آپنے فرمایا وہ دنیا تہی کہتی تہی مجہے قبول کرو اور ہاتہ ریش مبارک پر رکہکر کہا کہ جب انبیا اور رسل
علی نبینا وعلیہم السلام نے اوسکو قبول نکیا ہے مین توفیق سے جہان آفرین کے ہرگز قبول نکرونگا اور
فرمایا کہ جب تک زندہ ہون مین اور وہ ایک جانب گئے اور تمہین اسقدر پارچہ اوسکا واسطے روزگار کے
کافی ہے بعد اسکے شیخ بدر الدین کو اسقدر فتوح اور اقتدار دنیا کا حاصل ہوا کہ لاکہون ہون اور
اشرفیان نزدیک اونکے جمع ہوئے امیر برید والی بیدر اور قطب الملک والی تلنگ معتقد شیخ بدر الدین کے
تھے برار اور دلی القعود نذر گذرانتے تہے اقتدار دنیا کا اور فراغت معاش کی بہت رکہتے تہے نقل
امیر برید ابن قاسم برید نے استدعا سے شیخ بدر الدین صاحبزادہ کے پیغام کیا کہ باپ اوسکا قاسم برید بیمار ہی
صحت کی پاوین شیخ بدر الدین بہت ادب سے کہڑے ہو کر پوچہے آپ فرماتے شفا ہوگی قاسم برید مہلکہ اوس
سے نجات پائی بعد مدت پہر اوسیطرح بیمار ہوا شیخ بدر الدین نے پوچہا آپ فرمائے اس بار شفا نہوگی بجز د
اسکا سلامت نہو بہی آپنے شیخ بدر الدین سے فرمایا کہ واسطے پاس خاطر تمہارے نسبت افراد زار باری تعالی
عز اسمہ یہ صدمہ مجہے پہونچا نقل بعد اسکے جب بیماری قاسم برید کی حالت سکرات کو پہونچی اختیار ملک کا اتابک
امیر برید کا تہا کہا کہ بعد تیرے سلطنت برادر بزرگ جہانگیر ملک کو ہوگی اور تم گرفتار اوسکے ہاتہ مین

ہوگئے بلکہ جان جاتیگی مصلحت یہی ہے کہ یہان سے باہر نکل جاو امیر برید مصلحت سے اختیار خان کی مع چند خواجہ اپنے روانہ
ہوکر خاص باغ میں کہ اسکو باغ ستی کہتے ہے جا اترا حسن اتفاق اوسی دن شیخ محمد ملتانی صاحب پایا
درد سے پاؤن کے منکسل ہوکر واسطے سیر باغ محمد کو رکے تشریف لائے امیر برید نے استصواب سے شیخ بدرالدین کے
احوال اپنا حضرت سے کہلایا حضرت فرمائے شہ نو جا حکم ہے اللہ تعالے کے سلطنت یہان کی بعد تیرے باپ کے
تجہی کو ہو گی امیر برید مستظہر ہوکر متوجہ شہر بیدر ہوا چونکہ مردم اکثر دولتخانہ کے امیر برید سے موافق تہے
فوج فوج آکر ملے گرویدہ ہوئے امیر برید بہت شان و تجمل سے داخل شہر بیدر ہوا جب رات ہوئی قاسم برید
فوت ہوا امرا اتفاق کر کے صبح آپکی جگہ بیٹھائے اور جہانگیر خان کو دستگیر کر کے اوسے سونپا
سلطان محمد شاہ بہمنی بہی خلعت وکالت کا امیر برید کو بخشا یہ واقعہ سنہ ۹ نو سو دس [illegible] ہوا ہے
نقل ایکدن امیر برید حضرت کی ملاقات کا ارادہ کیا پس میان امان اللہ کو کہ ایک معتمد دیلون سے امیر کے
تہے شیخ بدرالدین پاس روانہ کیا اور ایسا کہلایا کہ حضرت سے عرض کرین کہ امیر برید آتا ہے کلمات بے نیازی
زبان پر نہ لاوین کہ بادشاہون کو بے نیازی فقیرون کی ناپسند ہے شیخ بدرالدین جب روبرو آئے
اور چاہا کہ عرض کرین آپنے کشف باطن سے پایا اور فرمایا کہ امیر برید آتا ہے میں ویسے باتین کرون
کہ جس سے وہ معتقد ہو اب تو ہو گا جو حکم خدا کا اور خدا کے رسول کا ہے بیان کرونگا اتنے میں سواری
آگئی آپ جیسا بیٹھے تہے جا سے نہ ہلے اور چند آیات و حدیث حقارت میں دنیا کی اور دنیا کا
اشتغال بیان اس باب میں پڑہے کہ امیر برید آبدیدہ ہوا اور جب مرخص ہوکر باہر آیا کہا کہ عجب جاہ و جلال
حضرت کا دیکہا میں جبتک کہ روبرو بیٹہا تہا اپنے جانتا تہا کہ میں بادشاہ ہون بلکہ یہ سمجہتا
تہا کہ کمین بندگان سے ہون نقل ایک دن کچہ عرصہ تک آپ سجادہ پر غایب ہوگئے

بعد ساعت کے سر تشریف فرما دیکھا تو دستین مبارک آپکی خالی ہے تب سے مریدین حاضرین نے تاریخ لکھ
رکھی بعد مدت ایک مرید آیا ما حضر نذر گذرانا جب لوگون نے باہر استفسار کیا اسنے کہا مین سفر دریا مین
کشتی مین کہ سوار تہا ناگاہ وہ غرق ہوگئی مین اوس وقت حضرت کو یاد کیا فوراً آپ موجود ہوئے اور ہاتھ
میرا پکڑکر کنارے دریا کے کر دیا نقل جاننا چاہیے کہ حضرت سید محمد گیسو دراز نے کتاب مین اپنی چند کلمات
خلاف اسرار ولایت کے لکھے تھے حالت سکر مین شیخ خانخانان نام ایک فاضل کہ معلومات ظاہری بہت رکھتا تھا
اور علم باطن سے غافل سید ابو الحسن کی اولاد سے مخدوم معلوم کے مباحثہ پیش آیا اور کہا کہ اگر حل اس عقدہ کا ہوگا
اعادہ لکھا کا تمہارے دادا پیرا ہمارا سید ابو الحسن اس سے عاجز آئے متحیر ہوئے رات جد بزرگوار کو خواب مین
دیکھا کہ آپ فرماتے ہین نزدیک میرے برادر شیخ محمد ملتانی کے جا کہ حل اس مسئلہ کا اوسے ہوگا ناچار صبح
ابو الحسن نے مقدمہ بیان کیا آپ یعنی شیخ ملتانی صاحب نے ازروے آیات و حدیث کے حل اوسکا فرمایا
شیخ خانخانان قایل ہوا اور اعتقاد لایا نقل ہے کہ شیخ سنہ الہیہ سے سنہ ۹۳۳ نوسو تینتیس مین کہ ان
کے زمان سلطان بہادر گجراتی متوجہ ملک دکن کا ہوا تہا آپکا مزاج ساتوین جمادی الثانی کو بسبب علیل ہوگیا
کہ چودہوین ماہ مذکور کو آثار رحلت کے نمایان ہوے تمام فرزندون اور مریدون نے عرض کیا کہ ہمکو دو ضعف بقین
ہین ایک تفرقہ لشکر کا دوسرا انتقال حضرت کی امید ہیکہ آپ جناب باریتعالی سے عرض کرین او حیات اپنی
زیادہ فرماوین حسب الالتماس انکا صدسے طول ہوا آپنے مراقبہ فرمایا بعد ساعت کے سر اوٹھا کر کہا انی علمت عمل
الشیخ الصدیق الیمنی تحقیق کہ مین عمل کیا مین عمل صدیق یمنی کا یعنی شیخ صدیق نے عمر اپنی دراز کی تہی
مین نے بھی کیا پس حضرت کو صحت ہوگئی اور تین مہینے سولا روز زندگانی کی نقل جب بادشاہ گجرات انکا اپنے
ملک کو بازگشت کیا ماہ رمضان المبارک سنہ مین ہذکسل طبیعت مین آپکی شروع ہوا آپ فرماتے مجھے

عالم بالا پر لیجاتے ہین اور ارواح طاہرین اولیاء کاملین کی واسطے وداع میری آتی ہین اور یہ بیت بار بار
پڑہتے تھے ما بفلک بودہ ایم یار ملک بودہ ایم ۞ باز ہمانجا رویم منزل ما کبریاست ۞ تمام اعزا و متعلقین
ملاقات کیلئے آئے کہ اس بار بھی آپ جناب باری سے سوال کرین آپنے دامن آگے سبکے پھیلایا فرمایا
کہ اب مجہے معاف رکہو کہ دوست میرا مجہے چاہتا ہے سب فرزندوں اور مریدوں سے وداع چاہی
اور ستائیسوین تاریخ رمضان کی وصیت نامہ لکہدیکر سبکو رخصت فرمایا پس جب ماہ صیام
رمضان کے تمام کئے اور نماز عید کی گذرانے اور تمام عشایر کو حکم دیا کہ عید کرین اور فرمایا کہ آج نماز کا
خاک تیمم اوتھا دو اب احتیاج اوسکی نہین اور سبکو وداع آخرین کیا اور حق تعالے کو سونپا آپ ذکر و فکر مین
مشغول اور بحر مکاشفہ و مشاہدہ مین غرق ہوکے پیش آیۂ کریمہ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم
ولا ہم یحزنون ۔ گوش ہوش مین پہونچی روز چہار شنبہ غرہ شوال روز عید الفطر وقت شب روح
پاک نزہتگاہ قدس مین خرامان ہوئی مادہ تاریخ ہوئی گنج وصل ۹۲۵ ترکیب آپکی ضعیف البدن
اسمر اللون اوسط القامت منور الوجہ فصیح اللسان علامۂ زمان اہل وجاہت عظمت جلالت شیخ بدر الدین
کہتے ہین آپ اکثر جہان پہول ڈالا کرتے ہے بعد انتقال معلوم ہوا کہ وہ مقام قبر کا ہے اسیر قصہ بتایا
یہ بھی لکہا ہے کہ بعد دفن مدت تک جو کوئی اپنا کان تربت پر آپکی رکہتا تھا آواز اللہ اللہ کی سنتا تہا
نسب نامہ آپکا دس واسطون سے سلطان شہاب الدین غوری غزنوی دہلوی کو پہونچتا ہے اور تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے
کہ نسب نامہ سلطان شہاب الدین کا ضحاک تازی کو پہونچتا ہے اور تاریخ خانجہانی والے نے نسب شہاب الدین
کا تاریخ خراسان سے دینا چار واسطے ہوکر سلطان بہرام بادشاہ ملک غورستان کو اور وہان سے اڑتالیس
واسطے سے ضحاک ماران تک کہ جسکا بیان شاہنامہ مین ہے پہونچایا ہے پہر چار واسطے سے حضرت

نوح علیہ السلام کو کہ آپ پانچوین پاصحاک کے ہین عدد سنین تہتر سال انکو پانچ فرزند تہے اول مخدوم شیخ ابراہیم المعروف مخدوم جی قادری دوم قطب الجلیل شیخ اسمعیل کہ ذکر اونکا صوبہ برار مین لکہا گیا سوم شیخ اسحاق صاحب چہارم شیخ بدر الدین پنجم شیخ فخر الدین کہ ایام صغر سن مین انتقال فرمائے

⁂ شیخ ابراہیم المعروف مخدوم محی الدین قادری رحمۃ اللہ کا بیان ⁂ آپ مرجع الاتقیا شفیع الاصفیا اکبر اولاد حضرت محمد ملتانی صاحب مرحوم کے ہین علم وفضل مین بے نظیر ولایت وکرامت مین ممتاز طرف کسی سلاطین عصر کے کبہی التفات نکیا سلطان ابراہیم قطب شاہ نے کئی بار بہزار عجز و الحاح سے واسطے دیدار کے لکہا قبول نفرمایا آخرا زروے کمال اعتقاد کے کفش پا آپکی طلب کیا کہ سر و دیدہ پر اپنے رکہے یہ بہی منظور ہوا فرمایا کہ ہم فقیرین ہمارے لیے اسقدر بس ہے کہ دعا کرین نقل ہی کہ ایکدن آپ مشغول وظیفہ تہے اور لڑکا سوجی کر رہا تہا اسکے طرف دیکہکر یون فرمایا بچہ د دیکہانے اس لفظ سے وہ بچہ مرگیا مان اوسکی رونے لگی اور گریہ وزاری کرنے آپنے ازروے لطف وشفقت کے اوٹہکر قدم کہ فرمایا اور بالین پر عاکر دست مبارک سر پر رکہا فرمایا کہ اوٹہ اپنے گہر کو جا بچہ اوٹہا اور ہمراہ مادر چلا گیا لیکن اسی اثنا کہ تکلیف بہی گلبرگہ مین ہوئی تہی چونکہ روضہ محترمہ انکی موضع مذکور مین تہی آپ جیسے مہینے وہان رہتے اور چہے مہینے صغر مین بمعہ الاقدر کے شہر بیدر مین رہا کرتے تہے جب اللہ بزرگوار آپکے پوچہتے کہ اس مدت مین وہان تم کس کام مین رہتے ہے آپ تو ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا اپنا گذرانتے چنانچہ ستائیس رسالے سات دفعہ تصنیف کئے ہوے آپنے گذرانے سوا اسکے اکثر نسخہ جات تصانیف سے آپکے ہین وقت رحلت جب نزدیک ہو چکا شیخ جمال برادر زادہ کو کہے کہ مجہے بٹہلاو اور ذکر جلی شروع فرمایا پس لفظ اللہ کو دلپر بڑی قوت سے ضرب کیا اور اسیوقت واصل حق ہوے سن شریف نود سال ۹۰ سن ۹۷۲ وفات

نو دہم تاریخ دوسری ربیع الاول مرید آپکے اکثر بسبب حضرت وحال ہوئے ہین چنانچہ ملفوظ بیدر مین نام خالق اللغات دیگری

مشہور انہین آپکے ہی اور رسمین تبرکات سے جبہ مبارک بابتہ ملبوس خاص حضرت پیر دستگیر غوث

اعظم رضی اللہ عنہ جو اسعواسے بہاء الدین انصاری کے پہونچا تہا یازدہم شریف مین عرس عام

ہوتا ہی اور دائم تمام ہوتا ہی ۶ شیخ اسحاق قطب الآفاق رحمۃ اللہ کا بیان ۶ آپ خلیفہ سیوم شاہ محمد

ملتانی صاحب مرحوم کے ہین آپ ساتہ کمال اکرام واحترام کے تہے اور دبدبہ مہابت وجلالت آپکا ایسا تہا

تہا لکہا ہی آپ جس جانور پر نظر جلال سے دیکہتے بیہوش ہوکر گر پڑتا تہا اور جس آدمی کو نظر سے دیکہتے تہے

مست ہو جاتا تہا اور جس چہار دیوار کہ نظر پڑ جاتی تہے اوسکے سب چہڑ جاتے تہے اور جس پہل پر آنکہ پڑ جاتی

اوسیوقت گر پڑتا تہا باوصف اس حالت سکریہ کہ ذرہ خلاف شریعت کا نفرماتے صورت وسیرت مین

متابع تمام والد عالیقدر کے تہے سن شریف آپکا نہایت پچاس سال روبرو برادرون کے گیارہوین شوال کو

رحلت فرمایا اور پہلو مین گنبد والد بزرگوار کے جانب مشرق مدفون ہوئے ۶ قطب الواصلین شیخ بدر الدین

رحمۃ اللہ کا بیان ۶ آپ چوتہے فرزند محمد ملتانی صاحب شریف القادری ہو منقول کے ہین قبلہ گاہ آپکے

منقول ہی کہ جب فرزند میر ابدر الدین پیدا ہوا اونہون نے حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ کو اوس شب واقعہ مین دیکہا

کہ آپ فرماتے ہین ای ملتانی تیرے گہر یہ فرزند مسعود پیدا ہوا ہی نام اوسکا عبد اللہ رکہنا مجرد بیدار

ہوتے کے ہین حجرہ مین گیا دیکہا کہ وہ کوکب دولت کا طالع ہوا ہی بانگ صلوۃ کا نہین کہی جاتا کہ یہ فرزند

میر اعظم الشان ہوگا چنانچہ بعد بلوغ آپ زیادہ اوس سے زیادہ ہوئے نقل ہی کہ ایکبار خادم

آپکا المسمی اسمعیل دغیل فقیر تکا غلہ لانے کے لئے گیا اور زر اوسکا اپنے صرف مین لایا عند الطلب

مہلت چاہی اس فرصت مین بہانہ سے ضیافت کے حضرت کو یہ لایا اور رات کے وقت ظالم

تنہا ہمین

تنہائی مین چند لکڑیان انکو مارکر زمین پر گرا دیا اور دو چار خنجر گذرانے خیر ہوئی زخم کاری نہ آئے وہ جانا
کہ روح پاک انکی طرف ارواح روضہ جنت کی ہوئی ایک باولی مین ڈالکر فارغ نکالکو چلا آیا کرم سے اللہ کے آپ ایک
پتھر پر کہ باولی مین کسی طرف سے نکلا ہوا تہا ناف برابر پانی مین اوس پر جا کہڑے ہوئے مصلحت خان کا
اودہر سے گذر ہوا او دیکھا کہ آپ کوی مین کمر برابر پانی مین استقامت سے سنگ لاخ کی
پاون استوار کرکے کہڑے ہوئے ہین نکال گہوڑے پر سوار کرکے گہر کو پہونچایا سب متاسف تہے
پوچھے کسنے ایسی بے ادبی کی ہی آپنے ہرگز نام اوس بد انجام کا ظاہر نکیا یہی فرمایا کہ جو کچھ کہ
ہوا بحسب تقدیر ہوا والدہ نے انکی خواب مین دیکھا کہ حضرت ملتانی صاحب ممدوح فرماتے ہین کہا سیوتی
ہی اوشہ بدرالدین بیٹے کو میرے اسمعیل مغل نے باولی مین ڈالدیا ہی اس سبب معلوم ہوا کہ
جسارت وگستاخی اسمعیل مغل نے کی ہی لوگ طرف اسکے پکڑنے کو دوڑے اور مارنیکا ارادہ کیا
آپنے مخفی کہلا پہونچایا کہ خلق کثیر بادشاہ دشمن سیر ہوگئے ہین ارادہ قتل کا رکہتے ہین شہر سے نکل جا
چونکہ شامت اعمال کی پاون چلنے کی پکڑی ہوئی تہی کچھ ہو نہ سکا آخر گرفتار سلطان ہوا آپنے چاہا کہ
نزدیک بادشاہ کے جا شفاعت کرکے چہوڑا دیں بادشاہ نے یہ خبر سنکر جلد ہی سے قتل کو پہونچایا امیر برید
لاکہون ہون نذر گذرانتا تہا اور جب آپ گولکنڈہ کو آتے تہے لاکہون ہون معمول تہا کہ ابراہیم
قطب شاہ گذرانیدہ کرتا تہا بسبب اسکے کہ استصواب آپکے دعاء خیر سے شاہ ابوالفتح حضرت محمد ملتانی
صاحب موصوف کے بادشاہ مملکت تلنگ کا ہوا تہا اور سوا اسکے پارچہ اور خوراک سوا آدمیون کا متعلقون اور
والیون کو آپکے سرکار قطب شاہ کے ملا کرتا تہا اور وقت رخصت مبلغ نمایان معمول تہا کہ آپکی نذر
کرتا تہا اور جب بیدر مین آتے تہے امیر برید سلوک شاہانہ پیش لاتا تہا دولت عظیم آپ پاس

جمع ہوئی تھی اس سبب سے کہ بار جہ کثیر بجہتی موکل دنیا کا آپکے ہاتہ آیا تہا جیسا کہ گذرا وہ صدقہ و تقسیم کیا ہوا تھا
نقل ہے آپکے بہت ہی وقت و اخیر غلبہ سے برودت کے زبان موٹی ہوگئی کہ بات نکر سکتے تھے اوراد و وظائف بلند
آواز پڑہتے تھے مگر پڑہنے میں قرأت صلوٰۃ کے کچھ نقصان نہ تہا تن بغایت ضعیف و ناتوان تہا کہ بغیر معونت
و استعانت کسیکے اوٹہہ نسکتے تھے الا جب وقت نماز کا آتا تختہ نماز کا نزدیک تخت کے رکہہ دیتے تھے آدم
بلا معونت خود بخود اوٹہتے اور اوس تختہ پر آتے نماز گذارتے اور جب فارغ ہوتے فرش پر نہ آسکتے
حتی کہ مرید اوٹہا کر لیجاتے تولیت روضہ پدر بزرگ کی آپکو تہی جب مرض شدید ہوا اسی سبب رخصت ہوکر
تسبیح ہاتہہ میں لی ذکر اللہ اللہ کا زبان پر جاری کیا اسی اثنا میں دست مبارک طرف عالم بالا کے بالا کیا
ذکر کرتے ہوئے طایر روح آپکا طرف روضہ جنت کے پرواز کیا مدت عمر نود سال ۹۸۱ نوسو اکیاسی میں
آٹہوین ذیقعدہ اس عالم سے متواری ہوئے ⁂ فخر الدین علیہ الرحمہ کا بیان ہے آپ فرزند کبیر محمد ملتانی
صاحب موصوف کے ہیں ایام صغر سنی میں انتقال فرمایا وجہ اسکی یون نقل کرتے ہیں کہ ایک لڑکا قریب جوار کا
ہم بازی آپکا تہا بقضائے الٰہی فوت ہوا آپنے یاد کیا معلوم ہوا کہ وہ مرگیا آپ نزدیک گئے اور کہے
کہ اوٹہہ اور آ ساتہہ میرے بازی کر بفور وہ اٹہا ہمراہ ہوا قبلہ گاہ آپکے اس خبر دار ہوئے نظر سیر سے دیکہا
فرمایا کہ بدل اوسکے جان تیری نرسکی اسی عشا کو کوچ فرمایا ⁂ سید اسمعیل صاحب قادری گہوڑ داری
رحمۃ اللہ کا بیان ⁂ روایت ہے مشہور ہے کہ آپ ہمعصر فرزند سلطان علاؤ الدین بہمنی میں نوکر تہے ایک لڑکی
برہمن کی ہمسایہ میں آپکے تہی عہد طفلی سے وہ خدمت میں آپکے آیا کرتی تہی جب بڑی ہوئی حسن دلکش نکالا
وصف جمیل اوسکا محل سرا میں گیا ایکدن بے رضا مندی ماں باپکے لوگ سرکاری در آئے اور اوسکو
کہینچکر محل سلطانی میں لیگئے عورات محل نے چاہا کہ زیورات انواع حلی گرانمایہ سے آراستہ کرکے نظر میں

سلطانی کے لائین انکو خبر ہوئی جوشن پہن کر نکلے سلاح تن پر آراستہ کیا حرم پادشاہی مین گئے حکمت الٰہی
چوکیدارون نے نہ دیکھا یہانتک کہ وہان پہونچے کہ وہ لڑکی آگے بادشاہ کے بیٹھی تھی جب انکو دیکھا
دوڑکر آگے آئی آپ ہمراہ لیکر باہر نکلے مان باپ پاس اوسکے پہونچا دیا کہا اب یہان سے بھاگ
کہین جا پوشیدہ ہو جا انکو اپنی سلام کہہ اور ناموس کی حفاظت کریں اپنے گہر کو آئے اور
گہوڑون پر سوار ہوکر مع ہشت فرزند و خاتون شہر بیدر سے باہر نکلے بادشاہ کو خبر ہوئی واسطے پکڑنے کے
فوج روانہ کی جب نزدیک پہونچے تیر لگانے لگے ایک تیر انکا بہ ارادہ درویش کا کام انجام کو
پہونچاتا تھا آپنے تیر لگانا شروع کیا چونکہ آپ تیر پیشہ شجاعت کے تھے لوگ دور دور سے تعاقب کیے
ہوئے چلے آتے تھے یہانتک کہ آپ ایکپہاڑ پر پہونچے کہ پائین اوسکے موضع گہوڑواڑی ہے اس
اثنا مین فوج حکم سلطانی سے پھری اور آپ وہان کھڑے ہوکر ایک تیر اوس پشتہ سے بہ ارادہ ایک جا پر گرا
خادمون نے اوس تیر کو جس مقام پر پایا ہو جب حکم کے وہان نشان کیا آپ بالائے پشتہ سے نیچے آئے جہان کہ اس
تیر پڑا تہا اُترے ہوئے اور وہین مقام فرمایا ایک چلہ نگذرا تہا کہ روز پنجشنبہ ۸۸۲ھ آٹھ سو بیاسی ہجری مین
عالم سے نقل کیا اور وہین جسجا تیر کا نشان کیا تہا دفن ہوئے آپ دادا سے سید شاہ حسینی کوکی ہین والے کے
ہین اور انکا نسب دو واسطون سے امام موسیٰ کاظم کو پہونچتا ہے فرزندون سے انکے میان صاحب کرامات
مشہور ہین کہتے ہین کہ تربت انکی پایہ مین دیوار کے ہے اور یہ کرشمہ ہے کہ اندک زمانہ معتقدین باہم
نقل آتی ہے اور دیو نکلیا ہر اور چند مزار ہین افواہ ہے کہ مرور ان مزارات کے برابر ہوجائیگی ذکر خواجہ زادہ پاک صاحب
رحمۃ اللہ کا بیان ذکر بعض اسیر ہین کہ آپ ہمشیرہ زادے سید حنیف صاحب کے ہین حالت زندگی مین
بزرگ منش مرد متوکل مجرد مست الست ذی اسرار و اہل ریاضت تہے اور جب راہی عالم بقا کے

ایکہزار ترانوے ہجری پایا تمام ہی گنبد انکا بیرون فتح دروازہ ہی جو روبرو وجود کے لالکوڑی کے طرف
تیاری اسکی ہوئی تھی اوسمین دفن ہوئے مگر عقب پر گنبد کے بیت کا کام باقی تہا حضور پرنور نواب ناصر الدولہ بہادر
غفران منزل نے بنوایا گنبد کی مرمت کی بعضے یک باریک چونہ کروایا جس سال نوابنے انتقال فرمایا
کام بھی اوسکا اتمام پایا کتاب سیر محمدی مین نسب نامہ شاہ راجو صاحب کا ایسا لکھا ہی سید راجو صاحب
حیدرآبادی بن سید اسد اللہ بن شاہ صفر اللہ بن سید راجو صاحب بیجاپوری برادر حقیقی حسین شاہ ولی قدس
شاہ یوسف صاحب حیدرآبادی رحمہ اللہ کا بیان ۔ تواریخ قطب شاہی مین لکہا ہی کہ آپ اول سپاہ گری مین سر
تہے سر آمد سپاہیان روزگار تہے سوار علم شمشیربازی اور تیراندازی اور بعض ہنر و کسب مین جو بکار
آمد بادشاہون کے ہین استاد سلطان محمد قطب شاہ پدر سلطان عبد اللہ قطب شاہ کے تہے
فراغت معاش کی بہت رکہتے تہے صحبت مین ارباب کمال کے ہمیشہ کسب علوم تصوف کا کرتے
تہے رسالہ صاحب خارق عادات معمور اوقات سنہ ١٠٢٩ ایکہزار انتیس مین رحلت فرمائے مادہ تاریخ
دروازہ پر مقبرہ کے یہ ہی مصرعہ ۔ شریف الدین یوسف مقبل حق ۔ سنہ ہین شہادت ہی
مرزا محمد مومن
یہ کاتبون کی لیاقت ہی ۔ مرزا محمد مومن حیدرآبادی رحمہ اللہ کا بیان ۔ آپ اعلاجی جد میر
استرآبادی ندمای شعرای محمد قلی قطب شاہ کے ہی تہے اور سلطان عبد اللہ قطب شاہ تک بقید حیات تہے
چنانچہ سنہ ١٠٢٠ ایکہزار بیس ہجری مین سنہ اول جلوس سلطان محمد قطب شاہ کے تہنیت عید
اضحی کی لکہکر نظر سے گذرانے نظم ۔ با محبت یار بستم عہد و پیمان نوی ۔ کہنہ جانی خستہ تم بیا
جانان نوی ۔ خستہ جانم کہنہ لیکن جانفشانی تازہ است ۔ عید سلطان نو است و عید قربان نوی ۔
سنہ ١٠٢٣ ایکہزار تئیس ہجری مین تاریخ تولد عبد اللہ قطب شاہ کی کام بخش جہان لکہی یہ فقرہ طبعزاد آپکے ہی

ہمیکہ

عالمگیر مین مدرکہ کمال رکہتے تھے تاریخدان انکو زمرہ مین شعرا کے لکہتے ہین اور دایرہ مزارات خاص
عام کا مشہور دایرہ شہر حیدرآباد مین نزدیک سلطان شاہی کے وقف کیا ہوا اور مردم مشغال لوگ مقرر
کئے ہوے ایک ہین اس بابین فیض عام آپسے یادگار روزگار رہا عمر آپنے دراز پائی تھی ہنگام پیری
سنہ ۱۰۳۶ ایکہزار چھتیس ہجری ہا بین رحلت کئے اور اپنے دایرہ مین مدفون ہین ایک فرزند تھے
مجد الدین نام ۞ شیخ خانون رحمۃ اللہ کا بیان ۞ آپ پیشوا اور صاحب مدار عبداللہ قطب شاہ کے
ہے فضل و کمالات مین بغایت متبحر ۞ شیخ احمد بن شیخ ابراہیم ملتانی رحمۃ اللہ اور انکی اولاد کا بیان ۞
شیخ ابراہیم کے والد کا نام شیخ فتح اللہ صاحب ہے چونکہ شیخ ابراہیم کو دو پسر ہے ایک شیخ محمد ملتانی
اور دوسرے شیخ احمد ہا حب اگذرا پس شیخ احمد کو ایک فرزند ہوے شیخ فتح اللہ نام جد اعلی کا رکہا جب
شیخ فتح اللہ جوان ہوے مرد ذی علم و حلم اور صاحب زہد و ورع ذی تقوی کا ہوے حد متین بزرگون کی تربیت
پائی مرید اور خلیفہ شیخ محمد ملتانی صاحب کے ہے درجہ ولایت کو پہونچے پس صاحب کشف و کرامات
ہے روضہ انکا موضع کنچل بزرگ یعنی موضع کنچر کلان پرگنہ پٹن چرو مین واقع ہے ۞ حضرت شیخ فرید بجویلی
رحمۃ اللہ کا بیان ۞ واضح ہو کہ شیخ الکبیر شیخ فرید بجویلی اولاد حضرت حمیدہ شمس الدین محمد ثانی بعض جنتشہ
القادری کے سنکر ارادہ سے بلدہ حیدر مین آئے شرف مریدی سے مشرف ہوے اجازت ہدایت کی پائی
پس رخصت ہو کر بطرف بجویل کے کہ پانچ دن کی راہ ہے روانہ ہوے اثناء راہ مادر اتفاق کا سامنا ہوا
یعنی جب بجویل ایک کوس رہا ایک شخص راہ سے پیدا آتا ہوا دکہلائی دیا حیرت مین ہو کر کہڑے ہوے جب وہ
شخص نزدیک پہونچا دیکہا کہ آنحضرت ہین یعنی مرشد کمال تعجب ہوا کچھ بکہا مرشد نے فرمایا بیٹہ جا شیخ فرید
حسب الفرمان بیٹہ گئے مرشد نے اجازت اذکار قادریہ کی دی اور مراقبات توحید کے اور بعض

انھون نے سینہ بہ سینہ تعلیم فرمائے اور کان پکڑ کر کہا اُذکُر ما عَلَّمتُک یعنی یاد رکھ جو کچھ کہ مین نے سکھلایا شیخ نے تمام
جو سیکھا تھا بیان کیا فرمایا کہ تا بقاے عمر کسی سے نکہنا اور نظر سے غایب ہو گئے پس شیخ کچویل مین آئے اور ہدایت خلایق
مین مشغول ہوئے ذکر شیخ ابراہیم سہام یعنی تیر گر گولکنڈہ رحمۃ اللہ کا بیان ہو آپ پیشہ اپنا ترک کرکے خدمت مین
شیخ محمد ملتانی کی آئے مرید ہوئے چندے رہ کر واپس گولکنڈہ ہوئے من بعد اشتیاق سے لقاے مرشد کے
جب گولکنڈہ سے بیدر کا ارادہ کیا اثناے راہ دیکھا کہ حالت مستی مین ہر شب مرشد کمالات کا مشاہدہ ہوتا ہے
جب اس حالت سے افاقہ ہوا قطع راہ کیا دو تین دن بعد قلعہ بیدر مین داخل ہوئے دیکھا حضرت نماز مین
مشغول ہین بعد فراغ نماز کے فرمایا کہ دیکھا تو نے مجھے کس صورت سے کہ دیکھا تو اور فرمایا اعرفت تقلبات
یعنی پہچانا تو اپنے دل مین اور یہ بھید میری زندگی تک کسی سے نکہنا ذکر سید شاہ محمود اولیا حیدر آبادی رحمۃ
اللہ کا بیان ہو آپ سادات صحیح النسب رضوی ہین ہندوستان سے بچپن مین فقیر ہمراہ آپکے تشریف فرماے
دکن ہوئے جب وارد بیدر ہوئے مولانا شمس الدین حسینی عرف شمس مولا کہ جناب سجادہ نشین اور اولاد حضرت
شاہ خلیل اللہ بت شکن بن نعمت اللہ کے تہے ملازمت حاصل کی مدت تک عمر عزیز خدمت مین بسر کی
پہلے مرید کیا پہر اجازت پائی اور تین سال مین کسب کمال حاصل کرکے صاحب کشف و کرامات ہو مرتبہ کو
ولایت کے پہونچے اور بموجب ارشاد مرشد کے بلدہ حیدر آباد مین آئے چند سال مین بیشتر دنیا بندے سے پہر بیٹھے رہتے جب
ہو شمس آئے اس پہاڑ پر جو مابین جنوب و غرب بلدہ کے ہے کہ اب جہان مرقد انکا ہی آئے چونکہ فتوح غیب کا رہتے
تہے تیار مین قصر دو بام کو سنگ کے مشغول ہوئے اور ایک مکان بیچ محلہ کے ہام بنا کیا جب عالم طرف انکی رجوع
ہوا سید شاہ راجو صاحب کو رشک باطل ہوا چونکہ ان روزون ابو الحسن تاناشاہ بادشاہ مرید انکا
اور وہ دیوانہ خود طرف بنا کرے گنبد اپنے مرشد کا مصروف چونکہ معمار دن اور مزدور دن کو

دست مزد الصادق مزدوری مین سید محمود اولیا پاس سے ملتا تھا ہرچند کہ وہ ادہر رجوع تھے
بنا سازی مین گنبد شاہ راجو صاحب کے نہین جاتے تھے مگر مردمان بادشاہی حکم سے بادشاہ کے جبراً لیکر
لیجاتے تھے بسبب اسکے کاریگر کم بہم پہنچتے تھے تعمیل مین تعطیل ہوتی تھی شاہ محمود اولیا نے اوہنین
راتون کو طلب کیا اور یہ حکم دیا کہ بڑے بڑے ظروف گلی روغن کنجد سے بہر کر روشنی کردین چند
تعمیر قصر مذکور کی اس طرح جبر کرتے رہے عوض دربار سے بیداری شب در مشقت روزانہ کے کمال عاجز
ہوکر واسطے تیاری گنبد شاہ راجو صاحب کے حاضر ہونے سے انکار کرتے تھے سید راجو صاحب اس بات پر اطلاع
پاکر بادشاہ سے کہلائے کہ خریدی روغن کنجد کی بلدہ سے موقوف ہو منادی ہوئے کہ
کوئی تیل زیادہ احتیاج ضروری سے نخریدے اور بیچنے والے دو من سے زیادہ نہ بیچین اس سے شاہ
محمود اولیا کو روغن کا میسر ہونا دشوار ہوا حکم کیا کہ باؤلی محمود باولی کا بطریق روغن کے برتنون
مین بہر کر روشن کرین حکمت الٰہی اور فیض ربانی کا استعانت سے آب مذکور کے مشعل و چراغ روشن
ہوتے ہے انکو کام حویلی کا جاری بنا پس راجو صاحب معطل رہے کام اپنے مقام کا طرح طرح کے
حیل سے پیش آتے تھے ایکدن شاہ محمود اولیا نے زبان صدق نشان سے فرمایا کہ حکم سے خدا کے
متاصل
کام اس حویلی کا معطل رہیگا بلکہ کام گنبد کا تمام نہوگا کہ وہ اس عالم سے متواری ہوگئے اور مرید انکا
آخر کار جو کہا تھا ویسا ہی ہوا شاہ محمود درویش عظیم القدر تھے جب ساتہ رحمت حق کے ملے گنبد مذکور
تیار ہوچکا تھا وہین استراحت فرمایا اب تک مزار شریف اوس کوہ پر مطاف خلایق کا ہے ذکر سید شمس

عرف شمس جولا بن سید شاہ محمود اولیا رحمۃ اللہ کا بیان ذکر سید شاہ محمود اولیا جب بستر بیمار پر
حسب الارشاد مرشد کے آنکر استقرار حاصل کئے جب کہ گذرا عقد ازدواج فرمایا ایک مولود مسعود

آفتاب وش طالع ہوا نام اوس مولود کا مرشد کے نام پر شمس الدین شمس مولا رکھا الحق وہ آفتاب
تھے جب مرشد کو پہونچے معتقد اوس وقت ہوئے بعد قبلہ گاہ کے جانشین ہو کر ہدایت و ارشاد میں طالبوں اور
مریدوں کے بہت پرداخت کی اور آخر انتقال عالم قدس کے ہوئے قبر انکی بھی وہیں ہے ذکر شاہ علی رضا حسینی بن سید
شمس الدین عرف شمس مولا بن سید شاہ محمود اولیا صاحب رحمۃ اللہ کا بیان ٭ آپ عصر میں اپنے کاملان وقت
سے مشہور انام اور تمام انواع عقل و ادب جوش سکر کے متصف تمام تھے بزرگی و احترام میں مثل
سلاطین روزگار بس عظیم الشان کہ ایک عالم مقیم و مہاجر سپاہی و تاجر سے مطیع و معتقد
جناب کا تھا اوائل میں آپ بسبب مستی اور سکر کے چشم ظاہر بین میں خلایق کی محمول ساتھ دیوانگی کے
زمان حیات میں والد ارشد کے چند سال محبوس و مقید رہے نواب غفران مآب میر نظام علیخان بہادر کو
آپ سے کمال اعتقاد تھا اور آپ بھی بحسب باطن تائید و امداد اور اعانت و دعا دلی
میں معروف تھے ایک اسپ مادیہ رکھتے تھے کمیت رنگ میانہ قد چار شانہ بی بی نام جب
اسپر سوار ہوتے وہ بڑے بڑے دشوار گذار ٹیلوں اور پہاڑوں پر ایسا چلتی کہ بکری
وغیرہ بھی نجا سکتی اور جب حیدرآباد میں آتے خلق اللہ کو دلہ دہلکتے ہوئے جلد خاص
میں دوڑتے فی الحقیقہ جلوس اونکا مثل بادشاہوں با ہیبت و صلابت کے تھا اور ایسی
شہرت رکھتے تھے کہ اگر کوئی مرد با وضو دور سے روبرو ہو کر درود یا آیت قرآنی آہستہ پڑھتا
آپ متوجہ ہو کر نظر عنایت سے دیکھتے بس ایکے ستر برس کے تھے پہنا پوشاک سرخ کا اور ملنا عطر کا
کا پسند خاطر تھا راگ بہت سنتے تھے رقص بھی دیکھتے تھے اگر کوئی خوش آواز مناقب
پڑھے تو سماعت کرتے تھے نقل ہے کہ جب نواب غفران مآب علیہ الرحمۃ والرضوان سفر کھرڈلہ میں

جنگ مرہٹہ کے متوجہ تہے اٹہارہوین تاریخ ماہ شعبان کی سنہ ۱۲۹ بارہ سو نو ہجری مین ناگاہ ان حضرت پر غلبہ
سکر کا ہوا اور جوش مستی مین اوٹہے اور شمشیر کہینچکر چہار درو باغ کے کہ متصل کوہ مذکور شوق تمام اصداث کیے
تہے اور ہر روز رو برو خادم پانی سیچا کرتے تہے یکسر قلم کرکے چہانٹ لیا زمین پر ڈالدئے بعد دیر کے جب ہوش مین آئے
مصاحب لوگ باعث اوسکا پوچہے کہا نہین جانا تمنے کہ آج سو ہزار آدمیون کے بچا لیا خبر آئی کہ اوسی
تاریخ مقابلہ لشکر فیروزی اثر کا مرہٹہ سے ہوا لیکن بہت خیر گذری القصہ انتیسوین تاریخ رجب کی بارہ سو
پندرہ مین جب مزاج شریف کسلمند ہوا وصیت ضروری ادا کرکے اکیسوین کو ماہ مذکور سنہ الیہ کے
روح آپکی پرواز کرنیوالا روضۂ جنان کا ہوا سید احمد نام فرزند انکے جا بجا انکے جانشین ہوے وہ بہی

جوش سکر سے خالی تہے ٭ شاہ برہنہ صاحب قدس سرہ کا بیان ٭ بعض کہتے ہین کہ آپ مرد مجرد آشفتہ
مستانہ تہے صحرا نشین طلب سے حسین شاہ ولی کی حیدر آباد مین بیچ عہد محمد قلی قطب شاہ کے آئے
احیانا درگاہ ہی او تہرے جب گدائی کو شہر مین آتے راہ مین ہاتہ پہیلا کر کہڑے ہوتے کوئی شخص جو کچہ
کر ہاتہ مین رکہدیتا مٹہی بند کرکے چلے جاتے فرود گاہ پر کوئی آپکو طعام کہلاتے اور کچہ کہاتے
کبہی نہ کہا حالت مستی مین اکثر ننگے رہتے تہے مگر جب واسطے گدائی کے شہر مین آتے لنگی باندہ لیتے
قوی ہیکل مرد آور خوبرو دو نو جوجون تہا دیگر جو ہمارے رکہتے قطب شاہ کو تمنا ملاقات کی تہی آپ
قبول نکرتے چونکہ وہ بہت معتقد تہا اکثر اوقات آیا کرتا تہا نقل ہی کہ ایکدن وزیر نے عرض کیا
تمناء اولاد کی رکہتا ہون فرمایا زوجہ کو اپنی ایکرات مجہ پاس بہیجدے وزیر نے قبول کیا جب رات
آپ اور زوجہ وزیر کی حجرہ مین باہم ہوے وزیر نے رشتہ صبر کا توڑکر روزن سے دیکہا کہ زوجہ
پلنگ پر سوتی ہی ایک لڑکا پہلو مین اوسکے لیٹا ہوا دودہ پی رہا ہی بمجرد نگاہ وزیر کے وہ لڑکا مرگیا

زوجہ گریان و نالان باہر آئی اور فریاد کی کہ ابھی طفل میرے کنار مین تہا ناگاہ مر گیا چونکہ لاش حاضر تہی اور
آپ غایب تہے ناچار تجہیز و تکفین کیئے روز سوم واسطے زیارت اوسکے ناگاہ حضرت برہنہ پا پیدا ہوے جب
وزیر پر طعن و تشنیع کرکے فرمایا مین چاہتا تہا کہ تا قیامت دولت و اولاد تیری عرصہ جہان مین جاودان رہے
تونے ایک رات صبر و تاخیر نکیا خیر جب آپنے رحلت کی پہلو مین اوسی طفل کے دفن ہوے اب روضہ مین تین قبرین سواے
مزار شریف کے ایک قطار مین ہین طفل و مادر طفل اور وزیر فقط مخفی نرہے یہ احوال تو سابق کے بزرگوارون کا
بموجب ارقامات ارباب تواریخ سلف کے تہا اب نامہ نگار اس زمانہ کے درویشان اس دیار کے جو دیکہے احوال اون
انکا سنا ہی زیب رقم کرتا ہے و حیدر آباد کے باقی مشایخین متاخرین و اہل سلوک و ارباب جذب زمانہ
و حال کا بیان واضح ہو کہ زمانہ خورد سالی سے نامہ نگار کے کوئی بزرگوار ولی کامل بظاہر پایا نہین جاتا نہ ہندوستان
سے خبر آتی ہے یہان دکہلائی دیتے ہین رنگ زمانہ کا دیکہہ کر انزوا اختیار کیا ہے بیحرکت و عبادت کا
نہ ہدایت کا مگر چند مجاذیب جو راقم نے دیکہے ہین اسما انکے مندرج ہوتے ہین مشایخین مشایخین مین
یہان بلدہ مین دو خاندان بہت صحیح النسب الاولاد نامشہور ہین یا اولاد حضرت پیر دستگیر غوث اعظم
قطب الاقطاب محی الدین محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی حضرت موسیٰ صاحب
قدس سرہ قادری کے اجداد امجاد مین جناب کے بہت حضرات جناب معروف ہوئے ہین خصوصاً حضرت سید شاہ
محی الدین ثانی قدس سرہ حضرت کو چار فرزند تہے غلام علی شاہ صاحب قادری موسوی قدس سرہ
جانشین و سجادہ خلافت راقم پر بہت عنایت رکہتے تہے فدوی نے بیعت کی تہی اور ایک مثنوی حسب
الارشاد جناب مریم و عیسیٰ علیہما السلام کے احوال مین تصنیف کرکے گذرانی ہی انکو اول جانشینی قدیم کا
کہ انتظام تہی بعد اصرار برادرون اور جمیع اہل قرابت و مریدین کے اس عہد پر کہ یہ شہر جاتا تہا اللہ

تعالی اہل دل اکا ہی مین گہر ارباب امارت کے بجا و نگا تم صاحب لوگ ہین نا خوش نہوتے دنیا صامند
رکہنا قبول فرمایا دوسرے قادر بادشاہ صاحب سوم حسینی بادشاہ صاحب نہایت وجیہہ تہے شکل جامہ مشایخی گویا
قامت پر انکے قطع ہوا تہا نہایت زیب دیتا تہا چہارم شاہ قاسم صاحب بس ارادتمند و خدمتگذار برادر
بزرگوار چونکہ غلام علی شاہ صاحب کو فرزند نتہے آپنے برادر خورد کو خلیفہ کیا تہا مگر ایکدختر اور حسینی بادشاہ
صاحب کو دو فرزند تہے ایک غلام لطیف صاحب بہت صاحب جمال وہ نوجوان سجدہ مین نماز کے دفعتًا
جیسی ہی انتقال کئے دوم سید صاحب مدظلہ تا حال مستقل ہین بہت خوش اوقات ہین اپنے بزرگون کے
اور پیران صاحب کو دو فرزند ایک مرشد صاحب دوم مرتضی صاحب حضرت غلام علی شاہ صاحب نے بعید حیات
اپنے دختر کو مرشد صاحب سے منسوب فرمایا تہا بعد انتقال قاسم صاحب کے کہ وہ بھی لاولد تہے روز سوم
بعد فاتحہ خرقہ خلافت انکا اپنے گلین ذالکر مرشد صاحب کو پہنا دیا اور وسادہ پر خلافت کے متمکن کیا
مرشد صاحب سنہ ۱۲۰۷ بارہ سی سات مین صدمہ سے ہیضہ وبائی کے خرامان خلد برین ہوے اور وقت
رحلت برادر خورد مرتضی صاحب کو خلیفہ کیا اب سلسلہ بیعت کا اونسے جاری ہی مگر زوجہ ثانی مرشد
صاحب کہین حاملہ ہین فرزند پیدا ہوے ہین بعد پہونچنے سن تمیز کے شاید مقدمہ پیری مریدیکا اوس
طرف رجوع کریگا دوم حضرت نور الاصفیا صاحب قادری انار اللہ برہانہ اجداد امجاد مین انکے بہت عالم
ہوئے ہین صاحب تصانیف عمدہ خصوصًا مولانا مولوی قمر الدین صاحب نے بہت کتابین لکھی ہین خصوصًا
قرآن الکریم مین تفسیر دو آیہ کریمہ آیہ تطہیر و آیہ تحشر آپ بھی بلدہ مین بڑے عالم ہین کلام
انکا مستند ہتا حدیث شریف ماہ ربیع الاول ماہ ربیع الثانی ماہ محرم الحرام مین بہت خوبی سے بیان
فرماتے ہین خدمت مین اہل بیعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت اعتقاد رکہتے تہے انکو

ایک خلف ارشد ہین مسمی نور الحسین صاحب قادری المخاطب قادر جنگ قادر الدولہ بہادر عالم فاضل عامل
شاغل خلیق شفیق موصوف تمام صفات بزرگانہ سے اپنے شاعر خوش فکر تخلص قادر ہندی فارسی دونون
دیوان تیار ہین ایکو تین فرزند ہین کلان سید حبیب اللہ قدرت جنگ وسطی سید صفی اللہ سلطان یار جنگ خورد
نور الاصفیا صاحب مخاطب سید کلیم اللہ خان بہادر اور مولوی رفیع الدین صاحب رحمہ اللہ اکا ذکر ہو آپنے مدام
قیام بلدہ مین نہین فرمایا کبھی کبھی رونق افزا ہوا کرتے تہے راقم نوار سے انکے سنا ہے کہ آپ فارغ التحصیل ہو
اپنے کہا کہ اب رجوع طرف دین کے کرون یا دنیا کے نفس ملہمہ نے کہا طرف دین کے بعد گئے حج کے لیے منادی

یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی

وادخلی جنتی ہی کے ہوئے عہد مین مغفرت منزل کے دو بزرگ سندھ سے آئے تھے حافظ محمد علی صاحب
بلدہ مین رہ کر روانہ ہوئے اور اسیطرف انتقال فرمایا بہت بزرگ منش تہے مثنوی شریف پڑہایا کرتے
تھے اور سعد اللہ شاہ صاحب نقشبندی طریق مرید آل شیخ احمد سرہندی الملقب امام ربانی مجدد الف ثانی
رحمہ اللہ کے بہت متشرع صاحب توجہ دو دو وقت مریدین کو توجہ فرماتے تھے وضو سابق سے وقت پر نماز پڑہتے راقم
نے اونکو دیکہا ہی بعد انتقال دو خلیفہ ہوئے مولوی عثمان ولایتی اور مسکین شاہ صاحب دکنی ابن مولوی
محمد حفیظ استاد سیف جنگ ابن امجد الملک بہادر مرحوم یہ تو زندہ ہین مولوی عثمان صاحب نے
رحلت کی قایم مقام اونکے فرزند مولوی سلطان علی استاد صاحبزادہ غفرانمآب میر بادشاہ کے ہین
قبل انکے شہید بکرے قاسم صاحب عرف شیخ جی حالی صاحب حال رونق افزا بلدہ ہوئے تہے مزار اونکا
اردو بازار مین ہی بعد انتقال ایک ارباب جمعداران فوج رکاب سے محمد شفیع خان نام مریدون سے
جنابکے انکی جا پر ہوئے اور جب محمد شفیع خانصاحب بہی موے خواجہ میان اونکے فرزند ہوئے

اب ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۲ بارہ سو بیانوے مین جو دہوین کو جب اونکا بیالہ ہوا جناب عمر علی شاہ صاحب متبنہ حضرت شاہ
قاسم صاحب قدس سرہ کے اور ہمشیرہ زاد جانشین ہوے حق یہ ہے کہ عقدار سید خدا شناس اور صاحب توکل کامل ہین اور
دوسرے خلفا حضرت کے ذی معاش ہین اور یہ بالکل بے تلاش حافظ شجاع الدین صاحب بزرگ تھے
اوصاف اونکے بیان سے خارج ہین باوجود نفس طالب علم ساکین محتاج ذات بابرکات سے انکی مستفید
علی ہذا اللہ والے صاحب بسیار بزرگ کہ برہانپور سے تشریف فرما ہوے تھے مکہ مسجد مین وعظ کیا کرتے تھے
پہر وہین جاکر انتقال کئے علما واعظ سے اہل بیان مولانا مولوی حیدر صاحب مرحوم لکہنوی عالم بے نظیر
صاحب تاثیر واعظ کہ گویا خاتمہ وعظ کا انپر تہا اس فن مین ید طولی رکہتے تھے صورت بیان کی نظر آجاتی
تہی قدس اللہ تعالی سرہ اور مولود خوانون مین اچہے ہندسے وارد ہوے ہین مولوی غلام امام راقم کے ہمنام
شہید تخلص اونکو شوق کامل مولود کا ہی عشق حبیب الودود کا ہی سخن آفرینی مین استادی استاذ جمیع
عالم حافظ مولوی بشیر شمس الدین فیض ابن مولوی محمد امیر الدین خان ابن مولوی محمد رحمۃ اللہ خان شاہجہان آبادی
دام بنو صنہ زبان ایسی فصیح کہ اہل فصحا ہند پر ترجیح صحیح ہے باجود نفس موحد صوفی مشرب
عالم معقول و منقول فن ریاضی مین دستگاہ تمام حافظ قران یہ اشعار آبدار طبعزاد مولوی صاحب کے غزل

تمہاری بزم مین بیچ اوپخ جو جو آتے جاتے ہین
زمین و آسمان کے بیچ قلابے ملاتے ہین

اندہیرے منہ سویرے جو شہید رہ گہر اپنے جاتے ہین
گجر کیا جلد یہ کمبخت گہڑیالی بجاتے ہین

وہ سبکو دیکہتے ہین کب کسیکو منہ بتاتے ہین
قسم ہے غیب دان کی وہ الوپ انجن لگاتے ہین

خطا شانے کے شامت تو کر دو زلف مشکین کی
ابہی ہم اوسکے مشکین باندہ کر کوڑے لگاتے ہین

کسیکا نام تک لیتے نہین ہین دیر و کعبہ مین
تمہاری زلف و رخ کے نام پر ہم مالا کہاتے ہین

ذرا سے گذر جا کے تو دے اک ہاتھ پھر پانی
تیری تلوار کے پانی میں ہم غوطے لگاتے ہیں

بہت بےخوف ہیں اللہ اکبر سب حرم والے
خدا کے گھر میں بھی یہ لوگ صلواتیں سناتے ہیں

نظارے دور ہی کے خوب ہیں ان ماہ رویوں کے
یہ تارے ہیں فلک کے کب کسی کے ہاتھ آتے ہیں

دل گل خوردہ عاشق کا جو لے لو ادنے بونے تم
تو ہم بھی دو درہم داغ دل سوزاں بھناتے ہیں

ہوے ہیں بن سنور کر جلوہ گر بازار میں جب سے
جناب یوسف مصری دکان اپنی بڑھاتے ہیں

طلائی حسن والے بھی زیارت کے لئے آئے
ہوئے کیا میری قبر پر سونا چڑھاتے ہیں

کیا ہے ہم نے رام اس بت کو اپنے دل کے مندر میں
برہمن دیر میں بیٹھے ہوئے گھنٹا ہلاتے ہیں

ذرا پڑھیے تو دو قرآن تم انتم سکاری تک
وہ تفسیر نشاپوری میں کیا کیا فعل لاتے ہیں

ذرا ہونے تو دو انکے خط دولت کہیں سستہ
مسیح و خضر کو ای فیض ہم رستہ بتاتے ہیں

ایضاً

رہا جو تو وہ میں برسوں خدا کی
بہت جوکا پڑی میں نے خطا کی

میرے انکے ہوئے جب چار آنکھیں
حقیقت کھل گئی ماوشما کی

تماشا پتلیوں کا میں نے دیکھا
نظر سب آگئی قدرت خدا کی

جو دیکھا دیدہ حق بیں سے پرسو
ہوئی آئینہ معنی ایما کی

رہا کوسوں خدا سے دور افسوس
نکی میں نے تلاش اپنی خطا کی

نہیں ہے غیر حق موجود کوئی
قسم میں کیا کے کہتا ہوں خدا کی

سنی ہے جیسی چڑیا کی کہانی
حکایت بھی ہے ویسی ماسوا کی

حرم مین ہون تصور ہے بتون کا
ہوا کعبہ مین آتشے دوار کا کی

بلی کہکر بلا مین پہنس گئے ہم
نہ سوجہے ابتدا مین انتہا کی

وجود غیر ہے صرف اعتباری
جو ہستی ہے وہ ہستی ہے خدا کی

میرے آنکھون سے کر نظارہ ای فیض
ہر اک صورت مین ہے معنی خدا کی

مرید منع ہون مجھے کیف و کم سے کام نہین
میرا کلام ہے یہ فلسفی کلام نہین

کلام ہے تو وجود و عدم کے باب مین ہے
الہیات مین اصلا مجھے کلام نہین

ہمین اشارۂ چشم بتان سے مطلب ہے
ابو علی کے اشارات سے بھی کام نہین

دسون مقولے سے باہر ہے یہ مقولۂ حسن
بلند عشق سے بالا کوئی مقام نہین

دہن کا راز یہ جو ہو تکا فخر رازی ہے
وہ معتقد ہی نہین میرا کوئی امام نہین

مطالعہ مین ہین تجرید کے جو عاشق وضع
زبان پہ کلی و جزی کا انکے نام نہین

دہان تنگ یہ کہتے ہین ہیتیان حکما
یہ نقطہ قابل تقسیم و انقسام نہین

وہ کیا بیان کرینگے نتایج تصدیق
جنہین تصور سادہ مین دخل تام نہین

ہم اپنے قول پہ برہان سلمی لاتے
مگر وہ شوخ مہندس فراز بام نہین

مسایل حکمیہ کا ہو رہا ہے قدح
ہنوز صدرہ پڑہی یار نے تمام نہین

ہے جزو لا تجزی تمہارے آگے دہن
ہمین تو اوسکی تجزی مین کچھ کلام نہین

اشارے انکھون سے کرتے ہین ثابت و سیارا
بلند بام سے اونکے فلک کا بام نہین

گواہ ہین میرے دعوی کے جملہ آفاقی
بیاض صبح ہی اونکی چہرٹی مین شام نہین

بیان کس سے کرین خط جام کی تشریح
ہمارے میکدہ مین مولوی جام نہین

وہ شکلے کتے ہین کیک دری سے چلتے ہوے
یہ خاصہ ہین قطعی وہ عرض عام نہین

ہر ایک نوع سے ہے فوق جنس کا رتبہ
وہ خاص ہی نہین جو خاص تحت عام نہین

فروغ داغ جگر شمس بازغہ مین کہان
خلاف اسمین نہین ہے کچہ اتہام نہین

رکہے مسلم ارسطو مسایل سلم
ہمین خیال رخ و زلف بام و شام [illegible]

ہے انقلاب سے کون و فساد کے پیدا
قیام دہر کو اک حال پر دوام نہین

کرین نہ بحث عقول و نفوس اشراقین
ہمین جواہر و اعراض سے تو کام نہین

مباحثہ سے ہی کیا فعل و انفعال کے کام
مقام وصل ہے یہ بحث کا مقام نہین

کلام آپکا معقول ہے مگر ای فیض
سمجہ لے ہر کوئی شاعر یہ وہ کلام نہین

مشاعرہ کے موافق بہی ہو غزل ارشاد
حضور آپ کو کیا خاطر عوام نہین

ایضاً

در مغان ہے مکلف کا یہ مقام نہین
بٹین گے اوگ سے می غم نہین جو جام نہین

دکہلادو مصحف رخ تیغ کہنچتے کیون ہو
مہ رجب ہے یہ ابرو مہ صیام نہین

جناب قبلہ و کعبہ یہ مرثیہ سنئے
دو چار دن سے اونہون نے لیا سلام نہین

شبیہ قامت موزون سے ہے سہی لیکن
تیری لٹک نہین شمشاد مین خرام نہین

خلال دوانہیں چکمہ دیا تہا کل جسنے
شریک کنجفہ مین آج یہ غلام نہین

سوار کے وُہ رہے اختیار مین کبہو تکر
سمند عمر روان کے لئے لگام نہین

شراب پینے سے کیون منع کرتے ہو مجہکو
حباب رند ہو ہمین اتقا سے کام نہین

درِ مغان سے جو بیت الحرم کو اوٹہہ جاوُن
خطیبِ شہر نہین مین کوئی امام نہین

عبث حساب ثواب و خطا کی فکر مین ہین
یہ شعر ہین میرے منطق نہین کلام نہین

کریگا قتلِ جہان کب تک ای فلک بس کر
دیارِ ہند ہے کچہ سوادِ شام نہین

طلب کرون دیت ای بے نیاز مین کس سے
قتیل ہون مجہے قاتل کا یاد نام نہین

کلام اونکی کمر مین ہی لاکلام ای فیض
دہانِ تنگ مین اونکے مجہے کلام نہین

اور شاہ خاموش صاحب سالکو نمین خواجہ بندہ نواز کے متعلقون سے مکہ مسجد مین رہتے ہین لوگونکو
اونکی ذات سے فیض ہی اور شاہ نور الدین صاحب قادری حضور نے اون سے بیعت کی ہی مجاذیب
اول عہد مین غفرانمآب کے مجاذیب سے اکمل شاہ قریب دروازہ پل اور داود مستان
اور شاہ جبار و حسامت شاہ علی بندہ برادر امراﷲ شاہ متصل تالاب بودلے صاحب باہین
دروازہ تالاب دبیرپورہ ایک خرد دروازہ ہی کہ وہ اونہیکے نام سے بودلے صاحب کی
کہڑکی کر مشہور ہے سب اندرون شہر اور باہر مسعود پورہ مین جانب مغرب حسینی بادشاہ
وقت مین مغفرت منزل کے رواق مین بادشاہی پل کے رہا کرتے تھے اب حال مین
میان حیات شاہ ساکن کہڑکی دبیرپورہ قبر بیرون شہر احمد علیشاہ ساکن گسارٹہ

مزار اندرون بلدہ حسینی علم شاہ ساکن آصف نگر مقبرہ میں بالا پیاسکے رہا کرتے تھے پھر چلے گئے الف بیگ
دولہ وقت صبح ساکن جلوخانہ مبارک سوال انکا جیم جیم پیا جیم جیم روپیہ میاں پیا وقت حیات ساکن
بازار فرید وجاہ سوال انکا مادہور کن تیرے دستوں سے میاں پیا اب قبر انکی اندرون شہر قریب دروازہ
پنہ کے ہی مرتو اب یہ بھی ساکن بازار فرید ون جاہ ایک گلی میں رہا کرتے تھے لوگ بعد برو اکثر
کھڑے ہوا کرتے تھے آپ گالیان مخشن دیتے تھے ایک وقت حضور میں نواب ناصر الدولہ بہادر آئے تھے
سلخ شوال کو وفات کیا بہت خلقت ہمراہ جنازہ کے تھی صلاح الدین حسینی پہلا پا کھانا مسجد میں
لایا چونکہ مرحسینی شاہ کے تھے مستعد پورہ میں لیجاکر وہیں دفن کیا سال ۔۔۔ وقت ۔۔۔
ہوا کرتا ہے سلیمان شاہ معروف پتنگ شاہ پتنگ اڑاتے تھے سو کوئی دیکھنے نہ دیتے تھے مگر جسے
پسند خاطر اگر کوئی لادے قبول کرتے تھے حضور پرنور نواب ناصر الدولہ بہادر ملاقات کو گئے
تھے ہزار روپیہ نذرانہ لئے ایک پیسہ بھی نہ لئے کو دے دئے اور خفا ہو کر چلے گئے شیو شاہ قریب
ناگل چپا کے رہا کرتے تھے یہ لفظ تلنگی ہے ایک املی کا پیڑ وہاں ناگل پوجا ہوتی تھی وہ جگہ
اسی نام سے مشہور ہو گیا میاں مدار ایک بازار میں نور الامرا کے رہا کرتے تھے وجد نہ ہوتے
سوال کہا انکو دلوائیں ساکن دروازہ محلہ سیف جنگ مرحوم فاضل شاہ ہندی ساکن باغ جہاں آرا
محمد امیر بیگ ساکن عقب سرائی حویلی خواجہ صاحب ساکن باغ ریاکرامت شاہ دولہ یہ سب عہد
غفران منزل نواب ناصر الدولہ بہادر کے تھے کرامت شاہ قوی ہیکل تنومند سرخ و سفید حالت جذب میں
اول ننگے وہ نبات کندھوں پر لگا ہوئے پھرتے تھے پھر حضور اعلی نواب ناصر الدولہ بہادر نے
انہیں سوار سپاہی دیگر جمعدار فرمایا کپڑے پہنے سواری میں حاضر رہا کرتے تھے لیکن

بستہ ہے

رہتے تھے وہین انتقال کئے وہین دفن ہوے اب حال حضور خلد اللہ ملکہ کے وقت مین تھے شاہ امام بورہ
مین ساکن جیوہ گوڑہ جمی شاہ عرس ربیع الثانی مین ہوتا ہی مکورا شاہ قفل شاہ آیت شاہ
موسی شاہ سلیمان شاہ نیل شاہ دتا شاہ ہمشیرہ زادہ فاضل شاہ بار ادہین مہاراج کی پرورش بی نکات سے
ملتے ہین امام علی شاہ محبوب علی شاہ دونکا شاہ موتی شاہ دوچی شاہ خواجہ میان صاحب پیران نکا شاہ اور مستورات
ہین حضرت ... بی عرف بوڑکی بی بی یہ ذی معاش سیکڑون روپے ماہوار پاتے ہین وکلا اسکے
حاضر رہتے ہین چونکہ نامہ نگار سابق اسکے رشید الدین خانی مین احوال جمیع حکام اس دیار کا راجہ
اور بادشاہان ذوی الاقتدار اہل اسلام ابتدا کورون اور پانڈون سے ہندو اور غزنویوں سے لیکر
وہان سے حکومت لودہیون تک علی ہذا فاروقی اور نیز بدستور سوانحات سلاطین دکن کے بہمنی نظام شاہی عادل شاہی
عماد شاہی بریدی قطب شاہی مع فرمانروایان سندہ و کشمیر و تبت و کابل و لاہور و گجرات وغیرہ معرض
بیان مین لایا ہی اور غرض اس کتاب سے آگاہ کرنا سوانحات رجال کے سنہ ۱۲ بارہ سو ستر سے ہی
اور آخر کار چونکہ سلطنت ہائی ارباب اسلام سے اولاد میر امیر تیمور صاحبقران گورگان کی قرار پائی ہی
اور تا حال اوسی خاندان سے منسوب ہی چنانچہ بابر بادشاہ فاتحہ دولت سے بہادر شاہ ثانی خاتمہ
سلطنت تک ستر اباد ہوے ہین واقعات و حالات سے سلف کے اغماض کرکے ابتدا اسکی فقط اسلامی امیر
موصوف سے کرتا ہی اور ضمن مین اسکے احوال سلاطین ایران و توران و روم کا اور اسماء سنوات مدت حکومت
فرمانروایان انگلستان کی بھی زمانہ حال تک مذکور ہونگے تیسرا چاند امیر تیمور اور اسکے بزرگوں کے
اسلاف کرام تا حضرت آدم علیہ السلام اور اخلاق ذوی الاحترام تا زمانہ اختتام کے بیان مین اور اسکے
آخر مین تین ہلال ہین جو آباء کرام و اجداد ذوی الاحترام اور انکے اسماء مع اسم والدہ ماجدہ

اور لقب امیر کبیر اور پدر گرامی امیر کا بیان واضح ہو کہ امیر تیمور صاحبقران بیٹا ہی امیر طراغائی کا اور
بعضے اوسکو امیر طراغان کہتے ہین اور امیر طراغائی بیٹا ہی امیر برکل کا اور بعضے اسکو امیر بوکل نام کرتے ہین اور امیر
برکل بیٹا ہی امیر اولنگر کا اور بعضے امیر اولنکر باکاف تازی لکہتے ہین اور امیر اولنگر بیٹا ہی انجل
نویان کا اور بعضے کتب مین فقط امیر انجل دکہا گیا ہی اور امیر انجل نویان بیٹا ہی امیر قراچار نویان کا
کہ سپہ سالار ہلاکو خان کا تہا اور امیر قراچار نویان بیٹا ہی سوغوچجن کا کہ چچیرا بہائی اور سپہ سالار چنگیز خانکا
تہا اور داماد چغتا خانکا چونکہ حسب ماخذ اس کتاب کا لکہا ہی کہ ترکی زبان مین کورکانی داماد کو کہتے ہین
اس لئے لقب امیر تیمور کا کورکان ہوا جاننا چاہئے کہ اس سلسلہ مین اول ہی امیر مشرف ساتہ اسلام
ہوا ہی اور جب جو ترقی امور سلطنت وحکومت خداداد امیر کا یہ ہی کہ قتلغ تیمور خان نام نسل سے چغتا خان
کی بادشاہ جتہ کا تہا عہد سلطنت مین اپنی بسبب ظاہر ہونے ہرج ومرج امور مملکت کے سنہ ٧٦١ سات سو
اکسٹہ مین وارد ماوراءالنہر ہوا اکثر امراء وہان کے خان مذکور سے آکر ملے بعد چندے جب وہ
اطمینان حاصل کرکے وہان سے جتہ کو مراجعت کیا حسین نام پوتا امیر قزغن کا کہ وہ سالا امیر تیمور کا
تہا حکومت کو ماوراءالنہر کی پہونچا امیر موصوف بہی رفیق اوسکا ہوا مدت تک دولت مین شریک
متفق رہے من بعد آپس مین امیر حسین اور امیر تیمور کے مخالفت ہوئی امراے ماوراءالنہر کے اتفاق کرکے
امیر حسین کو بلخ مین قتل کیا پس امیر تیمور حاکم اور فرمان فرما ماوراءالنہر کا ہوا چونکہ ستارہ اقبال صاحب
قرانکا مایل طرف اوج تہا روز بروز افزونی دولت کی شروع ہوئی یہانتک کہ اوس اعلی رتبہ کو سلطنت
کے پہونچا کہ نمونہ قدرت قادر بیچون کا ہوا ابتدا اب رجوع کرتا ہون طرف نسب نامہ امیر موصوف کے
اور سوغوچجن بیٹا ہی ایرذمچی برلاس چنگیز خان بہادر بن برتان خان کا اور ایرذمچی

برلاس منسوب ہی قوم لاس کا اور وہ بیٹا ہی قاچولی بہادر سپہ سالار تہا بیٹا قبولہ خان بن قبل خان کا

اور وہ بیٹا ہی تومنہ خان سپہ سالار قبل خان اور قبولہ خان کا اور تومنہ خان بیٹا ہی بایسنقر خان کا واضح ہو

کہ قبل خان اور قاچولی ہر دو فرزند تومنہ خان کے تھے قبل خان کی اولاد بادشاہ ہوئی اور اولاد

قاچولی کی وزیر و سپہ سالار امیر تیمور اولاد قاچولی کی ہی اور چنگیز خان اولاد قبل خان کی بایسنقر خان

بیٹا ہے قایزو خانکا اور قایزو خان جب ہوا بایسنقر خان مسند پر خانی کی متمکن ہوکر ساتہہ عدل و انصاف

اور ملک گیری کے مشغول ہوا اور قایزو خان نوان بیٹا ہی دوتومین خان کا اور آٹہہ فرزند دوسرے

دوتومین خان کو جو تھے یعنی بہائی قایزو خان کے اونہے اورمان کو انکی چلا مر نو کے قوم سے اولکن کی

جان سے مار ڈالے قایزو خان اور دو چہرے بہائی اوسکے متفق ہوکر عوض خون اپنے بہائیون اوس

قوم سے لیا اور قایزو خان فرمان روا ہوا اور دوتومین خان بیٹا ہی بوقا خان کا یہ ولیعہد اپنے باپکا تہا

بعد وفات پدر کے مدت العمر جہانبانی کی اور بوقا خان بیٹا ہی نور بحر خانکا یہ بھی بعد پدر اپنے مادام

الحیات بادشاہت کی اور نور بحر خان بیٹا ہی سمات النغوی کا پس جد پنجم چنگیز خان کا ہی

اور جد چہارم صاحبقران امیر تیمور گورگانکا یہ بادشاہ تمام ترک و تاتار کا ہوا تہا اور سمات النغوی

دختر ہی جومنہ بہادر کی اور زوجہ دیون خان کی کہ وہ فرمان دہ اپنی قوم کا تہا بعد وفات شوہر کے

لمعہ نور کو کہ کہ قدرت الہی سے حلق مین اوسکے فرو ہوا تہا حاملہ ہوئی اور تین فرزند توام

جنی زنجر اینمن سے ہی اور جومنہ بہادر بیٹا ہی بلدور خان کا کہ وہ بعد پدر سریر جہانبانی کا مالک

ہوا تہا الیس بلدور خان بیٹا ہی منکلی خواجہ کا کہ وہ نسل سے قنان کی زمانہ مین نوشیروان کے

گون ادرکنہ قون سے مین ملک مین پہلے آیا تہا اور وہ گروہ مین ہی وحاکم اپنی قوم کا تہا یہ

منکلی خواجہ بیٹا ہے تیمور تاشکا اور تیمور تاش اولاد سے قنان کی ہے کہ یہ لوگ بھی کوہ ارمنقون مین
سرداری کرتے تھے اور قنان بیٹا ہے ایلخان کا بقیۃ السیف ہے جنگ مغل و تاتار کے اور کیفیت اسکی یہ ہے
کہ ایلخانا اور ایک بھائی خالزاد اسکا تگوز خان نام جنگ سے بھاگے ہوئے افغان و خیران جان بچانے
کے لئے کوہ مذکور مین آکر سکونت اختیار کی چونکہ ازواج بھی اپنے ہمراہ رکھتے تھے وہان قنان کو
اولاد پیدا ہوئی اور وہ لوگ دو ہزار برس تک اوس پہاڑ مین تھے پس ایلخان بیٹا ہے تنگز خان کا کہ وہ
بادشاہ مغل کا تھا اول اوسنے جنگ کو تور تاتار کے فتح کیا تھا مگر بعد ازان شکست پائی اور تمام لشکر
اسکا مقتول ہو گیا فقط ایک پسر اوسکا ایلخان باقی رہا کہ وہ کوہ مذکور مین جا کر چھپ رہا پس نسل
سے قنان خان ابن ایلخان کے قریب دو ہزار سال کے وہان رہے جیسا کہ گذرا جب بہت
ہو گئے وہان سے نکلے اور ہر چہار طرف راہی ہوئے اور تنگز خان بیٹا ہے منکلی خان کا کہ وہ ایک
دس برس تک بادشاہ مغل کا تھا اور منکلی خان بیٹا ہے یلدوز خان کا کہ وہ بعد پدر جب سریر آرا ہوا
نام اور رسمین اپنے آبا اور اجداد کی ستودہ خلایق مشہور ہوا اور یلدوز خان بیٹا ہے ای خان کا کہ
وہ بھی بعد پدر مسند آرا سے سلطنت مغلستان کا ہو کر مدت العمر کامران رہا اور ای خان بیٹا ہے
کسن خان کا اوسنے بھی بعد اپنے باپ کے بادشاہی کی اور کسن خان بیٹا ہے اغوز خان کا کہ اسنے
عہد مین اپنے تائید سے خیل خواجہ وزیر کی ستر برس بادشاہی کی ہے اور اغوز خان بیٹا ہے قرا خان کا
اور وہ عظیم بادشاہ انکا تھا اور بہت خردمند خدا پرست جیسا کہ جمشید اپنے زمانہ مین تھا اکثر ملک
ایران اور ترکستان و روم و فرنج کے اپنے قبضہ مین لائے تھے اور قرا خان بیٹا ہے مغل
خان کا کہ وہ بھی جای پر باپ کی بادشاہ ہوا خلق کو آسودہ رکھا اور کوہ قراقرم مین بہت عمارات

بنا کئے

تھا کئی اسغا خان بیٹا ہی الیجہ خان ثانی کا کہ یہ سر چشمہ قوم مغل کا بہت ملک گیر اور عادل تھا اور الیجہ خان
بیٹا ہی کیوک خان کا یہ حد سے زیادہ سخی تھا عہد میں اوسکے ترک لوگ مست ولا یعقل ہوگئے تھے اور
اوسکو دو پسر تھے اور کیوک خان بیٹا ہی دیبا خان کا اور دیبا خان بیٹا ہی بڑے ایلیجہ خان کا کہ باپ نے
ایلیجہ خان کو سبب ضعف و پیری کے روبرو اپنے جانشین کیا تھا اور ایلیجہ خان بیٹا ہی ترک کا کہ وہ آخر عمر
میں باپ کے تخت پر جلوس فرما کر ساتھ کمال عقل و داد کے سلطنت کی اور ترک بیٹا ہی یافث
کا کہ تمام ترک اور مغل اولاد یافث کے ہیں پہلا بادشاہ ملک مشرق کا یافث ہی لکڑی
اور پوستین کے گہر کی بنا لباس اور پارچہ کا پہننا اختراع یافث کا ہی ترک یافث کے زمانہ میں
نکلا ہی اور ولادت یافث کی صلب سے حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کی ہی اور وہ جناب بعد
طوفان ہر سہ فرزندوں کو اپنے تین طرف روانہ فرما یافث کو ملک توران اور سقلاب اور
چین عنایت کئے اولاد یافث کی انہی ملک میں شایع ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام فرزند میں
لمک کے اور اولوالعزم دوم کہ بعد ایکہزار دو سو چھپن سال وفات حضرت آدم علیہ السلام کے خلق کو
خدا پرستی کی دعوت کی عمر حضرت نوح کی ہزار برس اور بعضے روایات سے اس سے بھی زیادہ لمک اور
لامک اور المک اور ملک اور ملکان یہ سب نام لمک کے ہیں اور لمک بیٹا ہی موسلخ کا عمر لمک کی
ایک سو چالیس سال اور لمک کے باپ کا نام موسلخ ابن اخنوخ عمر نو سو نو سال اور حضرت
اخنوخ ملقب بہ ادریس ابن برد عمر چھ سو میں ست آپ استاد جمیع علوم کے تھے اور برد
فرزند مہلائیل کے عمر نو سو دو برس یا نو سو ساتھ اور حضرت مہلائیل فرزند قینان کے
عمر چھ سو چالیس یا نو سو چھبیس سال یا تیرتالیس یا آٹھ سو چھیانوے سال اور قینان

فرزند ہین انوش کے عمر نو سو بیس یا چالیس ساٹھ سال در انوش فرزند ہین شیث علیہ السلام کے
عمر چھ سو سال یا نو سو بیس برس اور حضرت شیث فرزند ہین آدم علیہ السلام کے عمر نو سو بارہ سال
اور ابو البشر آدم علیہ السلام گیہوان رنگ تھے مرغولہ دار بال عمر ہزار سال قد انکا ساٹھ گز کا نطفے سے
آپکے اکیس مرد اور بیس عورتین پیدا ہوئین اور آپکے روبرو چالیس ہزار اولاد وجود مین آئے تھے اور
والدہ ماجدہ امیر کی تکینہ خاتون اور جد امیر کا امیر تیمور گورگان صاحبقران اور جدہ بوکانی کی جیسا کہ
ادیب صاحبقران نظر کرتے طالع ولادت کے اور کنیت ابو المنصور اور نام علاء الدین تاریخ ولادت کی
رات پچیسوین شہر شعبان کی سنہ ۷۳۶ سات سو چھتیس مکان ولادت قصبہ دلکش کہ شہر سبز کر کے مشہور ہے
تاریخ جلوس چہارشنبہ بارہوین ماہ مبارک رمضان در ہفتصد و ہفتاد و یکے کرد جلوس چو قدیم مصرعہ ہے
مکان جلوس ام البلاد بلخ ؛ وکلاء ذوی الاحترام و وزرای عظام کا بیان
چار وزیر حضور پہلا وزیر یعنی مددگار مہمات اور معاملات مملکت اور رعیت میں اور تحقیق
معموری اور خرابی ولایت اور تحصیل محالات کی متعلق اوس سے دوسرا وزیر ذمہ دار
امور متعلقہ سپاہ اور انکی تنخواہ کا تیسرا وزیر مدد واسطے امور بادی و ہوائی اور باد آورد
کے اور تمام مقدمات اموال غایب اور خونی اور فراری اور ترکات اموال ایلیکان و رونده کا
اور مواشی علف خوار اور انکو متعلق اوس سے اور وہ جو اوس مداخل سے جمع آوے ضبط کرے
اور وہ تصدر کہ اموال غایب اور اموات کا ہو وارثون کو پہونچا دے اور چوتھا وزیر کار خانہ سلطنت
کہ مداخل اور مخارج مملکت اور خزانہ اور جمیع مہمات کی خبرداری کرے اور تین وزیر سرحدات
خالصجات کے کہ ضبط کرنا شستہ معاملات اور ملکی کا عہدے سے انکے ہو لکرے بیس یہ سات وزیر

نائب دوان

تابع دیوان بیگی کے کہ بندوبست تمام مہمات مالی اور ملکی کا استصواب سے دیوان بیگی کے سرانجام
دیگر عرض کرین مراد دیوان بیگی سے یہان وکیل اور نایب مناب یعنی مدار المہام سلطنت ہی
اور تزک تیموریہ مین یون مذکور ہی کہ سلطان نے بعد تعین کرنے دیوان بیگی کے عرض بیگی معین فرمایا
کہ تمام احوال سپاہ اور رعیت اور دادخواہوں کا اور جو جو مہمات کہ فیصل پاوین اور سرانجام کو پہونچین عرض
کرے بعد حکم ہوا کہ منشی جو محرم اسرار سلطنت ہو مقرر کرین اور مجلس نویسندون کی قرار دین کہ نوبت بنوبت
جو کچھ کہ مہمات اور معاملات بیچ دیوان اور مجلس کے مشخص ہون لکھکر نگاہ رکھین اور جو جو کہ امور مالی وملکی
اور وقایع اور حادثی کہ وقوع مین آوین قلمبند کرے جو کچھ کہ عرض ہو اور حکم سب لکھکر داخل وقایع کرین
واضح ہو باوجود وزرای عالیمقدار اور امرای نامدار اور متصدیان ذوی الاقتدار کے کہ سرانجام جمیع
مہمات ومعاملات کا عرض کرتے تہے اکثر مقدمات مین حضور صاحبقران عالی اور دادخواہوں کے
ظل سبحانی آپ بنفس نفیس متوجہ تفتیش احوال انکے ہوتے تہے ۞ پردگیان حرم محترم کا بیان ۞
اول الجای خاص کلان ہمشیرہ امیر حسین نبیرہ امیر قزغن اور بعد کشتہ ہونے امیر حسین کے خواتین السرای
سے ملک خانم دختر قزان سلطان خان اور الوس آغا دختر بیان سلدوز اور اسلام آغا دختر
خضر یسوری اور طغای ترکان خاتون اور دلشاد آغا دختر امیر شمس الدین اور تومان آغا جملہ محل سات
اولاد امجاد کا بیان ۞ کل چار پسر جہانگیر مرزا عمر شیخ مرزا میران شاہ شاہرخ مرزا اور ایکدختر
سلطان بخت بیگم حرم محترم محمد بیگ ابن امیر موسی واضح ہو کہ جہانگیر مرزا نے ایام اوایل مین سلطنت
پدر بزرگوار کے ۷۷۶ سنہ سو چہتر مین رحلت کی ہی چونکہ جہانگیر مرزا کو وقت انتقال دو
فرزند تہے اول محمد سلطان کہ اوسے صاحبقران نے اپنا ولی عہد فرمایا تھا قضاء کردگار

۸۰۵ھ آٹھ سو پانچین اٹھائیس سال بعد کہ وہ تو دار البقا کو ارتحال کیا دوسرا پیر محمد بعد رحلت برادر کے
امیر جلیل القدر ولیعہد کیا نامیر اوسکے قرار پایا اتفاق روزگار وہ بھی بعد جد امجد کے دوسرے
سال ۸۰۹ھ آٹھ سو نوین ہاتہ سے ایک امراے لشکر کے شہید ہوا عمر شیخ مرزا وہ بھی
وقت حیات باپ کے ۷۹۶ھ سات سو چھیانوے مین اس جہان سے درگذرا سبب واقعہ
اوسکا یہ ہوا کہ وہ النگ مین قلعۂ خرماتو کے خراسان تہا کہ ایک تیر بالاے قلعہ سے آکر
شاہ رگ پر مرزا کے پہونچا اور بغور مرزا شہید ہوا میران شاہ احوال دولت اشتمال میرانشاہ کی
آگے چلکر دریافت ہوگا شاہرخ مرزا یہ شاہزادہ ابتدا سے معدلت گستر شرع پرور تہا نہایت درجہ
تکریم علماکی اور اصطناعات کو تعظیم مشایخ کی فرماتا تہا ۷۹۹ھ سات سو ننانوے مین صاحبقران نے
حکومت خراسان کی تفویض کرکے رخصت کیا تہا جب خبر رحلت پدر والاقدر کی ۸۰۷ھ آٹھ سو سات مین
سنی مرزا سریر سلطنت کا ہوا اور گو ابتدا مین برادر زادون نے کہ اطراف و جوانب ایران
توران مین رایات سلطنت کے بلند کئے تھے مگر بحار تا پیش آئے مگر وہ سب تہوڑے عرصہ
مین مطیع و منقاد ہوے اور شاہرخ مرزا تمام ممالک ایران و توران پر کہ جس قدر تصرف مین
صاحبقران کے تہا استیلا پایا اور تین بار ارادہ سے استیصال قرا یوسف ترکمان کے کہ بعد فوت
صاحبقران آذربایجان پر استیلا پایا تہا لشکر کش ہوا تیسرے مرتبہ چونکہ مرزا جہانشاہ بن
قرا یوسف خان کا اسنے اطاعت قبول کی اور حاضر خدمت ہوا حکومت آذربایجان کی اوسکو تفویض
فرمایا اور بدستور صاحبقران کے حکومت فارس کی مرزا پیر محمد بن عمر جہانگیر مرزا برادرزادہ پر
اور اصفہان مرزا رستم بن عمر شیخ مرزا پر مسلم رکہا اور ہمدان مرزا اسکندر بن عمر شیخ مرزا کو

مستقل فرمایا بعد چندے مرزا امیر محمد توابہ سے بعضے ملازمون کے مارا گیا اور دو بھائی اوسکے مرزا
کرکے
رستم اور مرزا بایقرا آپسمین جنگ کرتے رہے اور مرزا اسکندر چندماہ مین مخالفت
بعد انہزام کے لشکر سلطان سے قابو مین جو برادر رستم مرزا کے آیا اوسنے اول تو آنکھون مین
سکندر مرزا کے میل کھینچا اور بعد قتل کرڈالا پس شاہرخ مرزا نے ولایت فارس کی ابراہیم سلطان
فرزند کو اپنے شفقت فرمایا بالجملہ چالیس سال شاہرخ مرزا نے بعد پدر بالاستقلال بادشاہی کی اور بعد
طے ہونے ستر مرحلے کے مراحل زندگانی سے دارالبقا مین نزول فرمایا اور بعضے نسخے مین ایسا
مذکور ہے کہ احمد نام ایک شخص نے جامع مسجد مین ہرات کے چہری بدن مین شاہرخ مرزا کے ماری
رباعی
اور وہ اسی علت مین ذائقہ شربت حیات جاودانی کا چکہا کسو نے یہ رباعی تاریخ وفات مین کہی ہے
سلطان جہان شاہرخ زمان مظہر بود ◆ در هفتصد و هفتاد و نه آمد بظہور ۷۷۹ ◆ در هشتصد و هشت شد بشاہی مشہور ۸۰۸
در هشتصد و پنجاه شد از دار غرور ◆ لکہا ہے کہ جب صاحبقران نے رحلت کی وقت انتقال
اون شاہ جم جاہ کی اولاد و اسباط سے جملہ ذکور و اناث چھتیس ۳۶ آدمی موجود تھے ذکور
مین تیس اور تین سے دو بیٹے تھے اور انیس ۱۹ پوتے اور پندرہ پرپوتے ایک تو اور اناث
ستہ ایک دختر اور ایک پوتیان اور ایک پرپوتیان ◆ ایران و توران و روم کے بادشاہون کا
بیان جو معاصر اوسکے تھے ◆ کتاب سیدی خانی مین لب التواریخ اور مجالس المومنین سے ایسا لکہا ہے
کہ عہد مین امیر صاحبقران کے کوئی بادشاہ ایران اور توران اور روم مین سوائے صاحبقران کے نتھا
سریر حکومت صاحبقران کی تہی مگر ایک جماعت نے کہ بعد رحلت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ
وسلم کے سریر خلافت اور وسادہ سلطنت پر جلوس کیا ہے مجمل بیان اس گروہ کا

زمانہ تک صاحبقرانی کے یہ ہی واضح ہو کہ سالنہ یازدہ ہجری سے بعد حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے

خلفاء راشدین یعنی اربعہ رضی اللہ عنہم تیس برس تک خلافت فرمائے پہر بنی امیہ سے چودہ شخص اکیانوے سال

۳۷
تک حاکم ہوئے اول معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور آخر مروان پہر بنی عباس سے سینتیس

۵۲۴
تن پانسو چوبیس تک خلافت کئے اول ابو العباس عبد اللہ ملقب بسفاح کہ نسب ابو العباس کا

تین واسطے سے حضرت عباس ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو کہ وہ چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے

پہونچتا ہے سنہ ۱۳۲ ایک سو بتیس میں سریر خلافت کو زیب و زینت بخشا اور بنی امیہ کا استیصال کیا

آخر حاکم بنی عباس کا معتصم باللہ تہا کہ ہلاکو خان بن تولی خان بن چنگیز خان نے فوج کشی کر کے

معتصم مع چار پسر معتصم کے شہید کیا اور طبقات سلاطین جو جو کہ ہاگذرے ہیں اور خراج دینا

بنی عباس کو قبول کیا تھا اور مملکت ایران و توران میں بیچ عہد عباسیوں کے حکمرانی کرتے رہے

گیارہ طبقے ہیں پہلا طاہریان چھے نفر چھپن سال کہ اول حاکم انکا طاہر بن حسین معتمد تہا دوسرا

روا انکا
صفاریان یعقوب بن لیث وغیرہ سہ نفر چونتیس سال تیسرا سامانیان نو نفر ایک سو دو سال کہ اول فرمان

امیر اسمعیل بن احمد بن اسد بن سامان تہا اور آخر حاکم عبد الملک بن نوح جو تہا غزنویان کہ ذکر انکے اول

فرمان روا کا سبکتگین سلاطین ہند کے زیب رقم ہو گا پانچواں غوریان پانچ نفر چونسٹھ سال اول حاکم

انکا علاء الدین حسن بن حسین کہ نسل سے بادشاہ غور کے تہا اور سلطان معز الدین غوری کہ احوال

سلاطین ہند میں آویگا یہ انکے سوا ہے چھٹا آل بویہ یان انیس نفر ایک سو ستائیس سال

اول حاکم انکا بویہ کہ وہ نسل سے بہرام گور کی تہا ساتواں سلجوقیان سولہ نفر ایک سو

ایکسٹھ سال اول حاکم انکا طغرل بیگ بن میکائیل بن سلجوق کہ نسب اوسکا چونتیس واسطے سے

افراسیاب

افراسیاب کو پہونچتا ہی اور بعد اسکے نسل سے انکی دو فرقہ نے ملا در روم وغیرہ مین سلطنت کی
اٹھوان خوارزم شاہیان نو نفر ایک سو آٹھ سال اول حاکم انکا نوشتکین غرجہ ہی کہ وہ
غلام ملک بکین مملوک سلطان ملک شاہ سلجوقی کا تہا اور اوسکو خوارزم شاہ کہتے ہین
نوان اتابکیان یہ تین شعبہ ہین نسل سے غلامان ملک شاہ سلطان مسعود سلجوقی کے
دسوان قہستانیان کہ انہین ملاحدہ کہتے ہین آٹھ نفر ایک سو ستر برایک سال اول حاکم
انکا حسن صباح ہی گیارہوان قراقتائیان قراق او حاجب وغیرہ دس نفر چھیاسی سال پس جب
دولت بنی عباس کی نہایت کو پہونچی سنہ ۶۵۳ چھ سو ترپن سال مین ہلاکو خان بادشاہ مغل کا
حکم سے بہائی منکو خان کے ایران پر آیا اور طائفہ ملاحدہ اور اسمعیلہ کو قتل عام کرکے وہان سے بعزم
تسخیر عراق عرب کے بغداد کو گیا اور بعد محاربہ مکرر کے جب خلیفہ مستعصم باللہ خلیفہ عباسی کے
ہوئے اور روز گذرے یہ خلیفہ عباسی اوکو مع چار خلیفہ کے سنہ ۶۵۶ چھ سو چھپن مین مقتول کیا
اور ابتدا سلطنت چنگیز خان کی سنہ ۵۹۹ پانسو ننانوے ہی بعد اعداد اولاد سے اوسکے جو جو
کہ سلطنت کئے ہین جملہ انیس نفر ہین اور مدت سلطنت انکی سو پچاس سال پس سنہ ۷۵۰ سات سو
پچاس مین سلسلہ اونکی دولت کا قطع ہوا اور بعد اسکے ملازمان سلاطین چنگیزیہ سے چھے نفر
حکومت سلطنت کو پہونچے اول چوپانیان دوم ایلکانیان سوم ابو اسحاقیان چہارم مظفریان پنجم
خو کیان ششم سربداریان پس بوجود طلوع ہونے نیر دولت و اقبال صاحبقران کے تمام ستارے
خاندان متعددہ کے منعدم ہوئے اور ملک و مال نے جملہ خانوادون کے طرف دودمان صاحبقران کے
رجوع کیا ۞ بادشاہان ہندوستان کا بیان ۞ واضح ہو کہ سلاطین اسلام سے اول جو ہندوستان

مین کفار سے جہاد کیا امیر ناصرالدین سبکتگین ہی کہ اسنے سن تین سو سڑسٹہ ۳۶۷ مین اعلام اسلام کے
بلند کئے اور سنہ تین سو ستہتر مین جامہ حیات کا چہوڑ ڈالکا ہی کہ سلطان غلام ترک نژاد
الپتگین کا ہی اور الپتگین مملوک امیر منصور سامانی کا تھا جب ابو اسحاق ساتہہ نیابت امیر منصور
کے حکومت کو غزنین کے پہونچا حکومت کاسانہ کی امیر ناصرالدین کے سپرد کی اور بعد ابو اسحاق
کے جب کوئی وارث اس سے نرہا رعیت نے متابعت امیر ناصرالدین کی اختیار کی پس بعد انتقال
سلطان ناصرالدین کے بیٹا سلطان مرحوم کا سلطان محمود سبکتگین اوسی سال
قایم مقام پدر ہوکر اکثر ہندوستان پر چڑہائی کی بیشتر بتخانہ خراب فرمایا اور جو ملک
لیا وہان مسجد بنائی یہان تک سنہ ۴۲۱ چار سو اکیس مین وہ بھی بساط ہستی کی اوٹہایا بعد اسکے بارہ نفر
اولاد سے اسکی سلطنت کئے پس سنہ ۵۵۵ پانسو پچپن مین زوال دولت غزنویون کا انقطاع پایا
مدت سلطنت انکی ایک سو ستاسی سال بعد اسکے سلطان معزالدین غوری کہ شہاب الدین کر
اشتہار رکہتا تھا اسنے ہندوستان کی حکمرانی کی مادہ تاریخ وفات اوسکا صاحب السریر ہی
بعد اسکے جب کوئی وارث اس خاندان سے نرہا قطب الدین ایبک کہ مشہور بملک بخش تھا داد
ہوا پس غلامون اور امیرون وغیرہ سے اتباع سلطان معزالدین کے اٹہہ نفر تا چہ سو نود ہجری امور سلطنت
کے سوداکئے پہر سلطان جلال الدین خلجی نسل سے خلج خان کی کہ وہ داماد چنگیز خان کا تہا چار نفر
مہمات سلطنت کے روا کئے اور سلسلہ خلجیونکا منقرض ہوا اس بعد تغلق شاہ تخت پر ہندوستان کے
سنہ ۷۲۱ سات سو اکیس مین جلوس کیا اور سنہ ۷۲۵ سات سو پچیس مین رحلت فرمایا بعد اسکے
سلطان محمد بن تغلق شاہ بجای پدر وسادہ نشین ہوا اور سنہ ۷۵۵ سات سو پچپن مین

اور علاو ... کے عہد مین اوسی سلطان کے حسن کانکونے بغاوت اختیار کی ہی باقی کیفیت کانکوکی
بعد اسکے سلاطین دکن مین بیان کیجائیگی پس فیروزشاہ برادرزادہ تغلق شاہ کا اسی سال یعنی
سنہ سات سو بچپن مین جلوس فرمایا بعد فیروزشاہ کے وفات فیروزشاہ تاریخ رحلت اوسکی ہی
چہار نفر بیٹے پوتے فیروزشاہ کے سلطنت کو پہونچے اور گذرے پس محمود شاہ نبیرہ ثانی فیروزشاہ کا
۷۹۶ سنہ سات سو چہیانوے مین جلوس فرمایا پس اُنکے بیچ عہد اوسکے ۸۰۱ سنہ اٹھ سو ایکمین صاحبقران
دہلی پر آیا اور محمود شاہ ... گجرات کو نکل گیا صاحبقران نے مردم شہر کو امان دی اور قصبہ کو
مراجعت فرمایا * سلاطین دکن کا بیان * واضح ہو کہ اول دکن مین سلطان علاو الدین حسن
کانکوی ۷۵۹ سنہ سات سو انسٹھ مین سریر سلطنت پر بیٹھا بعد اسکے سلطان محمد شاہ بن سلطان علاو الدین
حسن کانکوی بہمنی پس پانچ نفر دوسرے مجاہد شاہ داود شاہ محمود شاہ سلطان غیاث الدین
سلطان شمس الدین ۸۰۰ سنہ اٹھ سو تک سلطنت کرتے رہے پہر سلطان فیروزشاہ بن داود شاہ نبیرہ
سلطان علاو الدین حسن مذکور کا آٹھوان بادشاہ سلاطین بہمنیہ کا تہا ۸۰۰ سنہ اٹھ سو مین جلوس
فرمایا * ممالک مفتوحہ اور تاریخ فتوحات کا بیان * ماوراءالنہر خوارزم ترکستان عراقین خراسان
آذربایجان اور تمام بلاد روس اور جبل... اور گرجستان اور ارمنیہ اور شروان اور طبرستان
تمام دارالملک فارس اور کرمان اور مازندران اور بصرہ اور خوزستان اور دشت قبچاق اور بہت قلاع و حصار
کہ جو کبھی فرمانروایون کو ان ممالک کے نکالکر حکومت اپنے بیٹے پوتون اور امراؤن کو تفویض کیا
اور ۷۸۹ سنہ سات سو ... مین بیچ ملک اصفہان کے بسبب سرکشی اور عدم اطاعت مردم وہان کے
قتل عام کیا اسمین ستر ہزار آدمی مقتول شمار مین آئے اور ۷۹۵ سنہ سات سو پچانوے [illegible]

پانچ مین شاہ منصور کو بیچ بلدہ شیراز کے قتل مین لاکر آل مظفر کی حکومت کو نکال ڈالا اور سنہ ۸۰۱ آٹھ سو
ایک مین دریاے سندہ سے جو عبور کیا اکثر بلاد ہندوستان کے فتح کر کے سنہ ۸۰۳ آٹھ سو تین مین حلب
او دمشق اور ولایت شام تصرف مین لایا اور امراے شام کو جو جو قید مین تھے قتل کو پہونچایا اور
بغداد مین بسبب اوس مخالفت کے کہ مردم سے وہانکے ظہور مین آئی تھی خوب قتل کیا پس سنہ ۸۰۴ آٹھ سو
چار مین یلدرم بایزید سلطان روم کو دستگیر کر کے ساتھ تسخیر مملکت روم کے مشغول ہوا قریب
ڈیڑہ برس کے اوس مرزبوم مین رایات ظفر کے بلند کئے حتی کہ سلطان روم یلدرم بایزید نے بیچ
سنہ ۸۰۵ آٹھ سو پانچ کے وفات پائی اور بادشاہ مصر نے بہت سا زر ساتھ نام گرامی امیر کے سکہ پر کر
خدمتمین ارسال کیا پس حرمین الشریفین مین خطبہ اپنے نام مبارک کا پڑہوایا اور سنہ ۸۰۷ آٹھ سو سات
مین راہ نیشاپور سے ماوراء النہر کو پہونچا وہان سے بعد جشن عظیم کے ارادہ جہاد بلاد خطا کا کیا تہا کہ
مسخر ملک دار البقا کی جنبش ہوئی حاصل الکلام صاحبقران بہت عظیم الشان بادشاہ ہوا ہے
سلطنت ہفت اقلیم پر تسلط پایا جو کہ باج وخراج قبول کیا باقی رہا اور جسنے سرکشی کی مستاصل ہوا
جسنے انقیاد امر کیا سربلندی پائی اور جسنے اطاعت نکی سیاست کو پہونچا ٭ یلدرم بایزید سلطان
روم کا احوال ٭ لکہا ہے کہ یلدرم سنہ ۷۳۸ سات سو اڑتیس مین متولد ہوا اور سنہ ۷۹۱ سات سو نود مین تخت
نشین ہوا چودہ سال سلطنت کے سینتالیس برس کی عمر مین سنہ ۸۰۵ آٹھ سو پانچ مین بیچ حبس صاحبقران کے
رحلت کی واضح ہو کہ یلدرم بایزید خلف سلطان مراد کا ہے اور سلطان مراد سنہ ۷۲۶ سات سو نود مین
تولد پایا پس سنہ ۷۶۲ سات سو باسٹہ مین تخت سلطنت کا آراستہ کیا بعد اکتیس سال سلطنت
کے بہتر سال کی عمر مین سنہ ۷۹۲ سات سو بیانوے مین شہادت پائی اور

سلطان

سلطان مراد خلف سلطان اورکا ہی کہ وہ سنہ ۶۸۶ چہ سو چھیاسی مین پیدا ہوا اور سنہ ۷۲۷
سات سو ستائیس مین جلوس کیا پس پچیس سال سلطنت کرکے ستہتر سال کی عمر مین سنہ ۷۶۳
سات سو تریسٹھ مین ودیعت حیات کی خالق کائنات کو سونپا اور سلطان متوفی پسر
سلطان عثمان کا ہی وہ سنہ ۶۴۵ چہ سو پنتالیس مین قدم ہستی کا عالم وجود مین رکھا
اور سنہ ۶۷۸ چہ سو اٹہتر مین سریر سلطنت کو جلوس سے مزین کیا بعدہ انچالیس سال
سلطنت کرکے بہتر سال کی عمر مین سنہ ۷۱۷ سات سو سترہ مین بساط حیات کو طی
کیا اور سلطان عثمان پسر آرطغرل بن سلیمان خان کا ہی کہ نسب اوسکا ساٹھ واسطے سے
ماچین خان کو پہونچتا ہی اور منتہا ہوتا ہی ساتہ ترک ابن یافث ابن نوح علی نبینا وعلیہ السلام
کے مذکور ہی کہ اجداد ارطغرل کے سابق مین ترکستان سے خروج کئے تھے پہر وہان
سے خراسان اور عراق کو آئے اوسی ملک پر قبضہ کرکے وہان رہتے تھے جب چنگیز خان نے
خروج کیا اوس دم آرطغرل بن سلیمان نے سلطان علاء الدین سلجوقی سے کہ اوس وقت
وہ روم کا بادشاہ تہا ایک مکان کی واسطے بود و باش اپنے استدعا کی اور ساتہ حشم و خدم
اپنے اوس مکان مین آکر اوترا اور وقت محاربہ سلطان کے لشکر تاتار اور کفار استنبول سے
رفاقت سلطان کی دی پس سلطان نے بعد فتح بعض اضلاع واسطے سلاق و قشلاق کے
ارطغرل بن سلیمان کو تفویض کئے پہر جب سلطان نے وفات کی علاء الدین ثانی اوسکی جا بیٹہا
آرطغرل نے بہی رحلت کی بیٹا اوسکا عثمان سنہ ۶۷۸ چہ سو اٹہتر مین قائم مقام پدر ہوا علاء الدین
ثانی نے عثمان کو واسطے تسخیر کسی ایک قلعہ کے روانہ کیا اور بعد فتح کرنے قلعہ مذکور کے ساتہ

عطائے طبل و علم اور خیل و حشم کے سرفراز فرمایا اور قلعہ بھی عثمان کو دیا مین بعد جب ستارہ سلجوقیون کا غروب

اور روم مین کوئی اونمین سے نرہا او سدم نیّر اقبال سلطان عثمان کا مشرق عز و بوم سے روم

کے طالع ہوا اور الی یومنا ہذا سلطنت وہان کی قبضۂ اقتدار والامین سلطان عثمان کے باقی ہے اسی

واسطے سلاطین روم کو عثمان جوق اور عثمان لو کہتے ہین نہ یہ بات ہے کہ وے اولاد سے حضرت

امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہین ۞ مدت عمر گرامی اور سلطنت سریر غلط کا بیان ۞

مدت عمر صاحبقران گیتی ستان کی ستر برس گیارہ ماہ [illegible] عدد اسم سے

صدر اعظم قران مجید ہے اور مدت سلطنت مین بیس سال گیارہ ماہ پانچ روز ہوا [illegible] مادہ ھیہ

لا الہ الا اللہ کا ہے ۞ اسباب انتقال اور مکان رحلت و مرقد منورہ کا بیان ۞ اسباب انتقال اول تپ محرقہ

اور چند امراض متضادہ جمع آئے تھے اور فواق شدید یعنی ہچکی طاری ہوئی ساتھ روز صاحب فراش رہا

آٹھوین شب کو وقت نماز شام آفتاب جہانتاب عمر گرامی کا مغرب فنا مین گیا تاریخ وفات شب چار شنبہ

سترہوین شعبان سے در شب بعت کرد عالم پدرود ۞ مکان رحلت خطہ اترار کہ سمرقند

وہان سے چھتر فرسنگ ہے وقت عزیمت تسخیر خطا و ختن اور جہاد کفار اس دیار کے مرقد منورہ سمرقند مین

ہے ۞ جلال الدین میران شاہ پسر سوم امیر تیمور کا بیان ۞ اسم گرامی او کنیت او لقب نام جلال الدین

لقب میران شاہ بن امیر تیمور کنیت ندارد او تاریخ و مکان ولادت اور جلوس معیت مانوس تاریخ ولادت

وفات سوا انکے تاریخ جلوس و مکان ولادت نامعلوم ۞ دکلاء ذو الاحترام و وزرائے اعظام کا بیان ۞

جمیع مہمات سلطنت اور امورات وکالت و وزارت کے قبضۂ اقتدار مین ابوبکر مرزا بیٹے کے دیکیان حرم

محترم عدد اور نام انکے نامعلوم بقول صاحب کتاب لکھے ہوئے کہین دکھلائی نہین دیتے

اولاد امجاد

اولاد امجاد دہ پانچ پسر ابابکر مرزا عمر مرزا خلیل سلطان مرزا سلطان محمد مرزا اسیورغتمش مرزا اور
بعضے نسخے مین ایجل مرزا چار دختر اسم نامعلوم لکہا ہی کہ خلیل سلطان مرزا بعد صاحبقران کے سمرقند مین تخت
بیٹہا تمام ولایت ماوراء النہر اور ترکستان کی اپنے ضبط مین لایا اور شاہرخ مرزا نے بہی وہ تمام ملک
اوسپر مسلم رکہا چار سال سلطنت سے اوسکے گذرے تہے کہ امیر خدائی داد نے کہ وہ ایک
امرا کبار سے سلطان کے تہا سلطان کو پکڑ کر حبس کیا اور شمع جہان خان بادشاہ مغلستان کو
طلب کیا جب شمع جہان خان حدود ماوراء النہر کو پہونچا وقت ملاقات بندگان خدا نے حکم سے
شمع جہان خان کے امیر خدائی داد کا سر کاٹ کر نزدیک شاہرخ مرزا کے روانہ کیا پس سلطان
خلیل مرزا حبس سے خلاص پاکر نزدیک شاہرخ مرزا کے پہونچا شاہرخ مرزا نے حکومت عراق اور آذربایجان
کی اوسکو مرحمت کی اور آپ نے ماوراء النہر پر مرزا الغ بیگ چہوٹے بیٹے کو اپنے مقرر کیا وفات سلطان
خلیل مرزا کی سنہ ۸۱۲ آٹہ سو بارہ مین ہی اور ولادت سنہ ۷۸۶ سات سو چہیاسی مین اور عمر مرزا کہ
صاحبقران نے اپنے عہد مین حکومت آذربایجان کی سرحد روم تک اوسے سونپی تہی بعد رحلت
صاحبقران کے سلطنت کو اوسی مار کی قرار دیا اور بہائی ابابکر مرزا کو کہ وہ صاحبقران کے وقت سے
حکومت عراق کی رکہتا تہا کسی بہانہ سے نزدیک اپنے بلا کر فریب سے گرفتار کر لیا اور قلعہ مین سلطانیہ کے
قید کیا پس کسی ایک شتر کو حکم دیا کہ جا کر ابابکر مرزا کو قتل کرے ابابکر مرزا نے پیش دستی کر کے
اوسکو مع دو شخص دوسرے کے مار کر حبس سے باہر آیا قلعہ اور شہر کو لے لیا من بعد نزدیک قبلہ گاہ مرزا
میرانشاہ بن تیمور شاہ کے خراسان کو گیا اور جمعیت شائستہ فراہم کر کے تخت پر بیٹہا اور عمر مرزا
کہ وہ تعاقب کے ابابکر مرزا پر لشکر کشی ہوا تہا بعد جنگ وانہزام کے اپنے تئین مرزا

شاہرخ پاس پہونچایا شاہرخ مرزا نے اسکو حکومت سے استرآباد اور مازندران کے معزول کیا پس کچھ
تقویت پیدا کی تھی کہ شاہرخ مرزا سے آپہی سرکشی اور بغاوت اختیار کی اور ٨٠٩ھ آٹھ سو نو مین بعد
مقاتلہ کے زخمی ہو کر طرف سمرقند کے فرار کیا فوجدار نے اوس طرف کے پکڑ کر روبرو شاہ رخ مرزا
کے لے آیا شاہرخ مرزا نے جراح واسطے معالجے کے متعین کر کے فرمایا کہ ہرات کو پہونچا دو چونکہ
قضا دامنگیر تھی اثناء راہ مرگیا اور ابابکر مرزا بعد ہزیمت دینے برادر عمر مرزا کے آذربایجان مین
جلوس کر کے قرا یوسف خان ترکمان سے دو نوبت جنگ کیے اور شکست پائی تیسرے بار ٨١٠ھ
آٹھ سو دس مین مرزا میرانشاہ موصوف جنگ گاہ مین ہاتھ سے ایک غلام کے مارا گیا اور آذربایجان
تمام تصرف مین قرا یوسف خان کے آیا ابابکر مرزا کرمان کو جا کر حاکم سے وہان کے ٨١١ھ آٹھ سو گیارہ مین
جنگ کر کے کشتہ ہوا اب ایران و توران و روم کے بادشاہون کا بیان جو معاصر میرانشاہ ابن تیمور کے تھے +
ملک ایران و توران مین عمل شاہرخ مرزا ابن چہارم صاحبقران کا تھا چنانچہ مفصل بیان اوسکی سلطنت کا
گذرا اور احوال اولاد اسکا اس طرح ہی کہ شاہ رخ مرزا کو پانچ بیٹے اول الغ بیگ مرزا کہ سلطنت
ماوراء النہر اور ترکستان کی منسوب اوس سے تھی چنانچہ احوال مرزا الغ کا بعد اسکے لکھا جاوے گا دوم
ابوالفتح سلطان ابراہیم مرزا مدت بیس برس تک حکومت فارس کی کرتا رہا زمانہ مین باپ کے ٨٣٨ھ
آٹھ سو اڑتیس مین وفات پائی آثار و محدثات اوسکے شیراز مین بہت ہین اور افصح المورخین
شمس الدین علی یزدی ٨٢٨ھ آٹھ سو اٹھائیس مین ایک کتاب مسمی ظفرنامہ حسب الحکم سلطان کے
ترتیب دیکر نام سے اوسکے لکھی ہی سوم بایسنغر مرزا وہ بھی ایام حیات مین باپ کے بیچ ٨٣٧ھ
آٹھ سو سینتیس ہجری کے شہر ہرات مین گذرا آپ ہی تاریخ وفات مین اپنی غایۂ حقمین باپ کے

یہ ایک رباعی

یہ ایک رباعی کہی ہے رباعی سلطان سعید بابی سنقر بہرام شد کہتا کہ سر باہل عالم ہمدم شد من رفتم و
تاریخ وفاتم اینست ؎ بادا بجہان دراز عمر پدرم ؎ اوسکو تین فرزند تھے مرزا علاء الدولہ اور مرزا سلطان
محمد اور مرزا بابر احوال ہر ایک کا آویگا چہارم مرزا سیورغتمش کہ ایالت غزنین او حدود ہند کی ساتھ اوسکے
مفوض تھی اوسنے بھی زمانہ میں پدر کے سنہ ۸۳۰ آٹھ سو تیس میں وفات پائی پنجم مرزا محمد جوگی وہ بھی ایام
زندگانی میں باپ کے سنہ ۸۴۸ آٹھ سو اڑتالیس میں گذرا اعاذ اللہ منہ اور مملکت روم میں سلطان محمد
خلف یلدرم بایزید او سوقت کہ صاحبقران یلدرم بایزید کو اسیر اور روم کو تسخیر کیا وہ کہین دوسرے
جا کہ گیا ہوا تھا بعد وفات یلدرم بایزید کے صاحبقران نے حکومت روم کی سلطان محمد فرزندزادہ کو

اپنے عطا فرمائی اور تش بلک اوسکے زیر عمل تھا ؎ ہندوستان و دکن کے بادشاہون کا بیان ؎
ہیچ بلدہ دہلی کے محمود شاہ کہ بعد نزول رایات صاحبقرانی کے فرار کر کے گجرات گیا ہوا تھا سنہ ۸۰۴ آٹھ سو
چار میں گجرات سے دہلی کو مراجعت کر کے قنوج کو چلا گیا پھر وہان سے لوٹ کر دہلی کو آیا اور تخت سلطنت پر
بیٹھا اور دکن میں جیسا کہ گذرا سلطان فیروز شاہ آٹھوان بادشاہ بہمنیہ کا تھا کہ جلوس اوسکا سنہ ۸۰۰
آٹھ سو میں ہوا اوسنے بمجرد سننے خبر ورود صاحبقران کے دہلی میں ہمراہ انواع تحایف کے عرضداشت
لکھی کہ دکن نام سے حسین شاہزادہ کے مقرر فرما دین کو یہان قلعون کی گذرانی جائیگی
خواہ سلسلہ میں بندہائے درگاہ کے داخل ہوگا جواب مین فرمان ہوا تھا کہ ملک دکن کا ہم نے
تمہارے انعام کیا ہماری طرف سے فرمانفرما رہو یہ بھی واضح ہو کہ معاصر سلاطین بہمنیہ کے صوبہ خاندیس
مین کہ معروف برہانپور ہے متعلقہ ملک دکن سلسلہ فاروقیہ سے حاکم و فرمانروا تھے منجملہ احوال انکا
یہ ہے کہ ملک راجہ نام پسر خانجہان فاروقی کہ نسب عزالدین کا اوس واسطہ سے جناب خلافت مآب

حلیفۂ دوم حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے اور جد وابا ملک راجہ کے امراء سلاطین علاو
الدولہ خلجی اور سلطان محمد شاہ تغلق فرمان فرمائے دہلی کے تہے اور حنفی المذہب پس ملک راجے کو
[illegible] سنہ سات سو آٹھ [illegible] طرف سے فیروز شاہ بادشاہ دہلی کے حکومت خاندیس کی سپرد ہوئی
اور [illegible] آٹھ سو مین نصیر خان پسر ملک راجہ نے بعد پدر حاکم ہوکر [illegible] آٹھ سو کے زیادہ مین خطبہ اپنے
نام کا کیا اور شہر برہانپور بنا فرمایا من بعد بارہ نفران سے مدت دو سو سال تک کہ زیادہ اور سو
خاندیس کی سلطنت ہو گئے پس عہد مین محمد [illegible] بادشاہ کے [illegible] ایک ہزار آٹھ مین [illegible] کا اور
شہر برہانپور فتح ہوا اور بہادر خان فاروقی امان پاکر سعادت ملازمت کی حاصل کی ذکر ممالک مفتوحہ
اور تاریخ فتوحات کا بیان لکہا ہے کہ ملازمان دولت ولی تسخیر ممالک ہوئے زمانہ مین صاحبقران کے
حکومت عراق اور عرب و عجم اور آذربایجان اور دیار بکر اور شام کی رکہتے تہے اور جب صاحبقران متوجہ
ہندوستان ہوا یہ ممالک بدستور عہدہ مین میرزا میران شاہ کے رہے اور بعد مراجعت صاحبقران کے
ہندوستان سے میرزا میران شاہ شکارگاہ مین گہوڑے سے گرا اور فتور کامل عقل مین اوسکے راہ
پایا اکثر حکم بے موجب سیاست جاری فرماتا تہا صاحبقران نے یہ حرکات سنکر حکومت ممالک مذکورہ کے
معزول کیا مدت عمر و مدت سلطنت کا بیان مدت عمر تخمینا اکتالیس سال قمری اور سلطنت کی تہی جو مدت
اوسکی شمار مین آتی ہے سبب انتقال اور مکان رحلت اور مرقد منورہ کا بیان سبب انتقال محاربہ مین
قرا یوسف خان ترکمان کے گلگونہ خون سے شہادت کے سرخروئی دارین کی جمع کی اور صاحب
مجمع السلاطین نے لکہا ہے کہ بیماری سے ہیضہ کی ہوا تاریخ وفات چوبیسوین ذی قعدہ [illegible]
آٹھ سو دس مکان رحلت حوالی سرو رود تبریز مرقد منورہ غیر معین کوئی کہین بتلاتے

ہین کوئی کہین ٭ سلطان محمد مرزا پسر سوم جلال الدین میران شاہ ابن صاحبقران کا بیان ٭
اسم گرامی اور کنیت اور لقب اور ابنیت نام جلال الدین لقب میرانشاہ کنیت ندارد ابنیت ابن
جلال الدین میرانشاہ ولد صاحبقران والدہ ماجدہ مہربانو تاریخ و مکان ولادت غیر مضبوط کیفیت
تاریخ و مکان جلوس کی یہہ کہ جلوس ہی نفرمایا اور کوئی مملکت ممالک محروسہ موروثی تصرف مین
نہی جو حاجت تعین وزیر اور نصب وکیل کی ہوتی پردگیان حرم محترم کیفیت اسامی انکی ہی نامعلوم
مگر ہان اولاد امجاد سے خبر ہے کہ دو پسر تھے سلطان ابو سعید مرزا اور منوچہر مرزا لکہا ہے کہ آخر وقت
مرض الموت کے جد سلطان محمد مرزا عازم دار البقا کا تہا چونکہ الغ بیگ پسر اول شاہرخ مرزا
ابن صاحبقران واسطے عیادت پسر عمزاد کے آیا تہا سلطان محمد مرزا نے غنیمت جانکر سلطان
ابو سعید مرزا کی بہت سفارش عمل مین لائی بسبب اسکے سلطان ابو سعید مرزا ظل سلطنت و
عاطفت مین چچا الغ بیگ مرزا کے ہمیشہ سایہ گزین رہا اور بدولت اسی جہت کے روز بروز +
متصاعد مدارج دولت و معارج اقبال کا ہوتا رہا تاآنکہ زینت دینے والا سریر سلطنت و
جہانبانی کا ہوا ٭ ایران و توران و روم کے بادشاہون کا بیان ٭ جو معاصر سلطان محمد
مرزا کے تھے جیسا کہ گذرا شاہرخ مرزا خلف صاحبقران بعد اسکے الغ بیگ مرزا خلف شاہرخ
و مرزا بابر وغیرہ اولاد سے بائی سنقر مرزا کی پوتے شاہرخ مرزا کے جو ممالک ایران و
توران مین سلطنت کر چکے تھے جانا چاہئے کہ الغ بیگ مرزا جو حکومت ماوراء النہر کی
وقت حیات پدر کے ساتھ اوسکے مفوض تہی ایام حکومت مین اپنے چونکہ معز الیہ اقسام
علوم ریاضی مین مہارت تمام رکہتا تہا سنہ ۸۵۳ آٹہ سو ترپن مین اتفاق سے ملا صلاح الدین

قاضی زادہ رومی اور ملا علی قوشجی شارح تجرید اور غیاث الدین جمشید اور معین الدین کو اپنے ہمراہ
کاشان سے سمرقند کو لایا تھا شمالی سمرقند مایل بمشرق میں رصد بنائی اور یہ بھی واضح ہو کہ زیج جدید خاقانی
کہ فی زماننا مدار استخراج تقاویم کا اوسپر ہے مصنفات سے الغ بیگ مرزا کے ہے لکھا ہے کہ بعد رحلت شاہرخ مرزا
کے جب مرزا علاء الدولہ بن بایسنغر مرزا ابن شاہرخ مرزا ہرات میں تخت سلطنت پر جلوس کیا الغ بیگ
بداکہ چچا علاء الدولہ کا تھا اول علاء الدولہ سے صلح رکھہ کر دوسرے سال اوسپر آیا اور مرزا علاء الدولہ
بعد جنگ فرار کرکے استراباد میں نزدیک برادر اپنے مرزا بابر کے گیا اور بار دیگر منہ دولت کا نہ دیکھا
باقی تمام عمر تک اسطرف سے اسطرف کو اور اسطرف سے اوسطرف کو آتا جاتا رہا آخرکار
سنہ ۸۰۵ آٹھہ سو پانچ میں کنارہ پر دریاے قلزم کے مسافر دار سکون کا ہوا اور الغ بیگ مرزا بعد ہزیمت مرزا
علاء الدولہ کے ہرات میں آکر تخت پر بیٹھا اور جب ہرات سے مراجعت کرکے الغ بیگ مرزا ماوراء
النہر کو آیا مرزا بابر مذکور برادر زادہ دوم ہرات پر متصرف ہوا اور سنہ ۸۵۲ آٹھہ سو باون میں تخت
سلطنت ہرات کے جلوس کیا بکر بابر بھائی اوسکا سلطان محمد کہ سلطنت عراق و فارس کی رکھتا تھا طمع
خراسان کی مرزا بابر سے منازعت کی اور مکرر محاربہ سے پیش آیا لیکن آخرکار ہاتھ سے مرزا بابر کے
سنہ ۸۲۵ آٹھہ سو پچیس میں قتل کو پہونچا اور مرزا بابر سلطنت خراسان پر مستقل ہوا اسی اثنا میں مرزا
عبد اللطیف بیٹا الغ بیگ مرزا کا باپ سے باغی ہوکر حدود سمرقند میں جنگ کیا چونکہ غالب آیا باپکو
پکڑکر ہاتھ میں عباس نام ایک شخص کے دیا اوسنے قصاص میں اپنے باپ کے الغ بیگ مرزا کو سنہ ۸۵۳ آٹھہ سو
ترپن میں قتل کیا چنانچہ کسونے تاریخ کہی ہے عباس کشت ولادت الغ بیگ مرزا کی سنہ ۷۹۶ سات
سو چھیانوے میں ہوئی ہے اور مدت سلطنت اوسکی سمرقند میں اکتالیس برس اور مرزا عبد اللطیف

بعد کشتہ

بعد کشتہ ہونے باپ کے ہرچند کہ ماوراء النہر میں درجہ کو بادشاہی کے پہونچا مگر چونکہ قبل قتل کرنے باپ کے
مرزا عبد العزیز نام بھائی کو بھی اپنے جان سے مار ڈالا تھا دونوں طرف سے عرصہ ایکسال کا کھنچا کہ بابا حسین نام
نوکروں سے باپ بیانی کے سر سواری ایک تیر ایسا مارا کہ وہ تیر متصل پہ عبد اللطیف کے آکر لگا اور اسی وقت
اُس گروہ نے جو اوسکے قتل کا ارادہ کیا تھا سر پر ہوا و ہوس کو اوسکے تن سے جدا کرکے
شہر میں لے آیا اسی طاق مدرسہ الغ بیگ مرزا کے لٹکا دیا تاریخ میں اس واقعہ کے کسی نے مطابق
ذرہ اول خوب کہا ہے بابا حسین بکشت اور مملکت روم میں جیسا کہ گذرا سلطان محمد خلف ایلدرم بایزید
۸۵۶
کے بعد استقلال کیا بارہ سال کہ سنہ ۸۱۶ آٹھ سو سولہ میں استقلال پایا اور سنہ ۸۲۴ آٹھ سو چوبیس میں دار البقا کو
گیا بعد اسکے سلطان مراد خلف سلطان محمد مذکور جلوس فرمایا اور سنہ ۸۵۵ آٹھ سو پچپن میں اس
جہان سے گذرا + ہندوستان اور دکن کے بادشاہوں کا بیان + جو معاصر سلطان محمد مرزا کے
تھے مملکت ہندوستان بلدہ دہلی میں کہ محمود شاہ پوتا فیروز شاہ کا تھا جب اسنے سنہ ۸۱۴ آٹھ سو
چودہ میں جامہ مستعار حیات کا جسم سے اپنے خالی کیا سلسلہ فیروز شاہیہ کا انقطاع پایا بعد اسکے
سنہ ۸۱۷ آٹھ سو سترہ میں خضر خان ہوا تین نفر اولاد سے اوسکی سلطنت کئے پس عہد میں
علاء الدین کے کہ پوتا واسطے خضر خان سے رکھتا تھا ملک بہلول نام لودہی بیٹا ملک سلطان کہ امرا دولت خضر خان
اور سرکار سرہند کا تھا قابض دہلی کا ہوا اور سنہ ۸۵۵ آٹھ سو پچپن میں خاندان خضر خان کا معدوم ہوا اور
دکن میں جیسا کہ گذرا سلطان فیروز شاہ آٹھواں سلطان بہمنیہ کا تھا بعد اسکے اسنے عاجز حضرت
سید محمد بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ اور تائید غیبی حضرت شاہ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمہ کے
خانخانان اسم مخاطب احمد شاہ بھائی سلطان کا ہوا اور سبب سلطنت کو پہونچنے احمد شاہ کا

ذکر مین اولیاء دکن کے گذرا تاریخ فرشتہ مین لکہا ہی کہ سلطان احمد شاہ بہمنی نے ایک موضع آباد کرکے
اول نام اوسکا خانہ پور رکہا کہ بناء اوسکی آبادی کی قبل سلطنت اوسکے ہوئی ہتی مگر اوسنے رونق بخشی
اور جب محاصل اوسکا مع توابع وقف مدینہ طیبہ کیا رسول آباد نام رکہا اور قلعہ بیدر کا آباد کرکے پایہ تخت
اپنا قرار دیا ورنہ قبل ریاست سلطان احمد شاہ کے پایہ تخت سلاطین بہمنیہ کا حسن آباد گلبرگہ تہا کہ بنا کیا ہوا
سلطان علاء الدین حسن کانگوی بہمنی کا ہی چنانچہ ذکر اوسکا صوبجات کے بیان مین گذرا
واضح ہو کہ اصل مین قلعہ بیدر کا قدیم بستی ہی چنانچہ تمامی راجے دکن کے باجگذار محکوم راجہ بیدر کے
ہتے مگر چونکہ سلطان احمد شاہ بہمنی نے آبادی اوسکی زیادہ کی اور دار السلطنت اپنا قرار دیا احمد آباد
نام ہوا ❊ ممالک مفتوحہ اور تواریخ فتوحات ❊ سلطان محمد مرزا سرحد فتوحات غیبی کا تہا مگر کچہ فتح
میسر نہوئی ❊ مدت عمر گرامی اور سلطنت سر اسر عظمت ❊ مدت عمر نامضبوط اور سلطنت تو پائی ہی نہی جو شمار
مین آتی ❊ اسباب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان رحلت اور مرقد منورہ اسباب انتقال عارضہ
جسمانی تاریخ وفات اور مکان رحلت نامعلوم مرقد منورہ سمرقند ❊ سلطان ابو سعید مرزا کا بیان
اسم گرامی اور کنیت اور لقب اور اسامی حامی والدین ماجدین نام غیر مشہور لقب ندارد
کنیت سلطان ابو سعید مرزا اولدیت ولد اول سلطان محمد مرزا اسم والدہ نامعلوم تاریخ و مکان
ولادت و جلوس اقبال مانوس تاریخ و مکان ولادت ۸۳۰ اٹہ سو تیس شہر ماوراء النہر مین تاریخ
و مکان جلوس ۸۵۵ اٹہ سو پچپن بلدہ فاخرہ بخارا مین وکلای ذوی الاحترام و وزراء عظام کے
نامعلوم کہ اسم وکالت اور رسم وزارت سے کون کون عہد مبارک مین متعلق و ممتاز تہے مگر صاحب
مجمع السلاطین والا لکہتا ہی کہ اہتمام وزارت سلطان ابو سعید مرزا کا فرزندون پر سلطان کے

بتارا دکیان

تہا بردکیان حرم محترم عدد و اسامی نامعلوم اولاد امجاد نوبیسہ سلطان احمد مرزا سلطان محمد ۰
مرزا سلطان محمود مرزا عمر شیخ مرزا سلطان ولد مرزا الغ بیگ مرزا سلطان خلیل مرزا شاہرخ ۰
مرزا اور بعضے نسخ مین گیارہ پسر سلطان مراد مرزا سلطان عمر مرزا بادشاہان
ایران و توران و روم کا بیان جو معاصر تھے ۰ ملک ایران اور خراسان مین مرزا بابر بن بایسنغر مرزا
تہا جس نے بعد کہ مذکور ہوا سنہ ۸۶۳ آٹہ سو ترسٹ مین خود سلطان ابوسعید مرزا اون ملکون پر تسلط پایا اور
عراق و فارس و کرمان اور آذربایجان مین مرزا جہانشاہ بن قرا یوسف خان ترکمان تہا جب مرزا علاء الدولہ
بن مرزا بایسنغر مرزا ابن شاہرخ مرزا ابن مرزا بابر کا علم استقلال کا خراسان مین
بلند کیا مرزا بابر فارس سے خراسان کو آیا اور مرزا علاء الدولہ فرار کر کے خراسان عراق کو گیا
بعد اسکے غیبت مین مرزا بابر کے عراق و فارس و کرمان سنہ ۸۵۹ آٹہ سو اونسٹ مین بیچ تصرف مرزا جہانشاہ
بن قرا یوسف خان کے آیا کہ او سکو وہ سلطنت آذربایجان کی رکہتا تہا اور مرزا بابر سات برس
خراسان مین باستقلال بادشاہی کی اور سنہ ۸۶۱ آٹہ سو اکسٹ مین بیچ مشہد مقدس رضوی کے رحلت
فرمائی ہوا بعد اسکے مرزا شاہ محمود بن مرزا بابر سریر سلطنت پر بیٹھا چچیرا بہائی اوسکا مرزا
ابراہیم نے اوس سے مقابلہ کیا وہ استرآباد کو بہاگا اور مرزا ابراہیم تعاقب کر کے استرآباد کو پہونچا تہا
کہ قضاء الٰہی سے مرزا جہانشاہ بن قرا یوسف خان ترکمان کہ وہ بہی ارادہ تسخیر خراسان کا کر کے
ترکمان سے نکلا تہا حدود استرآباد مین آکر نزول اجلال کیا پس دو فریق دوچار ہوگئے فیمابین جنگ
ہوئی بعد کوشش بہت کے مرزا ابراہیم نے فرار کیا پس مرزا ابراہیم اور مرزا محمود یہ ہر دو چچیرے بہائی
ایک ایک طرف کو نکل گئے حتی کہ سنہ ۸۶۳ آٹہ سو ترسٹ مین ہر دو نے وفات پائی

اوسی اثنا مین سلطان ابو سعید مرزا بہی عزم تسخیر سے خراسان کے ہرات کو آیا تہا اور گوہر شاد بیگم حرم محترم شاہرخ مرزا کو قتل کیا تہا بسبب اخبار متوحش ہو کے ماوراء النہر کو پہر لوٹ گیا بعد ازان سال آئندہ عزم رزم مرزا جہان شاہ کے مرغاب پر آیا لیکن فیمابین ہر دو کے مصالحہ ہوا کہ خراسان سلطان ابو سعید مرزا سے متعلق رہے اور عراق مرزا جہانشاہ سے چنانچہ ۸۶۲ھ آٹہ سو باسٹہ مین سلطنت خراسان کی سلطان ابو سعید مرزا کو ملی اور ملازم اوسکے غزنین و کابل وغیرہ کو بہی مسخر ہوئے اور مملکت توران مین گذشتہ ہوئے مرزا عبد اللطیف کے مرزا عبد اللہ بن مرزا ابراہیم سلطان بن شاہرخ مرزا ہوا ہنوز ایک سال سلطنت کو اوسکے نگذرا تہا کہ سلطان ابو سعید مرزا ۸۵۵ھ آٹہ سو پچپن مین بعزم تسخیر سمرقند سے آکر اوس سے جنگ کیا مرزا عبد اللہ قتل ہوا اور سلطنت ماوراء النہر کی سلطان ابو سعید مرزا کو ملی مملکت روم مین سلطان محمد ثانی خلف سلطان مراد کہ ۸۵۵ھ آٹہ سو پچپن مین سریر آرا ہوا تہا اوسنے عہد سلطنت مین اپنے متعدد مدرسے اور مسجدین اور دار الشفا بنائے فقط

بادشاہان ہند و دکن کا بیان ۞ ہند مین جیسا کہ گذرا ملک بہلول برادرزادہ سلطان شاہ لودہی کا ۸۵۵ھ آٹہ سو پچپن مین متصرف دہلی کا ہو کر سلطنت پر بیٹہا اور بعد اڑتیس ۳۸ سال کے ۸۹۴ھ آٹہ سو چورانوے مین ارادہ سفر آخرت کا فرمایا دکن مین سلطان علاء الدین بن احمد شاہ دسوان بادشاہ بہمنی کا اسلطان محمد شاہ لشکری کہ وہ تیرہوان بادشاہ سلاطین مذکور کا تہا اور تسمیہ مین بہمنی کے اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ سلاطین بہمنیہ اولاد بہمن بن اسفندیار کے ہین اسواسطے اپنے تئین بہمنی کہتے ہین اور جو تاریخ فرشتہ مین مذکور ہے خلاصہ حکایہ یہ ہے کہ عہد سلطان محمد تغلق کے گانکو نام ایک برہمن منجم تہا کہ حسن نام ایک شخص نوکر اوسکا ہوا

ایکروز

یکروز منجم مہربان ہو کر حسن کو بحصول ارتبہ قریب کا فرمایا حسن نے ایک دیگ زر سرخ کی وہان کی سرزمین مین
پائی بجنسہ بے کم و کاست برہمن کو لا دیا برہمن نے بجنسہ حضور مین گذرانی بادشاہ خوش ہوا اور حسن کو داخل
اپنے ملازمون مین فرمایا بعدہ کچھ فوج ملکی بیتگاہ سلطان سے دکن کو روانہ ہوئی حسن بھی اوس سپاہ
مین شریک تہا پس امرا انکی فوج کے لوٹ جانیکو روبرو سلطان کے سستی اختیار کئے طرح
طرح کے حیلے اور بہانے بنانے لگے حاصل یہ کہ خوف سیاست سے سلطان کے ڈرے اور بغاوت کو
شعار اپنا کر کے اسمعیل مخ نام کہ ایک امیر عمدہ تہا معزالیہ کو سلطنت پر آمادہ کیا بعدہ اسکے اسمعیل مخ نے
سلطنت کو استعفا دیا سلطنت نام ہے حسن کی تجویز پائی حسن نام کو برہمن کے جز اپنے نام کا فرمایا
اسواسطے کہ برہمن نے قبل اسکے مژدہ سلطنت کا دیکر اقرار اس امر کا لیا تہا حسن نے وفا کیا مدت عمر
گرامی و سلطنت سر اعظمت مدت عمر تخمیناً تالیس سال قمری مدت سلطنت تخمیناً اٹھارا
سال سنہ انتقال اور تاریخ وفات اور مکان رحلت اور مرقد کا بیان سنہ انتقال چونکہ اوزون حسن
ترکمان نے مرزا جہانشاہ ابن قرا یوسف خان ترکمان کو کہ ان روزون حاکم آذربائیجان کا تہا قتل
کیا تہا سلطان ابو سعید مرزا نے آخر عہد مین اپنے اوسپر فوج کشی کی اوسنے ہر چند دروازہ صلح کا
مارا سلطان نے خاطر مین نہ لایا حسن صلح سے ناامید ہوا چار طرف رستے بند کئے رسد کو
روکا اردو مین سلطان کے قحط شدید ہوا سلطان نے برادرون کو اپنے فوج دیکر مقابلہ کو روانہ
کیا شہزادہ لوگ ہزیمت کہا کر واپس آئے تب سلطان راضی صلح پر ہو کر یان کو اپنی بہیجا اپنا اسیدم اسنے
قبول نکیا پس سلطان نے مصلحت وقت یہ جانی کہ ارادہ کو چہوڑ کر آپ ایکطرف نکل جانا چنانچہ ایسا ہی عمل کیا
پس جو نکل جانے سلطان کے اور ہرا اوزون حسن ترکمان تو بہگا پر سلطان کے آگرا اور بیٹا

اوسکا اسطرف سے سلطان کو دستگیر کر لایا لکہا ہی کہ بعد تین دن کے سلطان کو ہاتہہ مین یادگار مرزا نبیرہ
گوہرشاد بیگم کے جو حرم محترم شاہرخ مرزا کی ہتی سپرد کیا اوسنے قصاص مین اپنی دادی گوہرشاد بیگم کے قتل
فرمایا تاریخ وفات بائیسوین رجب سنہ ۸۷۳ آٹہ سو تہتر کا قتل مقتل سلطان ابوسعید مکان رحلت حوالی
اردبیل مرقد ماوراء النہر ÷ عمرشیخ مرزا کا بیان ÷ اسم گرامی و اسامی سامی والدین نام عمرشیخ مرزا
ابن سلطان ابوسعید مرزا اسم والدہ نامعلوم تاریخ و مکان ولادت نام سعادت و جلوس اقبال
مانوس تاریخ ولادت سنہ ۸۶۰ اٹہہ سو ساٹہہ مکان ولادت بلدہ سمرقند تاریخ جلوس سنہ ۸۷۳ اٹہہ سو تہتر
مکان جلوس شہر اندجان کہ پایۂ تخت فرغانہ کا ہی اور مراد سوجون کی ملک فرغانہ سے مخجند او قان اندجان
اور دوسرے بلاد مع توابع و نواحی منجملہ مملکت ترکستان سے ہین ÷ وکلاء ذوی الاحترام وزیر اعظام ÷ امیر محمد کوکلتاش
وزیر و مدار المہام جمیع مہمات ÷ بردگیان حرم محترم ÷ حرم چہ نسا اول مسماۃ قتلغ نگار خانم دختر یونس خان
بادشاہ مغلستان کہ خانم مذکور کا عرا واسطہ سے چنگیز خان کو پہونچتا ہی اور دوم مسماۃ فاطمہ
سلطان بیگم ہتی ایک امرا کو مغل سے اور سوم مسماۃ غنچہ چی اور چہارم مسماۃ اغا سلطان بیگم اور
پنجم مسماۃ مخدومہ سلطان بیگم اور ششم مسماۃ الوس اغا اولاد امجاد پسر اول بابر مرزا جہانگیر دوم
مرزا سوم ناصر مرزا چہار دختر اول مسماۃ خانزادہ بیگم حرم محترم ابو الفتح محمد شیبانی خان دوم مہربانو
بیگم سوم یادگار سلطان چہارم رقیہ سلطان بیگم واضح ہو کہ بابر مرزا اور خانزادہ بیگم ہر دو بطن والدہ سے
قتلغ نگار خانم کے ہین اور جہانگیر مرزا بطن سے فاطمہ سلطان بیگم کے اور ناصر مرزا اور مہربانو بیگم بطن سے
غنچہ چی کے اور یادگار سلطان بیگم بطن سے آغا سلطان بیگم کے اور سلطان رقیہ بیگم بطن سے مخدومہ سلطان
بیگم کے خبر ہی کہ بابر مرزا رونق افزاے سریر جہانبانی کا ہوا اور جہانگیر مرزا نے سنہ ۹۱۱ گیارہ مین

رحلت کی

رحلت کی اور ناصر مرزا احوال اسکا معلوم ہوا حسب تاریخ اکبری لکہتا ہی کہ شاہ اسمعیل صفوی فرمان فرما
ایران کا جب علم جہانگیری کا بلند کیا اور بلدہ مرو شاہجہان کا اپنے تصرف مین لایا مخدومہ حریم حرمت خانزادہ بیگم جو حقیقی
بہن بابر بادشاہ کی ہی چونکہ مرو مین تہی بکمال اعزاز و احترام سے بیگم موصوف کو نزدیک بابر بادشاہ کے
روانہ کردیا۔ بادشاہان ایران و توران و روم کا بیان چو معاصر عمر شیخ مرزا کے تہے ملک خراسان مین
سلطان حسین مرزا بایقرا بن مرزا منصور بن مرزا بایقرا بن شاہرخ مرزا بن امیر تیمور حاکم وقت تہا اور
سلطان حسین کا طرف سے والدہ کے بہی امیر تیمور صاحبقران کو پہونچتا ہی اسواسطے کہ جدہ مادری سلطان
حسین کی دختر زادی یعنی نواسی امیر کی ہی اور ولادت سلطان حسین مرزا کی ۸۴۲ھ آٹہ سو
بیالیس مین ہی ابتداء جوانی مین عہد مین سلطان ابو سعید مرزا کی تہا چند سلطنت مین مرزا بابر
بن مرزا بایسنغر کے خراسان مین رہا بعد وفات مرزا بابر اور ظاہر ہونے ہرج و مرج اس طرف کے
سرکشی آغاز کی اور حاکم سے استراباد کے کہ وہ طرف سے مرزا جہانشاہ بن یوسف ترکمان کے تہا
جنگ کیا اور شکست دیکر اوسکو مارا استراباد پر آپ قابض و متصرف ہوا اور جب سلطنت خراسان کی
ابو سعید مرزا پر قرار پائی سلطان حسین مرزا دس برس تک جادہ بغاوت کا رہا اطاعت
اختیار نہ کی اور بعد وفات سلطان ابو سعید مرزا کے ۸۷۳ھ آٹہ سو تہتر مین زور بازو سے تمامی
سلطنت پر خراسان کے مستقل ہوا لکہا ہی کہ ایام دولت مین اوسکے خراسان ایسا آباد ہوا تہا
کہ ہرگز مثل اوسکے کبہی نہوا تہا عہد مین اوسکے ہزار طالب علم شہر ہرات مین جمع آئے تہے کہ وہ معاش اپنی
انعام سے بادشاہ کے تہے اور عمارات بہت سے کہ شعرا نے تعریف اور توصیف اون عمارات کی بہت
لکہی ہی مین تحریر سے صاحب کتاب کے ایسا واضح ہوتا ہی کہ وہ کوچک مزاج تہا اور ظرافت طبیعت طرف

کبوتر بازی اور دراج وغیرہ کے رغبت تہا لیکن راقم کو ایسا سوجہتا ہی کہ یہ شغل دن بہر مین دو چار
گہڑی واسطے تفریح مزاج اور امالہ طبیعت کے امور مملکت سے ہو اس تقدیر پر لہو و لعب کا ہی کو بہی یہ تو عین
حکمت ہی مجالس العشاق تصنیفات سے اوسکے ہی اور کہنا سیر انبیا و اولیا کا ایسا ہی کہ اوسنے
سلطنت کو ساتہ نبوت کے جمع کیا تہا اور کتاب سیر اولیا اسمین ایسا مرقوم ہی کہ سلطان بہت
اعلی مزاج تہا اور طبیعت سلطانی کی بہت بلند تہی نظم و نثر کمال پر درکہا تہا اور آخر عہد مین
چند سال جو بسبب عارضہ فالج کے قدرت رفتار کی نہ رہی تہی سواری گہوڑیکی نکر سکتا تہا امیر
نظام علی شیر کہ بہت سے علما و فضلا اور شعرا اکثر تصنیفات اقسام نظم و نثر سے اوسکے نام پر
کئے ہین جیسی کہ جواہر التفسیر اور تفسیر حسینی اور سیر روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ کہ سیر ملا
معین کی ہی اور شواہد النبوۃ کہ مولوی جامی قدس سرہ سے ہی اور تاریخ روضۃ الصفا وغیرہ کہ بیشتر
بسبب ہمت عالی ہمت اوس امیر صاحب تدبیر کے مرقوم ہوے ہین لیکن امیر الامرا اور مدار المہام سلطان حسین
مرزا کا تہا ولادت امیر شیر علی کی سنہ ۸۴۴ آٹہ سو چوالیس مین ہوئی ہی اور وفات سنہ ۹۰۶ نو سو
چہے مین اور خود امیر علی شیر نے بہی ترکی اور فارسی زبانمین چند کتابین تصنیف کی ہین جیسا کہ خمسہ
نوائی اور دیوان نوائی اور یوسف زلیخا اور منطق الطیر لغت ترکیمین اور سوا اسکے متعدد کتابین
لغت فارسیمین مصنفات سے امیر ممدوح کی ہین اور عراق و فارس وغیرہ مین ابو النصر حسن بیگ
کہ دیار بکر مین حاکم تہا ابن علی بیگ بن قرا عثمان بیگ کہ وہ سفر روم مین ہمراہ رکاب صاحبقران کے
تہا ابن قتلغ خان بن حاجی بیگ کہ اپنے اق قویونلو اور بایندریہ بہی کہتے ہین واضح ہو کہ یہ حسن بیگ وہی
شخص ہی کہ جسنے قتل کیا ابوسعید مرزا کو کہ وہ جنگ مین اوسکے ہاتہ آیا تہا اور حسن بیگ نے

بعد تین دن کا

بعد تین دن کے ابوسعید مرزا محبوس کو یادگار مرزا کے سپرد کیا تھا کہ وہ نبیرہ گوہر شاد بیگم حرم
خاقان سعید شاہرخ مرزا کا تھا کہ وہ ہاتھ سے سلطان ابوسعید مرزا کے کشتہ ہوئی تھین سلطان ابوسعید
مرزا کو قتل کیا جیسا کہ مذکور ہوا ایسے حسن بیگ سنہ ۸۷۲ آٹھ سو بہتر مین سر پر مرزا جہانشاہ کے
اور مرزا جہانشاہ مقتول ہوا اور حسن بیگ تخت پر بیٹھا اور عراقین اور فارس اور کرمان اور آذر
بایجان تصرف مین لایا بعد اسکے سنہ ۸۸۲ آٹھ سو بیاسی مین رحلت کی بیٹا اوسکا خلیل سلطان قائم مقام
پدر ہو کر چھے مہینے کسر سلطنت کی اور بھائی سے اپنے محاربہ کرکے مارا گیا اور بھائی اوسکا
یعقوب بیگ بجاے اوسکے تخت پر بیٹھا اور وہ سنہ ۸۹۶ آٹھ سو چھیانوے مین رخت ہستی کا باندھا
بعد اسکے بائی سنقر مرزا ابن یعقوب بیگ رتبہ سلطنت کو پہونچا اور اسکو بسبب نفاق اور جنگ وجدال
فیما بین امراے ایکسال کا عرصہ کھنچا تھا کہ رستم بیگ بن حسین بیگ سریر آرا ہوا اور ملک توران مین
بعد سلطان ابوسعید مرزا کے بیٹا اوسکا سلطان احمد مرزا قریب ستائیس برس کے سریر سلطنت کو
وجود سے اپنے مزین رکھا اور سنہ ۸۹۹ آٹھ سو ننانوے مین وفات پائی بعدہ بھائی اوسکا سلطان
محمود مرزا چھ مہینے سلطنت کرکے برابر سنہ ۹۰۰ نو سو مین تخت سلطنت سے قدم تختہ تابوت پر رکھا
اور مملکت روم مین جیسا کہ گذرا سلطان محمد ثانی کہ وہ بعد طی کرنے باون مرحلے مراحل عمر سے سنہ ۸۸۶
آٹھ سو چھیاسی مین اس جہان سے گذرا بعد اسکے سلطان بایزید خلف سلطان محمد ثانی اسی سال جلوس
فرمایا شاہ اسمعیل عہد مین اسکے مملکت روم پر استیلا پایا اور سنہ ۹۱۷ نو سو سترہ مین سلطان نے دست
قدرت کو باپ کے باندھ کر آپ ذات نے اپنی جو قوت کہ حاصل کی ہی آیندہ مذکور ہوگا ٭ بادشاہان ہند و دکن
کا بیان ٭ جو معاصر عمر شیخ مرزا کے تھے ہندوستان مین بعد ملک بہلول کے بیٹا اوسکا نظام خان

سنہ ۸۹۴ آٹھ سو چورانوے میں جلوس کیا اور مخاطب سلطان سکندر ہوا اور دکن میں سلطان محمود شاہ
چودہواں سلاطین بہمنیہ کا سنہ ۸۹۰ آٹھ سو نوے میں جلوس فرمایا اور آثار زوال و اختلال امور سلطنت
میں اسکے نمودار ہوئے چنانچہ پانچ نفر ملازموں اور غلاموں اور نوکروں نے اجداد اوسکے ہر ایک نے بقدر
استعداد اپنے چند اسلطنت کا ملبہ کیا چنانچہ کہ واضح خاطر عاطر ناظرین ہوتا ہے اول نظام شاہ
ملک حسن مخاطب بملک نایب کہ آخر مخاطب نظام الملک بحری ہوا یہ برہمن زادہ بجانگر کا ہے نام اصلی اسکا
تیما بہٹ ابتدا عہد میں سلطان احمد شاہ بہمنی کے محاربات ایام میں گرفتار ہو کر آیا پس ملک حسن موسوم
ہو کر سلک میں غلامان بہمنیہ کے منتظم ہوا اور بمرور ایام مرتبہ امارت کو پہونچا اور جب ملک عہد
میں سلطان محمود کے حسب الفرمان مارا گیا بیٹا اوسکا احمد نظام الملک بحری سنہ ۸۹۵ آٹھ سو نوے
پانچ میں داعیہ سے فرمان فرمائی کے بغاوت اختیار کی اور قلعہ احمد نگر کا نام سے اپنے بنا کیا حسن
اقبال و تدبیر سے قلعہ دولت آباد کا مفتوح ہو گیا خاندان اسکا نظام شاہیہ سے اشتہار پایا دس نفر اولاد
اوسکی ایک سو پندرہ سال امور سلطنت کے متصدی ہوا کئے دوم یوسف عادل شاہ اکثر ارباب سیر یوسف عادل شاہ کو غلام
ترک لکھتے ہیں لیکن صاحب تاریخ فرشتہ نے ایسا رقم فرمایا ہے اصح یہ ہے کہ یوسف عادل شاہ
خاندان سے سلطان روم کے ہے خبر صحیح ہے کہ خرد سالی میں یوسف کی والدہ اوسکی جب اندیشہ سے برادر
یوسف کے خبردار ہوئی خفیہ ایک غلام گرجی مشابہ اور ہم سن یوسف کے اوس عوض یوسف مقتول کر کے
نزدیک اپنے رکھا اور یوسف کو ساتھہ زر و جواہر کے ایک تاجر کو کہ وہ ساکن شہر سادہ کا تھا حوالہ کیا
تاجر مذکور بعد تربیت و رشد یوسف کو ہندوستان میں لایا اور سلک میں غلامان بہمنیہ کے داخل کیا اند
مدت میں مرتبہ امارت کو پہونچا اور سنہ ۸۹۶ آٹھ سو چھیانوے میں بیجاپور میں سکہ اور خطبہ اپنے نام کا کیا

اولاد سے اوسکی ست نفر ایک سو ننانوے سال امور سلطنت کے سود اکئے اور یہ بھی تاریخ مذکور مین

مذکور ہے کہ ایکروز یوسف عادلشاہ امرا سے اپنے مشاورہ کرکے ان الفاظ سے کہ مین اوایل سن

تمیز سے مرید شاہ صفی قدس سرہ کا ہون چاہتا ہون کہ مذہب شیعہ اختیار کرون ۹۱۱ نو سو گیارہ مین خطبہ

بطریق مردم امامیہ کے پڑہوایا اور منادی کی کہ جہال طرفین کے مذہب سے ایکدوسرے کا نام نرکہین ممالک

مفتوحہ مع تواریخ فتوحات و ملازمان دولت تا سکندر شاہ رحیدا ور بہرام جو تصرف مین اپنے رکہتے

تہے اوسی پر قناعت کی اور ساتہ بسنجر ملک کے مشغول ہوئے ہا مدت عمر گرامی و سلطنت سراسر عظمت

مدت عمر تخمیناً انچالیس سال قمری مدت سلطنت تخمیناً چہبیس سال ہ اسباب رحلت و تاریخ وفات و

مکان رحلت و مرقد منور ہ اسباب انتقال تو یہ ہوا کہ بام پر کبوتر خانہ کے واسطے تفریح مزاج و سیر

طیران کبوتر کے برآمد ہے کہ دفعتاً عمارت ساہلی اور صدمہ سے اوسکے شہباز روح پرفتوح اوس عالی

مقدار کا بام کبوتر خانہ سے اوج گرا عالم علوی کا ہوا اور ساتہ مرغان اولی اجنحہ شاخسار قدس

کے ہم آشیانہ تاریخ وفات روز دوشنبہ چوتہی شہر رمضان کی ۸۹۹ھ آٹہ سو ننانوے مکان رحلت کا

معلوم ہوا مرقد منور بلدہ فرغانہ ہ بابر بادشاہ کا بیان ہ اسم گرامی و کنیت و لقب اور اسامی

والدین ماجدین نام ظہیر الدین لقب محمد بابر بادشاہ کنیت غیر مضبوط ہے ابن عمر شیخ مرزا اسم والدہ ماجدہ

قتلغ نگار خانم اکبرنامہ مین ایسا مذکور ہے کہ اولاد عالی نژاد کو صاحبقران کے عہد تک بابر شاہ کے مرزا

کہتے تہے بابر شاہ نے فرمایا کہ اپنے تئین بادشاہ کہا کرین جب سے بادشاہ کہلاتے ہین تاریخ ولادت

تمامی سعادت و جلوس اقبال مانوس تاریخ ولادت ششم محرم ۸۸۸ھ آٹہ سو اٹہاسی کما قیل

ست چون در شش محرم زاد آن شہ مکرم ؎ تاریخ مولدش ہم آمد شش محرم ؎ اور غرایب اتفاق سے

اوس تاریخ مین یہ ہی کہ شش محرم کے جیسے حرف ہین اور لفظ شش حرف مین بھی تاریخ ہی اور
چونکہ اہل حساب عدد شش کو جز ینکو جانتے ہین عدد لفظ جز ینکو کے بھی موافق تاریخ کے ہی مکان
ولادت شہر ماوراء النہر تاریخ جلوس روز شنبہ پانچوین شہر رمضان سنہ ۸۹۹ آٹھ سو
ننانوے مکان جلوس بلدہ اندجان اور وقت جلوس عمر گرامی گیارہ برس آٹھ مہینے وکلای ذوی
الاحترام اور وزرای عظام کا بیان ؛ امیر نظام الدین خلیفہ وکیل السلطنت اور امیر شاہ منصور اور
مرزا محمد سلیمان مرزا اور خواجہ گلاب بیگ وزرای ممالک پردگیان حرم محترم کا بیان ؛ ماہم بیگم سلسلہ سے
شیخ نیشاپوری المعروف مرزا عالم وعالیان کے اعیان خراسان سے تھا او سلسلہ سے سلطان
حسین مرزا بایقرا سے بھی نسبت رکھتا تھا اولاد امجاد کا بیان چار پسر ہمایون مرزا عسکری
مرزا کامران مرزا ہندال مرزا سہ دختر گلچہرہ بیگم گلبدن بیگم گلرنگ بیگم ہمایون مرزا تخت خلافت کو
جلوس ہمایون سے زیب و زینت بخشا اور عسکری مرزا بعد تکرار ارتکاب مخالفت برادر بزرگوار کے
آخرکار بیت اللہ کو چلا گیا اور راہ مین مدینہ سکینہ کے داعی حق کو لبیک کہنے والا ہوا ایسا ہی
کامران مرزا بھی بعد تکرار بغی و فساد مکحول ہو کر خدمت سے برادر کے رخصت چاہی اور بعد مشرف
ہونے زیارت حج کے ملاقی رحمت حق کا ہوا اور ہندال مرزا اوسوقت کہ کامران مرزا لشکر ہمایون
مرزا کے شبخون کرتا تھا شریک و رفیق برادر بزرگوار کا تھا اوس رات مین شہید ہوا تاریخ اس واقعہ
شبخون کہی ہے عسکری مرزا سے ایکدختر کامران مرزا سے ایک پسر تین دختر تہے ہمایون بادشاہ نے
دو لڑکیان کامران مرزا کی بنی اعمام سے اپنے نسبت کر دی اور دختر عسکری مرزا اور ایکدختر کامران
مرزا کی دو پوتون کو عارف معالی مقام سید نظام اعلی نسب کو منسوب فرمایا ؛ بادشاہان ایران اور توران

اور روم کا بیان جو معاصر بابر بادشاہ کے تھے ایران خراسان مین سلطان حسین مرزا بائیقرا کہ وفات مغفور الیہ کی
سنہ ۹۱۱ نوسو گیارہ مین ہوئی فرزندون سے موصی الیہ کے وقت انتقال دو نفر تھے بدیع الزمان مرزا
مظفر حسین مرزا بعد باپ کے ہر دو شرکت سے تخت سلطنت پر بیٹھے جب ایکسال سلطنت سے
انکی گذرا شیبانی خان ازبک نے سنہ ۹۱۳ نوسو تیرا مین جنگ کر کے ان دونو برادرون کو منہزم کیا ہر ایک
اونمین سے جدے جدے طرف نکلکر چلا گیا اور اپنے اپنے وقت پر قضا کی عراق و فارس مین
جب کہ گذرا رستم بیگ بعد قتل اوسکے احمد بیگ نبیرہ حسین بیگ کا بعد کشتہ ہونے اس کے دولت نے
آق قویلون کی منہ طرف انقراض کے لایا حتی کہ آفتاب دولت سلطنت شاہ اسمعیل صفوی کا طالع ہوا
اور تمام ملک ایران کا ابو المویدشاہ اسمعیل صفوی کے قبضۂ اختیار مین آیا تولد شاہ اسمعیل کا سنہ ۸۹۲
آٹھ سو بیانوے مین ہوئے بیس نوسو چھ مین داعیہ سے جہانگیری کے خروج کر کے عراق و عجم و فارس اور ملک کرمان
دیاربکر یہ تمام تصرف مین اپنے لایا اور سنہ ۹۱۴ نوسو چودہ مین بغداد کربلا و علی نجف اشرف اور جزیرہ عراق
عرب کو مفتوح اور طبقۂ شیعہ کو مستاصل کیا اور سنہ ۹۱۶ نوسو سولا مین چند اطراف ممالک خراسان کے
جیلند کیا حاکم نے مازندران و گیلان و شیروان وغیرہ کے غاشیۂ اطاعت کا زیب دوش اور حلقہ بندگا
زیور گوش کیا اور سنہ ۹۱۸ نوسو اٹھارا مین مرزا بابر خلف عمر شیخ بادشاہ گورکانی امداد فوج شاہ صفوی
سراد سے ولایت حصار و بدخشان و سمرقند کو متصرف ہوا اور سنہ ۹۳۰ نوسو تیس مین شاہ صفوی نے براد
وفات پائی اور تاج خلافت کا سر پر شاہ طہماسپ خلف سلطان موصوف کے رکھا اور ملک توران مین
بایسنقر مرزا اور سلطان علی مرزا ہر دو پسران سلطان محمود مرزا ابن سلطان ابو سعید مرزا نے بعد پدر کے
باہمدیگر منازعت کی یہانتک بایسنقر مرزا اثنا مین سلطان علی مرزا کے منہزم و مقتول ہوا پس

شیبانی خان اوزبک قصد سے تسخیر ماوراء النہر کے آیا اور بخارا کو فتح کر کے سمرقند کا محاصرہ کیا اور سلطان
علی مرزا کو بھی ... اوسکے لالچ دیکر بلایا اور جب وہ طمع سے قابو میں اوسکے آئے قتل کر ڈالا اور سمرقند پر قابض
و متصرف ہوا بعد مدت کے اہل سمرقند نے غیبت میں شیبانی خان کے بابر بادشاہ کو طلب کیا اور سمرقند میں
لا کر ... شیبانی خان نے دوسری بار دیگر سمرقند کو آکر محاصرہ کیا اور بابر بادشاہ خانزادہ بیگم ہمشیرہ کو
اپنی وہاں چھوڑ کر فرار کر گیا بعد اسکے جو نکہ شیبانی خان محاربہ میں شاہ اسمعیل کے شہید ہوا بابر بادشاہ
اعانت سے شاہ اسمعیل اور کوشش سے قوم قزلباش کے سلطنت کو ماوراء النہر کی پہونچا من بعد عبید اللہ
اوزبک نے بعد تکرار محاربات کے سمرقند پر اپنے تصرف میں لایا اور سلطنت نے ماوراء النہر کی
خاندان سے صاحبقران کے طرف خوانین اوزبک کے انتقال کیا اور بابر شاہ نے ارادہ طرف کابل کے
فرمایا واضح ہو کہ ابتدا لشکرکشی خوانین اوزبک کی داعیہ سے سلطنت کے محمد ابوالفتح شیبانی خان سے ہی
حرم محترم اوسکی خالہ بابر بادشاہ کی تھی اور بعد وفات اوسکے خانزادہ بیگم ہمشیرہ بابر شاہ کو
بھی عقد ازدواج میں لایا تھا اور ابو الفتح محمد شیبانی خان بیامداق سلطان ابن ابوالخیر خان کا ہے نسل سے
جوجی خان بن چنگیز خان کی کہ سلطنت دشت قپچاق اجداد سے اوسکے متعلق تھی بعد شیبانی خان ماوراء
النہر کو آکر ملازم سلطان احمد مرزا ابن سلطان ابو سعید مرزا نبیرہ زادہ صاحبقران کا ہوا اور بعد
وفات جملہ پسران سلطان ابو سعید مرزا کے سلطان علی مرزا نبیرہ سلطان ابو سعید مرزا کو مار کر
بسنہ ۹۰۴ نو سو چار میں سلطنت پر ماوراء النہر کی مستولی ہوا اور بسنہ ۹۱۳ نو سو تیرہ میں بعد رحلت سلطان
حسین مرزا ابن بایقرا کے مملکت خراسان پر استیلا پایا اور بسنہ ۹۱۶ نو سو سولہ میں حدود مرو میں
ساتھ شاہ اسمعیل صفوی کے محاربہ کر کے مقتول ہوا بعد کوچم خان بن ابوالخیر خان

چهجا شیبانی خان کا بلده ماوراء النهر مین سلطنت کو پهونچا اور سنه ۹۳۶ نوسو چهتیس مین طومار ہستی کا
لپیٹ کر راہی ملک عدم کا ہوا اور روم مین سلطان بایزید جیسا کہ احوال ابن عمر شیخ مرزا کے آگے گذرا ہو بادشاہان
ہند و دکن کا بیان ہے جو معاصر بابر بادشاہ کے تہے جیسا کہ بالا مذکور ہوا سلطان سکندر کہ اوسنے
قریب انتیس برس کے سلطنت کی اور سنہ ۹۲۳ نوسو تیئیس مین اس دار فانی سے کوچ کیا بعد اوسکے
اوسکا بیٹا ابراہیم اوسی سال جلوس کر کے سنہ ۹۳۲ نوسو بتیس مین بیچ حوالی پانی پت کے ساتہہ کرات محاربات
بابر بادشاہ کے مع تمام اپنے مخصوصین اور منصبداروں کے کارزار مین قتل ہوا اور سلطنت دہلی کی سلسلہ سے
افاغنہ لودہی کے طرف اولیاے دولت بابر بادشاہ کے منتقل ہوی اور دکن مین احمد شاہ بند بردان
بادشاہ سلاطین بہمنیہ کا کہ محمود و محمود دس قاسم برید کا بتایس کلیم اللہ کہ یہ سولہوان بادشاہ ہی نام
سلطنت کا باقی رہا اور وہ اپنے عہد مین قید سے برید مذکور کے جب فرار کر کے بیجاپور کو روانہ ہوا اور
وہان سے احمدنگر کو نزدیک برہان شاہ نظام شاہی کے گیا اول تو وہ مکر و نفاق سے پیش آیا مگر آخر کار
اوسنے علی سبا ہی محبوس رکہا بنا بیان کہ بقول مسموم اور بروایتے باجل موعود سنہ ۹۳۴ نوسو
چونتیس مین راہی عالم بقا کا ہوا بعد اسکے جب آفتاب دولت سلاطین بہمنیہ کا غروب کیا کوکب سلطنت
کمال شرق سے پانچ خاندانکے طالع ہوا جیسا کہ سابق اسکے منجملہ احوال دو خاندان کا گذرا
اور سلسلہ باقی تین خاندان کا یہ ہے سوم قطب شاہیہ کہ اول محمد قلی قطب شاہ ترکمانوں سے
بہارلوی ہمدانی کے عہد جوانی مین ہمراہ پدر دکن مین آیا اور سلک مین غلامان بہمنی کے نوکر ہوکر
متعین خدمت محل کا ہوا اور جب تنخواہ اور جاگیر تنخواہ اصل جرم کی اوس سے مفوض ہوئی قرار
واقعی بند و بست کیا اور بعد مستظم ہونے سلطنت احمد نظام الملک بحری وغیرہ اور تحقیق

فرمان فرمائی شاه اسمعیل صفوی کے محمد قلی کہ اپنے تئین مریدون سے سلسلہ صفویہ کے جانتا تھا سنہ ۹۱۶
نوسو سولا مین تخت سلطنت پر بیٹھا اور ذات کو اپنی ساتھہ لقب قطب شاه کے ملقب کیا اور نام شاه
اسمعیل صفوی بادشاه ایران کا اپنے نام پر مقدم کیا اور حکم فرمایا کہ مساجد مین علی روس المنابر خطبہ اثنا
عشریہ موافق مذہب امامیہ کے پڑہا کرین شاہی سلسلہ سے اوسکے ایکسو بیاسی سال تمام سلطنت کے
روا کئے چوتھا عماد شاہیہ ابتدا از فتح اللہ اولاد سے کفار بیجانگر کے صغرسن مین سپرد خانجہان کے
ہوا کہ وہ سپہ سالار سلاطین بہمنیہ اور حاکم ضلع برار کا تھا اوسنے فتح اللہ کو موسوم کیا بعد رحلت خانجہان کے
سلک مین غلامان بہمنیہ کے منتظم ہوا اور ساتھہ حسن خدمت و اقبال کے خطاب عماد الملکی اور حکومت برار سے
سرفرازی پائی اور جب نظام الملک بحری نے مخالفت بہمنیہ کی اختیار کی فتح اللہ عماد الملک نے بھی
برار مین مسند سلطنت پر جلوس کر کے خطبہ و سکہ نام نامی سے اپنے فرمایا صاحب تاریخ گلشن ابراہیمی
یعنی محمد قاسم فرشتے اپنی کتاب مین وجہ بحری کہنے کی سلاطین نظام شاہیہ کو یہ لکھی ہے کہ وہ
ایکدن ہمراہ کسی بادشاہ بہمنیہ کے شکار کو گیا تھا بادشاہ کسی تقریب سے بحری شکاری جانور اپنی
خاصہ کا اوسکو عنایت کیا وہ آداب بجا لا کر عرض کیا کہ آج سے بندے کو حکم ہوئے کہ بحری کہا
کرین بادشاہ نے قبول فرمایا تب سے نظام الملک بحری نام ہوا پانچوان بریدیہ محمد قاسم برید غلام
گرجی نژاد تھی پہلے سلک مین غلامان بہمنیہ کے منسلک تھا وقتیکہ مرتبہ امارت کو پہونچا ایک مدت تک
بادشاہان بہمنیہ مجبور و محروس اوسکے رہے پہر محمد قاسم نے جب سنہ ۹۱۰ نو سو دس مین بساط
حیات کا اوٹہایا اوسکا بیٹا امیر برید نے بدستور پدر تمام امور سلطنت کے نام پر انکے جاری
کیا یہانتک کہ سلطنت بہمنیہ سنہ ۹۳۴ نو سو چونتیس مین منقطع ہوئی تب امیر برید نے

ظفر آباد بیدر میں خطبہ اپنے نام کا کیا چہ نفر خاندان سے اوسکے مدت ایک سو تیس سال اور بروایتے
کچھ کم اوس سے تمام حکومت کے زوال گئے اور منقرض و معدوم ہوئے ممالک مفتوحہ در تواریخ فتوحات سمرقند بخارا
فرغانہ بدخشان تصرف میں اولیاء دولت کے تہا بعدہ سنہ ۹۱۰ نو سو دس میں کابل اور سنہ ۹۱۲ نو سو بارہ میں
قندہار قبضۂ تصرف میں آیا پہر لشکر ظفر پیکر نے سنہ ۹۳۲ نو سو بتیس میں سلطان ابراہیم بن
سلطان سکندر لودہی سے محاربہ کر کے کامیاب ہوا کما قیل سے وقت و روز و ماہ و سال این ظفر
صبح بود و جمعہ و هفت رجب ۔ اور سنہ ۹۳۳ نو سو تینتیس میں رانا سے کہ وہ مشہور عمدہ زمینداران
ہندوستان کے تہا جب لڑائی بڑی نصرت پائی چنانچہ فتح بادشاہ اسلام تاریخ اوسکی ہے ۹۳۳
بس صوبہ ملتان اور دار السلطنت لاہور وغیرہ ملک پنجاب اور دہلی اور الہ آباد اور اگرہ اور جونپور
اور اودہ اور بہار اور مالوہ یہ جملہ بلاد مشہورہ براہالیان سلطنت کے قبضہ میں آیا اور سنہ ۹۳۴ نو سو
چونتیس میں قلعہ گوالیار کا اور لکہنوا اور سارنگپور اور تہورا اور راسین اور چندیری اسقدر
ملک ہرچند کہ حکام وہاں کے تمام گیاشت رو کے تھے مفتوح ہوئے چنانچہ فتح دار الحرب مادہ تاریخ
اس فتوح کا ہے جاننا چاہیے کہ ابتداء ظہور اسلام کی ملتان میں بلاد سے ہند کے زمانہ سے حجاج
بن یوسف المعروف بحجاج ظالم کے ہوئی ہے پہر سنہ ۸۴۷ آٹھ سو سینتالیس تک مملکت ہند میں سلاطین
دہلی کے رہی بعدہ جبکہ بابر نے چہیاسی سال دہلی میں حکومت کی پس سنہ ۹۳۲ نو سو بتیس میں پہر عمل
بابر بادشاہ نے فرمایا دوسرا ملک شرقی کہ عبارت جونپور سے ہے ابتدا خواجہ سرور نام خواجہ سرا
محمد شاہ بن فیروز شاہ کا کہ سلطان ناصر الدین نبیرۂ فیروز شاہ نے اوسکو مخاطب بخواجہ جہان
کیا تہا پہر ساتھ خطاب ملک الشرق کے سرفراز فرمایا پہر سنہ ۷۹۶ سات سو چہیانوے میں کہ حکومت

حمیدہ بانو بیگم مخاطب بمریم مکانی خاندان و اولاد سے احمد جامی کے کہ سنہ ۱۰۱۲ ایکہزار بارہ میں رحلت
کی اولاد امجاد کا بیان دو پسر محمد حکیم اور محمد اکبر ایک دختر بخت النسا بیگم ذ ایران اور توران اور روم کے
بادشاہوں کا بیان جو معاصر ہمایون بادشاہ کے تہے ایران میں ابو العباس شاہ طہماسپ خلف شاہ اسمعیل
لکہا ہی کہ نسب عالی حسب شاہ اسمعیل کا تیس واسطون سے حضرت سرور انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و سلم
الف تحیات کو اور انتیس واسطے سے حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے
اس نہج پر کہ نسب شاہ اسمعیل کا پانچ واسطہ سے سلطان الاولیا صفی الحق والدین اسحاق قدس سرہم کو
پہونچتا ہی اور نسب سلطان الاولیا کا بیس واسطہ سے حضرت امام ہمام ابو ابراہیم موسی کاظم
رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہی اور نسب شریف حضرت کا پانچ واسطہ سے سید المرسلین خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچتا ہی اور والدہ ماجدہ اسمعیل کی علم بیگم آغا مشہور علیمہ شاہ [illegible] حسن
بیگ اق قویلو کہ بادشاہ عراقین و فارس کا تہا اور جدہ پدری شاہ اسمعیل کی والدہ سلطان
حیدر کی ہمشیرہ حسن بیگ مذکور کی ہی بیان سے صاحب کتاب ایبا زیب رقم کرتا ہی کہ
ابا و اجداد شاہ اسمعیل کے ہمیشہ زینت دینے والے تخت ہدایت کے تہے اور معمور کرنے والے
سجادہ خلافت کے اور سلسلہ ارادت اور طریقت شاہ صفی الدین کا حضرت شیخ زاہد گیلانی قدس
سرہ کو پہونچتا ہی اور شیخ زاہد سے سید جمال کو اور سید جمال سے شیخ شہاب الدین عمیری کو
اور وہان سے سات واسطہ سے سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی اور وہان سے سری سقطی کو
اور معروف کرخی اور ان سے امام علی موسی رضا بن موسی کاظم رضی اللہ عنہما کو واضح ہو کہ اول شاہ
ابتدائی اس خاندان عالیشان میں تصدی جہاد سے کیا چرکس کے سلطان جنید شاہ اسمعیل نے

کی تھی اور بسبب مخالفت والی شروان کے سبب جاتے رہنے ملک جرکس کے ساتھہ محاربات کے تلاقی ہوئے

سلطان جنید جنگ مین شہید ہوئے بعد اسکے سلطان حیدر پدر والاقدر نے شاہ اسمعیل کے سنہ ۸۹۳

مقصود کے
اپنے سو تریانو مین قصد جہاد کا ساکنان داغستان و کوہ جرکس سے بالجزم کر کے علم توجہ کا طرف

بلند کیا والی شروان نے یعقوب بیگ بن حسن بیگ ترکمان کی کہ ذکر اوسکا گذرا کمک کی اور ساتھہ

محاربہ شدید کے سلطان حیدر سے بیش انگر عین کارزار مین سلطان کو شہید کیا پس سلطان علی

مرزا اور اسمعیل مرزا اور ابراہیم مرزا پسران سلطان حیدر کو یعقوب نے قید کر کے باوجودیکہ خال یعنی

ماموان پسران برادر کا ہوتا تھا نظر کرنے استقلال دولت و ملک کے قلعہ اصطخر کو بھجوا دیا من بعد یعقوب بیگ کے

جب وفات کی رستم بیگ پور دوم نے حسن بیگ ترکمان کے پرستہ ایان سلطان حیدر کو قلعہ سے نکال کر

سلطان علی مرزا کو کہ وہ اکبر اور ارشد اولاد سلطان حیدر کا تھا اس ہم پر مقرر کیا کہ شر بر بایسنقر

بن یعقوب بیگ کے جاوے چنانچہ سلطان علی مرزا گیا اور بایسنقر کو علوہ مقتول کیا بعد اسکے رستم بیگ

جرات سے سلطان علی مرزا کی متوہم ہو کر فکر مین شکست سلطان علی مرزا کی پڑا پس سلطان علی

مرزا نے رخصت دیے حکم رستم بیگ کے جمعیت قلیل سے روانہ اردبیل کا ہوا رستم بیگ چار ہزار

سوار واسطے تعاقب کے مامور کیے قریب وصول جب دو تنخواہ محاربہ سے مانع آئے اور مہلت جنگ مین

نہ ملی تب سلطان علی مرزا نے تمام صوفی گروہ والون کو کہ حلقہ مرید اس خاندان کے تھے جمع کیا

اور شہادت سے اپنے آگاہ فرمایا اور اسمعیل مرزا برادر خورد کو ولی عہد کر کے تاج اپنا اوسکے

سر پر رکھا اور سفارشین بلیغ کین اور کہا کہ چراغ دولت صوفیہ کا ان سے روشنی پاویگا علی ہذا

جو کہ ارشادات آذہن مین تھے زبان پر جاری کیے القصہ بعد تمام وصیت کے قدم رضا کا معرکے مین

کارزار کرکے رکہا اور مرتبہ شہادت کا پایا اور ملک توران مین ابوسعید خان بن کوچم خان بعد پدر سریر آرا
اور بعد چار سال کے سنہ ۹۳۳ نوسو تینتیس مین موا بعد اسکے عبد اللہ خان بن محمود سلطان برادر زادہ
شیبانی خان کہ شاہی بیگ خان اور شیبک خان یہ ہر دو نام شیبانی خان کے ہین کہ عرف
عوام مین بہت مشہور رہتے ورنہ اصلی نام اوسکا محمد خان ہی اور شیبانی خان اور کنیت ابو الفتح
حاصل کلام بعد ابوسعید خان کے جب سلطنت توران کی قبضہ اختیار مین عبد اللہ خان کے آئی عبید اللہ خان
بن محمود سلطان نے بعد جلوس تخت حکومت بر کئی مرتبہ خراسان پر آیا اور جو بے مغز قوم
شیعہ کا نکالا لکہا ہی کہ بہت سے قزلباش اسیر کرائے اور علماء ماوراء النہر سے روایت طلب
کی کہ قتل کرنا اور قید رکہنا اس قوم گمراہ کا شرعاً کیا حکم رکہتا ہی جب وہ فتوی قتل و قید کا
دئے بس بے تامل و بے تحاشی اسیر کرنے اور مار ڈالنے مین ایک عمر کہ مصروف رہا جزاہ اللہ
خیر الجزا ایہانتک کہ سنہ ۹۴۶ نوسو چہیالیس مین اس جہان فانی سے گذرا اور جوار رحمت حق سے ملا
بعد عبد العزیز خان بن کوچم خان نے چہے مہینے سلطنت کی اور سنہ ۹۴۷ نوسو سینتالیس مین رحلت
فرمایا بعد اسکے عبد اللطیف بہائی عبد العزیز خان کا فرمان روا سلطنت توران کا ہوا اسنے
سنہ ۹۴۹ نوسو انچاس مین مع دوسرے خوانین ملک توران کے شاہ طہماسپ بادشاہ ایران سے
مصالحہ کیا اس قسم پر کہ ماوراء النہر منسوب خوانین توران سے رہے اور خراسان متعلق
شاہ طہماسپ کے اور سنہ ۹۵۹ نوسو انسٹہ مین مردان خان پوتا ابو الخیر خان کا سمرقند بخارا پر غلبہ
پایا اور فرمان فرما ہوا بعد اسکے برنان خان وغیرہ یکدیگر اختلاف ہوا اور نسخ سے بخارا مین
دو سال حکومت کرکے انجام کار فرمان فرمان وہانکا ہاتہ سے ایک خواص اپنے قتل ہوا مین بعد سنہ ۹۶۳

نوسو ترسٹھ مین بیچ بخارا کے خطبہ نام پیر محمد بن جانی بیگ خان کے پڑھا گیا اور ملک روم مین جبکہ
گذرا سلطان بایزید کو دہ سنہ ۹۱۸ نوسو اٹھارا مین غصہ سے بار خورداری فرزند کے گذرا اور
بیٹا اسکا سلطان سلیم قایم مقام پدر ہوا چونکہ یہ دار فانی ہی سنہ ۹۲۶ نوسو چھبیس مین اونہی بھی
رحلت کی بعد اسکے بیٹا اوسکا سلطان سلیمان اوسکی تخت پر بیٹھا ؛ ہند و دکن کے بادشاہون کا بیان ؛
جو معاصر ہمایون بادشاہ کے تھے مملکت ہند مین چونکہ شیر شاہ بیٹا حسن سور کا قوم افاغنہ سے تسلط
پایا تھا سنہ ۹۴۷ نوسو سینتالیس مین دہلی کو متصرف ہوا اور ہمایون بادشاہ نے مدافعہ کو اوسکے دوسرے
وقت پر موقوف رکھہ کر واسطے ملاقات شاہ طہماسپ کے عازم ایران ہوا شیر شاہ نے میدان خالی
پاکر علم تسلط کا بلند کیا چار نفر بیایی ایک بعد دوسرے کے انمین مدت تیرا سال تک فرمان فرما ہوے
آخر الامر سکندر شاہ بادشاہ اخیر ہوا اسکا تھا بعد مراجعت کرنے ہمایون شاہ اور اترنے فوج
شاہ ایران کین سنہ ۹۶۲ نوسو باسٹھ مین فرار کیا اور دولت افاغنہ سور کی منقرض ہوئی دکن مین
پانچ خاندان نظام شاہیہ اور عادل شاہیہ اور قطب شاہیہ اور عماد الملکیہ اور بریدیہ نظام شاہیہ سے
احمد نظام الملک بحری انیس ۱۹ سال سلطنت کرکے سنہ ۹۰۴ نوسو چار مین انتقال کیا اور اسی سال بیٹا
اوسکا برہان نظام الملک سریر پدر کو آراستہ فرمایا تاریخ فرشتہ مین ایسا مذکور ہی کہ برہان نظام
الملک نے عہد سلطنت مین اپنے رغبت شاہ طاہر کی مذہب شیعہ اختیار کرکے حکم دیا کہ خطیب روس منابر
پر خطبہ اثنا عشریہ پڑھین اور طریقہ امامیہ کو تمام ملک مین رواج دیا [illegible] سنہ ۹۶۰ نوسو ساٹھ مین جب نظام
الملک نے رحلت کی بیٹا اوسکا حسین نظام الملک تخت پر بیٹھا اور عادل شاہیہ سے یوسف عادل شاہ نے
بعد بیس سال کے سلطنت کرکے سنہ ۹۱۶ نوسو سولا مین جو وفات پائی چنانچہ شہنشاہ عادل نماند

تاریخ اوسکی ارتحال کی ہی اوسی سال اسمعیل عادلشاہ نے سریر سلطنت کو مزین کیا پس کمال خان دکھنی
کہ مدار المہام اوسکا تہا تمام عرب اور عجم کو برطرف کر کے منادی کی کہ اس جماعت سے کوی قلعہ بیجاپور
مین نرہے اور درپی اسمعیل عادلشاہ اور قیام سلطنت اپنے ہوا آخر کار تدبیر سے والدہ اسمعیل کی
ایک غلام ترکی نے اوسکو مارا اور سلطنت پر اسمعیل عادلشاہ مستقل ہوا اور قطب شاہیہ سے محمد قلی
قطب شاہ کو قلعہ گولکنڈہ مین بیچ سنہ ۹۵۰ نوسو پچاس کے پسر نے اوسکے مسموم کر کے آپ قایم مقام پدر ہوا
اور سنہ ۹۵۷ نوسوستاون مین وفات پائی اور بریدیہ سے جیسا کہ گذرا امیر برید اور عمادیہ سے ابتدا
عزم سلطنت کا فتح عماد الملک نے کیا بعد اسکے بیٹا اوسکا علاء الدین سنہ ۹۲۳ نوسو تئیس مین قلعہ ماہور
گیا اور خداوندخان حبشی کے ساتھ کہ وہ طرف سے سلاطین بہمنیہ کے قلعدار تہا جنگ کر کے ہرا اور قلعہ کو
متصرف ہوا بعدہ بیٹا اوسکا اپنے تئین دریا عمادشاہ ملقب کیا اور بیچ حدود بید روالی ملک برار کا ہوا
و ممالک مفتوحہ اور تواریخ فتوحات * قلعہ ماندو سنہ ۹۳۱ نوسو اکتیس مین مفتوح ہوا اور احمدآباد گجرات و ملک
مالوہ سنہ ۹۴۵ نوسو پینتالیس مین اور بنگالہ سنہ فلان مین پس سنہ ۹۵۰ نوسو پچاس مین جب ہمایون بادشاہ کو ہمایون.
کے ایران مین اتفاق نزول اجلال کا ہوا شاہ طہماسپ نے بعد ادا کرنے مراسم مہمانداری کے
چنانچہ کیفیت اور کمیت اسکی نامہ نگار نے تواریخ مین رشید الدین خانی کے زیب رقم کی ہی ساتہ ہزار
سوار قزلباش مع سرداری شاہزادہ مراد کے کہ وہ سن مین اوسوقت دو سال کا تہا ہمراہ رکاب
کر کے ہمایون کو وداع فرمایا ہمایون نے بعد مراجعت کے ملک ایران سے مع فوج قزلباش قلعہ قندہار کا
اور تمام قلعے اوس نواح کے تصرف مین اپنے لائے اور متصل اسکے سنہ ۹۵۳ نوسو ترپن مین کابل اور
بدخشان اور دوسرے بلاد موروثی پر قبضہ اپنا کیا پس سنہ ۹۶۱ نوسو اکسٹھ مین کہ ملتان و لاہور

وغیرہ ملک

وغیرہ ملک پنجاب پر عمل اپنا کر کے سنہ ۹۶۳ میں سریر سلطنت دہلی کو دوبارہ رونق افزا سریر ہندوستان کا
ہوا واضح ہو کہ محمد ہمایون بادشاہ بموجب قرارداد کے قلعہ قندہار کا بعد فتح ملازمان شاہ طہماسپ کو سپرد
کیا تھا بعد چند ملازمان ہمایون بادشاہ پھر متصرف ہوگئے پس اوایل عہد میں محمد اکبر بادشاہ کے ایسا اتفاق
ہوا کہ بہادر خان وغیرہ ناظم ولایت اسطرف کے ارادہ مسترد کر لینے قلعہ کا کئے تا حد آئے وہان کے
اس گمان سے کہ انتظام مہام ہندوستان تشویش ہم پہنچی ہے کمک نہ ہو سکیگی چونکہ سلطان سے اتحاد دینی
بھی درباب تعین فوج اور تسخیر کر لینے قلعہ کے شاہ طہماسپ سے عرض کی اس عرصہ میں خاطر جمعی
بہادر خان وغیرہ سے جو حاصل ہوئی قلعہ دار مذکور نے عزیمت تسلیم کرنے قلعہ مزبور کی فسخ کی چونکہ اس
بات سے خاطر شاہ کی آزردہ ہوئی تھا اور سلطان حسین مرزا خلف بہرام مرزا برادرزادہ کو
واسطے تسخیر قلعہ کے روانہ کیا پس مجرد پہنچنے فوج ایران کے قلعہ دار متوہم ہو کر حقیقت عرضداشت کی عرض
کی اور بموجب الاجازت سنہ ۳ میں جلوس اکبری میں قلعہ قندہار کا حسین مرزا کو تسلیم کر کے خود حضور میں
اکبر بادشاہ کے آیا اور کیفیت جوہر الماس کی بیان ایسی لکھی ہے افضل تواریخ ہے کہ ہمایون بادشاہ
نے الماس پارہ وزن میں ستائیس ۲۷ مثقال جو راجون سے ہندوستان کے پایا تھا کہ شامت اوسکی
باعث اختلال سلطنت کی ہوئی چونکہ وقت جانے ایران کو وہ الماس پارہ ہمراہ تھا عند
الملاقات شاہ طہماسپ کو تحفہ گذرانا شاہ موصوف نے بعد وقوف اس گوہر بے بہا کو وقف آستانہ
رضویہ کا فرمایا پس سنہ فلان میں کہ جن روزون عبد المومن خان فرمانروائے توران تھا جبکہ معاذ اللہ فی
مشہد مقدس پر استیلا پایا وہ الماس پارہ اسکے ہاتھ آیا اور متصل اسکے فتنہ و فساد عظیم ملک
توران میں واقع ہوا اخیر کہ عبد المومن خان اور عبد اللہ خان باپ اسکا ہر دو فوت ہوئے بعد اسکے

یا محمد مرزا کہ اولاد سے سلاطین چنگیزیہ کے تہا وہ الماس پارہ مدت ہوئی دستیاب اوسکو ہوا تہا
شاہ عباس کو پیشکش کیا شاہ موصوف نے امیر بیگ سوداگر جوہری کو دیا کہ اوسکو روم مین لیجا کر
بیچے اور قیمت اوسکی صدر الصدور کو سونپے کہ مستحقین کو پہونچا دے امیر بیگ نے وہ الماس پارہ پانچ
ہزار تومان کو بیچا لکہا ہے کہ شامت نے اوسکی خانمان کو اوسکے بہی خراب کیا اور سدر کہ صدر وقت معزول
ہو کر درجہ اعتبار سے گرا پس سلطان روم نے بعد خرید کرنے اور اطلاع احوال اسکے توڑ کر دریا مین
ڈلوا دیا صاحب کتاب لکہتا ہے کہ اس تاریخ سے قیاصر روم نے بہر استشمام رائحہ فتح و ظفر کا نہ کیا اثر
مفقود و معدوم اوس الماس کا دو دمان مین اوسکے ہنوز باقی ہے یہ نہین معلوم کہ جسکا ذکر مینے رشید الدینخان سے
کیا ہے یہ وہی الماس پارہ ہے یا کوئی اور ہے اور ایک جا ایسا لکہا ہوا نظر آیا ہے کہ راجہ بکرماجیت نے
کہ وہ اولاد سے راجگان گوالیار کے تہا پارۂ الماس وزن مین نو مثقال تہا بابر بادشاہ کو نذر کیا تہا واللہ
اعلم بالصواب اور اب مینے مظہر الاخبار مین دیکہا ہے کہ اٹالیکے بادشاہ پاس ایک ہیرہ ہے چہہ
انچ طول مین اور عرض مین چار انچ اور عمق مین تین انچ مدت عمر گرامی اور سلطنت سراسر عظمت
مدت عمر انچاس سال چار مہینے گیارہ دن اور بموجب رشید الدینخانی مدت سلطنت پچیس سالی دو ماہ
پانچ روز از انجملہ تیرہ سال کسر قبل عزیمت ایران کے اور دس سال کسر بعد مراجعت ایران کے
اور تقریبا دو سال توقف کے ملک ایران مین اسباب انتقال اور تاریخ و مکان رحلت و مرقد منور
اور لقب بعد وفات اسباب انتقال اوترتے ہوے بام سے کتابخانہ کے پاون چوب سلاح چوبک
نکلی حتی کہ زینہ آخرین تک کسی جا اتفاق قرار کا نہ ہوا اس عارضہ سے ہمایون بادشاہ دو چہار روز
صاحب فراش رہا پس بمقتضاے لکل اجل کتاب ستارہ زندگی کا اوج حیات سے طرف

حضیض ممات کے میل کیا تاریخ وفات آخر روز شنبہ بقولے تیرہوین بقولے پندرہوین ربیع الاول کی سنہ ۹۶۳
نوسو تریسٹ کما قیل ع ہمایون بادشاہ از بام افتاد ؛ اور مکان رحلت بلدہ دہلی یعنے شاہجہان آباد مرقد
بھی شاہجہان آباد مین ہی لقب بعد وفات جنت آشیانی تاریخ اکبری مین لکھا ہی کہ ہوا خواہان دولت نے
اس واقعۂ ہایلہ کو تا پہونچنے خبر جانشین کو مسند خلافت کے اور جمع ہونے امرا کے جو کہ اطراف
ممالک مین تھے سترہ روز پوشیدہ رکہا ؛ اکبر بادشاہ کا بیان ؛ اسم گرامی کنیت لقب
اسامی سامی والدین ماجدین اسم جلال الدین کنیت ابو الفتح لقب ایام طفولیت فرخندہ خبر اور
عہد سلطنت محمد اکبر بادشاہ ابنیت بن ہمایون بادشاہ والدہ ماجدہ حمیدہ بانو بیگم مخاطب مریم مکانی
تاریخ اور مکان ولادت باسعادت اور جلوس اقبال مانوس تاریخ ولادت شب یکشنبہ پنجم رجب
سنہ ۹۴۹ نوسو انچاس نعم ما قیل ع بادشاہے کہ زشاہان جہان ؛ اکبرش نام و جلالش لقب است ؛
شب و روز و مہ و سال میلاد ؛ شب یکشنبہ و پنج رجب است ؛ مکان ولادت امرکوٹ مضافات
ٹھٹھہ سے تاریخ و مکان جلوس روز جمعہ دوم ربیع الثانی سنہ ۹۶۳ نوسو تریسٹ کما قیل کا منجش مکان
جلوس قصبہ تعلقہ کلانور صوبہ لاہور سے وقت جلوس عمر گرامی تیرا سال آٹھہ ماہ ستائیس ۲۷
روز قمری وکلاے ذوی الاحترام و وزراے عظام کا بیان اول بیرام خان خانخانان اور بعد
کشتہ ہونے خان مذکور کے بہادر خان اور اتکہ خان عرف شمس الدین محمد خان اور منعم خان
مخاطب بخطاب خانخانان اور خواجہ جہان اور مرزا عبد الرحیم خان خانخانان کہ اول خطاب
مرزا خان تہا خلف بیرام خان اور خان اعظم کوکا اور خواجہ عبد المجید مخاطب بآصف خان
اور مظفر علی مخاطب بمظفر خان کہ وہ نوکر و ن سے بیرام خان کے تہا اور مہم مقیم پر دکہبان

حرم محترم کا بیان مریم الدورانی خدیجۃ الزمانی اور رقیہ سلطان بیگم صبیہ ہندال مرزا
خلف بابر بادشاہ اور بعد کشتہ ہونے بیرام خان خانخانان کے سلیمہ سلطان بیگم کہ وہ خواہر
زادی ہمایون بادشاہ کی تہی اور صبیہ مرزا نور دین محمد کی ہوتی تہی کہ وہ خواجہ زادون سے
نقشبندیہ کے تہا اور ماں سلیمہ سلطان بیگم کی گلرخ بیگم صبیہ بابر بادشاہ کی تہی کہ حین حیات بابر بادشاہ نے
بیگم مذکور کو بیرم خان سے نامزد کیا تہا یہانتک کہ عہد مین اکبر بادشاہ کے بیچ قصبہ جالندر کے
سنہ ۹۶۵ نوسو پینسٹہ مین شادی عقد کی آئین سلاطین سے سرانجام پائی تہی لاکن تحصیل نہوئی
تہی کہ شہادت خان مذکور کی جلوہ ظہور کا دکہلائی بعد اس حادثہ ہائلہ کے اکبر بادشاہ نے بیگم مذکور کو
عقد ازدواج مین اپنے لایا اقبال نامہ مین ہی کہ بیگم مذکور موزون طبعیت تہی اور ساتہ تمام خوبیون کے
پیرایہ عصمت سے زیب آراستگی رکہتی تہی مخفی تخلص ہے بیت اوسکی یہ ہے کاکلت را من ز مستی رشتہ
جان گفتہ ام ، مست بودم زان سبب حرف پریشان گفتہ ام اولاد امجاد کا بیان
تین پسر محمد مراد اور محمد سلیم بادشاہ جہانگیر اور دانیال اور دو دختر شکر النسا بیگم اور آرام بانو بیگم
محمد مراد نے سنہ ایکہزار سات مین بسر مہم دکن مین قضاء ربانی اور عارضہ صحت سے رحلت کی اور محمد
سلیم مخاطب بجہانگیر بادشاہ سنہ ۱۰۱۴ ایکہزار چودہ مین زینت بخش سریر خلافت ہوا اور دانیال نے
بیچ سنہ ۱۰۱۳ ایکہزار تیرہ کے اوسی مہم مین افراط سے تجرع خمر کے ودیعت حیات کی خالق کائنات کو
بسونپا اور شکر النسا بیگم اور آرام بانو بیگم یہ دونو بہی بعد انقضاے ایام حیات کے اجل موعود سے سرشت
ممات کا چکہین ذکر ایران و توران اور روم کے بادشاہون کا بیان ہو جو معاصر اکبر بادشاہ کے ہے مملکت
ایران مین جب اکبر بادشاہ ظل الہی نے سنہ ۹۶۳ نوسو تریسٹہ مین بعد رحلت پدر کے جلوس فرمایا اور بعد جلوس

حوالی پر زور آیا اور ہاتھم باکے جنجی خان والی توران اور حاجی سلیمان اور عبد اللہ خان خوانین ترکمن
کارزار کرکے فتح و فیروزی پائی اور متصل اسکے سلطان سلیمان خوندکار روم سے کہ وہ واسطے تاخت و
تاراج ایران کے آیا تھا اوسکو بھی منہزم و مقہور کیا اور کردستان بغداد اور خورستان کو خوب تنبیہ کی
اور خان احمد گیلانی کو قلعہ مین محبوس فرمایا مین بعد گرجستان اور شروان اور گیلان اور رستمدار اور
ولایت قندہار اور زمین داور اور کرم سیر اور تفلیس تمامی بلاد تصرف مین اولیاے دولت اسکے آئے
پس سنہ ۹۸۴ نو سو چوراسی مین اخرامان روضہ رضوان کا ہوا بعد اوسکے پسر دوم شاہ طہماسب مغفور کا اسمعیل مرزا
اوسی سال بیالیس برس کی عمر مین جلوس فرمایا چونکہ یہ سفاک اور خونریزی مین بے باک تھا ایکسال چند ماہ
سلطنت کو گذرے تھے کہ سنہ ۹۸۵ نو سو پچاسی مین اول ہی اوسکی پری خانم بنت شاہ طہماسب صفوی نے
بعض امرا کو اپنا کیا پس تئیسوین ۲۳ شب کو ماہ رمضان کی لونڈیان پری خانم کین مرزا اسمعیل سے اتفاق کرکے
ترکیب مین فلونیا کی کہ یہ برروز معتاد مرزا اسمعیل کا تھا حسب الحکم خانم مذکور کے مرزا اسمعیل کو زہر دیا
پس چوبیسوین ۲۴ تاریخ جب روز روشن ہوا مرزا مذکور نے انتقال کیا اور صاحب کتاب محواسے تاریخ عالم آرا
کے ایسا لکھا ہی کہ اسمعیل مرزا سلاطین صفویہ سے سنت جماعت تھا چونکہ اوسنے شیعہ طریقہ کو علما سے
اکے بحث کرکے اوٹھا دیا تھا اور منادی کی تھی کہ بعد الیوم جو کوئی رفض کریگا علما سنت جماعت کے
بے تحاشی اوسکو قتل کرینگے چنانچہ اہل تشیع اوسکو ذکر خیر سے یاد نہین کرتے ہین بلکہ برا کہتے ہین
سبب اوسکے قتل کرنے اور زہر دینے کا یہ ہی یعنے اختیار کرنا مذہب اہل سنت و جماعت کا اور منع
کرنا بدعت کا رحمۃ اللہ علیہ اور بعد اسمعیل مرزا کے پسر نخستین شاہ طہماسب کا کہ وہ برا بھائی اسمعیل
مرزا کا موسوم بشاہ سلطان خدابندہ تھا بعلت بہادری اسمعیل مرزا کے سریر سلطنت کو مزین کیا

اور ہمشیرہ کو اپنی جسنے اسمعیل مرزا کو زہر دیا تہا کہ خون ناحق گلوگیر اُس بدنہاد کا تہا بدظن ہوکر قتل کیا
پس شاہ سلطان محمد خدابندہ نے قریب بارہ برس کے سلطنت کی بعد اسکے علت سے عدم بصارت کے
خلف عالی مقدار اوسکا شاہ عباس ماضی واسطے مصلحت مملکت اور صلاح دولت کے حین حیات پدر
بزرگوار اپنے علم فرمانروائیکا بلند کیا اور پدر والاقدر نے بھی امر سلطنت کا خلف الصدق کو ساتھ
خوشی کے مفوض فرمایا اور تاج موروثی اوسکے سر پر رکہا پس دسوین سال جلوس پسر نیکو سیر کے
شاہ سلطان محمد خدابندہ نے رخت ہستی کا جہان فانی سے طی کیا اور ملک توران مین
پیر محمد خان اور چونکہ اُن روز دن عبداللہ خان پسر سکندر خان نے استیلا پایا تہا اپنے تئین سلطنت
پر خاستہ کرکے بخارا کو متصرف ہوا پیر محمد خان نے سلطنت بلخ پر قناعت کرکے بعد چندے سنہ ۹۷۴ نوسو
چوہتر کے منزل اپنی دار البقا مین کی اور جوانمرد خان بن کوچم خان نے سمرقند پر استیلا پایا
پس ابوالخیر نام پسر اوسکا پدر سے مخالفت کرکے عبداللہ خان بن سکندر خان کو سمرقند پر لایا بعد
وصول عبداللہ خان نے جوانمرد خان کو مقید کرکے قتل کیا اور ابوالخیر کو بھی روانہ ملک عدم
فرمایا پس سکندر خان پسر جانی بیگخان جو باپ عبداللہ خان کا تہا سنہ ۹۸۷ نوسو ستاسی مین مسند پر
جانی بیگخان کی متمکن ہوا اور سنہ ۹۹۰ نوسو نود مین طومار زندگی کا لپیٹا بعد اوسکے جب عبداللہ خان ابن
سکندر خان سلطنت پر مستقل ہوا وہ مصالحہ کہ خوانین توران نے شاہ ایران شاہ طہماسپ سے کیا تہا
نقض عہد کرکے خراسان پر غالب آیا اور سنہ ۹۹۴ نوسو نود وچہار مین ہرات کو مسخر کیا واضح ہو کہ بعد
تسخیر ہرات کے عبدالمومن خان نے خدمت مین اپنے پدر کی التماس کیا کہ بعد اسکے جو مملکت کہ سعی
سے میری مفتوح ہو تعلق میرے سے رکہے پدر نے قبول کیا پس عبدالمومن خان نے لشکر

مشہد مقدس پر پہنچا اور سنہ ۹۹۸ نوسو اٹھانوے مین بعد محاجرہ وجدال وقتال کے مشہد مقدس کو لے لیا او
ر سنہ ۱۰۰۲ ایکہزار دو مین نیشاپور اور سبزوار کو متصرف ہوا ان فتوحات سے نخوت اور غرور زیادہ ہوگیا
مقام عصیان مین آیا چاہا کہ اسکو بھی قید کرے وہ خبردار ہوکر درپے حفاظت اپنی اور مدافعت اسکے
کوشش کی کچھ فایدہ نہوا حتی کہ اطوار ناہنجار سے فرزند ناخلف کے ملک سمرقند مین جاکر سنہ ۱۰۰۶
ایکہزار چھ مین سرانجام سفر عدم کا کیا مورخون نے تاریخ اس واقعہ کی قیامت قایم شد کہی ہے اور
ولایت روم مین سلطان سلیمان کہ اسنے سنہ ۹۶۹ نوسو انہتر مین شاہ طہماسپ سے صلح کی تہی چنانچہ الصلح خیر
تاریخ اسکی ہے حسب سنہ ۹۷۴ نوسو چوہتر مین معزالیہ نے وفات کی بعد اس واقعہ کے فرزند سلطان متوفی کا سلطان
سلیم ثانی نے جلوس کیا پس سلطان مراد ثالث بن سلطان سلیم ثانی قایم مقام پدر ہوا بعد سلطان
محمد ثالث بن سلطان مراد ثالث نے زمام سلطنت کی اپنے اختیار مین کی اور سنہ ۱۰۱۲ ایکہزار بارہ مین
سوا پس سلطان احمد اوسی سال تخت پر بیٹھا واضح ہو کہ مصالحہ مذکور حیات تک سلطان سلیمان کے
برقرار رہا پہر سلطان سلیم او سلطان مراد نے بھی تا آخر عہد شاہ طہماسپ کے بدستور جد و پدر اپنے عمل فرمایا
مگر بعد رحلت شاہ طہماسپ کے نقض عہد کیا ؛ بادشاہان ہند و دکن کا بیان ؛ جو معاصر اکبر شاہ کے تھے
واضح ہو کہ عہد مین اکبر بادشاہ کے تمام ممالک ہندوستان کا تصرف مین اولیاے دولت قاہرہ کے تھا
ہند مین کوئی بادشاہ معاصر نتہا مگر نواح دکن مین نظام شاہیہ سے جیسا کہ مذکور ہوا حسین نظام الملک
اور بعد رحلت اوسکے سنہ ۹۷۳ نوسو تہتر مین مرتضی نظام الملک ہوا اور ملک عماد الملک کا اپنے تصرف
مین کیا پس سنہ ۹۹۵ نوسو پچیانوے مین پسر اوسکا حسین نام قلعہ دولت آباد مین مقید تہا کمک و
استعانت سے بعض ارکان دولت کے قید سے نکلکر بے جنگ وجدال قلعہ احمد نگر پر قابض و متصرف ہوا

اور پانکوا من ما خلف لیے ضرب سے لاتون اور نوک خنجر وغیرہ کے خوب نرم کیا اور جب وہ ان شدائد سے
نیم جان ہو گیا حمام گرم مین ڈالکر بند کر دیا ہنوز ایکسال کا عرصہ نگذرا تہا کہ شامت سے اسکی آپ ہی جادہ
پیمانہ عدم کا ہوا اور سنہ ۹۹۶ نو سو چہیانوے مین اسمعیل نظام الملک خلف برہان نظام الملک مساعی حمید سے
جمال خان دکنی کی جلوس کیا جمال خان چونکہ مہدوی مذہب تھا ظاہر مین ... اسمعیل نظام الملک
کو بہی اپنے مذہب مین لایا اور حکم کیا کہ قوم عرب سے اور عرب زادہ سے کوئی احمد نگر مین نرہے اور ایسا
حکم دیا کہ بعد تین دن کے جسکو پاوین مار ڈالین اور مال وعیال اسکا تصرف مین لا دین ...
محمد قاسم مولف تاریخ فرشتہ جملہ مردمان اخراجی سے تہا کہ تین سو دو آدمیون سے نکلکر بیجاپور
چلا گیا اور برہان نظام الملک پدر اسمعیل نظام الملک کہ وہ قبل اسکے خدمت مین محمد اکبر بادشاہ کی
جا کر منصب پیدا کیا تھا بعد وصول اس خبر کے اکبر بادشاہ نے اوسکو رخصت فرمایا کہ دکن کو جا کر جمال خان کو
تنبیہ کرے اور بندوبست سلطنت کا بجا لاوے بموجب اس حکم کے چنانچہ برہان نظام الملک دکن مین آیا
اور چونکہ پسر اوسکا اسمعیل نظام الملک مذہب مہدویہ کا اختیار کیا تہا اوسکو حکم قتل کا فرمایا اور جو ظلم
اور جبر کہ جمال خان سے قوم عرب وعجم پر ہوا تہا کما تدین تدان برہان نظام الملک نے
غلامان حبشی اور دکنی اور اہل مذہب مہدویہ پر وہ چند اوسکا عمل کیا اور بعد کامرانی کے سنہ ۱۰۰۳ ایکہزار
تین مین رخت ہستی کا لپیٹا بعد اوسکے بیٹا اوسکا سلطان بہادر پسر شاہ علی نظام الملک جو قلعہ احمد نگر
مین تہا مگر جب ملازمان دولت اکبر بادشاہی سنہ ۱۰۱۰ ایکہزار دس مین قلعہ مذکور پر متصرف ہوئے
شاہ علی مذکور کہ دسوان بادشاہ اور آخرین حلقہ سلسلہ نظام شاہیہ تہا اسیر و مقید ہوا اور عادلشاہیہ سے
آیندہ مذکور ہوگا اور قطب شاہیہ سے ابراہیم قطب شاہ بہائی جمشید قطب شاہ کا قایم مقام برادر ہوا

اوسکے پسر کلان کو اپنے توہم سے داعیہ سلطنت کے قلعہ گولکنڈہ مین اول محبوس پہر مسموم کیا باقی
آیندہ قلمی ہوگا اور عماد شاہیہ سے جیسا کہ گذرا دریا عماد شاہ سنہ ۹۶۷ نوسو سڑسٹہ مین بساط ہستی کا
اوٹھایا بعدہ اوسکے پسر برہان عماد شاہ کہ وہ ہنوز طفل تہا تفال خان نام ایک غلامون سے کہ صاحب
مدار سلطنت کا تہا چندے اوسکو تخت پر بٹہلا کر حکمرانی کی آخر کار برہان شاہ کو مع دونو کے
اوسکے قلعہ نرنالہ مین محبوس کر کے آپ جہنڈا سلطنت کا بلند کیا اور فرمایا کہ خطبہ نام سے
اپنے پڑہین حتی کہ مرتضی نظام شاہ شہرت سے خلاص کرنے برہان عماد شاہ کے لشکرکش ہوا
اور تفال خان کو مع پسر اوسکے دستگیر کر کے ایک قلعون سے تعلقات اپنے بہجوا دیا کہ وہان سے
دار الملک عدم کو پہونچا دین پس سلسلہ عماد الملک کا منقرض ہوا اور ملک عماد الملک کا تصرف مین
نظام شاہیہ کے آیا اور بریدشاہیہ سے بیان انکا آگے اویگا ؛ ممالک مفتوحہ اور تواریخ فتوحات +
واضح ہو کہ سنہ ۱ مین جلوس والا کے قلعہ سرہند کا ساتہہ تمامی ولایت کے اور سنہ ۸ آٹہہ مین
ولایت کہکرا کہ درمیان دریا سندہ و بہت کے ہی اور بیجا گڑہ اور سنہ ۹ نومین ولایت گندوا
اور چور اگڑہ اور سنہ ۱۸ اٹہارہ مین گجرات اور سنہ ۱۹ انیس مین قلعہ پٹنہ اور ملک بنگالہ اور سنہ ۲۱ اکیس مین
سرحد دالو گڑہ اور سنہ ۲۸ اٹہائیس مین سنبل و ٹہٹہ اور ملک سندہ و مالوہ اور سنہ ۲۹ انتیس مین
قلعہ بہروچ اور سنہ ۳۱ مین کشمیر اور سنہ ۳۷ سینتیس مین اوڈیسہ اور جونہ گڑہ اور سومنات
یہ تمامی علی الترتیب والتوالی بموجب ایام ولیالی تصرف مین اولیان دولت اکبر شاہی کے آئی
اور اسی سنہ مین دولت سورٹہہ پر تسلط اولیاء دولت کا ہوا اور سنہ ۴۰ چالیسمین قلعہ قندہار کا
مظفر حسین مرزا نے کہ سبب اوسکا ذیل مین مذکور ہوگا ناسبان اکبری کو سونپا اور سنہ ۴۱ اکتالیسمین

ملک برار کا متعلقہ دکن اور سنہ ۴۲ بیالیس مین قلعہ ماندہ اور گورنا وغیرہ متعلقہ برار اور سنہ ۴۵ پینتالیسمین
بلدہ برہانپور اور قلعہ آسیر اور قلعہ احمدنگر اور مالی گڑہ اور سنہ ۴۶ چھیالیسمین قلعہ ترنبک اور قلعہ کالندر
اور سنہ ۴۷ سینتالیسمین قلعہ جمود اور قلعہ گوالیر متعلقہ صوبہ پنجاب اور سنہ ۵۰ پچاسمین قلعہ انڈا اور وجہ
متعلق ہونے قندہار کی تعلقہ ہندوستان سے اور سبب آنے مظفر حسین مرزا اور رستم مرزا کا
کیا ہی
ہندوستان مین اور سپرد کرنا قلعہ قندہار کا اکبر بادشاہ کو جس نہج پر کہ اربابِ تواریخ سلف نے رقم
حکومت
مجملاً بموجب سید خانی کے نوکر یزخانہ نامہ نگار کے ہوتا ہی واضح ہو کہ جب شاہ طہماسپ نے عہد مین اپنے ایالت اور
قندہار کی سلطان حسین مرزا خلف بہرام مرزا برادرزادہ کو اپنے مفوض کیا تہا بعد رحلت مرزا مذکور کے
سمعین
فیمابین مظفر حسین مرزا اور رستم مرزا ہر دو اخلاف مرزا مرحوم کے نفاق آیا اور خلاف سنہ اسی اور اول جلوس
حاکم
شاہ عباس ماضی کے بعضی مغویون نے ہر دو مرزا اودن کو ترغیب دیا کہ ہرات جو تختگاہ قدیم خراسان کا ہی
جلوس کرنا اور وہان سے متوجہ عراق کے ہونا اگرچہ یہ سخن غرض گو ہونا سند خاطر مرزا اودن کا نتھا
... لکہا ہی کہ شیاطین نے یہ سخن بطور مذکورات کے سمع مین شاہ عباس ماضی کے پہونچایا اور وہ
اسی بات سے متفکر تہا کہ اسی اثنا مین ازبک اور دوسرے افاغنہ کہ معاندان قدیم تہے جب دیکھے
فیمابین مرزا اودن کے خلاف پڑا ہی وقت کو غنیمت جانکر ہر کوئی ہر طرف سے حرکتمین آیا اس واسطے
سید ماہدی صاحب کتاب سید خانی کا کہ جسکا یہ ترجمہ ہی در روہ جو چاہی قرابت کا خاندان صفویہ سے
اور خاندان گورکانیہ سے اپنی کتاب مین جا بجا لکہتا ہی واسطے نہ گم ہونے نام ونشان انکا یہان بہی لکہا ہی
اور انہی قرابت کا اظہار کیا ہی نامہ نگار نے بہی ایما کیا یعنی مرزا رستم بیگ خلف سلطان حسین مرزا ے
مذکور ابن بہرام مرزا کہ وہ برادر حقیقی شاہ طہماسپ کا تہا سنہ ۳۹ انتالیس جلوس اکبری مطابق سنہ ... اکبر ...

ایک ہیں ساتھہ چہوٹے بہائی اور چار فرزند اپنے مع ایکہزار چار سو جوانان قزلباش کے موطن کو جلال آباد
اکبر بادشاہ کے پہونچا اور سو گہوڑے عراقی اور بہت سا جواہر اور اکثر تحفہ اور نوادرات بطریق
رہ آورد کے گذرانے اکبر بادشاہ نے بعد تعظیم و تکریم کے پانچ ہزاری منصب پانچ ہزار سوار
دو اسپہ سہ اسپہ کہ یہ اقصیٰ مراتب عنایت کا تہا اور اس زمانہ میں کوئی اس منصب سے زیادہ سرفراز
نہوتا تہا معزز فرمایا حاصل یہی کہ مرزائے مذکور مع برادر وہمراہی قریب بیس ہزاری منصب کے کامیاب ہوا
اور حکومت صوبہ ملتان اور بلوچستان کی مرزائے مذکور کو ملی بعد اسکے سنہ ۱۰۰۱ ایکہزار ایک میں مظفر حسین مرزا
کلاں برادر رستم مرزا شاہ بیگ خان کوکہ حسب الطلب مرزائے مذکور کے اکبر بادشاہ نے روانہ کیا تہا اور قلعہ ملک
حوالی خان مذکور کے کر کے مع اپنے فرزندوں دو ہزار سوار قزلباش سے انجمن اقبال حضور میں اکبر
بادشاہ کے آیا اور بدستور برادر مذکور الصدر کے اسپان عراقی اور جواہر ثمینہ اور اجناس نفیسہ گذرانے
پس اکبر بادشاہ نے بہی بعد لوازم احترام کے بدستور رستم مرزا کے منصب جاگیر واسطے اوسکے مقرر فرمایا

مدت عمر گرامی و سلطنت سراسر عظمت ؛ مدت عمر چونسٹہ سال گیارہ مہینے سات دن قمری مدت
سلطنت اکاون سال دو ماہ دو روز ؛ سبب انتقال اس جہان فانی سے اور تاریخ و مکان رحلت
و مرقد منور و لقب بعد وفات ؛ اسباب انتقال جب عارضہ نے ذات مقدس
میں راہ پائی مزاج کو مرکز اعتدال سے پہرا رفتہ رفتہ اسہال ہوا اطبا علاج سے
عاجز آئے اکبر شاہ نے رحلت کی تاریخ وفات شب چہارشنبہ بارہوین جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴
ایکہزار چودہ کما قیل ؏ الف کشند ملایک ز فوت اکبر شاہ ؛ مکان رحلت اکبر آباد جائے مرقد سکندرہ
آباد لقب بعد وفات عرش آشیانی جہانگیر بادشاہ کا بیان ؛ اسم گرامی اور کنیت اور لقب

اور اسامی سامی والا بن ماجدین نام نور الدین محمد عرف شہزادہ سلیم لقب بعد سلطنت جہانگیر بادشاہ

کنیت
بن اکبر بادشاہ اور ابو المظفر اسم والدۂ ماجدہ مریم مکانی تاریخ ومکان ولادت تمامی سعادت اور

احسن
جلوس اقبال مانوس تاریخ ومکان ولادت روز چہارشنبہ ہفتم یا ہیجدہم ربیع الاول سنہ ۹۷۷ نوسو ستتر

ماقیل ع دُرِ شہوار لجۂ اکبر ایضاً گوہر درج اکبر شاہ ● تاریخ ومکان جلوس پنجشنبہ بیسوین جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴

اکیہزار چودہ نظم ماقیل ع ز نور محمد جہان شد منور ● وقت جلوس عمر شریف سینتیس سال تین ماہ تین روز

مکان جلوس بلدہ اکبرآباد وکلائے ذوی الاحترام اور وزرائے عظام پہلے سن جلوس والا کے شریف خان پسر

عبد الصمد شیرین قلم پر منصب وکالت کا قرار پایا اور خطاب امیر الامرا عنایت ہوا اور مرزا غیاث بیگ مخاطب

اعتماد الدولہ شرکت سے وزیر الملک کے ساتھ وزارت کے مامور اور سنہ ۲ دو جلوس مین امر جلیل القدر وزارت اور

وکالت کا جعفر بیگ قزوینی المخاطب باصف خان سے متعلق ہوا اور حسب الالتماس خان مذکور کے حکم

ہوا کہ خواجہ حسن تربتی دخیل مہمات وزارت رہے اور سنہ ۴ چار مین روانگی آصف خان کی ساتھ

اتالیقی بادشاہزادہ پرویز کے دکن کو مقرر ہوئی پھر وزارت اعتماد الدولہ کو مفوض ہوئی اور سنہ ۱۶

سولا مین انتقال سے اعتماد الدولہ کے خواجہ مذکور پر تقرر پائی اور سنہ ۱۰۲۱ دس سو اکیس مین ضمیمہ نظامت

صوبہ لاہور کا وکالت اور مدار جمیع مہمات کا متعلق آصف خان خلف اعتماد الدولہ سے ہوا اور

وزارت بدستور خواجہ مذکور پر بحال واضح ہو کہ مرزا غیاث بیگ خلف خواجہ محمد شریف کہ وسے بس

اشراف واعیان سے طہران کے تھے سابق سے ذی منصب تھے تک وزیر حاکم خراسان کے تھے بعد اسکے

خاص وزارت شاہی بھی وہان پائی تھی پردگیان حرم محترم کا بیان جیسے محل سنہ ۹۹۲ نوسو بیانوے مین

صبیہ راجہ بھگوانداس کی اور سنہ ۹۹۴ مین صبیہ اودیسنگہ پسر مالدیو کی اور سنہ ۹۹۷ نوسو

ستیانوے مین صبیہ خواجہ حسن دلد زین خان اور سنہ ۱۰۱۶ ایکہزار سولا مین صالحہ بانو مخاطب بادشاہ محل
بنت قاسم خان اور ایسی سال بیٹی جگت سنگہ ولد مانسنگہ کی اور سنہ ۱۰۱۹ ایکہزار اونیس مین
تقریب ہے کہ اقبال نامہ مین مذکور ہی نورجہان بادشاہ بیگم صبیہ اعتماد الدولہ صاحب کتاب اقبال نامہ سے
یون زیب رقم کرتا ہے کہ آنا فانا مدارج عزت و اقبال و معارج جاہ و جلال بیگم کے ترقی اور بلندی پر
تہے اول نور محل خطاب ہوا پہر نورجہان بادشاہ بیگم ہوئین تمام خویش و اقربا اور منتسب بیگم انواع مراحم
نوازش سے اختصاص پائے تہے یہانتک ملازمان و غلامان او رخواجہ سرایان اعتماد الدولہ کے
ہر کوئی منصب خانی او رخطاب سے سرفراز تہا اور دایہ دل آرام نام کہ اسنے دود پلایا تہا صدارت
عورات کی طرف اوسکے رجوع ہوی مدد معاش لیے یون پردہ نشینون کو کہ مرحمت ہوتی تہی صدر
الصدور مہر سے اوسکی معتبر رکہتے تہے غرض سوا خطبہ کے تمام لوازمات بالقوہ سلطنت کے
سب بیگم سے فعل مین آئے تہے لکہا ہی کہ بیگم بہت عالی ہمت ہین جو کوئی پناہ درگاہ مین اوسکے
لیجاتا تہا کامیاب مطالب ہوتا تہا اور سب ظلم و ستم سے محفوظ رہتا تہا جہانکوئی بیکس لڑکی
ہوتی تصدق اوسکے جہیز لطف فرماتے تہی عہد دولت مین اپنے صاحب کتاب لکہتا ہی پانسو
یتیمہ مرا ر تا کتخدا لڑکیون کی شادی کروادی تہی اور بیگم موصوف صاحب طبیعت ذی تصرف
تہی چنانچہ اقمشہ مین بابا اینات دودامی اور پنچ تولیہ کہ یہ قسم سے پارچہ ہین یہان انکا رواج
ان لفظون کو ہمارے کانون نے سنا فرماشی اوسکی ہی اور پیشواز کہ یہ متعارف ملبوس عورتونکا
ہی مخترع اوسکا ہی اور فرش چاندنی اور سقف خانہ یہ بہی اختراعات سے اوسکے ہی کہ بس مقبول صاحب
طبعون کا ہی اور یہ بہی راقم نے سنا ہی کہ سابق مین لوگ لفظ تما کو پیا کرتے تہے ایک وقت

بیگم نے قلیان کا حکم کیا تا بہ خواص کے قند آلودہ تھے اوسیطرح تیار کرکے تیار کیا بیگم نے ایکدو دم کھینچکر پیا
کہا کہ آج اسکا ذائقہ اچھا پایا جاتا ہی کنیز سے دریافت کیا جب معلوم ہوا فرمایا کہ تہوڑا سا قند اور تہوڑا سا تمباکو
ملا کر تیار کرتے ہیں اسکا رواج ہوا اور پہچوان لی نکا یہ بھی ایجاد بیگم کی ہی اور ایسا ہی گوشزد نامہ نگار
ہی کہ قبل سے پان کو سب لوگ بغیر چونہ کے استعمال کرتے تھے ایک روز بیگم بالائے بام
کہڑی ہوئی تہی اوگال پان کا جو پینک دیا وہ جائے رنگین سرخ ہوگئی نگہ جو کی کہا یہ کیا ہی
پہر کنیزون خدمت گذارون کو چونہ ملا کر پان کہلائے منہ سبکا رنگین ہوگیا اسکا بھی رواج اسی
سے طبیعت بیگم کے ہی اور صاحب سخن ☩ اولاد امجاد کا بیان ☩ ستا فرزند یا پانچ پسر خسرو اور پرویز
اور محمد خرم مخاطب شاہجہان اور جہاندار اور شہریار دو دختر سلطان النسا بیگم اور بہار بانو
بیگم خسرو کو جہانگیر بادشاہ نے اوسکو شاہجہان کے حوالہ کیا تہا سنہ ۱۰۱۶ھ میں جہانگیر میں ملازمون نے
شاہجہان کے خفا کر کے دار الملک عدم کو روانہ کیا نعش اوس مرحوم کی ساتھ کمال تعظیم و تکریم کے
میان شہر برہانپور سے نکالکر دفن کئے افسوس ورود اس واقعہ کا سنہ ۱۰۳۵ ایکہزار پینتیس میں
ہی لیکن ذہن میں راقم کے یہ نہین آتا کہ بڑے کو چہوٹے کے حوالے کسطرح پر کیا اور پرویز عارضہ
جسمانی کے راہی دار البقا کا ہوا علی ہذا جہاندار نے بہی اس جہان فانی سے رحلت کی اور احوال
بیچ شہریار کے ایسا لکہا ہی کہ بعد وفات جہانگیر بادشاہ کے آصف جاہ اور باقی ارکان دولت
بادشاہی نے داور بخش پسر خسرو کو وقت مصلحت کے بادشاہی پر برخاستہ کرکے موسع
جبکہ ہی کہ وہ مکان انتقال جہانگیر بادشاہ کا تہا عازم لاہور ہوئے اور شہریار کہ لاہور میں
تہا بعد محاربہ کے دن سے مغلوب و متحصن اور گرفتار ہو کر مکحول ہوا اور اپنے چند روز میں

فرمان سے شاہجہان بادشاہ کے سنہ ۱۰۳۷ ایکہزار سینتیس مین شہریار کو مع داوربخش اور گرشاسپ کے
کہ یہ ہر دو پسر خسرو کے تھے اور ہوشنگ اور طہمورث کو کہ یہ ہر دو ولد دانیال بن اکبر بادشاہ کے تھے
طرف ملک عدم کے روانہ کئے محمد خرم مخاطب بشاہجہان زینت افزاے اورنگ جہانبانی ہوا ✤ ایران
اور توران اور روم کے بادشاہون کا بیان ✤ جو معاصر جہانگیر بادشاہ کے تھے ملک ایران مین ابو المظفر
شاہ عباس ماضی کہ زمانہ ولادت اسکا سنہ ۹۸۸ نوسی اٹھاسی ہی سنہ ۹۹۶ نوسی چھیانوے مین بستر فنا سے
والد شاہ سلطان محمد خدابندہ ابن شاہ طہماسپ کے زینت افزاے سریر خلافت ہو کر سنہ ۱ جلوس
مین قلعہ نہاوند اور بلدہ تبریز اور سنہ ۱۹ انیس مین قلعہ گنجہ اور تفلیس اور باب الابواب اور شماخی
فتح کیا اور اموال مکتسبی کو اپنے وقف حضرات چہاردہ معصوم رضی اللہ عنہ فرمایا اور بغداد اور
حلہ اور نجف اشرف اور کربلاے معلی کو جو عہد مین شاہ اسمعیل کے تصرف مین صفویہ کے آئے تھے اور بعد
رحلت شاہ اسمعیل کے سلطان روم نے استرداد کیا تھا پھر سنہ ۳۷ جلوس مین اپنے عہدہ تصرف مین لائے ملک
توران کے سنہ ۱۰۰۷ ایکہزار سات مین عبد المومن خان سمرقند مین تخت پر خانی کے بیٹھا اور اعمام و اعاظم
سے ہر ایک کو بقول الاقارب کالعقارب کہ شطہ رشد کا تھا یا ان سے گرا دیا اور چوب بے ہوا مغز سے
دودمان اپنے نکالا اور بالکل منع قطع رحم کا خیال نکیا الغرض جب خان مشار الیہ بخارا سے روانہ
بلخ ہوا اثناے راہ بعض محمدیون کہ وہ نامبردہ سے رنج آزردہ خاطر تھے ایک آزخم تیر سے ہلاک کر ڈالا تاریخ
قتل خان معقول کی کسو ایک شخص نے بطریق تعمیہ کے بدبخت سر بریدہ پائی ہی اسکی یہ پایا جاتا ہی کہ یہ واقعہ سنہ ۱۰۰۶
ایکہزار چھ مین گذرا ہوا اور بعد کشتہ ہونے عبد المومن کے پیر محمد خان کہ اہل قرابت سے خان مذکور کے تہا بخارا مین
وہان کے لوگون نے مسند خانی پر بٹھایا اور بعضے آدمی اور امراء دولت نے دو برس کے شیرخوار

بچے کو اوسکے قبول کیا اس حال میں زوجہ نے برادر عبد اللہ خان کی آہ کیا کہ عبد اللہ سلطان کا بیٹا سزاوار
حکومت کے ہی اور اوسکو بیٹے ملاحظہ سے عبد المومن خان کے بیچ محل عورتوں میں پالا ہی اور محل میں پرورش کی ہی جب
وہ اب تک دہ ۰ لباس میں لڑکیوں کے ہی پس حسب الاظہار اوس بی بی کے اس طفل خانہ نشین عزلت گزین کو
اعیان سلطنت وارکان دولت نے عبد الامین خان ملقب کر کے بلخ میں مسند نشین کیا اور ہرات میں دین محمد خان مشہور
تیم خان خلف جانی بیگ خان خواہر زادہ عبد اللہ خان کا کہ بیچ زمانہ عبد اللہ خان اور عبد المومن خان کے حکومت
بعض بلاد خراسان کی رکہتا تہا اشتہار سے خبر قتل عبد المومن خان کے مسند خانی پر جلوس کیا [illegible]
میں افواج شاہ گردون اساس شاہ عباس ماضی کی ہی واسطے استخلاص مشہد مقدس اور نیشاپور کے
پہونچی تہی چونکہ دماغ دین خان مذکور کے ہوا خانی کی جا کی تہی حوالی بلدہ ہرات میں شاہ عباس ماضی سے
کارزار کیا اور عین محاربہ میں زخمی ہو گیا جنگ گاہ سے باہر نکل کر ودیعت حیات کی سونپا اور مسمی
باقی سلطان برادر دین محمد خان مذکور کا کہ وہ جنگ گاہ میں ہمراہ تہا فرار کر کے خدمت میں پیر محمد خان کی
پہونچا اور پیر محمد خان آنے کو اسکے گرامی جانکر حکومت سمرقند کی اوسکو ارزانی رکہی باقی سلطان کو حسب
الیسی مملکت سمرقند کی تاہد آنی رفتہ رفتہ سلطنت کی ہوس سے اپنے تئین سابقہ خانی کے ملقب کیا
پیر محمد خان اس بات سے مشوش و پریشان ہو کر سمرقند پر لشکر کش ہوا آخرالامر باقی سلطان نے ہر چند مصالحہ کا
التماس کیا لیکن درجہ پذیرائی کا نہ پایا جب باقی سلطان مصالحہ سے مایوس ہوا مستعد قتال ہوا حسن اتفاق
اکثر امرا پیر محمد خان کے باقی سلطان سے مل گئے پس عین محاربہ میں مجروح ہو کر اس درجہ کو پہونچا کہ بقید
میں لشکریان باقی سلطان کے گرفتار آیا اور اسیوقت حکم سے باقی سلطان کے قتل ہوا اور سنہ ۱۰۰۱ ایک ہزار
میں باقی خان بہائی دین محمد خان کا ماوراء النہر میں علم استقلال کا بلند کر کے سات برس حد

سنہ ۱۰۱۴

برادر اوسکا

سنہ ۱۰۱۴ ایکہزار چودہ میں راہی عالم بقا کا ہوا بعد اسکے ولی محمد خان مسند خانی پر جلوس کیا اور
ملک سمرقند کا امام قلی سلطان خلف دین محمد خان کو دیا اور بلخ وغیرہ نذر محمد سلطان چھوٹے بھائی
امام قلی سلطان کو عنایت کیا اور واسطے ہر ایک کے اتالیق تعین فرمایا پس امام قلی سلطان نے اتالیق کو اپنے
قتل کر کے طریقہ مخالفت کا اختیار کیا دو سال تک درمیان انکے دار و مدار رہا آخر کار حکام ہر دو
لشکر کا ساتھ مقابلہ کے پڑا چونکہ اوسدم امام قلی سلطان نے طاقت جنگ کی اپنے مین نپائی عذر خواہی سے
پیش آیا قضا کردگار ایک شب دو تین مور پانس بن سے یعنی کھیت نی کے نکلے اور اردو مین ولی محمد خان
کے جا پڑے شور عظیم اوٹھا ولی محمد خان تصور شبخون کا کر کے ایکطرف کو چند معتمدون کے اپنے
کنارہ کر گیا جب آدمی لشکر کے سراپردہ پر ولی محمد خان کے پہونچے اور اوسکو نہ دیکھے بارگاہ مین امام قلی
سلطان کے آئے سلطنت کی تہنیت دی ولی محمد خان بعد نظارہ کرنے انجمن حوادث کے عازم
ملک ایران کا ہوا اور ملک روم مین جیسا کہ رقم پایا سلطان احمد چہرہ آرا شاہد سلطنت کا تھا
سنہ ۱۰۲۶ ایکہزار چھبیس مین وہ نور دار البقا کو روانہ ہوا اور اسی سال سلطان مصطفی نے سریر حکومت کو
مزین کیا لیکن بعد تین مہینے کے دست بردار ہو کر سلطنت سے درگذر فرمایا اور سلطان عثمان اوسکی
جای پر بیٹھا تخت انقلاب کہ وہ بھی سنہ ۱۰۳۱ ایکہزار اکتیس مین ہوا بعد اسکے پہر سلطان مصطفی بن سلطان
محمد دوسری دم تخت پر جلوس کیا مگر اجل نے مہلت نہ دی بعد ایکسال کے ہو الیہ سنہ ۱۰۳۲ ایکہزار بتیس
مین رحلت کی پس سلطان مراد رابع بن سلطان احمد ہوا باقی آیندہ + ہند و دکن کے بادشاہون کا بیان
جو معاصر جہانگیر بادشاہ کے تھے تمام ملک ہندوستان کا تصرف مین ملازمان جہانگیری کے تہا مگر دکن مین
نظام شاہی سے اگرچہ کوئی نہتا فقط ملک عنبر غلام حبشی بیجاپوری کہ وہ عہد مین شاہ علی

نظام الملک کے اپنے کو مدار المہام کیا تھا قلعۂ دولت آباد کو دار الامارت اپنا قرار دیکر قلعۂ مذکور مع نواحی
اسکے تصرف مین رکہتا تھا اور عادلشاہیہ سے جب کہ گذرا اسمعیل عادلشاہ عہد مین اسد خان لاری کے کہ
سپہ سالار لشکر تہا ایک معارکین محمد قاسم برید کو حالت مستی مین وبیہوشی خوابمین چارپائی سمیت
اوٹہا کر نزدیک اسمعیل عادلشاہ کے لے آیا پس محمد قاسم برید نے واسطے مخلصی اپنے قلعہ بیدر کا پیشکش کیا
اسمعیل عادلشاہ نے یہ قلعہ اسکو عنایت کیا اور سنہ ۹۴۱ نوسو اکتالیسمین رحلت کی واضح ہو کہ اسی سال ابراہیم
عادلشاہ خلف اوسکا مزین سریر سلطنت ہو کر اس نواحین جو زمانۂ سلف سے یوسف عادلشاہ نے کہ جد
ال سلاطین عادلشاہیہ کا ہی مذہب ارباب تشیع کا رواج دیا تہا سلطان موصوف بہدایت اللہ جلشانہ کے
خفیا ہو کر مذہب اہل سنت وجماعت کا اختیار کیا اور تشیع مین اسکے سعی بلیغ کی اور جلد رسوما بدعت اہل تشیع کے
اوٹہا دئیے اور ایک کتاب مسمی برہان قاطع شرح صواعق محرقہ کے فارسی زبان سے ردمین اون گروہ کی
حسب الحکم سلطان کے ایک علماء عصر نے تالیف کی پس سنہ ۹۶۵ نوسو پینسٹہ مین واصل رحمت الٰہی کا ہوا اور اسی
سال بیٹا اوسکا علی عادلشاہ نے سریر سلطنت پر جلوس فرمایا اور قطبشاہ سے ابراہیم قطبشاہ نے
سنہ ۹۹۹ نوسو ننانوے مین جامہ حیات کا بر دوش سے اپنے ترک کیا محمد قلی ثانی خلف ابراہیم قطبشاہ
جو پانچواں بادشاہ قطبشاہیہ کا سریر سلطنت کو جلوس سے آراستہ کیا اور سنہ ۱۰۰۰ ایک ہزار مین شہر حیدرآباد
احداث فرمایا اہل تواریخ نے جب سنہ ۱۰۰۶ ایکہزار چہے مین بنا شہر کی تمام ہوئی فرخندہ بنیاد تاریخ بانی
سنہ ۱۰۲۴ ایکہزار چوبیسمین جان بحق تسلیم ہوا یہ بھی واضح خاطر ہو کہ میر محمد مومن استرآبادی جو ساتھ
رجعت کے اسمعیل مرزا صفوی کی سنی مشرب سے بیباک کر وارد حیدرآباد ہوئے تہے عہد مین اپنے قطبشاہ مرحوم نے
اپنے مدار المہام سلطنت کیا اور بعد فوت محمد قلی قطبشاہ ثانی کے بیٹا اوسکا سلطان محمد قطبشاہ مزین

سریر سلطنت

سریر سلطنت ہوا ایس عبد اللہ نام فرزند نرینہ جب اوسکو حق تعالی نے عنایت فرمایا لکہا ہے
کہ منجموں نے احکام میں طالع مولود کے یہ لکہہ دیا تہا کہ جسوقت یہ بارہ برس کا ہو گا نا مبارک باپ کو ہو گا
کہنا صاحب کتاب کا ہے کہ ویسا ہی ہوا قول منجموں کا صحت کو پہونچا چنانچہ سلطان عبد اللہ جن روزوں بارہ
برس کی عمر کو پہونچا سلطان محمد قلی قطبشاہ نے وفات پائی اور بریدشاہیہ سے جیسا کہ قلمی ہوا امیر
برید نے پینتالیس سال حکمرانی کی من بعد بیچ نواح دولت آباد کے جب سنہ ۹۸۰ نو سو اسی میں
تیغ اجل سے رشتۂ حیات اوسکا قطع ہوا اسی سال ولد موصی الیہ کا علی برید نام خردسال ملقب شاہ علی
ہو کر قائم مقام پدر ہوا اور عہد میں اوسکے قلعہ اودگیر اور ادکرا اور قندہار کا بعد محاصرہ اور محاربہ کے
قبضہ میں نظام الملک ثانی کے آیا پس احمد آباد بیدر سے چار لاکہ ہون زیادہ محصول تصرف میں برید کے
اور شاہ علی مذکور بعد چالیس سال فرمانروائی کے سنہ ۱۰۳۴ ایکہزار چونتیس میں روانہ ملک عدم کا ہوا
اور قاسم برید جانشین اوسکا ہوا اوسنے تین سال حکومت کی اور بعد اسکے امیر برید چار سال بعد امیر برید
ثالث کے امیر برید نام شخص دیگر حکومت کو پہونچا۔ ممالک مفتوحہ اور تواریخ فتوحات سنہ ۱۰۲۶ ایکہزار
چبیس میں قلعہ احمد نگر اور دوسرے قلعجات نظام شاہیہ جو ملازمان اکبری نے فتح کیا تہا بعد تابع ہونے
حضرت اکبرشاہ کے حکام اوس دیار کے متصرف ہو گئے تھے بہ تصرف میں اولیاء دولت قاہرہ کے آئے
اور تمام صوبہ دار اس علاقہ کے پچاس لاکہ روپے جرمانہ حرکت بے ادبی تصرف کا قلعہ و محالات میں
اپنے قبول کئے لیکن اسطرف کو نواحی ایران سے قلعہ قندہار کہ مظفر حسین مرزا بعد وصول سعادت
شمول رستم مرزا کے ہندوستان میں بیچ سنہ ۱۰۰۳ ایکہزار تین ہجری کے اکبر بادشاہ کو تکلیف کیا تہا عہد میں
جہانگیر بادشاہ کے اوسطور پر کہ زیب رقم ہوتا ہی شاہ عباس قلعہ مذکورہ پر قابض و متصرف ہوا اور

جہانگیر بادشاہ نے فرط محبت سے اس امر کو مسلم رکھا اور کوشش سے استدراک اوسکے تفرقہ کی واضح ہے
سنہ ۱ جہانگیری میں حاکم ہرات کا خبر وفات پانے اکبر بادشاہ کی سنکر قندہار کو محاصرہ کیا تھا مجرد گذرنے
احیا محاصرہ قندہار کا شاہ عباس نے تاکید سے فرمایا کہ ہاتھ محاصرہ سے اوٹھا لیں اور بعد مدت کے زنبیل بیگ نام
ایلچی کو مع اکثر تحائف ولایت کے بارگاہ میں جہانگیر بادشاہ کے روانہ کئے اور پیغام کیا تھا کہ اعیان دولت
مقدمہ میں قلعہ قندہار کے تکرار اظہار کرتے ہیں دوستی اور یکجہتی کے عالم میں توقع اس امر کی ہے کہ قندہار
دوستدار صمیمی کو تکلیف فرماویں جہانگیر بادشاہ نے جواب میں اوسکے سستی کی اور زنبیل بیگ نے
حقیقت کو بیانگی جناب میں شاہ عباس کے واضح کیا اور بعد پہونچنے عرضی زنبیل بیگ کے سنہ ۱۸
جہانگیری میں مطابق سنہ ۱۰۳۱ ایکہزار اکتیس ہجری کے شاہ قندہار کو پہونچا اور بعد محاصرہ کے قلعہ کو مع توابع
اور لواحق اوسکے تصرف میں لایا اور حکومت وہان کی گنج علیخان زنگوی کو سپرد کیا اور شاہ بیگ خان کو
جو عہد سے اکبر شاہ کے ساتھ حکومت قلعہ قندہار کے مامور تھا مع ہمراہان خلعت دیکر رخصت فرمایا اور
دو کونجیان طلا کی ایک پر قندہار اور دوسرے پر یزد نقش فرماکر ساتھ نامہ محبت شمامہ کے بارگاہ
مین جہانگیر بادشاہ کے بھیجا اوس مضمون نامہ کہ ہمنے بکرر تکلیف تکلیف قندہار کی واسطے زبان بندی
حاسدون اور عیب جویون کے اور دور ہونے گمان کلفت کا فیمابین کی تھی آپنے اسکو تغافل مین گذرانا
آخر کار ارادہ سیر شکار کے جب ہم اوس ملک پر پہونچے اور حاکم کو اوسکا کے لکھا کہ فرمان پذیر ہو
اوسنے تمرد اور عصیان کیا بلکہ ساتھ محافظت قلعہ کے مشغول ہوا اس سبب سے ملازمان رکاب نے
قلعہ کو تصرف مین اپنے لایا جہانگیر بادشاہ نے جواب مین اس رقیمہ کے ایسا رقم کیا کہ اس مدت مین جو
رقیمے کہ بار بار اصدار پائے اون سے خواہش قلعہ قندہار کی بالکل پائی نہین گئی فقط زنبیل بیگ نے

زبانی

زبانی اظہار کیا تھا جو ایلچی اوسکے ہمنے فرمایا کہ اُن برادر کامگار سے کوئی چیز مضایقہ نہین ہی حسب شفقت
مراتب برادری و محبت کے اس مدارج پر ہو نگا کہ ہر ایک ساتھہ دوسرے کے سوگند یاد کرتے اور فیمابین
جان تک مضایقہ نہ کیتے ہون ملک و مال کیا چیز ہی یہ طور دور اتحاد سے تہا جب یہ خبر پہونچی
ہمنے باور نکیا اور بعد تحقیق حارس کو اوسکا کے لکہا کہ رضاجوئی سے اُن برادر کامگار کی تجاوز جائز
نرکہے مدت عمر گرامی اور سلطنت سپہر عظمت مدت عمر پنجاہ سال گیارہ مہینے گیارہ دن قمری
مدت سلطنت بائیس سال آٹھہ ماہ نوروز اسباب انتقال بعد پہونچنے کشمیر کو عارضہ جسمانی لاحق ہوا
بیماری ضیق النفس کی جو ست برس سے کہ ملازم مزاج ہتی عود کی شدت مرض کی روز بروز زیادہ ہوئی
یہانتک کہ جب لاہور سے مراجعت کی چند منزل راجور سے کوچ فرمایا اثنا راہ مرض طبیعت پر
مستولی ہوا بعد پہونچنے منزل بر سر اوقات جاہ و جلال کے وقت چاشت دوسرے روز دار البقا کو منزل
رحلت کیا تاریخ وفات یکشنبہ اٹھائیسوین صفر ۱۰۳۷ ایک ہزار سینتیس ہجری ماقیل سہ جہانگیر از جہان
مصرعہ جہانگیر از جہان عزم سفر کرد ۵ مکان رحلت موضع چنگس وقت معاودت کے کشمیر سے
لاہور کو مرقد دار السلطنت لاہور باغ شاہ درہ مین لقب بعد وفات جنت مکانی احوال مین اس
سلطان سعد نسبت نشان کے لکہا ہی کہ بعد جلوس جہانگیر بادشاہ نے واسطے تسلی خاطر مظلومون اور ستم
رسیدون کے ایک زنجیر سونے کی وزن مین چار من تیس گز لمبی آدہ آدہ گز پر ایک زنگولہ بنوا کر
ایکطرف کو شاہ برج کے قلعہ سے اٹکا دیا تہا اور دوسری طرف دریاے جمن مین لٹکا دی
تہی پس جو کوئی دادخواہ آتا اوسکو بلاتا آپ روبرو بلا کر انصاف فرماتا تہا بابت دادرس
انصاف پرور بادشاہ تہا چنانچہ بسبب کمال عدل کے یہ بہی واضح ہو کہ سیف الدینخان جو خواہرزادہ

نورجہان بیگم کا تہا اور بادشاہ نے طفولیت سے اسکو اپنے آغوش میں پالا تہا اور مثل اپنے فرزندون کے
رکہا تہا قصاص مین خون ایک طفل غریب کے کہ وہ ہاتی کے پاؤن تلے سیف الدینخان کے ذریعے مر گیا تہا سیف الدینخان
کو روبروے فیل کے ڈلوا دیا کہ اُسنے خان مذکور کو گُندلکر ہڈی پسلے چور چور کر دئے اور ہمت مین ایسا کہ
پہلے سال جلوس کے خراج تمام ملک کا معاف فرمایا سوا اسکے اور بہت سے نقل و حکایات عدل و انصاف کے مسموع
ہین لیکن سخت عیب یہ تھا کہ مدام نشہ مین شراب کے مخمور رہتا تھا ٭ شاہجہان بادشاہ کا بیان ٭
اسم گرامی اور کنیت اور لقب شاہی سامی والدین ماجدین نام شہاب الدین محمد عرف شہزادہ خورم لقب
شاہجہان بادشاہ صاحبقران ثانی بن جہانگیر بادشاہ اسم والدہ ماجدہ ملقب بمکانی جیسہ لطا دد سنگہ
بیسر مالدیو تاریخ و مکان ولادت تمامی سعادت و جلوس اقبال مانوس تاریخ ولادت شب پنجشنبہ
سلخ ربیع الاول یا غرہ ربیع الثانی سنہ ۱۰۰۰ ایکہزار کما قیل ع شاہ روی زمین و شاہجہان ۱۰۰۰ جاے ولادت
بلدہ لاہور تاریخ و مکان جلوس تاریخ جلوس روز دوشنبہ ہشتم جمادی الثانی کا سنہ ۱۰۳۷ ایکہزار سینتیس
کما قیل مصرعہ درجہان بادشاہ جہان باشد ۱۰۳۷ مکان جلوس بلدہ اکبرآباد وکلای ذوی الاحترام اور
وزراے عظام کا بیان سنہ جلوس والا مین بدستور زمانہ جنت مکانی کے وکالت آصف خان
خلف اعتماد الدولہ کو اور وزارت ارادت خان کو ہتی اور سنہ ۲ جلوس مین تغیری سے ارادت خان کی
افضل خان کو اور سنہ ۱۲ بارہ مین انتقال سے افضل خان کے منصب دیوانی کو اور سنہ ۱۹ مین تغیری سے اسلام خان
اسلام خان کی سعد اللہ خان کو اور سنہ ۳۰ تیس مین انتقال سے سعد اللہ خان کے میر جملہ
حیدرآبادی مخاطب بمعظم خان کو اور سنہ ۱۰۶۶ یعنی تیس مین تغیری سے معظم خان کی جعفرخان کو مفوض
ہوئی اور حسب الحکم ایسا دستور العمل قرار پایا تہا کہ محاسبات پر دستخط ارکان کی اور پروانجات میر

نوبختی

بعد اختتام مضمون نیچے سطور کے مہر جعفر خان کی اور تلے اسکے رنگ آرائی کی ہوا کرتی تھی بر دکیان حرم محترم کا بیان سنہ ۱۰۱۹ ایکہزار انیس مین بعد جشن وطوی بادشاہانہ کے اول صبیہ مظفر حسین مرزا نبیرۂ زادۂ شاہ اسمعیل فرمانفرمای ایران کی اور سنہ ۱۰۲۱ ایکہزار اکیس مین بعد اراستگی جشن عظیم کے دوم ارجمند بانو بیگم مخاطب ممتاز محل اور سوم ممتاز زمانی صبیہ آصف خان خلف اعتماد الدولہ اور چہارم سنہ ۱۰۲۶ ایکہزار چہبیس مین جسوقت کہ جہانگیر بادشاہ نے مہمات دکن کے شاہ جہان کو معوض کئے تہے بعد پہونچنے کے دارالسرور برہانپور کو حسب الامر مقصدی طرف سرانجام دینے جشن وطوی کے صبیہ نواز خان سے مشغول ہوے اور مجلس عالی آراستہ کی پس جو رشکِ محفل عقد و زفاف کی تہی شاہ جہان نے جیسا کہ دستور اور آئین رسم کدخدائی کا ہی بمنزل شاہ نواز خان کے تشریف ارزانی رکہی واضح ہو کہ یہ شاہنواز خان خلف مرزا عبد الرحیم خانخانان ابن بیرم خان خانان کے ہین عبد الرحیم خان خانان عہد مین اکبر بادشاہ کے اول خطاب مرزا خانکا پایا تہا پہر خطاب بابا خان خانان ہوا مقولہ صاحب کتاب کا ہی کہ خانخانان اور اطلاع خانخانان کے جملہ ساتہہ غایت صفت بزرگ منشی اور کمال حشمت و عظمت اور نہایت دولت اور علو ہمتی کے مشہور تہے اور یہان صاحب کتاب بیان مین اس عقد مزاوجت کے ایسا جلوہ ظہور کا دیتا ہی جوکچہ کہ قدما اور بزرگون سے سنا ہی اگر ذکر اوسکا کرے تو محمول اوپر لاف و گزاف کے ہوتا ہی مگر وہ جوکچہ کہ جہانگیر بادشاہ نے تزک مین اپنے خیر النسا بیگم صبیہ خانخانان سے نقل فرمایا ہی یہ ہی کہ سفر دکن مین جب لشکر ظفر پیکر ما بدولت گجرات کو پہونچا نزدیک باغ خانخانان کے منزل واقع ہوئی دختر خانخانان مسماۃ خیر النسا بیگم نے قبول مہمانداری کا التماس کیا ساتہہ

شبانہ روز باغ مین اپنے حقا کہ مابدولت نے موسم بہار مین کوئی باغ اس سبزی اور خرمی کا ہرگز نہ دیکھا
بعد خوردنی کے اطعمہ و اشربہ سے قریب نو سو حرم جو ہمراہ میرے تھے ہر ایک کو اسمین سے پارچہ اور
جواہر بارہ ہزار روپیہ کا تواضع کیا اور قریب چار لاک کے جواہر اور پارچہ اور اسپ وغیرہ سے واسطے
نواب ہمایون ہمارے پیشکش کیا اور قریب دو سو کے پنجہزاری امیر کہ ہمراہ رکاب ہمارے تھے ہر ہر کو ان تین
اقسام لباس سے کپڑے فاخرہ اور جواہر سے جیغہ اور کمر اور اسلحہ سے خنجر اور شمشیر مرصع قیمت
لاک لاک روپے کی تکلیف کیا اور تمام اہل خدمات اور کارخانہ دار ونکو شایان بخششین نمایان سے
کامیاب و بر شاد کام کیا حاصل کلام اس قسم کا کام سوا آپکے نہین آئیگا جو تیغا خیرالنسا ایک ہفتہ
سر انجام کیا اولاد امجاد کا بیان چار پسر دارا شکوہ اور محمد شجاع اور محمد اورنگ زیب مخاطب بعالمگیر
اور محمد مراد بخش چار دختر پرہیز بانو بیگم جہان آرا بیگم روشن آرا بیگم ثریا بانو بیگم چونکہ شاہجہان بادشاہ
کو سنہ ۳۲ بتیس جلوس مین عارضہ شدید طاری ہوا ظل اللہ تو داخل قلعہ اکبرآباد ہوئے اور بسبب ان مقدمات کے
کہ تواریخون مین مفصل مذکور ہیں بادشاہ زادون ہر ایک کو دعوی سلطنت کا ہوا پس شہزادہ محمد مراد بخش
صوبہ احمدآباد گجرات سے نزدیک محمد اورنگ زیب کے جو خجستہ بنیاد مین تھے پہونچا اور مشورت سے ایک
دوسرے کے ہر دو عازم اکبرآباد ہوئے اور فوج بادشاہی کہ حسب الحکم سد راہ اونکے ہوئی شکست کہا کر
متفرق ہوئی بعد اسکے شاہجہان بادشاہ نے دارا شکوہ کو کہ حضور مین تھے روانہ فرمایا دارا شکوہ نے بھی
ہزیمت کہائی اور متوجہ لاہور کا ہوا اور یہ ہر دو بادشاہزادے اکبرآباد کو پہونچے اور بعد تکرار عرائض و پیغام کے
خدمت مین پدر عالی مقام کے التماس کیا کہ باوجود دیکھنے بندہائے بادشاہی کے قلعہ مین ملازمت کرنے سے بندہ
مطمئن خاطر نہین پس اس حیلہ سے حسب الحکم بندہای بادشاہی تو باہر اور ملازمان بادشاہ زادہ اورنگ زیب

داخل قلعہ

داخل قلعہ ہوئے اور سند دولت اپنا کر لیا قلعہ و حساب قلعہ اختیار میں شہزادہ محمد اورنگ زیب کے آیا پس
بندوبست قلعہ اور پدر بزرگوار کے خاطر جمع ہو کر واسطے استیصال برادران اولاالعزم کے متوجہ شاہجہان آباد کا
ہوا اثناء راہ ایک تقریب سے محمد اورنگ زیب نے محمد مراد بخش کو دولتخانہ میں اپنے دعوت کی بعد ادا کرنے
مراسم مہمانداری کے سلسلۃ الذہب اخوت و برادری میں مسلسل کر کے گوالیار کو بھیجدیا صاحب کتاب لکھتا ہے
کہ ثقات سے ایسا مسموع ہے کہ شہزادہ محمد اورنگ زیب جو وقت ساتھ رفاقت مراد بخش کے داعیہ سے
سلطنت کے عازم خدمت پدر کا تھا محمد مراد بخش کو محاورہ میں بادشاہ بھائی کہتا تھا اور نشست و
برخاست سوا اسکے بہت رعایت برادری کی کرتا تھا اور جب ذکر سلطنت کا ہوتا تھا محمد مراد بخش سے
کہتا تھا کہ سریر سلطنت کا جسدن جلوس سے تمہارے مزین ہوگا اور کوئی منازع نہ رہیگا میں عازم بیت اللہ
کا ہونگا پس محمد شجاع بعد تکرار محاربات کے کشتی کا سوار ہو کر روانہ کعبہ معظمہ ہوا اور پھر احوال اسکا
معلوم نہ ہوا اور دارا شکوہ کو جیون نام جو زمیندار نواح بھکر کا تھا دستگیر کر کے خدمت محمد اورنگ زیب
کی بھیجا سنہ ۱۰۶۹ ایکہزار انہتر میں خنجر کین سے سر تن سے اوس نازنین کے جدا ہوا اور محمد مراد بخش کہ
قلعہ گوالیار میں محبوس تھا پسر علی نقی نام اوسکے مدعی خون اپنے پدر کے ہوئے محکمہ میں طرف قاضی کے
رجوع کیا اور بعد ثبوت خون کے قصاص کو پہنچایا چنانچہ سنہ ۱۰۷۲ ایکہزار بہتر میں ایک جیلہ نے سرکار کے
دو زخم شمشیر سے اوس شہزادہ نامراد کو تنگنائے محبس بدن سے وسعت آباد ملک عدم کو روانہ کیا اور
یہ بھی واضح ہو کہ والدہ ماجدہ ان ہر چہار شہزادوں اور تینوں بیگموں کی صبیہ آصفخان نواسی مرزا
غیاث الدین علی قزوینی مخاطب باصفخان کی ہے اسی بی بی نے سنہ ۱۰۴۰ ایک ہزار چالیس میں بیماری سے
وضع حمل کے رحلت کیں اور والدہ مقتدرہ بانو بیگم کی صبیہ مظفر حسین مرزا کی ہے تاریخ ولادت اور رحلت

جملہ بادشاہ زادون اور بیگمات کی واضح ہو کہ ولادت پرہیز بانو بیگم کی سنہ ۱۰۲۰ ایکہزار بیس مین ہی اور رحلت
ایکہزار پچپاسمین اور ولادت جہان آرا بیگم کی سنہ ۱۰۲۳ ایکہزار تئیس مین اور سنہ رحلت اس بیگم کا ایکہزار ایک نو
ہی اور ولادت دارا شکوہ کی سنہ ۱۰۲۴ ایکہزار چوبیس مین اور رحلت ایکہزار انہتر مین ۱۰۶۹ اور ولادت محمد شجاع کی
ایکہزار پچیسمین ۱۰۲۵ اور رحلت ایکہزار اکہتر مین اور ولادت روشن آرا بیگم کی ایکہزار چہبیس مین ۱۰۲۶ اور رحلت ایکہزار
ایک سو اٹھارہ مین ۱۱۱۸ اور ولادت مراد بخش کی ایکہزار تیتیس مین ۱۰۳۳ اور رحلت ایکہزار انہتر مین ۱۰۶۹ اور ولادت
گوہر آرا بیگم کی ایکہزار بیالیس مین ۱۰۴۲ اور سال رحلت [illegible] ؛ ایران و توران و روم کے بادشاہو نکا بیان
جو معاصر شاہجہان بادشاہ کے تھے مملکت ایران مین ابو المظفر شاہ عباس کہ سنہ ۱۰۳۸ ہزار اور
اٹھتیس مین آفتاب اوسکی عمر کا مغرب لحد مین غروب کیا بعد اوسکے شاہ صفی خلف صفی مرزا ابن
شاہ عباس کہ سنہ ۱۰۲۰ ہزار بیس مین پیدا ہوا تھا سنہ یعنی ایکہزار اڑتیس مین قایم مقام جد والا تبار
ہوا اور سنہ ۱۰۵۲ ایکہزار باون مین ساکنان عالم بقا سے جا کر ملا پس سلطان محمد مرزا الملقب بہ شاہ
عباس ثانی خلف شاہ صفی کہ سنہ ۱۰۵۲ ایکہزار باون مین بعد رحلت پدر بزرگوار کے خود جلوس
فرمایا اور مملکت توران مین امام قلی سلطان بن دین محمد خان کیفیت ان کی یون کرتے کہ جب
ولی محمد خان جیسا کہ گذرا جسوقت ایران کو گیا امام قلی سلطان مسند خانی کو مزین کیا اور بلخ کو
چھوٹے بھائی نظر محمد خان پر مسلم رکھا اور ایک ازواج سے ولی محمد خان مذکور کی کہ وہ چچا اوسکا تھا
ہم بستر ہونیکا ارادہ کیا اور جب وہ عفیفہ راضی نہوئی پس اہل شرع سے فتوی چاہا فی الجملہ
تامل عمل مین آیا آخر کار لکھا ہی کہ قاضی فریفتہ ہو کر فتوی اس امر کا لکھ دیا تب امام قلی نے اوس
دست آویز سے کہ سنکر اس بی بی کو عقد ازدواج مین اپنے لایا اور مراد کو اپنی پہونچی لیکن

قباحت یہ درپیش آئی کہ یہ بات باعث نفرت خلائق کی ہوئی اس اثنا مین تواتر خبر پہونچی کہ ولی محمد خان
شاہ عباس ماضی سے جاکر ملا اور شاہ گردون اساس شاہ عباس نے بعد تکلفات مہمانداری اور مہمان
نوازی کے بیس ہزار سوار قزلباش ہمراہ خان مذکور کے مقرر فرماکر رخصت کیا عنقریب ہے کہ وہ یہان
آپہونچے امام قلی سلطان اس خبر کے سننے سے قبل پہونچنے ولی محمد خان عم کے بخارا سے قرشی کو چلا گیا
اور ولی محمد خان بے جنگ و جدل بخارا کو پہونچکر متصرف ہوا اور فوجکو جو قزلباش ہمراہ تھی رخصت کیا
کہا کہ اوطان کو اپنے مراجعت کرین اور خود متوجہ سمرقند کا ہوا اور امام قلی سلطان سمرقند کو جاکر
قدم ثبات کا معرکہ مین باوجود اس بات کے کہ اکثر عمدہ لشکر ولی محمد خان کے امام قلی سے مل گئے تھے
قایم کیا اوسی دم ولی محمد خان عار فرار کا اپنے پر قرار نہ دیکر بعد کشش و کوشش کے جان جان آفرین کو
سونپا اور رستم محمد خان بیٹا ولی محمد خان کا جو اوسکے ساتھ تھا جوہین خبر قتل باپ کی سنی متعلقون کو
ساتھ لیکر سنہ ۱۰۲۸ ایکہزار اٹھائیس مین متوجہ خراسان کا ہوا اور اپنے تئین ظل حمایت و عنایت مین شاہ عباس
ماضی کے پہونچاکر مورد مراحم خسروانہ کا ہوا اور سنہ ۱۰۵۲ ایکہزار باون مین امام قلیخان بن دین محمد خان
بعد عارض ہونے عارضہ عدم بصارت کے عزم سے زیارت آمرزگار فایض الانوار حضرت امام ضامن ثامن علی رضا
بن موسی کاظم رضی اللہ عنہما کے نکلکر وارد ملک ایران کا ہوا اور اوسی سبب سے ملاقات تمام برکات سے تلطفات
شاہ عباس ثانی کی حاصل کی اور مورد انواع انعام و اکرام کا ہوکر بیت الحرام کا ارادہ کیا اور بعد زیارت حرمین
الشریفین کے مدینہ منورہ مین آکر دار البقا کو منزل فرمایا اور مقبرہ شریفہ بقیع مین مدفون ہوا بعد اوسکے حسب
سید نذر محمد خان برادر اوسکا علم سلطنت کا بلند کیا لیکن بسبب مخالفت پسر اور تسلط امرا کے استقلال نپایا
آخرکار حسب مصلحت توقف مین ندیکھی وہ تو عازم ایران ہوا اور انہی آوان مین حسب الحکم شاہ جہان بادشاہ کے

شہزادہ محمد اورنگ زیب جو عزم تسخیر سے ماوراء النہر کے روانہ ہوا تہا نواحی بلخ مین ہونچا چونکہ سید نذر
محمد خان طرف ایران کے گیا ہوا تہا اسنے درگاہ مین شاہ عباس ثانی کے استغاثہ کیا استعانت چاہی شاہ
موصوف نے بعد تکلفات و نوازش کے لشکر قزلباش کا سردار جسے سارو خان تالش کی ہمراہ کر کے موی الیہ کو
رخصت کیا پس جمعیت شاہجہان بادشاہ کی جو مملکت بلخ مین مستولی ہوئی تھی ایکسال گذرا تہا کہ فرمان بارگاہ سے
شاہجہان بادشاہ کے راہ تعطفات سے متضمن طلب فوج اور چہوڑ دینے ملک خوانین توران کے درود کیا اور
مملکت روم مین ہنوز معلوم کہ وہانکا حال کیا ہی بیان سے جناب کتاب ترک کیا مگر چونکہ وہ ملک ہنوز
زیر تصرف سلاطین عثمانیہ کے ہی پس اولاد سے سلطان عثمان کی کوئی ایک ہوگا ۞ بادشاہان ہند دکن
کا بیان ۞ جو معاصر شاہجہان بادشاہ کے تہے تمام ملک ہندوستان کا تو قبضہ اقتدار مین اولیائے دولت
شاہجہان کے تہا اور دکن مین نظام شاہیہ سے فتح خان پسر ملک عنبر حبشی وغیرہ جو قلعہ دولت آباد
اور نواحی پر اوسکے تسلط رکہتے تہے زمانہ مین شاہجہان بادشاہ کے اولیائے دولت نے تصرف مین
اپنے کر لیا نام و نشان نظام شاہیہ کا جہان سے مٹ گیا اور عادلشاہیہ جیسا کہ مرقوم ہوا علی عادلشاہ
کہ ۹۸۸ نوسو اٹھاسی مین ایک خواجہ سرا کہ اوسکو سلطان نے بخواہش تمام علی برید سے لیا تہا خلوت مین سحر گہی کی
تہی گاہ مین سلطانکے مار کر ڈالا اسے شربت ممات کے واقعہ کیا واضح ہو تاریخ فرشتہ مین ایسا مذکور ہے کہ ابراہیم
عادلشاہ نے مذہب اہل سنت و جماعت کا اختیار کیا تہا بعد اوسکے علی عادلشاہ نے پہر مذہب کو اہل التشیعہ کے رواج دیا
اور ایک کروڑ پچاس لاکھ ہون جو باپ نے جمع کئے تہے اہل استحقاق کو بخشا بعد اوسکے محمد ابراہیم بن طہماسب
پانچوان بادشاہ عادلشاہیون کا کہ علی عادلشاہ نے حیوۃ مین اپنے معز الیہ کو ولیعہد کیا تہا اور وہ
بہتیجا اوسکا ہوتا تہا تخت سلطنت پر بیٹھا زمانہ مین اوسکے بسبب نفاق امرا و تسلط غلامان حبشی کے

اختلال

اختلال تمام امور سلطنت مین پڑ گیا پس سنہ ۱۰۱۰ ایکہزار دسمین اجل نے رخت ہستی کو اوسکے لوٹا اور محمد عادلشاہ
بن ابراہیم عادلشاہ تخت نشین ہوا اسنے خدمتمین جہانگیر بادشاہ کی خوب مراتب اطاعت اور شرائط رسوخ کے
بجا لائے چنانچہ بادشاہ نے فرط الطاف سے اوسکو لکہا تہا سہ شدہ از التماس شاہ خورم ؛ بفرزندی ما
مشہور عالم ما اور جب محمد عادلشاہ نے جان جہان آفرین کو سونپا علی عادلشاہ ساتوان بادشاہ سریر
سلطنت سابق پر جلوس کیا کہ سکہ اوسکا یہ ہی مصرعہ جانشین محمد ہست علی شاہ اور قطب شاہیہ سے جیساکہ
مین گذرا سلطان محمد قلی قطب شاہ نے سنہ ۱۰۴۲ ایکہزار بیالیسمین اس جہان کو ترک کیا اور اسی سال سلطان
عبد اللہ قطب شاہ قائم مقام ہوا اور بریدیہ سے جیساکہ قلم مین آیا امیر برید نام ایک شخص قوم بریدیون سے کہ
خروج کرکے اولاد پر امیر برید کی جب غالب آیا علم سلطنت کا بلند کیا تہا سنہ ۱۰۶۷ ایکہزار سرسٹہ مین
بندگان بادشاہی شاہجہان بادشاہ کے قلعہ ظفر آباد کا جو بیدر نام سے مشہور ہی اور وہ دار السلطنت
بریدیہ کا تہا مفتوح ہوکے اور نام و نشان بریدیون کا روزگار سے معدوم ہوگیا ممالک مفتوحہ اور
تواریخ فتوحات سنہ ۱۰۳۹ ایکہزار انتالیسمین نارور اور سنہ ۱۰۴۰ ایکہزار چالیسمین قلعہ قندہار کہ دکن
اور سنہ ۱۰۴۳ ایکہزار تینتالیسمین بندر ہگلی اور سرکار کالنا اور قلعہ دولت آباد مع چند دوسرے قلعے اور سنہ ۱۰۴۶
ایکہزار چہیالیسمین جیولنہ وغیرہ اور قلعہ نلدرگ اودگیر اودسہ تمام چالیس قلعے کما قیل سہ
چہل قلعہ بیکسال گرفتہ کہ بیکتن ؛؛ شاہان نتوانند بچہل سال گرفتن ؛؛ اور پرگنہ سنگر اور گلشن آباد
وغیرہ ایسے ستائیس پرگنے مفتوح ہوئے اور ماورا اسکے حیدر آباد مین سکہ خطبہ نام نامی سے جاری ہوا
اور عبد اللہ قطب الملک نے ہر سال پیشکش پہونچانا اور نکال ڈالنا خطبہ سے نام شاہ ایران کا تعہد کیا
اور سنہ ۱۰۴۷ ایکہزار سینتالیسمین قلعہ خپیر اور ولایت تبت کہ متصل سرحد کشمیر کے ہی اور قبول کرنا

زمینداران دیوگڈہ اور چانده کا پیشکش برسالہ جلوہ ظہور کا پایا اور سنہ ۱۰۴۷ ایکہزار سینتالیس مین ملک بنگالہ
مع قلعۂ سالیر و ملہیر وغیرہ قلاع سے اس اضلاع کے تصرف مین آئے اور سنہ ۱۰۵۲ ایکہزار باونمین قلعۂ قندہار کہ علی
مردان خان طرف سے شاہ عباس ماضی کے حاکم اوسکا تھا عہد مین شاہ صفی کے متہم و متوہم ہو کر قلعۂ
مذکور کو تصرف مین اولیاء دولت کے دیا اور آپ حضور فیض گنجور مین حاضر ہو کر مشمول نوازش و عواطف
بادشاہانہ کا ہوا اور سنہ ۱۰۵۶ ایکہزار چھپن مین ملک بلخ و بدخشان کا مع قلاع اور توابع اسکے کما قیل سنہ والی توران
برفت از ملک توران انگہے ؛؛ ثانی صاحبقران بنشان بخشیش کن حساب ؛؛ اور سنہ ۱۰۶۷ ایکہزار سرسٹھ مین قلعۂ بیدر کو
ظفرآباد موسوم فرمایا اور یہ اقرار پایا کہ قلعۂ کلیان اپنے تصرف مین رکھکر جانشین عادلخان کا ایک کرور
لاک روپی نقد و جواہر سے بطریق پیشکش داخل سرکار کرے اور قلعۂ پرینده کو مع لواحق اور تمامی قلعجات
اطراف کوکن کے تصرف مین بندہاے بادشاہی کے چہوڑین مگر بسبب چہوڑ دینے اوس طرف کو شاہ جہان
بادشاہ نے مقتضاے تفضل و قدردانیکی مملکت کو بلخ و بدخشان کے سنہ ۱۰۵۷ ایکہزار ستاون مین تحت
تصرف سید نظر محمد خان حاکم توران کے اور جہتہ سے متصرف ہوئے سنہ ۱۰۵۹ ایکہزار انسٹھ مین شاہ
عباس نے قلعۂ قندہار کو بعد محاصرہ کے اور نظر کرتے عزیمت شاہزادہ محمد اورنگ زیب حضور اعلی مین اور
ہرج و مرج سلطنت کے پیشکش جانشین عادلخان کا اکثر تحصیل مین نہ آیا مدت عمر گرامی اور سلطنت
سراسر عظمت مدت عمر چہتر سال تین مہینے چھبیس دن قمری مدت سلطنت تیس سال سات ماہ
چھبیس روز اور مدت انزوا قلعۂ اکبرآباد مین آٹھ سال چار ماہ بیس روز سبب انتقال اور مکان وفات اور
سال رحلت اور مرقد منور اسباب انتقال عارضۂ جسمانی کہ بسبب احتباس قوت دافعہ کے تنگنا حبس قلعۂ بدن کے
تنگ آکر وسعت آباد روضۂ رضوان کو مسکن اپنا کیا تاریخ وفات چھبیسویں رجب سنہ ۱۰۷۶ ایکہزار چہتر

کما قیل سنہ شاہجہان وفات کرد ۱ء مکان رحلت اکبرآباد مرقد منور بھی وہین ہی لقب ایام بے اختیاری اعلیٰ حضرت
اور لقب بعد وفات فردوس آشیانی اور یہ بھی نیک واضح ہو کہ اس بادشاہ دین پناہ نے مدت سلطنت مین
اپنی نو کرور پچاس لاک روپے مساکین کو بخشش کئے اور چار لاک بیگہ زمین ایک سو آٹھ موضع اول سال
جلوس والا کے مستحقون کو عنایت در ما ایک قندیل مرصع کار قیمتی دو لاک پچاس ہزار روپے کی مکہ
معظمہ کو روانہ کی ❊ عالمگیر بادشاہ کا بیان ❊ اسم گرامی اور کنیت اور لقب واسامی والدین ماجدین نام
محی الدین محمد کنیت ابو المظفر لقب اورنگ زیب اور عالمگیر بادشاہ بن شاہجہان بادشاہ اسم والدہ ماجدہ
ارجمند بانو بیگم مخاطب ممتاز محل ممتاز الزمانی صبیہ آصفخان خلف اعتماد الدولہ مخفی نہو کہ عرف مین یون مشہور ہی
اوس شخص کو سید کہتے ہین کہ باپ سید ہو اور جو شخص کہ فقط ماں اوسکی سیدانی ہو اور باپ سید نہو
شریف کہتے ہین اور بعضے شریف کو بھی سید کہتے ہین اس دلیل سے کہ حدیث شریف ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی خیر الولد یتبع بخیر الابوین یعنی پسر تابع ہوتا ہی بہترین والدین سے
جیسا کہ مرزا محمد مخاطب نعمت خان عالی نے تاریخ جنگ عہد بہادر شاہ کی لکہا ہی کہ والدہ نواب آصف جاہ
بہادر کی عطر اللہ تربتہ طرف سے والدہ اپنے ستائیس واسطہ سے عبد اللہ اعرج نبیرہ حضرت امام
زین العابدین رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہی اسواسطے نواب آصفجاہ بہادر طاب ثراہ سید ہوے پس اس
نسبت سے عالمگیر بادشاہ بھی سید ہوے تاریخ اور مکان ولادت تمامی سعادات اور جلوس اقبال مانوس
تاریخ اور مکان ولادت شب یکشنبہ پندرہوین ذی قعدہ سنہ ۱۰۲۷ ایکہزار ستائیس جیسا کہ آفتاب عالمتاب
اس عبارت سے مستفاد ہوتا ہی اگرچہ بیتالیس دن کا تفاوت ہی کچہ مضایقہ نہین تاریخ بہتر ہی روایت اور
مکان ولادت تعلقہ صوبہ گجرات تاریخ جلوس روز یکشنبہ غرہ ذی قعدہ سنہ ۱۰۶۷ ایکہزار سرسٹھ

اور مادہ تاریخ آفتاب عالم تاب میں یک میم زیادہ کو زیادہ ہی الضا ظل الحق بیان تو عدد زیادہ ہین یہ کچہ بہتر الف لام
بھی بھرتی کا ہی اور حضا کتاب بھی لکھا ہی کہ جیسا نسخی مین بیان مرقوم ہوا یہ غلطی قدیم ہی الضا اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اس آیہ کریمہ کے بھی عداد ایکہزار اٹہہ ہین بیان بھی مورخ نے سابق
بموجب دو ہی کے تحریر کیے ہی بہت خوب ہے اور مخاطب جلوس بلدہ شاہجہان آباد وکلا ذوالاحترام اور وزرائے عظام
کا بیان ابتدا جلوس مین میر جملہ حیدرآبادی مخاطب معظم خان بعد اسکے علاءالملک تونی مخاطب فاضل خان بس
جعفر خان خلف صادق خان بعد محمد ابراہیم مخاطب اسد خان کہ اسی عہد مین خطاب امیر الامرائی کے
سرفراز ہوئے تہے اول بنیابت سے سرانجام کرتے رہے بعد اسکے سنہ ١٠٩٠ ایکہزار ستیانوے مین اصالتاً
بلندی پائی کما قیل سے زیبا شدہ مسند وزارت پردکیان حرم محترم کا بیان جیسے محل اول رحمہ بانو
مخاطب نواب بائی جو صبیہ راجہ راجور اور دوم دلرس بانو بیگم صبیہ مرزا شاہ نواز خان صفوی کہ سنین سابق مین
خواستگاری ہوئی تہی سنہ ١٠٤٦ ایکہزار چہیالیس مین جشن عالی ترتیب پایا شاہجہان بادشاہ نے وہ جو کچہ
کہ سابق مین عنایت فرمائے تہے دس لاکہ روپے سوائے اسکے طوی کے مرحمت کیے اور دست مبارک
سے سہرا مروارید کا سر اورنگ زیب کے باندہا اور بادشاہزادہ مراد بخش اور جمیع امرا کو
فرمان ہوا کہ ہمراہ بادشاہزادہ اورنگ زیب کے آرایش تمام سے اور بدستور موافق کہ رسم آئین
جہان کا ہی گہر مرزائے موصوف کے جاوین اور خود بدولت بہی تشریف سے قدوم میمنت لزوم کے منزل
مرزا کو رشک خلد برین کیا سوم اورنگ آبادی محل چہارم اودیپوری محل اور یہ بھی تحقیق نہ ہے کہ
احوال مین رحمہ بانو کے خافی خان نے تاریخ مین اپنی ایسا لکہا ہے کہ سید شاہ میر نام ایک بزرگ
اولاد سے جناب محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ توابع مین راجور کے

کہ عمال سے صوبہ کشمیر کے منزوی تہے راجہ راجور کا لڑکی کو اپنی عقد ازدواج مین سید مذکور کے دیا تہا
اوس سے ایک لڑکا پیدا ہوا بعد اسکے سید صاحب موصوف اوس ملک سے واسطے زیارت حرمین شریفین
کے گئے اور پہر نہ پہرے اور فرزند اونکے کہ نواسے راجہ کے ہوے راجہ نے اپنے تربیت کر کے کدخدا کیا
اون سے جو اولاد ہوئی سلک مین اولاد ان جناب واحفاد مین راجہ کے منسلک ہوئی پس عہد مین
شاہجہان کے ایک اولاد سے اس راجہ کے کہ اوس وقت راجگی اوس سے متعلق تہی رحیمہ بانو نام دختر
اولاد سے اون سید کی اور احفاد سے راجہ کی تہی ساتہہ بہت تحفہ و ہدایا کے راجور سے انجمن
مین حضور فیض گنجور کے بہیجی گئی تہی بادشاہ نے اوس معظمہ کو بادشاہ زادہ محمد اورنگزیب سے
نسبت فرمائی تہی اور اقبال نامہ مین ایسا مذکور ہے کہ زمیندار کو اوس سرزمین کے راجہ کہتے ہین
اگرچہ سلطان فیروز شاہ تغلق نے اوسکو مسلمان کیا تہا باوجود اسکو راجہ کہتے ہین اور بدعتین
ایام جاہلیت کین درمیان انکے بطریق استمرار جاری ہین اولاد امجاد کا بیان پانچ پسر محمد سلطان اور
محمد معظم اور محمد اعظم اور محمد اکبر اور محمد کام بخش پانچ دختر زیب النسا بیگم اور زینت النسا بیگم اور بدر النسا بیگم
اور زبدۃ النسا بیگم اور مہر النسا بیگم محمد سلطان نے سنہ ۱۰۸۷ ایکہزار ستاسی مین قضاء ربانی سے رحلت کی
اور محمد معظم سنہ ۱۱۱۸ گیارہ سو اٹہارہ مین سریر آرائے خلافت جہانبانی کا ہوا اور محمد اعظم بعد انتقال پدر احمد نگر
مین تخت جہانبانی پر جلوس کیا اٹہارہوین ربیع الاول سنہ ۱۱۱۸ گیارہ سو اٹہارہ مین حسب برادر بزرگوار سے
مقابلہ اور بعد محاربہ جنگ سلطانی کے دار الملک جاودانی کو سرخرو تیغ کین سے ہو کر ارادہ کیا چنانچہ
مختصر احوال آگے چلکر نامہ نگار عرض کریگا اور محمد اکبر سنہ ۱۰۹۲ ایکہزار بانوے مین باغی ہو کر طرف مملکت
ایران کے فرار کیا اور اسی نواحین رحلت کی اور محمد کام بخش بعد رحلت پدر بہرام پور مین اگرچہ اسنے بھی

تخت خلافت کو مزین کیا لیکن بن نہ آئی اور وہان سے جانب حیدرآباد نہضت کی بماہ محرم سنہ ١١٢٠
گیارہ سو بیس مین جب بلدہ مذکور کو پہونچا نواحی مین اوسکے تیسری ذیقعدہ سنہ الیہ مین برادر بزرگ سے
جنگ سلطانی کر کے مجروح اسیر پنجہ تقدیر کا ہوا چونکہ وہ بہت ذی جرات تہا بیان پر لکہا ہے کہ
عالم نزع مین جب روبرو برادر کے لے آیا ایک فرزند دوسرے بہادر شاہ کے اوسے کہا کہ آپنے باوجود قلت
سامان جنگ کے اپنے کو اس نوبت پر پہونچایا کیا فایدہ اوٹہایا جواب مین اسکے ایسا کہا مین نے
سنت سلاطین سلف کی بجالائی ہے تم بعد پدر اپنے سنت تازی ایجاد کرنا تمام ملک آپس مین تقسیم
اتفاق سے رہنا یہ بولا اور دم چہوڑا اور منجملہ مخدرات سے حریم سلطنت کے زیب النسا بیگم اور زینت النسا
بیگم اور بدر النسا بیگم نے قبول نسبت نفرمائین اور زبدۃ النسا بیگم کو سپہر شکوہ خلف دارا شکوہ سے
اور مہر النسا بیگم کو ایزد بخش خلف مراد بخش سے ارکین سلطنت نے منسوب کیا اور والدہ محمد سلطان اور
محمد معظم کی نواب بائی جیو صبیہ راجہ راجور کی تہی اور والدہ محمد اعظم اور محمد اکبر اور زیب النسا بیگم اور
زینت النسا بیگم اور بدر النسا بیگم اور زبدۃ النسا بیگم کی دلرس بانو بیگم صبیہ مرزا شاہ نواز خان صفوی
اور والدہ کامبخش کی اودے پوری محل اور والدہ مہر النسا بیگم کی اورنگ آبادی محل اور تاریخ ولادت
بیگمون اور شہزادون کی یہ ہے کہ زیب النسا بیگم سنہ ١٠٤٧ ایکہزار سینتالیس مین اور محمد سلطان سنہ ١٠٤٩
ایکہزار انچاس مین اور محمد معظم سنہ ١٠٥٣ ایکہزار ترپن مین اور زینت النسا بیگم سنہ ١٠٥٣ ایکہزار ترپن
مین اور بدر النسا سنہ ١٠٥٧ ایکہزار ستاون مین اور زبدۃ النسا سنہ ١٠٦٨ ایکہزار اڑسٹہ مین اور محمد اعظم
شاہ سنہ ١٠٦٣ ایکہزار ترسٹہ مین اور محمد اکبر سنہ ١٠٥٧ ایکہزار ستاون مین اور مہر النسا بیگم سنہ ١٠٧٢ ایکہزار
بہتر مین اور محمد کامبخش سنہ ١٠٨٢ ایکہزار بیاسی مین اس ترتیب سے ہر ایک نے لباس وجود کا پہنا اور مقبرہ

[illegible]

جو خجستہ بنیاد مین بی دلرس بانو بیگم والدۂ اعظم شاہ کا ہی ایران اور توران اور روم کے بادشاہون کا بیان
جو معاصر عالمگیر بادشاہ کے تھے چنانچہ مملکت ایران مین شاہ عباس ثانی کہ معز الیہ نے سنہ ١٠٨٩ ایکہزار
اٹہاسی مین ودیعت حیات کی جہان آفرین کو سونپا بعد اسکے شاہ سلیمان خلف شاہ مذکور اسی سال
جلوس فرمایا اور سنہ ١١٠٦ ایکہزار ایکسو چھہ مین اس جہان فانی کو پدرود کیا پس شاہ سلطان خلف
شاہ مغفور اسی سال سریر آرای خلافت ہوا اور ملک توران مین چونکہ ملازمان شاہجہان بادشاہ بسبب اقبح اط
جنگ ہر روزہ کے ازبکون سے دلتنگ ہو رہے تھے فرمان طلب کو نعمت عظمیٰ جانکر بلا توقف روانہ
ہندوستان ہوے اور سید نذر محمد خان مع ہمراہی جمعیت قزلباش ایران سے مراجعت کرکے
ملک موروثی کو متصرف ہوا مگر بسبب مخالفت فرزند اور نفاق امرا کے جب کچھ بندوبست وہانکا نکر سکا
مضطرب حال ہو کر عازم ایران ہوا اور بلدۂ نیشاپور مین پہونچکر نقد زندگی کا قضا و قدر کے حوالے کیا اور سنہ ١٠٥٦
ایکہزار چھپن مین خطبہ ماوراء النہر کا نام سید عبد العزیز خان کے پڑہا گیا اور خان موصوف نے حکومت بلخ کی
سید سبحان قلی چھوٹے بہائی کو تفویض کی اور بعد اسکے سید عبد العزیز قصد سے زیارت حرمین شریفین کے
ملک موروثی سے نکلکر مملکت ایران کو آیا اور وہان سے بعد ملاقات شاہ عباس ثانی اور طی کرنے مجالس
شاہانہ کے مع جمعیت و کامرانی روانہ حرمین شریفین ہوا اور سعادت زیارات اماکن متبرکہ کی حاصل
کرکے انتقال فرمایا اور مدینہ منورہ مین بیچ مقبرہ شریفہ بقیع کے نزدیک چہار امام قلیخان اپنے مدفون
ہوا واضح ہو کہ سلطان مغفور مرحوم نے کعبہ شریفہ مین اچھے اچھے دستور جاری کئے ہین اول موسم حج
مین سابق سے مرد اور عورتین سب ملکر ایکروز داخل کرتے تھے اور بزیادت سے خانہ کعبہ کی مشرف
ہوتے تھے سید عبد العزیز خان نے سلطان روم کو لکہا کہ زیارت کرنی خانہ کعبہ کی ایک ہی دن جملہ

مردوزن کا نا شروع ہی اسواسطے کہ اسمین بسبب انبوہ اور قصد حصول سعادت کے نسا اور رجال آپسمین ملجاتے ہین لحاظ ہر امر کا کم رہتا ہی ترک فرض ستر حجاب کا ہوتا ہی پس نوبت بنوبت ایکروز عورات اور ایکدن مرد مشرف ہوا کرین ایسا مقرر کیا دوم چونکہ خانہ بلند ہی اور سابق مین اسکو زینہ انبنام دعورات کا مات پکڑکر اوپر کہینچ لیتے تھے سید عبد العزیز خان اختراع سے اپنے ایک زینہ لکڑی کا مثل ارابہ کے پایے اسمین نصب کرکے ایسا احداث کیا کہ موسم مین زیارت کے زینہ مذکور کو کہینچ کر خانۂ متبرکہ کے متصل چہوڑ دین تا سہولت تمام سے تمام حجاج اسپر برآمد ہو کر زیارت سے مشرف ہون اور بعد ایام حج و زیارت کے دوسری جا نقل کر کے رکہیں ہین اس رسم کو تمام علماے حرمین نے پسند کیا اور وہ زینہ موضوعہ نام سے سلطان کے موسوم ہوا بعد اسکے سلطان روم نے بہی مثل اوسیکے ایک زینہ بنا فرمایا اور ایسا فرمایا کہ ایکروز زینہ سید عبد العزیز خان کا رکہا کرین ایکروز زینہ ہمارا کہ اول یہ دستور جسنے ایجاد خان موصوف کا ہی اب روز اول زینہ عبد العزیز خان کا اور روز دوم زینہ سلطان روم کا رکہا جاتا ہی اور بعد سید عبد العزیز خان کے سلطنت توران کی سید سبحان قلی خان سے منتقل ہوئی اور حال اوسکا نا معلوم

ذ ہند و دکن کے بادشاہو نکا بیان ۞ جو معاصر عالمگیر بادشاہ تہے تمامی مملکت ہندوستان کی زیر تصرف اولیاے دولت کے تہی اور دکن مین جیسا کہ گذرا علی عادلشاہ ۱۰۸۳؁ ایکہزار تراسی مین بساط حیات کا دچنا بعد اسکے سکندر عادلشاہ کہ آٹہوان بادشاہ اور آخرین فرمان فرما عادلشاہیہ کا تہا پانچ برس کی عمر مین قایم مقام پدر ہوا مگر مدارات کار انام اور زمام اختیار مہام ہاتہہ مین خواص خان اور بہلول خان اور سید مسعود حبشی کے تہی آخر ۱۰۹۷؁ ایکہزار ستانوے مین بندگان عالمگیری نے بعد

محمود

محاصرہ اور جنگ و جدل لے سکندر کو دستگیر کرکے محبوس کیا اور مملکت بیجاپور کی تصرف مین اولیاے دولت
عالمگیری کے آئی من بعد مادام الحیات سکندر ملازم رکاب سلطانی عالمگیر بادشاہ کا رہا اور جب وقت
موعود کو پہونچا داعی حق کو جواب لبیک اجابت کا دیا اور قطب شاہیہ جیسا کہ گذرا عبد اللہ قطب شاہ
واضح ہوا عہد ہو عبد اللہ قطب شاہ کے میر جملہ کہ سپہ سالار عمدہ سلطان کا تہا
سلطان سے آزردہ ہوکر درگاہ مین شاہجہان بادشاہ کی مستغاثی تہا اور جہان پناہ سے
استعانت چاہی تہی اوسوقت حسب الحکم بادشاہ کے محمد اورنگ زیب شہزادگی کی حالت مین
جو بیچ ۱۰۶۷ سنہ ایکہزار سرسٹہ کے وارد حیدرآباد ہوکر مصروف محاصرہ اور محاربہ کا ہوا آخر کار
انجام اس مہم کا ساتہہ صلح کے سرانجام پایا عبد اللہ قطب شاہ نے صبیہ کو اپنی سلطان محمد
پسر اورنگ زیب سے نسبت کی اور پیشکش بہت خدمتمین بادشاہ کی گذرانا محمد اورنگ زیب نے
میر جملہ کو مع اموال و اعیال اسکا ساتہہ لئے ہوے چلا گیا پس عبد اللہ قطب شاہ جو اسوقت سے
قلعہ مین گیا ہوا تہا بار دیگر بیچ شہر مین نہ آیا بیچ اوسی قلعہ کے ۱۰۸۳ سنہ ایکہزار تراسی مین طرف
ملک عدم کے نہضت کی من بعد داماد اوسکا سلطان ابوالحسن قطب شاہ ساتوان بادشاہ
خاندان سلطنت قطب شاہی کا جاے خسر کی جلوس فرمایا عہد مین ابوالحسن کے مسمی سید مظفر
ایک شخص نے انصرام سلطنت کا تہا بعد اسکے سلطان نے عہدہ مادنا نام ایک برہمن کو مفوض کیا
اوقات سلطانی بیشتر عیش و عشرت مین گذرتے تہے بسبب اسکے لکہا ہے کہ قبل محاصرہ کرنے فوج
شاہی عالمگیری قلعہ محمد نگر گولکندہ کو اعیان مملکت سے اوسکے سید علی خلف مرزا محمد
اور شریف الملک اور محمد ابراہیم المخاطب بخطاب محابت خان اور چند امیرزادے امتیازی

مرد آدمی اولاد سے عبد الجبار مرحوم اور سید مظفر کی خدمت سے ولی نعمت قدیم اپنے جدا ہی اختیار
کرکے درگاہ مین عالم گیر بادشاہ کے حاضر ہوے اور فراخور مراتب اپنے مناصب پائے اور آن اوا محاصرہ مین
علی مردان خان اور سعادتخان لشکر عالم گیری سے آملے اور بندگان بادشاہی عالمگیری کے سنہ ۱۰۹۸
ایکہزار اٹھیانوے مین تمامی مملکت حیدرآباد کو مع توابع اور لواحق اسکے تصرف مین اپنے لاکر سلطان
ابو الحسن کو گرفت کرکے قلعہ دولت آباد مین روانہ کیا وہ اسی قلعہ مین جان بحق تسلیم ہوا اور دولت
قطب شاہیہ انقراض پائی ممالک مفتوحہ اور تواریخ فتوحات سنہ ۱۰ ایکہزار ستر مین قلعہ چاکنہ اور ولایت
کوکن سعی سے امیر الامرا عرف شایستہ خان صوبہ دار دکن کی اور سنہ ۱ ایکہزار اکیہ مین ولایت پلاول
کہ بائین طرف پٹنہ کے واقع ہے کوشش سے داؤد خان صوبہ دار اسکا کے اور کوچ بہار ممالک شرقیہ
متعلقات صوبہ بنگالہ سے اور ملک آسام مساعی جمیلہ سے خان خانان عرف معظم خان میر جملہ کی
اور سنہ ۱۰۷۲ ایکہزار بہتر مین اسلام نگر عرف جام بخش بزور سے قطب الدینخان کی اور سنہ ۱ ایکہزار
چھیہتر مین تیتیس قلعے ملک سیوا کے کوشش اور تدبیر سے راجہ جیسنگہ کی اور اسلام قبول کرنا زمیندار ان
تبت کا اور جاری ہونا سکہ اور خطبہ کا اوس ولایت مین نام سے حضرت عالمگیر کے اور قلعہ چاٹگام
متعلقات سے ولایت جیسنگہ کے حسن سعی سے امیر الامرا ناظم بنگالہ کے یہ جملہ ملک مسخر ہوئے
اور سنہ ۱۰۹۱ ایکہزار اکیانوے مین میر محمد یحان نام ایک بزرگ نے کہ وے باپ اوس شخص کے
تہے کہ جسنے قبل نامہ نگار کے ایک جدول تیار کی ہے کہ یہ سب مضامین اوسکے بیچ مین ساتہہ
حسابات بیجاپور اور دیوانی سیاق دکن کے مع ضمیمہ خدمات دوسرے نامور تہے بیجاپور مین سکہ
اور خطبہ کو نام نامی سے مزین کیا اور ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۰۹۷ ایکہزار ستانوے مین صاحب اقبال

عالمگیری اور نزول رایات حشمت و جاہی سے قلعہ بیجاپور کا مع جمیع قلعجات اور توابع اسکی اضلاع کے فتح ہوا اور روز جمعہ اٹھائیسوین ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۰۹۸ ایکہزار اٹھیانوے مین ورود سے موکب ظفر آمود اور محاصرہ جنود نا محدود کے شہر حیدر آباد ساتھ جمیع پرگنجات اور متعلقات اور اوسکے نواح کے مسخر کسونے تاریخ ساتھ تعمیہ کے کہی ہے ــ علی دربزم تاریخ آمد و گفت ؎ مبارکباد فتح حیدر آباد ؎ ایضاً تاریخ ہر دو قلعہ کی ــ ز ذیقعدہ تا ماہ ذی قعدہ شاہ دو ملک ؎ ز دو قلعہ یک مہ گرفت ؎ اور سنہ ۱۱۱۱ گیارہ سو گیارہ مین قلعہ ستارہ کا جیسا کہ میر عبد الجلیل بلگرامی کہتے ہین بعد نماز عصر کے خدمت مین حاضر تھے کہ خبر فتح ستارہ کے آئی اور میر مذکور نے بدیہہ ابیات تاریخ کے موزون کر کے جناب مین گذرانے اتفاقاً اوسوقت بادشاہ [illegible] پڑھ رہے تھے اور [illegible] کی اسکلی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] چار دن [illegible] کشادہ [illegible] شاہ [illegible] آورد [illegible] اعظم [illegible] قلاع کفر شد مفتوح فی الحال ؎ تاریخ او [illegible] بارہ بارہ ۵ ز انگستان [illegible] الف کردم نظارہ ؎ بعینہ بود مشکل سال ہجری ؎ پے تاریخ تسخیر ستارہ ؎ اور اسی سال [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور کھیلنہ اور اکثر قلاع متعلقہ سیوا کے کشایش [illegible] کیا ہے کہ حکومت عالمگیر بادشاہ کی مملکت ہند مین درجات کی رو سے عرض مین دس [illegible] طول [illegible] مدت عمر گرامی اور سلطنت سراسر عظمت مدت عمر اکیانوے سال [illegible] مدت سلطنت پچاس سال اٹھائیس دن اسباب انتقال اور تاریخ وفات اور مدفن [illegible] اور [illegible] اسباب انتقال مدت سے لینت طبیعت مین بہم پہونچی تھی اجابت نرم آتی رہی آخرکار [illegible] اسہال کے ہوسکی [illegible] اور کچھ علاج اطبا کا فائدہ نہ بخشا

سات اٹھ روز صاحب فراش رہے انتقال فرمایا تاریخ وفات آخر شب جمعہ اٹھائیسوین ذی قعدہ
سنہ ۱۱۱۸ھ گیارہ سی اٹھارہ مادہ تاریخ دخل الجنہ مکان رحلت احمدنگر مرقد منور بیچ نواح خجستہ بنیاد کے
قصبۂ متبرکہ خلدآباد مین قرب جوار فیض آثار حضرت سید زین الدین شیرازی معروف شاہ زین الحق
قدس سرہ کے ہی لقب بعد وفات خلد مکان ✤ بہادر شاہ بادشاہ کا بیان ✤ اسم گرامی اور کنیت
اور لقب اور اسم سامی والدین ماجدین نام قطب الدین کنیت ابو النصر لقب محمد معظم شاہ عالم بہادر
شاہ بن عالمگیر بادشاہ والدہ ماجدہ رحیمہ بانو مخاطب بنواب بائی دختر صبیۂ راجہ راجور عمال کشمیر
تاریخ اور مکان ولادت تاج سعادت اور جلوس اقبال مانوس تاریخ ولادت سلخ رجب سنہ
ایک ہزار ترپن کما قیل سہ بادفرمان او بہفت اقلیم مکان ولادت دارالسرور برہانپور تاریخ جلوس سترہوین
ذیحجہ سنہ ۱۱۱۸ گیارہ سو اٹھارہ کما قیل شاہ باخبر مقام جلوس اولا مقام شاہ دولہ گجرات بعد استماع
واقعہ پدر بزرگوار کے اور ثانیاً بعدہ اکبرآباد بعد فتح ومحضرت محمد اعظم شاہ بیاسی بر دکلای ذی الحرام
اور وزرائے عظام کا بیان صاحب تاریخ قدیم مسمی بہ تحفہ الساجد ملین اپنی لکہا ہی کہ ایام
شہزادگی مین اول مرتبۂ وزارت سے باپ واضح اوس جدول کا یہ مرزا محمد مخاطب بشارت خان وغیرہ
یہ لوگ کامیاب تہے من بعد جسوقت کہ رایات عالیات نواح کابل مین بلند ہوئے محمد مستم خان خلف
سلطان بیگ مخاطب بہ منعم خان کو یہ خدمت مرحمت ہوئی اس طرحپر کہ ابتداء جلوس مین اولا
خطاب آصف الدولہ عنایت فرمایا اور بعد استقلال سریر جہانبانی بہ سامیہ والا خطاب معظم خان
خانخانان اور مرتبہ سے جلیل القدر وزارت اعظم کے سرفراز کیا اور بعد چند معظم خان خانخانان کے
ہدایت اللہ خان خلف عنایت اللہ خان سرانجام وزارت کا انکی جا پر کرتے رہے اور بعضے دکانت کا

امیر الامرا اسد خان کو تھا اور صاحب تاریخ جدید مجمع السلاطین کا اظہار یاہی کہ اول محمد
ابراہیم بیگ اسد خان مخاطب باسد الدولہ جملۃ الملک کہ وے عہد سے عالمگیر کے وزیر اعظم تھے عطائے ابن
خلعت وکالت سے سرفراز ہوئے اور بشارت خان ساتھ عمدہ عہدہ وزارت کے شرف اندوز اور معظم خان
خانخاناں نے قلمدان سے وزارت کے کام کا اور بعد انتقال منعم خان کے ید اللہ خان نیا تھا کام وزارت کا
سرانجام دیتے رہے اور ذوالفقار خان جو فرزند ارجمند اسد خان کے تھے منصب سے امیر الامرائی
و میر بخشی گری اور صوبہ داری جمیع صوبجات دکن کے کامیاب اور صوبہ اوڈیسہ اور دولت آباد
اور عظیم آباد اور بنگالہ نام سے شہزادہ عظیم الشان کے تھا اور وہ طرف سے اپنے صوبہ الہ آباد
کا عبد اللہ خان سید بارہ کو اور صوبہ بہار کا حسین علیخان بہادر کو تفویض
کرکے آپ بیشتر روبرو باپ کے رہا کرتا تھا پردگیان حرم محترم کا بیان ہمشیرہ مرزا محمد مقیم
اور بائی جتری جی صبیہ روپ سنگھ راٹھور پسر عم مہاراجہ جسونت سنگھ راجہ کشن گڑھ اور
نور النسا خانم صبیہ مرزا سنجر نجم ثانی اور سپہر پرور اولاد امجاد کا بیان چار پسر اول
محمد معز الدین مخاطب بجہاندار شاہ دوم محمد اعظم مخاطب بعظیم الشان سوم
رفیع القدر مخاطب رفیع الشان چہارم خجستہ اختر مخاطب جہان شاہ دو
دختر اول دولت افزا نام دوسرا دہر افروز بانو بیگم خطاب کہ قبل جلوس کرنے تخت جہانداری پر
پدر والا قدر کے دار البقا کو تشریف لے گئیں دوم نور النسا خانم عظیم الشان اور
رفیع الشان اور جہان شاہ ہر سہ برادر بعد ارتحال قبلہ گاہ کے برادر بزرگ سے
باری باری جنگ کرکے منزل گزین دار الخلد کے ہوئے اور جہاندار شاہ رونق افزا

اورنگ جہانبانی کا ایکسال ممالک محروسہ مین فرمان فرما رہا بعد اس عرصہ
قلیل کے محمد فرخ سیر خلف عظیم الشان نے جو صوبہ بنگالہ مین تھا عزم
رزم سے اکبرآباد پر آکر نزول کیا بعد محاربہ و مجادلہ کے جب لشکر فرخ سیر کا
غالب آیا جہاندار شاہ دار الخلافت سے مراجعت کر کے اسیر پنجہ تقدیر
کا ہوا اور محمد فرخ سیر نے جلوس فرمایا والدہ جہاندار شاہ کی ہمشیرہ
مرزا محمد مقیم کی بیٹی اور والدہ عظیم الشان اور دولت افزا کی جیتر مینی
اور والدہ رفیع الشان اور نور النسا خانم کی صبیہ مرزا سنجر اور
والدہ جہان شاہ کی حرم حریم حرمت اور مجمع السلاطین مین ایسا
پیرایہ تحریر کا پایا ہے کہ یہ بادشاہ عالم فاضل عابد صالح با مروت
شجاع صاحب عزم تھا جملہ ملازمان اور زمینداران اور حکام دور و نزدیک
مطیع اور فرمان بردار تھے اور کثیر الاولاد ستر شہزادے اپنی
باہم جہان پناہ کے وقت واحد مین بیٹھا کرتے تھے چنانچہ دست راست پر معز الدین
جہاندار شاہ مع پسران خود اعز الدین اور عزیز الدین دو عظیم الشان مع پسران خود محمد کریم اور فرخ
سیر اور ہمایون بخت مع بیدار دل پسر بیدار بخت ابن اعظم شاہ اور سومی دست چپ پر رفیع الشان مع
پسران خود رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ چہارمی خجستہ اختر جہانشاہ مع پسران خود فرخندہ اختر
مع عالی تبار ابن اعظم شاہ اور دو پسران محمد کامبخش ولد عالمگیر یعنی محی السنہ وغیرہ ۞ ایران
و توران اور روم کے بادشاہون کا بیان ۞ جو معاصر بہادر شاہ بادشاہ کے تھے مملکت ایران مین

شاہ سلطان حسین خلف شاہ سلیمان کہ سنہ ۱۱۰۶ گیارہ سو چہے مین سریر سلطنت کو زیب و زینت
بخشا واضح ہو کہ یہان صاحب کتاب واسطے نمایش و فخر اپنے ایسا لکھتا ہے کہ سلسلہ سلطان حسین کا
نو واسطہ سے ابو المویدہ شاہ اسمعیل کو پہونچتا ہے اسطرح سے کہ شاہ سلطان حسین بیٹا ہے شاہ
سلیمان کا اور وہ بیٹا ہے سلطان محمد ملقب شاہ عباس ثانی کا اور وہ بیٹا ہے شاہ مرزا ملقب
بشاہ صفی مرزا کا اور وہ بیٹا ہے صفی مرزا کا اور وہ بیٹا ہے ابو المظفر شاہ عباس ماضی کا اور وہ
بیٹا ہے سلطان محمد خدابندہ کا اور وہ بیٹا ہے شاہ طہماسپ کا اور وہ بیٹا ہے ابو الموید شاہ
اسمعیل کا اور نسب مولف کتاب ہذا یعنی کا پانچ واسطہ سے ہوکر طرف سے مان کے کہ یہ
بیٹا ہے بنت مرزا اکرم صفوی ابن رستم مرزا ابن سلطان حسین مرزا ابن بہرام مرزا ابن ابو الموید
شاہ اسمعیل صفوی کا اور تواریخ مین چونکہ احوال ہونا نکاہی صاحب کتاب نے چہوڑ دیا ہے اور وہ افغانستان
ہی اپنی قوم مین سے قبضہ اختیار مین کسیکے ہوگا اور روم مین وہی سلاطین عثمانی ۞ ہند و دکن
کے بادشاہون کا بیان ۞ جو معاصر بہادر شاہ کے تہے تمام بلاد ممالک ہندوستان و
دکن بلا مساہمت کسوکے حیطہ تصرف مین اولیاے دولت ابد مدت کے تہے مگر نواح تلنگ مین
صوبہ دار حیدر آباد یعنی محمد کامبخش اور بعد گذشتہ ہونے محمد کامبخش بہادر کے بندگان درگاہ سے
یوسف خان نام روز بہانی وطن ابتدا و انتہا وہان کے صوبون کی مع تعداد آمدنی اونکی زمانہ
مغفرتمآب نواب آصفجاہ بہادر تک آگے مرقوم ہوگی انشاء اللہ تعالے چونکہ بنگالہ اور مالوہ
اور گجرات اور کشمیر اور ٹہٹہ اور سندہ مین ہر ایک ان ممالک سے ایک ایک جماعت نے
اہل اسلام سے ایک زمانہ تک سلطنت کی ہے اور بعد مدت معتدبہ اپنے منقرض ہوگئی

مختصر احوال انکی سلطنت کا اور کمیت و کیفیت اسکی ابتدا ر طلوع کوکب دولت سے تا تاثیر افول اقبال
ہر ایک کے بیان پر نامہ نگار زیب رقم کرتا ہی اول گجرات واضح ہو کہ عہد مین سلطان محمود ولد تغلق شاہ کے
صوبہ دار نے وہان کے بغاوت اختیار کی سلطان محمود شاہ مطلع ہو کر ایک امرا سے اپنے مسمی مظفر خان کو
چتر وغیرہ اساس سلطنت کا دیکر گجرات اوسکو مفوض کیا اور مظفر خان نے وہان جا کر سنہ ۷۹۴
سات سو چورانوے مین علم استقلال کا بلند کیا اور بعد فوت پسر اوسکا کہ وہ مخل سلطنت پدر تھا
سنہ ۸۱۰ آٹھ سو دس مین جلوس فرمایا چودہ نفر اولاد سے اوسکی سلطنت کو پہونچے آخرکار
سنہ ۸۰ آٹھ سو اسی مین گجرات کو ملازمان اکبر شاہ نے تسخیر فرمایا دوم مالوہ ابتدا حکومت مالوہ کی یہ ہے
کہ سنہ ۸۰۹ آٹھ سو نو مین طرف سے سلطان محمود نبیرہ فیروز شاہ کہ وہ سلاطین تغلقیہ سے تھا پہلے
دلاور خان غوری سات حکومت مالوہ کے مامور ہوا اور بعد رحلت سلطان علم سلطنت کا بلند کیا
پس بارہ نفر بعضے اصالتاً اور بعضے نیابتاً ایک سو اسی سال تک سلطنت کئے مین بعد سنہ ۹۷۰ نو سو
ستر مین وہ ملک بیچ تصرف مین اکبر بادشاہ کے آیا سوم بنگالہ وہان ملک فخر الدین نام سلاحدار
حاکم بنگالہ کا کہ وہ پایون سے تغلق شاہ کے تھا ابتدا از سنہ ۷۳۹ سات سو انچالیس مین مسمی قادر خان
ولی نعمت کو اپنے مار کر علم استقلال کا بلند کیا پس چھبیس نفر ایکسو چوالیس سال حکومت کیے اور بعد منقضی
ہونے مدت مذکورہ کے سنہ ۹۸۴ نو سو چوراسی مین وہ ملک بیچ تصرف اولیاے دولت اکبر بادشاہ کے آیا چوتھا
سندھ ابتدا مین اوس طرف حجاج بن یوسف ظالم نے کہ سنہ ۸۰۶ آٹھ سو چھے مین محمد ہارون کو
روانہ کیا اور اپنے مسمی محمد قاسم کو حاکم اوس جا کا قرار دیا محمد قاسم راجہ سے سندھ کے محاربہ کر کے
سنہ ۹۰۳ نو سو تین مین بلاد سندھ پر متصرف ہوا بعدہ بمرور ایام زمیندار اوسجا کے متصدی یعنی ذمہ دار

حکومت ہوسا

حکومت ہوے یہانتک کہ پانسو برس حکمرانی کی بعد اوسکے پندرہ نفر طبقہ سمکان سے کہ اپنے کو
اولاد سے جمشید کی جانتے تھے اور چار نفر غیر انکے فرمانروائی کرتے رہے آخر الامر سنہ ایکہزار ایک مین
ولایت سندہ کی داخل ممالک محروسہ اکبر بادشاہ ہوئی اور مرزا جانی بیگ کہ حاکم وہانکا تھا سلک
ملازمان اکبر بادشاہی مین منخرط ہوا اسیطرح کشمیر اوسی جا اول ایک شخص شاہ میرن نام جاکر وہانکے راجہ کا
ہتا بعد فوت راجہ کے اوسکے بیٹے کے مزاجمین ایسا در آیا کہ منصب وزارت کا حاصل کیا بمرور دہور سنہ سات سو سینتالیس ۷۴۷
ساتھہ سو سینتالیسمین باتہہ خطاب شمس الدین کے مخاطب ہو کر روس منابر پر خطبہ اپنے نام کا پڑہوایا
جہہ نفر دو سو بچاس سال تک سلطنت کیے یہانتک کہ سنہ ۹۹۵ نو سو پچیانوے مین کشمیر تصرف مین
اکبر بادشاہ کے آیا یہ بہی جاننا چاہیے کہ اول ملک گجرات کا اور مالوہ اور بنگالہ عہد مین ہمایون بادشاہ کے
مسخر ہوا تہا بعد عزیمت بادشاہ موصوف کے ایران کو کوتہ اندیش لوگ متصرف ہوے تھے
من بعد دوسرے مرتبہ عہد مین اکبر بادشاہ کے پہر مفتوح ہوا ممالک مفتوحہ در تواریخ فتوحات انتظام
ممالک محروسہ موروثی آبائے کرام اور اجداد عظام کا خافی خان نے تاریخمین اپنی جو لایا یہ ہی کہ اوائل عہد
مین شاہ عالم بہادر شاہ کے میر اویس نام ایک مرد افغانی کہ وہ نوکرون سے سلطان حسین شاہ ایران کے متعین
قلعہ قندہار کا تہا چونکہ ایک مدت سے اوسکو فکر گرفت کرنے قلعہ داری کی تہی ایکروز طالع معزالیہ کے
یاوری کی ایسا اتفاق ہوا کہ دفعتاً گرگین خان حاکم قندہار کا واسطے انتظام گرد نواح کے قلعہ سے نکل کر
خلوتمین مصروف شرب تہا کہ ہمراہی افغان مذکور کے جو قابو مین تہے گرگین خان پر آگرے اور اوسکو
اور اوسکے متوسلون کو مسافر ملک عدم کا کیا اور اوسی شب قلعہ کو متصرف ہو کر جناب مین باریافتگان
حضور کے فتح قلعہ کی عرض کی ہر چند کہ بادشاہ کو شاہ ایران سے محبت قلبی تہی گو بظاہر مقتضا سے

مصلحت وقت کے فرمان قلعہ داری کا نام سے اوس افغان کے مع خلعت اور پانچ ہزاری منصب روانہ فرمایا لیکن شاہ

ایران کو خفیہ پیغام کیا کہ نمک حرامی اور جرات کہ اوس افغان سے ظہور مین آئی باعث ملال کا ہوا جلد دفع مین

اس فساد کے کوشش کیا جاتا ہے اس طرف سے ہرگز کمک اوس نمک حرام کو نہ پہونچیگی مدت عمر گرامی اور سلطنت

سریر عظمت مدت عمر ستر برس پانچ مہینے اکیس دن مدت سلطنت پانچ سال ایکماہ دو روز اسباب

انتقال اور تاریخ وفات شاہ بیکان رحلت اور مرقد منورہ اسباب انتقال عارضہ قولنج کا سخت ایسا عارض

ہوا کہ بسبب اوسکے مزاج پر غش آگیا تین دن تک بیہوشی رہی اور معالجہ کچھ اثر نکیا روز سوم بموجب مضمون

ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ دعوت حق کو قبول فرمایا تاریخ وفات بیسوین محرم سنہ ۱۱۲۴

ہجری ایک سو چوبیس کا دن رحلت لاہور مرقد شاہجہان آباد مین متصل مزار فایض الانوار حضرت قطب العارفین

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ العزیز کے لقب بعد وفات خلد منزل واضح ہو کہ عالمگیر بادشاہ سمت

...عالم بہت تقوی سے ہمیشہ اوسے صحبت علما اور فضلا کی تھی چنانچہ فتاوی عالمگیری سے ظاہر ہے

اور حافظ قران چنانچہ ابتدا حفظ کی تاریخ آیہ کریمہ سے سنقرئک فلا تنسی اور اتمام کی لوح

محفوظ تھی اور وقت تحریر کتاب راقم نے مظہر الاخبار مدراس سے ایسا پایا کہ وہ جناب کلام شریف لکھکر

ہدیہ کیا کرتے تھے اور جملہ رقم وقت انتقال اٹھ سو پانچ روپے حاصل ہوئے تھے فقط اور یہ بھی جاننا

چاہئے جسکو محمد اعظم شاہ کو بعد عالمگیر بادشاہ کے حکومت بالاستقلال میسر نہوی اسواسطے اصل کتاب

مین بیان معز الیہ کا جداگانہ درج کتاب نہین کیا اوسی پر جو ضمن مین احوال محمد معظم شاہ کے جانا گیا

اوسی پر اکتفا کیا لیکن حال مین مجمع السلاطین والا اپنی جدولمین براہ کچھ لکھا ہی یا مدنکار بھی ہو جب

اوسکے زیب رقم کرتا ہے اس لحاظ سے کہ بعد جلوس فرمایا تھا اور تمام تجملات شاہی رکھتا تھا جو اقتدار

کرسا ...

کہ سلاطینوں کا ہوتا ہے ملک مالی دولت خزانہ لشکر حکومت سب بر قابض و متصرف تقدیر سے یاری نکی

شکست ہوئی عین کارزار مین مارا گیا نعش مشہور ہے تخت یا تختہ تابوت ❊ محمد اعظم شاہ کا بیان ❊

نام اور کنیت اور لقب اور اسامی والدین نام محمد اعظم کنیت اور لقب عزر مقرر این اورنگ زیب اسم مادر

دلرس بانو بیگم بنت شاہ نواز خان صفوی تاریخ اور مکان ولادت تاریخ ولادت روز دو شنبہ بارہوین شعبان

سنہ ۱۰۹۴ ایکہزار چورانوے مکان ولادت سیاق دکن پردگیان حرم کا بیان نامعلوم اولاد کا بیان اول

سلطان والاجاہ دوم بیدار بخت ہر دو ساتھ ساتھ باپ کے عاریمین کشتہ ہوئے سوم عالی خان تبار وزرا او امرا

چونکہ عرصہ حکومت کا قلیل تہا اتفاق تقرر وزرا نکا کسو پر ہوا ممالک مفتوحہ کا بیان ہر چند کہ عالمگیر بادشاہ نے

عین حیات اپنے واسطے دفع منازعت کے ہر سہ فرزندون کو ملک بانٹ دیا تہا اس طرح کے اعظم شاہ کو گجرات

اور دکن اور کام بخش کو مالوہ وغیرہ اور معظم شاہ کو کابل و لاہور و دہلی لیکن جب عالمگیر شاہ نے مرے اعظم

بعد وفات بارہ دن کے روز جمعہ اٹھائیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ گیارہ سو اٹھارہ متصل اورنگ آباد کے احمد نگر

مین تخت سلطنت پر جلوس کر کے کر تسخیر کی تمام ملک ہندوستان اور تسخیر تجویز پر باپ کے مضبوط باندہی

او معظم شاہ کہ وہ اسوقت کابل مین تہے خبر فوت ہونے پدر والا قدر کی اور جلوس کرنا اعظم شاہ کا دادہ

سلطنت پر لشکر سپاہ عظیم سے ہندوستان کی طرف کوچ فرمایا اور ایک نامہ اعظم شاہ کو ایسا لکہا کہ تقسیم پر

قناعت کیا جائے ملک کی حرص کرنا اور جنگ و جدل فیمابین برادروں کے ہونا مناسب نہین چونکہ اعظم شاہ

بہت صاحب ارادہ اور شجاع اور خشمناک مزاج تہا جواب مین ایسا لکہا کہ آپ خوب جانتے ہین دو

بادشاہ ایک ملک مین نہین سماتے ہین اور فوراً برسم یلغار گجرات سے مع لشکر جرار نہضت کی

ادہر اودہر سے معظم شاہ بھی اپنی جا سے چلے بعد کوچ اور مقام چند ایام و لیالی کے میدان مین دہولپور کے

ملاقی عساکر طرفین کی ہوئی اٹھارہوین تاریخ سے ربیع الاول کی سنہ ۱۱۱۹ گیارہ سو انیس ہجری تک
دو دن بازار جدال و قتال کا گرم رہا آخرکار اعظم شاہ مجروح و مقتول ہوکر تختہ تابوت کو پہونچے فرزندون
سے چھے ہزار سوار اور پیادہ مع پچاس سردار عماری نشین طرفین سے کام آئے معظم شاہ نے فتح پائی وہ تخت نشین
ہوئے ؛ ایران و توران و روم کے بادشاہون کا بیان ؛ ایران و توران اور روم ہر سہ موافق معمول ؛ ہند و دکن کے
بادشاہون کا بیان ؛ ہند و دکن ہر دو نیز بدستور ممالک مفتوحہ کہان خود گشتہ ہوئے ؛ مدت عمر و ایام
سلطنت ؛ مدت عمر پچیس سال تین مہینے سولہ دن ایام سلطنت ایام سلطنت تین ماہ بیس روز ؛ اسباب انتقال
اور تاریخ وفات اور مکان رحلت جیسا کہ بیان ہوا اور مدفن مقبرہ ہمایون بادشاہ
؛ معز الدین کا بیان ؛ اسم گرامی اور کنیت و لقب ؛ اسم والا نام معز الدین کنیت ابو الفتح
لقب محمد جہاندار شاہ بادشاہ ابن بہادر شاہ ؛ نام والدہ نظام بائی ؛ تاریخ و مکان ولادت اور جلوس
تاریخ ولادت روز چہارشنبہ دسوین رمضان سنہ ۱۰۷۱ ایک ہزار اکہتر یا اکہتر مکان ولادت حوالی دکن تاریخ جلوس
ربیع الاول روز پنجشنبہ سنہ ۱۱۲۴ گیارہ سو چوبیس اور بعض نے اٹھارہوین محرم کی روز وفات بہادر شاہ کے
لکھا ہے مکان جلوس اول دفعہ دار السلطنت لاہور مین بعد شاہجہان آباد ؛ وزرا اور امرا کا بیان ؛ بدستور
وکیل السلطنت آصف الدولہ اسد خان اور بخشی الملک ذوالفقار خان پسر اسد خان جملہ ارکان سلطنت
امراء عظام خواجہ کوکلتاش خان اور خواجہ حسن خان مخاطب خان دوران اور اعظم خان اور جانی خان
اور محمد امین خان ؛ پردگیان حرم کا بیان ؛ مجہول ؛ اولاد کا بیان ؛ دو پسر اعز الدین و عزیز الدین ؛ ایران
توران روم کے بادشاہون کا بیان ؛ ایران مین چونکہ حسب عہد خانی نے کتاب کو اسی پر تمام کیا ہی نہین معلوم کہ
اولاد سے شاہ طہماسپ کی وہان کون فرمان فرما تھا اور توران مین تمام عمل افغانون کا اور روم مین

بدستور

بدستور اولاد سلاطین عثمانی ذ ہند و دکن کے بادشاہوں کا بیان ۔ ہنہ جملہ تصرفین اولیائے دولت کے
دکن تمامی تابع ہند کیفیت اس بادشاہ کو فساد سے گہر کے فرصت ملک گیری کی نہ ملی چنانچہ بمجرد فوت ہونے
بہادر شاہ کے سلطنت پر فیمابین بہائیون کے جنگ عظیم واقع ہوئی اول جہاندار شاہ اور رفیع الشان اور
جہانشاہ اتفاق سے امیر الامرا ذوالفقار خان کے طرفدار جہاندار شاہ معز الدین کے ہوئے اور عظیم الشان نے
کہ دعوی سلطنت رکہتا تہا خودسری اختیار کی آمادہ پیکار ہوا ابتدا ادبار کی ہی فتح شاہی تقسیم
پائی خانہ جنگی نے منہ دکہلایا آخرکار بعد کشتہ ہونے اجل رسیدون کے عظیم الشان نے شکست پائی
غرق دریائے ممات کا ہوا اور قتل دکشن نے مدعیان خلافت کے ترقی کی پس رفیع الشان اور جہانشاہ بہ سبب
زخمہا اخیر پہ ہر دو برادر بھی باری باری جہاندار شاہ سے لڑکر مارے گئے بعد چندے سلطان محمد کریم
پسر عظیم الشان کو بہی جو قابو مین آگیا صلاح سے ذوالفقار کے قتل کیا جب کام ہر طرح سے سلطنت کا
فیصل پایا جہاندار شاہ کمال خاطر جمعی سے کو تخت نشین ہوا لیکن چونکہ یہ بادشاہ بہت عیش دوست تہا
بے غمی سے زمانہ کے غافل طرف اکل و شرب کے متوجہ ہوا اسکی حکومت کو جملہ نو مہینے کا عرصہ گذرا تہا کہ
محمد فرخ سیر بن عظیم الشان اتفاق سے حسین علیخان اور عبداللہ خان سادات بارہ کے باپ اور بہائی کے
خون کا بدلہ لینے کو ملک بنگالہ سے کہ وہ سابق سے وہان قائم مقام اپنے پدر کا تہا خروج کیا جہاندار شاہ نے
سنکر اعز الدین پسر کو اپنے مع فوج عظیم مقابلہ پر روانہ کیا مقام کہجواہ پر کہ بچاس کوس الہ آباد سے ہے
تلاقی فریقین کی ہوئی اعز الدین ہزیمت پاکر اگرہ کو آیا فرخ سیر نے جب پہلی لڑائی ماری زیادہ تر
دلیر ہوا چند روز مین اگرہ پر آیا جہاندار شاہ سے محاربہ کیا جہاندار شاہ کی شکست ہوئی شاہجہان کو
بہاگا اور فرخ سیر اگرہ مین آکر تخت پر بیٹہا ان بعد واسطے تعاقب کے نہضت کی جب خضر آباد مین کہ ایک

کوس دہلی سے ہی پہونچا جہاندار شاہ کو مع ذوالفقار خان قتل کر پہونچا یا دونو کا سر شکر نیزون پر رکہوا دئے
اور پانون مین ہر ایک لاشہ کے رسی باندہ کر دو طرف ہاتی کے ڈال دئے اور سواری کے ساتہہ ساتہہ
لئے ہوے شاہجہان آباد کو آیا اور بادشاہ مستقل ہوا مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عمر
معز الدین کی باون سال تین مہینے اٹہائیس دن اور ایام سلطنت نو مہینے تیرہ روز اسباب انتقال
اور تاریخ وفات اور مکان وفات اور مرقد سبب وفات مارا جانا ہاتہہ سے فرخ سیر کے
سات قتل روز جمعہ بیسوین ماہ ذیحجہ سنہ ١١٢٤ گیارہ سو چوبیس جای قبر مقبرہ ہمایون ۞ محمد فرخ سیر کا
بیان ۞ اسم اور کنیت اور لقب اور اسم والدین نام معین الدین لقب محمد فرخ سیر بن عظیم الشان
بن بہادر شاہ اسم مادر صاحبہ نسوان تاریخ اور مکان ولادت اور جلوس تاریخ ولادت روز پنجشنبہ
اٹہارہوین رجب سنہ ١٠٩٥ ایکہزار پچانوے یا ستر دین رمضان سنہ ١٠٩٩ ایکہزار نویانوے مکان ولادت
عزیمت دکن مین بنگالہ سے سال جلوس روز جمعہ بیسوین ذیحجہ یا ستر دین ذی قعدہ یا پانچوین ذیحجہ
سنہ ١١٢٤ گیارہ سو چوبیس اول عظیم آباد مین بعد اکبر آباد و شاہجہان آباد مین وزرا اور امرا کا بیان
بعد تخت نشینی کے سید عبد اللہ خان کو خطاب قطب الملک یار وفادار ظفر جنگ اور منصب ہفت
ہزاری اور خلعت وزارت کا عنایت ہوا اور سید حسین علیخان کو خطاب علم الملکی اور امیر الامرائی
اور میر بخشی گری سے سرفراز کیا اور محمد امین خان کو خطاب اعتماد الدولہ ملا اور دوسرے بخشی
دوم ہوے اور نواب چین قلیچ خان بہادر خطاب نظام الملکی اور منصب صوبہ داری دکن سے
امتیاز پائے اور قاضی عبد اللہ خان تورانی کو خطاب خانخانان میر جملہ اور خدمت دستخط
خاص کی سپرد ہوئی اور لطف اللہ خان نے خدمت دیوانی کی اور افضل خان نے خدمت

صدارت کی

صدارت کی حاصل کی محلات کا بیان جب راجیت سنگه یه تو ظاهر هی باقی اسامی اور تعداد نامعلوم اولاد کا
بیان سوائے نواب بیگم زمانی بیگم سے جب سعادت خان کے کسو تاریخ مین تعداد اور اسما اولاد کے دیکھنے مین نہین آئے

❊ ایران و توران و روم کے بادشاہون کا بیان بدستور ❊ ہند و دکن کے بادشاہون کا بیان ❊ کیا ہند کے

کیا دکن ہر دو داخل سرکار صوبه حیدرآباد بنده بادشاہی کیفیت اس بادشاه کو سوائے املاک موروثی
اور کوئی دوسرا ملک تو ہاتھ نه آیا مگر بعد جلوس ۱۱۵۵ گیاره سو پچپن مین حسین علیخان نے شورش اجیت سنگه
راٹھور پسر جسونت سنگه کی جودھپور پر فوج کشی کے بعد تادیب اسکے دختر اجیت سنگه کی واسطے
ازدواج فرخ سیر کے لا کر اس تزک و تکلف سے مراسم عقد و شادمانی کے موجود کیئے که مردم وہان کے
اب کہتے ہین که بلده دہلی مین ایسی شادی اور طوی عظیم الشان شاہانشین سے کم ظہور مین آئی ہوگی اور
اسی زمانه مین گرو بنده که سردار قوم سکھو تھا چالیس پچاس ہزار سوار و پیاده سے طرف کوہستان پنجاب کے
شورش کا بلند کر کے مسلمانون کو آزرده کرتا تھا اور فساد و معابد اسلام کے بیخ ظلم و تعدی کا اختیار کیا
تھا سو عبد الصمد خان کی گرفتار ہو کر شاہجہان آباد مین آیا اور سزا اپنی اعمال بد اپنے درجه قتل کو پہونچا
بعد چند سال مین بادشاه اور سادات کے نزاع واقع ہوئی اختلاف پر آخر نوبت یہانتک پہونچی که
۱۱۳۱ [illegible] سو [illegible] مین قطب الملک عبد الله خان اور امیر الامرا حسین علیخان قلعه مین بندوبست اتنا کر کے
فرخ سیر کو جو محل مین پوشیده تھا کمال فضیحت سے باہر لایا اور معدوم البصر کر کے چندے قید
رکھا مین بعد دو مہینے کا عرصه گذرا ہوگا که ایما سے قطب الملک کے زندان خانه مین وه بیچاره مظلوم بادشاه
ہلاک ہوا تاریخ عزل فرخ سیر کی مرزا بیدل نے یون کہی ہی رباعی دیدی که جه باشاه گرامی کردند
بعد جور و جفا ازره خامی کردند تاریخ چو از خرد بجستم فرموده سادات بوی نمکحرامی کردند امیر عظمت الله

بالگرامی نے ہند درین اسے ایک باہی رباعی با شاہ معظم انچہ شاید کردند ؛ از دست حکیم ہر چہ آید کردند ؛ افراط حرم

نسخہ تاریخ نوشت ؛ سادات دو دوشی انچہ باید کردند ؛ مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عمر میں تیئیس ٢٣

سال آٹھ مہینے بیس دن ایام سلطنت چھے برس تین ماہ پندرہ روز سبب انتقال اور تاریخ وفات

اور مکان رحلت اور مدفن سبب وفات اختلاف سادات بعد اسیری کے زہر سے کشتہ ہوا اور بعضے کہتے

ہیں قتل کو پہونچا تاریخ وفات آٹھویں ربیع الثانی ١١٣١ سنہ گیارہ سو اکتیس دفن صحن میں مقبرہ ہمایون کے رفیع الدرجات

کا نام اور کنیت اور لقب اور اسم والدین نام شمس الدین کنیت ابو البرکات لقب رفیع الدرجات بادشاہ

بن رفیع الشان بن بہادر شاہ اسم مادر نور النسا بیگم دختر شیخ باقی تاریخ اور مکان ولادت اور جلوس

تاریخ ولادت ماہ جمادی الآخر ١١١٣ سنہ مکان ولادت قلعہ شاہجہان آباد تاریخ جلوس بیسوین ربیع الثانی کی

١١٣١ سنہ گیارہ سو اکتیس مکان جلوس قلعہ اکبرآباد یا قلعہ شاہجہان آباد مذکور وزرا اور امرا کا نام

فقط قطب الملک عبد اللہ خان اور امام الملک حسین علی خان ہر دو برادر مدار المہام جملہ امور اس سلطنت سلطان

شان بلکہ خود سلطان تھے چونکہ بادشاہ نام کو تھا دوسرے امرا کو روبرو انکے جز رنج تھا تعلقات

کا بیان تو پہر دیکھیں رہا اولاد کا بیان وہ معقود ایران وتوران وروم کے بادشاہوں کا بیان

اولاد شاہ طہماسب والا عز وعثمانی جو ہند و دکن کے بادشاہوں کا بیان ؛ ہر دو ملک کے بادشاہ

ذات مجمع البرکات صوبہ حیدرآباد سندھ بادشاہی ممالک مقبوضہ ملک گیر تو کچھ نہوئی جب سادات نے

فرخ سیر کو اسیر اور مکحول کیا رفیع الدرجات کو قلعہ سلیم گڈھ سے خلاص کر کے کہ وہ وقت سے معز الدین

جہاندار شاہ کے محبوس تھا تخت پر بٹھلا دیا مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عمر ستر اٹھارہ برس چار

مہینے چند روز ایام سلطنت تین ماہ گیارہ دن سبب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان رحلت و مدفن

سبب وفات یہ بادشاہ چونکہ بہت نحیف الجسم عادی کثرت سے افیون کا تھا مرض سے تب دق کے
مر گیا سال وفات روز دوشنبہ انیسوین رجب سنہ ۱۱۳۱ گیارہ سو اکتیس مکان رحلت دہلی مدفن مقبرہ
ہمایون ❊ رفیع الدولہ کا بیان ❊ اسم اور کنیت اور خطاب اور لقب اور اسم والدین نام اور کنیت
نامعلوم خطاب رفیع الدولہ لقب شاہجہان ثانی برادر رفیع الدرجات بن رفیع الشان بن بہادر
شاہ اسم مادر اسمین راقم کو شک ہی چونکہ صاحب کتاب برادر رفیع الدرجات لکھا ہی اگر
حقیقی ہے تو وہی نور النسا بیگم مذکور ہو اور اگر علاتی تو احتمال ہی کہ اور کوی دوسری بانو ہو واللہ اعلم
تاریخ اور مکان ولادت اور جلوس سال ولادت سنہ ۱۱۱۶ گیارہ سو سولہ مکان ولادت ملک غزنی
سال جلوس اکیسوین رجب سنہ ۱۱۳۱ محل جلوس قلعہ شاہجہان آباد وزرا اور امرا کا بیان عبداللہ خان
حسین علیخان تمامی مہمات بادشاہی پر قابض و متصرف تھے محلات کا بیان محجوب اولاد کا بیان
چونکہ بادشاہ کم سن تھا صاحب ولد نتھا ❊ ایران توران روم کے بادشاہونکا بیان ❊ ایران مع
توران و روم بدستور سلطنت ثلاثہ بحال ❊ ہند و دکن کے بادشاہونکا بیان ❊ جملہ صوبجات ہند و
دکن پر اولیای دولت قابض و متصرف ممالک مقبوضہ فقط ملک موروثی مگر وقت مین اس بادشاہ مجہول
الحکومت کے سلطان نیکوسیر بن محمد اکبر بن عالمگیر نے سعادت سے مترسین ہزاری اور صفی خان قلعدار
اکبرآباد کے تخت شاہی پر جلوس کیا تھا حسین علیخان نے بادشاہ کو ہمراہ لیکر دہلی سے نہضت کی بعد طی
منازل کے سر پر اوسکے لشکر سلطانی جا پہونچا محاصرہ کرکے چند روز مین قلعہ کو مفتوح کیا اور نیکوسیر کو پکڑکر
قید کر دیا مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عمر سترہ سال اور ایام سلطنت تین مہینے چند روز سبب
انتقال اور تاریخ وفات اور مکان رحلت اور مدفن سبب انتقال ہرچند کہ سادات مسطورنے بعد رفیع الدرجات کے

رفیع الدولہ کو قید سے نکالکر بموجب وصیت بہائی کے رتبہ کو بادشاہی کے پہونچایا تھا مگر چونکہ یہ بھی مثل برادر کے
نحیف تھا اور افیونی چند روز مین مرض اسہال کا جو عاید حال ہوا اکبرآباد مین تخت شاہی سے تختہ تابوت پر
نزول کیا سال وفات ساتوین ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ گیارہ سو اکتیس مذکور مکان وفات شہر دہلی محل مدفن دہی مقبرہ
ہمایون محمد شاہ بادشاہ کا بیان ؛ اسم اور کنیت اور لقب اور اسم والدین نام روشن اختر کنیت
ابو الفتح لقب ناصر الدین محمد شاہ خلف جہان شاہ بن بہادر شاہ اسم والدہ مشہور نواب قدسیہ بیگم تاریخ
ولادت اور مکان ولادت اور جلوس سال ولادت باٹھوین پانچوین ربیع الاول روز جمعہ سنہ ۱۱۱۴ گیارہ سو
چودہ محل ولادت بلدہ غزنی سال جلوس پندرہوین ذی قعدہ مقام جلوس دار الخلافت اکبرآباد اور بعض
ایسا کہتے ہین موضع کرادلی کہ آٹھ کوس پر طرف فتح پور کے اکبرآباد سے ہے وزرا اور امرا انکا بیان اول
عبد اللہ خان اور حسین علیخان مہتمم سلطنت تھے بعد انکے اعتماد الدولہ محمد امین خان چندے وزیر الممالک رہے
بعد فوت انکے عنایت اللہ خان رئیس نواب نظام الملک بہادر خطاب تراہ اور بعد ترک کرنے نواب موصوف کے اس
خدمت کو نواب قمر الدین خان مامور ہوئے اور بخشی اول امیر الامرا صمصام الدولہ خان دوران کہ وہ جنگ مین نادر شاہ کے
زخمی ہوکر موئے اور روشن الدولہ ظفر خان بخشی دوم اور سید صلابتخان بخشی سوم اور برہان الملک اول داروغہ
خواصان تھے بعد صوبہ دار اودھ ہوئے پس مقابلہ مین نادر شاہ کے جنگ کے اسیر ہوئے اور بعد صلح نادر شاہ
اور محمد شاہ کے اونہین آوان مین قضا کی اور اعز الدولہ حمید علیخان ہفت ہزاری منصب اور اسد الدولہ
بخشی رسالہ شمشیر داغ اور شیخ سعد اللہ خان میر آتش سوا ان امرائے کرام کے اور بہت سے امرا اور
منصبدار تھے محلات کا بیان مستور اولاد کا بیان سوائے احمد شاہ کے ذکر اورکسو کا دیکھنے مین نہین آیا
ذکر ایران و توران و روم کے بادشاہون کا بیان ؛ ایران مین اول شاہ طہماسپ ثانی خاتمہ سلطنت شاہ

ط

فصل

طہماسپ اول فاتحہ سلطنت پر نادرشاہ نہ بادشاہ کے بیان مین ہے نادرشاہ قوم افشار سے تہا باپ نادرشاہ کا پوستین دوزی سے صرف اوقات کرتا تہا یہ باپ سے جدا ہوکر اول ذیل مین قطاع الطریقون کے ملا اور حسب حال آن کا اوسکا بدیکہا دس پندرہ سوار پریشان روزگار شریک حال کرکے ارادہ سے نوکری بادشاہ ایران کے مشہد مین آیا اور وسیلہ سے ارکان دولت کے سلک مین ملازمان شاہی شاہ طہماسپ کے منسلک ہوا چونکہ بلند بالا اور جوان نمایان تہا فرمان بادشاہی سے ذیل مین لیا ولا حضور کے سرفرازی پائی اور نام اوسکا طہماسپ قلی ہوا اون روزون پٹہان لوگ غلبہ کرکے اکثر بلاد مملکت ایران کے ضبط مین اپنے لائے تہے فتح خان قجر کہ وہ رکن السلطنت تہا بادشاہ نے ایکدن اوسکی شکایت ندما سے اپنے خلوت مین کی طہماسپ قلی جو حاضر تہا عرض کیا کہ اگر اس بندہ کو حکم ہو تو آن واحد مین ابہی سر اوسکا تن سے جدا کر ڈالتا ہی دوسرے روز کہ فتح خان قجر حسب بار یاب ہوا بادشاہ درشت زبانی سے کلام کرنے لگا اور کہا کہ غلبہ افغانون کا روز افزون ہے اور تجہہ سے بندولست اوسکا ہو نہین سکتا وہ چاہتا تہا کہ کچہ جواب دے بادشاہ غضب مین آیا طہماسپ قلی کو اشارہ کیا بمجرد حکم کے ساتہ چالاک دستی تمام کے ایسی تیغ سر پر اوسکے لگائی کہ فتح خان اوسی دم زمین پر گرا اور زندگانی کو جواب دیا پس حدوث اس سانحہ کے تمام فوج قجر کی مستعد بکار ہوئی طہماسپ قلی نے سپاہ جرار بادشاہی ہمراہ لیکر مقابلہ کیا محاربہ کیا فتح پائی پس صلہ اس امر عظیم الشان سے ہوا پہر واسطے جنگ افاغنہ کے مامور ہوا عنایت ایزدی افغانان بے اندیشہ نے ہاتہ سے اوسکے ایسی شکست فاش پائی کہ نام اون قوم کا نرہا نادرشاہی مسمی درہ نادری مین ایسا پیرایہ ترقیم کا پایا ہی کہ ہنوز طہماسپ مغضوب زندہ کامران تہا کہ بادشاہ پر بسبب کبرسنی کے سستی آئی سنہ ۱۱۴۴ گیارہ سو چوالیس مین اعیان واکابر نے اوسکو خلع کرکے فرق خطا شاہی کا شہزادہ اعلی گوہر

عباس مرزا کے سر پر رکہا آٹھ مہینے کے بچہ کو تخت نشین کیا اور کوس سلطنت کا نام سے اوسکے بجوایا
چونکہ نادر شاہ ذی اقتدار اولوالعزم صاحب جرأت اوسی دولت کا تہا اور بادشاہ طفل شیرخوار تہا اسنے
سلطنت سے صیغہ نمکحرامی کا زیب سر و دستار کرکے سنہ ۱۱۴۸ گیارہ سو اڑتالیسمین روس منابر و وجوہ دنانیر
کو نام نامی سے اپنے زیب و فر بخشا اور یہ شعر عرفی کا ورد زبان اپنا کیا شعر نوبت بمن افتاد بگوئید کہ
دوران شاہ آرا نشی از نو بکند مسند جم را ایں نغز آفتاب جہانداری و سلطنت نادر یکاد ر و دیوار سر شبستان
معمورہ جہان کے حکام مرزا قوام الدین محمد قزوینی نے تاریخ نادرشاہ کی الخیر فیما وقع پائی بعضے نکتہ سنج نے
اوسکو لاخیر فیما وقع کیا نقش نگین نادرشاہ سے نگین دولت دین چونکہ رفتہ بود بجا شد بنام نادر ایران قرار
داد خدا جب ملک ایران کا تصرف میں اپنے لایا کمر ہمت کی واسطے تسخیر ہفت اقلیم کے چست باندہی اول طرف
ماوراء النہر کے رخت ادبار کا بار کیا وہان کے بادشاہ پر بہی جب غالب آیا خراج لیکر طرف ہندوستان کے
نہضت کی اور تا کابل پہونچا اعون پسر دریا خان کوہستان کے زیادہ سو روپیہ سے تھے چیرہ دست ہوکر
لاہور لے لیا پھر بیچ بلاد اطراف صوبہ شاہجہان آباد کے دخل کیا محمد شاہ کہ مدہوش ساغر عیش و عشرت کے
تھے اوس وقت آنکھین کہولکر طرف اجتماع افواج اور تیاری توپخانہ و اسباب جنگ کے مشغول ہوئے اور
نواح پانی پت کو مضرب خیام کیا اوس روز برہان الملک سعادت خان بہادر صوبہ دار پورب کے
بیس ہزار سوار جرار سے واسطے آستانہ بوسی بادشاہ کے آئے ہوئے تھے ملازمت کی اور بہیر و
بنگاہ پیچھے چھوڑکر آپ تو منزل طولانہ کرکے حضور مین آئے اور مردمان فوج نادرشاہی نے چیہون
حملہ کرکے تمام پس آیندگان لشکر و بنگاہ کو تاراج کردیا برہان الملک بہت شجاع تھے یہ خبر پاکر اسی
وقت رخصت انتقام کی چاہی بادشاہ نے طرف امیر الامرا خان دوران کے توجہ کی خان دوران

حالانکہ عرض کی رخصت پائیں اہل ہند کا ان تبع ... آصف جاہ بہادر کہتے ہیں جو کہ رائے صواب نمائی کی اقتضا

کرے عین صواب ہے بادشاہ بھی فرماتے ہیں برہان الملک سپاہی ہے تو آج مخاطب طرف برہان الملک کے ہو کر

کہے کہ باوجود قریب ہونے ایسے دشمن قوی کے بنگاہ کو عقب پر چھوڑ کر بے پروائی سے نامناسب تھا

خیر بہر حال جو کچھ کہ ہوا سو ہوا اب الفعل مثل رائی حاکرا و مروانا سپاہ بہت سے رہ کے آراد یاد ہے

کمال انشاءاللہ تعالیٰ باتفاق ایک دوسرے کے مغرور غنیم کا رستے معاندوں کی نکالا جائیگا برہان الملک نے قبول

نکیا اور جواب دیا کہ تدارک اعداء سے نکرنا عین بزدلی ہے گیارہ ہزار سوار جرار جنگ آزمودہ اور

توپخانہ کثیر موجود رکھتا ہوں اپنے مقدور تک بتوفیق جنگ میں کوشش کرونگا اگر عنایت الٰہی سے فتح نصیب

ہوئی دوگانہ دالا میں سرخروئی حاصل کرتا ہوں ورنہ طعن سے بری ہی کے نجات پاؤنگا ...

ہمہ کا جہان ناموس ننگ ہے ... ہم نام ... اسوقت رخصت ہو کر بیت تعف

سرداری اہو انصار اکثر تفنگ کا لباس ... سپاہ ... ہو کر ... سے ... چال ... کر

بیں کی تقویت ... بادشاہ کو ہوئی امیر الامرا بہادر ... خونخوار

واسطے کمک کے روانہ کیا اسوقت ہوئے امیر الامرا کو ... سے ... امیر

الامرا نے ... جواب دیا کہ فرصت ... ہندوستان کا اور

جوانان ... جنگ میں ... اس طرف ... نہیں ہو سکتا ... عبور کر کے افواج

نادرشاہ سے مقابلہ ... ہندوستان ... نادرشاہ ... مقہور

گئے نادرشاہ نے جو علیحدہ ہندوستانی ... بیس ہزار سوار انتخابی کہ تمام لشکر میں ممتاز

تھے روانہ کئے اور متعاقب اسکے آپ بھی ... ہوئی ... امیر الامرا نے حسب زخم

کاری کہاے فیلبان نے جو یہ حال دیکہا ہاتی کو معرکہ سے باہر اوسدم تو امیر الامرا کو ہاتہ سے دشمنون کے بچا لیا
ہاتی کو پہیر کر لشکر تک بادشاہ کے پہونچا دیا چونکہ زخمون سے حالت نہتی صبح اوسکی فوت ہوے بادشاہ
اوسوقت امیر الممالک قمر الدین خان وزیر دوم کو طلب کر کے صوابدید چاہی ہر ایک نے موافق فہم اپنے اصرار
اوپر جنگ کے کیا نواب نے عرض کی کہ برہان الملک اور امیر الامرا نے اگرچہ بسبب غیرت اور حمیت اور شجاعت کے
راہ فدویت سے جان نثاری کی لیکن سخن ناشنوائی اونکی کلیات حضرت کی ضایع کی اب وقت جنگ کا
نہین ہی بالفعل صلاح یہی کہ پیام صلح کا کرنا اور غبار فتنہ کا بٹہلانا اگر حسن تدبیر اور لطف گفتار سے صورت
مصالحہ کی بندہے ہو المطلوب ورنہ متوکلا علی اللہ آمادہ جنگ کے ہونا بادشاہ فرمایا مصرعہ صلاح ما
ہمہ آنست کان صلاح شماست نواب شکل مصالحہ کی ساتہ اپنے قرار دیکر اگلے روز اسکے ہمراہ عزیز یار خان
ایلچی نادرشاہ کے کہ قبل جنگ امیر الامرا اور برہان الملک کے پیام صلح کا لایا تہا عہد و پیمان بیان و ماکر
بعد سوال و جواب کے بادشاہ سے اجازت ملازمت کی لیکر حضور مین آئے اور سب طرح سے خاطر جمع کر کے
محمد شاہ کو ہمراہ اپنے واسطے ملاقات نادرشاہ کے لیگئے نادرشاہ کمال طوع و عزت سے پیش آیا تعظیم و
تکریم سے ملاقات کر کے بادشاہ کو رخصت فرمایا اسی ضمن مین مبلغ بیس کرور روپیہ نادرشاہ نے درخواست کی
نواب نے جواب دیا کہ اسقدر روپیہ ممکن نہین برہان الملک کہ زخمی ہو کر قید مین نادرشاہ کے ہے چونکہ مستزیدہ
کو صلح ہونے استصوابات نواب کے منظور خاطر نہتی کہلا بہیجا کہ محمد شاہ ہاتہ مین آصف جاہ کے ہی اسقدر
روپیہ دینے مین تامل طرف سے انکے ہی جبتک انضباط واقعی سرانجام پر عمل مین نہ آئیگا خاطر خواہ صورت
بندہگی نادرشاہ اس باتین بر آمد کار اپنا جانکر نواب کے پیغام کہا کہ تم مہمان ہمارے ہو چلنا کہ نگاہ
رکہے چونکہ نواب فصیح زبان تہے فصاحت و بلاغت مین نظیر اپنا نرکہتے تہے حسن تقریر سے ایسا

نادرشاہ کے ذہن نشین کیا کہ نادرشاہ نے تحفظ و طیب اطراف سے محمد شاہ کی موافقت و اخلاص دل مین قرار
دیا اور فرودگاہ سے اپنی بالاتفاق کوچ کر کے داخل دہلی ہوا محمد شاہ نے مکان لائق واسطے نزول نادرشاہ کے
مقرر فرمایا بعد ایک روز کے واردات ایسی ہوئی کہ بے اصل کلی کو چون مین اشتہار ہوا کہ نادرشاہ کا قتل ہو گیا
بمجرد شہرت اس خبر کے مردم شہر کے مغلیون کو نادرشاہ کے جہان پایا مار ڈالے دیکھنے سے اس حال کے
نادرشاہ غضب مین آیا حکم قتل عام کا دیا بہت لوگ مارے گئے اوس حالت قہر و غضب مین کسو کو طاقت نتھی
کہ دم مارے نواب نے قدم جرأت کا آگے رکھا اور عجز و انکسار سے امان چاہی درجہ پذیرائی کا پایا فوجیون کو حکم ہوا
کہ قتل عام سے امان دین کہتے ہین کہ سپاہیون نے فریاد الامان کی نکالی بمجرد سننے کہ ہاتھ ہر شخص کا جہان
تہا وہین رہا لکھا ہے کہ سبحان اللہ عجب حکم و حکومت نادرشاہ کی تہی کتب تواریخ مین مذکور ہے
کہ صاحبقران تیمور شاہ بھی شاہجہان آباد پر آکر حکم قتل عام کا دیا پہر جب منع فرمایا دوسرے سات روز تک
سپاہ نے ہاتھ قتل سے باز رکہا اور ایک روایت ہے کہ ہمنے بادشاہ کی ایک طشت مرصع کا اور ایک
خنجر ہمراہ نواب آصفجاہ بہادر کے نادرشاہ پاس بہجوا دیا اور کہلا بہیجا کہ اگر قتل ہمارا منظور ہے تو یہ
حاضر ہے گنہگار ہین تو ہم ہین خونریزی ناحق بندگان خدا کی کس واسطے نادرشاہ کو سنکر رحم آیا امان دی من بعد
نادرشاہ چند ماہ شاہجہان آباد مین رہ کر جواہر بہت اور خزانہ بیشمار مع تخت طاؤس اور جواہر گران بہا
پارۂ کوہ نور لیکر مراجعت کی تفصیل اس اجمال کی اور تبیین اس مقال کی یون لکھی ہے کہ چند روز کے عرصہ مین
ایام اقامت مین نادرشاہ کے ظروف سیمین و زرین اور اوانی و اسباب مرصع الآت و اجناس نفیسہ سے
جواہر گران بہا پارۂ الماس مسمی کوہ نور اسقدر ضبط قلم مین لائے کہ محاسبان اوہام واقع نویسان
انہام حصر و احصا سے اوسکے عاجز آئے منجملہ اوسکے ایک تخت طاؤس تہا پچاس لاکہ روپے قیمت کا

که گنج بیکادسی اور خزانہ دقیانوسی لائق رونمای جواہر شہوار اسکے تھا اور ایام سلاطین سابقہ مین دو کرور
پارہ جواہر حرف ترصیع اوسکا ہوا تھا اور اسیقدر لالی غلطان اور الماس بیا رخشان کہ نظر کرتے اوسکے خزاین
مین کسو بادشاہ سلف کے وجود مین آیا ہو طرف خزانہ نادری کے متصل ہوا اور ماورا اسکے امرا و خوانین
دولت و اعیان دار خلافت راجایان ہندوستان اور صوبہ داران ممالک سے آئے کروڑون لاکھون نقود اور جواہر
مرصع آلات و نفایس اسباب بطریق پیشکش بہم لایا اور بعد سعادتخان کے ایک محصل نے صوبہ اودہ سے
ایک کرور روپئے مع فیلان کوہ توامان اور اسباب گران داخل خزانہ عامرہ کئیے اور خزانے سلطنت
پیشکش امرا و صوبہداران بر دیگر [illegible] سے برابر پیدا کرو کے دست تصرف مین سرکار کے آئے اور جواہر
خزاین اور اسباب کارخانجات دار السلطنت سوا اسکے ایک مخبر نے صد قم لوٹ بادشاہ کی دیار دہلی اور
اسکے حوالیمین تخمیناً ستر کرور روپئے جمع کئے ہین اور ایک روایتمین اسی کرور سے بھی زیادہ آخر کار
۱۱۶۰ سنہ گیارہ سو ساٹھ سنہ [illegible] گیارہوین جمادی الاخر منزل فتح آباد مین کام اوسکا آخر ہوا اسکی انجام کو
یہہ ہوا کہ قالوجہ مردم جو لشکر مین تھے داخل سراپردہ ہوکر مقتول کیا [illegible] سر کو سر قتل و تاراج
سے گرمی [illegible] بخت سے سنگ گردش چرخ نیلوفری [illegible] نادری کا ماند نادری احمد خان
ابدالی کہ ہواخواہ دولت نادری کا تھا افغانون سے کارزار کیا لیکن سعی اپنی اس کام مین بیہودہ جانکر
قندہار کو چلا گیا اور علی قلیخان نے ہرات مین انجام کار شہزادگان نادر کا اسیر پایا اور اسی سال جلوس کر کے
سکہ خطبہ اپنے نام کا کیا اور لقب اپنا علی شاہ قرار دیا اور ابراہیم خان برادر کو سردار اور حصار اصفہان
اصفہان کا کرکے اوس طرف روانہ کیا اور دوسرے امرا کو نظامت و بخشیگری پر منصوب فرماکر آپ مشغول
عیش و عشرت تھا ہر ایک فیما بین ابراہیم خان اور علیشاہ کے منافقہ درمیش ہوا ابراہیم خان نے علیشاہ کو

زندہ دستگیر کرکے اندھا کر دیا توران و روم تک مشہور ہے ہندو دکن کے حکام کا احوال جو ہر دو مملکت جلیلہ زیر تصرف
ہند مین جا بجا طرفدار صوبے طرف سرکار کے معین نواح دکن مین داود خان طرف سے ذوالفقار خان کے
اور دلاور علی خان پسر عالم علیخان اور مبارز خان طرف سے حسین علی خان کے آخر وقت نواب
آصف جاہ نظام الملک بہادر ان سب سے جنگ کرکے غالب آئے مظفر و منصور ہوے چنانچہ مفصل بیان احوال
جنگ کا مین ان عالیجناب کے آئیگا کیفیت اس بادشاہ کی کوئی نیا ملک فتح نکیا چونکہ حسین علیخان اور
عبد اللہ خان نے بعد فوت رفیع القدر کے حبس سے نکالکر بادشاہ کیا تھا اُسی پر قناعت کی بعد چندے
دوسرے امرا مثل محمد امین خان وغیرہ نے بادشاہ کو طرف سے سادات کے اغوا کیا اور سب معاملہ
فرخ سیر کا خاطر نشان اور کہا کہ با وجود ہونے سادات کے سلطنت واسطے آپکے نام کو ہی رفتہ رفتہ کینہ اور
نفاق دلمین جانبین کے پیدا ہوا اس عرصہ مین نواب نظام الملک صوبہ مالوہ سے برخاست کرکے دکن کو
تشریف فرما ہوے کہ وہ صوبہ حسین علیخان کا تھا اور بعد جنگ صوابدید سے عقل دوراندیش و رفقا
وفا اندیش کے فتح پائی تصرف مین اپنے لایا تب ایسا قرار پایا کہ قطب الملک دار السلطنت بادشاہ کے
نایب ہوکر یہان پر مقیم رہین اور حسین علیخان مع بادشاہ مقابلہ کو نواب نظام الملک بہادر کے
دکن کا ارادہ کرین حسب قرارداد بعد نہضت رایات سلطانی پینتیس کوس پرے فتح پور سے پہونچے
تھے کہ میر حیدر علیخان تورانی نے ایما سے محمد امین خان کے بہانہ سے گذارنے عرضی کے عین سواری
مین خنجر خونخوار سے حسین علیخان کو شہید کیا اور آپ بھی ہاتھ سے مردمان سواری حسین علیخان کے
مارا گیا عزت خان بھتیجا حسین علیخان کا بمجرد اس واقعہ کے خیمہ پر بادشاہ کے اپنے ہمراہیون سے آ پہونچا اور محافظین
بادشاہ سے جنگ کرکے وہ بھی شہید ہوا قطب الملک نے جو یہ خبر سنی جانا کہ فتور بادشاہ کا ہی

اقتضاے جرات ذاتی کے فوراً سلطان ابراہیم پسر رفیع القدر کو قید سے نکال کر شاہجہان اباد میں لایا
تخت نشین کیا جمعیت جمع کی آمادہ پیکار ہوا محمد شاہ نے سپاہ جرار سے مقابلہ کیا خوب لڑائی
ہوئی عبد اللہ خان نے خوب دلیری و جوانمردی کی دی لیکن آخر کار اسیر ہوئے تب محمد شاہ فتح نصیب شاہزادہ
مذکور کو قید کر کے فارغ البال بادشاہ باستقلال ہوئے چونکہ روشن اختر تھے یہ اوحالا کا امتوجہ طرف
عیش کے ہوئے امورات سلطنت سے غافل بالکل لاتعقل جو ذی اقتدار اور حریص ملک
او صوبہ کے طرف سے بادشاہ کے حاکم بنا اپنے کو مالک او متصرف وہاں کا جانتا تھا بادشاہ نے
جو یہ خبر سنے ایران سے ایلغار آیا اور دہلی کو خراب کر کے جاتے ہوئے روایت زیادہ اسی کروڑ
روپے سے جنس و مال لیکر روانہ ہوا مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عمر سینتالیس سال ایک
مہینہ تین دن ایام سلطنت شاہ مرحوم کے انتیس برس چھ مہینے دس روز سبب انتقال اور تاریخ
وفات او مقام رحلت اور جائے قبر سبب انتقال عارضہ جسمانی تاریخ وفات دو شنبہ ستائیسوں
ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ ہجری جائے رحلت دہلی محل اور مقام مزار حضرت سلطان
المشائخ قدس سرہ لقب بعد رحلت فردوس آرامگاہ احمد شاہ کا بیان ۔ اسم اور کنیت اور لقب
اور اسم والدین نام مجاہد الدین کنیت ابو النصر لقب احمد شاہ ابن محمد شاہ اسم مادر او دہم بائی
ملقب بہ قدسیہ صاحبہ زمانی تاریخ او مقام ولادت و جلوس سال ولادت سال ولادت روز شنبہ ستائیسوں
ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۵ گیارہ سو پینتیس اور بعضے سنہ ۱۱۴۰ گیارہ سو چالیس بتلاتے ہیں سال جلوس دوم
جمادی الاول سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ مکان جلوس بعد استماع خبر فوت پدر باہتمام سے نواب
صفدر جنگ کے مقام پانی پت وزرا و امرا کا بیان اول وقت جلوس نواب صفدر جنگ خدمت

وزارت

وزارت اور میر آتشی کی رکہتے تھے بعد تعزیری انکے خلعت وزارتکا انتظام الدولہ پسر قمرالدینخان کو اور خدمت میر
آتشی کی صمصام الدولہ کو اور امیر الامرائی عماد الملک غازی الدینخان بہادر ابن فیروز جنگ کو سپرد ہوئی اور
میر بخشی صلابتخان ذوالفقار جنگ قرار پائے اور مجد الدولہ بخشی سوم اور لہان خان برادر رضاعی بادشاہ خطاب
معتقد الدولہ اور منصب ششہزاری سے سرفراز ہو اور نواب بہادر خواجہ سرا مدار المہام اکثر امورات کارخانجات
بادشاہی کا ہتا اوسکو صفدر جنگ نے کسو تقریب سے گہا پنے بولاکر مار ڈالا محلات کا بیان محجوب اولاد کا ان
انکے سپر بیداربخت سوائے بیداربخت کے کوئی نام دوسرا اسکو کتابون میں نظر نہیں پڑا ؛ ایران توران
وروم کے بادشاہون کا بیان ہے ایران مین ملشاہ ابراہیم خان وغیرہ جنکا ذکر اوپر ہوا اور توران مین احمد شاہ درانی
درانی کہنے کی اصل بادشاہ کو یہی کہ درمعنی گوہر اور اکثر گوہر حلقہ مین کان کے ہوتا ہے بادشاہ بھی حلقہ بگوش سو ان سے
نادر شاہ کے تھا اور سنہ ۱۱۶۵ گیارہ سو پینسٹہ مین قصد ہندوستان کے لاہور پر آیا اور معین الملک صوبہ دار پر وہان کے
غالب آکے نیابت لاہور کی اپنے طرف سے عنایت کی اور روانہ کابل و قندہار کے ہوکر رخصت اپنا ہوا اور روم
مین اولاد عثمانی ؛ ہندوستان کے حکام کا احوال ؛ انکا ذکر تحت کیفیت بیان ہوگا مگر اسقدر پوشیدہ
دیدۂ ناظرین نرہے کہ اوسکے پور مین راجہ رانا ساہو خود سر حاکم قوم مرہٹہ سے ہتا کہ بیچ عہد فرخ سیر کے
سنہ ۱۱۲۵ گیارہ سو پچیس مین حسین علیخان نے سند چوتہ اور سردیسمکہی کی موعی الیہ کو لکہدی تہی چونکہ
سیتا اپنی سیوا اولاد سے راجہ ساہو کی لاولد تہا ابتہ سنر دار اپنی زندگی مین مقرر کئے تہے بعد اسکے انہین
سنہ ۱۱۴۸ گیارہ سو اڑتالیس مین اول ترقی بالاجیراو اور شمبورنا ناکی زنار داروں کی ہوئی اسنے پونا کو دار الحکومت
اپنا کیا اور بہادر جی سیندہیا ملازم اسکا تہا جو آخر ترقی پذیر ہوا چنانچہ ذکر اسکے اوج و فروج کا بہی ہوگا اور سنہ ۱۱۴۸ گیارہ سو
اڑتالیس مین ملہار راو ہولکر خود کسیرکا نوکر نہ جاکر اسکا بہی احوال کشف ہوگا اور حیدرآباد مین اولاد سے

نواب مغفرت مآب کے اول ناصر جنگ بہادر شہید ہوئے بعد صلابت جنگ بہادر مسند گذار فرمان پذیر
کیفیت عہد سلطنت مین اپنے اچھی بھی اتفاق ملک گیری کا ہوا ان دنون وقت شہزادگی سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو
اکسٹھ مین بیچ عصر محمد شاہ کے بعد قتل نادر شاہ کے احمد شاہ درانی ابدالی نے قصد ہندوستان کا
کیا تھا اور بموجب حکم باپ کے واسطے جنگ احمد شاہ درانی کے سرہند تک گئے اور پیکار کی آخر نام سے
شہزادہ کے فتح نصیب والی ہند کے ہوئی قمر الدین خان وزیر مارا گیا اور احمد شاہ درانی شکست پاکر طرف ولایت کے
مراجعت کی اور جب سرہند سے طرف دہلی کے بعد فتح معاودت کی اثنا راہ خبر وفات پدر سے تخت پر جلوس کیا
فتوحات تو کچھ حاصل نہ ہوئے بلکہ دقتین انکے اکثر ملک موروثی جاتا رہا چنانچہ ملک دکن ہاتھ مین قوم مرہٹہ اور
فرزندون نواب نظام الملک بہادر کے آیا اور عظیم آباد بنگالہ قبضہ مین مہابت خان کے اور الہ آباد و اودھ
تصرف مین صفدر جنگ کے اور بریلی مراد آباد اختیار مین علی محمد خان روہیلہ کے اور فرخ آباد حکومت مین قاسم خان
بنگش کے نواح اجمیر وغیرہ تحت مین راجپوتانہ کے اور آگرہ اور توابع اسکے تصرف مین سورج مل جاٹ کے
اور لاہور اور ملتان نزدیک معین الملک کے تابع بندگان بادشاہی ہین مگر دبا کر خود سر ہو گئے
مگر فقط نواب نظام الملک بہادر اور اخلاف نواب ممدوح کے بدل تا زوال سلطنت عقیدہ پر اپنے
ہمیشہ راسخ دم اور ثابت قدم رہے الحمد للہ یہ نتیجہ انہی نیات با برکات کا ہے کہ سلطنت کم ہوتے ہوتے
صرف نام کو رہ گئی تھی سو وہ بھی زایل ہو گئی اور ہنوز ملک انکا آباد اور اولاد شاد ہین اللہم متع المؤمنین
بالعاہد دولتہ وارفع درجۃ المسلمین بقیام اولادہ الی یوم الدین اور حکومت مین بادشاہ کے سوا نواح دہلی کے
دریا گنگ تک اور ملک سرہند تک کچھ نہ تھا احمد شاہ درانی عہد مین انکے سنہ ۱۱۶۳ گیارہ سو تریسٹھ مین لاہور تک آیا
اور معین الملک سے صلح کی اور پھر گیا اور بیچ سنہ ۱۱۶۶ گیارہ سو چھیاسٹھ کے فیما بین صفدر جنگ اور بادشاہ کے

سبب بیماری نواب بہادر کے نا اتفاقی نے منہ دکھلایا بادشاہ نے نجیب الدولہ کو واسطے کمک کے طلب کیا جنگ عظیم
واقع ہوئی خرابی دہلی کی بہت ظہور مین آئی آخر صفدر جنگ نے صلح کی اور صوبہ اودہ کو روانہ ہوئے اور
عماد الملک غازی الدینخان بہادر بالاستقلال وزیر سلطنت ہے آخر کو درمیان بادشاہ اور وزیر کے سوء مزاجی
ہوئی اور کرم سلاسیان اونکی ماں اور احمد شاہ کی آنکھوں مین کھینچی گئین تب بادشاہ معذور دیدے نور محبوس ہوئے
مدت العمر اور ایام سلطنت مدت عمر باون سال چھ مہینے گیارہ دن یا پچاس برس کئی مہینے ایام سلطنت چھ
سال چند ماہ سبب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان رحلت اور جا قبر سبب انتقال اجل موعود تاریخ انتقال
آخر جمادی الآخر سنہ ۱۱۶۷ گیارہ سو سرسٹھ مین قید ہوئے اور دسوین شعبان سنہ مذکورہ مین مکحول جیسا کہ گذرا اسی
ستائیسوین شوال سنہ الیہ کو قید مین وفات پائے مکان رحلت وہی دہلی مدفن شاہجہان آباد کے باہر مقبرہ
مریم مکانی جوار مین درگاہ قدم شریف لقب بعد وفات نا معلوم ؛ عالمگیر ثانی کا بیان ؛ نام اصلی اور کنیت
اور لقب اور اسم پدر و مادر نام عزیز الدین کنیت غیر مقرر لقب عالمگیر ثانی بن معز الدین جہاندار شاہ بن
بہادر شاہ اسم مادر انوپ بائی تاریخ اور مکان ولادت اور جلوس سال ولادت روز سہ شنبہ سنہ ۱۱۰۹ گیارہ سو نو مکان ولادت
صوبہ دار الامان ملتان سال جلوس یوم شنبہ دسوین شعبان سنہ ۱۱۶۸ گیارہ سو اڑسٹھ مکان جلوس دار الخلافت
شاہجہان آباد آٹھ برس کے سن مین وزرا اور امرا کا بیان وزیر نواب امیر الامرا نجیب الدولہ اور امرائے
دولت عماد الملک غازی الدینخان اور انتظام الدولہ ابن قمر الدینخان محلات کا بیان نا معلوم اولاد کا
بیان شہزادہ علی گوہر اور مرزا جمعیت اور مرزا اسکوہ اور مرزا طالع اور مرزا حسنوا اور خیر النسا بیگم
اور دولت النسا بیگم اور کرامت النسا بیگم جب احمد شاہ کو عماد الملک نے کور اور مقید کیا عزیز الدین عالمگیر ثانی
کو قید سے نکالکر تخت پر بٹھلایا سوائے نام کے انہین سلطنت مین کچھ دخل تھا واضح ہو کہ اسی سال

عہد مین انکے احمد شاہ درانی سنہ ۱۱۷۰ مین سواے احمد ابدالی کے بہر ہندوستان پر ارادہ سے تاخت و تاراج کے
آیا اور لشکریون نے اوسکے تا بہرت پور محاصرہ کرلیا خاطر خواہ غنیمت دہلی و آگرہ سے ہاتہ اوسکے آئی اور وقت مراجعت
خاندان تیموریہ مین قرابت کرکے روانہ ہوا بعد جانے احمد شاہ مذکور کے عماد الملک جو خوف سے ابدالیون کے
فرخ آباد طرف گیا ہوا تہا نواب احمد خان بنگش در رکہوا تہا اور ہولکر مرہٹہ کو ہمراہ لیکر دہلی کو
اور نجیب الدولہ کو جو سفارش سے احمد شاہ مذکور کی مدار المہام فرمایا تہا بدر کرکے آپ بدستور مسلط ہوا اور
چاہا کہ عالی گوہر شہزادہ کو پکڑ کر مقید کرے شہزادہ رہنا اپنا نزدیک بادشاہ کے مصلحت نہ پاکر طرف ملک مشرق
کے چلا گیا + ایران و توران و روم کے بادشاہون کا بیان + ایران مین وہی علیشاہ اور اسکا بہائی [illegible]
سنہ ۱۱۷۱ گیارہ سو اکہتر مین شہزادہ نادر شاہ مسمی شاہرخ مرزا کو کہ [illegible] قلعہ ارک مین مقید تہا تمام
خوانین جمع ہوکر ساتہ عہد و پیمان و قسم کے شاہزادہ مذکور کو ارک سے لاکر تخت نشین کیا سلطان اعظم
تاریخ جلوس شہزادہ کی ہے مع یاے وحدت آخر مین لفظ سلطان کے ورنہ ایک عشرہ کم ہوتا ہے اور توران مین
احمد شاہ ابدالی اس بار جو ہندوستان پر آیا دختر کو محمد شاہ کی عقد ازدواج مین اپنے لاکر [illegible] اور روم
مین وہی اولاد عثمانی ہند و دکن کے حکام کا بیان + ہند مین تو نام ہی کا بادشاہ ہے اور دکن مین بیچ
نواح تلنگ کے فقط نواب صلابت جنگ ہوا خواہ جہان پناہ اور ملیبار مین راجہ [illegible] حاکم خود سر
اور حیدر علیخان نایک ملازم اوسکے گہر کا چنانچہ ذکر ترقیات ملک و دولت خاندان مذکور کا آگے آئیگا اور پونا مین
زنار دار سرکش و چیرہ روزگار اور سنہ ۱۱۶۸ گیارہ سو اڑسٹہ مین ساہو جی پسر انوجی سندہیا کفن بردار بالاجی راو
بلا[illegible] ہولکر خود سر کیفیت پوشیدہ نہین ہے کہ عہد مین انکے سنہ ۱۱۷۰ گیارہ سو ستر مین اغوا سے
عماد الملک کے مرہٹون نے ایسا غلبہ کیا تہا کہ ظلم و تعدی سے انکی ہندو اور مسلمان سب عاجز و نالان تہے

نجیب الدولہ کو سکرتال مین محاصرہ کیا تب بڑے بڑے امیر ہند کے جیسے نواب شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ
محصور وغیرہ نے واسطے کمک اور امداد اپنے احمد شاہ ابدالی کو پھر طلب کیا عماد الملک نے جو خبر آمد احمد شاہ کی سنی
اس اندیشہ سے کہ عالمگیر ثانی حال بادشاہ سے اوسکا دل صاف نہین اور نجیب الدولہ سے نفاق تھا عالمگیر ثانی کو
قتل کر کے محی السنہ بن کام بخش بن اورنگ زیب کو ملقب شاہ جہان ثانی کر کے نام کو تخت پر بٹھلا دیا اس
اثنا مین احمد شاہ درانی جو وارد ہوا عماد الملک دلی سے بھاگا اور بھرت پور مین جا چھپا اور نجیب الدولہ مع تمام
امرا اور عزہ وغیرہ ملازمت مین بادشاہ درانی کے گئے شرف ملاقات کا حاصل کیا اور دتا سندھیانے احمد شاہ سے
مقابلہ کیا بعد جنگ عظیم دتا مارا گیا اور لشکر اوسکا ہزیمت پایا اور شاہ نے مراجعت کی جب خبر شکست دتا کی دکن کو
آئی بھاو نام برادر زادہ بالاجی پیشوا کا فوج گران سے ہندوستان کو آیا اول دہلی کو خوب لوٹا پس شاہجہان
ثانی کو معزول کیا اور بجاے اوسکے جوان بخت پسر عالی گوہر کو تخت نشین کیا اور متوجہ جنگ احمد شاہ کا ہوا
میدان پانی پت مین جنگ عظیم واقع ہوئی تھا وہ مع ہزارون سردار مرہٹہ کے مارا گیا لکھا ہے کہ ساٹھ کوس تک
خون مرہٹہ کا مثل آب کے اوس سرزمین پر روان تھا یہ مبالغہ ہے کثرت اموات پر احمد شاہ بعد اس فتح کے
جوان بخت کو نایب کے طور پر عالی گوہر کہ وہ اوسوقت بنگالہ مین تھے وہان چھوڑا اور خلعت وزارت کا
شجاع الدولہ کو اور امیر الامرائی مگر نجیب الدولہ کو دلوا کر ۱۱۷۴ سنہ گیارہ سو چوہتر ہجری مین قندہار کو
مراجعت کیا مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عمر ۷۴ چوہتر سال ایام سلطنت چھے سال سات ماہ
اٹھائیس دن سبب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان رحلت اور جاے قبر سبب انتقال قتل کرنا عماد الملک نے
اور سال وفات روز پنجشنبہ آٹھوین ربیع الثانی ۱۱۷۳ سنہ گیارہ سو تہتر ہجری اور مکان وفات دہلی
اور قبر مقبرہ ہمایون لقب بعد وفات عرش منزل ⁂ شاہ عالم کا بیان ⁂ نام اور کنیت اور لقب

اور نام پدر و مادر نام عالی گوہر کنیت ابو العدل لقب مروج دین محمد شاہ عالم بادشاہ بن عزیز الدین عالمگیر ثانی
اسم مادر لعل کنور ملقب بزینت محل تاریخ اور مکان پیدایش اور جلوس سال ولادت سترہوین ذی قعدہ
سنہ ۱۱۳۰ گیارہ سو تیس ہجری مکان پیدایش قلعہ شاہجہان آباد سال جلوس سنہ ۱۱۷۳ گیارہ سو تہتر مقام جلوس
پٹنہ وزرا اور امرا کا بیان شجاع الدولہ وزیر اور نجیب الدولہ امیر الامرا ہوے نجیب الدولہ کے ضابطہ خان
بیٹا اونکا امیر الامرا ہوا اور محمد قلیخان بخشی اول اور ذوالفقار الدولہ نجف خان بخشی دوم [illegible]
بخشی سوم اور نواب آصف الدولہ میر آتش اور دوسرے امرا بہت تھے آخر نواب شاہ نواز خان مدار المہام
ہوے محلات کا بیان تعداد نامعلوم اولاد کا بیان تیس ۳۰ بیٹے اور پینتیس ۳۵ لڑکیاں اونمیں سے
جو نامور اور مشہور ہیں سو اسما انکے یہ ہیں میرزا جوانبخت میرزا اکبر جاہ سلیمان شکوہ مرزا اعظم بخت
مرزا ایزد بخش مرزا انعم بخت مرزا جمشید بخت مرزا اسکندر شکوہ مرزا افضل بیٹیان اکبر آبادی بیگم ملوک بیگم بختی
بیگم ایران و توران و روم کے بادشاہونکا بیان ایران مین نادری شہزادہ شاہرخ مرزا اور محاربات
ابراہیم خان برادر علیشاہ کے اوس سے اور توران مین احمد شاہ ابدالی کہ وہ عہد مین شاہ عالم کئی بار ہندوستان
آیا مرہٹے جو شورہ پشت اور خیرہ دست ہو رہے تھے خوب مغز دماغ سے ان بے ادبوں کے نکالا اور بربار علف
تیغ بیدریغ کرکے معاودت فرما ہوا اسی سنہ ۱۱۷۷ گیارہ سو ستہتر مین عقب مراجعت فرما کابل و قندہار کا ہوا
پھر بسبب عدم بندوبست خراسان کے اسطرف کو نہ آیا اور سنہ ۱۱۸۷ گیارہ سو ستاسی مین قضا کی تیمور شاہ ابدالی
بیٹا اوسکا ہوا اور بعد تیمور شاہ کے زمان بخت شاہ نے تخت شاہی پر جلوس فرمایا سنہ ۱۲۱۳ بارہ سو تیرہ کی
ابتدا اوسکی ترقیات مدارج رنجیت سنگہ کی خدمت بجا آوری سے ہوئی سلطان کے بھائی محمود شاہ اوسکو اندھا
کیا اور شجاع الملک برادر زمان بخت شاہ بھی جو کابل مین تہا سنہ ۱۲۱۶ بارہ سو سولہ مین تخت پر سے

اوتار اگیا اور بخت سنگھ پاس اکر طرف برادر زمان بخت شاہ کے چلا گیا اور روم مین وہی اولاد عثمانی

ہند و دکن کی حکومت کا بیان ہند مین جملہ بندگان بادشاہی اور افسران انگریزی اور دکن مین

اولاد سے نواب آصفجاہ بہادر کی صلابت جنگ اور آصفجاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر

پس سکندر اقبال سکندر جاہ بہادر اور پونا مین پیشوا اور ناگپور مین بہونسلہ اور ملیبار مین حیدر علیخان

اور پسر خاندان کو ٹیپو صاحب اور جب موصی الیہ سنہ ۱۲۱۳ بارہ سو تیرا مین انیسوین ۱۹ ماہ ذی قعدہ روز شنبہ

وقت دوپہر جنگ کے افسران انگریزی مین کہیت رہا ملک املاک پر مشار الیہ کے عمل سرکار نامدار کمپنی

بہادر کا ہوگیا اور جینا پٹن مین محمد علیخان المخاطب والاجاہ بنگالہ سے بادشاہ کی کیفیت

چونکہ یہ بادشاہ ایام شہزادگی مین ہاتہ سے ظلم غازی الدینخان کے تنگ اکر مین حیات پدر شاہجہان آباد

سے باہر ہو کر حضور سے دور تھے اور نواب محمد قلیخان کو الہ آباد سے ہمراہ لیکر واسطے تسخیر

بنگالہ کے گئے ہوئے تھے اور میر صادق نام عرف میران سے کہ وہ بیٹا جعفر علیخان کا تہا بر سر کار یہ

کہ خبر شہادت باپ کی سنی پس مقام پٹنہ مین سنہ ۱۱۷۳ گیارہ سو تہتر کے جلوس فرمایا اور لقب اپنا

شاہ عالم کیا بعد جلوس بھی مدت تک مخالفون اور معاندون سے جنگ کرتے رہے آخر کار جب

میران پر بجلی پڑی اور وہ مر گیا بجائے اوسکے قاسم علیخان مسند ریاست پر متمکن ہوا اسنے ملازمت

بادشاہ کی اختیار کی اور واسطے مصارف بادشاہ کے چوبیس لاکہ روپے سالانہ صوبہ بنگالہ سے

روانہ خدمت کرنا ٹہرا اس اثنا مین شجاع الدولہ نے بھی بعد جانے احمد شاہ درانی کے بادشاہ کو

شاہجہان آباد سے الہ آباد کو لے آیا اور ہنگام ملازمت کا میان جان پر اپنے باندہا بادشاہ اکثر

اوقات رہے پہر نقل و تحویل عمل مین آئی آخر قیام مقام دہلی مین رہا واضح ہو کہ عہد مین شاہ عالم کے

بہت واردات زوال سلطنت کے وقوع مین آئے جیسا کہ شکست قاسم علیخان کی فوج انگریزی سے اور
فرار ہونا شجاع الدولہ کا لشکر انگریزی سے جنگ بکسر مین اور صلح کرنا شاہ عالم کا ساتھ انگریزون کے
سنہ ۱۱۷۸ گیارہ سو اٹھتر ہجری مین اور پھر لڑنا شجاع الدولہ کا اتفاق ملہار راو اور ہولکر راو کے فوج
انگریزی سے مقام کورہ جہان آباد پر اور آخر کار شکست پانا اور تحریر ہونی سند دیوانی بنگالہ کی نام
کمپنی بہادر کے طرف سے بادشاہ کے اور تقرر پانا اٹھائیس لاکھ روپیہ کا واسطے اخراجات بادشاہ کے اور
قرارداد صوبہ اودہ وغیرہ کا نام سے شجاع الدولہ کے چنانچہ یہ سب عہدنامے سنہ ۱۱۷۹ گیارہ سو
اوناسی ہجری مین وقوع پذیر ہوئے ہین پس سنہ ۱۱۸۵ گیارہ سو پچاسی ہجری مین شاہ عالم الہ آباد سے شاہجہان
آباد کو آئے اور سنہ ۱۱۸۶ گیارہ سو چھیاسی سے سنہ ۱۲۰۲ بارہ سو دو تک عجب عجب سوانحات اور حادثات
جیسا کہ غلبہ مرہٹون کا دوآبہ ملک پر افاغنون کے اور عروج نواب نجف خان کا اور لڑائی ضابطہ خان کی
اور جنگ شجاع الدولہ کی حافظ رحمت خان سے سنہ ۱۱۸۸ گیارہ سو اٹھاسی مین اور واقعہ شجاع الدولہ
کا سنہ مذکور مین اور جنگ کرنا نواب نجف خان کا جاٹ سے سنہ ۱۱۹۰ گیارہ سو نوے مین اور رحلت نواب
نجف خان کی سنہ ۱۱۹۶ گیارہ سو چھیانوے مین اور تقرر عہدہ امیر الامرائی کا نام سے نواب افراسیاب خان کے
بعد اسکے مرزا شفیع کو اور کشتہ ہونا مرزا شفیع کا اور پھر مقرر ہونا افراسیاب خان کا عہدہ پر اپنے
اور تسلط ہونا مادہوجی سندہیہ کا مہمات سلطانی پر اور ظلم اور طغیانی غلام قادر پسر ضابطہ خان کے
اور اندھا کرنا شاہ عالم کا سنہ ۱۲۰۳ بارہ سو تین مین مع دوسرے جور و جفا کہ بعد اسکے سلطنت مین ہوا
[illegible] بعد جنرل لیک صاحب نے سنہ ۱۲۱۸ بارہ سو اٹھارہ مین قلعہ آگرہ کا جو نزدیک سندہیہ کے تہا فتح کیا

اور شاہ عالم بادشاہ اندہے ہو کر انیس سال تخت نشین رہے پس وفات پانے مدت عمر اور ایام سلطنت

مدت عمر یکیانوے برس ایام سلطنت اٹھیالیس برس سال انتقال بسبب اجل مسمی تاریخ رحلت ۱۲۲۱ سنہ بارہ سو اکیس
مکان رحلت دہلی مدفن مقبرۂ ہمایون اور لقب بعد وفات فردوس منزل اکبر شاہ ثانی کا بیان ٭ نام اصلی اور
کنیت اور لقب در رسم والدین نام معین الدین کنیت ابو النصر لقب محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی ابن شاہ
عالم اسم مادر نواب قدسیہ بیگم مخاطب مبارک محل تاریخ اور مکان ولادت اور جلوس سال ولادت چارشنبہ
ساتوین رمضان سنہ ۱۱۷۳ گیارہ سو تہتر محل ولادت دیوا مکن پور سال جلوس ساتوین رمضان سنہ ۱۲۲۱ بارہ سو
اکیس مکان جلوس قلعہ شاہجہان آباد وزرا امرا کا بیان نواب نوازش خان اور دبیر الدولہ اور خواجہ فرید خان
اور راجہ جیسنگہ رائے اور رکن الدین خان اور راجہ سوہن لعل یہ بعد ایک دوسرے کے مختاری کرتے رہے اور
امرائے بادشاہی مثل مرزا محمود خان بخشی اور مرزا اشرف بیگ کپتان وغیرہ اور منصبدار اکثر محلات کا
بیان نامعلوم البتہ کثرت سے ہونگے اولاد کا بیان پسر مرزا ابو ظفر ولیعہد مرزا بلند بخت مرزا
جہانشاہ مرزا جہان خسرو مرزا جہانگیر مرزا سلیم مرزا بابر مرزا کیقباد مرزا کیکاوس مرزا شجاعت شاہ
دختران معلی بیگم جمال النسا بیگم وغیرہ ٭ ایران و توران و روم کے بادشاہونکا بیان ٭ ایران مین معلوم کہ
اول علیکہ سابق پہر فتح علیشاہ قوم قجر نے بنی امیہ کہ اول سا دل نادرشاہ کا تہا کئی سنین جلوس فرمایا
اور کوئی برس محمد شاہ ابن فتح علیشاہ قائم مقام پدر ہوا ان بادشاہون نے سلطان روس سے قرابت کی ہی
اور توران مین چونکہ شجاع الملک والی کابل تخت پر سے اتار گیا تہا حکومت دوست محمد خان کی صورت
پکڑی اور روم مین اولاد عثمانی ہند و دکن کے حکام کا بیان صوبہ اودہ مین حکومت اولاد نواب وزیر کی
کہ جسکے عہد مین بادشاہ ہذا کے خود بادشاہ اودہ ہو گئے اور لاہور مین رنجیت سنگہ مترقی اور بیچ دکن کے
دار الریاست حیدرآباد مین اول نواب مستطاب سکندر طالع سکندر جاہ بہادر من بعد نواب فلک جناب

سلال رکاب ناصر الدوله بهادر اور ناگپور و پونا مین سیندهیا بهونسله اور پیشوا انگریزون کے سبب جنون ادنیٰ سے جب ا
بر دو قوم کا الغلبہ سے فتح انگریزی سنہ ۱۲۳۳ بارہ سو تینتیس مین ہوا وہ ملک ملحق ممالک محروسہ سرکار بہادر
کمپنی بہادر کا ہوا کیفیت سوائے اندرون قلعہ مبارک کے حکومت بادشاہ کی کسو جا پر نہتی ایسی سلطنت
سمٹ کر اکیجا ہو گئی تہی کہ لاکہ روپیہ سرکار کمپنی انگریز بہادر سے پیشکش مقرر تہا اور آمدنی ایک پرگنہ کوٹ
قاسم کی اور دوسرے چند دیہات و باغات و املاک جو قول مین بادشاہ کی تہے اس معاش پر اوقات شریف
اپنے ساتھ امرا اور سلاطین کے بسر لیجاتے تہے مدت عمر اور ایام سلطنت مدت عمر اسی سال ایام
سلطنت قریب تیس سال اسباب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان رحلت اور مقام مدفن
سبب انتقال اجل طبعی سال وفات روز جمعہ ستائیسوین جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ بارہ سو ترپن مکان رحلت دہلی
قبر درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ کی لقب بعد وفات عرش آرامگاہ واضح ہو کہ یہ بادشاہ بذات
خود بہت کریم النفس حلیم المزاج سلیم الطبع حمیم الخصائل باہمت سخاوت زاہد عابد تہے اور صورت
شاہانہ سیرت خسروانہ رکہتے تہے ﴿ بہادر شاہ ثانی کا بیان ﴾ نام اصلی اور کنیت اور لقب اور نام مادر
و پدر نام سراج الدین کنیت ابو المظفر مشہور ابو ظفر یہی مادہ تاریخ میلاد بہی ہے لقب محمد بہادر شاہ
بادشاہ ثانی نام پدر محمد اکبر بادشاہ ثانی اسم مادر لعل بائی تاریخ اور مکان ولادت و جلوس تاریخ ولادت
انتیسوین شعبان سنہ ۱۱۹۹ گیارہ سو ننانوے روز سہ شنبہ مکان ولادت قلعہ شاہجہان آباد تاریخ جلوس اٹہائیسوین جمادی
الثانی سنہ ۱۲۵۳ بارہ سو ترپن مادہ تاریخ جلوس کا چراغ دہلی مکان جلوس قلعہ شاہجہان آباد امرا اور وزرا کا
مغل بیگ خان مخاطب بحمید الدولہ بعد انکے میر حامد علیخان اور بعد انکے مرزا شاہرخ متوفی یہ لوگ مدار المہام کارخانہ
بادشاہی رہے بعد وفات شاہرخ مرزا کے دوسرے چند آدمی مختار ہوے اور وقت غدر

محبوب علیخان خواجہ سرا کام مختاری کا کرتے رہے اور احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خان مزاج مین بادشاہ کے بہت دخل و
تقرب رکھتے تھے مابقی احوال کاربرداران غدر و فساد کا کہ جس سے خاتمہ سلطنت کا ہوا خاتمہ مین ظاہر ہوگا محلات کا سامان
جواہرات ایکے سرکار نے منضبط تو نہین کیا ہے یہی دلیل کثرت کی ہے جسکہ سن کہولت کو ہو پہنچے اور تمام عمر ایک جا
بیٹھے رہے ہین بہتیرے ہونگے مگر ایک زینت محل تو سننے مین آئے ہین کہ وہ بعد غدر کا بیان ہوگا قید
مین ساتھ تھین اخبار مین ہے کہ اب بخیریت ہین اولاد کا بیان اولاد بھی بیٹے پوتے بہت ہونگے
دو تو ولیعہد ہوئے ایک بعد دوسرے کے ہوئے کچھ غدر مین مارے گئے کچھ رنگون کو ہمراہ آئے کچھ دہلی مین رہے
بعد بدر انمین سے اخبار مین لکھا ہے کہ جوان بخت نام ایک کو حکم کالے پانی جانے کو ہوا ہے اور دو انگریزی
پڑھ کر قابل ہوئے ہین اور خیر و زر شاہ جو باغی مشہور ہین کہتے ہین یہ پوتا ہے بادشاہ کا کبھو اخبار مین ایسا
لکھا دیکھا ہے کہ شاہ بخارا نے کچھ وظیفہ مقرر کر کے رکھا ہے کبھو ایسا کہ شاہ ایران کے پاس ہے اور کبھو ایسا
کہ عرب مین اطفال کو علم دین تعلیم کرتا ہے واللہ اعلم ذکر ایران و توران و روم کے بادشاہون کا بیان
ایران مین محمد شاہ پھر نصیر الدین شاہ جی اور پائے تخت ایران کا تہران ہے اور توران مین دوست محمد خان اور روم
مین عبد المجید خان عثمانی عہد مین اس سلطان کے لشکر روس کا قلعہ سیبستاپول پر آیا اور مدت تک جدال و
قتال رہا انگریز صاحب لوگ اور فرانسیس کے افسرون نے سلطان کی استعانت کی آخر کار قلعہ قبضہ مین سلطان کے اختیار
کے رہا اور لشکر روس کا صلح کر کے واپس چلا گیا ذکر ہند و دکن کی حکومت کا بیان تمام ہند مین اول قبل
غدر حکومت کمپنی بہادر کی تھی کہ اوسی عرصہ مین لکھنؤ بھی سنہ ١٢٧١ بارہ سو اکہتر یا بہتر مین امجد علی شاہ ابن
واجد علیشاہ ابن نصیر الدولہ کے سبب متوجہ ہونے بادشاہ کے طرف نغمہ و سرود اور عدم توجہ ملکداری اور رعایا
پروری کے حکام انگریزی نے قبضہ کر لیا اور بعد غدر کے تحت فرمان عیوق اشان ملکہ معظمہ سلطانیہ

انگلنڈ کے آیا اور کشمیر و لاہور و ملتان مین اول حکومت رنجیت سنگہ کی اور اسکی اولاد وارثان کی رہی پہر
افسران سرکار کمپنی بہادر نے بعد جنگ کے ملک انکا سب لے لیا مگر ہنوز کشمیر چہوڑ دیا ہی اور جانب دکن دار
الریاست حیدر آباد مین اول غفران منزل نواب مستطاب ناصر الدولہ بہادر من بعد نواب فلک جناب
کواکب حشم انجم خدم آصفجاہ نظام الملک نجم میر تہنیت علیخان بہادر ادام اللہ ملکہ واعطی ولدہ
کیفیت واضح ہو کہ سوائے اندرون قلعہ کے کہین حکومت جنکی نہتی اور کسو جا تصرف نرکہتے تہے بدستور
پدر بزرگوار حضرت عرش آرامگاہ اونسی ایک لاک روپے ماہوار اور آمدنی چند دیہات و املاک وغیرہ پر
رہا ہیہ سلاطین و امرائے قدیم او متعلقان و ملازمان شاہی کے اوقات بسر فرماتے ہتے ان بادشاہ کو اگرچہ
ساتہہ اوصاف اور اخلاق کریمی اور فیض و بخشش اور شان و شوکت و سیرت و صورت اور حشمت و کثرت
اور تمکین و متانت مین قبلہ گاہ محمد اکبر شاہ ثانی سے کچہ نسبت نہتی مگر علم موسیقی اور فن شاعری مین دستگاہ
عالی رکہتے تہے اس پیرانہ سالی مین ہندوی کانا نہ خوب گاتے تہے شعر اچہا کہتے تہے آخر کار جب
سنہ ١٢٧٣ بارہ سی تہتر ہجری مین تمام سپاہ انگریزی نے کل اضلاع ہند مین بغاوت اپنی سرکار سے اختیار کی
بسبب غریب بد معاشون اور کوتاہ اندیشون کے جار و ناچار شریک حال انکے ہوئے چنانچہ مفصل حال اوسکا
نامہ نگار انشاء اللہ تعالی خاتمہ کتاب مین لکہیگا اور طرف سے سرکار انگریزی کے حسب قرار واقعی تنبیہ مفسدون
کی عمل مین آئی گرفتار ہو کر رنگون کو گئے سمر تہے وہین چند روز کے بعد وفات کی مدت عمر انیا نوے سال
ایام سلطنت اپنے پدر والا قدر نے ولیعہد کیا تہا دخیل حکومت سابق سے تہے ہنگام جلوس سے ایام
برخاست تک تیس برس اور قید کے چار سال سبب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان رحلت اور جائے
قبر سبب انتقال مرض جسمانی اور کوفت جاودانی سال وفات سنہ ١٢٧٨ بارہ سو اٹہتر مکان

وفات رنگون

وفات ریکون مقام دفن دہی رکہون اب نامہ نگار تین ہلال مین تاجدارن ملک انگلستان کے اسما اور

اسماء روسا ہند کے جواب تک برسر حکومت ہین اور حیدرآباد کے صوبے جو سابق مین گذرے بیان کر کے

طرف احوال فرخندہ مآل ذات عالیجناب کے رجوع کرتا ہے :: پہلا ہلال تاجداران ملک انگلستان کے

اسما ایکبرٹ سال جلوس ۸۲۸ آٹھ سو اٹھائیس عیسوی مدت حکومت دس سال ایتھلولف

سال جلوس ۸۳۷ آٹھ سو سینتیس مدت حکومت تیس سال ایتھل بالڈ سال جلوس ۸۵۷ آٹھ سو ستاون

مدت حکومت تین سال ایتھل برٹ سال جلوس آٹھ سو ساٹھ مدت حکومت چھے سال ایتھل رڈ

اول سال جلوس آٹھ سو چھیاسٹھ مدت حکومت چھے سال الفرڈ اکبر سال جلوس آٹھ سو بہتر مدت حکومت

چھبیس سال ایڈورڈ سال جلوس آٹھ سو اٹھانوے مدت حکومت چوبیس سال ایتھل ستین سال جلوس

نو سو چوبیس ۹۲۴ مدت حکومت پندرہ سال ایڈمنڈ اول سال جلوس نو سو اڑتیس ۹۳۸ مدت حکومت چھے

سال ایڈریڈ سال جلوس نو سو چوالیس ۹۴۴ مدت حکومت دس سال ایڈوین سال جلوس نو سو پچپن ۹۵۵

مدت حکومت چار سال ایڈگر سال جلوس نو سو انسٹھ مدت حکومت سولہ سال ایڈورڈ دوم سال

جلوس نو سو پچھتر ۹۷۵ مدت حکومت تین سال ایتھل رڈ دوم سال جلوس نو سو اٹھتر ۹۷۸ مدت حکومت سینتیس

سال ایڈمنڈ دوم سال جلوس ایکہزار پندرہ ۱۰۱۵ مدت حکومت ایک سال سوئن سال جلوس

ایکہزار سولہ مدت حکومت چند ماہ کنوٹ اول سال جلوس ایکہزار سترہ ۱۰۱۷ مدت حکومت نو سال ہرلڈ اول

سال جلوس ایکہزار چھبیس ۱۰۲۶ حکومت چار سال کنوٹ دوم سال جلوس ایکہزار تیس ۱۰۳۰ مدت حکومت

دو سال ایڈورڈ سوم سال جلوس ایکہزار بتیس مدت حکومت چوبیس سال ہرلڈ دوم سال جلوس

ایکہزار چھپن مدت حکومت ایک سال ولیم اول خاندان نارمن سال جلوس ایکہزار ستاون مدت

حکومت اکیس سال ولیم روفس دوم سال جلوس ایکہزار ستاسی [۱۰۸۷] مدت حکومت تیرا [۱۳] سال ہنری اول
سال جلوس گیارہ سو مدت حکومت پینتیس [۳۵] سال اسٹیفن سال جلوس گیارہ سو پینتیس [۱۱۳۵] مدت حکومت
انیس [۱۹] سال ہنری دوم سال جلوس گیارہ سو چپن مدت حکومت چونتیس [۳۴] سال رچرد اول سال جلوس گیارہ سو
نوایی مدت حکومت دس [۱۰] سال جان سال جلوس گیارہ سو ننانوے مدت حکومت سترا سال ہنری سوم
سال جلوس بارہ سو سولا [۱۲۱۶] مدت حکومت چھپن سال ایڈورڈ اول سال جلوس بارہ سو بہتر مدت حکومت
پینتیس [۳۵] سال ایڈورڈ دوم سال جلوس تیرا سو سات [۱۳۰۷] مدت حکومت انیس سال ایڈورڈ سوم سال جلوس
تیرہ سو چھبیس [۱۳۲۶] مدت حکومت پچاس سال رچرد دوم سال جلوس تیرا سو ستتر [۱۳۷۷] مدت حکومت بائیس سال
ہنری چہارم سال جلوس تیرا سو ننانوے [۱۳۹۹] مدت حکومت تیرا [۱۳] سال ہنری پنجم سال جلوس چودہ سو تیرا [۱۴۱۳]
مدت حکومت دس [۱۰] سال ہنری ششم سال جلوس چودہ سو بائیس [۱۴۲۲] مدت حکومت انتیس سال ایڈورڈ چہارم سال
جلوس چودہ سو اکسٹ [۱۴۲۶] مدت حکومت بائیس سال ایڈورڈ پنجم سال جلوس چودہ سو تراسی [۱۴۸۳] مدت حکومت ایکسال
رچرد سوم سال جلوس چودہ سو چوراسی [۱۴۸۴] مدت حکومت ایکسال ہنری ہفتم سال جلوس چودہ سو پچاسی [۱۴۸۵]
مدت حکومت چوبیس سال ہنری ہشتم سال جلوس پندرہ سو نو [۱۵۰۹] مدت حکومت سینتیس سال ایڈورڈ
ششم سال جلوس پندرہ سو چھیالیس [۱۵۴۶] مدت حکومت سات سال ملکہ میری یعنی مریم سال جلوس پندرہ [۱۵۵۳]
سو ترپن مدت حکومت پانچ سال ملکہ ایلزبتھ سال جلوس پندرہ سو اٹھاون مدت حکومت
چوتیس [۴۴] سال جیمس اول سال جلوس پندرہ سو بانوے [۱۵۹۲] مدت حکومت تیرا [۱۳] سال چارلس اول
سال جلوس سولا سو پانچ مدت حکومت چوبیس سال چارلس دوم جلوس سولا سو چالیس [۱۶۴۰] مدت
حکومت چوالیس [۴۴] سال جیمس دوم سال جلوس سولا سو چوراسی مدت حکومت چار سال ملکہ

میری ثانی سال جلوس سولا سو اٹھیاسی (۱۶۸۸) مدت حکومت (۱۱) تیرا سال ولیم سوم سال جلوس سولا سو اکیانوے (۱۶۹۱)

مدت حکومت تیرا (۱۳) سال ملکہ این سال جلوس سترا سو دو (۱۷۰۲) مدت حکومت بارہ (۱۲) سال جارج اول

سال جلوس سترا سو چودہ (۱۷۱۴) مدت حکومت بارہ سال جارج دوم سال جلوس سترہ سو ستائیس (۱۷۲۷)

مدت حکومت بتیس (۳۲) سال جارج سوم سال جلوس سترا سو سات (۱۷۰۷) مدت حکومت انسٹھ (۵۹) سال جارج چہارم

سال جلوس اٹھارہ سو بیس (۱۸۲۰) مدت حکومت دس سال ولیم چہارم سال جلوس اٹھارہ سو تیس (۱۸۳۰)

مدت حکومت سات سال پندرہ ماہ ملکہ وکٹوریہ سلطانہ زمان عیوق الشان خورشید کلاہ ثریا

جاہ سال جلوس اٹھارہ سو اٹھتیس (۱۸۳۸) مدت حکومت با عدل و داد تا حال یہ بھی واضح ہو کہ نوپات

نام عیسوی قوم رعایا سے ملک فرانس کے بڑا اولوالعزم بادشاہ ہوا ہے لکہا ہے کہ اگر اسکو سکندر ثانی

کہیں تو بجا ہے سنہ ۱۷۷۰ سترا سو ستر عیسوی میں پیدا ہوا تہا خرد سالی میں علم ریاضی پڑہا اور بعد فن

گولہ اندازی کا حاصل کیا اور وسیلہ سے اوسکے بڑی بڑی لڑائیوں میں فتح مند ہوا اکثر بادشاہوں سے

اپنی قوم کے باج و خراج لیتا رہا حتی کہ مصر بھی سر کیا آخر وقت سنہ ۱۸۱۵ اٹھارہ سو پندرہ میں افواج

انگریزوں سے شکست فاش کہا کر بہاگا اور اثنای راہ گرفتار ہوا چند سے جیتا رہا سنہ ۱۸۲۱ اٹھارہ سو اکیس میں

جہان فانی کو وجود سے اپنے خالی کیا ٭ دوسرا اسلسال رؤسا ہند کے اسما و خطاب بحال ہیں مظہر الاخبار

و کشف الاخبار سے بموجب سنہ ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی ہجری کا ایک وار راجہ میسور راجہ نیپال مہاراجہ

ہلکار مہاراجہ سندہ نواب بیگم بہوپال بائی صاحب اندور مہاراجہ جمو خان قلات نواب ناظم مرشد آباد

مہاراجہ جیپور مہاراجہ جودہ پور مارواڑ راجہ بہرت پور اجمیر راجپوت مرہٹے سکہ رودھات راجہ

راجہ ترا ونکور مہاراجہ جہوار داد و دلپور نواب بہاولپور مہاراجہ پٹیالہ راجہ کولاپور راجہ کچ رئیس بیکانیر رئیس

نواب ٹونک رئیس کرولی راجہ ریوا مہاراجہ دیولیو رئیس دتیا رئیس دیواس رئیس کشن گڑھ رئیس جلیسر رئیس
جھالاوار رئیس الور رئیس پرتاب گڈہ رئیس بانسواڑہ رئیس ڈونگرپور رئیس سروہی خدیجہ بیگم بہوپال رئیس
کوٹا راجہ گڈہ مہاراجہ بنارس راجہ تراون راجہ کوچ بہار نواب رامپور نواب جورہ نواب مرشدآباد نواب
جونہ گڈہ نواب کھیلی بندر ناظم الدولہ رستم جاہ نواب بنگالہ داود علیخان نواب ارکاٹ یعنی کرناٹک
رئیس جیا رئیس نلام رئیس سالار رئیس ستیا ماو رئیس اوچہ رئیس رتنہ رئیس سمیہر راجہ نابہ راجہ جیند راجہ
کپورتہلہ راجہ نلاگڈہ راجہ سوکیت راجہ منڈی راجہ چینا راجہ فریدکوٹ راجہ ماساہر رئیس جبر کاری
دساونت ساہی رئیس جیا رئیس بجاور رئیس چھتر پور نواب لوہارو رئیس بردانی رئیس علی راج پور نواب مالاکوٹلا سردار
بی بی کنیانور راجہ سرمور راجہ کپالور ناہلا سیورا اور اخبار مظہر الاخبار مطبوعہ غرہ محرم سنہ ۱۲۸۰
واڑی بارہ سو اسی سے ایسا ظاہر ہوا ہے کہ اب ہندوستان میں کل دیسی راجے اور نواب اور دو شمار کے سات
سو ہیں اور ان سبکے زیر حکم چھ لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو دس مربع میل زمین اور یہ بھی مظہر الاخبار
نمبر ۲ جلد صفحہ ۵ سطر ۴ بموجب ماہ شوال سنہ ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی ہے کہ ہندوستان کی آبادی کی جمعیت
بیتالیس کروڑ کی ہے تیسرا استقلال دکن کے صوبہ جو طرف سے بادشاہ دہلی کے حیدرآباد میں مامور و معزول
ہوئے ہیں انکا بیان :: بعد مٹجانے سلطنت قطب شاہیہ کے ابتدا عہد میں عالمگیر بادشاہ کے
صوبہ داری حیدرآباد کی جان سپار خان کے سپرد ہوئی تھی اور رجب سنہ ۱۱۱۳ گیارہ سو تیرہ میں
انتقال کیا رستم دلخان بوجہ استبداد نیابت سے شہزادہ کامبخش کی مامور ہوئے اور سنہ ۱۱۱۶
گیارہ سو سولہ میں جب رستم دلخان صوبہ دار کرناٹک کے ہوئے اسطرف روانہ ہوئے جانے پر اونکی
داود خان پنی خان پنی نے طرف سے شہزادہ موصوف کے یہ خدمت پائی اور بعد بہادرشاہ

کامبخش کا

کا منصب کے طرف سے بہادر شاہ کے سنہ ١١١٩ گیارہ سو انیس ہجری میں یہ خدمت یوسف خان روزبہانی کو ملی
اور جب یوسف خان بھی موئے سنہ ١١٢١ گیارہ سو اکیس میں عماد الملک مبارز خان عہد میں فرخ سیر کے
صوبہ دار ہوئے عہد میں مبارز خان کے جب حضرت نظام الملک آصفجاہ بہادر نے دکن میں نزول اجلال
فرمایا سنہ ١١٣٦ گیارہ سو چھتیس میں سکر کہیری کے قریب جنگ ہوئی مبارز خان کشتہ ہوئے اور
نواب کامیاب اسم پدر مبارز خان حاجی عنایت اللہ خان بہادر ابن قاضی موسی شہید ابن سید علی
ہمدانی حرم ثانی عقد ازدواج مبارز خان بہادر کا مسماۃ حاجی بیگم صبیہ ذکریا خان بہادر صوبہ لاہور سے
ہوا تہا اور وہ بموجب تحریر شجرہ آصفیہ ہنوے بہادر معز کہتے مسمی بڑی صاحبہ ہمشیرہ بہادر معز کی
بیبی خان موصوف سے منسوب تہی مبارز خان بہادر کو جملہ پانچ پسر خواجہ محمود خان خواجہ حامد خان خواجہ
مسعود خان خواجہ اسد خان خواجہ احمد خان محمود خان اور حامد خان کا احوال نامعلوم مسعود خان اور اسد خان
بہر دو مقتول اور احمد خان ساتہ محلات کے قلعہ میں گولکنڈہ کے تہے چوتہا جانہ خانہ ان حضور پر نور
ذاتی جیسہ رایا در آن خلد اللہ ملکہ کے بیان میں ۶ آبا کرام و اجداد ذوی الاحترام نواب آصفجاہ بہادر
غفر اللہ لہ کا بیان اور سما [illegible] کے تا حضرت امیر المومنین ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ جناب کی اولاد ان
عالیجناب سے تہا کے ہیں مع احوال جد مادری اور اسم والدہ ماجدہ نسب نامہ نواب آصفجاہ بہادر خلد اللہ الجنۃ
واضح ہو کہ نواب آصفجاہ بہادر فرزند میر شہاب الدین المخاطب غازی الدین خان بہادر کے ہیں اور وہ فرزند
نورتن [illegible] ان [illegible] خان بہادر بن خواجہ میر اسمعیل عرف عالم شیخ کہ احوال ان ہر سہ بزرگوار کا
اختتام سلسلہ ہذا کے مذکور ہوگا بن عزیزان عالم بن میر محمد عالم شیخ صدیقی علوی بن شیخ محمد
مومن بن حضرت محمد درویش بن شیخ جاوید ثانی بن شیخ فتح اللہ ثانی بن شیخ جاوید الملقب بسعدت

بن شیخ نجیب الدین بن شیخ فتح اللہ بن شیخ تاج الدین بن شیخ علاء الدین بن شیخ قطب الاقطاب زین الدین بن
ابی محمد حفص ابن شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ ابن شیخ محمد بغدادی بن محمد بہاء الدین بغدادی
بن عبد اللہ بغدادی بن عبد الرزاق بغدادی بن عبد اللہ صوفی بن محمد سعید کشکی بن قاسم علی رومی بن نصیر الدین
بصری بن محمد قاسم کشکی بن عبد اللہ بصری بن عبد الرحمن مکی بن ابو القاسم مکی بن ابو محمد مکی بن محمد بن امیر المومنین
حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہما عالم شیخ کا بیان عالم شیخ رحمہ اللہ اکابر سمرقند سے تھے اونہین بادشاہ
عصر نے عالم العلما خطاب دیا تھا صاحب تصانیف عمدہ ہین معلوم کہ مادام الحیات وہین ساکن رہے یا سیاحت فرما
دیار ہند کے بھی ہوے تھے مقام دفن مجہول انکو دو فرزند تھے کلان خواجہ بہاء الدینخان اور خورد خواجہ عابد خان
وہ تو قاضی سمرقند سے ہوے اور یہ وارد ہند مگر پوتے خواجہ بہاء الدینخان کے قمر الدینخان بہادر ہند کو آکر وارد
وزیر اعظم ہوے ہین * خواجہ عابد خان بہادر کا بیان * خواجہ عابد خان علیہ الرحمہ آخر عہد مین شاہجہان کے
ہند ہوکر اول منصب چار صدی کا پایا پس متعین شاہزادہ اورنگ زیب ہوکر دکن کو آئے عمدہ مراجعت شہزادہ
موصوف کے واسطے صلاح ہندوستان کے باغ فرمان بار برہانپور پر اضافہ سے دو صدی اور خطاب خانی سے
کامیاب کیا پس قلیج خان مخاطب فرمایا پس دیپالپور پر اصل واضافہ سے ہزاری منصب دو پانسو سوار پائے اور بعد جنگ
جیسنگہ اور قاسم خان کے سنہ ایکہزار اکہتر مین خدمت صدارت کل کی شرف اندوز ہوکر سن بعد
١٠٧٢ ایکہزار بہتر مین اصل واضافہ سے تین ہزار پانصدی منصب اور ہزار سوار سے مباہی ہو ایکہزار ستہتر مین
ایکہزاری منصب اور ہوا اور صوبہ داری سے اجمیر کی مع اضافہ اور تین سو سوار اور عنایت خلعت اور زنجیر فیل کے
اعتبار عظیم حاصل کیا اور بعد اسکے چار سال گذرے تھے کہ صوبہ داری ملتان کی پیشگاہ والا سے پائی پس سنہ ١٠٨٥
ایکہزار پچاسی مین بسبب تغیر ہونے کام صوبہ داری کا ملتان سے واپس آئے اور اسی سال مین سانحہ حسو اعلا

سعادت شیرازی

سعادت اتصال سے رخصت حج کی پاکر میر حاج ہوئے اور سنہ ۱۰۹۰ ایکہزار نوے مین عنایت خطاب قلیچ خان کا
پایا اور اسی سال مین مرتبہ ثانی خلعت سے سرافرازی عزت صدارت کی سولہوین جمادی الاول کو
منقضی ہوا اور اصل و اضافہ سے پنجہزاری چار ہزار سوار کے ذخیرہ افتخار کا جمع کیا متصل اسکے ایکہزار بیانوے مین
عطائے خلعت خاص اور اسپ و نقارہ سے نقارہ دولت کا بلند آوازہ کیا اور طرف دکن کے مامور ہوا اور ایکہزار چھیانوے
مین بارہوین ... عہدہ کو صوبہ داری ظفرآباد کی اور مع ایک مادہ فیل خاصہ سے سربلند و بلند پایہ ہوئے
آخر کار ایکہزار ستانوے ہجری مین محاصرہ مین قلعہ گولکنڈہ کے گولہ زنبورک کا شانے پر دست مبارک رات کے
آکر لگا چونکہ مرد مستقل ذی شجاعت تھے گھوڑے کے سوار داخل خیمہ ہوئے جدۃ الملک طرف سے
بادشاہ کے عیادت کو آئے اوس وقت جراح لوگ ٹکڑے ہڈیون کے شانہ سے ان کے بیگانہ دست قدرت
نکالتے تھے اور وہ بے چین جبین سرگرم سخن تھے اور دوسرے ہاتھ سے قہوہ پیتے جاتے تھے بعد تین دن کے
انتقال کیا اور عسکر شاہی مین وہین متصل قلعہ مذکور کے مدفون ہوئے واضح ہو کہ وہ برگزیدہ آفاق سادات
شرفا کے خیر آدمی تھے سب سے بہت سلوک کرتے تھے ٭ میر شہاب الدین المخاطب غازی الدین خان بہادر فرزند
ارشد خواجہ عابد المخاطب قلیچ خان بہادر کا بیٹا ٭ میر شہاب الدینخان بہادر فرزند ارشد قلیچ خان
بہادر مرحوم بارہوین سال جلوس عالمگیری کے سنہ ۱۰۷۹ ایکہزار اوناسی ہجری مین سمرقند سے وارد ہند ہو کر
اول عہدہ ی منصب تین سو سوار کے اعتبار پائے اور وقت ملازمت کے ایک سپر تحفہ مینا کار گلون کی خدمت
مین بادشاہ کی گذرانی نقل ہے کہ ایکدن سبحان قلیخان والی توران سیر کو باغ کے نکلا تھا میر شہاب الدینخان
نے وسیلے سے خواجہ یعقوب جویباری کے رخصت ہندوستان کی چاہی خان موصوف نے فاتحہ پڑھا اور
زبان ناسی ایسا کہا کہ تو بہندوستان میروی شخص عمدہ خواہی شد چنانچہ بموجب قول مذکور کے

یاوری طالع سے اس مرتبہ کو پہونچے کہ ہم شہرت سلاطین بلخ وبخارا کے ہوئے اور ۱۰۹۰ سنہ ایکہزار نود مین
بسبب نہ پہونچانے خبر عرضی حسنعلیخان بہادر عالمگیر شاہی کی کہ وہ واسطے گوشمالی رانا اودیپور کے
مامور ہوئے تھے اور کیفیت اونکی کچھ نہ آتی تھی اور منظور بادشاہ کو یہ تھا کہ دو دن مین احوال وہانکا معلوم ہو اگر
آدھی رات کو کہ اوسوقت میر شہاب الدینخان چوکی خانہ مین حاضر تھے بادشاہ نے یاد کر کے اوسطرف
جانے کو کہا اون یگانہ زمانہ نے اوسی وقت بیگانہ ملک مین باوجود نہ معلوم ہونے راہ کے
بے رفیق خوف مین قطاع طریق کے بہادرانہ ارادہ فرمایا بعد مراجعت کے اوسی وقت بادشاہ نے
ورط عنایت سے ہرچند کہ بخشی حاضر نتہا واسطے مرادخان سرچوکی خواصون کے دو صدی کا اضافہ
اور خطاب خانی اور عنایت فیل اور ترکش کمان سے ہمقران کا محسود کیا مین بعد واسطے سرزنش
راٹہورون کے بادشاہ نے مامور فرمایا اوسے گمراہ شاہزادہ محمد اکبر سے ملے ہوئے تھے شہزادہ نے
میر خان کو بھیجا کر ساتہہ بہت سے وعدے اور عنایتون کے رفاقت کی درخواست کی خان عقیدت
شان نے قبول نکیا حاضر حضور ہو کر مورد فراوان آفرین کے ہوئے اور ساتہہ داروغگی عرض مکرر
کے مباہی ہوا چبیسوین سال جلوس کے غائبانہ داروغگی گرزبردارون کی ہوئی ستائیسوین سال
غازہ سے خطاب غازی الدینخان کے چہرہ شہامت کا آراستہ کیا اٹھائیسوین سال بسبب
فتح قلعہ راہیری کے جو مسکن سنبہا کا تہا اور قتل کرنے اکثر اشقیا کے خطاب عمدہ فیروز جنگ سے
نقارہ عمدہ نیکنامی کا بلند آوازہ کیا اسکے بعد شہزادہ محمد اعظم شاہ نے جو دکن پر بسبب غلبہ رسائی کے
عنایتین کی ہین مین نے رشید الدینخانمین مفصل بیان کیا ہی کہ بادشاہ قدردان قدر شناس نے فتح کو بیجاپور کی
کہ سد سکندر گرفت تاریخ اسکی ہی نام سے انکے نامزد کیا اور یہ فقرہ دست خاص سے واقعہ نگار کو لکہا

که داخل وقایع کرین که بدستیاری فرزندی ریورنگ غازی الدینخان بهادر فیروزجنگ مفتوح شد اور بسبب
نیک خدمات اور تردداتکے قلعه گولکنده پر منصب والای هفت هزاری سات هزار سوار سے بایه اعتبار کا پایا
بتیسوین سال جلوس کے بینائی آنکهون کی قضاء کردگار سے جاتی رهی بعد اسکے بهی ترقی مدارج کی
رهی اور فوج کشی بدستور بحال یه بلندی طالع کی هی اور اخبار آگی اب اسجا ترجمه بعضے فقرون کا
جو عالمگیر بادشاه نے خط خاص سے حالت بیماری مین لکها هی لکها جاتا هی ترجمه خط فرمان عالمگیر بادشاه
اسمی خان فیروزجنگ غازی الدینخان بهادر ثانی فیروزجنگ یکرنگ مین چاهتا هون که واسطے عیادت
اوس بدولتخواه کے خود اراده کرون لیکن کس منهه اور کس نظر سے دیکهون اسواسطے سیادت خان کو
بهیجتا هون که تا آنکهون سے دیکهین اور مافی الضمیر اظهار کرین اور بورس میوه جو کچه که هم پهونچا
رهی انگور هین لیکن اطباء یونانی واسطے اس عمده مخلصان مزاج ان کے مضر کهتے هین اسواسطے هم نے
بهی اپنے پر ناگوار کیا انشاء الله تعالی بعد صحت کامل اور شفاء عاجل کے یکجا کهاوینگے الخ اور بعد جلوس خلد
منزل صوبه دار گجرات کے هو کر اودهر روانه هوے چهٹے سال جلوس احمدآباد گجرات مین رحلت کی رفقا نے
وهین شهر کے باهر متصل اجمیری دروازه کے مقبره مین جو مدرسه کر مشهور هے مدفون کیا جد مادری
نواب کا بیان اور جد مادری فخر اسلاف آصفجاه بهادر کے شیخ سعدالله لاهوری هین اولاد بنی تمیم کی
بارهوین سال جلوس کے حسب حقیقت فضایل اور کمالات اور راستی نیت اور درستی امانت و دیانت اور رسائی فهم و
فراست کی عرض شاهجهان بادشاه هوی حکم حضار کا صدور پایا واسطے موسوی خان صدر الصدور کے
ناصیه اقبال کا ساتهه شرف ملازمت کے روشن کیا خاطر مین بادشاه جوهر آگاه کے اول مرتبه نقش استعداد کا
درست بیٹها سلک مین بندگون کے منسلک کیا اور ساتهه عنایت خلعت خاصه اور خدمت عرض مکرر کے

کہ اوسوقت معتمدون کو ہوتی تہی پایہ اعتبار کا بلند پایہ گیا اور ایکسال کے عرصہ مین ساتہ منصب ایکہزاری
اور خطاب خانی کے اور خدمت داروغگی غسلخانہ کے کہ سوائے فدویان راسخ الاعتقاد کے ہنوتی تہی ہم عصر
کا محسود کیا اور پندرہوین سال خدمت خانسامانی کی اور اضافہ ہزاری سے سربلند ہوئے
اور اٹہارہوین سال ساتہ بلند مرتبۂ وزارت اور کل مناصب عمدہ چارہزاری تین ہزار سوار کے ساتہ
عنایت خلعت خاص کے مع قلمدان مرصع کار کامیاب اور انیسوین سال شش ہزاری منصب ہوا
بیسوین سال حکم ہوا کہ کابل و ... بیگی ... متعینہ بلخ کو دین اور ساتہ سرانجام اخراجات
لشکر کے مشغول ہون کہ نادر سے نکلنے مین عذر کرین اکیسوین سال واسطے ... دہ بلخ و جبال کے
مامور ہوئے چوبیسوین سال جمادی الثانی مین ہمراہ شہزادہ اورنگزیب واسطے تسخیر قندہار کے روانہ ہوئے
١٠٦٠
اور ایکہزار ساٹہ مین ... چار ... عارضہ قولنج کے بیمار رہے ... رہے اور
استقلال کی اظہار ... کیا حتی کہ ... بادشاہ نے سکر حکیمون کو حکم علاج کا فرمایا اور
آپ بھی واسطے عیادت کے ... شریف لائے ... علاج کارگر ہوا ...
دانائی اور استقلال انکی رقعات سے عالمگیر بادشاہ کے ظاہر ہے ... والدہ ماجدہ نواب ممدوح وزیر النسا بیگم
صاحبہ جسکو شیخ محمد سعد اللہ خان بہادر مرحوم شجرۂ آصفیہ مین لکہا ہے محمد سعد اللہ خان بہادر وزیر اعظم شاہجہان
بادشاہ کو تین فرزند تہے دو پسر اول محمد حفیظ اللہ خان بہادر دوم محمد متوسل خان بہادر ... ایکدختر
وزیر النسا بیگم صاحبہ موصوفہ منسوبہ غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ الدولہ نواب آصفجاہ بہادر ... نگار
سلسلہ مریدی وخلافت اس خاندان عالی مدد ان کا رقم کرتا ہے بعد اسکے احوال سے نواب کے ابتدا

کریگا انشاء اللہ تعالی وبہ التوفیق۔ شجرۂ سلسلہ مریدی وخلافت نواب آصفجاہ بہادر

بہ نوشتہ

پوشیدہ نرہے خواجہ میر اسمعیل عالم شیخ وسادہ پر مشیخت کے ممکن تہے اور فرزند اونہون کے نواب عابد خان جاہ وحشمت دنیوی کی رکہتے تہے پس خواجہ میر اسمعیل عرف علم شیخ مرید اور خلیفہ خواجہ امین بابا کمال ملکی کے ہین اور وے خواجہ عزیزان نقشبندی مکی کے اور وے خواجہ امان نگہبان جہان کے اور وے خواجہ محمد بابالی عرف حضرت ایشان کے اور وے خواجہ عزیزان ثانی نقشبندی کے اور وے خواجہ میر شہاب الدین کے اور وے خواجہ نظام الدین کے اور وے شیخ نظام الدین فخر العاشقین کے اور وے قطب الوقت خواجہ شیخ کلیم اللہ کے اور وے خواجہ سید محمد محتشم کے اور وے خواجہ سنگین دہ بیدی کے اور وے خواجہ ہاشم دہ بیدی کے اور وے خواجہ کلان دہ بیدی کے اور وے خواجہ محمد ملا قاضی کے اور وے خواجہ عبید اللہ احراری کے اور وے خواجہ یعقوب چرخی کے اور وے حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ کے اور وے خواجہ امیر سید کلال کے اور وے خواجہ محمد بابا شماسی کے اور وے خواجہ علی رامیتنی کے اور وے خواجہ محمود انجیر فغنوی کے اور وے خواجہ عارف ریوگری کے اور وے خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے اور وے خواجہ ابو یوسف ہمدانی کے اور وے خواجہ علی فارمدی اور وے خواجہ ابو علی بغدادی کے اور وے خواجہ علی بصری کے اور وے خواجہ ابو القاسم کورکانی کے اور وے خواجہ ابو الحسن خرقانی کے اور وے خواجہ بایزید بسطامی کے اور وے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور وے حضرت خواجہ قاسم کے اور وے حضرت سلمان فارس رضی اللہ عنہ اور وے امیر المومنین حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور وے حضرت رسول الثقلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٭ نواب آصف جاہ بہادر بردا اللہ مضجعہ کا نام گرامی اور خطاب نام قمر الدین خان حسب الامر عالمگیر بادشاہ غازی خطاب نظام الملک آصفجاہ بیگاہ سے

بادشاہ عصر کے چنانچہ مذکور ہوگا تاریخ و مکان ولادت تمامی سعادت و جلوس اقبال مانوس تاریخ ولادت
چودہوین ربیع الآخر سنہ ۱۱۸۲ ایکہزار بیاسی لفظ نیک بخت تاریخ میلاد شریف کی ہی مکان ولادت مورخ نے ۱۱۸۲
زیب تحریر نکیا جو نامہ نگار گذارش کرتا مکان جلوس آپنے جلوس بیدن فرمایا مادام الحیات سرگرم اطاعت بادشاہ
عصر کے رہے اور فتوحات کو اپنے مضاف طرف بادشاہ کے فرمایا نذر ہر وقت فتح کی گذرانتے رہے ارکان
دولت آپ بنفس نفیس و عنصر لطیف تا وقت وفات متوجہ جمیع مہمات کے رہے کسو کو مختار کار دیوان
نفرمایا مگر ماخذ مین اس کتاب کے جیسا کہ ظاہر ہوگا بعض جا نام پر شیخ محمد اعظم اور کیمکرن اور
حذابندہ خان ملازم سرکار نواب کے لفظ دیوان کا لکہا ہی امرا دولت امیر با توقیر رفیق اعلی خیرخواہ قدیم
محمد ابو الخیر خان بہادر متوطن شکوہ آباد اور شیر جنگ حید یار خان بہادر اور سالار جنگ درگاہ قلی خان
بہادر کہ یہ ہر دو قدیم رفیق نہ وقت سوال دعوا نادر شاہ کے بہی دو امرا گرامی ساتہ نواب کے نا کر
ہے چنانچہ ذکران ہر سہ امرا سرکار کا جو ہمراہ رکاب نصرت انتساب بہی ابتدائے ورود اولاد گرامی
ہنوز اخلاف سے ایکے دو امیر ذی اعتبار مامور کار اور ریاست آصفیہ نظامیہ کے مدد گار شریک دولت مین
یعنے ایک مدار المہام اور ایک امیر کبیر سپہ سالار یعنی حسین حسام احوال خیر مآل تا حال اخلاف سامی نواب
عالیجاہ کے قریب تمام کتاب لکہیگا اور باقی اسامی دوسرے امرا نامی کے تمامی کیفیت مین اپنے اپنے محل
مبرہن ہونگے پردگیان حرم محترم کا بیان اول نور النسا بیگم صاحبہ جیسے نواب قمر الدولہ بہادر
اعظم محمد شاہ بادشاہ غازی شاہ عالم دوم عمدہ بیگم صاحبہ سوم مادر صلابت جنگ چہارم مادر
بسالت جنگ پنجم مادر ہمایون جاہ وغیرہ اسما نا معلوم اولاد امجاد کا بیان جیسے پسر اول نظام
الدولہ ناصر جنگ میر احمد علیخان بہادر وقت کارزار بسبب صفائی قلب کے دہوکہ مین شہید ہوگئے چونکہ

اپنے بعد پدر

اب بعد پدر والاقدر کے رئیس مستقل ہوے ہین احوال جناب کا براے معلومی مذکور ہوگا بہت نیک بے بد صاحب
نفس مطمئنہ دوم میر محمد پناہ خان المخاطب امیر الامرا فیروز جنگ غازی الدینخان بہادر ثانی بطن سے نور النسا
بیگم کے آپ ہندوستان مین سرگرم خدمات بادشاہی رہے آخر کار صوبہ داری سے حیدرآباد کی بعد شہید ہونے
برادر بزرگ حقیقی ناصر جنگ بہادر کے سرفراز ہوکر مابین قطع منازل وطی مراحل کے شہر اورنگ آباد مین
بیماری سے ہیضہ کی ایک ہی روز مین طرف عالم بقا کے نہضت کی یہانتک نہ پہونچے تھے کہ بہشت کو پہونچے
انتقال جناب کا [illegible] دہلی [illegible] متصل اجمیری دروازہ کے دفن کیا بہت قابل صاحب علم ا
مستعد فن شاعری کا ایکے اور تصنیف سے آصف آثار برادری کے ہین پسر ہین ایکے غازی الدینخان عماد الملک ثالث
الملک نام اصلی انکا میر شہاب الدینخان دختر زادہ قمر الدینخان بعد رحلت پدر کے واسطے وزیر الممالک صفدر
جنگ کے صفوت امیر الامرائی سے مباہی ہوے چند دنان برس کے پہر پناہ مین انگریز صاحب لوگون کی بندر سورت مین
اقامت کی اولاد اونکی ایک فرزند احمد خیر الدینخان نام ہے عہد سعادت مہد آصفجاہ ثانی مین کہ ذکر خیر ان جناب کا اسکے بعد
ہوگا سنہ ۱۱۹۲ ایکہزار ایکسو بانوے مین گردش زمانہ سے جب وارد حیدرآباد ہوے اور شرف ملازمت نواب
مستطاب کا پایا حضرت نے چار ہزاری منصب علم و نقارہ پالکی جہالردار خطاب حمید الدولہ مشہور جنگ
سے سرفراز فرمایا تہا باقی کا احوال خدا کو معلوم صاحب کتاب لکہا ہے کہ کوئی اوج گرا ترقی
کا ہوا سوم آصف الدولہ صلابت جنگ سید محمد خان بہادر چونکہ حوالی دکن مین بعد ناصر جنگ
شہید کے ریاست انکی طرف رجوع کی ہے چنانچہ کیفیت جناب کی بعد ذکر نواب شہید کے معرض بیان
مین آ دیگی چہارم میر نظام علیخان بہادر نظام الملک آصفجاہ ثانی اول چندے مدار المہام
برادر بزرگ صلابت جنگ کے رہے پہر بعد انزوا انکے رئیس مستقل ہوکر بنیاد کو ریاست کی

جیسا کہ چاہئے مستحکم گردانا اور جب وقت موعود پہونچا یک نام خیر انجام ہا ہیں جہان فانی سے رحلت کی
شریک ساکنان خلد بریں کے ہوئے آپ مقوم ریاست ہیں چنانچہ تمامی سوانحات عہد سعادت مہد
آپکے زیب رقم ہونگے پنجم برہان الملک بسالت جنگ میر محمد شریف خان بہادر عرف شجاع
الملک یہ ہمیشہ اطاعت میں ہر دو برادران بزرگوار کے سب طرح سے رہے پس سنہ ۱۱۹۶ گیارہ سو
چھیانوے ہجری میں بیچ عہد آصفجاہ ثانی کے موضع ادہونی جاگیر میں اپنی انتقال کئے اور وہین
مدفون ہوئے کثیر الاولاد سات پسران نصیر جنگ میر نصر اللہ خان بہادر میر فتح اللہ خان
بہادر رستم یار جنگ رستم جنگ عبرت مآب جنگ میر عزت اللہ خان بہادر دارا جاہ مہابت جنگ میر
عابد خان بہادر اپنے ایک فرزند تھے میر غلام حسین میر شہاب الدین خان بہادر پانچ دختر
اول ولایتی بیگم دوم فتح النسا بیگم سوم صالحہ بیگم منسوب عالیجاہ بہادر سے چہارم بخشاور بیگم
منسوب ممتاز الامرا بہادر سے پنجم بیلی بیگم منسوب غضنفر الدولہ قیام جنگ بہادر سے چونکہ یہ لوگ اقربائے
سرکار ہیں آل و اولاد کو ہر ایک کی بقدر استعداد ماہوار ین خزانہ سے مقرر ہیں کہ آسودہ دست
بدعا رہیں ششم ہمایون جاہ ناصر الملک میر مغل علیخان سب سے چھوٹے یہ بھی اطاعت گزار
بہادر دولت کے رہے رحلت انکی بھی وقت میں آصفجاہ ثانی کے شہر حیدر آباد میں ہوئی ہی وہاں سے
دفن جوالی درگاہ برہنہ شاہ صاحب قدس سرہ انکو بہت فرزند ہوئے میر بہاؤ الدین میر فیض الدین
فخر یاب جنگ نامور جنگ نصرت جنگ میر خیراتی میر احمد میر فخر و میر حسن علی میر معز الدین میر
نظام علی ہنوز نبائر و اسباط متعدد ہیں ہر ایک کو بقدر آسودگی در رفع حاجات مشاہرہ سرکار سے
ملا جاتا ہی تین دختر اول خان بہادر صاحبہ دوم مکرم بانو بیگم مشہور بہ بی الجمہور کالی بیگم منسوب

قیام الملک میر کلان خان بہادر سے میر کلان خان بہادر کو ایک فرزند تھے ممتاز الامرا بہادر اونہی بختاور
بیگم صبیۂ امیر الامرا شجاع الملک بسالت جنگ کی منسوب تہی جیسا کہ گذرا بیگم صاحبہ موصوفہ سے تو بہادر مغفور
کو تو اولاد نہوئی مگر اور خدمۂ محل سے چوبیس فرزند ہوئے تھے بارہ پسر اور بارہ دختر اور یہ بھی واضح ہو
کہ انہین نواب میر کلان خان بہادر مرحوم اور صاحبزادی بیگم صاحبہ کے الفت بہت ہی تہی اور عہد مین آصفجاہ
ثانی کے وقت انتقال اپنی جاگیر مین تہے بعد سننے اس خبر وحشت اثر کے بیگم صاحبہ نے عرض کروائین کہ اب مجھے
بھی وہین رخصت کرا دین یا لاش میرے شوہر کی منگوا دین کہ روبرو اپنے مکان مین رکہون خاطر ہمشیرہ کی
بہت عزیز تہی منظور کیا کہ لے آو جب باہر شہر کے جنازہ آیا حکم ہوا کہ میر جملہ کے تالاب مین سے محاذی انکے
مکان کے فصیل کو گرا دو اور جہان وہ بتلائین مکان مین انکے دفن کرو حسب الارشاد عمل مین آیا اب اوسجا
ایک دروازہ ہی اور اسکو تیغہ کر دیا ہی راجہ چندو لعل کی سرکار مین جب شادی راجہ بالا پرشاد کی ہوئی
تہی تب کہ یعنی آتشبازی تالاب مین نصب کی ہی اوسوقت وہ دروازہ ایکبار ہی کہلا تہا پہر جب سے ابتک بند ہی
سوم خیر النسا بیگم بطن سے نور النسا بیگم کے بڑی بہن ناصر جنگ و غازی الدین خان بہادر کی منسوب محمد عزت اللہ خان
بہادر کو جسے شجرہ صحیفہ ۹ اور ۲ ایران و توران و روم و ہند و دکن کے بادشاہون کا بیان ۹ ایران مین نادر شاہ توران مین احمد شاہ
روم مین سیور ہند مین سلاطین عالمگیر شاہی اور واقعات انکے جیسا کہ گذرا اور دکن مین طرفدار و صوبہ دار
ہند کے اور مرہٹے اور بعضے زمیندار اور مختار نواب کے اسی سبب یہ کیفیت مین جناب کی روشن ہوگا ممالک مفتوحہ
و کیفیت ذات ملکی صفات شش صوبجات دکن اورنگ آباد خاندیس برار بیدر بیجاپور حیدرآباد
کہ محاصل جملہ مملکت کا اوسوقت سابق سے کم ہو کر اٹہارہ کرور پندرہ لاک انسٹہ ہزار بہتر روپے پانچ
آنے کا تہا اوس تمامی باقی رہ گئی سو رقم سے ستائیس کرور چوبیس لاک ستر ہزار تین سو چہیانوے

رہا۔ سوا پندرہ آپکا ملک مفتوح اہالیان نواب عالیجناب کا ہوا اور سوا اسکے پیشتر محالات سے سرنگ پٹن
اور سندے محالات صوبہ حیدرآباد کے کرناٹک وغیرہ سے قریب گیارہ کرور کے قبضہ اختیار مین سرکارون
کے آ گئے کیفیت واضح ہو جس سال کہ نواب نے قدوم میمنت لزوم سے اپنے گیتی کو رونق بخشا اور تمکین
بطون سے بطن مادر کے جلوہ ظہور کا منصۂ حیات پر فرمایا بسبب برکات ولادت باسعادت کے اوس سال
میر شہاب الدینخان بہادر فتوحات لی دربی اور اضافہ منصب وعنایات بادشاہی سے بیش کامیاب مباہی
ہوے اور جب چہے برس کا سن انکا ہوا سنہ ۱۰۹۴ ایکہزار چورانوے ہجری مین مطابق سنہ ۲۷ ستائیس
عالمگیری کے چارصدی منصب پچاس سوار سے کہ سلطنت تیموریہ مین اس سن مین کوئی فدوی ایسا
منصب نہ پایا تہا رشک افزا ہمقران کے ہوے بادشاہ اور عمدۃ الملک خرد سالی مین نواب کی
کہا کرتے تہے کہ آثار رشد واقبال کے طالع سے میر قمر الدین کے درخشاں و ہویدا ہین اور خود فرماتے
ہین کہ مجہے لڑکائی مین مطلق طرف بازی کے کہ مرغوب اطفال کی ہوتی ہے رغبت نہ تہی سن بیس مین
ساتہہ مرحمت خنجر مرصع اور اضافہ چارصدی چار سو سوار اکتیس مین ساتہہ اضافہ نہ صدی اور
نو سو سوار کے اور تینتیس مین ساتہہ عنایت جمدہر مرصع اور علم [illegible] اضافہ پانصدی اور دوسو
سوار جملہ دو ہزاری پانصدی منصب دو ہزار سوار سے ذی منصب ہزاری کی رتبہ کے ہوے اور چونتیس مین
ساتہہ خطاب چین قلیچ خان او عطای فیل کے سربلندی پائی پس انتالیسوین سال پدر والا قدر
سے آزردہ ہو کر بے اجازت حضور مین آئے بادشاہ باطن مین محظوظ اور ظاہر مین بپاس خاطر
پدر کے ایک مہینے تک بار ملازمت کا نہ دیا آخر وسیلہ سے اسد خان کے شرف اندوز ہوے حکم ہوا کہ
باپ سے ملکر جلدی آو اور رقعہ دستخط خاص سے فیروز جنگ کو لکہا کہ فدوی زادہ اخلاص نمودہ

حسن پیشہ

جبین قلیچ خان بہادر کہتے ہین کہ وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ حسب الحکم بادشاہ کے
روبرو باپ کے جاکر اوسی سال بعد چند ماہ کے حضور مین پہونچے اور مورد نوازشات خاص الخاص کے مع عنایت
گوشبند خاصہ شال خوشحال ہوکر اور بیالیسوین [۴۲] تنبیہ مفسدان ناکوری کی بابت مین کرکے مورد تحسین و
آفرین اور اسی نزدیکی مین بسبب تنبیہ غنیم نواحی ناگرکوٹہ کے ساتھہ عنایت کمربند وخنجر خاص سے مسرور اور
بعد اسکے تنتالیسوین [۴۳] سال جب حضور مین آئے حکم ہوا کہ بخشی الملک مخلص خان دروازہ برہم پوری
اور اسلام پوری کے استقبال کرکے لائین پس پانصدی منصب اور دوسو سوار اضافہ ہوکر اصل و اضافہ سے
ساڑھے تین ہزاری منصب تین ہزار سوار کے سالار قرار پائے چوالیسوین [۴۴] سال پانصدی اضافہ ہوا
اور پینتالیسوین [۴۵] سال فوجداری بیجاپور وکرناٹک کی تغیری سے معز خان کی مامور اور اسی سال کہنا
مجرکا اسی کے ہمراہ باپ کے آزردہ ہوکر حضور مین آئے تین ہزار پانصدی منصب تین ہزار سوار تھے پانچ سو
اور اضافہ ہوا من بعد سینتالیسوین [۴۷] سال صوبہ داری بیجاپور کی مع عطا سرپیچ اور ایک راس اسپ
اور ایک زنجیر فیل کے ممتاز پس اسی سال فوجداری تل کوکن عادل خانی اور اعظم نگر شیل گانون
اور تھانہ داری ساٹھ گانون کی تغیری سے سیف خان کی مقرر ہوئی اور مع اضافہ ایک ہزار سوار
چار ہزاری منصب چار ہزار سوار اور کرور دام انعام سے کامیاب اور سید خان نایب اس کام کے مقرر ہوئے
بعد اسکے اڑتالیسوین [۴۸] سال سیف خان ولد سیف خان فخر اللہ کو نایب مقرر کرکے حسب طلب حاضر حضور
ہوئے پس انچاسوین [۴۹] سال ضمیمہ صوبہ داری کرناٹک کی تغیری سے رستم دل خان کی قرار پائی
ہزار سوار اضافہ اور پانچ لاکھ دام انعام پائے اور اسی سال خدمت نصرت آباد سکر اور مدگل
وغیرہ کی تغیری سے برہان اللہ خان ولد سرفراز خان اور کالیخان کے مفوض ہوئی پس ساٹھہ

اتفاق محمد امین خان حسب الحکم واسطے تسخیر قلعہ واکن کے بطریق منقلا رخصت پاکر ساتھہ اتفاق
محمد امین خان بہادر اور تربیت خان بہادر اور عزیز اللہ روہیلہ اور اخلاص خان میانہ کے ہنگامہ
جنگ کا آراستہ کیا ہنگام کارزار بسبب ہجوم اور کثرت سنگبارانے اوس طرف کے ان لوگون کو تاب
اقامت کی نرہی اکثرون نے فرار اختیار کیا فقط چین قلیچ خان بہادر اپنی جاے پر قایم رہے
دو جریب کے فاصلہ پر محمد امین خان بہادر بھی ثابت قدم تھے کہ ناگاہ ایک گولہ آیا اور دونون پاون
فرس محمد امین خان اور ایک ہاتھہ چین قلیچ خان کے گھوڑے کا لے گیا ہر دو بہادر زمین پر آئے بادشاہ
یہ خبر سنکر دو گھوڑے عراقی ساتھہ ساز طلا کے اور ایک شمامہ عنبر گران سنگ واسطے
چین قلیچ خان کے ہاتھہ سے امیر خان مقرب درگاہ کے بھجوائے اور دلنوازی
بہت سی کی اور بعد فتح قلعہ چونکہ تلاش مین فراریون کے سعی بہت کی تہی ساتھہ اضافہ
ہزاری ذات اصل اور اضافہ سے پانچ ہزاری اور پانچ ہزار سوار اور عنایت شمشیر مینا کار اور
فیل خاصہ سے بہت امتیاز کا اور آنے لیجا کر واسطے تسلی رعایا کے رخصت ہوا اور اسطرف جا کر بعد خاطر جمعی
رعایا اور برایا کے دو سرے بہت اہل نخوت سے کہ بسبب استحکام اپنے قلعون اور جمعیت جمعیت کے
مغرور و متکبر تھے پیشکش لایق حاصل کئے اور مورد تحسین و آفرین کے ہو کر قرین فتح و ظفر بیجاپور کی
رخصت لی اس اثنا مین دس بارہ دن کا عرصہ گذرا تہا کہ خبر بیماری بادشاہ کی سنکر جناح استعجال اپنے
تئین حضور مین پہونچایا بادشاہ اس حرکت سے خوش ہو کر بعد افاقہ کے تعلقہ کو رخصت فرمایا اور پچاسوین سال
فوجداری فیروز نگر کی تغیر سے یوسف خان کی اور فوجداری تالیکونہ کی تغیر سے قدرة اللہ خان کی ضمیمہ
صوبہ داری بیجاپور کی ہوئی اور انگوٹھی نگین زمرد کی اسیر چین قلیچ خان کندہ کی ہوئی دست خاص سے

عنایت ہوئی

عنایت ہوئی پوشیدہ نرہے یہ ہر دو لفظ ترکی ہین چین بزرگ کو کہتے ہین اور قلیچ یعنی شمشیر اور جو معنے
غنیمہ مشہور ہین غلط ہین کہاون وین سال عالمگیر بادشاہ کے ہوا اور نواب نے مراسم تعزیت انکے ادا کیے
واضح ہو کہ بعد عالمگیر کے جب محمد اعظم شاہ جلوس کر کے دکن سے ارادہ دار الخلافہ کا فرمایا نواب سے سلوک
اور امتیاز بہت کر کے ساتھ اضافہ ایکہزاری اور ہزار سوار مع اصل و اضافہ چہ ہزاری چہ ہزار سوار اور خطاب
خاندوران کے صوبہداری برہانپور کا پیغام کیا یہ آگاہ دل بسبب عزم و دوربینی کے ترک رفاقت کر کے منزل
باندہاری سے کہ دو کوس برہانپور سے ہے مع محمد امین خان بہادر متوجہ اورنگ آباد ہوئے لکہا ہے کہ
اوس منزل مین نواب کے لوگ دست درازی بہیر مین اردوے بادشاہ کے بہت کی اور اعظم شاہ عمدا اغماض
کر کے بدستور متوجہ منزل مقصود کے رہے پس شاہ عالم کہ بسرعت تمامتر کابل سے چلے تہے سواد جاجو مین
مقابلہ ہوا اعظم شاہ تو مردانہ خوش سمانہ طبیعت بہادرانہ مارے گئے چنانچہ نعمت خان عالی نے تاریخ کہی
بیت شہزادہ دیوانہ وشے از آدم ؛ جنگ کرد او بہ رستم ہم کم ؛ دیدند سر و تنش جدا گشتہ بہم ؛ گفتند ہمہ
ہی محمد اعظم" اور بعد کشتہ ہونے اعظم شاہ کے شاہ عالم سریر آرا چار دانگ ملک ہندوستان کے ہوئے
١١١٨
نواب دکن سے آئے ملازمت حاصل کی شاہ عالم نے چونکہ بادشاہ خلیق اور کریم النفس تہے انکی قدردانی کر کر
بدستور تجویز محمد اعظم شاہ کے چہ ہزاری چہ ہزار سوار مع خطاب خاندوران خان سالک مسالک سلوک کے
ہوئے لیکن اب صوبہ داری سے اودہ کی مع فوجداری لکہنو کہ ان روزون فوجداری علیحدہ حضور سے
ہوتی تہی ممتاز ہمقران کے ہوئے میر عبد الجلیل بلگرامی نے تاریخ خطاب کی اونہی الفاظ مین خطاب کے
یعنی خاندوران بہادر پائی ہے چونکہ ترحم مزاجی اور فراخ حوصلگی اور کشادہ دستی اور وسعت خلق سے
بادشاہ کے اکثر امور سلطنت مین افراط اور تفریط پائی گئی اور مراتب و مناصب کا کچہ وقار نرہا

پس جب کہ عالمگیر بادشاہ نے موافق مزاج اپنے تربیت کی تہی اور تقدمات اسوقت کے رو بہ عالمگیر
کے کچہ نسبت نرکہتے تہے جب نہایت رنجیدہ خاطر اور کشیدہ دل ہوے ترک مناصب اور نوکری کرکے
شاہجہان آباد مین بلند ہمتی سے گوشہ انزوا کا آباد کیا ہرچند کہ بادشاہ نے استمالت مین کوشش کی
نواب ثابت قدم جا بیٹہ رہے خود فرماتے ہین کہ ایام انزوا مین اسقدر طبیعت کو امور دنیا اور ذکر دنیا سے نفرت
ہتی کہ اگر احیانا کوئی ذکر دنیا دارون کا کرتا خاطر مکدر ہوتی تہی مزاج سواے صحبت فقرا اور علما کے کسی چیز مین
لذت نپاتا تہا کبہی کبہی واسطے ادراک سعادت کے زیارت کو بزرگان دین اولیا اللہ اور حضرات مدفون کے جاتے تہے
اور ایام انزوا مین دس ہزار روپیہ تک غربا اور لوگ جو غریبون کے سرا مین رہتے تہے اور دوسرے مساکین اور
مستحقین اور محتاجین کو ساتہہ حیا و پوشیدہ رہنے کے تواضع کرتے تہے اور بہادرشاہ کے تخت نشین ہونے کا مجلس
اعلی محلی بحوالی حیدرآباد مین کہ مفصل احوال اس جنگ کا راقم نے رشید الدین خانی مین مسطور کیا ہے بعد مراتب
اور قبولی کے ادا کرکے چلنے ہوے کو یوسف خان روز بہانی کو حیدرآباد کا صوبہ کیا اور گلبرگہ مین سے روانہ ہوکر جب
اورنگ آباد کو پہونچے زیارت بزرگان دین اور فاتحہ مرقد عالمگیر سے فارغ ہوکر آبادی شہر اور بنائے قلعہ
اور شہر پناہ کا حکم دیا اور داود خان پنی کو نائب ذو الفقار خان ناظم اورنگ آباد کا کرکے کسل فرادا پور سے
جانب دار السرور برہانپور نہضت کی اور وہان بھی جب شرف زیارت بزرگون کا حاصل کیا دریائے نربدا سے
ساتہہ نسل اکبرپور کے عبور کرکے متوجہ طرف دیار اجیت سنگہ و جیسنگہ وغیرہ راجپوتون کے ہوے اور بعد
اصلاح راجپوتیہ کے بارہ کوس پر سے دار الخلافہ کے ارادہ تنبیہ اوزعہ دکنا فرمایا لکہا ہے انہی
مقامات مین نزدیک دار الخلافہ کے ہرچند بادشاہ نے چاہا کہ نواب کو مستمال کرے نواب اصلا متوجہ
نہوئے استقلال مین نواب کے کچہہ فتور راہ نپایا اگرچہ تحریک اور مبادرت اور سماجت سے بادشاہزادہ کی

واسطے ملازمت کے آئے لیکن مردانہ وار بیجانہ وشن فاتحہ رخصت کی پڑھ کر مراجعت کی اور وہین دار
الخلافہ مین زاویہ انزوا کا اختیار کیا اور جب شاہ عالم بہادر شاہ ستر برس ایک ماہ چند روز کی عمر مین
قضا کئے اور خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے جوار مین دفن ہوے اور معز الدین جہاندار شاہ نے سکہ
سلطنت کا بموجب ہذا کے مارا سکہ در آفاق زد سکہ چون مہر و ماہ شاہ ابو الفتح غازی جہاندار شاہ
لکہا ہے کہ وقت جلوس جہاندار شاہ کے ترقیات اعلا و مناصب عمدہ ہفت ہزاری پنجہزاری خطاب وغیرہ کا
کچھ اعتبار نرہا لعل کنور جو محبوبہ سلطان کی تہی باپ اوسکا نغمہ فروش جہالر دار پالکی ہفت ہزاری منصب
خصوصیت خان خطاب پایا اور دو بہائی اوسکے پانچ پانچ ہزاری منصب اختصاص خان اور نامدار خان
خطاب جہالر دار پالکی سے مباہی ہوے کہتے ہین کہ نامدار خان نے وسیلہ جمیلہ سے خواہر کی خدمت صوبہ
داری اکبر آباد کی نام سے اپنے دستخط کروالی اور جب واسطے اجرا سند کے وزیر پاس گیا وزیر نے غصہ
سے کہا کہ بادشاہ نے رعایت سے دستخطی ہے اب کوئی کام بغیر رشوت نہین کہلتا اگر آپ چار ہزار
طنبور خوش آواز اچہے عمدہ داخل کرین تو جلد ابہی سند اجرا ہوتی ہے اوسنے لعل کنور بہن سے اپنی کہا
بہن نے بہرے ناز و نخرے سے بادشاہ سے ظاہر کی بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تمنے چار ہزار طنبور
نامدار خان سے طلب کئے ہو اسقدر کیا کرو گے تمہین جتنے منظور ہو تمہاری پسند کے سرکار والا اور سرکار سے
بی بی کہ لعل کنور کو بی بی کہتے تہے لے لو وزیر نے عرض کی کہ طنبورے حضرت کی بدولت بہت ہین چونکہ
اندنون عمدہ کام ہم خانہ زادون کے قوالون کو عنایت ہوتے ہین ہم لوگ بہت ہین البتہ بیکار رہونگے
ایک ایک کو ایک طنبورہ دیا جاے تا شغل مین مطربی کے اوقات گذارین بادشاہ دم بخود ہوے کچھ جواب نہ دیا
سوا اسکے یہان کہنا مورخ کا ایسا ہے کہ عہد مین جہاندار شاہ کے بہ ایسی ہی نقلین نقل مجلس کی ہین

کہ لانا اوسکا نظر کرتے نام سلطنت کے قبیح جانکر ترک کیا گیا جب خبر جہاندار شاہ نے بہی اوایل عہد میں اپنے
وقت متوجہ ہونے دار الخلافت کے بہت فرامین استمالت آمیز نواب کو لکہے نواب ہرگز متوجہ نہوئے جو اینک
نکہ زار آخر الامر ترغیب اور تالیف سے ہفت ہزاری منصب سات ہزار سوار فیروز جنگ بہادر
خطاب اور دوسرے مراتب عمدہ کے ارادہ کیا اور فرودگاہ سے اپنی چلکر جب قریب دار الخلافت کے
ہوئے چونکہ فیمابین اسد خان اور نواب کے محبت پیش از پیش تہی خان موصوف نے استقبال کیا
اور بہت جستجو عمل میں لائی ہمراہ اپنے لیگئے اور بادشاہ سے ساتھ کمال اعتبار کے ملازمت کروائی
اور ذو الفقار خان پسر سے اپنے واسطے استمالت نواب کے کہا ہر چند کہ ذو الفقار خان کو
نواب کے ساتھ زمانہ سے عالمگیر کے تعاقب ہمچشمی کا تہا کہنے سے باپ کے استمالت کی اور چہے
ہزاری منصب چہے ہزار سوار اور ماہی مراتب واسطے نواب کے ٹہرائے بادشاہ نے بلواکر بحر الاسلام سے ساتہ
امتیاز کے لیا اور باتین جو ستش و مہربانی کی بہت کین اور وعدہ جلد جاگیر آسے حاصل کا فرمایا
اور بعد روانہ ہونے اعز الدین کے مقابلہ پر فوج کے نواب کے واسطے کمک شہزادہ کے مقرر کرکے
تین لاکہ روپیہ نقد دلوائے بندگان عالی کہ واسطے اجتماع مردم کے بموجب دار الخلافت میں متوقف تہے
کوچ نفرمایا تہا کہ خبر فرار اعز الدین کی آئی اور معلوم ہوا کہ شہزادہ پسپا ہوکر پچیس کوس پر
اکبرآباد سے ہی نواب ایک روز میں اتنی مسافت طی کرکے وہاں پہونچے اور شہزادہ جو بسبب
انفعال کے ارادہ کسی طرف چلے جانیکا کیا تہا روکا اور صلاح دیکر حضور میں روانہ کیا اور آپ
وہین پہونچنے تک احکام کے توقف کرکے مشغول طرف اجتماع مردم پریشان کے رہے اور وقت
جنگ چونکہ معز الدین نے میمنہ نواب اور کوکلتاش خان اور محمد امین خان کو سونپا تہا نواب چونکہ

نظر کرنے

نظر کرتے سبک مزاجی بادشاہ اور وزیر کی تنفر سلطنت سے تھے دور سے تیر برتاب کرتے رہے اور
جیسا کہ چاہیے داد مردی و مردانگی کی ندی اور بعد فتح فرخ سیر کے جب سر عزالدین کا نیزہ پر بلند ہوا
اور لاش ذوالفقار خان کی ہاتی کی دم سے باندھی گئی اور اسد خان پیچھے پالکی میں سوار جب اس طرح کی
تشہیر تمام شہر میں ہو چکی اسد خان حویلی میں مردان علیخان کی نظربند ہوئے اور تمام اہل البیت اور
کارخانجات ہر دو پدر و پسر کا ضبط سرکار ہوا بقول بعض پانچ ہزار اور بقول بعض تین ہزار روپے
ماہوار اسد خان کی مقرر پائی چونکہ فیما بین نواب اور اسد خان کے اخلاص مفرط تھا نواب سید عبد اللہ خان
پاس جاکر بزرگی اسد خان کی بیان کی اور کہا کہ اسوقت سلوک ساتھ انکے ذخیرہ نیکنامی کا ہے
عبد اللہ خان نے خرچ باورچیخانہ کا اور حسین علیخان نے خرچ پوشاک کا ذمہ اپنا کیا اور فرخ سیر نے جب
رفقا کو اپنے خدمات شائستہ اور عطائے عمدہ اور مناصب اعلی سے ہر ایک کو سرفراز کیا نواب کو
ہفت ہزاری منصب ہفت ہزار سوار دو اسپہ سہ اسپہ اور خطاب اعظم نظام الملک اور صوبداری
دکن کی مع فوجداری کرناٹک انتقال سے ذوالفقار خان کے مقرر کی اور داود خان پنی نایب ذوالفقار خان کو
صوبداری گجرات کی دی اور محمد امین خان کو اعتماد الدولہ خطاب اور اصل و اضافہ سے چھ ہزاری منصب اور
چھ ہزار سوار اور خدمت بخشی گری دوم سے سربلند فرمایا قطب الملک بھی نواب سے بہت گرم جوشی
کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تین بھائی ہیں بزرگ ہم ہیں کے آصف جاہ ہیں اور ہم دونو خرد اور جب
مرہٹہ کے تسلط کی مکرر عرض ہوئی قطب الملک نے نواب سے ایسا کہا اگر آپ جلد تعلقہ کو اپنے روانہ ہوں
تو مناسب ہے نواب بادشاہ سے رخصت ہوئے خلعت خاصہ ساتھ چارقبا طلادوزی کے اور سرپیچ جیغہ
مرصع کار اور مالا مروارید کا اور شمشیر اور جمدھر مرصع اور اسپ عربی مع ساز طلا کا مرحمت ہوا

بعد رخصت کے قطب الملک گہر نواب کے آئے اور نواب نے پانچ خوان پارچہ کے اور دو رقم جواہر کے اور شمشیر
اور خنجر اور گہوڑے ایک ہاتی سے رسوم اتحاد کے عمل مین لائے قطب الملک نے سوائے ہاتی کے سب قبول کیا
خلوت مین بنا دوستی کی مضبوط کی پہر نواب گہر انکے واسطے رخصت کے گئے دے چار خوان پارچہ کے
اور دو رقم جواہر کے ایک اسپ عربی مع ساز طلا شمشیر اور جمدہر مع قبضۂ لشب صلح کار تواضع کئے متعاقب
انکے قاضی عبد اللہ تورانی مغل قاضی جہانگیر نگر ملقب بخطاب مغل علیخان اور میر جملہ ہفت ہزاری منصب سالار
ہفت ہزار سوار کہ ظاہر مین خدمت داروغگی دیوانخانہ کی رکہتا تہا اور باطن مین ہمراز و ہمساز اور صاحب
دستخط بادشاہ کا تہا واسطے رخصت نواب کے آیا اور چار عدد سپر سلاح کین جوہر دار مع کلبائے مینا کار
پیشکش لایا پس نواب ساتہہ بدرقہ الٰہی کے روانہ دکن ہوکے ہر منزل پر سوار پیادہ ملاحظہ ہوتے تھے
متصل سرونج کے گرز برداروں ولایتی میوے نذر لائے ساتہہ سو روپئے انہے اور دو سو روپے
کہاردن کو انعام ملا اور جب متصل اوجین دو مقام فرمائے اور طرف سیر و شکار کے توجہ کی ایک نیل گاؤ مارا
کہ وزن مین گیارہ من کچی سیر کا تہا قراول بیگی کو خلعت اور قراولون کو پچاس روپے مرحمت کئے
عرضی قلعہ دار سین پور کی کہ وہ نائب سرخان کا تہا مع چند الماس ہیرے وغیرہ کین نظر سے گذری اسکے حال
چند سے بد مزاجی اور بد مزگی طبیعت کی اثر سے ہوا کہ ظاہر ہوئی تہی مگر جلد شفا حاصل ہوئی
پہر معہ اکبر پور پر دو مقام کئے وہان بھی شکار مچہلیون کا ہوتا رہا اور وکیل ہلرائی زمیندار کا اگرسر
ملازمت کا پایا اور ضرب بندوق چند سہد خوالیات کے ملاحظے گذرے پس متصل برہانپور کے چار
مقام فرمائے اور جب برہانپور سے چلے منزل بمنزل مردم اس نواح کے دولت ملازمت کی حاصل کرتے
تھے بعد طی منازل کتل فرداپور سے خجستہ بنیاد اورنگ آباد کو تشریف فرما ہوئے دبدبے سے

ابراہیم

آمد آمد کوکب ظفر کوکب کے اکثر سرداران مرہٹہ ہوش و حواس باختہ اپنی اپنی جا پر خاموش تھے نواب
بعد ورود خطوط محبت اسلوب بہت آئینہ راجہ ساہو اور دوسرے سرداروں کو روانہ فرما کر تمام
محالات اور مواضع اور پرگنوں پر چپے اور فوجدار اور عمال اور چلعدار استصواب سے محمد غیاث خان
شیخ محمد اعظم کے کہ وہ سابقہ دیوانی لشکر کے افتخار پاتا تھا متعین فرمائے اور ایک روایت سے واسطے
منع کرنے اقسام ابواب ممنوعہ کے کہ نائب داود خان کے مسافروں اور متردّدوں سے لیتے تھے
تاکید کی اور سزا اول اشد بر جمیع محالات پر صدور پایا تھا جمعہ کی سواریوں مردم غربائے گرانی
غلہ کی جو پائش کی کہ ایک مدت سے ہم شکنجہ میں اس عذاب کے ہیں داروغہ دیوانخانہ کو حکم ہوا کہ ایک
محلکہ گردیرے سے اور ورنہ تغیر ہو گا پس چلعدار اسرائیل خان نام کہ داود خان نے بوجی الدہ کو محالات اور
بنا سکا بیقرر کیا تھا اور ناسپردہ فوج مرہٹہ کو کوشش کر کے قریب بیس لاک روپے کے تمام محالات و
جاگیرداران وغیرہ سے چلعداری کی دستور لیا کرتا تھا اور وہ کلمہ مشہور بشبانکہ یا اسلاف لصف لی و نصف
لک کہ کر شعار خود کیے ہوئے تھا مقصد پا کفایت شعار نہ سرکار حضور کے استصواب سے کہیم کرن
کے کہ وہ بغیر سے شیخ محمد اعظم کی پایہ دیوانی کو پہونچا تھا اور ہر کام موافق مرضی کے متمشی کرتا
تھا مقصد سید اکو بیچ عرض کے لایا حود نہایت بد دماغ ہو کر واسطے انہدام بنیان بدعت اور بندو
بست محالات بشانہ کے محمد غیاث خان کو کہ اوسنے داروغگی توپخانہ کی بہی اور کہیم کرن دیوانی
کو اپنے سرکار کے فوج شائستہ اور توپخانہ بایستہ دیگر شاہ گڑھ اور بیڑ وغیرہ کو روانہ کئے
اور بعد اسکے خبر آمد آمد چند نا سرداران مرہٹہ کی طرف سے احمد نگر کے کہ وہ گروہ ضالہ سابقہ ارادہ
باطلہ کے نکلے ہیں اور بعضے مرہٹہ وغیرہ جو بیچ نواح ہوسا کے جاگیرات رکھتے ہیں جماعت ایک

اکہٹا کرکے ماندے کو قوم بنجارہ کے اطراف مین گڈہی سرپور اور سیتو کالون وغیرہ [illegible] غارت کیا ہی
سماعت فرماکر خود بہ ذات تائید قوی مطلق کے ہمعنان اقبال ساتوین شوال کو سنہ دو جلوس
والا مین قریب چہہ ہزار سوار اور پانچہزار پیادہ اور پانسو جزایل اور بیس رہکلہ سے متوجہ طرف
ہونگی پٹن کے ہوے اور وس مقام کنارہ پر گنگا کے فرماے اور بندوبست سے اوس جا کے خاطر
جمعی حاصل کی پیش طرف شاہ گڈہ و تہیہ نواح برہانپور کے عبور و مرور کرکے دوسری تاریخ ذیحجہ کی
داخل خجستہ بنیاد ہوے دبدبہ سے نام نامی اور صولت سے اسم گرامی کے ناشدادان مرتبہ کتاب مقابلہ
نیک خطر اثر سے یہی کہ ساتہہ سپہر و آو ہر کے پیش آوین فرار کو سرمایہ قرار کا جانکر دور سے
گریزان ہوتے تہے مگر بعد نزول خجستہ بنیاد اور آنے محمد غیاث خان اور کہمکران کے بلدہ کو کہو کہو بعد ساون فردون
اور آنے جانے والون دو دست کے دست درازی شروع کی چنانچہ کئی سوداگر بندر سورت و گجرات کے کہ انبار
اجناس کے اورنگ آباد لارہے تہے لوٹ لیے اور محمد ابراہیم تبریزی بخشی اور تابع نگار تلنگانہ کہ از اجملہ
تہے ساتہہ اکثر آدمیون کے مرتبہ شہادت کو پہونچے اور چند ارابہ زنانہ سواری کے کہ برہانپور سے آتے
تہے متصل گولی گانون پرگنہ اوندگانون کے غارت ہوے اور دو تین ایرانی مغل سندی حیثیت کے
جنس حیدرآبادی لاتے تہے چند کوس پر شاہ گڈہ کے پامال ہوگیا ہوے پس پنڈارہ دیو گڈہ کے سلسلہ
جنبان رسوخ قدیم کے ہو کر دو ہرن سفید زیادہ معمولی آہوان اور چار قلادہ چیتے شکاری مع دوسرے
تحایف ارسال کیے اور فوجداریون کے ایک بڑی مچہلی ایک من سیر کی بہوائی پس جشن طوی
صاحبزادہ میر محمد پناہ فیروز جنگ اور میر احمد ناصر جنگ کا مقرر پایا اور ساتہہ کمال آئین بندی نہایت
زیب و تزئین کے موضع کلان ہر کل پر نقارہ سور و سرور کا اور شادیانہ شادمانی کا بلند آوازہ ہوا

چنانچہ

چنانچہ قسم پارچہ سے قریب خلعت کے مردمان رسالہ کو انعام ملا مبارز خان صوبہ دار حیدرآباد نے تحائف
دس پارچہ بندری چھینٹ کے اور ظروف چینی و شیشہ آلات بہت بھجوائے اور بعد اسکے یہ بھی واضح ہو کہ موضع
ناگر مین پرگنہ انتور سے کہ دہ بلدہ سے تیس کوس پر واقع ہے وہان چند روز سے قبل اسکے اشقیا لوگ
ایک مٹی کا چھوٹا قلعہ پہاڑ کے بنا کر کے دار القرار اپنی اوسکو قرار دیا تھا اور اسباب و آلات جنگی شیشہ
وغیرہ مدت سے وہان آمادہ و موجود رکھا کرتے تھے اور عمل مین داود خان کے اکثر لوٹا کبھو دو فرسنگ
کر کے اوسمین گھس جایا کرتے تھے اور بسبب مضبوطی اوس مکان کے آدمی داود خان کے اغماض کرتے تھے اور چونکہ
اون روزون مین انکاجی اور سنتاجی نامی سرداروں کا اس قوم کے کہ اطراف حضرت لیا اور راجہ بہر کو
رخ کر کے کچھ مدت کو یہین آئے تھے اور راگھو نام سردار کہ ان دونون نے متفقہ کہا تھا وہ بھی
سامنہ جمع کرنے کے اکثر فرقن سارعت اور چستی کا ایک طرف کو چھپایا ہوا تھا اسکے قریب آٹھ سردار
اور دس پندرہ ہزار سوار وہان پر جمع ہو گئے اس اثنا مین کالوجی نام کہ وہ سابق سے کمایش چند پرگنون کی
رکھتا تھا اور چند روز سے تغیر ہو کر امید پر بندگی نواب کے ہمراہ محمد انور خان صلعدار انتور اور بیضاپور
پھولمری کے تعہدہ خدمت کی کرتا تھا اور بسبب سد عاری انوجی کے محمد انور خان کو واسطے کمک اور مدد
کہ وہ بھی انور خان سے اخلاص رکھتا تھا ترغیب تحریص مضمون حسنہ اوسکی دیا چنانچہ انور خان نے باتفاق
پھولمری سے کوچ کیا تھا کہ اثنائے راہ جبر صالحے اور اتفاق نا شداران مرہٹہ کی کہ حقیقت مین بازی نفاق
کھیلا ہوئی انکی بہی ہو چکی تھا کہ اعلان جنگ ذکری ہوگی اور چونکہ خان مذکور کو طاقت مقابلہ کی اوس
قدر جمعیت سے نہ تھی رجعت قہقری کی اور راہ مین مشورت سے بعض کوتاہ اندیشون اور نا قباحت
فہمون کے کالوجی مذکور کو کہ مدت سے بیچ ذیل ہمراہیون اپنے تھا غافل کر کے دستگیر کیا بجرد گرفتار ہونے

کالیو کے اس انبوہ نکبت پژوہ نے اوسی وقت آپسمین اتفاق کرکے قریب تین ہزار سوار کے بیکایک سر پر محمد انور خان
ناتجربہ کار کے دوڑے انور خان وغیرہ کہ فی الجملہ سامان واسباب تلاش وتردد کا نرکہتے تھے بدحواس باختہ ہوگئے اور وے لوگ
کالیوجی کو قید سے نکال لئے اور در عوض اوسکے محمد انور خان کو مقید کرکے قلعچہ مذکور مین لے گئے پس بسبب اس
جرأت وجسارت کے ہر طرف سے فتنہ خوابیدہ بیدار ہوا اور ہر جا سے آثار فساد کے نمودار ہوتے تھے
کہ جو بعد یہ خبر ہوا کے عرض ہوئی بے توقف ایک لمحہ کے بہادر خان عرف ابراہیم خان اور مراد خان بیگ کو
قریب چار ہزار سوار اور دو ہزار پیادہ برقنداز وغیرہ کے واسطے تنبیہ اور گوشمال اس گروہ مذکور کے تعین فرمایا
ابراہیم خان بطریق ایلغار مانند بلا کے سر پر کفار بدشعار کے مثل نزول بلائے ناگہانی کے جا پہونچا لیکن چونکہ لشکر
ابراہیم خان کا تیسرا حصہ بھی اوس گروہ شقاوت پژوہ کا نتھا اور شدت باد وباران کی ہتیار کار زار کے
بیکار کردئے تھے اتفاقًا بسبب مجموعی قریب پندرہ ہزار سوار کے مقابل ابراہیم خان کے ہوئے اور جنگ شروع
کی اور خان مذکور کو گہیر کر عرصہ نبرد کا تنگ کیا ابراہیم خان پاؤن ثبات کا قائم کرکے واسطے کمک کے معروض کیا
چنانچہ تمام فوج ظفر موج سرکار کی اور جمیع متعینہ پادشاہی سرکردگی سے نواب صدیقہ ... الدین خان
بہادر کہیں پور ریاست کے کہ نوان سال شروع تہا ساتہہ اتالیقی محمد غیاث خان کے ... وجہ توپخانہ
ہے اور میر مرزا آقا بخشی کو مع تعلقہ تصرف ونایب توپی مطلق کے توپخانہ کی ہوکر حضور فرمایا پس ہر اولی پر
آقاجی مدار کار سرزرہ خان اور غیاث خان داروغہ توپخانہ جنسی وغیرہ اہل اقتدار اور اسد یار بیگ داروغہ اقتدار بیگ
وغیرہ یہ لوگ قرار پائے اور چند ولی دمہ مین عمر خان کے ہوئی اور تتمہ صوابدید میر حسن برادر میرزا جان بخشی کے
اور کاردانی میرزہ کی ساتہہ خواجہ خان اور حسن جعفر خان وغیرہ کو مقرر پائی محمد غیاث خان حواصی مین
حدیقۂ اقبال صاحبزادہ تونہال کے بیٹہکر ساتہہ اتفاق مرزا جان کے تمشیت کامون کی کرتے ہوئے ہمراہ

فوج ظفر موج جناح استعجال پر ہیئت کذائی سے یہ حملہ بہادر جنگ پر ہوت الشقیا کے پہونچے واضح ہو کہ
بمجرد اتصال یا صف کہ دس پندرہ ہزار سوار اور کئی ہزار پیادہ ماسندیروں کے مجتمع تھے چون بنات النعش
پریشان ہو گئے ایکدن ساتھ ہزار صعوبت اور دل باختگی کے مقابل فوج ظفر موج کے ہو کر کو داد جنگ قضا کی
دی بھاگتے ہوئے لڑے لیکن دوسرے روز ساتھ کمال بزدلی کے ہزیمت کی راہ لی بنگاہ اور مال و اسباب گھوڑے
بہت غنیمت بہادران اسلام کو ہاتھ آئی باوجود شدت باران اور بے انتہا کیچ وغیرہ کے قلعہ
مذکور کو ہتھیار کر کے فصیل اسکی پر توڑ ڈالی اور تعاقب کیا پھر لیکر اکثر [illegible] جنہم ہوتے تھے بہت باد
اسپ و شتر گاو بار وغیرہ لوٹ لیے ہمیشہ اول فوج کی چنداول کو انکے غنیمہ [illegible] کرتے رہے فتوحات
کمتر دیے نصیب [illegible] اسلام کے [illegible] کوس کے ایسا تعاقب کیا کہ فرصت دم لینے کی نہیں [illegible] روز
جمع [illegible] ہم ہوتے تھے گھوڑے شتر گاو وغیرہ اسباب [illegible] ہوتا تھا پر ایسے مغلوب
ہوئے تھے [illegible] لیکن [illegible] اور [illegible] غرق ہو کر گئے اور جانے
وہاں [illegible] اور چند [illegible] سو مادہ [illegible] اور [illegible] اسباب چھوڑ کر بھاگ گئے
فوج ظفر موج [illegible] کا بلند آوازہ کر کے مراجعت کی اور اثنا راہ جس کا سواد نکے دیکھنے
اور بستے تھے وہاں پر انتہا غارت کرنے اور گذرہا مسمار کر زمین کی سکر تے تھے یہ عجب طرح کا زلزلہ ارکان
تھا [illegible] اشقیا کے [illegible] شکست [illegible] کفار معاندین کے ہوئی پس جہان جہان مبارکی اور عالم عالم
فرخندگی سے دو ملازمت کی محمد غیاث خان اور میرزا جان نے حاصل کی اور عند الملاقات تقریباً عرض
کی چونکہ صاحبزادہ بلند اقبال ساتھ خطاب مستطاب غازی الدین خان بہادر کے سرفراز ہیں اور اول مرتبہ
برکت سے سرداری انکے ایسی فتح نمایان کہ مقدم فتوحات بے اندازہ کی ہے جلوہ ظہور کا پائی آرزو

ہم فدویون کی یہی کہ ساتھ خطاب فیروز جنگی کے کہ ضمیمہ غازی الدین خانکا ہی ممتاز ہون فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے
ساتھ حصول قوت الٰہی کے معروضہ تمہارا توجہ سے فعل مین آویگا انہین دنون مین نواب کو ایک آبلہ متصل سینہ کے
ہوا اور قرحہ بنگیا روز بروز ورم زیادہ ہوتا تھا اور درد نے یہانتک شدت کی کہ بیقرار کردیا ہرچند کہ جراح
علاج اور حکما تدبیر کرتے تھے مفید نہوتا تھا کوئی شخص تازہ وارد گجرات کا آیا اپنے دیکھنے بار یافتگان کے
مجھکو داخل کیا کہ اگر دو یا ہونگ مرہم ساتھ آٹھ روز مین اچھا نکرون تو گنہگار سرکار ہون نواب نے التماس کے
اسکا قبول کیا اور جب زخم اچھا ہوگیا اوس شخص کے وزن موافق پانچ ہزار کی سو روپے اور خلعت سرفراز کیے
یعنی روپے مین تول دیا اس جشن نوروز کا حصہ ظہور مین آیا بعث سے لوگ جاگیرات اور خطابات سے سربلندی
پائے قریب سو خلعت کے تقسیم ہوئی اور امیرون کو جواہر گھوڑے اضافہ خطابات ہوا اور ہاتی گھوڑے ہمراہی
مرزا خان کے جو غنیمت آئے تھے روانہ حضور فیض گنجور پادشاہ ہوئے چونکہ نواب کو بوجہ احوال ہر وقایع
نگارون اور اخبار نویسون ہرکارون وغیرہ کے نہین اس جنگ کی لکھوائی تھی بیباسکر راو کے اور مع
ہرکاران خجستہ بنیاد منع کیے تھے کہ وہ حضور مین کیفیت اس جنگ کی اور غنیمات لا رہی و
فتوحات غیبی کی بالعکس اور خلاف لکھی [illegible] ان ایام مین [illegible]
ہمراہی ابراہیم خان کی بہت تردد نمایان بہادری کے پیش آئے اور بدل کوشش کرکے ناموس کو
مقدمات بادشاہی کے نگاہ رکھا اور فوج سرکاری کی جان بخشی کی ورنہ کام ہاتھ سے گیا تھا اور کسل
سرکار کا جو حاضر دربار تھا بجنسہ اور اخبار مرسلہ نیکونام کی بحوالہ بحضور ملاحظہ نہایت
بد دماغ ہوکر محمد غیاث خان کو حکم ہوا کہ ان ہرکارون بیحیا نابکارون کے تمام محلات زیر و زبر
اور میری فوج کی بربادی کی ہی چاہی ہے کہ یہ جلد یاداشت کو اپنے ہوجین حسب الارشاد خان موصوف نے

جملہ ان

حیلہ فن مفسدیان کذاب دروغ گو کو سزا اول شدید ہیجا کر گردن سے کہچا منگوائے اور جلو خانہ مین
پہرا کر دا کر یہ اخبار جو تراشی تہی تدارک ہین اوسکے داڑہی موچہین اونکی تراش کر تنبیہ واقعی کر کے
گدہون پر سوار کروا کر چہار سو پہرائے خوب تشہیر کی نعوذ باللہ من غضب الحلیم پس حضور سے بادشاہ کے
بعد گذرنے نذر گہوڑے اور ہاتہیون کے خلعت خاصہ سرپیچ مرصع گران اور اضافہ پانصدی ذات پانسو سوار
غازی الدین خان بہادر کو ہمراہ گرزبردارون کے مرحمت ہوا اونے بنا بر استقبال باغ فرمان باڑی مین
جاکر ساتہہ آداب معمولی کے قبول کیا اور ایکہزار پانسو روپے دو جوڑے گرزبردارون کو لطف فرمائے
پس متصدی بندر سورت کے دو آئینے کلان قامت نما اور تحائف دوسرے ارسال کئے اور راقوجی نام سردار
جادو جو کہ وہ کبہو روساے اسلام سے خوش کرتا تہا اور کبہو سرداران کفار سے اسوقت مین قریب
ہزار سوار کے آکر ساتہہ وسیلہ محمد غیاث خان کے ملازمت نواب کی حاصل کی اور عرض کیا کہ کہندو جی
نام ہیچ موضع ناہور متعلقہ گلانہ کے ایک گڈہی احداث کر کے مسکن اپنے متعلقون کا قرار دیا
ہی اور تاخت و تاراج نواح بندر سورت اور احمد آباد بیدر کا کرتا ہی اور تمام اضلاع اس طرف کے لکدکوب
مین انواع بہت غارت کے ہین او اقسام اقسام کی تعدی و جسارت کرتا ہی تہوڑی فوج ساتہہ سرداری
کسی معتبر کے تعین ہو تو قدری جمعیت خاطر خواہ ہے اس نواح جلد ہم ہو کا کر نیک خدمتی اور حسن مجرا
اپنا ظہور مین لاتا ہی چنانچہ حکم محکم عمر خان کو قریب ہزار سوار کے واسطے ہمراہی نامبردہ کے شرف
صدور پایا اور وہ آل ہیئت اجتماعی سے جناح استعجال پر دوڑا اور گڈہی کو مسمار کر کے جمع مردین و تحسین
آفرین کا ہوا ساتہہ تجویز منصب اور جاگیرات کے علم سرفرازیکا بلند کیا اور چیندر سین پسر دہنا جی
جادو سپاہی کہ عمدہ راجون سے مرہٹہ کے تہا اور عہد مین عالمگیر بادشاہ کے بہت خیرگیان سردارون سے

اوسوقت تک کیا کرتا تہا وہ بھی یاوری طالع سے نواب کی ہاتہ توسل کا دامان دولت پر مار کر ملازمت
حاصل کی اور عطایا سے جاگیر اور ہفت ہزاری منصب ساتہ ہزار سوار اور علم و نقارہ سے ساتہ ضابطہ
دکن کے اپنا سر افتخار کا بلند کیا کہ گنبد سپہر کا بلندی مین فرق سے فرقدین لے لیا حتی کہ ہمراہی
اوسکی ساتہ منصب و جاگیر کے سرمایہ افتخار کا جمع کئے اور ضلع ہانسی لاک روپیہ نواح بیانکی وغیرہ سے تنخواہ
قرار پائی پس عزت بیگخان کو ساتہ نیابت فوجداری کرناٹک کے بالاے حیدرآباد سرفراز کرکے
مع ساتہ ہزار اور دو سو سوار انجام کے روانہ تعلقہ کو فرمایا خان مذکور جب ساتہ عبدالنبی خان فوجدار
موڑل سے وہان کے جنگ کرکے شکست فاحش کہائی واسطے تنبیہ او متمردان کے اس امر کے رایات عالیہ
طرف کرناٹک کے البتہ تک اہتزاز کئے تہے کہ خبر تقرری صوبجات دکن کی نام سید حسین علیخان کے
پیشگاہ سے بادشاہ کے مشتہر ہوے اور محض غرضی و کسل و رفتار کی مستعمل مضمون [illegible] ظاہر اور سے
گذری پس البتہ سے مراجعت کرکے خجستہ بنیاد کو آئے چند روز گذرے تہے کہ فرمان طلب حضور کا مع القصہ
صوبہ داری دکن نام سید حسین علیخان امیر الامرا صمصام بخشی گری ممالک کے اور سند نیابت و انتظامت
حراست خجستہ بنیاد کی کہ پای تخت اوسوقت ملک دکن کا تہا نام مبارز خان صوبہ دار برار ہوکے
اور متصدی گری محلات کی اور مقدمات مالی نام سید قلیخان دیوان دکن مع ہمراہی شیخ حسام الدین
اور بگہید [illegible] ایک ہزار دو سو سوار [illegible] پانچ تیس روپیہ ماہوار اور تنخواہ اوسکے سید علیخان [illegible]
[illegible] دیا گیا چنانچہ نواب آخر صفر ۱۳۳۱ دو جلوس کے مع تمام جمعیت ہمراہی متوجہ دار الخلافت کے ہوے اور
برہانپور مین کئی مقام فرماکر رخصت کی تہی کہ اثناء راہ خبر پہونچی کہ کسکا جی نام شخص پانچ چہ ہزار سوار سے
بیجاگڈہ [illegible] کا محاصرہ کیا ہے واسطے تنبیہ اوسکے نظر خالق پر رکہکر روانہ ہوے نامبردہ

مجرد استماع خبر وصول لشکر کے بڑی بڑی منزلین طولانی کر کے فرار اختیار کیا اور امیر الامرا آخر جمادی الاول
سنہ ۳ سوم جلوس مین دار الخلافہ سے روانہ دکن ہوئے تھے راہ مین ہر دو امیر کبیر فاصلے سے اوڑائی کوس کے
گذرے امیر الامرا نے ملاقات کا ارادہ کیا تھا نواب نے بہ پاس مرضی بادشاہ اورنگ عزل و نصب سے قبول
نفرمایا اور کوچ بکوچ داخل دار الخلافت ہوئے عبد اللہ خان بارہ پل تک آکر استقبال کئے ملاقات کو بادشاہ کے
لیگئے بادشاہ نے بعد کلمات عنایت کے فرمائے خلعت خاصہ مع چارقب مرحمت کئے پر قطب الملک گہر نواب کے
آکر بہت سی باتین مبالغہ آمیز محبت اور عذر خواہی کین زبان پر لائے کہا کہ تمام کام وزارت کا آپ ہی سے ہے
صوبہ داری کیا چیز ہے واسطے بعضے مقدمات کے جانا امیر الامرا کا دکن کو ضرور تہا آپ جو صوبہ چاہین حاضر ہے
چونکہ مزاج نواب کا ابتدا اس شعور سے مایل طرف شیر شکار کے تہا اور نواح سنبل اور مرادآباد کی انواع
شکار وحوش و مرغ و طیور سے آباد اور بہشت کردہ دوسرے صوبون کی خوش آب و ہوا
وہان کی کہ کوئی صوبہ نزدیک دہلی کے واسطے شیر شکار کے اوسکی مثل نہین رکہتا تہا مصلحتاً فوجداری سنبل
مرادآباد کی مع بعضے محالات دوسرے کہ فوجدار ان کے سابق سے کسو کو مفوض نہین ہوئی تہی نواب نے
قبول فرمایا چونکہ ان دنون مین بادشاہ فرخ سیر اور بخشی میر جملہ اور وزیر قطب الملک اور امیر الامرا حسن علیخان کے
مابین صفائی دلی بین رو اور دل نہین تہا اور کدورت دن بدن زیادہ ہوتی جاتی تہی چنانچہ تاریخ سے
اوسکے ظاہر ہوتا بخشی کا حضور سے اور مارا جانا داود خان پنی کا لڑائی مین ہاتہ سے حسین علیخان
بارہ کے اور لوٹ آنا معز الیہ کا دکن سے عالم علیخان برادرزادہ کو اپنے نایب کر کے یہ سب کچہ جلوہ ظہور کا پایا
یہان تک کہ بادشاہ اوس کا گئے قید ہوئے شہید ہوئے چنانچہ تاریخ اس حادثہ کی مرزا بیدل نے یون کہی ہے رباعی
دیدی کہ چہ با شاہ گرامی کردند ۞ صد جور و جفا از رہ خامی کردند ۞ تاریخ چو از خرد بجستم فرمود +

سادات لوہی نمک حرامی کر دنڈا اور رفیع الدرجات بہلائے گئے جب وہ دو مہینے مین اجل طبعی سے گذر گئے
رفیع الدولہ قرار پائے جب وہ بہی انہی اوان مین مرگئے محمد شاہ روشن اختر بادشاہ ہوئے سیاق عبارت نگار
ہر چند کہ اس مقام پر لکہنا جملہ ان سوانحات کا اقتضا کرتا ہی مگر بقول اشخاص قصہ زمین برسر زمین
چونکہ سب مفصل رشید الدین خانی مین واضح خاطر ناظرین ہو چکا ہی درگذر کر کے بدستور نامہ نگار مرام
اپنے اطلاع دیتا ہی مجھے جو کیفیت کہ ذات سے نواب عالیجاہ کے علاقہ رکہتی ہی جیسا کہ اوپر سے
ذکر ہوتا چلا آیا ہی معرض بیان مین لاتا ہی اور یہ رقم کرتا ہی واضح ہو کہ من بعد اسکے عہد مین
محمد شاہ بادشاہ کے ان روزون کہ نواب فوجداری سے مراد آباد کی دست بردار ہو کر ساتہ صوبہ داری
مالوہ کے بلدہ اوجین مین تھے کو سادات دہلی سے اتصال نواب کے صدا جہ ہو گا کہ کیا ہوتا کہ جب
خدائیگانہ دولت بے زوال ہمراہ رکاب ان اقبال انتساب کے تہی جب وہان طلب کا حضور سے
پہنچا نواب بعد ورود فرمان کے معتبرون سے اپنے مشورت کی محمد غیاث خان کہ جیسا ہون سے جناب کے
اور قدیم الخدمتون سے ان کراہی القاب کے تہے عز الیہ ایسا عرض کی کہ جانا حضور مین کسی وجہ مناسب
نہین اسواسطے کہ پیچہے سے دشمنون کے رہائی دشوار ہوگی بہتر اور اولی یہ ہے کہ دریا نربدا سے
عبور کر کے عالم علیخان کو درمیان سے اوٹہا دیا اور دریا کو دکن کی بالاستقلال سرانجام دیا
پس جناب کو رائے محمد غیاث خان کی پسند آئی فرمایا آج جانا تحقیق از بسکہ مین سکوت ہی دوسرے روز
خطوط حضور .. نواب دکن مین روانہ کر کے بعد دو تین دن کے آپ بہی اودہا سے عازم ہوئے پس واقعہ نگار
صوبہ مالوہ نے خبر داعیہ نواب کی طرف دہلی کے داخل وقایع کیا اور بندگان عالی دو دراہے منزل بمنزل
کوچ کرتے تہے اور مجلس مشورت کی رات دن گرم رکہتے تہے کہ اس اثنا مین خطوط دکن کے نظر مبارک سے

گذرے لکہتا ہی کہ فتائے راز اوسکا ہوا جو لکہا جاتا تمام لشکر کو یہی خیال تہا کہ سفر ہندوستان کا ہی
کوئی سہارا کار آگاہ نہ تہا کہ یکبارگی بازگشت دکن کی جانب ہوئی سب تماشائی گلشن حیرت کے تہے کہ یہ غنچہ
کہلا اور یہ کہا گیا کہ سنہ ۱۱۳۱ الحاصل چند روز مین غرہ رجب سنہ ۱۱۳۲ ایکہزار ایک سو بتیس ہجری مین دریا نربدا سے
عبور کرکے آسیر کو پہونچے عوض سپاہ رکہ اوس وقت ناظم ایلچپور کے تہے ایکہزار پانسو سوار مردان کار سے آکر
ملحق ہوئے [illegible] خان قلعہ دار آسیر کا بجود دیکہنے لشکر ظفر پیکر کے توپخانہ سر کردیا لشکریان خوفناک تھے کہ
آسیر پر محاصرہ ہوتا ہی لیکن معرکلام سے کسو کو اطلاع نہتی کہ حرف آشتی کا فیما بین مستحکم ہی جب دیکہے
باتو یخانہ کا خالی ہوا مطمئن خاطر ہوکر فرد فرد ہمقرین شادی کے ہوئے چنانچہ وہان ایک مقام کا اتفاق
ہوا قلعہ دار معرفت سے محمد غیاث خان کی سعادت ملازمت کی پائی جب افتتاح آسیر کا ساتہ اسی آسانی
کے ہاتہ دیا [illegible] روز عزیمت برہانپور کی عمل مین آئی انور خان کہ طرف سے سادات کے صوبہ داری اسکی
پر تہا صرفہ اپنا جنگ مین نہ دیکہ کر بلا توقف معرفت سے محمد غیاث خان بہادر کی سعادت ملازمت ہوا مرم
آسیر اور برہانپور کے اس سعی کو فوز عظیم جانکر ہاتہ دعا کا واسطے ترقی مدارج اور بقائے اور طمانیت خاطر کی ہم
پیدا [illegible] کیا کہ کوئی بے حکم
بادشاہ کے ممالک پر متصرف ہوا اور رعایا و ریوں کو اسکے باعث اپنے امن جان مین خوشا نیک نہادی اور
[illegible] بلند حوصلگی نواب کی باوصف اس بات کے کہ سید دلاور علیخان وغیرہ سرداران عمدہ ساتہ فوج
سنگین کے طرف سے امیر الامرا کے تعاقب مین بہیجے گئے تہے اور سید عالم علیخان اورنگ آباد مین لشکر
جرار اور سواران مرہٹہ خونخوار ہمراہ لیکر مقابلہ کو تیار اور امیر الامرا النفس ناطقہ ملک ہندوستان
دریئے عناد اور گرانی اور بے سامانی جو فوج مین نواب کے روز افزون تہی ان جملہ تفکرات نے خاطر عاطر کو

متنزل کر رکھا تھا راہ خدا شناسی و نیک نیتی سے سرمو روادار ایذاء خلق و تاراجی شہر کے نہوے
پس جب یہ خبر یاوری طالع اور مددگاری اقبال نواب کی ہوش ربا سامعہ حراس سادات کی ہوئی لجۂ
تحیر میں غرق ہوکر از افراط فکر سے حواس کھو دئیے اور سید دلاور علیخان کو جلد تمام ساتھ جمعیت
ہزار سوار جرار اس گمان سے کہ مہلت میں طرف ثانی کو جمعیت بہم ہو جاویگی واسطے تعاقب
نواب عالیجناب کے تعین کیا اور سید عالم علیخان کو لکھا کہ فوج دکن سے آمادہ پیکار کے ہوں
جب سید دلاور علیخان نے نربدا سے عبور کیا تو اگرچہ تمکین نے صرفہ اپنا پناہ میں قلعہ آسیر کے نہ دیکھا بل و
کو آسیر میں چھوڑ کر جمعیت تھوڑی لی اور موضع حسین پور سرکار سندھیہ پر تیرھویں شعبان کو گیارہ سو
بتیس میں ملاقی فریقین کی ہوئی سید دلاور علیخان غرور جمعیت سے خیال کیا تھا کہ نواب قلعہ بند ہونگے
اور جمعیت قلیل فاقہ کشی سے منتشر ہوگئی ہوگا کہ مقابلہ میں آکریں جب خبر پہونچنے کی سنی سراسیمہ
ہوا اور فوج کا بندوبست کیا صف آرا ہوا نواب نے خبر پائی کہ سید دلاور علیخان بہ قصد لوٹنے
ترتیب دیا ہی فیل سواری سے نیچے آئے وضو کیا دوگانہ ادا کیا اور پیکار کی سوار ہوکر فاصلہ دو کوس کی
راہ کا قطع کرکے بہت جلد پیش پر اسکی آئے اور آپ سلاح پوش و دیگر سعید پیکار توجہ جمشید
اعلام ظفر انجام نواب کے گردوں قباب کے نمودار ہو سید دلاور علیخان غافل تدبیر کار سے سخت حیر
ہوا فریب دار و غنہ ہرکارہ کا جانا چار لیخانہ کو وہان چھوڑکر متوجہ جنگ کا ہوا چار ساعت
بازار ستخیز کا گرم رہا آخرکار سید دلاور علیخان چار پانسو سوار سے علف تیغ بیدریغ ہوا نسیم فتح کی آیات
عالکیا نئے نواب عالیجاہ کے ہی طرف سے قریب سو آدمی کے درجہ شہادت کا پایا نواب نے شادیانہ فتح کا بجاکر
اوجگہ پر اقامت کی اور تعاقب فراریوں کا نفرمایا بلکہ جراحون کے واسطے مجروحوں لشکر مخالف کے تعین کئے

اور ہم تنخواہ کو

اور ہر شخص کو مناسب حال اوسکے سواری تواضع کی حالانکہ بدستی یک غمخواری کرکے تکلیف نوکری کی فرمائے
جسنے قبول نکیا ناچار ہر ایک کو زادراہ دیکر رخصت کیا اور درباب تجہیز و تکفین مردگان لشکر مخالف کے
مسلمانون کو تقید کی اور راجہ اندر سنگہ کو واسطے جلانے لاشون برہمنون کے مامور فرمایا اور ساتہ فتح
فیروزی کے مراجعت کرکے داخل برہانپور ہوے لیکن ہنوز زخم مجروحون کے التیام نپائے تھے کہ سید عالم علیخان
برادرزادہ امیرالامرا نائب دکن نے واسطے تدارک کے کمر باندہی اور اورنگ آباد سے بافوج
سنگین قریب اسی ہزار سوار کے جلوریز جانب برہانپور ہوا چھٹی شوال کو سنہ ۱۱۳۲ گیارہ سو بتیس ہجری
نواح بالاپور توابع صوبہ برار کے جنگ عظیم نے منہ دکہلایا سید عالم علیخان مقتضاے جلادت و جوانمردی کے
باوجودیکہ جانستان ہے ہمایا الامیر ہنکہ ہو ناتجربہ کار تہا مارا گیا پس نواب مظفر و منصور داخل
خجستہ بنیاد ہوے حسین علیخان نے یہ خبر سنکر قطب الملک بڑے بہائی کو واسطے ضبط و ربط ہندوستان کے
اکبر آباد سے طرف دار الخلافہ کے رخصت کیا اور آپ مع بادشاہ عازم دکن ہوے حسب مشیت ایزدی محور
زوال دولت سادات بارہ کی یہی اعتماد الدولہ محمد امین خان نبیرہ خواجہ بہاو الدینخان قاضی بلدہ سمرقند برآ
اون علیخان موصوف کی سیر ساتہ جنگیری و دم استقلال رکہتے تھے معزالیہ نے
میر حیدر نام ایک شخص کو مقرر کیا کہ اسنے امیرالامرا کو عین سواری پالکی مین ہشتم ذیحجہ سال مذکور مین خنجر
دغا سے درجۂ شہادت کو پہونچایا بعد اسکے قطب الملک بھی بادشاہ سے وہان جنگ کرکے گرفتار
ہوے جیساکہ رشید الدینخانی مین مذکور ہی اعتماد الدولہ سابقہ پایۂ وزارت کو مرتقی ہوے لیکن اجل نے
فرصت ندی جلد قضا کی اور نواب حسب الحکم طلب حضور کے نیابت صوبہ داری دکن کی کہ قوت بازو اور زور
شمشیر سے حاصل کی تہی عضد الدولہ بہادر عوض خان کو مقرر کرکے متوجہ دار الخلافہ ہوے

خلعت وزارت کا پہنا جاتا کہ قواعد خلد مکان کے جو متروک ہو گئے تھے پھر از سر نو سانیہ تازگی کے رواج دین
مگر دوسرے امرا جلیل القدر مخل مقاصد اپنا جانکر مزاج کو بادشاہ کے نواب سے بطاہر نوعے منحرف کیا چونکہ
اون ایام میں ۱۱۳۳ گیارہ سو تینتیس میں آثار بغی حیدر قلیخان ناظم گجرات سے ہویدا ہوئے تھے نواب کے واسطے تادیب اوسکے
مقرر کر کے اس حیلہ سے حضور سے روانہ کیا اور جب نواب عمل مالوہ بر قریب گجرات کے پہنچے حیدر قلیخان
ارادہ جنگ کے مستعد سے ظاہر کر کے آیا تھا جب تاب مقاومت کی نہ دیکھی انکو دیوانہ بنا لیا بس نواب نے دار الخلافت
کو عطف عنان کر کے جلد وہیں اس خدمت کے خلعت صوبہ داری مالوہ اور گجرات کی کو ضمیمہ حکومت دکن اور
وزارت کا انکا مقرر کیا تھا لیکن نفاق سے امرا کے غبار خاطر کا بادل بنکر اسنہ ۱۱۳۶ گیارہ سو چھتیس میں
… تمام دکن کی تغیری سے نواب کی سات مبارز خان کے … ناظم حیدر آباد کا …
اور ملال بنیابی درجہ اعلی کو پہونچا الغرض بسبب مخالفت ارکان سلطنت کی … اور …
کر کے استعفا دے موافقت آرے ہو امراد آباد کی کہ انکے او … کی حکومت کی تھی … اس طرف کو
ہوئے اور بعد ظاہر کرنے چند منازل کے طرف دکن رخ کیا … مبارز خان نے
سے پیش آیا سواد لشکر کثیر کی جیسے کوس پر اورنگ آباد سے فریقین میں … ۱۱۳۷ گیارہ سو
سینتیس میں جنگ عظیم ہوی مبارز خان قتل ہوئے حکومت ممالک دکن کی بجمعیت خاطر نواب کے مسلم ہوئی
نواب بعد فتح کے عنایت نامے طرف امرا دکن کے روانہ کیا از انجملہ نقل اوس عنایت نامہ کی جو راجہ ساہو کو
متضمن اوپر کیفیت جنگ کے لکہا گیا تھا یہی نقل مبارز خان نے عادت برگشتگی سے طالع کی بیرانہ سالی میں
بسبب اغوا مفسدوں کے ہوا و ہوس سے ریاست دکن کی رشتہ پاس حقوق احسانات کا جو وضیع و شریف کو علم
تفصیلی اوسکا حاصل ہی تھا سے عقیدت کے دیکر جیب یادن ارادت کا جادہ سے حق شناسی اور سخن شنوائی کے"

باہر کیا

باہر رکھا یعنی کام اوسکا بموجب اولئک کالانعام بل ہم اضل بہایم و سباع سے بھی درگذرا اقدس
کہ سستی اوسکے ارادہ کی دلایل ساطعہ اور حجۃ قاطعہ سے بیچ قالب تقریر و تحریر کے نہیں آتی ہی ہرچند کہ
دروازے مراسلات مواعظت کے مفتوح ہوئے لیکن ساتہہ مقتضای بیت مشہور کے ع آب زمزم و کوثر سفید
نتوان کرد گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ ہا چونکہ مزاج اوس سفیل زادا ہیدا جہل کا ہرگز ہرگز سخنان
مفید اور کلمات موثر سے اثر پذیر اور نصیحت نیوش نہوا یاون شقاوت کا جادہ سرتابی اونکے قایم کر کے بادیہ
پیمای جہل و شرارت کا ہوا اور قدرت غرور اور وفور نخوت سے باوصف آثار صلح اور تمہید آئین جدال و نکال
سے مسلمانوں کے مطلق نہ اندیشہ کر کے کئی ہزار سوار اور پیادہ بیشمار اور توپ و جزایل و بان و کھپال بسیار ہمرکلہ
اور بندوقچیان منتخب کر کے تا گنگر زیادہ حدود عدے مقابلہ پر آیا اور سرداران ممتحن کاردیدہ جرار کہ ساتہہ
تطمیع و تہدید کے اطراف و اکناف و جوانب سے فراہم کیا تہا ہمراہ لیکر ساتہہ ترتیب لشکر اور تسویہ صفوف کے
مشغول ہوا اسطرح کہ بہادر خان ایک ہزار مردنگ کے اور عبد النبی خان اور دلیر خان مع جمیع افاغنہ دست راست پر اور ہلادر خان
[illegible] مع تمام فوج کے مع سعادت یار خان اور امین خان اور عبد الوہاب خان اور
دلشیر خان اور محمد بیگ خان اور خالق خان کو دونوں اپنے ہراول میں اور تین سردار دوسرے ساتہہ بہاری فوج کے التمش
طرح قرار کی دیگر فوج باندہی چوبیسویں محرم سنہ ... میں بیچ نواح قصبہ شکرکہیڑہ کے چالیس کوس پر خجستہ بنیاد سے معرکہ آرا
سیزدکا ہوا سرداران ممتحن مذکور ساتہہ تمام سپاہ اور کرناٹک برقنداز کے بہادران نصرت قرین نے جیسا کہ خارزیر
شیر دل اور دلیر بہادروں کے لڑنے میں لگے تہی دو گہڑی کامل کارزار آتشفشانہ اور حملہ رستمانہ سے داد تہوری اور جلادت
کی دی کوئی دقیقہ دقایق سے نہ چہوڑا اگرچہ [illegible] نمایان
ملاء اعلی سے کہبرا کے آخر کار مقتضای الحق یعلو ولا یعلی نسیم فتح و ظفر کی مہب عنایت ازلی سے اوپر

یہم اہل حق کے بھی اور جو دبستہ ارت آمود مرگرد شد اور بعد دوسیر ا اور بہادر خان اور محمد امین خان اور عنا

مع بیان اور بھائی عبد النبی خان کا اور دلیر خان اور نصیر خان اور عزت بیگ خان اور سید عبد الوہاب خان

ساتھ جمع کثیر کے عجائب سے فنا پذیر ہو الحق ان الباطل کان زہوقا ایک موضع پر چار ہزار سوار کہ اکثر

دشمنوں سے پیادہ ہو کر جنگ میں مبادرت کئے تھے قتل ہوئے کشتوں سے پشتے ہو گئے دو ہزار سات

گھوڑے وہاتی مارے گئے باقی غنیمت ہو زیادہ دو ہزار سوار اور بجا زخمی تھے سوائے اسکے تمام اطراف

اکناف میں جنگ گاہ اکثر جریح و قتیل جو ہوئے دکھلائی دیتے تھے اور انکی یادوں کو کشتہ ہوئے

کیا انکے شجاعت پناہ یا جبر اور اور بہور دستگاہ سلطان جی اور جلالت پناہ بالاجی بیچ استیصال

مخالف کے تردد دات شایان کئے اور مساعی جمیلہ اوس جماعت مردم کی کہ حقیقت پر تو اخلاص اوس منبع ات ان

ہمت بیش بہا باعث خورسندی اور خورمی خاطر دوستی مآثر کے ہوئی اور بجانب معاد دستان یکدل کو

دو مستحکم رکھیے فقط واضح ہو کہ جب فتح نواب کی خاطر خواہ ہوئی بادشاہ نادم ہو کر تمامی نواب کی کوشش آغا کی

اور کمال فرامین عنایت آگین محظوظ فرمایا چاہئے انہی ایام میں نواب نظام آستانہ سلطنت آرادہ ہوس سنہ ۱۱۵۰

ایکہزار ایکسو پچاس میں نواب کو بادشاہ نے بمبالغہ تمام یاد فرمایا اور نواب آصف الدولہ ناصر جنگ نایب دکن کا مقرر کرکے

دار الخلافت کی تشریف فرما ہو کے شرف ملازمت کا پایا فضل علی نے تاریخ گذرانی رباعی حمد شکر کہ دین پناہ آمد

رونق دہ ملک بادشاہی آمد تاریخ رسیدنش بگوشم ہاتف گفت کہ رحمت الہی آمد نواب ہزار روپیہ نقد ایک گھوڑا

باسار نقرہ صلہ عنایت کئے بعد دو مہینے کے پھر بادشاہ نے آپ واسطے تنبیہ مرہٹہ کے دکن کو رخصت فرمایا نواب جب

اکبرآباد کو پہونچے بعض وجوہ سے مشہور راستے جنوبی چھوڑ کر سمت شرقی روان ہوئے اور سرآباد

دریکنور پر سے مرور کرتے ہوئے کالپی آئے اور دریا جمن سے عبور کرکے منہ طرف جنوب کے کئے اور

ملک مالوہ میں وزارت اور مالوہ سے شہر بھوپال پر ورود لشکر کا ہوا وہان فوج مرہٹہ کی استقبال کے
واسطے آئی ماہ رمضان سنہ مذکور میں سخت لڑائی سواد بھوپال میں ظاہر ہوئی چونکہ خبر آمد آمد نادرشاہ کی گرم
ہوئی نواب نے مصالحہ کو صلاح وقت جانکر طرف دارالخلافت کے رجعت کی چنانچہ احوال وہانکا احوال میں
محمد شاہ کے گذرا چونکہ بانی مبانی صلح کے ذات گرامی نواب کے تھے نادرشاہ وقت مراجعت کے نواب سے ایسا
فرمایا کہ میں مثل تمہارے کسی کو نہیں دیکھتا ہوں تم قابل بادشاہی ہو محمد شاہ لیاقت سلطنت کی نہیں
رکھتے ہیں میں تمہیں بادشاہ کرتا ہوں ہزار سوار خونخوار تمہارے ساتھ رکھتا ہوں اگر کوئی سر اطاعت سے
پھیرے دمار مغز سے اور پوست سے باہر کریں نواب نے در جواب عرض کی کہ قوت اور عظمت شاہنشاہ کی
زیادہ اس سے ہی لیکن یہ کام واسطے بندہ اور شاہنشاہ کے خوب نہیں نادرشاہ بولا کیا عرض کی بکرامی
بندہ کی اور عہد شکنی شاہنشاہ کی مشہور ہوگی نادرشاہ آفرین کیا اور تحسین کی چنانچہ اکثر اوقات ایران سے
فرامین نام سے نواب کے مرحمت ہوتے رہے بہت رہے ہمت رہے حق شناسی رہے وفاشعاری
نواب علی صفات کی کہ اس قدر دامن تائید پر ایسا کیا کہ شائقین فن تواریخ پر نیک روشن ہے کہ سلف میں
تا اب کسی نے کیا نہ قیاس صفاہی کے خلف میں ہوگا ایسا ذی شکوہ ہوا اور ایسا کرے نتیجہ اسکا یہ ہی یقین ہے
کہ نواب ممدوح کے بھی ہر یک جوار ذی اقتدار کو ایسی ہی قدر و توفیق نیک رفیق طرف سے اللہ جلشانہ کے
ہوگی چنانچہ ظاہر ہی بعد جنگ نادرشاہ کے نواب سنہ ۱۱۵۴ ایک ہزار ایک سو چون ہجری میں واسطے انتظام
ریاست دکن اور بیخ برداشتی صاحبزادہ ناصر جنگ کے شورش باجیراو مرہٹہ اور دوسرے خللون کے بادشاہ سے
رخصت لیکر برہانپور پر آئے چونکہ غیبت میں نواب کے بیان مفویون نے مزاج کو صاحبزادہ کے جادہ سے اطاعت کے
روگردان کر رکھا تھا صاحبزادہ نے باپ سے مقابلہ کیا لڑائی عرصہ ظہور میں آئی صاحبزادہ عین جنگ میں

گرفتار ہوئے طبل و دف مبارک بجا ایک فتح نمایاں اور دوسری سلامتی صاحبزادہ کا بلند آوازہ ہوا چنانچہ
مفصل احوال اس جنگ کا قریب بیان ہوگا اور بعد اس فتح کے انتظام ملک کا کر کے سنہ ۱۱۵۶ گیارہ سو چھپن میں
ارادہ ملک کرناٹک کا فرمایا بعد وصول اول قلعہ ترچناپلی کا محاصرہ کر کے ہاتھ سے مرہٹہ کے لے لیا بعد اسکے ملک ارکاٹ کا
قدیم نوایت سے کہ مدت سے اونکے تصرف میں تھا انتزاع کیا اور واسطے حکومت وہاں کے خداوند خان دیوان
اور انور الدین خان بہادر کو مامور ہوئے ذکر انور الدین خان اور اونکے اخلاف کا مع تحقیق لفظ نوایت کے اسکے اپنے
محل پر تحریر پذیر ہوگا اور دوسرے متصدیان درگاہ کو حکم کیا کہ کسی شخص متدین کو تجویز کریں انور الدین خان بہادر شہامت
جنگ کہ بس شجاع اور بسیار مزاج تیز فہم اولو العزم تھا راہ جرأت سے عرض کی کہ بندہ کی خاطر میں ایک شخص آتا ہے
کہ اوس سے بہتر کوئی نہیں نواب نے استفسار فرمایا عرض کی انور الدین خان نواب نے تبسم فرما کے عطائے خلعت سے
اوسکو مباہی کیا اور آپ سنہ ۱۱۵۷ گیارہ سو ستاون میں طرف خجستہ بنیاد کے مراجعت کی اور سنہ ۱۱۵۹ گیارہ سو
انسٹھ میں قلعہ گولکنڈہ کا کہ تابع ہے حیدرآباد کے جو تصرف میں بعض امرا دکھنی کے تھا ادنی مدت میں مفتوح کیے
اور سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ میں جب خبر آمد آمد احمد خان ابدالی کی کابل سے شاہجہان آباد کو سنی نواب
اورنگ آباد سے برہانپور پر آئے وہاں خبر معلوم ہوئی کہ شہزادہ احمد شاہ کی فتح ہوئی اور احمد خان ابدالی
شکست فاش کھا کر کابل کو لوٹ گیا یہ جو تھا [illegible] صفات حمیدہ اون جناب [illegible]
ہیں بس اک اجل نے زمام مرکب حیات کی ہاتھ سے نواب کے لے لی منزل گزین بہشت بریں کے ہوئے مدت عمر
گرامی اور ریاست سراسر عظمت مدت عمر اناسی سال مدت ریاست انتیس برس ایک
انتقال و تاریخ وفات و مکان رحلت و مرقد منورہ سبب انتقال پیری اور پہونچنا عمر طبعی کو بعد
احمد شاہ ابدالی کے ہنوز آپ برہانپور میں تھے کہ مزاج مرکز اعتدال سے منحرف ہوا طبیعت نواب کی بیمار

ہوئی آپ اوسی حالت مین ستائیسوین جمادی الاول کو خیمہ طرف اورنگ آباد کے بپا فرمایا چونکہ غلبہ مرض کا تہا
بسبب اسکے سواد برہانپور مین زیر خیمہ توقف کیا اور بیماری نے روز بروز قوت پکڑی حتی کہ علم کشور کشایی مملکت
بقا مین بلند کیا تاریخ وفات چوتہی جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ وقت عصر مکان رحلت ساحل تپتی
استادہ خیمہ گاہ مین وقت اوٹھانے نعش کے شور خلق سے اوٹہا امرا اعظام نے جنازہ دوش بدوش
میدان مین لائے نماز ادا کی روضہ منورہ جو قریب قلعہ دولت آباد کے ہی روانہ کیا مرقد شریف پایین مزار
شاہ برہان الدین غریب قدس سرہ مایل القبلہ تاریخ رحلت منورہ بہشت جمیع امرا زمانہ فردوس ارامگاہ انکے
گو بانعال سے جناب کے تہے مراسم تعزیت کے سب نسل فرزندون کے بجا لائے عجب ذات ملکی صفات مملو
بتجربہ آداب کی تہی کہ مدت ریاست مین ایسی کسو کو واسطے قتل کے حکم نکیا اگر کوئی قابل قصاص کے ہوتا تہا
حاکم شرع کو حکم ہوتا تہا کہ موجب مسئلہ کے عمل کرین چنانچہ واقعی ہے کہ تین لاک روپی سالیانہ دستخط خاص سے
سوائے انعامات بادشاہی اور اراضی مدد معاش کے صوبجات دکہن بطریق یومیہ اور ماہانہ کے ارباب استحقاق کو
پہونچتا تہا اور اسکے ہر وقت بعد ایک دو روز کے تیس چالیس ہزار روپی نقد واسطے خیرات کے مرحمت
ہوتے تہے یہ دستور مستمرہ تہا اور زر خطیر ہر سال مکہ معظمہ کو روانہ ہوتا تہا باوصف مشاغل ریاست کے
ذوق نظم و نثر کا بہت تہا ہمیشہ صحبت نفر اصلی شعرا سے رکہتے تہے آپ انکا فکر شعر کی فرماتے تہے
صاحب دیوان تہے چنانچہ چند ابیات تیمنا استجاذ کئے جاتے ہین ؎ تا شہید خنجر مژگان یارم
کردہ اند ؛؛ سرمہ در چشم قیامت از غبارم کردہ اند ؎ افسوس کہ در طبع تبان نیست گوارا ؛؛ ای باغ
وفا آب دہوا کہ تو داری ؎ در خیابان باغ نظارہ ؛؛ آصف خستہ را بہال کنید ؎ از خصایم
بود مطلب دیگر بخیال ؛؛ آنقدر ہست کہ آہو نگہان رم نکنند ؎ از تصور کردن روی چمن پیرای او ؛؛

در نظر آصف چہ باغ دلکشا داریم ما ستہ خوبی بندش چو آتش افتادست ؎ طبع آن شوخ سرکش افتادست ؎
ناگزیر است صید گشتن یار ؎ دام زلف تو دلکش افتادست ؎ لقب بعد وفات مغفرت مآب دستار صفاہی
جزیرہ دار عمامہ وضع اختراع آپکی ہی چنانچہ ناصر جنگ سے اس بندش پر دو بار تکرار ہوئی کہ وہ آپکی دار باندھا
کرتے تھے اور زرد عماری آپکو عنایت کی ہوئی بادشاہ کی ہی کیا اچھا تماشا ہی زرد رنگ آفتاب کا اور آفتاب اعظم
قرآن میں آیا ہی صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ۔ اور چونکہ ماخذ میں اس کتاب کے ایک جا لفظ
بندگان عالی سے کنایہ کیا ہی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ لقب بھی گو قدیم ہی لیکن تجویز کیا ہوا آپکا ہی اور مراد
اس سے بندۂ بزرگی دادۂ خدا ہی نہ بزرگی دادۂ بادشاہ کہ خود بادشاہ بندۂ عالی بندگان خدا ہی اور اس لفظ
بادشاہوں کو بھی کنایہ کرنے لگا ہوا دیکھنے میں آیا ہی اور یہ اصل میں بندۂ عالی بندگان ہی لفظ بندہ کو
میں سے گرا دیا ہی قلب اضافہ کی ہی چاہیے کہ اختصار سے نہ دلیں فک اضافت کرین نواب ناصر جنگ مہر
احمد علیخان علیہ الغفران کا بیان اسم گرامی اور خطاب اور یہاں سامی ناصر الدین ہمدین نام میر احمد علیخان
خطاب ناصر جنگ ولدیت ولد اول حضرت غفران مآب نواب آصفجاہ بہادر اسم والدہ ماجدہ نور النساء بیگم تاریخ و مکان
ولادت و جلوس تاریخ ولادت میں نے کہیں دیکھی نہیں مکان ولادت کسو نے لکھا نہیں تاریخ جلوس ساتوین
جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۱ گیارہ سو اکسٹھ مکان جلوس قریب بوہن نالہ ساحل تپتی پیام ذوی الاحتشام نے
ارکان دولت قدیم دیوان پدر چند بہر عزل سے موسی الیہ کہ صمصام الدولہ شاہنواز خان بہادر کو جو
دیوانی سے صوبہ برار کی کامیاب تھے یاد کرکے دیوان فرمایا اور مورد عنایت بیشمار مشار الیہ کا اور عوض
بیگ مخاطب شاہ بیگخان خانسامان محلات و اولاد محلات یک محل نواب بیگم دختر روشن الدولہ
ظفر بازخان بہادر اولاد یک صبیہ بطن سے بیگم صاحبہ موصوفہ کے منسوب بقمر الدولہ بہادر فرمانروایان

ایران و توران و روم ایران و توران مین سلاطین نامی ہم عصر بادشاہ دہلی روم مین بہی علیحدہ اہند و دکن
ہند مین احمد شاہ ابن محمد شاہ و دکن مین آپ مرہٹے بالاجی راو ابن باجی راو اول منیدار راجہ وغیرہ کیفیت
ایام خورد سالی بیچ ظل عاطفت مین پدر بزرگوار کے بہت آسودہ حال فارغ البال رہے اور بعد پہنچنے سن تمیز کے
جن روز و سنہ کہ نواب آصفجاہ بہادر قبلہ گاہ جناب کے طلب تراہ خبر آمد نادر شاہ کی سنکر دکن سے ارادہ
بارگاہ سلطانی کا فرمایا پیشگاہ سے قبلہ گاہ کے نیابت دکن کے مامور ہوئے پیش باجی راو مرہٹے نے جو فرصت
پائی فوج سنگین سے اپنی سواد خجستہ بنیاد پر آیا اور اس نواح کو خوب تاخت و تاراج کیا آپنے واسطے تنبیہ
اوسکی خروج کیا اور پونہ کی لوٹ گہسوٹ کا ارادہ فرمایا بمجرد عبور کے دریائی گنگ سے اوس پر غالب آئے
باجی راو حمیت ذاتی سے اپنی ملتجی ہوکر ملازمت مین آیا جناب ممدوح نے سرکار کہرکون اور ہنڈیا مع اقطاع
اسکے عنایت فرمائے بعد اسکے باجی راو نے مالوہ مین آکر سنہ ۱۱۵۴ ایکہزار ایکسو چون مین قضا کی اور نواب مغفرت مآب
سنہ الیہ مین بارگاہ سلطانی سے عازم دکن ہوئے بعد اس مراجعت کے چونکہ مزاج کو جناب کی بعضے
ارباب غرض نے اطاعت پدر والا قدر کے روگردان کر رکہا تہا اور مفصل بیان اوسکا احوال خیر سگال مین
حضرت غفران مآب کے ذکر میں قلم بند ہوا ہے رقم ہوتا ہی کہ جب بہادر معز الیہم کو اطلاع ہوئی کہ حضرت تشریف
فرما اسطرف کو ہوئے ہین آپنے منور خان خوشگی اور صف شکن خان مجاہد جنگ کو اپنی طرف سے ایلچی
بنکے روانہ خدمت کیا دے گئے اور جو جو مکنون خاطر اور منظور نظر صاحبزادہ والا قدر کا تہا
سمع اقدس مین پہنچایا حضرت مغفرت مآب نے شفقت پدری سے جواب مین ایسا قلمی کیا کہ اب ہم نے
تمکو صوبہ داری بیجاپور کی دی ہی ملک وسیع ہی لازم ہے کہ وہان جاکر اوسکا بندوبست کرو آپنے
امتثال اس معنی کا نکرکے ہمراہیون کو اپنے جو جو کہ متعین تہے مع تمامی سامان حشمت و عظمت حضور

والا مین بھجوا دیا اور آپ چند آدمیون سے روضہ منورہ مین جاکر خلوت گزین ہوے اسی اثنا مین عبد العزیز خان
آپ سے جدا ہو کر حاضر خدمت نواب مغفرت مآب کا ہوا تھا وہان ساتھیون بے توجہی کے متہم ہو کر پھر آپ پاس آیا
اور افسون گریسے مرزا جیکو جناب کی سیر کر سیدان پیکار مین لایا آپ اورنگ آباد سے نکلکر ملہیر پر آئے اور صحابت
خان قلعدار کو وہان کے ہمراہ رکاب لیکر نہیت مجموعی سے کہ زیادہ چار ہزار سے نہونگے مستعد رزم ہوے حضرت
مغفرت مآب بھی واسطے مدافعت اس ریح زاید کے اپنی جا سے حرکت کی خجستہ بنیاد سے نکلکر اصالتاً
ہوے اور جلد سپاہ فراہم کرکے متصل عیدگاہ مقر خیام اپنا کیا دوسرے روز ملاقی عسکرین کی ہوئی
عین دار و گیر مین مردم سپاہ جناب کے بسلسلہ جمعیت کو گسیختہ ہوا اسی دار و گیر مین فیل سوار
جو رکاب مین جناب کے تھے چند تیر اندازی کی جرأت کرتے رہے اور مشغول رہے دو سو سوار ہاتیون کے
جب بعض اقبال آدمیون سے بھی سپاہ آگے آئے یہ حال دیکھکر دو سو سوار سے فیل خاصہ کو آپنے بڑھایا
اور پچیرہ سے سپاہ نو بجانہ کے گذر کر بے اندیشہ تصادم سے فیلان کوہ پیکر کے محاذی فیل سواری
مغفرت مآب کے آئے اوسوقت سرمست خان الچھوری درپے مدافعت کے ہو کر چار سو جوانون سے پیادہ پا مقابل
ہوا اور سیف خان شاہ عالم بیام سے نکالکر جانبازی پر قدم ثابت کیا آپ کمال دلیری سے سینہ کو
مانند نشانہ کے سامنے ان مین قدم جما رہا تھا آگے بڑہا کہ پشت سے اصل رسیدہ کو پامال فیل [illegible] تھا
کستور خان چیلہ مغفرت مآب کا مقابل ہو کر ضرب بندوق سے محمد عابد کو کہ وہ داروغہ فیل خانہ کا
تھا اور اس روز بجائے فیل بان کے گردن پر ہاتی کی بیٹھا ہوا تھا گرا دیا آپنے پروا اسکی
اور مستقیم دل ہوکر ہاتی کو پاؤن سے بڑہاتے اور ہاتون سے تیر چلاتے رہے خوب جوہر ذاتی اپنا اور
شجاعت خلقی پدر والا قدر کو دکھلائے چونکہ انفصال حقیقی شامل حال طرفین کے تھا آپ مجروح ہو کر

ناگہ

بابت فرزندان مغفرت مآب کہ شاہ اونوقت حضرت مغفرت مآب کے تین خوشیان ہوئین ایک تو فتح دوسری سلامتی
فرزند کی سوم شجاعت و بہادری و اقبالمندی کی کہ برای العین مشاہدہ کیا تہی کہ فرمایا کہ باوجود عدم جمعیت کے
کیا جگرداری کی ہی کہ طرفہ آمد بہادرانہ سے میرے دلمین در آیا کو اس قدر قصور گستاخی کا عالم صاحبزادگی مین
عاید حال انکے ہوا انکو قریب عفو سے ساتہہ نیابت ولیعہدی کے کامیاب ہوئے اور بعد انتقال قبلہ گاہ کے
جب خود مسند نشین ریاست ہوئے نہین معلوم کیا مصلحت جانی کہ جمیع کارگذاران والد امجد کو تغیر و تبدل کرکے
درہم و برہم فرمایا اکثر متعلقان و نکو اغوا سے مردم فتنہ جو کے نظر التفات سے گرا دیا گیا ہی کہ ابتدائے عہد
مین انکے چونکہ دو وحشت بیگانگی مزاج تہا خلایق اوس سے نالان امرا قدیم اور کیا بندہای درگاہ
تمام شرارت جبلی سے مشار الیہ کی شاکی ہے بلکہ حسب الطلب احمد شاہ بادشاہ کہ استمالت تمام سے
یاد ہوئی تہی واسطے حصول خلعت بحالی دکن صلاح سے عماد الدین خان بہادر وزیر برادر حقیقی کے عازم دار الخلافت
ہوئے اور صمصام الدولہ انکو نیابت انتظام مہام ریاست کے مامور کرکے نہضت فرمایا اور چلتے وقت
انکو لی حافظی بہی عنایت کی اور ارشاد کیا کہ یہ مہر سلیمانی ہے پس علی التوالی و تواتر کوچ بمقام کرتے
ہوئے مع ہزار سوار اور ایک لاکہ پیادہ و اسباب بیشمار سے دریائے نربدا تک جلوریز ہوئے کہ حسب الحکم
سلطانی عطف عنان کیا اسی اثنا مین شہرت شورش مظفر جنگ ہدایت محی الدین خان کی جو ہمشیرہ زادے
اون جناب کے تہے اور ساتہہ صوبہ داری بیجاپور کے قیام رکہتے تہے سولہوین تاریخ شعبان سنہ ۱۱۶۲ گیارہ سو
باسٹہ مین اس طرح سے ہوئی کہ چند اصحاب نام قوم نوئت مخاطب بحسین دوست خان کہ وہ تازہ رکہو جی بہونسلہ
کے ہاتہہ سے جھوٹ کر منجملہ محصورین سے ماہی گیرندہ تہے ہو آیا ہدایت محی الدین خان سے آکر ملا اور مزاج مین انکے
در آکر چونکہ نابردہ کا ہی ماند و بود سے ضلع کرناٹک کے آگاہ تہا تحریص اوسکے تسخیر کی دی اور بیدایت

محی الدین باغی ہوکر بہ اتفاق ذمی الیہ گروہ فرانسیس کو ساتھہ بمواعید کے شریک اپنا کرکے چڑھائی کی
اور عند المحاصرہ انورالدینخان صوبہ دار چار پانچ ہزار سوار سے مقابل ہوکر طرف سے لشکر کے مارا گیا سس
نواب خود متوجہ ہوے ہدایت محی الدینخان کو گرفتار کرلیا پس انورالدینخان کہ وہ بقول اکثر اولاطرف سے
نواب ممدوح کے صوبہ دار الملک کرناٹک کے تہے جب وہ جنگ ہذا مین مظفر جنگ ہدایت محی الدینخان کے
کام مین ولی نعمت اپنے مارے گئے من بعد محمد علیخان فرزند انورالدینخان کو بحال کرکے واسطے تسخیر
ہیو مچری کے کہ کپتان وہان کا مخالف ہوگیا تہا مع صف شکن خان مجاہد جنگ میر آتش مامور فرمایا اور طہما
خان اور ظفر یار خان ہر دو کپتان تو جلو متعین کیا طہماسپ خان اور ظفر یار خان تو مارے گئے
قلعہ جنجی کہ حاکم نشین الکرناٹک کا ہے متصرفین فرانسیس کے جا رہا نواب خود بنفس نفیس عنقریب بلطف
توجہ فرما ہوئے اثنا بیچ بنگالہ سترہ اور کا گرما اسمین موسم برشکال کہ باران بشدت کی
بیچ مین تیس روز کامل بہ برستا رہا سم چارپایون کے سڑ گئے ہر طرف صحرا میں آب دلدل کا ہوگیا جا وہ حکم
بعضون کا سے الیا مردم لشکر کے بے حکم اپنا اپنا عزم اطراف مین متفرق ہوگئے فرانسیس لوگ جو
آرام سے بیٹھے ہوئے تھے قوی دل ہوکر کپتان نے ان کے اس لشکر مضطرب پر ساتھ بتاریخ محرم کے
شب پنجشنبہ سترہ دین محرم ۱۱۶۴ گیارہ سو چونسٹھ میں شبخون مارا اوسوقت ہر لشکر بات ماقی
تہی کہ خود سوار ہو کے بسبب بے خبرگی شب کے صف آرائی نہوسکی آتشکاری توپخانہ فرانسیس کی بیرنگ تہی
اگرچہ اسیر بھی مردم لشکر کے اپنی جا پر تھے قریب صبح صادق خود نے جانا اتفاق سے افغانان
کرنول کے تادیب ان لوگون کی کیا چاہئے معاملہ بالعکس ہوا اپنی ہاتھہ سے ان لوگون کے شبیہ سے

البقاء للملک المنان مدت عمر اور ایام ریاست مدت عمر نامعلوم مدت حکومت بعد بدر الاقدر

ہاشمی ہوکر

اٹھہی برس سبب ارتحال و تاریخ وفات و مکان شہادت و مرقد انور سبب ارتحال شہادت
مادہ
باسعادت مکان شہادت میدان جنگ گاہ تاریخ وفات اٹھارویں محرم الحرام سنہ ۱۱۶۴ گیارہ سو چوسٹھ
تاریخ لفظ حسن خاتمہ مکان شہادت صحرای قلعہ جنجی قریب پھلچری مرقد منورہ شہر خجستہ بنیاد میں روضہ شاہ مسافر
سمین
لقب بعد وفات نواب شہید لکہا ہی کہ نواب شہید بہت صاحب رعب و داب تھے غنیم آپ سے ہمیشہ خوف و ہراس
رہا کرتے تھے اور دربار میں جملہ ارکان دولت صولت و صلابت سے خداداد جناب کے علام بیم و امید میں رہ کر
گھروں میں کبھی جسارت و دلیری نہ کرتے تھے اور بعد شہادت بھی آپکا تصرف جاری ہی حیدرآباد میں آپکا چلہ ہی
ہین
کہ اکثر لوگ آپکے نام پر چھوڑا کرتے ہیں اول تو بہت تہین اب کچھ کم دکھلائی دیتے ہیں رستہ و بازار میں پھرتی
کوئی اونہیں ذبح کرتا کیا نہیں ہدایت محی الدینخان کا بیان اسم و خطاب و اسامی پدر و مادر نام ہدایت محی الدینخان
شجرہ
خطاب مظفر جنگ ابن متوصل خان بیٹی دختر نواب آصفجاہ بہادر مرحوم حیدر آبادی تاریخ نے ایسا ہی لکہا ہی مگر
حیاکے
آصفیہ میں ایسا نظر سے گذرا کہ یہ فرزند عزت اللہ خان کے ہیں اور متوصل خان ناکدخدا تھے شاید کہ آغوش تمنا میں
پرورش سے انکی مشہور ہوئے اسم مادر خیر النسا بیگم بنت نواب النسا بیگم تاریخ و مکان ولادت ہردو نامعلوم سال
شہید
جلوس سنہ ۱۱۶۴ گیارہ سو چوسٹھ مکان جلوس صحرا خیام جنگگاہ ارکان دولت جملہ ارکان دولت عہد نواب
و اولاد
تمامی ایام حکومت میں کہ زمانہ اندک تہا فقط راجہ رگھوناتھ داس سند دیوان جدید پس مرد عاقل نکوکار باوفا ازدواج
بیگم صاحب سید شاہ بیگم ہمشیرہ قسورجنگ عبد الباریخان بہادر کے تھے کمال ضابطہ کہ بعد انتقال
شوہر کے چھے سات برس تک کئی لاک روپے کے محالات پر قابض و متصرف رہیں نواب امیر الممالک کو
لذت دنیا دو پسر ناصر محی الدینخان صدر الدین محی الدینخان فرمان روایان ایران و توران مرحوم
دستور عہد نواب شہید بند و دکن علی ہذا کیفیت بعد گشتہ ہونے نواب شہید کے مظفر جنگ

رئیس ہوئے اور راندۂ اس سیدت کو نیابت خطاب دیکر دیوان مستقل کیا و موسیو بوسی کپتان کو فرانسیسین کے
جو پلچری سے ہمراہ رکہا تہا مع مظفر خان کاردی ایک ہزار مردم اصل فرنگ سے اور بیس ہزار سپاہ ہمراہ لیکر
طرف حیدرآباد کے نہضت کی چونکہ خون نواب شہید کا گریبان گیر ہو چکا تہا خرمن اتفاق معلوم عنقریب
افاغنہ کا آتش نفاق سے سوختہ ہوا مذ لیکر آچوٹی کے متصل کرپہ ہر دو فوج مقابل ہوئے [illegible]
سترہوین ربیع الاول سنہ ۱۱۶۴ گیارہ سو چونسٹہ کا روز ارا [illegible] معرکہ جنگ کا گرم [illegible]
کہ پیشانی چیرکر لیسر سے [illegible] کے نکل گیا تہا تمام ہوا اور [illegible] میر محمد حسین خان [illegible]
مقابل ہوکر ہمت بہادر خان کو زخم تفنگ سے [illegible]
کوئی ایک دوسرے پر [illegible] ہو کر جنگ [illegible] نظام علیخان بہادر [illegible]
الٰہی پر کرکے مدد سے ہمت صد اداو کے [illegible] اور کمال [illegible]
تیر اندازی پر کشادہ کرکے [illegible] سہام خون آشام کو مانند شہاب ثاقب رجم شیاطین کا
کرتے تہے اور جمع اعدائے دولت [illegible] رستم کے کوشش فرما تے [illegible] ایک تیر کا دشمنوں سے
عار جبیرا دن محفوظ الٰہی کے ہو چکا [illegible]
اعدائے دولت کے ثبات قدمی کو قبول فرمایا ہر گز ہر گز [illegible] کی جب کام ہمت بہادر خان کا
ضرب بندوق سے میر محمد حسین خان مذکور کے انجام کو پہونچا تو [illegible] فیل خاصہ کو اپنے فیل سے
ہمت خان کے ملا دیا اور [illegible] سے موئی الیہ کے جدا کرکے نیزہ پر [illegible] شادیانہ فتح کے
بجنے لگے خلایق نے اسم گرامی سے آپ کے منادی کی آپنے بس بلند حوصلہ [illegible] فرمایا
کہ مسند ریاست کی نام سے میرے بڑے بہائی صلابت جنگ بہادر کے مسلم ہوئی ہے اور [illegible]

خاندان ہمارے محقق وہین اور سطر مذکور رجوع کیا سبحان اللہ حدیث نبوی ہی الولد سر لابیہ
مغفرت مآب نے تو اپنے عہد مین وقت تفویض سلطنت کے نادرشاہ سے وہ عذر کیا اور نواب نے
اسوقت ایسا ارشاد فرمایا موجب قیام سلطنت تا قیام روز قیام ثمرہ انہی نیات با برکات کا ہی
او نتیجہ ایسی ہی حق شناسی اور خدا پرستی کا اور تا حال ہی احوال خیر سگال ہر جانشین با جاہ و تمکین
کا ہی بلکہ جملہ اولاد و احفاد اسی جادہ مستقیم پر ہین اور اسکی دلیل ظاہر ہی کہ سب رئیس کی
اطاعت کرتے ہین اور اپنے سے بزرگ کو بزرگ جانتے ہین کبھی فیما بین کسو کے کسو سے خلاف نہین
واقع ہوا اور کسو نے دعوی سلطنت کا نکیا اور حاکم وقت سب پر مہربان اکثر عیدین تقریبات
نیاز ات مین دعوت ہوتی ہی سب شرف ملازمت سے کامیاب آپسمین راہ و رسم خیر و عافیت
شادی و غمی مین ملاقات برادرانہ جاری الحمد للہ الباری عجب طرح کی نعمت خدا داد ہی کہ کسی شاہ و
نسب با سلف حال اور اصل قرابت کو اوسکے میسر ہوئی مدت عمر و ایام حکومت ظفر جنگ عزنا معلوم
حکومت دو ماہ سنہ ایلان تاریخ انتقال مکان انتقال ومزار یہ سب بیان سے ظاہر ہی مگر مزار کا حال
رشیدہ ہدایت محی الدین خان آدمی قابل ہے مشہور ہے کہ ہمیشہ لعنت بولا کرتے ہین جیسا کہ ایک فقرہ
ان کا مشہور ہے مین ایکدن کوئی آدمی طرف سے نواب ناصر جنگ کے آگاہ طلب کیا جواب دیا
عرض کرو کہ مصلحت میں فدوی کے طرف اسقدر ہین کہ عصافیر منافیر سے اپنے لیجاکر آشیانہ بناوین نواب
صلابت جنگ کا بیان اسم و خطابات اسامی والدین اسم سید محمد خان خطاب صلابت جنگ بہادر
پیشگاہ سے بادشاہ کے امیر الممالک ولد سوم مغفرت مآب اسم مادر غیر مرقوم تاریخ و مکان ولادت
نامعلوم سال جلوس وہی سنہ روان سنہ ۱۱۶۴ اگیارہ سو چونسٹھ در مکان جلوس مقام فرودگاہ ارکان

دولت کا بیان اول رکن الدولت نصرت جنگ سید لشکر خان بہادر وکیل السلطنت پھر صمصام
الدولہ وکیل بجائے رکن الدولہ پس حضرت میر نظام علیخان بہادر ولیعہد و خطاب آصفجاہ ثانی سے کامیاب
پس اقتدار موسیو بوسی فرانسیس اور حیدر جنگ کا رکن موئی الیہ کا ہوا اور صمصام الدولہ اول قید
ہوئے من بعد اوسی قید و بند میں ہاتھ سے لچھما نام ایک شخص کے ایما سے فرانسیس مذکور کے
مظلوم کشتہ ہوئے وجود ثمود مسند مغفرۃ تاریخ قتل بہادر مرحوم کی ہے پس آصفجاہ ثانی نے
بسالت جنگ کو مدار المہام اپنا اور دیوان خانگی شوکت جنگ کو اور دیوان دکن شیر جنگ حیدر
یار خان بہادر کو فرمایا اور آپ مدار المہام کل و دیوان صدر بزو خود ہوئے محلات کا ذکر دیکھئے
میں آبا و اولاد لا ولد فرمان روایان ایران و توران و روم ایران میں شہزادگان و امرا دولت نادر شاہ
توران میں احمد شاہ ابدالی روم میں اولاد عثمانی حکام ہند و دکن ہند میں اول احمد شاہ ابن محمد شاہ
پھر عالمگیر ثانی من بعد شاہ عالم عالی گوہر دکن میں آصفجاہ حیدر علیخان ملازم راجہ میسور اور مرہٹے
زمیندار دکن سنہ ۱۱۶۳ گیارہ سو ترسٹھ سے سنہ ۱۱۷۴ گیارہ سو چہتر تک بالاجیراؤ ثانی ابن باجیراؤ
ابن بالاجی راؤ کیفیت بعد مظفر جنگ کے آپ رئیس ہوکر اول مخاطب بانسہ خطاب صلابت جنگ کے
مشہور ہوئے چنانچہ ذکر ریاست انکا بتمامہ رشید الدین خانی میں ہے مرد شجیع دلاور ہمیشہ کفار
زمینداروں سے جنگ و جدال کرتے رہے کبھی عاجز ہوئے پھر امیر الممالک خطاب پیشگاہ سے
بادشاہ کے پایا آخر کار بسبب صدورات ناملایم و حرکات مخل ریاست کے آصفجاہ ثانی میر نظام
علیخان بہادر برادر نے قلعہ بیدر میں انکو محفوظ ابکار رکھ کے خود رئیس مستقل ہوئے مدت عمر
ایام ریاست مدت عمر نامعلوم ایام ریاست گیارہ سال زمانہ انزوا ایک برس ۳ ماہ سبب انتقال

تاریخ انتقال و مکان رحلت و جای قبر سبب انتقال بیماری حبسی تاریخ انتقال بیسوین ربیع الاول سنہ ۱۱۷۷
گیارہ سو ستہتر مادہ تاریخ ع امیر الممالک بجنت شدہ ؛ جای دفن صوبہ بیدر نواب
آصفجاہ ثانی نظام الملک میر نظام علیخان بہادر عطر اللہ تربتہ کا بیان ؛ اسم گرامی اور خطاب اور اسامی
سامی والدین ماجدین نام میر نظام علیخان بہادر خطاب فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ ثانی
ولدیت ولد چہارم نواب آصفجاہ بہادر مرحوم اسم والدہ ماجدہ عمدہ بیگم صاحبہ مکرمہ تاریخ و مکان ولادت و جلوس باسعادت
اقبال مانوس تاریخ ولادت غرہ شہر شوال سنہ ۱۱۴۷ گیارہ سو سینتالیس ہجری مادہ تاریخ لفظ سعید بخت مکان
ولادت نامعلوم تاریخ جلوس یعنی سال استقلال امر ریاست حسب الفرمان بادشاہ دین پناہ خلد اللہ سنہ ۱۱۷۵
گیارہ سو پچہتر مکان جلوس اپنے جشن جلوس کا سنین فرمایا وقت انزوا امیر الممالک کے رسالہ جات و فوج شہر بیدر پر
تھی وہان رونق افزا تھے اور بعد انتقال صلابت جنگ کے بھی بتقریب اوسکی بلکہ چونکہ وہ برادر بزرگ تھے
تعزیت کے تین روز تک نوبت نوبت کو موقوف رکھا اوسوقت آپ اورنگ آباد مین تھے بہر شگون پیشکش لایور سے
اوسکے بسند امرا کے لئے ہو حیدر آباد کو جلوہ ریز ہوئے ارکان دولت کا بیان آپنے بعد استقلال کے اول راجہ پرتاب ونت پیل داس راجہ
بہادر کو دیوان کیا اور جب وہ بھی الیہ جنگمین مرہٹہ کے مارا گیا رکن الدولہ احتشام جنگ میر موسی خان بہادر مامور ہوئے اور
بینر جنگ حیدر یار خان اول دیوانی سرکار مین بعد دیوانی صوبجات دکن سے سرفراز ہو کر دخیل کار رکن الدولہ بہادر رہے
اور اسی جگہ تو ہو سکا رہے تھے اوسکے دہور بسبب شدت المخاطب بابا جہ رای رایان کو سکار رکن الدولہ بہادر کے مرحمت ہو گئی
واضح ہو کہ مالم دملی بہادر ہو صوفی کا محمد یار ہے اور اصلا اونکے متوطن بخارا الکہا ہے کہ اول جد امجد بہادر معز کے
تلاش معاش مین وارد ہند ہو کر سرکار مین غازی الدین خان بہادر کی واسطے تعلیم نواب مغفور مآب کے ملازم ہوئے اور
خطاب بیگی خانی پایا بعد انتقال اونکے چار فرزند تھے وسطی میر موسی خان بہادر کہ دسے ایام زندگانی

اپنے رفاقت مین مغفرت مآب کی بسر لیگئے پس بڑے فرزند انکے میر محمد یار بعد قضا کرنے پدر کے اول خطاب
ارثی پدری میر موسی خان بہادر سے مباہی ہوئے پہر بعد ترقیات کے رکن الدولہ خطاب پایا جبکہ عہد مین صلابت
جنگ بہادر کے رسالداری حاصل کی ان بعد جب واسطے سے صمصام الدولہ شاہنواز خان بہادر کے شرف
ملازمت سے نواب مستطاب کے مشرف ہوئے اول بخشیگری سے کامیاب ہوئے اور بعد گشتہ ہونے پٹیل داس
مذکور الصدر کے دیوان جبکہ گذرا ایام دیوانیمین بارا برس تک بہت سے خدمات شائستہ بجالائے
خوب اقتدار نمایان پیدا کیا آخر کار ایک گاردی نے فیضنام خیمہ گاہ مین روبرو حضرت کے ہنگام جلوس کے
اوسکے کیا تہا چہری سے بہادر معز کو ہلاک کر ڈالا اور عقدہ اس امر کا ہرگز نکہلا حضرت کو بہت خیال ملال
انکے
رہا برادرون اور متعلقون کو بہادر مرحوم کے بعد اونکے جبکہ برادر حقیقی شرف الدولہ بہادر اور فرزند
دادر جنگ کہ فرزند مین بہادر مرحوم کے تہے اور شرف جنگ اور تہور جنگ اور محکم جنگ اور سب خورد اسلان جنگ اور
حشمت جنگ بہادر برادران سبکو بہت اعزاز و اکرام سے شاد کام فرمایا انتقال دادر جنگ کا تحلہ برسے گرکے
ہوا ہی ایک بم خوشگوار جانب مشرق مایل بجنوب بلدہ کے یادگار سے رکن الدولہ بہادر کے ہی آب شیرین اوسکا
شرب مدام مین جمیع اکابر شہر کے ہنوز جاری ہے پس ترقی ظفر الدولہ کی ہوئی ظفر الدولہ بہادر اعاظم ندبہی
اقتباسانہ انی دہولنہ اصل مین بہادر موصوف چغتائی نسل مین ابتداءً جا فضل بیگ خان ... ساکن
آگرا بیجانگر مین مضافات سے ہیکا کل متعلقہ راہراج کے سکونت اختیار کی لکہا ہے کہ ظفر الدولہ بہادر وہین
پیدا ہوئے جب بہادر موصوف حد تمیز کو پہونچے چند رفاقت سرداران فرانسیس کی دہی اور نقشہ قواعد جنگ
اور صفوف آرائیکا سیکہہ کر وارد حیدرآباد ہوئے اور شرکت رکن الدولہ بہادر کی اختیار کی پس اتفاق
سے بہادر موصوف کے تعلقہ نرمل وغیرہ کا اور دوسرے محالات بہت سے جاگیر مین اپنی پائے پہر خوب

سپاہ فراہم کرکے بعضے محالات رگہو بہونسلہ کے انتزاع کیئے من بعد ہاتہہ غارتگری کا تعلقجات میر
حیدر علیخان کے دراز کرکے جب سالما غانما مراجعت کی مصدر تحسین و آفرین خلق اور مورد عنایات نواب کے
ہوئے پس جب رکن الدولہ مقتول ہوئے ہر چند کہ خلعت تفویض دیوانی ہر انکا مرحمت ہوا تہا قایم مقام مدار المہام کے
تہے اور بعد انتقال ظفر الدولہ کے حضرت نے چاہا کہ تیغ جنگ بہادر کو اس امر جلیل القدر سے مباہی فرماوین چونکہ
بہادر محتشم الیہم کو ذوق سرورش سپاہ او صفوف آرائی نبرد گاہ کا تہا اقبال نکیا مشیر الملک جو قلعہ ودر میں
تہے سنہ ۱۱۹۴ گیارہ سو چورانوے میں یاد فرما کر اول رفتہ رفتہ معین الدولہ سپہدار جنگ خطاب اور بعض نظامت
مقدمات کی سپرد کی من بعد سنہ ۱۱۹۷ گیارہ سو ستانوے میں دیوانی صوبجات دکن کی بہ غیور جنگ محمد صفدر خان بہادر کو
مرحمت ہوئی پس سنہ الیہ میں مشیر الملک کو جمیع مقدمات مالی و ملکی کا مختار گردانا پس مشیر الملک بعد مدت
عرصے کے رگہوتم راو کو راجہ اندر جیت کے خطاب لواکر کاروبار میں مالی و ملکی پیلانی کے بحیثیت اپنا کیا نام اصلی مشیر
الملک کا غلام سید عالم خان ہی اور یہی مادہ تاریخ تولد اوسکا ہے خطاب سپہدار جنگ معین الدولہ مشیر الملک اعظم الامرا ارسطو جاہ
بہادر اور القاب عمدة الاعیان وکیل مطلق فرزند جگر پیوند فدوی جان نثار وزیر اعظم مختار دولت آصفیہ اور لقب اسکا کیا تہا
ابن فرخی زاد خان کیا اور اسم مادر نور النسا بیگم میر ابو القاسم عالم بہادر نے حدیقۃ العالم میں لکہا ہی کہ اوایل
عہد میں مشیر الملک عاملہ اللہ بما عملہ الخلق کو فراموش کرکے گرانی غلہ اور بدعت چبوترہ اور اقسام اقسام کے
ظلم و تعدی افزونی زر عہدہ اور افزایش محصول اہل تجارت ضبط اموال مکانات سے مردم خلقت کو بہت تباہ
کیا تہا بنا بجا بیلے آدمی کار پرداز میں مومی الیہ کے شاکی و نالان تہے صدا کوس الحفیظ الحفیظ کی ہر جانب سے
بلند آوازہ علاوہ اسکے تنخواہ نملتی تہی نوبت فاقہ کشی کی تہی سبب جلا وطن ہو گئے بہت گوشہ نشین اور مردم بیراج کی
بن آئی تہی غرض بہت کچہ مطاعن میں اونکے لکہا ہی واللہ اعلم الحق جیسا کہ گذرا ہی ویسا ہی کیا تحریر کرد

کیا تقریر مین آتا ہی اسواسطے نیکنام کیا چاہیے کہ نیک انجام ہو اور لوگ نیکی سے یاد کرین نیکنام یا بدنام
وہی ہوتا ہی جو اعلی درجہ پر ہوتا ہی پن آپی تو کار خیر کرے یا اس درجہ سے در گذرے آخر کار اختیار اور اقتدار
مشیر الملک کا زیادہ ہو گیا حضرت نے تیغ جنگ بہادر کو جو بہت معتمد علیہ تھے اور سب طرح سے خاطر ان سے مطمئن
بیرون ملک کا ملک اور سقید سپاہ سے جدا ہی کر کے نقطہ مقابل کر رانا ہمیشہ کو کوئی مدار المہام سیطرح کا
اختیار و اقتدار رکھتا ہو کسی نوع کا خیال فاسد ہوتے ہوئے تھا در معز الیہم اپنے جمین نہ لاوے بہادر معز
الیہم مدام اسواسطے تنبیہ و تادیب اوسکے آمادہ و سرگرم رہین اور جسکے عہد سعادت مہد مین آپکے بفضلہ تعالی قیام سلطنت بحال
ظہور مین آیا اور حیدر آباد مرکز دائرہ دولت کا قرار پایا جمیع اقطار مین اوسکے سب ارکان ریاست و حکام شرع
قاضی مفتی صدر الصدور رجی ناظم خطیب محتسب عادل کوتوال شرف امین اہل دفتر منشی عرض بیگی
قرار پائے اور باقی امرا و کبار اور اہل خدمات و صد نشکدار آخر عہد مین حضرت صاحب خطاب ذی عزت و
ذی اعتبار سلطنت یہ لوگ تھے نور الامرا بہادر امین الملک بہادر رفعت الملک بہادر ضیاء الملک بہادر صمصام الملک
بہادر قلعہ دار بہونگیر و سید شرف الدولہ بہادر مستقیم الدولہ بہادر سردار میر عالم بہادر بہرام الدولہ بہادر سکندر
الدولہ بہادر حقیقی ہمشیرہ زادے ارسطو جاہ بہادر کے افتخار جنگ بخشی الملک حسام الدولہ جلال الدولہ محترم الدولہ
طالب الدولہ ناور الدولہ و شرف الدولہ غالب الدولہ رشید الدولہ امیر الدولہ امتیاز الدولہ بہادر احتشام الملک
ذی اولاد چار پسر حیدر الدولہ رشید الملک احتشام الملک ثانی عباسعلیخان بہادر خورشید علیخان بہادر حیدر جنگ
نظیر جنگ ثانی شکوہ جنگ سرور جنگ آصفجاہی امیر جان نثار جنگ ہمت یار جنگ قلعہ دار ظفر گدہ بہرام الملک
حسام الملک لشکر جنگ منصور جنگ ساکن مغل پورہ جمعدار و منیں پٹھان لوگ سبحان خان بہادر
جمال خان لوہانی اور عنایت خان رسالدار نیاز بہادر خان سلطان میان اور راجہ چندو لعل

راجہ گوبند

راجہ گوبند بخش اور راجہ راو رنبھا اور راجہ کیول کشن راجہ خوشحال چند راجہ سیو پرشاد
راجہ سیر سہائے راجہ روپ لعل راجہ دیا بہادر راجہ سیارام باقی احوال امرا پائیگاہ کا
ذکر میں نواب شمس الامرا بہادر کے روشن ہوگا حاضر باش مدامی جمال علیخان داروغہ کمانیان
فیض اللہ خان عبدالنبی بیگ خان سکندر قلیخان سید عمر خان سرفراز اللہ خان امام باڑے والے
سید حضرت مہدی مذہب داروغہ ہرکارہ محلات کا بیان بیگمات میں بخشی بیگم انتقال چہبیسوین
ذیحجہ ۱۲۲۹ بارہ سو انتیس تہنیت النسا بیگم عرف بی بی صاحبہ اولاد سے حضرت غوث اعظم
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال شہر جمادی الثانی ۱۲۳۳ بارہ سو تینتیس اور
سوم مہر دربار بیگم داد النسا بیگم عنایت النسا بیگم وغیرہ اور خواصین بیشمار اولاد کا بیان
آٹھ صاحبزادے اول صاحبزادہ کبیر عالیجاہ میر احمد علیخان بہادر بطن سے سردار بانو کے
حضرت کی شادی صاحبزادے کی صالحہ بیگم صبیہ شجاع الملک بسالت جنگ کے تکلف سے کی
تھی ان سے دو دختر عالم آرا بیگم طلوعت بیگم طلوع النسا بیگم کو ایک دختر گوہر النسا بیگم دوم
[illegible] اکبر علیخان بہادر جانشین [illegible] احوال سرکار جناب کا
مرحوم ہوگا سوم فریدون جاہ میر سبحان علیخان بہادر بطن سے عنایت النسا بیگم کے عہد میں بہائی جنگ
ماہ ربیع الاول ۱۲۴۲ بارہ سو بیالیس میں جلد اس جہان فانی کو ترک کیا اپنے چار پسر جہاندار
میر صاحب کلان شجاعت جنگ میر صاحب خرد منصور جنگ خواجہ نامدار علی میر حسن علی میر
ہدایت علی سات دختر دیدار النسا بیگم منسوب سید عبدالخالق خان بہادر برادر رفعت الملک بہادر
بی بی حسینہ بیگم منسوب ظہیر جنگ پسر جمشید جاہ بہادر سے درنیر النسا بیگم منسوب خواجہ علی اللہ خان بہادر

پسر خواجہ سعد اللہ خان سے داور النسا بیگم منسوب مظہر علیخان بہادر سے شمس النسا بیگم منسوب خواجہ

قیام الدینخان بہادر پسر حیدر جنگ مقتول سے راحت النسا بیگم منسوب خواجہ نقشبندی خان بہادر سے

معظم النسا بیگم منسوب خواجہ محمد یوسف خان بہادر سے ہنوز اولاد فریدون جاہ بہادر کی اور محل سرا

انتخاب کے کسی بیگم کے قائم ہی چہارم جہاندار جاہ میر ذوالفقار علیخان بہادر بطن سے ہردل بانی

کا ہے ایک دختر تاج النسا بیگم بطن سے رحیم بانو کے منسوب حسین یاور الدولہ بہادر پسر ممتاز الامرا

بہادر ماہ رجب سنہ ۱۲۴۴ بارہ سو چوالیس میں اجل طبعی سے گذرے ایک فرزند جہاندار جاہ بہادر کے

[illegible] کے سنہ ۱۲۴۴ [illegible] میں [illegible] جمشید جاہ جمشید علیخان بہادر [illegible]

سے عنایت النسا بیگم صاحبہ مذکورہ کے تولد انکا [illegible] ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۱۱

بارہ سو [illegible] میں ہوا [illegible] والا قدر کے [illegible] انتقال کیا [illegible]

سنہ ۱۲۳۴ [illegible] اکبر جاہ میر [illegible] علیخان بہادر [illegible] بطن [illegible] سے [illegible] تولد سنہ ۱۲۰۹ گیارہ

سو [illegible] ۱۲۰۹ [illegible] سو [illegible] الدولہ [illegible] خطاب [illegible] کا [illegible]

میں سنہ ۱۲۳۳ بارہ سو [illegible] میں [illegible]

عماد الدولہ نظام الدولہ ایک [illegible] ایک [illegible]

الدولہ نام دو دختر جہان افروز بیگم اور [illegible] اختر بیگم منسوب صمصام الملک صمصام الدولہ بہادر

فرزند سکندر جاہ بہادر سے ہفتم سلیمان جاہ رئیس الملک میر جہانگیر علیخان بہادر بطن سے [illegible]

بانو بیگم کے تولد انکا سنہ ۱۲۰۸ بارہ سو آٹھ میں ہوا دو خلف دو پسر رشید ہیں ایک میر عباس

علیخان بہادر بنام عوض بخش صاحب رو برو پدر کے گذرے دوسرے میر نوازش علیخان بہادر

نام عرف پیارو صاحب اور قدم رسول بی انکی رہتے تھے چار سو روپے انکو ملا کرتی اب حال
حضور پرنور ظل اللہ العالی نے بعد انتقال سلیمان جاہ بہادر کے آٹھ سو کر دئے ایک صبیہ انکی ضعیف ہو گئیں
ہیں ایک خورد سال ہیں سلیمان جاہ بہادر بہت خلیق ہیں اور قابل جمیع فنون کے قدر دان خوش
نویسی گیو رسم کے سوا مشہور تیر کا علم رکھتے تھے بشمس رسوم تک انکی خدمت میں حاضر
رہتے ہیں علم ہیئت کا مجھ سے دیکھے تھے چونکہ اعتماد شمس مشیر الملک کے تھے اور وہ شیعہ بھی
شیعہ مذہب رکھتے تھے روزہ داروں اور مرثیہ خوانوں سے بہت سلوک کرتے تھے ہزار روپے
روز عاشورہ کی ان لوگوں پر تقسیم ہوتے تھے اور سلیمان جاہ بہادر دس روز محرم میں
آپ شعروں میں مرثیہ امام الحسین رضی اللہ عنہ کا پڑھا کرتے تھے علم فارسی کا
اچھا جانتے اور عربی بھی کچھ دیکھے تھے اپنے مذہب کے مسائل بہت یاد ہیں نماز پنج وقت پڑھتے
تھے روزے ماہ رمضان کے رکھتے تھے شب براءت میں مباحثے عجب رحمہ اللہ تعالی
ہشتم سلیمان جاہ میرزا محمد علی خان بہادر بطن سے روشن آرا خانم کے بیماری سے
سفر آخرت اختیار کیا ۱۲۴۳ھ ماہ [illegible] میں جاکر تسلیم ہوئے اور اسی سال
بیگم حضرت شمس الامرا بہادر کا نکاح ہوا تھے [illegible] علی میر نور علی ایک حال ہوئے
ایک جی میں [illegible] جاہ بہادر بھی اعتماد میں مشیر الملک کے تھے اور شیعہ مذہب سولہ صاحبزادیاں
بڑی بیگم اور [illegible] بیگم [illegible] دارا جاہ بہادر جنگ [illegible] جنگ سے اپنے ایک جگہ
خیر النسا بیگم منسوب حمید اللہ خان بہادر شہزادہ ایران سلطان بیگم زوجہ عظیم الدین خان
[illegible] جنگ برادر دارا جاہ منسوب ہوئے شوہرہ آصف جہان آرا بیگم بطن سے [illegible] ہی

الملقب افتخار النساء خانم کے ذوے عقد ازدواج مین رستم یار جنگ پور رسالت جنگ کے ہین
ساجدہ بیگم بطن سے جانی بیگم کے ہم آغوش عبرت جنگ میر قدرت اللہ خان دیگر فرزند رسالتجنگ
اپنے ایک پسر خواجہ فیروز علی سے سو بخت افروز بیگم سے اور ایک دختر میر النساء بیگم منسوب شاہ صاحب ابن
[illegible] بادشاہ سے اپنے ایک فرزند نظامت جنگ بہادر داماد وقار الامرا اقتدار الملک بہادر
مہر النساء بیگم عرف مغلی بیگم المشہور منجلی بیگم بطن سے سکارسن ہاشمی الملقب بہرہ خانم
کے کہ شادی انکی منتجاب الدولہ میر رحمت خان بہادر باشندہ دہلی سے ہوئی تھی
چھ سات پسر خواجہ مظفر علیخان بہادر عرف محمد شاہ منسوب [illegible] النساء بیگم صبیہ فریدون جاہ
بہادر دوسرے خواجہ شجاعت علیخان بہادر عرف منگلی صاحب منسوب جعفر النساء بیگم عرف
[illegible] النساء بیگم صبیہ سکندر جاہ بہادر تیسرے خواجہ [illegible] علیخان بہادر منسوب حسینی بیگم
بہجت جنگ سے [illegible] علی [illegible] بیگم [illegible] الامرا [illegible] علی
ہیں ایک دختر بطن سے [illegible] خواجہ [illegible] اللہ خان [illegible] خان سے
میر کامگار علی میر کامیاب علی ایک دختر عشرت النساء بیگم منسوب [illegible] شجاعت علیخان
بہادر منصور جنگ سے ریاض النساء بیگم عقد ازدواج مین میر [illegible] علی خان شیرازی شہزادہ
ایران کے عفت پناہ عصمت دستگاہ [illegible] النساء بیگم صاحبہ مرحومہ بطن سے عنایت النساء بیگم
کے خاص محل شمس الامرا بہادر مرحوم ذکر اولاد امجاد کا انکا کامنی بیگم بطن سے کنیز بانی
مخاطب عزت النساء خانم کے شوہر انکے بدیع اللہ خان ناظم الملک ناظم جنگ ابیر النساء بیگم
ہمخوابہ تحریاب جنگ عرف ملو صاحب پسر اول ہمایون جاہ میر مغل علیخان بہادر اپنے

ایک فرزند

ایک فرزند میر نور الدین علیخان ہے مطابق شجرۂ آصفیہ کے قمر بیگم المدعو کمو بیگم
ملقب خواجہ ہاشم بنت قمر الدینخان سوا‌ے شجرۂ آصفیہ سراج النسا بیگم بطن سے
واحد النسا بیگم کے منسوب بخواجہ فخر الدین خان ابن خواجہ بادشاہ اور خورشید بیگم
اور نجیب النسا بیگم منسوب شہاب الدینخان بہادر سے اور کمو بیگم بطن سے ردیا بائی
کے منسوب بخواجہ جعفر خان بہادر اور سلیمہ بیگم بطن سے اچانک بائی کے منسوب
برستم جنگ بہادر یہ پانچ فقط شجرۂ آصفیہ سے شادیان ان سبکی روبرو حضرت
کے ہوئین ہین اور یہ بھی پوشیدہ نہ ہے کہ حضرت اشراف نجیب مرد آدمیون کی
لڑکیان منسوب کرتے تھے اور انکو بیگمات کا خطاب دیکر نسل صاحبزادیون کے شادی
کردیتے تھے چنانچہ شہزادہ بیگم اور خورشید بیگم نفیسہ بیگم بنت دختران حضور سے
ہین اور خورد سالی مین راقم بیچ عشرۂ محرم کے نفیسہ بیگم کا ماہی علاوہ دفور روشنی اور
تصاویر و آئینہ بندی سے تھا فرمان روایان ایران وتوران ایران مین حکام
ہم عصر سلطان دہلی شہزادۂ نادری شاہرخ مرزا اور بعد‌ازان ابراہیم خان برادر
علی شاہ شاہرخ مرزا ہے جیساکہ گذرا اور توران مین احمد شاہ اور اسکی اولاد
اسکا بھی ذکر ہو چکا در آخر عہد مین ابتداء ترقی راجہ رنجیت سنگھ علی ہذا در دم
بعد ازان کے حکام کا بیان دہلی مین بادشاہ اعلی گوہر شاہ عالم اور تمام صوبہ
بادشاہی در اصل بابو صوبہ اودہ مین شجاع الدولہ مین بعد بڑے فرزند انکے مرزا
امانی آصف الدولہ بہادر رئیس ۱۲۱۲ بارہ سو بارہ مین سعادت علیخان برادر آصف الدولہ

اور کلکتہ میں طرف سے سرکار کمپنی بہادر کے اول لارڈ کارنوالس صاحب بہادر پھر لارڈ
ولزلی صاحب بہادر اور دکن میں جانب مملکت تلنگ جناب آصفجاہ اور جانب سرینگ پٹن
اننت رام راجہ میسور اور حیدر علیخان ملازم راجہ مذکور نے حیدر علیخان کا سنہ ۱۱۵۰ گیارہ سو
پچاس ہجری میں ہے اور [illegible] کی سنہ ۱۱۸۰ گیارہ سو [illegible] میں لکھا ہے کہ حیدر علیخان
بجائے ننجراج کے خود مختار ہوا اور اول کچھ روپیہ کہ ان کو زمینداری سرینگ پٹن کی
اور بہت ہزار روپیہ [illegible] خطاب خانی کا بادشاہ دہلی سے حاصل کیا
اور [illegible] کر لیا [illegible] لیا تھا [illegible] کیا
کرتا تھا [illegible] ہوا [illegible]
قرار دیا [illegible] ٹیپو [illegible] انگریزوں سے جنگ
کرتا تھا اور سنہ ۱۱۹۶ گیارہ سو [illegible] میں انتقال [illegible] ٹیپو صاحب [illegible]
پانچ [illegible] حضرت سے [illegible]
[illegible] عمل کیا [illegible] ٹیپو صاحب [illegible]
[illegible] وقت انتقال کے سلطنت کی [illegible] حضرت سے [illegible]
کر کے اول [illegible] امر کی درخواست کی کہ [illegible] سلطانی کا [illegible] بادشاہ دہلی [illegible]
حضرت سے حاصل کیا [illegible] ایک تخت طاؤس [illegible]
تیار کر کے خدمت میں بادشاہ روم کی واسطے خطاب سلطانی کے روانہ کیا اور وہاں سے
اجازت چاہی اور بعد رخصت کے متابعت سے سلطان روم کے ہو کر چونکہ اقتدار تام اور تسلط

کی

کلی زکیا تھا تمام ممالک قلمرو مین اسطرف کے سکہ اپنے نام سے رواج دیا چنانچہ یہ بیت اوسکی
ہے بیت سکہ زد در جہان باآسانی ؛؛ شاہ ٹیپو سکندر ثانی ؛؛ اور دلیر ہوکر جا بجا کے
سکہ اپنا قلمرو مین ممالک محروسہ نواب مستطاب کے بھی رواج یاوے پس میر عالم بہادر روانہ ہوے
چند عرصہ مین بعد بہت جدال وقتال کے بقول اکثر سنہ ۱۲۱۳ بارہ سو تیرہ اور بقول بعض تیرا ماہ ذی قعدہ
انتیسوین تاریخ روز شنبہ وقت دوپہر میدان مین ذات سے کارزار کرکے قتل ہوا
وہ تمام ملک ریاست ثلثہ بسرکار نواب اور سرکار کمپنی بہادر اور سرکار پیشوا
مین تقسیم ہوا اور چنا پٹن مین محمد علیخان نواب الملقب والا جاہ بہادر امیر الہند مسبوق العنایات
نواب اور حضرات [illegible] بعد عطا خطاب مع خلعت خاصہ پیشگاہ سے بادشاہ کے
خودسر اور اولاد اونکی پسر محمد علیخان یعنی انور الدینخان باشندہ گوپاموکہ جنکا ذکر خدمت گذاری
اور تحصیل صوبہ داری کا [illegible] الطاف و اخلاق سے حضرت [illegible] کے احوال [illegible] مین اون عالی
جناب کے گذرا انور الدینخان کو تین فرزند ہے کلان محمد علیخان اور محفوظ خان اور عبد الوہاب خان
اور کرنول مین [illegible] اور پونا مین پیشوا اول مادہو راو خردسال اور رگھناتہ راو المشہور
رگھوبا [illegible] مالاجی [illegible] مختار کار اوسکے سنہ ۱۱۷۱ گیارہ سو اکہتر مین حیدر علیخان سے جنگ کرکے
بیس لاکھ روپے نقد اور کئی مواضع مقبوضہ [illegible] کو مسترد کرکے صلح کی اور جب مادہو راو جوان ہوا
چچا کو [illegible] کرکے مختار ہوا [illegible] اپنا [illegible] گیا اور سنہ ۱۱۸۶ گیارہ سو چھیاسی مین [illegible] نارائن راو
برادر خورد اسکا ہجدہ سالہ ہوا اور سنہ ۱۱۸۸ گیارہ سو اٹھاسی مین رگھناتہ راو نے اوسکو مروا ڈالا اور
آپ پیشوا ہوا اسی [illegible] نارائن راو کی اہلیہ [illegible] سکارام [illegible] نانا پھڑنویس دو سرداران اوسکے

قرار پائے اور رگہو سنہ ۱۸۷۱ ستراسی اکیاسی عیسوی مین ہوا یس واسطے گدی پر پہلا ہے
پیشوا مادہو راو ابن نارائن راو ملقب سرنوشت پنڈت بموجب استدعا قوم مرہٹہ کے جنابزادہ
سکندر اقبال سکندر جاہ بہادر حسب الامر روانہ ہوے اور سنہ ۱۲۰۹ بارہ سی آٹہ مین ہوانی مادہو راو سے
جنگ ہوئی اور جب وہ بالائے سقف سے گر کر موا باجی راو پسر رگہناتہ راو سنہ ۱۲۱۲ بارہ سی بارہ مین
ہوا ناگپور مین بہونسلہ اول رگہوجی پسر جانوجی ولد رگہوجی پسر سنہ ۱۱۹۰ گیارہ سو اننیانوے مین رگہوجی
ثانی ولد مودہاجی ابن رگہوجی اول کہ وہ جانشین جانوجی متوفی کا تہا اور قوم ہولکر سے
اول ملہار راو پسر ... راو ... پسر مالی راو ... تکوجی ... انبائی ...
بعد انتقال اوسکے سنہ ۱۲۱۲ بارہ سو ... مین کاسی راو پسر بزرگ قوم کا ہوا اس بعد جسونت راو
ہولکر ... سندہیا ... اور ... مگر بعد ایک دو جنگ کے انگریز صاحب
لوگون سے صلح کر لی تہی تین لاکہ سوار و پیادہ کا سردار سندہ دکن مین سرگرم تاخت و تاراج
اور قوم سندہیا سے اول رانوجی ذی ترقی پسر مہادجی ایک پاؤن اسکا ہنگام فرار جنگ مین
پانی پت کے بیکار ہو گیا تہا پسر ... دولت راو ... سلطان ... [illegible]
ساٹہ پلاٹن ایک لاکہ سوار پانسو اضراب اتواپ اسکے لشکر مین تہے فقط بسبیل
لقب اپنا پیشگاہ سے پیشوا کے قبول کیا اور سنہ ۱۲۳۰ بارہ سو آٹہ مین جنگ کہرلہ پر جب دو
ہیضہ سے مرگیا دولت راو ابن انند راو بن تکاجی بن رانوجی ہوا کیفیت واضح ہو
کہ احوال فرخندہ مآل حضر نکایت ی بتبتر حیدر نایک اور اسکے پسر ٹیپو سلطان اور
مرہٹون سے انکو جنگ واقع ہوے ہین کبہو آپ سفر مین اور کبہو حضر مین رہا کرتے تہے

اور اکثر اطراف بلاد مین بھی جب موسم برسات کا ہوتا جیسا دنی ہوا کرتی تھی کسو وقت
ملک کسو طرف کا قبضہ مین اولیاے دولت کے کسو وقت اختیار مین غیرون کے ایسا
ہوتا رہا ہی آخر کار وے سب مغلوب و منکوب اور آپ کامیاب ہوئے آپ مقوم اس ریاست کے
ہین انکی فراست طبعی اور شجاعت خلقی سے یہ ملک قایم ہوا ہی اور تواریخ مین جو اولوالعزم
صاحب سیف والقلم ہین ذکر انکے محاربات کا ہوتا ہی اور وے اہل رزم و قیام کہاتے
ہین اور جو حکام کہ انہین کام رزم کا نہ پڑا اور کبھی خونریزی انکے ملک مین باغیون
اور معاندون سے نہوئی ہو اور تمام قلمرو مین انتظام اور جملہ اہل کار عیش و آرام
مین ہون یہ نادر ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ اور یہ ایاب بزم و انتظام مین مذکور انکے جود و احسان اور عدل و انصاف کا
ہوتا ہی چونکہ تمامی ذکر محاربات عالیجناب کا مندرج تھا تواریخ شہور و سنین سے
رشید الدین خانی مین مفصل بیان مین آچکا ہی اگر ناظرین چاہین رجوع کرین طرف
اسکے بیان مطلوب مقصود اس کتاب مین توضیح خجستہ آیات اپنے ظل اللہ
ذی عصر کی ہی اور چونکہ اس کتاب مین آخر کار حال بعض بعض بسبب عدم تحقیق کے
قلم انداز کیا گیا تھا سو اب پایہ ثبوت کو پہونچا اور لکہا ہوا پایا تو بنا بر تحریر و تقریر اسکے
اب نامہ نگار ابتدا آفضل حیدر جنگ سے کرتا ہی اور آخر بسط دیتا ہی انشاء اللہ تعالی جاننا
چاہیے کہ بعد شہادت ناصر جنگ کے جب ہدایت محی الدینخان رئیس ہوئے ریاست خاندان
سرکار آصفیہ سے نکل گئی تھی تائید غیبی نصرت لاریبی سے ایسا حسن اتفاق ہوا کہ وہ تو

چند عرصہ میں درجہ قتل کو پہونچے اور حضرت نے بزرگ جانکر صلابت جنگ کو وسادہ پر
حکومت کے متمکن کیا چند عرصہ تک صلابت جنگ رئیس اور آپ سرگرم اطاعت برادر بزرگوار
رہے پس حیدر جنگ ملازم سرکار بسبب کثرت اقتدار کو سودہ بہوسی فرانسیسی کے کہ یہ کارپرداز
موصی الیہ کا تہا ابراہیم خان گاردی اور دوسرے سرداران لشکر کو متفق اپنا کرکے بعد ادا
کرنے تنخواہ سپاہ سرکار کی اپنے خزانہ سے اور قید کرنے صمصام الدولہ شاہنواز خان دیوان
کے ہوئے فاسد خیالات فاسدہ کی جو دماغ میں موصی الیہ کے لبتی تو چاہا کہ نواب کو بھی برادر سے
جدا کرکے فضاء سلطنت آصفیہ میں آپ تیز پرواز بال کرے پس مزاج کو امیر الممالک کے قریب
تھا کہ بگو شنو اس بات پر لائے حضرت جان گئے اور زور اوسکو زائل کرکے چہرہ اپنی
حکومت کا بلند فرمایا اللہ تعالے نے تائید کی اقبال یاور تھا تدبیرت الٰہی آپ کامیاب ہوئے اور
سنہ ۱۱۷۵ھ گیارہ سو پچہتر میں جب فرمان ریاست دکن کا نام نامی سے حضرت کے پیشگاہ سے بادشاہ کے
شرف صدور پایا امیر الممالک کو قلعہ بیدر میں نظر بند کر کے آپ رئیس مستقل ہوئے اور سنہ ۱۱۷۶ھ گیارہ
سو چہتر میں راجہ پرتاب ونت بلد اسکو آپ نے بعد استقلال دیوان کیا تہا جنگ میں رکھنا
راو کے کام آیا پس میر موسی خان رکن الدولہ کو دیوان فرمایا چنانچہ گذرا بعد اسکے
پانزدہم صفر سنہ ۱۱۷۸ھ گیارہ سو اٹہتر میں صلاح سے امیر الامراء شجاع الملک کی رحمت خان بہادر
فوجدار قمر نگر و کرنول نے عزت آستان بوسی کی حاصل کی اور حضرت نے طرف ارکاٹ کے
طبل عزیمت کا بلند آوازہ کیا سراج الدولہ والاجاہ نے خبر آمد آمد سے لشکر نصرت مآثر کے
متوحش ہو کر وطن سے اپنے طرف چینا پٹن کے نہضت کی حضرت نے ظفر الملک شیر جنگ حیدر یار خان

بابہادر کو واسطے استمالت کے پیشگاہ سے رخصت فرمایا والاجاہ نے مبلغ لکھو کے مع تحف و ہدایا

ارسال خدمت کیے اور عذر مافات کا چاہا حضرت نے عفو کیا پیشکش مرسلہ نے درجہ پذیرائی کا پایا

پس ازین اواخر ہمین حضرت نے بیچ عہد سعادت مہد اپنے پاس آداب ظل سبحانی کا کر کے سکہ خطبہ

شاہ عالم بہادر کے نام کا قلمرو میں اپنے جاری کیا چنانچہ تا حال روپی اس سکہ کے رائج ہیں لیکن

لقب پایا نہیں ہوتا اور بسبب جلد جو ملکی کے جملہ امورات میں اپنے تئین تابعون سے

بادشاہ کے قرار دیا کہ سب تکلفات شاہی موجود رہا تھا نام سلطنت کا نامی پر اطلاق

کر کے بندگان عالی لقب مقرر فرمایا ہر چند کہ یہ تجویز منظور آپ کی تھی مگر آپکے وقت میں

لقب مذکور زبان پر مردم کے جاری ہوا اور اس لفظ نے بہت شہرت پائی اور سنہ ۱۲۰۳

بارہ سو تین میں بادشاہزادہ مہد معنی فرزند ارجمند عالی گوہر بن شاہ عالم بہادر بادشاہ

در وقت بسبب کسی وجہ کے والد رفیع القدر سے اپنے رنجیدہ ہو کر سواد دکن میں نزول اجلال

فرمایا حتی کہ راہ سے نلکنڈہ کے گوہر تک ہو پہنچے تھے نواب نے اصغا کر کے ارادہ

استقبال کا کیا لیکن معروضہ سے ارکان دولت کے اس خیال سے کہ تکلیف آداب بجا لانے کی

ذات اشرف بندگان حضرت کو ہوگی عزیمت بدا کو موقوف رکھکر شمشیر جنگ کو مع نذر قصد

گوہر کو روانہ کیا اور شہزادہ کو نا پسند خاطر ہوا کمال غضبناک ہو کر احوال و اثقال کو اپنے آگ

لگا دی نذر و تحائف قبول کر کے واپس طرف دہلی کے پھر معاودت کی اور سنہ ۱۲۰۴ بارہ سو چار میں

بعد شکست ٹیپو سلطان اور تقسیم ملک مشار الیہ کے سرکارین میں وقت مراجعت بانگل سے

چونکہ حرارت آفتاب کی زیادہ تھی تا مزاج اقدس تسادی ہو خود گیا تو تپ کی عارضی میں

۲ کہتا ہوں [illegible]
یہ ایک لفظ [illegible]
[illegible] بیان [illegible]
[illegible] استعمال [illegible]
[illegible]

سوار ہوا کرتے تھے یعنے پردے چھوڑ دیا کرتے تھے طرفہ یہ کہ عام و خاص مین آوازہ رحلت کرنے حضرت کا
مشہور رہا ایک عالم کہتا تھا کہ خود انتقال فرمایا جب توپ گہاٹ کی عماری مین لاتے ہین تا یہ امر جہان
آشوب مخفی رہے جب یہ خبر تمام ممالک قلمرو مین منتشر ہوئی بعد داخل ہونے بلدہ کے دربار عام فرمایا
رفع شبہ تمامی کا ہوا سبھون نے حیات پر آگہی پائی اور گواہی دی بعد اسکے شروع ۱۲۰۵ھ
بارہ سو پانچ مین مشرقی رویہ ملک تلنگانہ سے قحط وارد دکن ہوا اور رفتہ رفتہ بارہ سو سات
ہجری مین ایسا شایع ہوا کہ ایک روپی کی ایک سیر جوار قیمت ہو گئی پہر اس سے معاملہ گذر کر نوبت
ایکبارگی اینبار میں بلدہ کے بہم نہ ہو نچا مردم کا یہ حال تہا کہ جہان دانے چنے وغیرہ کے پڑے پاتے تھے
تلنگے جان دیتے تھے پوست و استخوان کہاتے تھے جہان غلہ نظر آتا تہا بسبب ہجوم و ازدحام کے نوبت
خانہ جنگی کی بہم پہونچتی تہی آدمی عوام خلقت سے کیا عورت کیا مرد کیا بڑے کیا جوان کیا بڈھے
کیا بچے اکثر غریق لجہ ممات کے ہوئے ان ایام مین نواب حق شناس غریب پرور قریب پانسو
ستر کے محتاج عورات کو اکٹھا کرکے نوکر رکہے اور بعضے لڑکیان تلنگون کی خرید کرکے زنانی لین
تیار کروائی دے سب بندوقون سے مسلک کرتی تہین لباس سقرلات کا کہ زبان انگریزی مین ریڈ
کہتے ہین انہین پہنایا اسواسطے بندوبست حرم محل خاص کے پہرے انکے مقرر رکہے اور بعض کو خیاطگی
اور بعض کو آہنگری اور بعض کو زرگری اور بعض کو نغمہ سازی نوبت نوازی سکھلائے
مصلحت بر ایک کام مین سرگرم رہین اور خلقت کو یہ گمان تہا کہ باعث اس گرانی کا مشیر الملک بہادر
ہین لوگ طعن تشنیع انپر کرتے تہے اور کہتے تہے جو کچھ کہ کیا اسنے کیا ہی اور بظاہر ایکدو سال باران کا
بہرسال ادر بعد کم ہوا تہا سوائے اسکی کارپردازان سرکار نے سرینگپٹن کے سفر مین خرید کیا تہا اسی قحط

بین بہت سے محتاج فریادی دیوڑی پر خاص حضور پر فراہم ہوئے طور بلوہ عام کا صورت پکڑا خود سے

فرمایا دروازہ معمور کر دو بلوائیون نے دروازہ کو آگ لگا دیا دروازہ روشن ہو کر

نزدیک تہا کہ اللہ ... پہنچ جاتے لیکن نے اوپر شلک کی بعض گولیون سے بنا دلی کی اوڑ گئے

اور بعضے چپکے ہو رہو گئے نواب اس روز احوال مسکینون کے بہت تاسف فرمائے بلکہ گریہ کیا

۱۲۱۰ سنہ

سلسلہ اوسکا تین برس اور رہا جسمین سفر کہرلہ کا ہوا زیادہ تر تکلیف دہی جیسا کہ ذکر کیا گیا ہی غرض

بارہ سو دس میں وقوع ہوا ملک مرہٹہ مین گرانی شروع ہوئی ... دستی صنف مین اوسکے لکہا ہی کہ اطراف نواح

... مرہٹہ ... کا ... کہالی ... لکہا ہی کہ ... علاوہ ... ہوا جسم ... کال کا

اثنا ... کی بالکل ... سال بعد ... سال ... ہو ایسی بارش ہوئی کہ اکثر جا ... خود بخود ... گرا

ہوا ... در ... کے ... کے خط مین اکثر ... دروازہ بند کر کے اندر مر گئے تھے حتی کہ

دہ گرانی وقوع ہوئی ... پانی ... اکثر جگہ ... عال وغیرہ

جاری ... کا لئے غرض سنہ ۱۲۱۹ بارہ سو انیس مین ... حضرت کے نجات حاصل ہوئی

... کی ... کا ... واضح ہو ... الملک ... ارادہ ... کر ... دولت ... انکا

کیا ... کی جمعیت سرکاری تیار ہوئی تہی پانچ ہزار گہوڑے ... سے منگوائے تہے ستر ہزار

مین مع توپخانہ و اطراف جنگی ہمراہ ... کے تہی اس ساز و سامان سے جب سواری مبارک وہان

پہونچی لکہا ہی کہ اول بندو مقابلہ ... کا ہوا الحمد جنگ عرصہ ظہور مین آئی اور اس دن فوج مرہٹہ کی

پسپا ہوئی چونکہ فرودگاہ سرکاری جنگ گاہ سے قریب چہہ کوس پر تہی سوار پیادے

سب سعادت کر کے چلے آئے بعضے امرا نزدیک نے نذر فتح کی گذرانی دوسرے دفعہ روز جمعہ

اٹھارویں شعبان کی سنہ ۱۲۰۹ بارہ سو نو میں صبح بندگان عالی سوار ہوکر ادہر سے کوچ فرمائے بمجرد
ملاحظہ کے حکم ہوا کہ صف آرائی کریں اور صف باندہے ہوئے چلیں اور پیشگاہ سب بعقب
لشکر کے منفرد جمع ہوکر قیام کرے فوج متفقلا کی جو لشکر سے آدہ کوس آگے ہی چلی جا رہی تھی
ایک ٹیلہ پر کہ وہ محاذی فوج مرہٹہ کے تھا ایک بڑی توپ اوپر لیجا کر گولہ زنی شروع کی اودہر والے
پانچ چھ عدد گولے فوج متفقلا اور فوج پراول اور فوج خاصہ اور فوج جیش اول پر کئے مسعود ... اور
الدولہ مقابل لین پیر دونو آپس میں ہوکر لڑنا شروع کیا نزدیک تھا کہ دونوں مل جائیں اور ...
ملازم سندیا کی پسپا ہوا اسی حالت میں منیر الملک نے مسعود ... کو نزدیک ... طلب کیا اس قسم جنگ کی
دیکھا کہ آگے چلنا ہی ہے لڑائی جم ہی نہیں ہوئی وہ دیکھ کے آیا اسی وقت آثار شکست لشکر پر ظاہر ہو گئے
اسی اثنا میں سو مظفر الملک اسد علیخان بہادر فوج پر گرفت ... جلالکر ... غلام علیخان فوج
جمعدار عمدہ مشیر الملک کا کمک کو مظفر الملک کی متعین ہوا اور وہ دو چار مرتبہ ... دیکر مار گیا اور
وزیر خان عمدہ سردار مشیر الملک کا عماری ہاتھی پر سوار تھا ایک گولہ ایسا لگا کہ وہ وہیں شہید ہو گیا
[illegible]
پائگاہ دار بابت فوج متفقلا کا یہ حال دیکھکر انتظام خود مصلحت نہیں ... میدان سے پہر ادہر پیچھے آکر ... سے
اور الف خان بیگ ... اور صلابت ناظم الجمعیۃ ... کمک فوج متفقلا کے مامور تھے ...
صف باندہے ہوئے کہڑے رہے گولے انکے سروں پر سے ... سردار الملک اور محمد عظیم خان ...
اور فوج متفقلا میں جو ... اور تہا بڑے سردار لشکر کے ہاتی پر سوار تھے مرہٹے سواروں نے گرد ... انکے
... زخم ... سے قتل ہوا ... ہاتھی کا لشکر زمین پر گر پڑا ...

[illegible]

گہوڑے پر سوار ہوکے زخمی ہوئی انکا نظر اشرف سے گذرا غلام علیخان بہادر برادر زادہ
برادر زادہ مظفر الملک اسد علیخان بہادر جو گہوڑا چلاکر محاربہ کئے زخم ہاتہہ پر کہا کے واپس
آئے حضور کو دکہلایا چونکہ وقت عصر و مغرب کا ہوچکیا تہا او سدم لاکہہ سوار مرہٹہ کے ہونگے
کہ ایکبارہی ملکر شور و غوغا کرتے ہوے فوج منقلا پر آپڑے نشان کا ہاتی انکٹ راہ سا کن
شور اور کا کہ نہایت خرد و نا آزمودہ تہا غوغا سے طرفین کے اور غرش بان و آواز بندوق
سے مع نشان بہاگا ہر چند فیلوان بہالے دکہلائے کچہہ نہوا جب رو گردانی فوج منقلا کا
ہوا پس جب عرصہ کمتیر برات کے پہنچا ہوگئی کہ ایک سپاہی نے باواز بلند مظفر الملک سے کہا
کہ آئے ان کمک شیر الملک اور سعد گان عالی کا کیا پایا کہا کیا گیا ہوگئی تہی مظفر الملک نے او سنا توقف
او دانی بیدل کچاکر کے ارادہ سے طرف مخالف کے پہر کر مقابل ہوگئے تھی کہ چند عرصہ تک ہاتی کے
پاؤن نے انکے مثمر ثابت رہی تھی تا فوج مرہٹہ کی رہگرا عدم کی ہوئی پس فوج منقلا کی ایک لحظ
وہان آسودہ ہوکر قریب شام رو گردان ہوئی اور تہوڑی دیر بعد حضور کی فوج سے آملی اسمین بعض
سوار فوج منقلا کے ثابت قدمی سے اپنے جدا ہوکر جہان جگہہ پائے عیاری سے اپنے گہرے ہوئے پہر
ہمین جاملے جو ہاتی اوردام اس فوج کا پہر یہان گہسا تعاد اتفاقا ایک شور پہر کے اوٹہا اور سید ہی عبد اللہ خان
اورموسیو بیکو کہ اپنی جمعیت سے رو برو سرکار کے کنارہ پر نالہ کے کہرے تھے خیال فوج مخالف کا کر کے
ناحق جنگل مین اتوا پے بندوقون کی سر کئے اس ہول دہرا اس سے مردمان پہر بہت گہبرا کر اور زیادہ
غوغا مچائے تا نصف شب شور انکا بند ہوا بلکہ ہر لحظہ خیال آنے فوج مرہٹہ کی غل زیادہ ہوتا جاتا تہا
ہنگامہ شور قیامت کا تہا اور غافل اس سے کہ تمام فوج مرہٹہ کی جہان کہڑی ہوئی تہی جنگل مین جا بجا

مشعلیں سروں پر لکڑیوں کے نصب کئے ہوئے آغاز شام سے معاودت کر کے فرودگاہ کو اپنے کہ وہاں سے چھ
کوس پرے تھی چلی گئی تھی اور چونکہ مشعلیں جنگل میں نمودار تھیں مردمان فوج سرکاری انہیں خیال افواج دشمن
کا تصور کر کے مقابل اوسکے آپ بھی صف باندھے ہوئے کھڑے تھے یہانتک کہ جب قریب نصف رات کے
گذر گئی اور مشعل ماہتاب کی روشن ہوئی چاندنی نکلی بندگان عالی کو فرودگاہ پہنچنا تھا خاطر شریف میں یہ بات
آئی کہ اس نواحی میں اگر کوئی قلعہ متصل ہو تو وہاں جا اوترنا اور دو روز مقام کر کے آرام پاکر راہی طرف مقصود کے
ہونا استفسار فرمایا بعض نے عرض کیا کہ قریب تین کوس پر یہاں سے قلعہ کہرلہ کا ہے میر الملک بہادر کو حکم
ہوا کہ آگے قلعہ میں جا کر فصیل پر اوسکی مشعل و مہتاب روشن کریں تا نشان سے اوسکے قلعہ نمودار ہووے
دو گھڑی کے بعد خود سوار ہو کر روانہ اوس طرف ہوئے جب سواری عقب سے روانہ ہوئی غارتگر اپنے ہی لشکر کے
ہاتھ غارتگر بنا کہ لشکر بیرونگاہ کو لوٹنا شروع کیا ایک عالم تاراج و تاراجیوں کا ہوا القصہ حضرت جنگل میں
سیدھے بائیں صحرا صحرا راہ طے کر کے صبح قریب داخل قلعہ کہرلہ ہوئے اور صاحبزادہ سکندر اقبال سکندر جاہ بہادر
حسب الارشاد اسی قلعہ میں قبل اس سے رونق افزا تھے اور مہتابیں بارود کی میر الملک بہادر برجوں پر آگ روشن
کئے تھے دور سے دکھلائی دیتی تھیں لشکر بندگان عالی کا سراپا اوسکے [illegible]
شب آدھے سے صبح ہوئی و صبح صبح قیامت تھی تمام مردم لشکر فرط خوف و ہراس سے بدحواس تمام حیران
دلموس کر کے فرداً فرداً مطلق العنان آوارہ فرودگاہ جویاں سو بسو پھرتے تھے کوئی کسو کا ہمتا سردار
سپاہی سے سپاہی سردار سے پیدل سے پیدل سے متفرق ہر ایک دوسرے کو ڈھونڈتا تھا اس اثنا میں
پنڈاروں نے محاذی لشکر کے آکر ہاتھ لوٹ کھسوٹ کا دراز کیا چونکہ لشکر میں بیم و ہراس پیدا تھا
کوئی مقابل انکے نہ ہو سکتا تھا ایک ایک سوار پنڈارہ کا سو سو سوار پر للکار کے چیرہ دستی کرتا تھا اور بعد دو پہر کے

لشکر دشمن کا

۹۲۸

لشکر مرہٹہ کا سو روپیہ قلعہ کے آ اوترا اور دولت راؤ سیندھیا مع جمعیت اپنی قریب تر فاصلے
ایک کوس کی [illegible] خیمہ زن ہوا اور منتظر حکم بیعت پر دہان کا رہتا مگر نانا پھڑنویس جو کار پرداز سوائی مادھو راؤ کا تھا
اس امر سے اپنے سرگروہوں کو ممانعت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ قیام ہماری دولت کا قیام پر دولت آصفیہ کے ہے
الغرض سواران پنڈاروں نے لشکر مرہٹہ کے گرد و پیش لشکر بندگان عالی کے ہو کر بہت غارتگری کی تب روز
سوم بیں سو سوار کمین کی مقابل لشکر سیندھیا کے آ اوتری تب موجب حفاظت اس سمت کا پیرا
لشکر سے نہ ہونے اسباب کل دفتر کا اور نہ نکلنے باہر قلعہ سے مردم لشکر ایک تیر پرتاب کے فاصلہ تک لشکر
میں ایسا قحط غلہ و کاہ کا ہوا کہ ایک روپے کی دو سیر بلکہ سیر بھر جو نہیں ملتے تھے اور برنج گندہ اور آرد گندم
فی روپیہ تین پاؤ اور چارہ ایسا معدوم تھا کہ بڑا اچرا لشکر کی ہوتا کہ اس نواحی چھپر پر ڈالتے ہیں بیس برس
اٹھارہ برس کا دھان الو دسیلہ دس ٹکے ایک تساوہ اوسکا کہ وزن میں دو سیر ہوگا قیمت رکھتا تھا
اوسی کو گھوڑے رغبت سے کھاتے تھے اور ہاتھی سخت لکڑیاں املی کی اور شاخیں عظیم الجثہ اگر کاٹ کے ڈالو تو
بہت خوشی سے لیا کرتے تھے اسمیں بہت دوابٹے علف تلف ہو گئے باقیماندہ جانور تھے جو مرجاتا تھا
پہنچکر سکتے تھے ہنگام تابستان کا سخت تھا عفونت سے دم مارکے ہر اجوں کا نا کمیں تھا آدمی لشکر کے
تمام اسہال و بخار سے بسبب شدت حرارت کے بیمار اور بہتیرے مرگئے طاقت دفن کی نہیں زمین میں گاڑ
سکتے تھے اس سبب سے تمام لشکر پریشان ہو کر کسی کو امید زیست کی نہ تھی بائیس دن تک کہ سالہا کہا جائے
اس وضع پر گذرے اسی عرصہ میں عیسی میاں نام کہ طرف سے مشیر الملک کے پانچ چار ہزار سوار و پیادہ کے
سرگردہ تھے بموجب حکم ہمراہ کسی برادروں کے جاکر تین چار بار کچھ کہ لائے پس ہر کسی کو حسب قدر منظور
پاچارہ میسر ہوا پس حضرت چونکہ فہم عالی رکھتے تھے سلسلہ جنبان مصالحہ کے ہوئے

[illegible]

مرشون کو جب کہلا کہ موجب نفاق کا فیما بین ہمارے اور سرکار کے اعظم الامرا ہین حضرت اوہنین ہمین دیدیا تو کہ

کہ ہم اونہین پونا مین لیجا کر قید کرین اور سوا اسکے تین کرور روپے ہمارے خرچ ہوئے ہین بعوض اسکے علاقہ کی [illegible]

عنایت کرین اور ملک سرکار عالی کے پانچ لاکھ کا مال کا ملک مثل بیڑ اور الند اور بودن اور سرکار ناندیر

اور صوبہ بیدر سپرد ہمارے کرین اور بندگان عالی مع جمعیت بخاطر جمعی روانہ حیدرآباد ہوں خط مذکور معروض کیا

پانچ چار دن اس سوال جواب مین گذرے راجہ راو رنبھا وہان سے آگے گئے [illegible] اپنے باشندے جب

پاس مرشد زادگی گذری خلعت بر تکلیف تھی ارسطو جاہ [illegible] استعفا فرمایا چونکہ وے عالی

ہمت بلند حوصلہ تھے عرض کئے ہم فدائی لوگ فدا ہو کے حضرت کی سلامتی حضرت کی جانے سے جان

نثاری اگر میرے قید کرنے مین صلاح و فلاح سرکار کی ہی مجھے جان و دل سے منظور [illegible]

آدمیون سے ہمراہیون کے چلے گئے جب مشیر الملک قریب لشکر مرہٹہ کے پہونچے سردار لوگ استقبال کو آئے

اعزاز و اکرام سے لیگئے چوکی پہرہ مین رکھے اور [illegible] کئے [illegible] کھانا

میرا دیکھا ہوا ہی جب وہان سے کوچ ہوکر خود بدولت تشریف لائے او متصل قلعہ گولکنڈہ کے پہونچے

صاحبزادہ کبیر عالیجاہ بہادر مع جمعیت اپنی کے [illegible] کرد واسطے سلام گئے جب [illegible] قریب

ہوے مرشد زادہ آفاق نے ملازمت والد بزرگوار کی حاصل کی اور بخوشی و خورمی داخل بلدہ کے

اور یہ [illegible] مشیر الملک کی امجد الملک بہادر [illegible] اعتماد [illegible]

اونہی کے مردمان ہمراہی کی نشست خلوت خاص اور دیوانخانہ بار عام مین [illegible] کرتی تھی اور [illegible]

ایک لڑکا ہوا دیکھا ہی کہ اونہین آدان مین [illegible] کوچ جمعیت [illegible] شمس الامرا بہادر

امجد الملک بہادر کے رہے چونکہ باعث اسکے رتبہ نے ہر دو امیر نامدار کی ترقی کی تھی اسد علیخان بہادر

اور اہین

اور امین الملک بہادر نے بہت اخلاص بہم پہونچایا تھا اور بس موافق تھے پس درباب بجائی
مبلغ تین کرور کے چندے لیت و لعل رہا اسمین ایکبار گوڑ بابا نام ملازم مرہٹہ کا بہت جمعیت لیکر
بلدہ حیدر آباد میں آیا بجائی مبلغ کے باب میں عرض کی صاحب کتاب کہتا ہے میں بگوش خود سنا ہون
کہ خود نے جواب صاف دیا اور ایسا فرمایا کہ اگر ایسی تکلیف شاقہ مجھے ہوگی تو ملک تمہارا تفویض سرکار
انگریز بہادر کو ہوگا تب افسوس کروگے پس یہی سوال وبال انکا ہوا کیا حضر نکالے آیا کہ آخر آوارہ دشت ادبار کے
ہوے اور راج انکا تاراج سا ہوا انگریز بہادر کا ہوا * عالیجاہ بہادر کے خروج کا بیان * جن بعد چونکہ عالیجاہ
بہادر کو ممانعت کی تہی اور اس آرزو میں سن چالیس سے تجاوز کر گیا تہا اور یہ پس خبر شکست ہوچکی
موضع کہرلہ پر سنکے اعدا سے بعضے کوتہ اندیشوں اور عام خلقت ظاہر بین کے بدیع اللہ خان ناظم حیدر آباد کہ وہ
مصاہرت سے حضور کی سرفراز تہا اور سید آبدی زمیندار اور علا جنگ فرزند سیف جنگ کہ وے
دونو بیچارے خانہ نشین تہے اور دوسرے شہرت پسندون کو اپنا کرکے ارادہ کیا در پردہ کہ حضرت نے خبر پائی
دے جو سے کہ حضرت کو اطلاع ہوگئی ہے اندیشہ مند ہوکر خاموش اپنی جا سکونت کئے ہوے زحمت
بلکہ مرض سے تھے کہ ماہ شوال سنہ ۱۲۰۶ بارہ سو چہ میں سہ آچور دی جمعیت کثیر سے اکبر بیگ کا حسین شاہ ولی
قدس سرہ کے اور مزار اور بعضی گنبدہائے سیاہ کی شروع کی اور پوشیدہ بعضی اہالیان حیدر آباد سے وعدہ
در پردہ موافقت کرکے شب ہم ماہ ذیحجہ کی آدہی رات کے وقت شہر مین دروازہ در آیا ناظم نے سازش سے
کہلا رکہا تہا اور مکان پر عالیجاہ کے جاکر خوانخواہ انکو گہوڑے پر بٹہلا کر لے آیا اور دو سیردون کو آگاہ
کیا سب جمع ہوئے اور جو لکین اکر کہڑے رہے ارادہ تہا کہ سیڑہیان لگا کر اندر کودین اور بجائے حضور عالیجاہ کو
مسند ریاست پر متمکن کریں عالیجاہ رحم دل دور اندیش تہے مزاجین گنہا مبردہ سے مخالفت کی

فرمایا کہ اسمین تو سبکی پابوسی حضور کی ہوگی وے ترغیب تحریص دیتے تھے اس بیچ بیچ مین خبر حضور والا کو
ہوگئی حضرت بنگلہ پر برآمد ہوے اعیان کو اپنے طلب کیا امجد الملک مکان سے چند رفیقون کے ساتھ آکر حاضر
ہوے سداسیو رڈی کو معلوم ہوا کہ خود اس امر سے خبردار ہو گئے وقت صبح کا قریب ہو گیا تھا مع جمعیت عالیجاہ کو
دروازہ سے پل کے لے نکلا اور طرف سرکار میدک کے روانہ ہوا صبح اسکی روز عید کا تھا مردم خوف و ہراس سے
عیدگاہ تک نگئے مکہ مسجد ہی مین خطبہ ادا ہوا اور اسکے سید خیر اللہ کو مع جمعیت واسطے قلعہ میدک کے
روانہ فرمائے لوگ نوکر کو ہیر کی راہ سے روانہ اس صورت کے ہوے سداسیو رڈی اپنے اندول سے [illegible]
تا حق نایابہ عاقل قطار باندھے ہوے جا رہے تھے موضع کشناپور پرگنہ حسن آباد مقابل بہ یقین ہوا
سداسیو رڈی کی اگرچہ ضرب حرب سے مقتول و مجروح کر کے فرار اسباب اکثر ہمراہیون کا لوٹ کے
قلعہ میدک کی راہ لی سواری عالیجاہ کی پیچھے چلی آرہی تھی ہردو ملاقی ہو کر نزدیک قلعہ کے ہو کے قلعہ دروازہ
ذاکر اللہ خان نام نائب محمد خان کا جو کہ متعلق [illegible] بیرہ تھا [illegible]
لیا اور استقبال کیا مشمول عواطف صاحبزادہ ہو کر خواصی مین مثل خاصہ کی جا پائی سواری داخل
ہوئی [illegible] جمعیت [illegible]
نے اور محمد خان اور سیدی امام خان کو کشتاہ مان دیئے قلعہ کے قید فرمایا اور امجد الملک اور ہمراہیون کو
انکے معتمد جابکر محافظت خلوت مبارک کی سپرد کی اس سال ماہ محرم سنہ ۱۲۱۰ بارہ سو دس مین علم بلدہ کے
بلدہ واسطے نشست و شوکت نکلے جیتہ کے باغمین [illegible] الملک بہادر کے ٹھہرے ہوے اور وہان قلعہ بیدر مین
لشکر عالیجاہ مین عشرہ شریف ساتھ کمال فراغت کے اتمام پایا چھبیسون تاریخ خبر آئی کہ سداسیو رڈی
موضع [illegible] چڑھ آیا ہے اور غارت کر رہا ہے شہر کے لوگ شور و غوغا مچاے خود اسی روز امجد الملک

ہوا کہ سبب اسکے تمام رات ہشیاری خبرداری سے گذاری پہر معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط ہی لیکن ہراس ایسا ہوا تہا
کہ خواتین محل مثل بخشی بیگم صاحبہ اور مردمان درباری نے خصوص امتیاز الدولہ خلف میر کلان خان ہمشیرزادے نواب
مستطاب کے ان روزون میں ناز و مصاحب تہے صلاح دی کہ عالیجاہ عقل و فراست مین خوب ہین چونکہ وہ عزم
تسخیر پیشہ کار رہے ہین بالفعل عزت دلانا دلبری کرین تہوڑا سا ملک اطراف ممالک سے عنایت ہو
قوت بازو اپنا جانین کہ عزم و رزم مین شریک و سہیم رہین یہ موجب خوشنودی دوستان اور رعب و داب
دشمنان کا ہوگا خود بہی اس صلاح کو نیک جانکر نرمل اور ہزار کا ملک جاگیر مین انکی دینا ٹہرایا قریب تہا کہ سند
روانہ ہو لکہا ہی کہ اس ضمن مین میر عالم بہادر نے خفیہ عرضی کی کہ عالیجاہ کو جاگیر دینا موجب خلل ریاست کا ہے
رفتہ رفتہ قوت حاصل ہوگی قوی ہو جاوینگے تمام خلقت طرف انکے رجوع کریگی زمام ریاست کی ہاتہ سے جاتی
رہیگی بالفعل صلاح دولت یہ ہے کہ فوج انگریزی جو سفر کہرلہ مین ہمراہ رکاب تہی چیاپٹن کو رخصت ہو کر
گئی ہی بہت [illegible] رہ مین ہوگی عنایتنامہ طلب کا شرف رسالہ کے حضور نے ملاحظہ کرکے ارسال سند کو موقوف رکہا
اور جمعیت کو طلب کرتا ہو [illegible] آئی کہ سپاہ مذکور ہین مذکور سے عرصہ نظر آیا خود میر عالم بہادر سرکاری
فوج ہمراہ لیکر مع دوسرے سرداران نامی مثل اسد الدولہ کو سہو [illegible] اور سردار الملک کمالسی میان اور
محمد عظیم خان روانہ ہمراہ ہوئے یہ لوگ لئے اندول اور ہوگی بیستہ پر ماہ صفر سنہ ۱۲۱۱ بارہ سو گیارہ مین سداسیو
ریڈی سے جنگ کرکے تہانہ اپنا قایم کیا اس اثنا مین سید علیخان خلف محمد عظیم خان بہادر بہی جو ہمناباد مین
تہے اور سپاہ مدد آمد فوج عالیجاہ کے چار پانچ ہزار سوار بارگاہ شمس الامرا بہادر کے چونکہ راہ بلدہ کی مسدود
تہی پیادہ ملحق رالیہ کے تہے جسوقت کہ فوج سداسیو ریڈی کی موضع ولاندی پرگنہ بہالکی مین آکر غارتگری
اختیار کی مقابلہ کرکے معین الیہ کو شکست فاش دی اور مع جمعیت وہان سے نکلے پایگاہ آکر ملاقات کی

ملتی عسکر فیروزی اثر کے ہوئے اسمین چالیس پچاس ہزار سوار پیادہ ہمراہ عالیجاہ بہادر کے فراہم ہوئے

اور نیز ایک عالیجاہ کے بھی اوسقدر نونگہداشت کے چالیس پچاس ہزار سوار و پیادہ تھے پس عالیجاہ بہادر

بخبر بزرگی زمانہ کے واسطے ملاحظہ میدان جنگ کے سوار ہوکر چند آدمیون مطلق العنان سنگل و چست

پہرتے تھے کہ یہ خبر سنکر مردمان فوج مقابلہ بر آئے میدانمین قصہ چند کے طرح جنگ کی ڈالی مستعد ہوئے ان کی

مین سے ایک غلولہ نے توپ کے ہاتھی کو عالیجاہ بہادر کے زخمی کر دیا کچہ ردیف ایکے ساتھ تھے مردانگی کرکے

مارے گئے کچہ سوار بھی لڑے چونکہ عالیجاہ بہادر جریدہ نکلے تھے جنگ کرنا اس وقت کا مناسب نجان کر

قلعہ کیطرف مراجعت کی دو سو رعیون دلیر ہوکر تعاقب کیا قلعہ نزدیک تھا داخل قلعہ دروازہ ہوئے

بھی پلٹ کر اپنی جا پر جا اوترا اوسیوقت سید ہمراہ رکاب تھا انمین کے اکثر سپاہ کا دل تنگ ہوا اکثر اسمین

وہ ہم قوم سید تھے جو الله کو رکھا تھا اور سید عالیجاہ بہادر ہراسان ہو کر ارادہ اورنگ آباد کا

کئے اور چاہے کہ مرشد سے ملکر یا دن جسارت کا مضبوط کرین پہلی دروازہ قلعہ ایک کا توڑ کر راہی ہوئے جب

سرکاری فوج کو یہ خبر ملی قفل و زنجیر دروازہ کی توڑ کر مردم لشکر کے اندر در آئے جو لوگ غافل نکلے تھے

عالیجاہ بہادر کے تھے اونکا مال و اسباب سب لوٹ لیا حضور یہ خبر سنکر خوش ہوئے اور حکم تعاقب کا دیا

چونکہ جمعیت سرکاری متعاقب چلی آتی تھی سید سوروی آثار شکست کے بار عالیجاہ سے آزردہ ہو گیا اور

سید ... عیسی میان سے کہ وہ سردار ان سید تھے قسم سید محمد ... درمیان لاکر

متحتی فوج ظفر موج سرکار کا ہوا اس صورتمین سپاہ عالیجاہ کی کہ قریب ستر ہزار سوار و پیادہ کے تہی دست

ہو گئی غالب جنگ ایکطرف بدیع اللہ خان ایکطرف بہاگ گئے اور بعد داخل ہونے اورنگ آباد کے

سب فوج نے رفاقت چہوڑ دی ہر ایک نے بیلوتی کیا تمام شہر کا طرح دیکہی پس صاحبزادہ چند رفقا سے

صاحبزادہ

جاوے جب صلح کی اکو موقع عفو تقصیر کے ہوے اور استصواب سے مشورہ ہوتے کہ قول و فعل [illegible] ہمیشہ
ملحق ہو لشکر سے چند منزلین نکلا صلح کی باتین کہ اسی اثنا مین عنایت نامہ آیا مضمون اسکا یہ تھا کہ قیدیون کو
گیتا توبہ مین لاتے ہین پس عماری پر برقع ڈالکر دو منزل اور قطع کی باتین کہ مزاج صاحبزادہ کا مرکز اعتدال سے
روگردان ہوا بخار آیا ایکدن مقام ہوا اوسی رات کو طرف عالم بقا علم نہضت کا بلند کیا صاحبزادہ کی رحلت
ہوگئی ارکان دولت ملول خاطر بار گریہ لیے ہوے آتے بمجرد سنتے اس خبر کے بندگان عالی کو غم والم حوادث حضور
تلخ ہو گیا چند روز تک ہمیشہ مغموم و محزون رہتے تھے جب جنازہ قریب بلدہ کے پہونچا حکم دفن کا درگاہ مین قدوۃ
السالکین شاہ برہنہ صاحب قدس سرہ کے ہوا من بعد سید اسود ڈی جب ہمراہ میران یار جنگ
عوض عیسی میان کے ملازمت سے مشرف ہوا حضور والا نے [illegible] لایق گردن زدنی
رومال ہاتھ سے اسکے کھولے حکم ہوا کہ عیسی میان حفاظت اسکی کرین ذمہ اٹھا ہوا بعد اسکے اکر یہ حکم دیا کا دیا عام
جتنے امرای ارکان دولت حاضر ہو بار گرین [illegible] مدار المہام ابی مجد الملک کو حکم ہوا کہ تیار رہین سید اسود ڈی مع
عیسی میان جب دربار دولت مدار آئے عیسی میان تو حاضر دربار ہو سید اسود ڈی کو بار گردن زدنی ولد [illegible]
کے دروازہ پر ہو انکی طلب کی پھر [illegible] لے لئے اور برقع پوش پالکی مین بٹھلا کر قلعہ گولکنڈہ کو بھجوا دیا
بھیجی الغرض چند [illegible] روانہ [illegible] عدم کا ہوا [illegible] نامبردہ کی چند
مین [illegible] کا ہو گیا [illegible] پہونچا کہتے ہین کہ نامبردہ [illegible] فیض
گستر [illegible] اوسکی چند یادگار زمانہ رہی اور یہ بھی صاحب کتاب رقم کیا ہے کہ جب اسود ردی اس درجہ
قید ہوا چونکہ عیسی میان نے واسطہ سید محمد جونپوری کا درمیان لاکر اوسکو لیے آئے تھے اسنے وقت پہونچنے
کو بددعا دی کہ حقیقی کی ہے چند روز گذرے تھے کہ ہاتھ سے ایک نوکر کے تنخواہ کی تکرار پر عیسی میان مارے گئے

مال اور دولت انکی بلکہ اولاد تک نہ رہی ایسے آسیوردی کو اولاد نہتی فقط دو زوجہ ایک تو زور بازو سے ومکنت اوکی
اور دوسری بریشت گرمی سے شکر راو کی منیداری برمیدک کی کام آئین ان میں ایک لڑکا مان اردی نام ہمقوم سے اپنے
پرورش کیا تھا وہ سے برسون قید مین گذارے آخرکار جوان ہوکر ساتھ ناکامی کے سرگردان و حیران رہا اور منیداری
اوسکی ضبط سرکار دولتمدار ہوئی چونکہ ان سنوات مین مزاج سرکار عالی کا مکدر رہتا تھا کیسے سے ارکان دولت اور مخدرات
محل کے بنا بر امالہ طبیعت متوجہ طرف عیش و عشرت کے ہوگئے ہمواره دربار مین ناچ ہوا کرتا اکثر لڑکیان ورثا انکے
آرزوئے تمام ہزاران زیب و زینت سے نظر اونسے گذارتے تھے بعض انمیں سے مرتبہ کو ہم بستری کے پہونچتی تھی
عہد مین حضرت کے ایک چندا بائی نام اسم طائفہ ارباب نشاط سے تھی کہ اس جملہ سکیلہ ماہ لقابائی چندا
ذی عزت صاحب نوبت ہر دو آدمی سوار اوسکے ہمراہ علم موسیقی سے ماہر عادلہ موزون مزاج شعرگو بہت نامور
اسکو تمنا حضرت کے خواصی کی تھی آپ نے کبھی یاد نفرمایا مگر بسبب عنایات کے تعلیم اوسکا اچھی جاہ شعر دربار رقص
ملاحظہ کرتے تھے خصوص ان روزون کہ واسطے تفریح کے طرف راگ و رقص کے مزاج مایل تھا اور انہین زمانہ کہ ایجاد
و اختراع ہنر نکا اس زمانہ مین بیشتر اوقات در پردہ طلب کرکے قواعد انکے دیکھے شکل سازندون کی
ملاحظہ فرماتے تھے اسیطرح ظاہرا اگرچہ منکر لیلۃ القدرات اور روز کو یوم البیض کیا تھا مگر بسبب علت الفت
پدری کے غلام العیوب جناب کے تلک سے رود ادکر لے کے اور بسبب عم فرزند جیسا لستہ نہ کافت اور
روز بروز زیادہ پایا جاتا تھا حتی کہ تیرہوین تاریخ سنہ ۱۲۱۱ بارہ سو گیارہ مین یوم العید و شعبان انکو صرف
و مشغول تماشہ مین جشن آتشبازی کے تھے اور انواع آلات آتشبازی کے بالائے بام بر آمد ہوکر ملاحظہ کرتے
تھے کہ دیکھنے سے انکے انکھہ روشنائی فلک کی حیران اور صدائے دمادم سے برق رخشندہ حجاب سحاب مین
پنہان تھی کسو نے نظم مین منتظم کیا ہی نظم شہ آتش رونق بازار الحکم ۞ زبانش ماہتاب نور او کم ۞

بجوتیار

چو شمع زمین گرد منور ملکه ز نورش بود مهر گم گشته یکسر ضیا و شعله آتش او ستاره ثاقب منزل پرستیده بود ثابت

ستاره زهره را رخشندگی داده بیاضه برق را گردیده ستاره انارش سنبله را حسن تر بود ثریا بیضه آتش را فرسوده دیده

هوا را سوخت احراق هوائی را احراق فلک جست آتشبازی زمین شد آسمان بل رشک افلاک که شد پر انجم و کوکب کره ما

غرض آدھی رات تک سیر انواع و اقسام آتشبازی کی دیکھتے رہے جب پیچھے آئے بعد زفاف عرق

آلودگی میں دوغ نوش کیا اور اندیشہ سے گرمی کے زہر سما ہوا میں استراحت فرمائے برودت اور

رطوبت مزاج کی اس موسم میں بسبب الحاق سرد ہوا کے اعصاب میں سرایت کی فالج سیدھی طرف گرا اور

ایک پاؤں ایک ہات کام چلانا معطل میں غوغا ہوا صبح حکما متوجہ معالجے کے ہوئے حساب تیار کرتے تھے مزاج

صحت پذیر ہوا اس برس تک اسی طرح پر رہا آخر یہی مرض سبب انتقال ان رئیس سلطنت تاسیس کا ہوا

حالت کسلمندی میں جب تک ہے کوئی کاغذ دستخط ہو سکتا تھا آخر و دستخط کے مثل مہر ہوا کیے تھے

نوابی وغیرہ سرا وسی کے نشان ہوتے تھے اور خود بدولت بہمت واسطے شکار کے لالہ گوڑہ میں کہ وہ

موضع حاشیہ تال ملک بنا کیا ہوا منیت النسا بیگم عرف بی بی صاحبہ قمر کا جیسے رونق افزا ہوا کرتے

تھے چنانچہ جب دن کہ مشیر الملک بہادر دوسری ماہ ذیحجہ سنہ الیہ بیچ بارہ سو گیارہ میں پونا سے مراجعت

کرکے ان حضرت موضع مذکور میں تشریف فرما تھے وہاں سے برخاست کرکے داخل بلدہ گولکنڈہ ہوئے اور

سعد اللہ کو وہیں یاد فرمایا دوسرے روز مشیر الملک نے عماری بکمال احترام عزت کی پونہ تحفے لائے تھے

خود اسمیں سوار ہوا اسمیں مدار المہام سواری مبارک داخل بلدہ ہوئی اور مفصل بیان مراجعت کرکے آنے مشیر الملک کا

یہ ہے حیدرآباد کو پونا سے مراجعت کرکے مشیر الملک کے ایکھانی واضح ہو کہ ہنوز بندگان حضرت مفارقت سے

صاحبزادہ عالیجاہ اور برہم مزاج رہنے سے آزردہ خاطر اور فساد سے مزاج کے کسلمند تھے اللہ تعالیٰ اسنے

خوشی حاصل کی کہ دفعتاً عرضی خلاصی شیر الملک کی گذری اور کیفیت اوسکی یہ ہی کہ بخت نصیب سر سوا آباد ہوا او
اس
پنڈت پروٹھی حالت پتنگ بازی مین بالا سقف سے گر گئے منزل گزین تحت الثری العدم کا ہوا وقوع یہ
کی کے
حادثہ کے ریاست مین رشتہ داروں کی شور وشغب پر چار طرف سے دخل پایا اور نامہ نگار نے جو ایک معتمد معمر
آدمی کی زبانی سنا ہے یہ ہی کہ شیر الملک بہادر جو معمورہ دنیا مین چالیس آدمیوں سے ایک دیوان جہوٹے سے مکان مین
مقید ہے چونکہ نادہور اور خورد سال تہا طرف لہو ولعب کے مصروف پتنگ کا بیس سیاق اچھے اچھے پتنگ ہوشیار
اور تحفہ دور سے بہجوا کر صورت موافقت کی ڈالی اور کسواسطے ایماء سے معز الیہ کے راجہ سے کہا کہ آپ کس سے پتنگ
لڑائینگے آپکے مقابل آپکا ہمسر کون ہی اگر باجیراو کی طلب ہو تو ان دو آدمی قابل ہین نادہور اونادان ...
کہا نانا پہرنویس سنکر خفا ہوا اور ساکیا ... ہمین کیسے ... نانا کا نام ... لیا ... کیا ...
وہ سمجہا بعد بیت رد و بدل نانا نے کہا اگر وہ آئیگا اور تم دعوت کروگے تو بہتر ہے ... جگہ
کہا نانگیا کہ راجہ نے کہا کیون نانا نے سمجہایا کہ ادہر اگر تمہارا ... سلوک ... اور
بعزت ... خوش کہا کہ زندگی ... پتنگ بازی کے بالاخانہ پر ... غافل پاکر اپنے ... مین
سقف پر ... ایک خدمتگار دانف ... اور دیکر ... دور کردوں پکڑ لیا ... مین
ہوشیار
رہا اور دو خوشی ... اور روانہ ملک عدم ہوا اس شیر الملک سرداروں سے ... موافقت ...
ایکدن نانا پہرنویس سے کہا یا کہ ... سردار ... قید کرنیکی فکر مین ہین اگر تم اسکو باز رکہو
ہوتو یہان سے تہوڑی دور کوچ کرکے دیکہو کون کون تمہارا شریک ہوتا ہی ... غافل نہو کے سے ...
ناگاہ ایک دو ... کوچ کیا سردارون نے اوسکو نامرد کم جرات جانکر سمجہا کہ یہ بہاگا ہی رفاقت چہوڑ دی
وہ ... کو عمل انگریزی مین بہلا گیا اور اسطرف کو چند روز مین اجل طبعی سے مرگیا پس شیر الملک نے

دولت راو

دولت راو سیندھیا کو نوجوان اور نو عاملہ پایا اور سے نا اخلاص کی محکم کی ممتاز الدولہ معز الیہ کو قید سے

چھوڑ دیا اور یہ بھی پوشیدہ نہ رہے کہ عرصے مشیر الملک کی قید و بند میں استصواب سے ممتاز الامرا آدا اہل

خفیہ کچھ ہوا کرتی تھی اور جواب باصواب ملا کرتا تھا راجہ شام راج برہمن جو متصدی سرشتہ دفتر بیار حصوں

دفترات وغیرہ کا تھا اور وہ خاندانی ملازمت میں مشیر الملک کے مختار کار مالی و ملکی کے تھے چونکہ وہ رہائی اوس ارسطو فطرت کی

نہیں چاہتے تھے اور استصواب سے راے گہوتم راو برہمن ساکن گنگا کہیڑ کہ وہ طرف سے سرکار نامدار آصفیہ کے وکالت پر

پونا میں مامور تھے خطوط بندگی حضور جو وہاں لکہا کرتے تھے لیکن گہوتم راو کے خطوط جو مخفی معرفت موسی الیہ کی بندگان

ہر دوان کو پہونچا کرتے تھے مشیر الملک سے موافق ہو کر مخفی مطالب میں معز الیہ کے لاتے تھے اور مورد توجہ اون

ارسطو فطرت کے ہو کر موجود و مشیر رقبات کے تھے چونکہ مشیر الملک طالع ہمایون رکہتے تھے مآل کار یہ وقت سے

دولت راو سندھیا کو باعدہ اسند ممالک بیشتر و اندور پونا وغیرہ ممالک کے جو ایام سفر میں کہڑلہ کے جانے

رہے تھے مع رقم جو بیند صوبہ محمد آباد بیدر کو سرکار بندگان پر ادا ہے مسترد کر کے منتظر رہائی ہو کر خدم

کے تھے کہ فوج سرکار عالی مثل محمد سبحان خان بہادر وغیرہ نزدیک پونہ کے قریب چالیس پچاس ہزار جب حاصل

گرد آئے ارادہ سے ملازمت بندگان عالی کہ دولت راو سے وعدہ پر لوٹ آنے کے رخصت چند روز کی

لیکے معہ فوج کثیر پونہ سے نکلے اور راہی حیدر آباد ہوے اور بعد ملازمت کے حسب دیوانی پر سرکار عالی کے

سابق بدستور بکال و برقرار اور خطاب ارسطو جاہ بہادر مختار دولت آصفیہ پا کر محسود گردہ ممالک

ہوے غنی یار خان داروغہ عمارتخانہ کہ قدیم انکا سمجھا تھا مسموم ہوے اور جو جو رفیقین مشیر الملک

مثل چاند خان ساکن بیڑ رفیق یار جنگ مخاطب ہوے اور رسالہ سوار دکنا معز الیہ کو ملا اور محمد اسمعیل اور محمد حفیظ بسان

قصبہ بودن اسمعیل یار جنگ حفیظ یار جنگ خطاب پائے محمد اسمعیل کو خدمت منشی گری کی ملی اور محمد حفیظ

عرض بیگی قرار پائے اور رگوتم راو انجطار راجہ بند ہوا اور تمام کاروبار مالی و ملکی متعلقہ دیوانی قبضہ اختیار میں
راجہ منصوب کے آئے اور یہ بھی مخفی نہ رہے جو نکہ ممتاز الامرا اور باب خلاصی مشیر الملک کے زمانہ سازی سے ساعی
تھے اور عرضی مشیر الملک کی استصواب سے معز الیہ کے گذرنی تھی جیسا کہ گذر ارادہ شام راج نے عجب کام کیا ہر دو
مشیر الملک کے ایک نقل کہی اور ممتاز الامرا کو شہید ہو کر وا یادہ نقل یہ ہے نقل کہ ایک بادشاہ شکار کو گیا تھا
اتفاقاً ندی میں گھوڑا جا پڑا اور وہ گھوڑے سے جدا ہو گیا ایک نے سعی کر کے اوسکو اوس جانکاہ سے نکالا
بادشاہ نے بفور اوسکو مار ڈالا مصاحبوں نے عرض کی جہاں پناہ نے یہ کیا کیا محسن کو اپنے قتل کیا بادشاہ نے
کہا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو ہر وقت اوسکو دیکھ کر شرمندہ ہوتا یہ کہہ کر اونھوں اس لئے ذبح کر ڈالا تا وہ نہ رہے نہ میں
شرمندہ پس ممتاز الامرا ایام کی شفقت سے انکار نہ کی اور حضور سے دور ہو کر موضع کلیانی کو کہ
جاگیر اونکی تھی چلے گئے مدت العمر لباس درویشی سامان اغنیا تھا ان فراغبال و سعت حال سے گذرانے
اور وہیں اس جہان گذران سے گذرے پس سردار الملک کہ کانسی میان عرف اور محمد عظیم خاں پٹھان سے اتفاق
مرتبہ کے سفر کر لئے میں اور سازش سے صاحبزادہ عالیجاہ مرحوم کے محل اعتراض میں معمور کر لائے تھے خفی کہ حکم
حبس کا واسطے ان دونوں کے صادر ہوا سردار الملک تو اس بات سے کہ اصل قرابت امجد الملک بہادر کے تھے
یعنی جواہر انکی پسر الملک سے راست ہو جب شجرہ شمسیہ اور ہمشیرہ سردار الملک کی معز الیہم سے منسوب کے مطابق
منسوب نہیں حصین محروس رہے میر نصاب نام کہ بخشی فوج سردار الملک کا تھا باعث غدر و فساد کا ہو قرار
حبس کیا گیا مگر محمد عظیم خان نا موافقی سے امجد الملک بہادر کی تلوگو لگنڈہ میں مقید ہو کے اسدم ہندی پشیمان
دلدار خان جمعدار رفقا سے امجد الملک بہادر کے جمعدار بعزر کو حضور تک رسائی تھی کو شکر دار احاشیہ
وسان سے کیا کہ بہت مال و منال گھر میں محمد عظیم خان کے ہے مگر حسب ضبطی سرکار عالی کی حویلی اور دیہات

متعلقہ

متعلقہ اوسکے کئی اور بقدر اظہار خارجین نہ آیا مواخذہ اوسکا جمعدار جان سے منتہی ہوا آخر کار شفاعت
امجد الملک بہادر کی نجات حاصل کی اور محمد عظیم خان کو بھی بعد چند قید سے قلعہ کے نکالکر مشیر الملک نے ساتھ
متعلقہ نوشتجات نکالکر عالی کے سرفراز کیا کہتے ہین کہ اوس سال حیدرآباد مین محرم خوب ہوا تھا عاشورخانہ نہین
مشیر الملک پالکی مین سوار صاحبزادہ حضور سلیمانجاہ بہادر کہ انکے اعوشمن تھے روبرو بیٹھے ہوئے
جاکر نذر گذرانے پس آئی مابین مین میر امام نام ایک شخص چند رفاقتین زمینداران کرناٹک کے رہ کر مردانہ
سرہی سے ملک جنوبرویہ مین حیدرآباد کے علم بغاوت کا بلند کیا تھا اور اثر غارتگری و فساد اوسکا بلدہ سے
تین کوس کے فاصلہ تک بہم پہونچا تھا سردار الملک بہادر قابو سے دستگیر کر لائے نامبردہ چند سے
بہادری و ادائی سے ہاتھ بچکر نوکر رہا تھا اوسنے العراطراف و نواحیان کرناٹک کے جنگل و ویرانہ مین
گذرانا مین بعد احتشام جنگ پسر ظفر الدولہ بہادر نے قلت معاش سے تنگ آکر ارادہ جانے پونا کا کیا اور رخصت ہوکر
مانزول گئے تھے کہ ہیدونی سوار دن دلدار خان جمعدار کے حضور سے لوٹے کہ بہور نے اوسکے توم ہمدہ
سکا قتل کیا تھا آیا سے جمعدار بعد کے اشارہ او کلبرگہ کے مار لیا نعش احتشام جنگ کی متصل قلعہ بیدر کے
درگاہ مین شاہ خلیل اللہ بت شکن قدس سرہ مدفون ہے پس بابت مرہٹہ کے حضور طرف سے دولت راو کے
ارسطو جاہ کو پیغام اصطلاح کے متواتر صادر ہوئے کہ آپ بعدہ چند روز کار کے وہان جا رہے ہو پس جلد واپس آؤ
اور یتین کر دیر وہی حسب الاقرار اپنے بجا کر و بیست و نعل مین گذرانے تھے اور کی استیصال مرہٹہ کے تھے چونکہ ہونا
ٹیپو سلطان کا واسطے آمد و رفت جمعیت انگریزی طرف سے جیناپٹن کے مخل تھا اول اوسکا استیصال منظور ہوا
اور مصلحت کر کے میر عالم بہادر کو روانہ کیا چونکہ معز الیہم ارادہ اللہ سخت مرض سے فساد ہون کے حیران تھے اور
وقوع اس سفر طویل کے ناراض نہ اکثر کہتے تھے یہ تدبیر اونکے ہلاک ہونے کی ارسطو جاہ نے کی تھی پس

ارسطو جاہ نے فرودگاہ پر حشمت الملک کے جا کر تشفی کی اور میر عالم بہادر روانہ مقصود ہوئے اور سیالگانا جب
میر عالم بہادر وہاں پہونچے لشکر انگریز بہادر کا بھی طرف سے چنیاپٹن کے سرنگ پٹن پر آیا مقابلہ جدال
و قتال کا برپا ہوا آدمی طرفین کے قتل ہوئے چونکہ طالع ٹیپو صاحب کا یاور نہ تھا اور کیونکر ہو کہ وہ خود سر تھے آخر کار
سنہ ۱۲۱۳ بارہ سو تیرہ میں قتل ٹیپو صاحب کا ہوا پس اونہیں ایام میں بیا راجہ شاہ مراج معاینہ سے کینہ باطن
نفاق دلی ارسطو جاہ بہادر کے اندیشہ مند ہو کر رخصت پرستش بتخانہ دکن کی حاصل کی اور روانہ جانب مقصود
ہوئے پس وہاں سے جب فراغ ہو کر مراجعت کی اثنا راہ حکم ہوا کہ موما الیہ اپنی جاگیر کو ریمن ساکن
رہیں ایسا ہی عمل میں آیا اور بعد قتل ٹیپو صاحب کے ارسطو جاہ بہادر ہر چند کہ مخفی درپے استیصال مرہٹہ کے
مگر چونکہ بظاہر صلح تھی اس سنہ میں فوج انگریزی مع الحاق فوج سرکاری با سرکردگی سے راجہ
مہیپت رام کہیری کے کہ وہ متعدی لین موسو ریون کا تھا اور پایہ کا منصبی سے منصب عمدہ کو پہونچا
تھا واسطے امداد دولک باجیراو پیشوا بر جنگ ہولکر روانہ ہوئی بالاتصال سنہ ۱۲۱۵ بارہ سو
سترہ میں خبر آمد آمد جسونت سنگ ہولکر کی اشتہار پائی ارسطو جاہ بہادر فرط تشویش سے
تدبیر میں حراست قلعہ جات اور محالات سرحد کے ہوئے لکر خجستہ بنیاد پر آیا اور تحصیل
کر کے ہندوستان کو لوٹ گیا پس ارسطو جاہ بہادر نے ملک کرپہ کا اور دیہات وغیرہ تنخواہ میں
انگریزی لین کے دیکر مع الحاق جمعیت سرکاری واسطے استیصال مرہٹہ کے متعین کیا اور ارادہ
اس ارسطو فطرت کا یہ تھا کہ بعد فارغ ہونے تسخیر مرہٹہ سے ہندوستان میں حضرت کو لیجا کر بندوبست وہاں کا
کرے لیکن اسقدر فرصت کہاں وقت موعود حضرت کا آپہونچا تشریف فرما روضہ جاودانی کے
ہوئے روز انتقال اون جناب کے مشہور ہے ایسا شور و غوغا محل میں ہوا نزدیک تھا کہ شہر

تاراج

تاراج ہوا مشیر الملک نے طرفہ تدبیر کی کہ باعث اطفاے نائرہ فساد کا ہوا اور فرزندوں والا کی ساتھ وہمہ

بہن بیہجا اسی مدت عمر گرامی اور ریاست سرا سر عظمت مدت عمر ستتر سال ایام ریاست چوالیس برس ایک سال قبل

از وفات صلابت جنگ کے ورنہ حکومت انکی سن تمیز سے انکے ہی سبب انتقال اور تاریخ وفات اور مکان

رحلت و مرقد منور سبب انتقال مرض جسمانی تاریخ وفات سترویں ربیع الثانی ۱۲۱۸ سنہ بارہ سو اٹھارہ

مکان رحلت دار الریاست بلدہ حیدرآباد مرقد منور مکہ مسجد دیوار محل سرا کی توڑ کر جنازہ کو صحن مسجد میں

پائین بازو حضرت عمدہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے لائے امجد الملک خانخانان بہادر محمد اعظم خان خانخانان حاضر تھے

خان بہادر نے قبر میں اوتارا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ لقب بعد وفات غفران مآب ۞ آصفجاہ ثانی

نواب سکندر جاہ بہادر خطاب تیراہ کا بیان ۞ اسم گرامی اور خطاب اور اسامی والدین بنام میر اکبر

علیخان بہادر خطاب اول فولاد جنگ پہر سکندر جاہ اور بعد جلوس نظام الملک آصفجاہ ثالث ولدیت ولد دوم

غفران مآب میر نظام علیخان بہادر اسم والدہ مکرمہ تہنیت النسا بیگم عرف بی بی جی صاحبہ تاریخ و مکان ولادت

جلوس تاریخ ولادت باسعادت شریف انکا ماہ ذیحجہ ۱۱۸۲ سنہ گیارہ سو بیاسی مکان ولادت بلدہ حیدرآباد تاریخ

جلوس [illegible] ربیع الثانی مقام جلوس بلدہ مذکور ارکان دولت کلیان اول حالت صاحبزادگی

بیچ سیف الملک خطاب غلام مرتضی خان بہادر بنام المشہور بالی میاں ابن مشیر الملک بہادر بطن سے نواب بیگم

کلان محل بہادر سے دیوان کئے ہوتی غفران مآب نے شادی بالی میاں کی فرزند بیگم صاحبہ جو بہت اشجع

الملک شجاع جنگ [illegible] بہادر کے ہوئی تھی افسوس کہ جوان رو برو پدر کے انتقال کئے اور راجہ

سیت رام پیشکار جو کہ بعد جلوس ہوئے ہیں دیوالی کے سرکاری جمعیت سے جنگ کر کے اول آوارہ دشت

ادبار ہوا پھر ہندوستان میں جا کر ہولکر کی چاکری کی اور بعد جلوس اول مشیر الملک ارسطو جاہ بہادر نو مہینے

دس روز جو بعد انتقال بہادر مرحوم سوائے مالی میان سیف الملک کے اور خلف نرگئے تھے اور انکا انتقال
ہوچکا تھا اور دوسرے بھی فرزند نرینہ نرہے تھے مگر تین صبیہ جو بیگم ناکتخدا اور جہاں پرور بیگم صاحب کہ انہیں حضرت
غفرانمآب نے روبرو اپنے خواستگاری کرکے نواب سے شادی کی تھی یہ ہر دو بطن سے فرزند بیگم صاحبہ کے اور ایک
امت السلام بیگم منسوب شہسوار الدولہ غلام مصطفی علیخان بہادر برادرزادہ مظفر الملک اسد علیخان بہادر
سے کہ وے قدیم جاگیرداروں سے زمینداران بنگن پلی کے تھے اور بعد جدا ہونے رفاقت سے ٹیپو سلطان کی
ہمراہی میں سیف الملک کی ملازم سرکار دولتمدار کے ہو کر گرپہ وغیرہ در عوض تنخواہ فوج کے کامیاب و ممتاز تھے
رشتہ ہی دو ملکی امور ازدواج کا اس بلدہ میں اُن روزوں بہت تکلف سے جلوہ ظہور کا پایا تھا پس شہسوار الدولہ
بہادر رسالہ سے سواروں کو جاگیرات اور محالات سے تا مدت کے سرفراز و مباہی ہو کر پس مظفر الملک بہادر
تفویض ہونے گرپہ وغیرہ جاگیر جو جنکی عوض میں تنخواہ سپاہ انگریزی کے تا مسند میں جا اور ہمراہ تنخواہ انکی
لیکر روانہ بنگن پلی ہوئے اور وہیں انتقال کیا اور شہسوار الملک بہادر کو وقت انتقال میں تین پسر تھے کلان میر علی علیخان بہادر
شہسوار الدولہ ثانی دوم عباس علیخان بہادر بطن سے عفت مآب صاحبہ مالی میان اور سوم یکتار جنگ الی رضا علیخان
بہادر نے جلد انتقال کیا اور انکو ایک فرزند سید علی علیخان بہادر عسکر جنگ اور شہسوار الملک بہادر ثانی کو دو فرزند اول
سید محمد علیخان بہادر شمشیر جنگ اور دوم سید حسین علیخان بہادر امداد جنگ کو حضرت الطاف سے ایسے رئیس الملک
سلیمانجاہ بہادر اور کیوانجاہ بہادر دو صاحبزادے ایسے اعزہ میں انکے دے تھے خاندان میں اونکے کہیں
ہوا اور یہ بھی واضح ہو کہ شمس الملک کو چار تین محل تھے اول نواب بیگم مادر مالی میان دوم سرور افزا بیگم
کہ سرور نگر آباد کیا ہوا نام سے بیگم بہادر مرحوم کے ہمشیرہ ایک ہونا سے نکاح کر لائے تھے دولہا دادا کی
بیگم مشہور تین مذہب بہادر موصوف کا شیعہ تھا اس سے سلیمانجاہ بہادر اور کیوانجاہ بہادر بھی

۴۲۹

شیعہ مذہب رکھتے تھے اور اب اخلاف بھی اونکے اوسی مذہب پر ہیں اور سلیمان جاہ بہادر اونہیں نواب صاحب
کہتے تھے اور وہ مرشد زادہ کو قبلہ کہتے تھے اور یاد تاریخ انتقال ارسطو جاہ بہادر پور دہشت اور یہ بھی
مشہور ہی کہ بہادر موصوف بہت عقیل مرد ذی فہم و فراست تھے عالی ہمت و بلند ارادہ جس وقت اپنے
گھر دربار کرتے تھے دو طرف بچوان لگ رہتے تھے جب اسطرف متوجہ ہوتے تھے اسے میل فرماتے تھے
اور جب اودہر متوجہ ہوتے تھے اوسے شغل کرتے تھے جمیع بازیان کبوتر بازی پتنگ بازی مرغ
بازی بٹیر بازی بسبب رجوع ہونے کے پوشیدہ نرہے کہ بسبب اسکے امانہ طبیعت کے بتا نہ فعل عبث
داخل لہو و لعب عہد مشیر الملک کے ابوالقاسم میر عالم بہادر ہوئے کل ایام دیوانی بہادر مذکور نے تین برس الکیسون
شوال روز جمعہ سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تیئیس کو راہی عالم قدس کے ہوئے اول ایدک زمانہ میں کیا خیر باقیات اور سرائین
منزل بمنزل واسطے رسائی تعیم مسافر کے احداث فرمائے اور حسنات کثیر باقیات صالحات سے
حاصل کیے اور سوا اسکے ایک خانہ باغ بہت وسیع عمارات عالیہ واسطے سیر تفریح مزاج بلکہ واسطے
پرورش عام رعایا درست کیا کہ اون روزون قحط سالی تھی بے سرمایہ لوگ مزدوری کر کے تاسیرت کا
حاصل کرین تعمیر فرمایا صاحب قلم معاملہ فہم عاقل روزگار ذی تدبیر سلیقہ کردار اور سورجونت پیشکار
جسے صاحب مرحوم بعد فوت سورجونت راجہ چندو لعل جو پیشکار سپاہ پاگاہ متعلقہ شمس الامرا بہادر کے تھے راجہ الکتین
برادر عمزاد کو اپنے نایب کر کے پیشکار سرکار دولتمدار ا در بعد میر صاحب موصوف کے میر دوران فرزند نے
اونکے رو برو قبلہ گاہ کے رحلت کی تہی میر الملک چند یار خان بہادر کہ نسبت دامادی کی میر صاحب مرحوم سے
رکہتے تھے مامور بکار ہوئے اور راجہ چندو لعل پیشکار جمیع مقدمات مالی و ملکی کے مختار پردگیان حرم محترم
تارہ بیگمات جہان پرور بیگم بنت سیف الدولہ عرف مالی میان ابن مشیر الملک اعظم الامرا ارسطو جاہ کہ خود

بدولت حضرت غفرانمآب جشن شادی مین انکی مبتلا تہے آپنے شادی سرے ترک دی اُنہین سے فرمایا فضیلت
النسا بیگم عرف چاندنی بیگم صاحبہ رفعت النسا بیگم نجیب النسا بیگم اور خواص محلات بکثرت اولاد امجاد کا بیان
ضمن بہت گذر گئے جو سن تمیز کو پہونچے نور اول نیر سپہر جاہ و تمکین ناصر دین مبین میر فرخندہ علیخان
بہادر المخاطب ناصر جنگ ناصر الدولہ بہادر پیشگاہ سے غفرانمآب دادا حضرت کے بطن مطہر سے فضیلت النسا بیگم
عرف چاندنی بیگم صاحبہ کے سن بلوغ و سابعہ قبلہ گاہ جانشین مسند ہوکر بہت جلدی فرمانروائی کی جسکا تذکرہ ہوگا
دوم مہر سپہر الدین علیخان المخاطب صمصام جنگ صمصام الدولہ بہادر پیشگاہ سے غفرانمآب دادا حضرت کے
یہ بہی بطن سے فضیلت النسا بیگم عرف چاندنی بیگم صاحبہ کے خوش سلامین مدظلہ العالی بہت حسنا و منتظم اپنے
کارخانجات کے علو ہمت بلند مزاج بے شرو بے فساد جیسے کہ عبادات الٰہیات سے ہوئے اطوار جوک کی
حویلی مین دل لگی اپنی بنائے عمارت وغیرہ سے کرتے رہتے کبہو بھی کی تمنا سے آزردہ خاطر رہتے حاکم وقت سے
راضی برادران و ارکان دولت کے موافق آپ اللہم زد کثیر الاولاد ہین بیٹے پوتے بہت سوم میر کو علیخان بہادر
المخاطب مبارز جنگ مبارز الدولہ بہادر پیشگاہ سے غفرانمآب دادا حضرت کے یہ بہی بطن خاص چاندنی بیگم صاحبہ
موصوفہ کے آپ ایام زندگی مین اپنے تین بار راہی قلعہ گولکنڈہ کے ہوئے اول وقت شجاع عمدۃ الامرا کے
اپنی حویلی سے جو انوار جوک مین واقع ہے بسبب واقع ہونے جنگ مردم ہمراہی اور فوج انگریزی کے تا دیبا
داخل قلعہ گولکنڈہ کے ہوئے چنانچہ شرح اسکی یہ ہے کہ تیرہوین ماہ رمضان سنہ ۱۲۳۰ بارہ سو تیس مین فیمابین
مردمان ہمراہی اور جوانان سپاہ انگریزی ایک خیاط پر مناقشہ ہوکر یہ نوبت ہوگئی کہ جمعیت انگریزی نے حویلی پر
چڑہائی کی توپ گولے سر کیے خود نے اسی جنگ مین بڑی جرات کی بنگلے مین کرسی پر برآمد ہوکے گولیان گولے
بندوقین و اتواب کے چل رہے تہے بہت بے پروائی سے بے خوف و ہراس اپنے ہاتہ سے تیر لگاتے رہے

حتی کہ جمعیت مذکورہ بعد قتل و کشش چند آدمیوں کے واپس چلی گئی حضرت نے اصحاف رما کر دار الریاست بلوالیا
چند اپنے پاس بہر بنا بر مصلحت اور بے مقتضائے وقت کے روانہ قلعہ کئے ہر مرد و زن کو کمال رنج ہوا صمصام الدولہ
بہادر اور ممتاز الدولہ بہادر اور بخشی بیگم صاحبہ بڑی والدہ کہ یہ اونکے اعوشمین بچے ساتہہ ہوئین اور چاندنی
بیگم صاحبہ بہادر حقیقی خدمتمین حضور کی رہے ارباب تواریخ نے تو اسیقدر لکہا ہے اور حقیقت حال مفصل راقم نے
جو دیکہے ہے معتمد آدمیوں سے سنا ہے یہ ہے کہ اول فیمابین شکوہ جنگ اور کسو گوسائین کے لین دین تہا ایکبار
گوسائین آبیٹھا اور ایسا کہا کہ جبتک ہمارا روپیہ پایجاہو کا ہم اسکو جانے نہ دیگا اور چلتے وقت
حایل ہو گیا مگر از زیادہ ہوئی نوبت ہتیار کی ہوچکی کسونے قرابین جو سر کی گوسائین مارا گیا لاش اسکی
نکالکر باہر ڈالدی ہے بقوم اسکے اکر جمع ہوئے مہاراج کو اطلاع ہوئی مہاراج نے اوسی وقت لاش تو اوٹھوادی
بعد جسنکر داس سے کہا تم شکوہ جنگ پاس جاؤ اور زر جسکا دینا ہے وکناٹ کے گوسائین کا کہا نکلتا ہے دریافت
کرو جسنکر داس ہاتی کے سوار مع جمعیت آئے شکوہ جنگ کے لوگوں نے جو دیکہا دروازہ بند کر لیا یہ کہے
دروازہ کہولدو وے بولے اگر تم واسطے دریافت کے آئے ہو تو یہ لوگ اسقدر کسو واسطے اگر تنہا آتے ہو
تو ہم کہڑکی کہولدیتے ہین اور جسنکر داس خوف اپنی جان کا تہا چاہے کہ رفقا اپنے ہمراہ رہین کہے
کیا مضایقہ ہے یہ لوگ واسطے حفاظت ہمارے ہین نہ واسطے جنگ کے چونکہ اندیشہ طرفین مین زیادہ تہا وے
دروازہ نکہولے جسنکر داس فیلبان سے کہا اسنے ہاتی کو اشارہ کیا ہاتی نے اپنا سر دروازہ سے ٹکرا کر
جو زور کیا چول ٹوٹ گئی کواڑ کہل گئی لوگ سب اندر دہس آئے قتل و کشش ہوا مہاراج نے سنکر سبکو
واپس بلوالیا جبکہ شکوہ جنگ سمدہی فریدون جاہ بہادر کے تہے شادی علی اللہ خان بہادر انکے فرزند
کی صبیہ سے فریدون جاہ بہادر کے ہوئی تہی حضور کو جو اطلاع ہوئی آپ ناخوش ہوئے اسواسطے

تھا اور حکومت فکر ہوتی اکثر اندیشہ کیا کرتا ہے مبارز الدولہ بہادر سے جو سازش کرتے دریافت سبب بہم ہوتے
اور یہ کہا کہ ہمارا بھی خیال یہ گیا کیا مضائقہ ہے یہ سنکر وہ اس کو کہ مکان موتی الیہ کا زیر سایہ حویلی بہادر موصوف
کے تھا اور ہمیشہ روبرو سے دروازہ کے آمد و رفت تھی ایک دن لوگوں نے صاحبزادہ کو پکڑ لیا اور اندر جا کر قتل
کر ڈالا آخر رفتہ رفتہ گذشت اسی اثنا میں ایک جماعت ساکن علاقہ سرکار عظمت مدار کو کہ ہمراہ موسیٰ صاحبزادہ
ڈیوڑھی میں لا بٹھایا جب اوسکی درخواست ہوئی مبارز نے طلب کیا لوگوں نے صاحبزادہ کے نہ دیا سارا حال
حضور میں عرض کر دیا گیا ایسے حرکات نا ملائم مردمان ہمراہی صاحبزادہ کے [illegible] سرزد ہوتی ہیں خداوند مالک
میں حکم ہوا بند و بست کرو اسقدر اجازت پر واسطے رخصت دادن کے [illegible] اگر جماعت انگریزی کی
حویلی کے دہلی دروازہ سے اپنے جلوخانہ میں لا کر ڈیوڑھی پر صاحبزادہ کی روانہ کی ذہن میں یہ تھا اطراف
پہرہ بندی کر دینا قتل و کشش مگر ہمراہ [illegible] جو میں سپاہ مذکورہ سلطان عالی کے گذرنے کو نکلکر
ذرا بیٹھے سیر کیں اور نکل گئے بمجرد ہوتے [illegible] دولت سرای سپاہ تلنگ کی عقب [illegible] کو [illegible] کا تماشا
اس گمان سے کہ اسمیں سپاہ صاحبزادہ کی ہوگی گولے توپ کے مارے صاحبزادہ نکلے پر اگر [illegible] آسمیں
ایکطرف کو گرا [illegible] دیتے وقت یہ جو سرکا توپ لگ گئی اور [illegible] میں ایک [illegible] صاحبزادہ کا
افسر میں [illegible] بنگلہ کے سمجھا ہوا تھا [illegible] کام اوسکا تمام کیا سننے
اوسے [illegible] تمام ہو گیا کہ [illegible] توپ [illegible] حضور نے آواز [illegible] فرما کر [illegible] آواز توپوں کی
شبہ میں کیسی یہ [illegible] سرکار سے جمعدار دو راسے سپاہ انگریزی کو حکم دیا دونوں آدمی [illegible]
سماتے ہوئے مستعد ہوئے رات ہوگئی جلوخانہ میں رہے صبح [illegible] کے دروازہ سے چلے گئے اور صاحبزادہ روانہ
قلعہ بعد چند روز کے پھر حضور نے قلعہ سے یاد فرمایا حویلی عالیجاہ بہادر مرحوم کی رحمت کی [illegible] و فرودگی

اگر داخل

اگر داخل ہوے چونکہ جسونتداس کہتری ہم قوم راجہ چندولعل بہادر کا تہا اور متصل قتل مومی الیہ کے مقدمہ
گذشتہ وقوع مین آیا بموجب گفتار ارباب سیر و تاریخ خلقت کو مظنہ ہوا کہ ایما سے راجہ چندولعل بہادر کے
ہوا نامہ نگار نے رشید الدین خانی مین لکہا ہی ایسا نہین بلکہ راجہ چندولعل نے بہت تا طلب صاحبزادہ کے سعی بلیغ کی
ہی اور جلد وہ مین اوسکے مقاصد عالیہ سے کامیاب ہوے بہر عہد مین برادر بزرگ غفران منزل نواب ناصر الدولہ
بہادر کے اکثر اہل تنخواہ کی بڑی دقت سے مع رفقا اور سپاہ اپنے بہت شان و شکوہ کے ساتہہ گہوڑے کے سوار
ہوکر تمام مرد آدمی بکر راہی قلعہ مذکور ہوے اور کوئی اہل قرابت سے اس دعوے شریک ہوا ایام اقامت وہان کے مین
دوایل مین چند عرصہ تک تنخواہ ماہ بماہ پہونچی گئی بن بعد کچہ چڑہ گئی تہی اس اثنا مین طلب خزانہ کی ہوئی اور
جمعیت سرکاری صرف خاص واسطے حفاظت راہ کے متعین وہان مفسدون نے انکو سمجہایا کہ خزانہ لیجانے دینا
مناسب نہین اگر خزانہ روانہ ہوا تو آپ پر قید شدید ہوگا اور تنخواہ موقوف پس بکہنا بد معاشون
اندرون قلعہ اور لنگر حوض اور درگاہ حسین شاہ ولی واسجد آباد کی ہوئی ایسے پانچ ہزار آدمی ملازم ہوے ہونگے
بہر دستہ الیسی ناکارہ سپاہ کے تابع خزانہ ہوے اور توپین ناکون پر اندرون قلعہ کے نصب کردین اول روز
چوبدار طرف سے حضور کے آیا اور پیام کہا کہ دعا ارشاد کی ہی اور پیام فرمایے ہین کہ ہم نے خزانہ طلب کیا
ہیک رد کو نہین آپ جواب منافقہ ایسا دے کہ جبتک سند دست ہماری ماہوار کا نہوگا خزانہ روانہ نہوگا
پس جمعیت مذکورہ بالا صرف خاص کی آئی اور داخل قلعہ ہوکر خزانہ کا محاصرہ کیا یہ لوگ بہی اپنی اپنی جانثار ہو
بیٹہے حملہ روہیلے سو لوگ عرب ستر جوانان لین ایک سو مرد آدمی قدیم ساتہ ستر سوا کے نونگیداشت
اسقدر سپاہ صاحبزادہ کی تہی جب بات آٹہہ روز گذرے حکم الوال کی جمعیت کو ہوا جمعیت سرکردہ ہاتہی
جمعیت لیکر مابین گنبدون سلاطین کے آ اترے صاحبزادہ کو جو معلوم ہوا فرمایا اب لوگ کمر مین کہول ڈالو

سرکار کمپنی بہادر بہم پہنچا رہیں باندھے سرکار کمپنی بہادر سے ہمیں مقابلہ میں مقبول صاحبزادے آصف جاہ بہادر کا
وزیر سپاہ کشتی کی تھی سرکار کمپنی بہادر کی بیعت کیا نام انگریز کا پاس صاحب [illegible]
دے بولے اپنا مدعا کیا ہے کہلا [illegible] چاہتے ہیں ہم اطاعت [illegible] ہم [illegible]
بیٹے ہوئے خزانہ تو اوس نے بہار ہوکر چلا گیا اور بعد آٹھ روز کے صاحب بھی [illegible] کر جاتے
پھر بعد عرصہ چند کے چاندنی بیگم صاحبہ دیکھنے کے جا کر وہیں طرح اطاعت کی والی معاف [illegible]
ایام میں حضور روتی اور [illegible] مگر ہوئے والدہ ماجدہ کو یاد فرمایا [illegible]
غلام ذکر سارا [illegible] کا [illegible] بیگم صاحبہ [illegible] ایک [illegible]
اوس کے بعد میں [illegible] حضور [illegible] تو وہ [illegible]
میں منگوائی ہوئی [illegible] اجمیر [illegible] داخل [illegible] صاحب کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
باشندہ [illegible] والی [illegible]
[illegible]
پہنچ سکتا ہے صاحبزادہ پاس [illegible]
ہوئے گردش [illegible] سرکاری [illegible]
الغرض [illegible] تاریخ ماہ رمضان سنہ ۱۲ بارہ سو [illegible] الامراء [illegible]

سرکار

سرکار بخش کو بعد غسل و کفن کے قلعہ سے باہر نکلے باہر باہر شہر سے لاکر حوالی مین درگاہ شاہ برہنہ صاحب قدس
سرہ کے دفن کیے بہت سی جرات عالی ارادہ قدرشناس صاحب سلوک سخی مزاج رعب داب مثل رعب وداب شہزادگان
والا تبار فلک [illegible] گیتی ستان کے وجیہ بردل عزیز ملازم اونکا بلدہ مین ہرجا مکرم محترم موزون مزاج
روزہ دار نماز گذار [illegible] اونکو چھ خلف تھے اول میر نظام الدین علیخان بطن سے روبکار ہو کے
صاحب خدا لائق [illegible] حضرت سکندر جاہ بہادر کے حضرت نے انہین آغوش مین لیا تھا
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] ہو کر قضا کیے دوم میر احمد علی نام آغوش مین جمال النسا بیگم
حقیقی بہن صاحبہ [illegible] والدہ حال دوسرا مین بیگم صاحبہ چھوٹہ مرحومہ کے رونق افروز مین سوم میر
[illegible] علی بطن سے [illegible] کے خلاف [illegible] حقیقی و رضاعی کے خون مین گرفتار قید ہو کر
[illegible] مین [illegible] جنگ گلو جان بخشی پر بہو اور پسر چہارم
اور پنجم و ششم [illegible] علی بطن سے [illegible] کہ جہانگیر علی بطن سے امراء قوم کے میر فتح علی
بطن سے [illegible] بیگم بطن سے [illegible] افضل بیگم بطن سے متمتاز ہو کے نجیب النسا بیگم بطن
سے [illegible] کے [illegible] محل مین [illegible] سلامت مین فقط چہارم میر بادشاہ عرف میر تفضل علیخان نام
سیف الدولہ بہادر [illegible] بیگم صاحبہ کے دعوی ریاست کا رکہتے تھے بعد جلوس
بہادر [illegible] کے [illegible] واسطے تہنیت اور ملاقات کے حاضر ہوے پہر مہاراج راجہ چندولعل بہادر نے
شادی مین [illegible] پرشاد بہادر ابن راجہ مہاراج بہادر بالا پرشاد کی صفائی کی [illegible] ملازمت کا بابا
آخر کار کمال [illegible] سے [illegible] حال حضور فیض گنجور کے ظل العالی [illegible] رضوان کے ہوئے چنانچہ [illegible] وقت
انتقال محب کار نمایان [illegible] مین کی تنخواہ بابحال کردی اور اکثرون کو ہزارون روپے زیادہ

قدر خدمت سے انعام فرمایا نہایت متشرع دیندار ریش بڑی اونکو ایک پسر شرف الدولہ حشمت جنگ

سے وا دار اب سلامت ہین اور ایک دختر بادشاہ بیگم بنجم منور الملک محتشم جنگ میر منور علیخان بہادر نواب ناصر الدولہ بہادر

اپنے عہد مین تا دم زیست اونکے گرتا بعد اولی مرۃ بعد اخری جلوس نے ہر ہو قدوم میمنت لزوم سے انکے عزت

افزا کاشانہ معز الیہم رہے پر انکا عالیشان تیار کروا دیا پہر حویلی بنی خانگی جو متصل تہی وہ بہی عنایت کی

بعد جب مکان بہرام الدولہ کا خرید اوہ بہی اونہی کو دیا خصوص مرض الموت مین منور الملک بہادر کے کئی بار

عیادت قدم رنجہ فرمائے اور سب برادران اور ہمشیرہ دونون کو واسطے بیمار پرسی کے بہیجا چنانچہ بار بار

دیکہا ہے بہت عالی دماغ عالی حوصلہ مزاج ایسا تہا ہر سے برادران بزرگ رکہتے تہے کلاں صاحب خلق حمید

دولت اور برادران خورد و بزرگ بیگمات محل سے موافق رسم حسب دعا کیا ہر موقع حصے عید و سالگرہ

سب جاری پاس اون سے راضی جانورون کا نہایت ذوق اچہے اچہے جانور خوبصورت خوش الحان جنگلی

خرید کے عمدہ عمدہ سب موجود علم کا شوق چنانچہ اکثر و بیشتر راقم سے درس کتابین علم ریاضی کی پڑہی تہین

جنابکو پانچ پسر دو دختر ہین منتظم جنگ بہادر ہیبت جنگ بہادر دلاور جنگ بہادر استحکام جنگ بہادر رستم

اللہ بیگم سے اور میر حشمت علی بطن دیگر سے شادی ایک دختر کی ابن ذو الفقار الملک بہادر کے

نقد و جنس سے شریک برادران ہوکر میر ناصر علی پسر منور جنگ کے بیٹے سے کر دی ایک

ششم ذو الفقار الدولہ بہادر جنگ میر ناصر علیخان بہادر ناظم منیر الملک بہادر ان دونون بہائیون

اتفاق بہا محل مین ایک جا ملے اور جب حضور نے علیحدہ کیا میر علیخان کی حویلی مین

ایک ہی مکان مین دو قطعہ کرکے رکہا اور چونکہ ان ہر دو برادر کو خود بہت دوست رکہتے تہے کبہی کبہی رونق

افزا ہوا کرتے تہے پہر ناصر الدولہ بہادر نے بہی چونکہ انکو مین ہر دو برادر کو لیا تہا اور بنام صاحبزادگی

تن عہدہ

ہیں عیدین وغیرہ کو بیروانگی سے یاد فرمایا کرتے تھے بعد جلوس ویسی ہی عنایت جاری رکھی گہر انکے تشریف فرما ہوتے اور جب وے دونوں بہائی تنگی سے اس مکان کی تنگ آکر معروضہ کیا نور الملک بہادر کو ایک مکان تو اور جوکمیں مرحمت کیا اور ذوالفقار الملک بہادر کو بادشاہی حوکمیں ذوالفقار الملک بہادر کو ایک پسر ہفتم قطب الدولہ شیر جنگ میر محمود علیخان بہادر بطن سے رفعت النسا بیگم کے لاولد تھیں برس ہو صاحب شرع ونقوی تھے مگر چونکہ صاحبزادے تھے معدود والے انسان تھا پتنگ کا ذوق نہایت بٹیر بازی بھی کیا کرتے ہے ہشتم قمر الدولہ سرور جنگ قمر الملک میر د اور علیخان بہادر بطن سے زہرہ خانم کے یہ بھی لاولد ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۸ بارہ سو اٹہتر ہی میں دہوکے سے حقہ بیان کے مسئل کی گولیاں کہا کر مرگئے نہم مظفر الملک مظفر الدولہ میر فتح علیخان بہادر بطن سے نجیب النسا بیگم کے کہ ہنوز نجیب النسا بیگم زندہ ہیں یہ جاہل مزاج تھے طبیعت میں انکے فساد مذہب اہل السنۃ کا اختیار کیا تھا لباس روسونکا پہنا کرتے تھے محرم میں بیجا کبھی خلاف دستور اپنے خاندان کے آبدار خانہ اور کبھی گلے پر سقہ بنا کرتے تھے عرس میلے میں بھی بہیس بدلکر پہرتے تھے اور لوگ جان لیتے تھے کہ یہ صاحبزادے میر فتح علیخان بہادر ہیں ایکبار عصر میں عوام کو روسلونکو جمع کرکے صورت فساد کی بپا کی تھی خیر گذری یاہر عہد سعادت مہد میں حال حضور خلد اللہ ملکہ کے آخر وقت لوگوں کے نواب مختار الملک بہادر مدار المہام کے ہاتھ سے ناحق ایک جنگ کئے چنانچہ بیان اوسکا آویگا بیس برس اوامکان ونفسا بیماری سے لقوہ وفالج کی رہ کر لوزد خلد کے ہوے اونہیں ایک فرزند ہیں فقط دس دختر اول جمال النسا بیگم سب سے بزرگ منسوب شجیع الدولہ حاکم صورت سے لاولد دوم کمال النسا بیگم منسوب افتخار الدولہ ابن ممتاز الامرا سے یہ بھی لاولد ہر دو صاحبزادیاں بطن سے چاندنی بیگم صاحبہ کے سوم نامدار النسا بیگم منسوب ابو القاسم ایک منصبدار سے کہ شوہر انکے گذرگئے بیوہ ہیں چہارم غفور النسا بیگم

ہنوز نا کتخدا اب ضعیف ہوگئین ہین یہ ہر دو بطن سے جہان پرور بیگم صاحبہ کے ہین ہشتم سلطان النسا بیگم المعروف سلطانی
بیگم بطن سے وزیر النسا خانم کے منسوب بشیر الملک بہادر ابن امیر کبیر شمس الامرا بہادر سے کہ بعد انتقال شوہر دار
الریاست مین جاری ہین دہین انتقال کیا بعد انتقال حکم تجہیز و تکفین کا امیر کبیر شمس الامرا بہادر کو ہوا بہادر
معز الیہم نے پہلو مین شوہر کے بڑے تکلف سے جنازہ بہجا کر دفن کیا اور بہت مغموم ہوئے نہم عصمت
حشمت النسا بیگم صاحبہ قبلہ عقد ازدواج مین وقار الامرا اقتدار الملک محمد رشید الدین خان بہادر مد ظلہ العالی امیر کبیر
شمس الامرا بہادر کے ہفتم بخت افروز بیگم بطن سے نعمت النسا بیگم کے ہشتم نور افروز بیگم [illegible]
کے زوجہ دلاور بادشاہ نہم خضر النسا بیگم عرف قدر النسا بیگم منسوب شجاعت علیخان عرف ستگی بادشاہ
فخر النسا بیگم سے دہم نورجہان بیگم عمر رسیدہ ہوکر عین حال حضور تا کتخدا انتقال کین اور [illegible] ہو
نہ رہے کہ اسما و تعداد اخلاف و اولاد گرامی حضرت الاقدس [illegible] نامہ نگار نے رشید الدین خانی
مین جو وقت انتقال زندہ و سلامت تھے رقم کیا ہے اور جو [illegible] ہو چکے اور بالغ و عاقل
ہوئے ہین بموجب شجرہ آصفیہ اور دوسری تحریرات سے تحقیق کرکے لکھا ہے رعایت حسابات
کی نہین کی ہے [illegible] اختلاف نہین ہے چودہ [illegible] ایران [illegible] اور روم [illegible] ایران
فتح علیشاہ قاجار [illegible] محمد شاہ ابن فتح علیشاہ [illegible] کابل [illegible] حکومت
دوست محمد خان کی اور روم مین [illegible] ہند کے حکام کا بیان [illegible] اول عالمگیر بادشاہ
ثانی کلکتہ مین اول ولزلی صاحب بہادر بعد کارنواس صاحب بہادر [illegible] لارڈ منٹو صاحب بہادر ۱۲۲۸ [illegible] ہیسٹنگس
لارڈ ہیسٹنگس صاحب بہادر ۱۲۳۹ [illegible] ایمہرسٹ صاحب بہادر ۱۲۴۲ [illegible] بنٹنک
مٹکاف صاحب بہادر کہ ایلچی گری پر حیدر آباد کی تب بلدہ [illegible] رخصت ہوکر دہلی مین [illegible]

کر دیکھا یا [illegible] میں لارڈ ولیم [illegible] بہادر [illegible] ۱۲۴۹ [illegible] بارہ سے

اور [illegible] الدین [illegible] فرزند معز الملک [illegible] اور [illegible] اعظم [illegible] طرف جلی

[illegible] ناصر الدین شاہ کا [illegible] ملک کو طلاق [illegible] بیگم [illegible] نام کو اپنے

لگا [illegible] میں [illegible] کم [illegible] ہوا افضل بیگ [illegible] میں آیا بلکہ بہت سا روپیہ

[illegible] الدین [illegible] دکن کے حکام کا بیان

[illegible] ابراہیم [illegible] خان [illegible] الف خان

[illegible] خان کا احوال [illegible] رستم خان بہادر [illegible] بہادر

خان [illegible] شرف ملازمت [illegible] حاصل [illegible]

[illegible] خان بہادر [illegible] الف خان بہادر

[illegible] اعظم خان بہادر [illegible] انتظام [illegible]

[illegible] سرگرم اطاعت ہے

اور [illegible] خان بہادر [illegible] مظفر خان فرزند [illegible]

[illegible] سب کے ساتھ سلوک

[illegible] عبداللہ خان بہادر [illegible] روپیہ

[illegible] سفر [illegible] الکہ لوگوں کو

[illegible] خان [illegible] کرتے ہیں [illegible]

[illegible] بادشاہ کے امیر الامرا والا جاہ

الملقب امیر الہند فرمانروائے ایالت گجرات ابن انور الدین خان پسر عظیم الدولہ پسر کربانک ابن محمد علیخان ہوا ہین
بالجملہ اواخر ہشتواد ناگپور مین بالا راجہ ابن رگہوجی ثانی گور مین بعد رگہوجی اپا صاحب ابن نانا صاحب ابن مودہاجی
بعد گرفتاری مودہاجی الیہ کے اور بعد ضبط ملک و املاک طرف سے سرکار کمپنی بہادر کے رگہوجی ثالث ابن رگہوجی
ثانی ماون لاک کے ملک کا مختار اور قوم ہولکر سے جسونت راو ہولکر بعد سنہ ۱۲۲۱ بارہ سو اکیس کے مصالحت
سے افسران نصرت شعار عظمت مدار کے نواح ہند مین پانچ برس ایک جا ساکن آسودہ حال
رہکر سنہ ۱۲۲۶ بارہ سو چھبیس مین فوت ہوا پس بیٹا اوسکا ملہری راو ہوا اور وہ طفل تھا اصل کار ون کے
اسکے وقت جنگ ہونا افسران کے ... عہد شکنی کی مالکم صاحب نے اول شکست فاش دی پہر ...
... کرکے نصف ملک حاصل کر لیا اور قوم سیندہیا سے دولت راو لا ولد ... بعد راجی کا بیٹا ... کا
راجی مذکور ہندو راو برادر دولت راو کا ... عالی ... سال سے حسین ... ہوئے ... سے
مشیر الملک کی الکتاب علی ... سلطنت ... ہوئے ... سفر ... کو
سر برکت ... سفر ... مراد ... گیارہ سو ...
مین واسطے مرہٹہ کے حسب الامر سیندہ راو ... ہوکر ...
پیشکش لائق کے مراجعت فرمائی اور بعد انتقال حضرت غفران مآب کے ... فارغ ہوکر
ہر چند کہ عام خلقت کو منظور خاطر تھا کہ میر سبحان علی ... فریدون جاہ بہادر کہ ہم شکل و شباہت والد
بزرگوار کے ہین وسادہ نشین ہون اور اونہے خواہش بہی تہی اور اینکو مقتضائے زمانہ کے کہ آپ پیش دور اندیش
تہے نامنظور مگر التماس و التجا سے امرائے دولت و اہالیان سلطنت و صوابدید مشیر الملک کی
بیسوین تاریخ ربیع الثانی کی سنہ ۱۲۱۵ بارہ سو پندرہ مین مسند ریاست پر جلوہ آرا ہوا اور بعد مسند آرا

ہونے

موئے ریاست میں جادہ مستقیم پر ثابت قدم رہے وہی دستور العمل شعار اپنا کیا اور مستورات محل کے
باب میں ناروا دار کسو کی اذیت کے ہوئے تمام معاملات جزو کلی جو عہد سے والد بزرگوار کے جاری تھے سر مو تجاوز
نہ کیا علیحدہ معلوم معمولی قدیم بحال رکھے ہر ایک برادروں کو اپنے اپنے کارخانجات دیہات و مقطوعات و
تعلقات و مواضع و مدد معاش ہمراہی وغیرہ کا مختار گردانا اور بے تکلیف کسو کے ہوئے بلکہ ایسا سلوک برادرانہ
جاری رکھا کہ سب مطمئن اور شاد کام رہے ارکان دولت میں تبدیل و تغیر کسو کا اختیار اپنے نہ فرمایا ہر چند کہ
مشیر الملک مدام الحیات اپنے واسطے سر رشتہ کارخانہ نواب شمس الامرا بہادر کے تصور کیا مگر خود بدولت نے بدستور
مسالک بحال و برقرار رکھا اور بعد انتقال مشیر الملک کے نظم و نسق ملک کا تجربہ کار خلقت کو حیدرآباد کی
ہر چند کہ دشوار معلوم ہوتا تھا مگر صاحب عالی جناب خود مندی سے اپنے سب امر ریاست کو اپنا کر کے
بذات خود کارندہ امورات ریاست کے رہے اور طمانیت نامے سب کو عنایت کر کے مستقل و برقرار فرمایا
اور دیگر کا جو قدیم جاگیر مشیر الملک کی تھی بدستور ان کی بحال رکھا اور چونکہ اس ریاست میں رسم
قدیم سے تھی کہ مدار المہام کے دیوان برگزیدہ کار دیوان برمی گردد امرا جو شامل ہوئے
مشیر الملک کے تھے اپنے قدیم کاموں پر مامور و سرگرم رہے ازانجملہ رگھوتم راو اور راجہ اندر کہ کارپردازیں
مشیر الملک کی جملہ متعلقات دیوانی و ملکی سرکار کے مختار تھا اور ہر ایک کو بواسطہ ہم قومی اور قرابت کے
جمل معاملات میں دیگر موجب ترقی مناصب عہد صاحب اکثر کا ہوا خصوص صاحبان او برادر نسبتی کو اپنے
کارخانہ پر نواب شمس الامرا بہادر کے مسلط کر کے لکھا ہے کہ خلایق کو ستمگار اہل اسلام سے بد سلوکیاں
کرتا تھا اور فرط غرور و عجب دولت سے ہتک حرمت اور خونریزی میں شرفا کی اقدام کرتا تھا علاوہ
ازیں صاحبان انگریزوں سے بھی ناموافق باوجود ان خصایل ناپسندیدہ کے جب دیکھا کہ مشیر الملک

گذر گئے اور امر جلیل القدر دلوانیکا معطل ہی طرح سے دیوانیکی مبلغ خطیر پیشکش حضور کا قبول کرکے دربار

کی حضور موافق معمول خاندان آصفیہ کے اگرچہ بظاہر عنایات حال پر موصی الیہ کے جاری رکھتے تھے لیکن چونکہ

ناشایستہ اطوار سے نامبردہ کے مطلع باطن مین ارادہ دفع کا تہا جب ماہ رجب سنہ الیہ مین لم سے سارتین مرتبہ

کے صاحبان انگریز سایل حلہ موصی الیہ کے ہوئے ایماسے جناب عالیشان کے مردمان نواب شمس الامرا بہادر کو

حکم ہوا تین پہر کے وقت حویلی پر موصی الیہ کے ضبطی روانہ کی گئی لغو تمام املاک و اسباب داخل سرکار ہوا

وہ اوجیون رام جسر بوپرا دسکا جو کارخانہ پر نواب شمس الامرا بہادر کے مسلط ہو کر ایک عالم کو دل ریش کر

رکہا تہا مع دو بیٹے برہمن محبوس ہوئے تین دن تک اس صورت سے کہ اینہم بجیدہ شرب آکوئی قوم برہمن سے

باہر نہ نکلا اور عمال پر ممالک محروسہ کے احکام جاری ہوئے کہ جو برہمن راجہ اندر کے علاقہ کا ہی قید

ہووے عالم پر برہمنون پر تنگ ہوا بابت مال و منال اونکا ضایع اکثر سالہا حبس قیدخان مین رہے چونکہ

ان روز دن وکیل سرکار انگریزی حشمت جنگ بہادر تھے واسطے تفویض امر دیوانی کے قصد مین اپنے

لکہا تہا چنانچہ یہ امر جلیل القدر ملتوی رہا بہ اسبات قرار پایا کہ میر عالم بہادر کو مفوض ہو اور بعد انکے

منیر الملک بہادر داماد میر صاحب موصوف کے ہدون پس میر عالم بہادر دیوان ہوئے اور بہت نیکیان کین چنانچہ

علیحدہ مذکور ہوگی یہ بھی پوشیدہ نرہے کہ انہی ایام مین راجہ دیبی داس نام دیوان عاشور خان کا واسطے

برباد کرنے گہر اپنے جمعدار کا دو آدمی سپاہی ہون کہ ہر دو پدر پسر نوکری کو اوسکی استعفا دیکر شہر سپاہ

کے اندر قریب دروازہ چادرگہاٹ سکونت رہتے تھے رات کے وقت لوگ بہجوا کر اپنے مقتول و مدفون

کیا صبح جو یہ حال کہلا سرکار سے جمعیت متعین ہوئی اور بسبب اس جرم کے موصی الیہ کو اخراج کیا پس وہ مع جمعیت

اپنی چار ہزار سوار و پیادہ سے ناگپور مین جاکر رگہوجی بہونسلہ کا نوکر ہوگیا اور بعد بہی اوس

کارخانہ کا

کارخانہ کے جنسے آوارہ رہ کر مر گیا اور صاحب کتاب نے بیان ایسی خبر دی ہے کہ
ان سنوات میں فیما بین ہولکر اور فوج انگریزی کے سامہنا تھا اور نواح ہند مین جنگ
رستمانہ یعنی غالبانہ اور مغلوبانہ ہوتی رہتی ہی آخر بعد چند سال کے صلح ہوئی ہولکر
تو واسطے درخواست کمک کے متوجہ طرف زمان شاہ درانی و سرداران سکہ جو نواح
لاہور وغیرہ مین ہے چلا گیا اور فوج انگریزی جو طرف بالا پور مضاف صوبہ برار کے
تہی کوچ کر کے بے اجازت سرکار بعد طے منازل طویل سے بطریق ایلغار نواحی
حیدرآباد مین آوارد ہوئے متصل اسکے ملک برار کا سوال ہوا حضور قبول نفرمائے
مقدمہ اپنے حال پر بحال رہا بعد اسکے ۱۲۲۱ بارہ سی اکیس مین مردمان
لین یے کہ بہت سے ان مین ہندوستانی مسلمان تہے افسران انگریزون سے
جہگڑا کئے چونکہ سب مین اتفاق تھا قلعہ دیلور مین نہایت شدت سے جنگ ہوئی
بہت سے انگریز لوگ مارے گئے اور بلدہ حیدرآباد مین بھی مردم لین کے اطاعت سے
افسران انگریزی کے سرکش ہوکر ہیئت مجموعی سے دور جا اترے بعض اونمین بسبب بود و باش
ہندوستان کے نور الملک نور الامرا سے اخلاص رکہتے تھے ہندوستان ہو کر جانے کے بنیاد سرکاری
لین جب یہ امر سلطور صورت پذیر ہوا افسران انگریزی نے عہدہ داران لین کو گرفتار کر کر قتل کیا
اور بعض امیران سرکار سے بدظن ہوکر شہر سے اخراج اونکا چاہا از انجملہ نور الملک نور الامرا
اورنگ آباد کو راہی ہوئے اور وہان اپنی جاگیر کرملہ مین جا رہے بعد چند
روز کے بیچ آٹہ ماہ رجب ۱۲۲۲ھ مین حضور داخل برانی حویلی ہوئے اور مردمان ہمراہی نواب

شمس الامرا بہادر واسطے حویلی بہرہ کے مقرر ہوئی شعبان المبارک سنہ الیہ میں میر عالم بہادر بسبب عیب و داب
خداوندی کے اپنے گھر سے نکلکر کوٹہی مین سدہم صاحب بہادر پاس جا رہے حضرت نے عزت افزائی کے واسطے خلعت
خاطر کے بہمائش فرمائی یہ قرار پایا کہ حضرت اپنی حویلی مین جو بیچ دار الامارہ مین تشریف رکہین بعد میر صاحب اپنے
گھر اُٹہین پہر حضور واسطے طمانیت خاطر کے بمصداق لیطمئن قلبی دعوت میر عالم کی قبول فرمائین مہمان سرا مین
آکے تشریف ارزانی رکہین چنانچہ ایسا ہی جلوہ ظہور پایا پہر داخل ہو حضرت کے دار الریاست مین وے گھر اپنے
آئے اور حضور نے بہی وعدہ کو وفا کیا رونق افزا ہوئے صورت ... کی طلبی کے طلبون مین اپنی پاس راجہ مہیت رام
کہ فقط حضور سے سروکار رکہا تہا اور صلح اقسام ہرار اور سرکار سے خصم ہوا چونکہ ستارہ الیہ کو سوس
دیوانگی بہی نکل ریاست نکالی سے راجہ گوبند بخش کی نام سے صلعداری تعمیر کی ہوئی الیہ کی عقلین آئی
اور اسمعیل یار جنگ بہی اخراج ہوکر قصبہ بودہن مین جا رہے اور بعد تین سال کے وہان مر اور راجہ مذکور بعد
عزل کے قلعہ سکرشاپور مین قید ہو اپس ہوئی الیہ وہان بیدر ... شورا پور کے اول ساخت کرلی مین بعد
تین کو سو سید میون کہ تابع اوسکی بہی اپنا کر کے محافظین کو بہت سے روپئے دیے اور وعدہ وعید بہت سے
کئے قید سے نکل گیا بجرد اسکا سا بہہ سرکردگی مالجینیہ کے ادہر بادن راجہ چندو لعل کے بیاسکری فوج
روانہ ہوئی چونکہ ان روزون سرکار مین شورا پور والکے بہی دریا تمبا برہمن دیوان قدیم اور نیکیا
دیوان جدید اوسکے مناقشہ تہا اور تمبا امید پر استعانت اپنی وارد حیدرآباد ہمراہ فوج سرکار کے
ہوا اور نیکیا آٹہ ہزار سوار سندہی مع سولا ... اسی قوم کے نوکر رکہکر اپنی جا مستعد رہا اور بیست دوم
سنہ ۱۲۲۳ بارہ سنی حبشی مین پڑا تہا ایک مردمان بحری بہادر بیدر اور شورا پور والہ سے اتفاق کرکے شاہ صاحب
نام ایک شہزادہ سندہ کا کہ ملک سے اپنے آوارہ ہوکر آٹہ ہزار سندہیون سے اسطرف کو آیا ہوا تہا

سنگھ کو نوکر رکھ لیا اور فوج سرکاری سے مع فوج انگریزی کہ قریب چار ہزار سوار اور آٹھ ہزار پیادن
کے تھی جنگ کی اور شکست فاش دیکر قلعہ شاپور کی طرف نکل گیا بالجملہ ولیم پالمر صاحب بہادر کہ یہ افسر
انکے تھے جنگگاہ سے کنارہ کر کے بذات خود بارہ کوس پر جا اترے تمام فوج سرکار کی کٹ گئی
پس مہیپت رام مع سیرت راؤ ہمشیرہ زادہ اوسکا ہندوستان میں ہولکر پاس جا رہے وہاں بعد چندے
موسی الیہ دنگہ میں سپاہ اپنے مارا گیا اور بعد انتقال میر عالم بہادر کے تمام مقدمات مالی اور ملکی پر اختیار
راجہ چندو لعل کا ہوا امیر الملک بہادر دیوان بھی ہوئے لیکن مختار کار ہمار راجہ چندو لعل رہے مہر دیوانیکی
مہر راجہ چندو لعل کی رہی اور سنہ ۱۲۲۴ بارہ سو چوبیس میں امجد الملک بہادر بیماری سے لقوہ و فالج کی ہم جوار رحمت
حق ہوئے اور سنہ ۱۲۲۶ بارہ سو چھبیس میں دمدار ستارہ نکلا جسکے واسطے خلق کی خرابی کا یہ گمان تھا
وارد ہوں سرہند کے بیماری سے جسونت راؤ ہولکر اوسی سال مرا اور پونا میں بھی فساد شروع ہوا ظن سے
مقدمہ گذرکے یقین کو ہو پہنچا اور سنہ ۱۲۲۳ بارہ سو تیئس میں حضور نے بنا عمارت باوندرسے کی ڈالی کہتے
ہیں کہ خود دیکھتے ہوئے تھے کہ دفعتاً آثار انہدام اوس عمارت کے پیدا ہوئے حیث تا بہ ایک اصیل کا
پکڑ کر خود نکل آئے وہ عمارت گر پڑی خیر گذری چونکہ اسی سال کمی بارانکی ہوئی تھی پس رمضان میں
جنت وبا کا زور ہوا بہت زن و مرد مرے اور سہال سے درجہ شہادت کا پایا کوئی ایک دوسرے کو
قرض نہ دیتا تھا امانت کوئی نہ رکھواتا تھا اعتماد حیات کا نہ تھا اور سنہ ۱۲۳۰ بارہ سو تیس میں پھر پانی
بہت سا اکثر مکان غرق آب ہوئے اور برہانپور سے خبر آئی کہ آب تپتی کو اسقدر طغیانی ہوئی کہ بستی زیر آب
تمام ڈوب گئی اور سوا اسکے تین چار ہزار حویلی عمارت بلدہ مذکور کی غارت سیل حوادث ہوئی اور جوش سے
اوسی تپتی کے معمورہ بندر سورت کے قریب ہزار حویلی کے بنا انہدام پائی پھر ماہ شوال میں ہنگامہ

وبا کا یک و نیم ماہ حیدرآباد میں رہا لکھتا ہی کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی مرے نوجوان بہت کہن سال
عورت اُن سے کم اور ماہ محرم روز جمعہ تیسری تاریخ سنہ ۱۲۳۸ بارہ سو اڑتیس میں جنگل گڑہ پر مہدیوں پٹھانوں سے مذہب کی
لڑائی ہوئی ابتدا اسکی یہ ہی اول یسین خان نام ایک پٹھان نے مسجد میں جلوخانہ منیر الملک بہادر کے مولوی
عبد الکریم کو بعد روز ہفت سلام محرم کے شکوہ مذہب کی گفتگو پر ذبح کردالا یسل بلد کا موطن پر انکے ملوہ سوا
بعد جنگ حضور نے اصغار کے انکی برخاست کروادی وے لوگ اجمال و اثقال کرکے پرچہار سو چلے گئے بعد اسکے
طرفہ تر یہ ہی کہ روز چہلم مولوی صاحب شہید علیہ الرحمہ کے اکبر یار جنگ صندل بہت تکلف سے لے گئے اور
ایسا کہے کہ مولوی صاحب اب ہی بولا لو کہ جی دنیا سے سے ہی اور مشغول نماز عصر کے ہوئے مسجد میں روح
انکی پرواز کر گئی مردم کو حیرت ہوئی معز الیہ بہت نیک یار بزرگ ہے کسو نے تاریخ خوب کہی ہے
شد فدا در سجدہ اللہ اکبر یار جنگ ایکسال گذرا تہا کہ سنہ ۱۲۳۹ بارہ سو انتالیس میں عزت یار خان الصدور صدر
کو چونکہ طبیب تھے اثنای راہ چار کمان میں چار مہدوی پٹھان بہانہ سے نبض دکھلانے کے قریب ہوکر
شہید کیا ایک تو انمیں سے نکل گیا اور تین آدمی راستہ میں گرفتار ہوئے حسب ہوا اور دیر صاحبزادہ مبارز
الدولہ بہادر کے پہونچے مردم انکی سرکار کے مایل ہوکر انہیں مار لئے اور سنہ ۱۲۳۹ بارہ سو انتالیس
میں خبر آئی کہ نواب محمد افضل خان بہادر کرول میں قضا کی پس انہی ایام میں کمال النسا بیگم صاحبہ
صاحبزادی نے ہی حضور کی انتقال فرمایا پس مزاج جناب کا اعتدال فرضی سے انحراف اختیار کیا آہستہ آہستہ

بیماری صعب علاج حال ہوئی تا دم واپسیں متاذی رہے   مدت عمر گرامی اور ریاست سراسر عظمت
مدت عمر اس کتاب سے ستاون سال اور بموجب رشید الدین خانی باسٹھ مدت ریاست چھبیس برس

اسباب انتقال تاریخ وفات و مکان رحلت و مرقد منورہ   سبب انتقال بیماری جسمی مرض استسقا

ہکیتہی

کہتے ہیں کہ رفتہ رفتہ کو اسقدر جسم مبارک ہولا کہ پاؤں تڑک پانی بہنے لگا مگر آپ بس مستقل مزاج رہے
رضا بالقضا متحمل رہے کچھ مداوا لگیا دو برس صاحب فراش رہے آخر کار انتقال فرمایا تاریخ وفات
سترویں ذیقعدہ روز جمعہ سنہ ۱۲۴۴ بارہ سو چوالیس مادہ تاریخ معتکف خلد مکان جلت دار الریاست
بلدہ حیدرآباد مرقد انور جوار جدہ ماجدہ حضرت صحن مکہ مسجد لقب بعد وفات مغفرت منزل

آصفجاہ رابع نواب ناصر الدولہ بہادر سکنہ اللہ تعالی بحبوحہ جنانہ کا بیان نام او خطاب اور اسم والدین
نام میر فرخندہ علیخان بہادر خطاب صاحبزادگی بیشگاہ سے قبلہ گاہ نامدار جنگ ناصر الدولہ اور بعد جلوس
پیشگاہ والا بادشاہ کے آصفجاہ نظام الملک رابع ولد کبیر سکندر جاہ بہادر اسم والدہ ماجدہ فضیلت
النسا بیگم عرف چاندنی بیگم تاریخ و مکان ولادت با سعادت و جلوس میمنت مانوس تاریخ ولادت
سنہ ۱۲۰۸ بارہ سو آٹھ مکان ولادت بلدہ حیدر تاریخ جلوس سنہ ۱۲۴۴ بارہ سو چوالیس مکان جلوس حیدرآباد

ارکان دولت کا بیان اول نواب منیر الملک بہادر اور پیشکار مہاراجہ چندو لعل چونکہ مہاراجہ سابق مختار تھے
وہ زیادہ اختیار ہوا اور بعد رحلت منیر الملک بہادر کے مہاراجہ ہی بدستور سرگرم مہمات رہے بعد بہت عرصہ کے
سنہ ۱۲۶۱ بارہ سو اکسٹھ آخر عمر میں مہاراجہ کے راجہ رام بخش بہادر ابن گوبند بخش بہادر پیشکار ہوئے اور
سراج الملک بہادر خلف منیر الملک بہادر مرحوم وکیل سرکار عظمت مدار پس راجہ صاحب موصوف
پیشکاری سے موقوف ہوئے اور بہادر معز الیہم دیوانی پر منصوب ہوئے من بعد امیر کبیر شمس الامرا بہادر بہر تانیا راجہ
رام بخش بہادر ببر کر سراج الملک بہادر اور بعد انتقال بہادر معز الیہم سالار جنگ بہادر فرزند
ارشد شجاع الدولہ خلف منیر الملک بہادر مرحوم بہادر ہیں انہوں نے اس امر جلیل القدر کو جو دیا ہے انشاء اللہ تعالی توفیق
بخوبی مذکور ہوگا اور راجہ نریندر پرشاد بہادر ابن راجہ بالا پرشاد بہادر ابن راجہ چندو لعل بہادر

پیشکار اور قاضی بلدہ و ذوالفقار علیخان کہ نہایت مرد متشرع پس صفا و ورع تھے بعد اون علیہ الغفران کے
میر دلاور علیخان بہادر نے جاخسر مفتی حافظ فتح اللہ خان نہایت صاحب علم و تقوی بعد محمد وحید الدینخان پسر حافظ
صاحب موصوف پس محمد نصیر الدینخان پسر محمد وحید الدینخان معفور عرض بیگی اعتصام الملک عباس علیخان
بہادر بعد عزل انکے میر حفیظ اللہ منصبدار بعد چندے تغیری ہے مشار الیہ پہر اعتصام الملک بہادر منصوب
و بحال اور بعد رحلت بہادر معز کے محترم الدولہ بہادر بڑے فرزند محترم الیہم کے منشی خاص کلان رشید الملک
بہادر بعد انتقال فتح الیہم رشید الملک بہادر ثانی فرزند ارجمند معز الیہم پہر چندے غلام تقی خان
پسر رشید الملک بہادر ثانی بحال اور بعد ارتحال بہادر معز سے دار جنگ فرزند انکے صدر الصدور
محی الدولہ بہادر ثانی احمد یار خان ابن عزت یار خان شہید علیہ الرحمہ اور بعد انتقال معز الیہم فرزند انکے محمد
یار خان محی الدولہ بہادر ثالث نہایت با خبر حسن اعتقاد کو توال طالب الدولہ حسن علیخان ابن قیصاب جنگ
عرف مغل خان بہت ضابط قدر شناس اہل ہنر بعد عزل انکے محمد وزیر ایک جمعدار عزت رکھا بیٹے کہ اول
وہ ایک سوار تھے حضور فیض گنجور نے سواری پسند کی پس سوار دیگر جمعدار فرمایا پس عہدہ تا ہنگامہ میں
شیعہ سنی کے معروض ہوئے امیر کبیر شمس الامرا بہادر کے بنا بر اطفائے نائرہ فساد کو توال ہوئے بعد چندے عزل
محمد وزیر کے افضل الدینخان پسر امام الملک پہر عزل سے معز الیہ کے اسم نا معلوم علاقہ دار ظفر الدولہ بہادر
پس خدمت پر اپنی طالب الدولہ بہادر موصوف منصوب اور بعد گذرنے طالب الدولہ حسن علیخان کے ایک پسر
متبنہ خرد سال جانشین اونکا ہوا اور بعد فوت اس طفل کے غالب الدولہ برادر علاتی طالب الدولہ حسن علیخان
بہادر متوفی اور بعد تغیر ہونے انکے زور آور جنگ بہادر نبیرہ رفعت الملک بہادر متعزز کر دوڑہ راجہ بالکشن
قرابت دار مہاراجہ بہادر اور بعد عزل انکے راجہ مہراج بالا پرشاد بہادر ابن مہاراجہ بہادر

من بعد پھر عزل سے راجہ بالا پرشاد بہادر مکرر راجہ بالکشن خدمت ہذا پر مامور اور بعد فوت راجہ کے
کہین پور راجہ صاحب راجہ تلجا پرشاد بجائے پدر من بعد موقوفی سے موفی الیہ کے راجہ نانک بخش بہادر فرزند
دوم راجہ چند ولعل بہادر پھر بالکمند چند من بعد راجہ نانک بخش بہادر ثانیاً تا حال بحال آدر صوبہ بلدہ سعید
الدولہ بہادر ثانی عرف خلیل صاحب اور بعد رحلت بہادر معز فرزند سعید انکے سعید الدولہ ثالث تا قلعدار محمد نگر
عرف گولکنڈہ محمد کبیر خان بہادر پس انتقال سے پدر کے پسر انکے محمد خان اور متصدیان دفتر مال دو گروہ اول
جہدار اجہ نام راجہ شامراج ثانی مخاطب بخطاب مع رونی راجہ رایان علاقہ دار چار صوبجات پس جرام رام
راجہ شامراج ثالث پس نر پھر راجہ نام المخاطب دیانت ونت بہادر راجہ شامراج رابع اس طرح سے
کہ بعد کلان شامراج کے کہ وہ لاولد تھے حسب الارشاد والا کارپردازوں نے اہل قرابت سے راجہ ایک
طفل نابالغ خرد سال کو نواحی موضع اکراس سے کہ اوطان انکے اطفال کا ہی طلب کیا اور بعد ورود مسمی
راجہ شامراج ثانی المخاطب راجہ رائے رایان کر کے نسبت فرزندی سے قایم مقام کیا اور جب وہ سن تمیز کو
پہونچے اجل طبعی سے گذرنے پھر ایک طفل کو قوم سے جانشین کیا وہ بھی آغاز شباب مین انجام کام
کو پہونچے علی ہذا اور چونکہ یہ سب راجہ خرد سال ہوئے ہین کارپرداز اول ترمک پنڈت پنڈت
کلان راجہ شامراج رہے اور من بعد سونا جی پنڈت برادرزادہ پنڈت جی مذکور بجا عم اپنے
مشغول اجرای کار الغرض اب جو جانشین ہین شنکر راجہ نام امانت ونت بہادر خطاب راجہ شامراج
خاص صلبی ابن دیانت ونت بہادر مذکور اور جیتے جانشین راجہ شامراج اول ہین ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی مین
شادی کی ہی اور دوم راجہ اودھا گر چند مختار رائے بہادر ابن راجہ خوشحال چند علاقہ دار صوبہ بیدر و حیدر آباد بعد
انکے لالہ بہادر اور پیر تاب بہادر ہر دو برادر راجہ اودھا گر چند رائے بہادر مامور بکار اور بعد فوت تا پرتاب

بہادر کے فقط لالہ بہادر اب تمام بلد مین مال دانی گری گروہ کے دفتر دار مشہور معروف ہین اور راجہ اندر جیت
ابن راجہ اودجاگر چند راے بہادر مذکور سر دفتر مال سرگرم خدمات اور برادری انکی اچھی بکثرت ہی اور یہ بہی پوشیدہ
خاطر ناظرین نرہے کہ عہد مین حضرت ہذا کے ہر چند کہ عزل اہالیان دولت کا بہت ہوا لیکن مصلحتاً ہوا موافق
مقتضائے وقت کے ہوا گو اپنے ہر اہل خدمت کو خدمت سے انکی معطل گردانا لیکن مادام الحیات انکا محض
نکیا زہے نگاہ پرورش کہ بہر معاف رکہا مخصوصاً بعد نسلاً فرمایا پردگیان حرم محترم کا بیان چار بیگمات
والا نور النسا بیگم خیر النسا بیگم معز النسا بیگم نور النسا بیگم سوائے ان چار بیگمات کے بڑی خانم یہ بہی خطاب بیگمات کا رکہتے
ہین اور لیان ہو بے خطاب ذی ولد اولاد امجاد کا بیان دو فرزند اول عیوق الشان ثریا مکان
فلک قدم کواکب خدم کے خسرو سپہر اسکندر نظیر افضل الدولہ میر تہنیت علیخان بہادر رونق افزاے وسادۂ
ریاست موروثی چونکہ آپ سلطان عصر ممدوح آفاق ہین سیر حالات زمانہ مسعود کے بخوبی زیب
افزاے رقم ہونگے ثانی روشن الدولہ میر جہانگیر علیخان بطن سے دلیان ہو کے کہ وہ رحلت
کین ۞ فرمان روایان ایران و توران و روم کا بیان ۞ ایران مین محمد شاہ پسر ناصر الدین شاہ ابن محمد شاہ
توران مین اولاد احمد شاہ درانی ابدالی کابل مین دوست محمد خان واضح ہو کہ خان مذکور ملازمون ابدالی کے
ہی اور جب خود سری اختیار کی اور حاکم مستقل کابل قندہار کا بن بیٹھا چونکہ واسطے امداد حق شاہ شجاع
الملک نبیرۂ شاہ درانی کے لارڈ صاحب بہادر سے استغاثہ کیا افسران انگریزی کمک کی غرض سے کو مع
دو فرزند صفدر جنگ اور تیمور شاہ کے لیکر گئے وہان دوست محمد خان تحمل نکر بلخ کو چلا گیا غیبت مین
خان مذکور کے شاہ شجاع الملک استعانت سے افسران انگریزی کے کابل مین تخت نشین ہوئے جبکہ
وہان کے لوگ سفاک ہین جنگ سے پیش آئے شاہ شجاع کو قتل کر ڈالا محمد اکبر خان پسر دوست

محمد خان نے بدعہدی کی مکناٹن صاحب افسر کو بھی دغا سے مار ڈالا اور بھی افسر مارے گئے آخر کار جب افسران انگریزی
نے وہاں کچھ صرفہ نہ دیکھا لارڈ صاحب بہادر نے اور جمعیت روانہ کی ایسا کیا کہ اپنا بدلہ کر وا اور قیدیوں کو چھوڑا
لیکر چلے آوے پس صفدر جنگ تیمور شاہ بھی ہمراہ انکے چلے آئے جملہ متعلقان شجاع الملک کو تنخواہ سرکار
کمپنی بہادر سے ہوگئی اور بدستور وہاں اختیار دوست محمد خان کا ہوا روم میں عبد المجید خان اولاد عثمانی کہ عہد
میں سلطان ہذا کے قلعہ سبستاپول پر سپاہ شہنشاہ روس کے مدت تک جدال و قتال رہا افسران
انگریزی و فرانسیسی نے سلطان کی کمک کی ہزارہا آدمی قتل ہوئے آخر کار قلعہ اختیار میں سلطان کے
رہا شہنشاہ روس صلح کرکے چلا گیا ہندو دکن کے بادشاہوں کا بیان ہند میں اول قلعہ میں اکبر شاہ ثانی
پھر بہادر شاہ ثانی ابو ظفر محمد سراج الدین اولاد سے عالمگیر بادشاہ کی اور ریزیڈنسی میں ریزیڈنٹ
اور آگرہ میں لارڈ گورنر صاحب بہادر آگرہ طرف سے سرکار کمپنی بہادر کے اور باقی صوبے خود سر متعدد اور کلکتہ
میں لارڈ ولیم بنٹنک صاحب بہادر بعد لارڈ انگلنڈ صاحب بہادر پس لارڈ جنرل الن برو صاحب بہادر پھر
لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر آخر عہد میں کنگ صاحب بہادر اور لکھنو میں اول نصیر الدین حیدر
پھر سنہ ۱۲۵۳ بارہ سو ترپن سے محمد نصیر الدین حیدر نصیر الدولہ ابن غازی الدین خان حیدر بعد نصیر الدولہ کے
امجد علیشاہ ابن نصیر الدین حیدر میں ابتداء سنہ ۱۲۵۸ بارہ سو اٹھاون لغایت سنہ ۱۲۶۲ بارہ سو باسٹھ پس سنہ الدین میں
واجد علی شاہ نے جلوس کیا گیارہ بارہ برس تک کامران رہے آخر کار مشہور ہے بد دعا سے مولوی
امیر علی کی کہ ہندوؤں نے مولوی صاحب کو مع سب متوالہ نو احد آما میں دیول کدہ کے ہجوم لا کر شہید کیا تھا
بادشاہ نے کیوں کر روانہ لندن ہوئے ماہوار سرکار سے ملکہ معظمہ کے ملی جاتی ہے آسودہ حال ہیں اور پنجاب
میں رنجیت سنگھ اور بعد رنجیت سنگھ سنہ ۱۸۳۹ اٹھارہ سو انتالیس کھڑک سنگھ پس دھیان سنگھ نے

اوسکو قید کرکے نونہال سنگہ پسر کو اوسکے مہاراجۂ لاہور قرار دیا مین بعد کہرک سنگہ اجل طبعی سے اور
نونہال سنگہ گرنے سے شہتیر دروازہ شہر پناہ کے ایک ہی روز مین دونو فوت ہوے پہر شیر سنگہ پور
دوم رنجیت سنگہ او جیت وہ ضرب بندوق سے بسبب فتور کے دہوکے مین قتل ہوا دلیپ سنگہ کہین پور
رنجیت سنگہ کا ہوا اور اب وہ ولایت مین آسودہ حال پنشن قرار پا ہوا رہتا ہی اونکا کیور رتن کنور جی
ثالث او رقوم سندہیہ سے جنکوجی خاندان سے بہاباہی کے اوجب وہ ہوا سنہ ۱۲۴۹ بارہ سو انچاس سے
جیاجی پسر متبنہ تارابائی زوجہ جنکوجی متوفی کا ہوا اور تا بلوغ مہاراجہ متوفی کا طرف سے سرکار
انگریزی کے مدار المہام راجہ خود سال تہا علی ہذا القیاس ناداں فیمابین کارپردازان کے فتنہ سے
کارگذاران اسکار نامدار کمپنی بہادر دخیل ہوے پہر بسبب اسکے ہوکر از سر نو بنیاد نے خلعت و صفا کی
استحکام پایا اور سنہ ۱۲۷۹ بارہ سو اناسی مین راجہ جو خود سال تہا جوان ہوکر اختیار حاصل کیا
دکن بحمد اللہ تمام قبضہ مین اولیاء دولت کے مگر بعض بلاد تعینات سرکار انگریز بہادر کے ہین اور قسمت جنابی
اول عظیم الدولہ ابن والاجاہ مین بعد عظم جاہ ولد اکبر عظیم الدولہ اوجب اعظم جاہ موے پسر اونکا غلام
غوث خان نام شیرخوار تہا وسادہ نشینی کو نام سے اوسکے قرار دیا اور سراج الامرا اعظم جاہ ولد اصغر
جو عظیم الدولہ کے تہے کارپرداز مراد زادہ کے تا مدت اٹھارہ سال رہے اوجب غلام غوث خان جوان
ہوا ہرچند کہ سراج الامرا اعظم جاہ کو ہنوز تامل تہا لیکن اختیار تمام غوث خان کا ہو گیا اور عظیم جاہ
فقط ماہوار پر اپنی رہے پس وہ بیس یا پچیس برس کا ہوکر جلد مر گیا چونکہ لاولد تہا کوئی جانشین نہوا پس
عظیم جاہ ہنوز زندہ ہین استصواب سے انکے ماہوار اقربا کی تقسیم ہوا کرتی ہی فقط اور کرنول مین غلام
رسول خان خاتمہ دولت و حکومت تا سنہ ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن کیفیت چونکہ مغفرت منزل نے بعد جلوس کے

سکوت

سکوت اختیار فرمایا تھا اور مختار کار جمیع مہمات مہاراجہ راجہ چندو لعل بہادر آپ عالم صاحبزادگی سے
کہ تشریف فرما ہوئے اپنی حویلی کے سب خبر رکھتے تھے لیکن منہ سے کبھی کچھ نہ فرمایا مہاراجہ راجہ چندو لعل بہادر
اور جمیع ارکان دولت سے موافق سب پر عنایت جمیع انام میں نیک نام مشہور تھے حتی کہ افسران انگریز
چاہتے تھے کہ بقید حیات غفران منزل کے انکو دخیل کار ریاست کریں مگر خلاف قانون جانکر تامل کیا اور جب
غفران منزل نے ارتحال فرمایا بعد جلوس جملہ ارکان دولت سے ساتھ خطابات و انعامات کے سلوک کیا مہاراجہ
راجہ چندو لعل بہادر کو اور زیادہ مختار فرمایا اور آپ طرف جشن و طوی مخدرات محل اور خدمات مردمان
باصفا مشایخ درویش مجاذیب اہل اللہ کے متوجہ ہوئے اکثر سیر شکار کو جب رونق افزا بلدہ سے
ہوتے زیارت آستانے بزرگواروں کی فارغ ہو کر ارادہ فرماتے سواری ضعیف مساکین فقرا کو نزدیک بلوا کر
روپیے دیتے بقدر حوصلہ وقت و تماشا امتیازوں کو اشرفیاں روپیے مرحمت فرماتے دو صاحبزادیاں
غفران منزل کی ان دو فرزندوں کو امیر کبیر شمس الامرا بہادر کے جشن شاہانہ سے شادی کر دی اور باقی کو
اور منصبداران و اعزہ وغیرہ کو اسی طرح سے عقد ازدواج میں دیا سو منصبدار واسطے نشست کے
بیس پال واسطے اہتمام سواری کے نوکر رکھے جو اکثر شکستہ حال ہو گئے تھے اونکے سوار مرحمت فرمائے
رونق علیخان بہادر پسر شہریار الدولہ بہادر کو سو سوار علی یاور الدولہ بہادر پسر نور الامرا بہادر کو سو سوار
علی ہذا جو ملازمت غفران مآب کے لشکر فیروزی اثر میں سائیں باقر شاہ نام ایک شہسوار درویش صاحب عنا
لباس عبا میں چند سواروں کے ہمراہ تھے بدستور آپنے بھی ایک درویش کرامت شاہ نام تومند وجیہ مرد
تھے سو سوار اور چند بارگیر عنایت کیے جاگیریں جو امراؤں کی رہن میں عوض ان کے تھیں آپ خزانے سے
روپیے دیکر رہا فرمائے قدیم خدمت گذار ایام صاحبزادگی کے جو تھے اونہے خوب سرفراز فرمایا غلام حیدر خان

منصبدار کو اقتدار جنگ حمدۃ الدولہ خطاب اور فرخندہ علی خان کو فرخندہ یار جنگ خطاب عنایت ہوکر زمرۂ
امراؤں کا گردانا علی ابن الدولہ اہل ملکین لعل اور یا الملک حضرت کے وقت بہت نامور ہوئے سید تھا دفاتر کے
جمعدار شاگرد پیشہ اور ماما صنفلی اصل حضور مغفور کی محل عتاب میں تھی معاف فرما کر داخل اہل خدمات
کیا اپنے شاگرد پیشہ اور جیلوں کو بہت آسودہ حال فارغ البال نہال کردیا پھر انگریزی سپاہ کو ایجاد کی
زیادہ تر محکم کیا بادشاہ کی خدمت میں بہت تمام انتظام کیا بعد چندے مہاراجہ
چندو لعل بہادر ضعیف اور ابتری ملک میں زیادہ ہوگئی اور مہاراج سے کچھ نہ بن آتا تھا حضرت نے خانہ کی
کی بہت سے روپے خزانہ سے شہر اور قلعہ کے منگوا کر ادا کر دئے استعانت کی تو بھی مہاراج سے
کچھ نہ ہوسکا تنخواہ محلات کی بہت چڑھا دی علاوہ اسکے بہت روپیہ سرکار عظمت مدار انگریز کا بابت
تنخواہ سپاہ کنٹنجنٹ کے قرض ہوگیا صورت ادائی کی نہیں تب مہاراج کو معزول فرمایا اس میں
دیوانی آشیانہ عندلیب گلزار ہوگیا آج یہاں کل وہاں حضرت معہ اخذ گذشت ایک کے دوسرے کو
منصوب فرماتے تھے موافق مرضی اقدس و اعلیٰ کے کوئی کام میں نہ آتا تھا آخر کار ملک برار کا حسب ان
انگریزوں کو تفویض کرکے بار تقاضہ سے ارکان دولت کو سبکدوش فرمایا جیسا کہ تذکرہ ایسی رحلت کی
مدت عمر گرامی اور ریاست سریر آرای عظمت مدت عمر چھیالیس برس چند ماہ مدت ریاست اٹھائیس
سال دس ماہ پانچ روز اسباب انتقال تاریخ وفات و مکان رحلت و مرقد منورہ سبب انتقال
بعد تفویض ملک کے مطمئن ہوکر واسطے تفریح مزاج کے روز دوشنبہ بنا بر سیر و شکار ماہ شعبان میں
رونق افزا سرور نگر کے ہوئے پانچ چھ روز مزاج بحال رہا بائیسویں تاریخ روز دوشنبہ کو دفعتاً پیالی
دست آئے کہ غش ہوگیا بعد حالت قیام سے قعود میں آگئے دوسرے دن سے بیماری ہر روز زیادہ ہونے لگی

ابھر کیم

امیر کبیر شمس الامرا بہادر ہر روز واسطے استعمال دوا کے حاضر در دولت سرا ہوتے رہے اور ہر دو صاحبزادگان بہادر موصوف کے عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر وہیں حاضر رہے معلوم ہوا کہ یہ اوکیال اور جلاب دینے کے بیچ میں بہت سخت اسہال عاید حال ہوا تب امیر کبیر شمس الامرا بہادر نے عرض کی حضرت نے ارادہ بلدہ کا فرمانا آپ اصغا کر کے تامل کئے یہانتک کہ اٹھائیسوین کو صمصام الملک صمصام الدولہ بہادر بیر وانگی سے واسطے عیادت کے حاضر ہوئے اسی روز حکم سواری بلدہ کا ہوا چونکہ ضعف مزاج بہ بدرجہ کمال تھا اثناء راہ میانہ لمحہ بلمحہ اوتارتے ہوئے ایسے گیارہ جگہ اور ہر وقت آب خاصہ پیتے ہوئے داخل بلدہ ہوئے بیماری کا وہی حال ہر روز روز افزون تا نیا پہر صمصام الدولہ بہادر واسطے عیادت کے آئے اور کچھ دوا اپنے ساتھ لے آئے تھے تعریف اور خاصیت اوسکی بیان کی اور متکلف ہوئے اصرار کیا آپ رو برو خود چکھ کر گذرانے گو مزاج وہاج مایل طرف دوا کے نتھا چونکہ خود اُن سے یہ دوا آئی تھی بپاس خاطر نوش کیا لیکن اثر طرف سے اللہ جل شانہ کے ہی کچھ فایدہ مترتب ہوا وقت موعود آ پہونچا تھا انیس روز تک طبیعت بیمار رہی من بعد چار گھڑی رات گذرے منجلی بیگم صاحبہ والی حویلی میں لبیک داعی حق کے ہوئے صبح اوسکی پانچ گھڑی دن چڑہے امیر کبیر شمس الامرا بہادر نے بعد غسل و تکفین بستور قدیم محل سرا سے اندر اندر لا کر چونکہ ہنوز قبر تیار نہوئی تھی انتظار کیا اور ڈیڑہ پہر دن چڑہے دفنا کر دوپہر کو دولت سرا کو آئے اور طعام حاضر نکار دوانہ کیا حسین ساگرین الکیس اجزاب باہمی سرہوئے تاریخ وفات غرہ تیر ماہ الٰہی سنہ ۱۲۶۶ بارہ سو چہیاسٹھ فصلی موافق بائیسوین رمضان سنہ ۱۲۷۳ بارہ سو تہتر ہجری مکان رحلت دار الریاست حیدر آباد مرقد منورہ مکہ مسجد بائین طرف غفران مآب کے لقب بعد وفات غفران منزل ظل اللہ دین پناہ خدیو کامران خاقان زمان سپاہ انجم آصف جاہ تجمل دامت ظلہم کا بیان ؂

اسم گرامی او کنیت اور لقب اور اسامی والدین ماجدین نام نامی میر تہنیت علیخان بہادر خطاب معلی القاب
صاحبزادگی پیشگاہ سے قبلہ گاہ کے افضل الدولہ بہادر اور بعد جلوس نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ پنجم بہادر
ولد اکبر غفران منزل ناصر الدولہ بہادر اسم والدہ مکرمہ دلاور النسا بیگم صاحبہ مدظلہا تاریخ و مکان ولادت
باسعادت و جلوس میمنت مانوس تاریخ ولادت سلخ ربیع الاول روز دوشنبہ ساعت دوسری یعنے دوپہر
چار گھڑی روز گذرے پر سنہ ۱۲۴۳ بارہ سو تینتالیس اور مکان ولادت پرانی حویلی تاریخ جلوس چوبیسوین
رمضان روز شنبہ قبل نصف النہار سنہ ۱۲۷۳ بارہ سو تہتر ہجری مکان جلوس دار الریاست حیدر آباد
مدار المہام ذوی الاحترام اور امرائے کرام کا بیان مدار المہام بدستور نواب سالار جنگ بہادر کہ حالات
خجستہ سمات جناب کے زیب رقم ہونگے امرائے نامدار امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر جو بیان انکی بھی رونق
افزا نامہ ہونگی پیشکار راجہ نرندر پرشاد بہادر نبیرہ خاص مہاراجہ راجہ چندو لعل خیر خواہ
سرکار اطاعت گذار مدار المہام امیر کبیر بیٹے اخلاص اپنے کارخانجات متعلقہ علی ہذا جملہ ارکان دولت
مذکور جو جو عہد سعادت مہد مین غفران منزل کے مذکور ہوئے بحال و برقرار پردگیان حرم محترم متعدد
اولاد امجاد کا بیان تا وقت تحریر کتاب اول الذکر صاحبزادگی مین کوئی فرزند رادۂ آفاق و آفاقیان
پرتو نور جمال جہان آرا سے اپنے رونق افزا جہان و جہانیان کا ہوا و حمل قریب [illegible] ہوا اور
حمیدہ ہو کے ساقط ہو گئے مگر دو دختر نیک اختر اول عصمت قباب حسین النسا بیگم صاحبہ مدظلہا بڑی
صاحبزادی کہ عقد ازدواج انکا نواب خورشید اشتہار خورشید الملک خورشید الامرا خورشید جاہ
بہادر ابن نواب اقتدار الملک وقار الامرا بہادر خلف امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر سے جو بعد
جلوس ساتھ کمال تزک و آئین و تقسیم طعام و خلعت جملہ امرا و سپاہ کو طرفین کے زر خطیر صرف

اخراجات

اخراجات ہو کر جلوہ ظہور کا پایا ہی چنانچہ مفصل بیان شادی وسلسلہ توالد
بیگم صاحبہ ممدوحہ کا آیندہ زیب رقم ہو گا مین بعد پرورش النسا بیگم بطن سے
حمیدہ ہو کے قابل کتخدائی اور بعد جلوس دار ریاست مین دس اولاد چار پسر
اول بطن سے محبوب بی کے کہ تکلفات وضع حمل تقریب ہذا کے ادائے رسم چلہ تک
آیندہ معرض بیان مین آئینگے افسوس کہ اُس شمع کاشانہ سلطنت کو فروغ ہوا
باد صرصر فنا نے جلد خاموش کیا دوم بطن سے سالو بائی کے اور سوم بطن سے
حسینی بی بی اول کے علی ہذا دنیے بھی حالت شیر خوارگی مین استراحت افزا گہوارہ
خلد برین کے ہوئے چہارم بطن سے واحد بنی صاحبہ کے خضر حیات مولود مسعود صاحبزادہ عالم
وعالمیان نبیرہ سپہر جاہ وجلالت اختر برج سلطنت ورستہ نونہال بستان کامیابی
گل چسپد خورمی وشادابی طال اللہ عمرہ وقدرہ شش ماہہ عمر اور چھے دختر دو
بطن سے حسینی بی تانی کے اور ایک واحد بی صاحبہ سے شریک زمرہ حوران جنان
اور تاج النسا بیگم بطن سے فرحت افزا ہو کے اور دار النسا بیگم بطن سے موتی بائی
کے خردسال اور ایک شیر خوار اسم نامعلوم گوری بیگم آور دو بطن سے اللہ رکھی بیگم کے
مد اللہ عمرہم ⁂ فرمار وایان ایران وتوران وروم کا بیان ⁂ ایران مین نصیر الدین شاہ
ابن محمد شاہ اور توران مین جانب افغانستان یعنی کابل وقندہار مین اول امیر دوست
محمد خان کہ آخر عمر مین جب ہرات پر فوج کشی کی تھی چونکہ حاکم وہان کا سلطان محمد
خان عرف محمد جان داماد امیر کا تھا بیٹا سلطان کا جو خردسال تھا نواسہ امیر کا

[illegible] کرور

[illegible] لاک

مالیت

[illegible]

رسومات ۳۵	نمرک ۸	وہرسکے ۳۰	عشر ۵
[illegible] کرور	[illegible] کرور [illegible] لک	[illegible] کرور	[illegible] کرور

مرتب علی السرب ۲۰	مرتب علی ایعدان ۱۰	مرتب علی العنلاق ۳۵	مرتب علی المصر ۸
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] کرور

مصارف عبدالمجید خان مرحوم

[illegible] کرور

[illegible] لک

مصرف قلعجات	مصرف العمارات	مصرف عساکر	نفقہ یاد و برادران	نفقہ سلطان
[illegible] کرور [illegible] لک	[illegible] کرور [illegible] لک	[illegible] کرور	[illegible]	[illegible] کرور [illegible] لک

درماہہ بہر ایسے اصحاب الترامات ۴	تنخواہ مقررہ بعض اشخاص ۴۰	مصارف السلک والعلاصہ	مصارف صدر الدولہ والتفاضل	مشاہرہ وظیفہ خواران ۹
[illegible] کرور	[illegible] لک	ایک کرور	ایک کرور	[illegible] کرور [illegible] لک

اور حاکم مصر کا نام و رینولا مصطفیٰ پادشاہ ہے یا اسمٰعیل بادشاہ اور وہ ستر کرور روپے کا

قرضدار ہے

قرضدار ہی تخفیف خرچ کی تحت حکومت اپنے سلطان سے چاہتا ہی اور مسقط مین
قبل اسکے معلوم ہوا تھا کہ وہان کے سلطان کو بیٹے نے اُسکے ہوائے سلطنت سے
مارکر آپ مسلط ہوا اہر اخبار سے ایسا ثابت ہوا کہ بھائی سلطان کا سید ترکی
نام بعد جنگ وجدال کے اسکو محروم الارث کرکے آپ قایم ہوا کہتے ہین اُسینے
چچا کو بھی مار ڈالا اور ایسا بھی لکھا ہی کہ آغا محمد باقر خان نام کوئی شخص سرکار
انگلیشیہ سے سفیر مقرر ہوکر مسقط کو گیا ہوا ہی ۞ ہندودکن کے حکام کا بیان ۞
ہند مین وقت جلوس ابتداءً غدر وشورش کی تہی ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ
دہلی اُسوقت تک وسادہ پر موروثی اپنے قلعہ معلی مین قایم اور چار سو عمل کمپنی
بہادر کا تہا چنانچہ مفصل احوال وہان کا مع جدال وقتال اطراف ونواحی
اُسکے آخر کتاب مین ملحق ہوگا اور اب تمام ملک مین عمل ملکۂ معظمہ سلطانیہ لندن
وکٹوریہ صاحبہ کا ہی رعیت آسودہ حال بندگان خدا مہاجن وسوداگر فارغ بال
سب امن وامان مین ہین عنایت سے جناب باری کی کہین شر اور فساد نہین اور چند حکام
خیرخواہ سلطنت ملکۂ موصوفہ جو اپنی اپنی جا پر بالاستقلال ہین آسامی
انکے تمام مذکور ہو چکے اور حاکم صورت کا نام غلام بابا خان ہی اور
خاندان سے سندہیہ کے جیاجی نام حاکم ہی اور قبیلے سے ہولکر کے ہری راو نام
اور دکن جملہ زیر فرمان سرکار دولتمدار حضور فیض گنجور مگر بعض بعض پرگنات پر
عوض مین تنخواہ سپاہ حسین ساگر والوال کے عمل سرکار عظمت مدار کا ہی اور

یہ بھی مخفی نرہے کہ راقم نے توزک تیموریہ مین دیکھا ہے کہ بادشاہ ہند کو دارا کہتے ہین
اور بادشاہ روم کو قیصر اور بادشاہ چین و ماچین و ختا کو فغفور اور بادشاہ
ترکستان کو خاقان اور بادشاہ ایران و توران کو شہنشاہ ایسے پانچ بادشاہ
موافق اُس وقت کی تحریر کے ہین احوال ستودہ مآل سبحان اللہ چونکہ آپ عالیجناب
ایام صاحبزادگی سے بہت خوش اعتقاد صاحب سلوک فیاض روزگار ہین اور مزاج
وہاج مایل طرف خیرات مبرات کے بعد جلوس ارباب استحقاق سے تین سو
حافظ واسطے برکات دور قران کے اور یون سو بخاری شریف اور مشکوٰۃ شریف
اور حصن حصین کے قاری اور گیارہ جماعت مولد النبی کے پڑہنے والے اور سپاہ سے
پانچہزار جوان علی غول کے نوملازم فرمائے اور ترمیم چار کمان کا حکم ہوا اور کئی
کمانین متعدد احداث فرمائے اور فرش صحن مکہ مسجد کا جو کچہ اور چونہ کا تھا
سنگ بست فرمایا یہ حصہ جناب کا تھا درویشون اور اہل جذب سے ایسا سلوک کیا
کہ کسی شاہ و شہریار نے نکیا ہوگا ہر ہر فقیر کو امیر بانوفر کیا سوالاک روپے نقد
دفع واحد مین شخص واحد کو عنایت کئے جاگیرین دین اقرباؤن اور خادمون کو
انکے سپاہ و خطاب و مناصب سے سرفراز فرمائے کئی لوگون کو معاش کا بندوبست کرکے
بقصد مبرکہ کعبۂ شریفہ و مدینۂ منورہ روانہ فرمائے کہ وہان حاضر رہین اور ہمیشہ
درود و صلوٰۃ کے شغل مین عمر اپنی صرف کرین جہاز تیار کروا کر واسطے حاجیون کے
وقف کیا اور منادی کی کہ شراب بلدہ مین نہ بکا کرے تمام کلال خانے باہر ہوگئے

اور انکے

اور ایک ظلم جو باردی اور میر شکاری ہمیشہ سے کیا کرتے تھے کہ بچے مینا اور طوطے اور
گلہریوں کے لاکر بیچا کرتے تھے اور بلبل اور تیتر لاکر دیتے لوگ
انکو پالکر لڑایا کرتے تھے اور چڑیاں شہر کی گلیوں میں پکڑا کرتے
تھے ممانعت میں اسکے تاکید شدید کی موقوف فرمایا اور ایوان ریاست میں
بڑے بڑے مکانات طرز اقلیدس پر بموجب نقشجات گذرانیدہ امیر کبیر مرحوم
کے خوش وضع اعدادق کئے اور ایک جو محل ... انکے مکان مسمیٰ
آفتاب محل اور مہتاب محل اور بہنیت محل اور افضل محل بہت خوبصورت جملہ اہتمام
نے کار پردازان امیر کبیر مرحوم کے ہوئے اور لاکھوں روپے کا اسباب شیشہ آلات و رخت
کانچ وغیرہ لندن سے منگوا کر تزئین کی اور سوا اسکے ایام غدر میں واسطے محکم کرنے
بنیاد دوستی و اتحاد سرکار عظمت مدار سے اطفاء نایرہ فساد میں بدمعاشوں
کے اور پہنچانے درخواست صاحب لوگوں کی اور انکی حفاظت کے باب میں تمام
قلمرو میں اپنے جو جو کہ بالذات سعی اور کار پردازوں کو تاکید اکید کی بھی اپنے اپنے
محل پر مرقوم ہوگی اب نامہ نگار رجوع کرتا ہے طرف تفصیل کے اور
بیان کرتا ہے ... موجب ... ابتدا
جلوس سے حالت تحریر تک واضح خاطر ناظرین با تمکین ہو واضح جناب عالیجناب وقت
میں صاحبزادگی کے بدستور پدر والاقدر اور جد امجد کے ... حویلی میں کہ وہ
مقام مقام بود و باش ولد اکبر و ولی عہد دار الریاست کا ہے تشریف فرما تھے

کہ تیسوین شب کو شہر رمضان المبارک کی ۱۳۰۳ھ بارہ سو تینتر ایکیاسی رات گذرسے
اول خبر ملالت اثر رحلت قبلہ گاہ کی سنی من بعد کچھ لوگ دیوانی کے جلو خانہ مین
آکر داخل ہوے پس ندا امن و امان کی نام نامی اور اسم گرامی سے عالیجناب کے جیتے کے
مکان سے دیوان کے بلند آوازہ ہوئی پھر منادی دردولت سرا پر سے ہو کر منتدی
اور بازار اور چار کمان و چار منار اور چوک ہر چار سو بلدہ مین پھر گئی صبح اُسکے
وہ روز تو تجہیز و تکفین مین گذرا دوسرے دن تیسوین کو امیر کبیر با توقیر شمس الامرا
بہادر مرحوم مع فرزندان و نبیرگان اور تمامی امرا فاتحہ سے فارغ ہو کر مکہ مسجد سے
دیوانخانہ مین آ حاضر ہوے اور سواریان دیوان ہوشنگ فرہنگ نواب سالار جنگ بہادر اور
پیشکار خیر خواہ سرکار راجہ نرندر پرشاد بہادر کی بھی اپنے اپنے دولت سرا سے
آکر اترین جب حاضری تمام ارکان دولت و اہالیان ریاست کی سمع اجلال تک
پہونچی آپ عالیجناب معمولی جامہ مع دستار طرہ دار پہن کر اُس دروازے
سے کہ ہمیشہ بند رہتا ہے اور ایسے ہی وقت پر کھلا کرتا ہے برآمد ہوے امیر کبیر
بہادر مرحوم مع فرزندان اور سالار جنگ بہادر دیوان اور راجہ نرندر پرشاد
بہادر اور صاحب عالیشان رسیدنٹ تھودٹسن صاحب بہادر سفیر شاہ
انگلستان سے چند اشخاص اخص الخواص معتبر باریاب ہوئے رسیدنٹ
بہادر نے تو فقط زبانی مراسم تعزیت کے موقوف کرکے مرخص ہوے اور دیوان
و پیشکار امیر کبیر مرحوم نے باہمی ہزین گذرانین بجرد گذشتے دست خاص کو نذردستی پر نواخت

نوبت کی جو بند تھی نقارچیون نے نقارخانہ مین سینہ پر بم و زیر کے چوب
لگائی اور ڈنکہ نواز نے سلامتی کا ڈنکہ بجایا جملہ امیر تمامی اہل خدمات اپنے
اپنے گہرون کو روانہ ہوئے عمدۃ الملک محمد رفیع الدینخان بہادر اور اقتدار الملک
محمد رشید الدینخان بہادر نشست گاہ مین شبکو حاضر رہے علی الصباح آفتاب بقدر نیزہ
بلند ہوا تھا کہ اول راجہ سمبھو پرشاد باریاب خدمت فیضدرجت ہوئے پس دیوان
وپیشکار کی اندک نشست رہی پہر برخاست فرماکر محلسرا مین تشریف لیگئے اور پوشاک
درباری مع تمامی زیور جواہرات پہن کر برآمد ہوئے اور زرد عماری مور دنی کہ یہ تمغا
رئیس بلد ہذا کا ہی جیسا کہ ایما کیا گیا ہی جلوخانہ مین حاضر تھے سب لوگ عمدمان
جلو کہڑے دیکہہ رہے تھے ہاتی بیٹھا اور آپ سوار ہوئے دیوان وپیشکار کو اشارہ
کیا ہوے خواصی مین آکر متمکن ہوئے سواری جلوریز ہوئی عقب پر امیر کبیر
شمس الامرا بہادر مرحوم اور عمدۃ الملک بہادر سرخ رنگ ایک عماری مین اور اقتدار
الملک بہادر اور تیغ جنگ محمد محی الدینخان بہادر ایک عماری مین سوار ہوکر متصل
بلا منفصل قطع راہ کرتے ہوئے برای العین سبھی وضیع وشریف یکے کہ
راستے دو طرفہ بھرے ہوئے تھے اور تمام دکاکین اور کوٹھیون پر خلقت خدا
واسطے مشاہدہ کے سرگرم نظارۂ فیل خاصہ داخل ایوان ریاست ہوکر روبرو
دروازۂ کوٹھے کے کہ جہان نشست گاہ امیر کبیر مرحوم کی ہی آکر بیٹھا خود بدولت
واقبال اترے اور کوٹھے کے مکان مین آکر مسند پر جو وہان پر ہمیشہ بچھی ہوئی

رہتے ہی تشریف رکھے انتظار صاحب عالیشان کا تہا جب وے آئے اکیس سر کردیے
ہمراہ انکے تھے دیوان پیشکار وامیر کبیر مرحوم تا لب حوض استقبال کرکے لے آئے جب زینہ
چڑھ کردیے اوپر آئے عرض ہوئی آپ دروازہ کو تھے کا جو طرف دیوانخانہ
خلوت کے ہے روشن کرواکر نکلے ملاقات مشاہدہ کی ہوئی آپ نے مسند جلوسی پر
رو بشمال جلوس فرمایا سیدہے طرف نواب سالار جنگ بہادر دیوان کچہ تفاوت سے
انکے راجہ نریندر پرشاد بہادر پیشکار روبرو خود کے روبقبلہ بائیں طرف صاحب عالیشان
محاذی دیوان و پیشکار کے پشت بقبلہ اور امیر کبیر شمس الامرا بہادر مرحوم مع فرزندان
و نبیرگان پس پشت بموجب معمول شل پر اپنی بیٹھے صاحب عالیشان نے مبارکباد کہی
پاندان حاضر تھا آیا سب صاحب لوگ تو پاندان لیکر مرخص ہوئے من بعد اول دیوان اور
پیشکار نے نذرین جلوس کی گذرانین پہر امیر کبیر مرحوم مع فرزندان اور نبیرگان
پس امیر و امرا و اہل خدمات دربار عام تہا کثرت خلایق کی نہایت جب سبکی نذرین
ہو چکین آپ فارغ ہوکر محلسرا مین تشریف لیگئے والدہ مکرمہ دلاور النسا بیگم صاحبہ کو
نذر دی عہدہ داران لین نے اکیس اضراب اتواپ حسین ساگر تہنیت کی سر کیئے
نقارخانہ سے شادیانہ کی بلند آوازہ ہوئی خلایق نے خوشی بے اندازہ حاصل کی
اَللّٰهُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِيْنَ بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَبْقَائِهٖ
وَقَوِّمْ عِمَادَ مُلْكِهٖ وَبِنَاءَ دَوْلَتِهٖ پس اٹہائیسوین تاریخ ماہ مذکور کی نواب سالار جنگ
دیوان نے راجہ لالہ بہادر دفتردار کو ہمراہ لاکر نذر دلوائی من بعد تیسری شوال کو

دیوان

دیوان تنہا باریاب ہوئے اور چوتھی کو دے منصبدار لوگ جو متعین روشن الدولہ بہادر کے تھے انکی بحالی ہوکر حکم حضور کے رکاب کا ہوا اور پانچوین کو نواب سالار جنگ بہادر کو تھی کو زر یدنسی کے جلوہ ریز ہوئے اور ساتوین تاریخ تیغ جنگ محمد محی الدینخان بہادر عرف شبلی صاحب حاضر خلوت مبارک ہوکر خریطہ پر لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے جو واسطے روانگی کے تیار ہوا تہا اور چودہ سندین اور ایک کاغذ کچہ اور تہا ایسے جملہ سولا کواغذات پر مہر خاص روبرو اپنے ثبت کروائی اور چودہوین کو رزیدنٹ ڈیودسن صاحب بہادر خانہ باغ نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر مرحوم کی سیر کرتے ہوئے باغ جہان نما کا واسطے تفریح فراج کے ارادہ کئے عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر مع تیغ جنگ بہادر ساتہہ تھے گلگشت خیابان سیاحت چمن وغیرہ سے فارغ ہوکردہ تو فرودگاہ کو اپنے روانہ ہوئے اور یہہ بڑے میران نامی داخل ایوان چونکہ دے ایام غدر و بغاوت ہندکے تھے یعنے بعد انتقال غفران منزل کے اسی ہفتہ مین خبر یورش ہند کی بعض بعض کے زبان پر جاری ہوئی اور ماہ شوال یعنی عید کی ملاقات مین تو جابجا اسکا چرچا تہا چند عرصہ مین جب اثر اسکا سرایت کرکے یہان بھی دماغ و دل مین مردمان بازاری بد معاش کوتہ اندیشون کے پختہ ہورہا تہا اتھارہوین کو مکہ مسجد مین خام طبعون نے چاہا کہ صورت بلوۂ عام کی باندہین مگر خوف سے حکام سلطنت اور اہالیان دولت کے اپنے مین آپ ہی کچہ سمجھکر خاموش ہو رہے خیریت گذری انیسوین کو امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم مع فرزندان تنہا باریاب ہوئے اور اکیسوین کو نواب سالار جنگ بہادر اور راجہ

فرزند سر پرشاد بہادر دیوان و پیشکار کا دربار ہوا نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر مرحوم اور اقتدار الملک
بہادر و مختار الملک بہادر حضور پرنور سے عرض کر کر انکو نادیدہ کئے اور شیخ محمد مقیم علاقہ دار نواب امیر کبیر
شمس الامرا بہادر مرحوم کی نذر حضور میں پیش ہوئی اٹھائیسوین ۲۸ تاریخ مکہ مسجد میں حضرت قبر پیر قبلہ گاہ
کے بنا بر فاتحہ چہلم تشریف فرما ہوئے اور غرہ ذی قعدہ کو واسطے ادائے رسم سبزی گنبد لینے کے ماہ ذیقعدہ
کہ اس ملک مین اسکا رواج ہے اکثر ملوک بعد فاتحہ چہلم کے باغ کو مع زنانہ جایا کرتے ہین غم و اندوہ
کو تفریح و تفرج سے بدلتے ہین زینت افزا ہے باغ کے ہوئے اور اقتدار الملک بہادر کو واسطے
بند و بست خلوت خاص کے حکم نشست کا شرف صدور پایا چنانچہ اقتدار الملک ممدوح بذات خود
تا رونق افزائی سواری کے حاضر تھے دیوان و پیشکار خواصی مین اور نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر
مرحوم اور عمدۃ الملک بہادر ایک عماری مین اور تیغ جنگ محمد محی الدین خان بہادر
عرف شبلی صاحب ایک عماری مین ہمراہ رکاب تھے کامل دو پہر توقف کر کے سہ پہر کے وقت
سواری مبارک مراجعت کی داخل ایوان ہوئے بعد اسکے پہلی تاریخ ماہ جولائی کی
سنہ ۱۸۵۷ اٹھارہ سو ستاون عیسوی ندی پار چند شلک اضراب اتواب دوپہر کو بارہ بجے
سر ہوئے اور روز دوشنبہ سترہ ۱۷ وین شہر مذکور الصدر سنہ رواں تیرہ ۱۳ وین
تاریخ ماہ انگریزی کی امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر اور عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک
بہادر واسطے ملاقات صاحب عالیشان کے کوٹھی کو جلو ریز ہوئے اور بیسوین ۲۰ کو نواب
سالار جنگ بہادر نے تیرا اسم مجرم قسم سواروں سے رسالہ اورنگ آباد کے کوٹھی کو برے
صاحب پاس روانہ کئے اور راجہ شمبھو پرشاد دوسرے دن حضور کی طرف سے امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم

پاس جاکر واپس آئے پس چوبیسوین تاریخ روز دوشنبہ اٹہائیسوین جولائی عجب اتفاق چار گہڑی دن رہے
چار گہنٹے بجے پر دفعتاً علاؤالدین نام مولوی کا لباس اہل قرابت سے حافظ میر شجاع الدین صاحب
مرحوم علیہ الرحمہ کے اور چند اشخاص ایک گروہ جم غفیر بدمعاشون کا ہمراہ لیکر گہر پر طرہ باز خان
سرغنہ افاغنان روہیلون کے کہ مرد خانہ نشین تہا آئے اور خان مذکور کو شریک حال اپنا
کیا پس کوٹہی پر زیدنسی کی گئے بمجرد منتشر ہونے اس خبر بیہودہ وحشت اثر کے حضور پرنور
چونکہ نظر اوپر اتحاد سابق اور یگانگت لاحق کے رکہتے تہے اور عہود و مواثیق پر آبا و اجداد
اپنے بدل قایم واسطے اطفاء نایرہ فساد ہذا اور استحکام بنیان اخلاص و وفا کے حکم محکم
دیا کہ اونہے روکو اور سزا دو ہرکارے اور لوگ سرکاری دیوانی اور پایگاہ کے واسطے
مایل ہونے اور تنبیہ کرنے کے دوڑتے دے تو اس عرصہ مین جا پہونچے تہے تو بہتیا نے جمعیت بلوائی
اوپر چونکہ طرف سے حضور و ارکین ریاست کے خاطر جمع تہی کیا اونہے پوچہو کیا ارادہ ہے
بلوائی گہبرائے جواب بند ہوا ایک ادنی شلک مین کل دو گولے توپ کے سر ہوئے ہونگے
بلوائی سب فرار کر گئے چونکہ وقت شام کا تہا تاریکی شب کی روپوشیدہ ہوگئی حکم جست و جو کا
ہوا چند عرصہ مین مردمان سرکاری جو متلاشی تہے انیسوین کو طرہ باز خان مجاہد کو مجروح
مجاہد پور سے گرفتار کر لے آئے مدار المہام نواب سالار جنگ بہادر سالار قافلہ دانش و فرہنگ نے
خانہ باغ مین اپنے مشہور بہار دری نظر بند فرمایا بعد ایک ہفتہ کے ساتوین ماہ ذیحجہ سنہ حال
دربار ہوا جناب عالیشان اور دوسرے چار سرکردہ امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم اور انکے صاحبزادے
عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر اور پیشکار راجہ نرندر پرشاد بہادر سبہی ارکان دولت

حاضر تھے دوسرے دن اوسکے امیر کبیر کو حکم ہوا کہ سپاہ صرف خاص کا داخلہ دیکھین امیر کبیر مرحوم
حسب الامر عمل مین لائے سب چہرے ملاحظہ کرکے بحال فرمائے اور دستخط چہرون پر خورشید جاہ
بہادر کے ہات سے کروائے دسوین تاریخ ذیحجہ کی روز عید اضحی دربار عام ہوا نذرین تہنیت کی گذرین
امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم کو چھے رقم جواہر اور عمدۃ الملک بہادر کو پانچ رقم جواہر اور سالار جنگ
بہادر کو چھے رقم جواہر شجاع الدولہ مختار الملک خطاب اور راجہ نرندر پرشاد بہادر کو راجایان راجہ
خطاب پنچ رقم جواہر مرحمت ہوا اکیسوین کو داخلہ جمعیت لین اور مردمان علاقہ بازخان اقتدار الملک
بہادر نے ملاحظہ کیا اور پندرہوین تاریخ شہر گذشتہ سیف الدولہ میر تفضل علیخان بہادر میر بادشاہ نے
رحلت کی پس راجہ سمبھو پرشاد کہ قبل اسکے فیض صحبت اور اثر ملاقات متوالیات سے حافظ میر
شجاع الدین صاحب مرحوم کے مایل طرف دین اسلام کے تھے اور دل سے ایمان لا چکا تھا ظاہر الباس
اہل کفر کے تھے درحالت مرض الموت آثار ردیہ اپنے مین پاکر بائیسوین تاریخ محرم الحرام کی سنہ ۱۲۷۴
بارہ سو چوہتر مین مردانہ وار پیالہ پاکانہ معصیت کفر سے توبہ کی صیغہ بیعت کا تر زنار کو فی النار کیا
ربقہ اسلام کا رقبہ مین ڈالا شریک زمرۂ اسلام ہوئے غلام رسول کہلایا اور پچیسوین کو روشن الدولہ بہادر
دولتخانہ سے اپنے حسب الارشاد والا رفعت الملک کی حویلی مین داخل ہوئے پس اٹھائیسوین تاریخ ماہ منہ
کی راجہ سمبھو پرشاد یعنی غلام رسول موصوف سبکدوش تمامی معاصی سے طرف بقا کے سیرہ ہستی کا
بار کیا داخل بہشت برین ہوئے چھتی صفر کو دولت سرا مین تیغ جنگ بہادر کے فرزند سعادت توام
فیض اللہ خان بہادر متولد ہوئے بطن سے سبحانی بیگم کے اور تولد کے چھتے روز بیگم مزبور رحلت پائین
پس پندرہوین تاریخ ماہ منہ کی مطابق ساتوین ماہ انگریزی بارہ گہنٹون پر سی بارشلک فتح

اور اقتدار الملک بہادر

دہلی کے

دہلی کے حسین ساگر مین سر ہوئے یہ مقدمہ نادر و عجیب ہے کہ اول بھی افسران انگریزی نے لیک صاحب
فرانسیس ملازم سندیہ سے ۱۸۰۳ اٹھارہ سو تین عیسوی مین چودہوین ستمبر کو شہر اور قلعہ
دہلی کا خالی کروالیا تھا اور اب بھی ۱۸۵۷ اٹھارہ سو ستاون مین اخبار سے ثابت ہوا کہ چودہوین ستمبر کو
داخل ہوئے اور بادشاہ سلطنت خاندان تیموریہ کو اختتام کر کے ستروین اکتوبر کو ۱۸۵۸ اٹھارہ سو
اٹھاون جلاوطن ہوئے رنگون کو اور ستروین ربیع الاول کو صاحب عالیشان ڈیوڈسن صاحب بہادر
آئے دربار ہوا جواب خریطہ سابق کا گذرانا انیسوین کو ماہ مذکور کی روشن الدولہ بہادر وہان سے
بھی حسب الامر رخصت اقامت کا بار کر کے کاظم علیخان کے مکان جو نزول اجلال کیا اور چوبیسوین کو
خود بدولت فیل خاصہ کے سوا خواصی مین امیر کبیر مرحوم و مختار الملک بہادر نقار خانہ کے دروازہ سے
برآمد ہوئے اور چوکین سے ہو کر نیچے دروازہ سے شہر پناہ کے باغ [illegible] کا ارادہ کئے چونکہ
گذرگاہ کمان اور دیوڑھی پر سے امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم کے تھی جب سواری مبارک
وہان پہونچی اور فیل خاصہ کا ڈیرہ و برابر دیوڑھی عمدۃ الملک بہادر کے آیا میر ابراہیم نے
ونیر الدینخان عرف بخاری میان اور مظہر الدینخان عرف شاہ صاحب ہر دو فرزندان بشیر الملک
محمد سلطان الدینخان بہادر مرحوم کی نذرین دلوائین اور جب خود بدولت و اقبال داخل باغ
مذکور ہوئے ستائیس ۲۷ سلک سلامی توپ کے سر ہوئے پس وقت [illegible] دروازہ سے علی آباد کے
داخل بلد ہو کر شاہ علی بندے پر سے تجلی بیگم کی حویلی مین جو کلان دروازہ ہی رونق افزائے
دار الریاست ہوئے جاننا چاہیے کہ بعد آکے جلوس مین ایکدو بار دیوان و بیکار کو خود بدولت خواصی
مین بٹھلانے سے سرفراز فرمایا اور بعد اسکے جس وقت کہ امیر کبیر بہادر مرحوم حاضر ہوئے اٹھا اختیار الملک

بہادر کو مدام اپنی خواصی مین سنبھلاتے رہے ستائیسوین کو صبح سند موضع الندا اور گنجوتی اور
لوہارے کی حضور والا سے امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم کو مرحمت ہوئی امیر کبیر مرحوم نے حضور مین
عرض کی کہ الندا اور گنجوتی اقتدار الملک کو عنایت کرنا اور لوہارہ تیغ جنگ کو بموجب درخواست
حضور نے الندا اور گنجوتی اقتدار الملک کو عنایت کی اور لوہارہ تیغ جنگ کو عنایت کیا اور وقت
سہ پہر گذشتہ قصبہ نرمل کی عمدۃ الملک بہادر کے ہوگئی پس اٹھائیسوین کو صبح رونق افزائی سرائی
حویلی کے ہوکر بعد مغرب مراجعت فرمائے ایوان ریاست ہوئے اور تا مراجعت امیر کبیر بہادر مرحوم کو
واسطے بندوبست جلوت ہمایون کے حکم نشست کا تھا اور امیر کبیر ممدوح مرحوم بھی بالذات آئے تک
سواری مبارک کے بذات خود حاضر تھے پس بندی بارکوٹھی مین صاحب عالیشان نے تقریب اپنی شادی کی
قرار دی ساتوین کو امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم مع عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر اور
تیغ جنگ محمد محی الدینخان بہادر اور مختار الملک نواب سالار جنگ بہادر مدار المہام اور راجا یاران راجہ
نرندر پرشاد دعوتمین جاکر آئے اس سال چونکہ مولوی اکبر مکانین اپنے وعظ بہت دہوم دہام افراط خلایق
و نور روشنی درخت کاغذ لنتر دیوارگری سے کیا کرتے تھے مصر ہوئے سے مولوی صاحب موصوف کے نوین تاریخ دسوین
شبکو امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم مع تیغ جنگ اور وزیر الدینخان عرف بہکاری میان اور مظہر الدینخان
عرف شاہ صاحب بعد مغرب واسطے سمع کے گئے پانسو روپی عنایت فرمائے اور گیارہوین ماہ مذکور کی گذشتہ موضع
نارایں کہیترہ حسناباد کی امیر کبیر کو کہ اسوقت بارشگاہ مین اپنی حاضر تھے عنایت ہوئی امیر کبیر مرحوم نے
عرض کیکے نارایں کہیترہ حسناباد عمدۃ الملک بہادر کو عنایت ہونا بموجب درخواست حضور نے نارایں کہیترہ حسن آباد
عمدۃ الملک کو مرحمت کیا چوبیسوین کو دیوان مختار الملک سالار جنگ بہادر اور امیر کبیر نواب

شمس الامرا بہادر مرحوم مع فرزندان اور پیشکار راجایان راجہ نریندر پرشاد بنا بر دربار
حاضر ایوان ہوئے چونکہ اس روز صاحب عالیشان نہ آئے دربار نہوا دوسرے دن اُسکے
چوتھی ماہ انگریزی بڑے صاحب بہادر پانچ اسموں سے آئے خود برآمد ہوئے خریطہ لارڈ
گورجنرل صاحب بہادر کا گذرا پس تقریب سالگرہ کا مژدہ سلامتی حضرت کا ہر چہار سو شایع
ہوا توپ سے اور جوڑے دیوان و پیشکار امرا و نامدار کو تقسیم پائے چنانچہ اٹھائیسویں کو
مردہ چاند نے گشتی جو شیشہ کی امیر کبیر مرحوم پاس ہو چکا ہی ۱۹ انیسویں کو دیوان مختار الملک
نواب سالار جنگ بہادر نے مہندی ساتھ کمال ترک و آئین کے راستہ سے جانب غربی ضلع
تالاب میر جملہ کے مہاراجہ بہادر کے جلوخانہ میں سے گذر کرکے آئے دیوانخانہ عالی میں
مجلس سور وسرور سالگرہ کی منعقد ہوئی سب اراکین با تمکین بالباس رنگین مع جواہر حاضر تھے
خوب ہنگامہ عیش و نشاط کا گرم رہا نواب شمس الامرا بہادر مرحوم نے پاندان عطردان نذر کے طرح
سے دیکر سبکو رخصت کیا دوسرے دن جشن سالگرہ کا بہت زیب و زینت کے ساتھ ہوا اور تیرہ پہر
رات کو حضور غربی مکان خوابگاہ میں سب اراکین دولت جو حاضر جلوت تھے آئین سے دیوان
پیشکار امیر کبیر مرحوم مع فرزندان کو یاد فرمائے اور بعد گل پوشی اور سہرہ بندی کے عقد سالگرہ
دی گئی بات سے محی الدولہ و تہنیت یار جنگ و فقیر سد اسباب کے اور باریابوں نے نذریں
تہنیت کی گذرانیں بعد برخاست ہوئی صبح اُسکی غرہ ربیع الثانی سنہ دربار ہوا نذریں تہنیت کی
گذریں پسرگان امیر کبیر مرحوم یعنی تیغ جنگ بہادر کو خورشید الدولہ اور محمد وزیرالدینخان
بہادر کو سبقت جنگ اور محمد مظہر الدینخان بہادر کو رفعت جنگ اور بعض ذوی قرابت و رفقا کو

امیر کبیر مرحوم کے اور بعضے علاقہ داران سرکار و دیوان نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کو خطاب اور
بقدر مناسب مناصب مرحمت ہوئے جملہ الکٹ بتیس ہزار اصل و اضافہ و مناصب ہزاری و صدی مع سوار و علم
نقارہ و خطاب خانی و بہادری و جنگی و دولائی سے تفاخر حاصل کیا پانچوین کو دفعتاً مزاج امیر کبیر مرحوم کا
بگڑ گیا اسطرح پر کہ بعد خاصہ کے چند عرصہ گذرے پر حمام سے فارغ ہو کر استراحت فرما تھے کہ عین خواب میں
بلغم آکر رکا اور بیخودی ہو کر غش ہو گیا بمجرد خبر کے فرزندان و نبیرگان بعجلت تمام آکر جمع ہوئے چونکہ فضل الٰہی
شامل حال تھا دو گھڑی کی مدت میں صحت ہو گئی انہون کو بعد حصول شفا غسل صحت کا ارادہ فرمایا اور اسی روز
مراجعت کی اکیسوین تاریخ کو قبر ابراہیم علیشاہ دولہ اور درگاہ کو موسیٰ صاحب قادری قدس سرہ کے جلو میں ہوئے
فاتحہ و زیارت کے بعد حضرت حسینی بادشاہ صاحب قدس سرہ سے کہ سجادہ نشین وہان کے ہیں گفتگو فرما مراجعت کی پس
چھبیسوین تاریخ دو گھڑی دن چڑھے خاص محل نواب شمس الامرا بہادر مرحوم کا انتقال ہوا اور چہارشنبہ تیسری جمادی
الاول کی تعزیت صاحب عالیشان مع داماد اور دو سیکرٹری صاحب لوگ واسطے تعزیت کے آئے اقتدار الملک بہادر نے | ۵ جمادی الاول
بیالہ اندرون کی نشست کے دروازہ تک استقبال کیا اور شمس الامرا بہادر مرحوم زینہ تک چبوترہ دیوانخانہ کے پیش آئے
شریک ہوئے اور اسی نشست پر بیٹھے عمدة الملک بہادر اور خورشید الدولہ بہادر اور سیف جنگ محمد ظہیر الدین خان بہادر
سیف جنگ محمد مظفر الدین خان بہادر سے ملاقات ہوئی بعد از رسم تعزیت اور استفسار حال بیماری و علاج وغیرہ کے خصوص میں
بعد [illegible] کی ذوالفقار الدولہ بہادر [illegible] علیشان [illegible] شمس الامرا بہادر مرحوم
بیالہ اندرون کے دروازہ تک آ کے اپنی استقبال کیا دیوانخانہ تک لے آئے مسند پر بٹھلایا آپ مع جملہ فرزندان
و نبیرگان روبرو بیٹھے اور ذوالفقار الدولہ بہادر ذکر تپنگ بازی وغیرہ کا خورشید الدولہ بہادر سے کرتے رہے
من بعد وہ تو اپنے مکان کو رونق افزا ہوئے اور شمس الامرا بہادر مرحوم حاضر حضور حضرت سعد شالہ

عمدة الملک

عمدۃ الملک بہادر کو تعزیت کا رخصت کیا اور سولہوین کو عرض ہوئی کہ رستم الدولہ قصبہ ملکیر مین قتل ہوئے
سترھوین کو وقت صبح مطابق چوتھی جنوری علی الصباح حضور تو برہنہ پا جناب قدس سرہ کی درگاہ کو جا کر مراجعت
فرما ہوئے اور چار بجے پر صاحب عالیشان بہادر اور چند صاحب لوگ معہ [illegible] جناب بہادر نو وارد کے سیر خانہ باغ
امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کے سیر ہو کر جہان نما کا جب ارادہ کیا اقتدار الملک بہادر مع خورشید الدولہ
۱۲۶۵ ہجری — بہادر بہرہ دو امیر با توقیر ہمراہ ہوئے بعد چودھوین جمادی الثانی مطابق تیسوین جنوری [illegible] صاحب
بہادر مع دوسرے صاحب لوگ [illegible] لوگ خانہ باغ و باغ جہان نما کی سیر کو بدستور آئے اور روانہ ہوئے
اور بائیسوین ماہ مذکور کی حضور جو پرانی حویلی مین تشریف فرما تھے صبح کے وقت عماری کے سوار خواصی مین
امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر جلو ریز ہو کر داخل فرحت محل ہوئے بائیسوین کو ایک فقیر باشندہ راجدار حال
بیٹھہ کا ایک تیلے پر ضرب بندوق سے ایک مرد اجنبی کے مارا گیا چونکہ دامنین اوسکے ایک درویش حسین علی شاہ نام حضور
رہا کرتے تھے اور نزدیک انکے اجماع اوباشونکا تھا محل عتاب مین حضور کے آئے باریابی موقوف ہوگئی اور ستائیسوین کو راجہ
شورا پور کا وطن سے اپنے فرار کرکے بنا بر پناہ داخل دیوانی ہوا اور غرہ رجب کو سونا بائی بنت پیشہ راجہ رایان
کی فوتی کی عرض ہوئی اور پانچوین کو شعبان کی مولوی محمد حسین رفیق صاحبزادگی جو نیابت سے قضاعت کے مامور تھے
اور چونکہ وہ روز نوروز کا تھا سر دربار دیوان [illegible] اور امیر کبیر مع دوسرے اشخاص مثلاً مدبر جنگ عبد اللہ بن
۴ ربیع الاول — علی بن سیف الدولہ اور جانباز جنگ عمر بن عوض خان بہادر شمشیر الدولہ اور فریدون جنگ خلعت حیدر الدولہ اور منصور جنگ
انتظام الدولہ خطابات سے والاہی کے سرفراز و ممتاز ہوئے انیسوین کو تصدق حسین نام ساکن بیرون لعل دروازہ کو
جرم سے مار ڈالنے ایک فرنگ سوار کو آلور کے نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر نے ہمراہ سواران دیوانی کے
شورا پور کو بھجوا دے بیسوین کو ماہ مذکور کی نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر حاضر دولت سرا ہوئے

چونکہ قبل اسکے دعوت تقریب ضیافت جلوس کی حضرت نے قبول فرمائی تھی اور سواری
تیار بجرد صفائے برآمد ہو کر عماری کے سوار خواصی مین دیوان و پیشکار متوجہ ہوئے اور کاشانہ کو معز
الیہم قدوم میمنت لزوم سے رونق تازہ اور معز الیہم کو مسرت بے اندازہ سے شادکام فرمائیے
معز الیہم نے بتکلفات تمام رسوم ضیافات کے مودی کئے بہت سے تحایف و نفایس گذرانے امرا اعزا باہر حاضر
رہے انواع اطعمہ سے بہرہ وافی حاصل کیا تین دن تک حضرت مہمان رہے بہر چوتھے روز اٹھائیسوین ۲۸
تاریخ اسی تزک و احتشام سے مراجعت عملین آئی اور بعد اسکے گیارہوین کو مضافی مطابق چھبیسوین ۲۶ (ماہ شعبان)
اپریل ماہ انگریزی پہر دن چڑھے زرد عماری کے سوار خواصی مین امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم بتقریب ضیافت
جلوس والا کوٹھی رزیڈنسی کو جلوہ گستر ہوئے اور وہان سے تیسرے پہر کو بعد فراغ باغ لنگم پلی مین نزول اجلال
فرمایا امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم اور اقتدار الملک بہادر تو پروانگی سے بلدہ کو مراجعت کئے اور عمدۃ الملک
بہادر ہمراہ رکاب رہے پس چار دن وہان اقامت فرما کے چودہوین کو داخل دولتخانہ ہوئے پس غرہ شوال سنۃ الیہ (ماہ شوال سال دوم جلوس)
مطابق سال دوم جلوس والا عید فطر کا دربار معمولی ہوا امرا و احمد ادا قاضی مفتی کوتوال سبکی نذرین گذرین
حضور تو دیوان پیشکار امیر کبیر مع فرزندان و نبیرگان و چند امرا یا وغیرہ کی خود لی اور باقی کل ریاست کی امیر کبیر کے
ہاتھ سے لوائی چوتھی شوال پسر راجہ رام بخش سیتو رد واسطے نذر امیر کبیر شمس الامرا بہادر مرحوم کے
آئے اور پانچوین کو پروانگی سے نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر واسطے سیر سرور نگر کا ارادہ فرمائے
بیسوین تاریخ وقت شام لالہ بہادر دفتر دار رحال اسہال سے موے اور دسوین کو امیر کبیر نواب شمس الامرا
بہادر مرحوم اور عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر اور خورشید الدولہ بہادر واسطے
دعوت ضیافت جلوس کے حاضر خلوت مبارک ہوئے حضور نے قبول فرمائے انیسوین ۱۹ تاریخ تشریف

فرمایا

فرما ہوے چار روز رونق افزا رہے مسرور و مبتہج فرما بیسوین[۲۰] تاریخ اس سال آغا زیر محل

کا بخستر سے مرگ کے ہوا اور پچیسوین[۲۵] تاریخ تولد صاحبزادہ محمود مولود مسعود کا بطن سے

محبوبہ لی کے عرصہ بروز مین آیا غلغلہ اس جشن سور و سرور کا تمام بلدہ مین چالیس دن تک جلوہ گر

رہا امیر امرا جمعداران قوم عرب وفقرا وغیرہ حسب استعداد اپنے اپنے مینج گذرانے گہوارے

نقرئی بڑے دہوم دہام نوبت ونقارہ ونشان لین وغیرہ سے لے آئے بہت تکلف رہا نام مولود

بندہ کا میر اقبال علیخان بہادر رکہا دوسری ذی قعدہ مطابق چودہوین جون دربار ہوا صاحب

عالیشان مع ستراسم[۱۷] آئے امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر اور دیوان نواب مختار الملک

سالار جنگ بہادر اور پیشکار راجایان راجہ نریندر پرشاد بہادر سب اہل کار حاضر تہے

پس اکیسوین[۲۱] تاریخ ماہ مذ موافق تیسری جولائی ماہ انگریزی ۱۸۵۸ء اٹہارہ سو اٹھاون عیسوی

نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر نے انگریز صاحب لوگون کی ضیافت کی بائیسوین[۲۲] کو علی

الصباح نماز کے وقت جناب رئیس الملک سلیماں جاہ بہادر بسبب خفا ہونے دیہات انکی موضع

کار یوگلی وغیرہ آزردہ خاطر ہو کر باغ کوا ایسے جو کنارہ ندی کے بیرون دروازہ پل واقع ہے

ہی جا کر قیام کئے نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر سنکر فہمایش کہلائے جناب موصوف نے

پذیرا کیا ما نا راضی ہوئے چار گہڑی رات گذرے مراجعت کرکے داخل دولتخانہ ہوے

پہر ساتوین ذیحجہ کو مطابق پندرہوین[۱۵] اگست کی کوٹہہ کو بارود کے جین ساگر مین خود بخود آگ

لگی پانچ چہہ فرنگی لوگ دو چار آدمی اور قوم کے ضایع ہوئے اور دسوین کو عید ہوئی حضور

نذرین دیوان پیشکار امیر کبیر مع فرزندان اور بیرگان وغیرہ کی آپ لی اور ریاست کی

ماہ ذیقعدہ

ماہ ذیحجہ

امیر کبیر کے ہات سے لوائی جو نکہ بعد غدر بادشاہ دہلی کے اوٹہائے گئے تھے سکہ اونکا
بے مناسب تہا اس لئے ان روزون حکم تبدیل کا حیدرآباد مین نام نامی پر حضور کے
پیشگاہ سے لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے رسیدنٹ بہادر بریاست کے آیا تہا اور عرض
اس امر کی استصواب سے نواب مختار الملک سالارجنگ بہادر دیوان کے ہو چکی ہتی
پس انیسوین ۱۹ تاریخ محرم کی ۱۲۷۵ بارہ سو پچہتر امیر کبیر شمس الامرا بہادر بذات خود تنہا
باریاب ہوکر صلاح نیک قبول فرمانے اس امر کی دی حضرت نے بموقون اجابت کیا پس سکہ
بہادر شاہ بادشاہ غازی کا موقوف ہوکر ایکطرف نظام الملک آصفجاہ ایک سمت کو
ضرب حیدرآباد قرار پایا اور تیمنًا عدد بیانوے ۹۲ لفظ محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم زیب رقم کیا
پس اس روز سے اس سکہ نے رواج پایا اور حالی مشہور ہوا حال انکہ رواج حالی کا
وقت سے غفران منزل کے تہا کہ اسکی اجازت خود نے دی تہی مگر سکہ بہادر شاہ کا تہا
الحمد للہ تعالی حضرت کو بادشاہ شش صوبہ دکن کا فرمایا یہ خوبی خوش نصیبی کی ہے
اور نواب مختار الملک بہادر کو وزیر اعظم اور اسی ماہ اسی سن مین اقتدار الملک بہادر نے
راقم کو ایک منزل میانہ سے سرفراز کیا اور سلخ ماہ مذکور شبکو خوب مینہ برسا چونکہ رود
موسی کو طغیانی تہی حضرت صبح تشریف فرما پرانی حویلی ہوے اور وقت مراجعت وہان سے
بارادری مین ابوالقاسم میر عالم بہادر مرحوم کی عماری کے سوار خواصی مین خورشید الدولہ
بہادر نزول اجلال فرمائے ندی کی سیر کی بعد مغرب داخل ایوان سلطنت ہوئے پس ساتوین
صفر کو ایوان دولت مین نواب مختار الملک سالارجنگ بہادر کے دختر نیک اختر کی ولادت ہوئی

اور ساتوین کو بالکشن نام بیٹا بالمکند متوفی کا اپنی اور اپنی چچا کی زوجہ پر دو کو زہر دیا
اور باقی ماندہ آپ بھی کھا لیا بعوض اسیر اکتفا کرکے بیشی قبض سے اول اپنی جورو کو
مار ڈالا بعد آپ بھی مار لیا اور دسوین تاریخ خود بدولت تلجارام خزانچی کو مع برادر اوسکے
امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر پاس روانہ فرمائے کہ اس سے حساب سرکار کا سمجھین من بعد
تیرہوین [۱۳] تاریخ گردشات دوران سے زمانہ کے وہ مولود مسعود صاحبزادہ محمود کہ جنکا ذکر
ہو چکا دفعتاً بیماری سے ام الصبیان کی راہگرا خلد کے ہوے مکہ مسجد مین لاکر غسل دیا
کفنایا پس پرنبہ صاحب قدس سرہ کی درگاہ کو لیجاکر دفنایا بعد مغرب نواب شمس الامرا
بہادر مع فرزندان کوٹھے کے مکان مین اکر مراتب تعزیت کے موداکئے صبح مختار الملک
نواب سالارجنگ بہادر نے بھی حاضر ہوکر رسم پرسہ کی ادا کی اٹھارہوین [۱۸] کو آسمان پر
ستارہ ذو ذنب نمایان ہوا اور سترہوین کو ربیع الاول کی پہر دربار ہوا اس دفعہ نواب ماہ ربیع الاول
مختار الملک سالارجنگ بہادر کی سواری مین اندرون دروازہ نقارخانہ عالی کے سوارون اور
عربون مین کچھ تکرار ہوی کسو کے گھوڑے نے لات ماری اوسنے کچھ منہ سے برا کہا بات
بڑھی تلوار چلی ایک گھوڑا دو سوار تین عرب ناحق مارے گئے دو چار زخمی لوگون نے بچاو
کر دیا اور پہلی تاریخ نومبر کی سنہ الیہ مطابق بیسوین [۲۰] ماہ مذکور اشتہارنامہ بابتہ خلع عمل کمپنی
بہادر اور ترویج عملداری خود سلطانیہ ملکہ کا کوٹھی مین ریذیڈنسی کی پڑھا گیا نواب مختار الملک
سالارجنگ بہادر دیوان اور نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر مع فرزندان سب بلدہ کے اور تمام
افسر حسین ساگر دالوال کے جمع تھے اور چوبیسوین [۲۴] کو بڑے صاحب اور پانچ صاحب لوگ دوسرے

ماہ ربیع الثانی

آئے اور سر دربار خریطہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کا گذرانا اور آٹھوین تاریخ نومبر کی
مطابق تیسری ربیع الثانی کی روز چہارشنبہ دعوت ہوئی وقت شب بعد مغرب امیر کبیر نواب
شمس الامرا بہادر مع فرزندان اور دیوان مختار الملک نواب سالار جنگ بہادر اور پیشکار راجا
راجہ نرندر پرشاد بہادر سب کوٹہی کو جلوہ ریز ہوئے ناچ ہوا خوب آتشبازی چھوٹی حسب الحکم
سے الوال اور حسین ساگر تک روشنی ہر ہر کے مکان مین بقدر استعداد اسکے تہی خود راقم
بچشم خود دیکہا ہی سواری کے ساتہہ نہایت لطف اوٹہا کثرت خلائق کی تہی بارہوین
تاریخ حضور پرانی حویلی کو سدہارے عمدۃ الملک بہادر اقتدار الملک بہادر خواصی مین
تہے ان ہی روزون چرچا آئے جمعیت ناقرا و باغی کا شہر مین تہا اور بیس اور سولہوین کو
جب پرانی حویلی سے مراجعت ہوئی فقط اقتدار الملک بہادر خواصی مین تہے اور پچیسوین کو
پہر پرانی حویلی کو سواری ہوئی آتے وقت اقتدار الملک بہادر اور خورشید الدولہ بہادر
ہمراہ امیر خواصی مین تہے پس گیارہوین تاریخ دسمبر کی سنہ ۱۸۵۸ع اٹہارہ سو اٹہاون مطابق چوتہی
جمادی الاول جواب خریطہ کا جو تیار ہوکر آیا تہا حسب دستور اقتدار الملک بہادر نے اور اپنے
روبرو صندوقی مہر خاص کا کہلوا کر نقش نگین ثبت کئے اسی عشرہ مین راجہ رام بخش نے
اپنے فرزند کی شادی کی پس اول ماہ جنوری سنہ ۱۸۵۹ع اٹہارہ سو انسٹھ عیسوی پچیسوین
تاریخ شب گذشتہ شرف الدولہ ابن سیف الملک بہادر مرحوم عرف میر بادشاہ
حویلی سے اپنے پدر کے راہی ہوکر خانہ باغ کے مکان مین بہی پاس آرہے چونکہ ان روزون
کمانڈر انچیف صاحب بہادر وارد اس نواح کے ہوئے تہے بدستور مستمرہ سلخ کو ماہ

ماہ جمادی الاول

گذرنے کی

گذشتہ کے علی الصباح عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر واسطے استقبال کے شہر سے
برآمد ہوئے کوٹھی پر سے گذر کر میدان حسین ساگر پر سے ہوتے ہوئے موضع بوین پلی پر خیام
وخرگاہ میں اپنے نزول اجلال فرمایا شب مقام کئے دوسری صبح کو ساتوین تاریخ جنوری
کی موافق غرہ جمادی الثانی آٹھ گھنٹے پر میدان میں کمنڈر انچیف صاحب بہادر مع سرداران غرہ جمادی الثانی
ہمراہی انکے اور ان امیرزادگان نامی برادران عالی سے ملاقات ہوئی اسطرح پر کہ وہ
جو گھے میں سوار تھے بمجرد مشاہدہ کے اونٹ سے ... گھوڑے چھوڑ دیے پیدل ہو کر ملے معانقہ
مصافحہ ہوا پھر ایک بگی میں عمدۃ الملک بہادر اور کمنڈر انچیف صاحب بہادر آگے اور ایک بگی میں
اقتدار الملک بہادر اور دوسرے بڑے افسر اس طرح پر ملے ہوئے باتیں کرتے کوٹھی کو آئے
وہاں بڑے صاحب بہادر سے ملاقات ہوئی کمنڈر انچیف صاحب بہادر تو وہاں قیام
کئے اور یہ ہر دو امیران نامی پاندان عطر کی شیشیاں قبول کر کے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے
دسویں کو دعوت ضیافت کی آئی نواب شمس الامرا بہادر اور عمدۃ الملک بہادر اور
اقتدار الملک بہادر مع خورشید الدولہ بہادر بعد شام روشنی سے سوار کوٹھی کو گئے
ضیافت قبول کی آدھی رات کے بعد اتفاق مراجعت کا ہوا پھر آٹھویں کو نواب مختار الملک
سالارجنگ بہادر نے کمنڈر انچیف صاحب بہادر کی دعوت کی پس گیارھویں کو پانچ گھنٹے
بجے صاحب عالیشان ریسیدنٹ بہادر اور کمنڈر انچیف صاحب بہادر مع اور چند صاحب لوگ
بی بی لوگ دولتخانہ کو امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کے باغ جہان نما میں ضیافت کیا انکو
اسکے بعد تناول طعام و ملاحظہ رقص و آتشبازی کے مرخص ہوئے بارہویں کو پھر دربار ہوا

اس دربار مین ایک انگشتری الماس کی نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کو عنایت ہوئی
معز الیہم نے نذر دستی گذرانی اور تیرہوین کو شب گذشتہ طرہ باز خان فراری ہو گیا
اٹھارہوین کو دیہات مین بندوقچی لوگ زمینداروں کے خان مذکور کو جان سے مار کر سر کے
وقت دیوڑہی پر نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کے لے آئے حکم ہوا کہ گاڑدو ہیں
انیسوین کو کمنڈر انچیف صاحب بہادر روانہ ہوئے من بعد پچیسوین کو صاحب عالیشان آئے
اور حضور سے ملکر واسطے کسواز کے بنا بر ملاقات لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے چھبیسوین کو
نہضت کی ایسٹ اسٹ سے مچھلی بندر کے طرف راحل کر کے صاحب بہادر موصوف سے
جا ملے اور چھ ہفتہ کے عرصہ مین مراجعت کر کے دوسری تاریخ شعبان کی شہر داخل فرودگاہ پنجشنبہ
اپنی ہوئے اور چوتھی تاریخ اس ماہ کی نصیب اعدا خود بدولت کو کچھ دست بدمزگی
مزاج کے آگئے تھے الحمد للہ بعد صحت ہو گئی امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر نے
پانسو روپے گیارہ اشرفیان تصدق بجوائی علی ہذا دیوانی ودیگر ارکان سے بھی تصدق
داخل ہوا اور پندرہوین مارچ مطابق نوین شعبان روز شنبہ خوابگاہ مین دربار
ہوا ریزیڈنٹ صاحب اور چند ہمراہی انکے معمولی گیارہ گھنٹے پر آئے ارکان دولت سب
حاضر تھے اس روز کہ مزاج وہاج حضور کا اگرچہ بسبب کسلمندی طبیعت کے بدمزہ تھا لیکن
ریزیڈنٹ صاحب بہادر نے بہت خوش پایا کمال فرحت سے ہنستے ہوئے باتین کین
اور چونکہ ریزیڈنٹ بہادر کو صدر سے حکم تھا کہ حضور پرنور کو اطمینان کرنا کہ لارڈ گورنر
جنرل بہادر کبھو احسانات حال کو آپکے فراموش نکرینگے سمع اجلال مین ہو گئی خریطہ

لارڈ گورنر صاحب بہادر کا گذرانا منشی نے وہ سب پڑھ کر سنایا بہت تفریح
کا دربار ہوا پس اٹہارہویں کو نوروز کی تقریب قرار پائی اس دربار مین
راجہ رام بخش بہادر بھی حاضر تھے موافق معمول نذرین ہوئین اور پانچوین
رمضان خورشید الدولہ بہادر خلوت مبارک مین حاضر ہو کر خریطہ پر لارڈ
گورنر جنرل صاحب بہادر کے مہر خاص ثبت کی من بعد حکیم ابراہیم صاحب اور
محمد باز خان جمعدار گیارہوین کو بلدہ سے خارج ہو کر روانہ جاگیرات ہوئے اور
بارہوین کو مدار المہام دیوان مع سرکار آئے دربار ہوا پہر چودہوین
وقت شب مردے چاند نام سرکردہ چوبداران اور متعلقان سوحی
الیہ کے مکان سکا اخراج ہوا اور مسماۃ منیر النسا بیگم صاحبہ قرابت دار
حضور زوجہ گل بادشاہ مغفور کی رحلت ہوئی اقتدار الملک بہادر
نماز کو مردانہ مین تا مکہ مسجد اور محتشم الیہم کی صاحبزادی کلان ہمشیرہ
زادی غفران منزل کین کہ بیوہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی ہوتی ہین زنانہ
مین واسطے تعزیت کے گہر انکے آئے انیسوین کو تاریخ بدل ہو کر
بیسوین قرار پائی من بعد اسی روز عظمت جنگ بھی شہر سے خارج
ہوئے اور بعد ایام عید الفطر سنہ الیہ مطابق سال سوم جلوس والا ماہ
شوال ما ماجمیلہ اپنے طرف سے حضور کے پیغام خورشید الدولہ بہادر کی نسبت کا
اقتدار الملک بہادر پاس پہونچایا چنانچہ تمامی کیفیت من وعن اوسکی زینت بہ بذیر

ماہ رمضان

ماہ شوال
سال سوم جلوس

ہو گئی پس پچیسوین تاریخ رسم شربت خوری خواستگاری کی عمل مین آئی
اور اوسی روز پنجشنبہ مرگ کا ہوا پس اٹھائیسوین کو موافق دوم جون ماہ انگریزی
دختر نیک اختر شیر خوار نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کا انتقال ہوا اسلیے کو
سرفراز جنگ ثانی عرف سید صاحب طرف سے امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کے
واسطے پرسہ کے گئیے اور غرۂ ذی قعدہ دلاور نواز جنگ محمد خان بیٹے چونکہ سات سو
سوار کے رسالدار چھ سو روپے ماہوار ذات مع صفات چار لاک کا ملک نوازے
ہویون سے مہاراجہ راجہ چندو لعل بہادر کے پھیے بیتے اونکے قایم مقام پیدا ہوئے
اور چھٹی تاریخ مولوی علاو الدین مفروری سرغنہ مردمان بلوائی کو جمعیت دیوانی
کی مگل پلی سے گرفتار کرلے آئی اور چھٹی کو منجلی صاحبزادی خاص محل امیر کبیر نواب
شمس الامرا بہادر کین مسماۃ سردار بیگم ناکتخدا جو کئی روز سے علیل مزاج تھین رحلت
کین بہادر موصوف تو مکہ مسجد سے نماز پڑہ کر واپس آئے ہر دو برادر و برادرزادگان
ہمراہ جنازہ درگاہ تک گئے روز فاتحہ زیارت طرف سے حضور کے رفیع الدولہ ابن حیدر الدولہ
علی اللہ خان بہادر واسطے پرسہ کے روانہ ہوئے اور مراسم تعزیت کے مودی کئے
پس چھبوین تاریخ علاو الدین مذکور کو دیوانی سے کوٹھی رزیڈنسی کو لیگئے اور
گیارہوین ذیحجہ کو ایک صاحبزادی حضور کی جو بطن سے حسینی بی بی کے ہوئی تھین انتقال
کین اور غلام حسن خان صوبہ دار ایلچپور بھی جو چند روز سے بلدہ مین حاضر حضور تھے ہوئے اور
تقریب شادی میمنت آبادی بڑی صاحبزادی حضور فیض گنجور کی خورشید الدولہ بہادر ابن

ماہ ذیقعدہ

اقتدار الملک بہادر

الله یار الملک بہادر نبیرہ امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر سے آغاز ہوئی تمنا خواہوں کی برآئی ہوا

ماہ صفر ۱۲۷۶

انشاء اللہ تعالی آگے چلکر جملہ تجملات و تکلفات کا اوسکے بیان ہوگا اور بارہوین صفر ۱۲۷۶ سنہ بارہ

سو چہتر کو راجہ آرایان اجل طبعی سے فوت ہوئے اور چودہوین تاریخ ماہ مذکور کی نواب مختار

الملک سالار جنگ بہادر نے واسطے خبر خیریت امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کے ہر روز

جمعہ کو علاء الدین نام شاگرد پیشہ ابن محمد حاجی کو مقرر فرمایے سولہوین کو سردار علیخان

پسر بندہ علیخان بھی فوت ہوئے اور سولہوین ۱۶ دسمبر مطابق اٹھائیسوین صفر تارلین صاحب بہادر

مع بی بی صاحبہ انکی جو باہر ہوا خوری گئے ہوئے تھے داخل کوٹھی ہوئے اور دوسری

ماہ ربیع الاول

تاریخ ربیع الاول کی شب گذشتہ دیڑھ انچ مینہ برسا اور بارادری مین میر عالم بہادر

مرحوم کی بجلی گری پندرہوین تاریخ امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مع فرزندان حاضر خلوت

مبارک ہوکر دعوت پانچوین چالے کی عرض کروائی حضرت کو اطلاع ہوئی قبول فرمایا دوسرے

روز سہ پہر کو رسم مع اسباب جہیز روانہ کئے اور خود بدولت شکگو میانہ کے سوار رونق

افزا ہوئے شکگو تشریف رکہے صبح بخیریت داخل دولتخانہ پس نوین نومبر ۱۸۵۹ سنہ ا

ماہ ربیع الثانی

اٹھارہ سو انسٹھ عیسوی مطابق پانچوین ماہ ربیع الثانی حسین ساگر مین شورت ہوئی

نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر واسطے ملاحظہ کے تشریف فرما ہوے اور غرہ ماہ

ماہ جمادی الاول

جمادی الاول کو محل مین حضرت کو بطن سے موتی بائی کے صاحبزادی مسماۃ سراج النسا بیگم

متولد ہوئین اور بعد تولد ہونے صاحبزادی ہذا کے والدہ صاحبہ انکی اس جہان سے گذرین

پس سلخ ماہ حال مظفر الملک میر فتح علیخان بہادر مقدمہ پر ایک باغ کے بدمزہ ہوکر چند

آسامیان مدار المہام کین گرفتار کرلین اور اسپر اکتفا کرکے ایسے آمادۂ فساد ہوئے
کہ پانچوین تاریخ جمادی الثانی کی چونکہ مکان اونکا روبرو بادشاہی عاشور خانہ محاذی ۵ جمادی الثانی
جلوخانۂ نواب مختار الملک بہادر کے ہی ضرب بندوق سے بدست خود چند آدمیون کو
مار ڈالے انھون نے امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کو اطلاع کیا نواب ممدوح مع ہر دو فرزندان
کوٹھی کے مکانمین اپنی نشست گاہ پر آبیٹھے جب حضور سے یہ مقدمہ عرض ہوا نواب مختار الملک بہادر
سالار جنگ سے کہلایا ایسا کرو کہ تکو تاسف اور ہمکو رنج ہو چنانچہ نواب مختار الملک سالار جنگ
بہادر کہ بس عقیل اور دانشور خیرخواہ سرکار منتظم روزگار ہین ایسا ہی کیا جاگیردار
بہادر چند روز بگڑتے رہے اور ہر چہار طرف انکی حویلی کے محاصرہ سرکاری سپاہ کا
رہا بعد فرو ہونے غصہ کے سمجھے اور فہمایش کو نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کی
مانا آسامیان بھجوادین اور رہیلے عرب جوان جو جو پاس تھے سبکو حوالے سیف
الدولہ بہادر کے کردیا فیصلہ ہوگیا سپاہ برخاست کرگئی امیر کبیر اپنے دولتخانہ کو
تشریف لائے اور بارہوین کو دو قطعہ محضر اور تین قطعہ اقرارنامہ جگناتھ سرشتہدار
اور کشن پنڈت کے جو نزدیک صاحب عالیشان کے دفترخانہ سے امیر کبیر نواب
شمس الامرا بہادر کے گئے ہوئے تھے واپس آئے اور نوابصاحب ممدوح نے دیے
قطعات حوالے غلام محی الدین کے کرکے نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر پاس
بھجوادئے اور اخبار سے ہندوستان کے ایسا منکشف ہوا کہ وہان جوالا پرشاد
کارندہ نانا کا اور ہندوستکا صوبہ دار مع دو سو سات باغیون کے آج پکڑے ہوئے

آئے

آئے اور یہ بھی واضح ہوا کہ پندرہوین تاریخ دسمبر کی کپتان ہیل صاحب نے گورکیا کے لشکر سے
مراجعت کی اور بانارا اور بالارا اور اسکے بھانجے کے مرنے کی خبر کو باور کیا اور دیوی
بخش گنڈان والا اور برکت سنگھ باندے والا اور بہردان سنگھ اعظم گڈہ والا اور گلاب سنگھ
بڑوا والا اور بیجی مادہو سنگھ گرکیا والا اور عظیم اللہ کانپور والا اور خان علیخان لکھنو والا اور
خدا بخش اور درری لعل اور بہر دیو پرشاد چکلہ دار یعنی تعلقدار حیدر آباد کہ اس نام کا وہان
ایک موضع ہے ایسے ایک سو اسی باغیون نے اپنے تئین سپرد کیا اور خان بہادر خان
اور ممو خان دوست دار بیگم لکھنو کل کے روز لکھنو مین طوق و زنجیر ہوئے اور وے
دونو سخت بیمار اور خستہ حال ہین اور دولا سنگھ باغی مقدمہ پیش سرکار مین عرضی
واسطے قبولیت کے دی تھی ارشاد ہوا اشتہار نامہ دیکھے اور حکم ہوا ہے کہ حکم عدالت کا
بادشاہ اودھ کے گھر پر جاری رہے یا تو مشیر نام بیٹا لالہ جوالا پرشاد کا کہ حفظ اسکے قسم سے
مہاجنون کی رفاقت سرکار کی ادا ہی جب وہ ملنے کو آیا گیا تو تین سلامی کی سر
ہوئین اور ایک سرپیچ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے اوسکے سر پر
باندھی اور گیارہوین ماہ مارچ کو دو سو تیس قیدی آئے اور بارہوین پانسو پچاس
اور پہلوان سنگھ باغیون کا پیچھا کر کے دو سو پچاس آدمی مار ڈالے اور چھ آدمی اوسکے
بھی مارے گئے اور عظیم اللہ مشیر نانا کا بھی بیماری سے مرگیا اور جنگ بہادر دیوان
نیپال نے تین تیس آدمی ہرکارون پر متعین کر دیئے ہین تا غذا باغیون کو نہ پہونچے اور جو
ادہر سے آئے اوسکو پکڑ لین اور نانا کے مرنے کی خبر ممو خان وغیرہ کو بسبب ہونے رستون کے

نہیں سرکارہ والے جاتے ہیں کہ یہ آپ موت نہ مرجائیں تاپہانسی دیجائے ورنہ لاشین
لٹکادینگے اور راکری کی قوم نے کچہ بیچہ والی کو شکست کامل دی اور بوری بتدا بیر سات سو
مسلمان قید ہین فرانسیسون کے آنے بعد اوسکے ایک اخبار سے ولایت کی ظاہر ہوا کہ اب باد
ہندوستان کا رفع ہوگیا کہ لشکر جنگ بہادر کا مع معزالیہ نیپال کے جنگل اور پہاڑون سے
واپس آیا کل پچاس یا سات باغی رہ گئے ہین فقط ایک بیگم کسی قلعہ مین ہے وہان
والے اسے نہین دیتے اور انگریز صاحب لوگ بہی طلب نہین کرتے دہ عورت ہے اسسے
اغماض کیا اور فیروز شاہ بندیل کہنڈ کے جنگل مین چارسو آدمیون سے ہے سب لوگ
اوسکے منتشر ہوکون مرتے ہین اور بیماریون مین مبتلا ترکی تمام ہوئی مہم کو سر کیا بیس اکتیسوین
کو امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر واسطے تبدیل آب وہوا کے مع محلات جہان نما کو
رونق بخش ہوئی وہان مزاج دولہن شہزادی بیگم صاحبہ مدظلہا یعنے صاحبزادی حضور
محل خورشید الدولہ بہادر کا بدمزہ ہوا حضور اصغا فرماکر چہبیسوین تاریخ تشریف
فرما ہوئے اور صاحبزادی کو خلوت مبارک مین ہمراہ اپنے لے آئے خوشدامن صاحب
بہی یعنی صاحبزادی سکندر جاہ بہادر کلان محل اقتدار الملک بہادر مع دختران ساتہ
کلان صاحبہ کے مہمان ہوئین بفضلہ تعالی جلد خیریت ہوگئی بعد صحت محلسرا کو شوہر کے قدوم
میمنت لزوم سے اپنے جلوہ تازہ بخشا اور دسوین فبروری مطابق شروین رجب تارلین صاحب
بہادر نے واسطے تبدیل آب وہوا کے پندرہ مہینے کی رخصت لیکر نہضت کی اور بیسوین کو ظل اللہ
واسطے تفریح کے رونق افزا ضلع سرور نگر ہوئے اور مختار الملک بہادر وزیر اعظم اور

بیسوین

مہاراجہ نریندر پرشاد بہادر و تمامی امرا و ارکان دولت سب حاضر لشکر تھے چار روز اقامت کی وقت

مراجعت خواصی میں ہر دو برادر عمدۃ الملک بہادر و اقتدار الملک بہادر تھے اول سید اباعین نزول اجلال

کیا وہاں سے خاصہ کھا کر جو سوار ہوئے بلدہ کو تشریف لائے پھر پچیسویں [25] کو طرف باغ قدسیہ توجہ کی اور

وہاں سے موضع سرور نگر مذکور پس سلخ ماہ مذ داخل فرحت محل بیت السلطنت ہوئے پس ثالث عشر دابن

شعبان کو موضع سرور نگر مذکور کا ارادہ کیا اور فقط ایک شب اقامت کرکے فرحت افزا فرحت محل کے ماہ شعبان

ہوئے میں بعد بائیسویں [22] تاریخ کاشانہ کو سرکار مہاراجہ راجہ نریندر پرشاد بہادر کے بتقریب شرف قبول

دعوت ضیافت جلوس قدوم میمنت لزوم سے منور فرمایا چار روز تشریف رکھے اور وہاں سے جو برخاست کی

دروازہ سے علی آباد کے بنابر زیارت پہاڑی کو باباشرف الدین صاحب قدس سرہ کی جلوہ ریز ہوئے پس

ستائیسویں [27] تاریخ کو روز شنبہ دربار نور ورکا ہوا و دفع واحد میں خورشید الدولہ بہادر کو خطاب

خورشید الملک خورشید الامرا کے سے سرفراز فرمایا اور سبقت جنگ محمد وزیر الدین خان بہادر عرف بھکاری میاں

کو محتشم الدولہ اور رفعت جنگ محمد مظہر الدین خان بہادر عرف شاہ صاحب کو بشیر الدولہ مخاطب فرمایا پس

دوسری کو رمضان کی چونکہ عرصہ ایکسال کا ہو چکا تھا حسب الحکم چند مردم واسطے طلب عظمت جنگ اور ماہ رمضان

حکیم ابراہیم صاحب اور باز خان جمعدار اور محمد چاند وغیرہ چوبدار روانہ ہوئے چنانچہ اکیسویں [21] ماہ

مارچ سولہویں کو باز خان اپنے مکانمیں آکر اوترے اور سترہویں [17] کو شب گذشتہ حکیم ابراہیم صاحب

اور رفقہ روسن مرد ہی چاند مع متعلقان داخل بلدہ لیکن چوبیسویں [24] تاریخ پھر باز خان اور محمد چاند کا

اخراج ہوا عظمت جنگ اور حکیم ابراہیم صاحب بلدہ میں رہے لیکن شرف باریابی سے ہنوز محروم اور ساتویں ماہ شوال

شوال کو سلسلہ بموجب سال چہارم جلوس میمنت مانوس وزیر اعظم نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر سال چہارم جلوس

کو تھی کو جاکر واپس آئے اور دسوین تاریخ میلاد صاحبزادۂ ثانی کی بطن سے حسین بی بی ثانی کے مسرت
افزا ہوا خواہان دولت کی ہوئی گیارہوین تاریخ امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر حاضر ہو کر نذر تہنیت
ولادت کی گذرانی پس گیارہوین ذی قعدہ گذشتہ موضع لہر کا دربار اعلی کی اقتدار الملک بہادر کو ماہ ذیقعدہ
سپرد ہوئی اور متعاقب اسکے تیرہوین ماہ مذکور وزیر علی اور چند چوبدار سرکاری چند قطعات
باغات کے حضرت کیطرف سے لاکر بہادر معز الیہم کو تفویض کئے اور بیسوین کو چلہ چلہ کا ہوا نام صاحبزادہ
بدر الملک حفاظت علی خان رکہا دوسری تاریخ ذیحجہ کی رسم بسم اللہ خوانی دختر بیگ اختر خورشید ماہ ذی حجہ
خورشید الامرا بہادر کی مسمات دردانہ بیگم جو بطن سے رحمت بی بی کی ہین ہوئی ہوئی اور تولد
صاحبزادی معز کا اٹہائیسوین ماہ رجب ۱۲۷۲ سنہ بارہ سو بہتر ہجری کا ہی اور بعد اسکے انیسوین رمضان
۱۲۷۳ سنہ بارہ سو تہتر مین رحمت بی بی مذکور کو صاحبزادہ آٹہوین مہینے پیدا ہوا اور بعد تولد
قضا کیا اور بی بی مذکور کو زچگی مین چیچک نکلی اسمیان اسہال کبدی ہو کر روانہ خلد برین ہوئین
چونکہ موسم برشکال کا تہا چوبیسوین تاریخ پہر رات گذرے کمال شدت سے چار گہڑی کے
عرصہ مین ساڑہے چار انچ مینہ برساخیر لیکن خیریت رہی مکانات وغیرہ کا کچہ نقصان ظہور
مین نہ آیا چونکہ اس سال غدر تمام ہوچکا تہا لکہتا ہے کہ تمام تین سال کے عرصہ مین غدر کے
اٹہتیس کروڑ روپے صرف ہوئے اور اس سال مین کہ ۱۲۷۶ سنہ بارہ سو چہتر ہجری بھی مطابق
۱۸۵۹ سنہ اٹہارہ سو انسٹہ عیسوی کے خرچ ہندوستان کا سرکار انگریزی سے چہیالیس
کروڑ ہے اور آمد سینتیس ۳۷ تو آمد سے خرچ نو ۹ زیادہ ہوا اس تقدیر پر ایک افسر جو ولایتولا
وارد ہوئے ہین تجویز مین اپنی تین لاکہ کم کئے ہین اور قیاس ہے کہ چہے محصول ابہی زیادہ ہوینگے اور آمدنی

حیدرآباد کی ان روزون علاقۂ دیوانی مین برتبہ مخبر کی زبانی ہی کہ ساٹھ لاکھ علاقہ جاگیردارو

مین بیس و تیس کے مابین سوای تعلقات امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر و خالصہ حضور اور اہل اخبار

ماہ محرم — آمدنی اس ملک کی دو کروڑ لکھتے ہین اور اسمین خرچ فی روپیہ دو آنی بس چوتھی محرم الحرام سنہ ۱۲۷۷

بارہ سو ستہتر مین رقعہ صاحب عالیشان کا نزدیک سے نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر

وزیر اعظم کے غلام محی الدین اس مضمون کو متضمن کہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر نے ایک لیے

تیس ہزار روپیہ کا خلعت تجویز کیا ہی امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر بابین لے آئے اور چھٹی کو

ہمت یار جنگ بر آمد ہوئے اور مولویون کو تزلزلہ کنندہ الماس کا بہت تحفہ بیش قیمت نو تیار

ماہ صفر — اور دس خوان شیرینی کے اقتدار الملک بہادر گذرانے اور متعاقب اسکے تیرہ صفر مطابق بائیسوین

اگست سنہ ۱۸۶۰ اٹھارہ سو ساٹھ جبکہ واسطے روانگی کے تیار ہوا اقتدار الملک بہادر آکر دیوانی

عام مین مہر خاص رو برو اپنے ثبت دیا بس چھٹی تاریخ ماہ مذکور کی امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر اور

اقتدار الملک مع زنانہ جہان نما کو رونق افزا ہوئے ہنوز ہر دو بہادر موصوف دیکھتے تھے کہ

بدولت حضرت ظل اللہ بہی پندرہوین کو صبح باغ عمدہ قدسیہ کو جلوہ ریز ہوئے اور وہان سے

پہر صبح پہر جہان نما مین تشریف فرمایا صاحبزادی صاحبہ سے ملکر وقت شام داخل دولتخانہ ہوئے

ماہ ربیع الثانی — بعد اسکے ماہ ربیع الثانی مین امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر نے تقریب تسمیہ خوانی فضل الدین خان بہادر

چھوٹے فرزند اقتدار الملک بہادر کی آغاز کی خورشید الامرا بہادر ہمراہ ظہر بارہوین کو منجہ لائے اور تیرہوین

کو صبح نظامت جنگ بہادر نے جو حقیقی ہمشیرہ شاہ کے ہین انکی پیشیہ کو خورشید امین نے خورشید الامرا

بہادر کین محلسرائے حضور کے منجہ روانہ کین اور پندرہوین تاریخ چونکہ امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مع ہردو

فرزندان اد واسطے دعوت کے حاضر تھے حضرت عماری مین سوار ہوئے دو بھائی خواصی مین تشریف فرما ہوئے بسم اللہ

پڑہا ایک سو پچیس ۱۲۵ اشرفی ایک عدد دسپتی ایک عدد ایک جفت دستبند ایک جفت پہنچند ایک طرہ

عنایت کیے اور ۲۰ بیسوین کو یوسف صاحب قدس سرہ کی درگاہ کا ارادہ فرمائے چونکہ وہان سے شاہ نورالدین

قادری قریب ہین اور خود بدولت کے مرشد ان پاس اترے ملاقات کی ور مراجعت فرما ہوئے پندرہوین کو جمادی ماہ جمادی الاول

الاول کی نواب مختارالملک سالارجنگ بہادر کو ٹہی کو تشریف فرما ہوے اور ۱۶ سولہوین کو حاضر حضور تھے ۲۳ تیئسوین کو

حضرت اقامت فرما پرانی حویلی کے تھے صاحب عالیشان آئے وہین دربار ہوا اور ۲۹ انتیسوین کو خورشید الدولہ بہادر

واسطے ایکدن کی سیر کے منرکہوتر کا ارادہ فرما چونکہ مسافت بہت تھی پہر سے آگئے مراجعت کر کے داخل دولتخانہ

ہوئے اور ساتوین جمادی الثانی جب تشریف فرما نماز باغ ہوئے وقت مراجعت خورشید الدولہ بہادر خواصی مین ماہ جمادی الثانی

تھے اپنی خواصی مین بٹہاکر دروازہ کلان خلوت وبہجت محل سے موتی بنگلہ تک لے گئے اور

وہان بٹہاکر گفتگو کر کر رخصت کیے سن بعد سابق مین چالیس لاک کا ملک جو وجہ تنخواہ

مین کنتنجنت کے حوالے افسران انگریزی کے کیا گیا تہا چونکہ اسمین سے تعلقہ رائچور

وغیرہ واپس ہوکر معاوضہ مین اسکے تعلقات صرف خاص وجاگیرات مختارالملک بہادر کے

سپرد ہونا قرار پایا تہا سو بارہوین شہر حال سنہ رواں مین ایک عہد نامہ تنخواہ جاگیر جمعیت کا

بطریق امانی حوالے انگریز صاحب لوگون کے ہوا چنانچہ کرنل رسیدنت صاحب عالیشان ڈیودسن صاحب

بہادر اور مدارالمہام وزیر اعظم مختارالملک بہادر آئے اور مہر خاص کرواکر لیگئے پہر چوتہی جب کو

موافق ۱۳ تیرہوین جنوری ۱۸۶۱ سنہ اٹہارہ سو اکسٹ عیسوی پرانی حویلی مین دربار ہوا اس بار صاحب

عالیشان نے ایک فرد گذاشت تعلقات رائچور ودہاراسیون اور شولاپور بیدر وغیرہ کی جمسلہ

بیس لاک

بائیس لاک چھیاسٹ ہزار چھ سو اکتیس روپیہ کمپنی اور ایک فرد لینے تعلقات صرف خاص اور بعض جاگیرات نواب مختار الملک بہادر کے درعوض اوسکے سات لاک بہتر ہزار تین سو بیاسی روپیہ بارہ آنے عیسوی کی حضور مین گذرانے اور تعلقہ مالدی اور دیو درگ اور لہنگ پور معاوضہ مین جاگیرات نواب مختار الملک بہادر کے معز الیہم کو اوسی دربار مین عنایت ہوا چنانچہ تفصیل اسکی یہ ہے

کیفیت رقم خام تحصیل تعلقجات رائچور وغیرہ کہ از سرکار عظمت مدار سرکار دولتمدار حوالہ می شود

رائچور سنہ ۱۸۵۹ اٹھارہ سو انسٹھ عیسوی مطابق سنہ ۱۲۶۹ بارہ سو انہتر فصلی بعد منہائی خرچ دیہ

کمپنی

مالیہ

۱۳ ر ۱۰ دام

وما راسیون مع سنہ مذکور بعد منہائی دیہ خرچ

کمپنی

٦ ر ٦ دام

المعہ

۴ ر ۴ دام

معاوضہ تعلقات صرف خاص و جاگیرات مختار الملک بہادر وغیرہ واقعہ برار کہ در سرکار انگریز بہادر بتکمیل تعلقات شی دولک روپیہ کمپنی گرفتہ می شود | تتمہ تعلقات اضافہ

۱۲ ر ۵ ادام | ۱۱ دام

شورا پور بابت ۱۲۶۹ بارہ سی اشتر فصلی

سے لک
عسہ سا و عمہ
۱۱ر۹ دام

میزان کل

مدہ لک
سا لی عسہ کیمی
۱۱ دام

مع رجحان صحیح شورا پور بالکیہ وارسہ عالیٰ نوشادہ مناسبو

۶ ور پانچوین کے دربار مین نواب مختار الملک سالارجنگ بہادر مع عمدۃ الملک
بہادر بالاتفاق باریاب ہوئے اور ہر نوین ۹ تاریخ رمضان کی نو روز کا دربار رمضان ۹
ہوا خود بدولت نے چند نذرین امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر اور وزیر با توقیر
نواب مختار الملک سالارجنگ بہادر اور ہر دو فرزندان معز الیہم اور مہاراجہ راجہ
نرندر پرشاد بہادر پیشکار کی لین اور واسطے باقی کے حکم مختار الملک سالارجنگ بہادر
کو ہوا ویسے نذرین لیتے رہے آپ دیکھا کئے من بعد ستر ۱۱ وین کو حسب الطلب اقتدار
الملک بہادر باریاب ہے کہ خبر فرحت اثر ولادت صاحبزادہ ثالث کی بطن سے
سالو بائی کے عرض ہوئی اقتدار الملک بہادر نے نذر گذرانی من بعد سولہوین ۱۶
ذی قعدہ سنہ الیہ مطابق سال پنجم جلوس والا بموجب ستائیسوین ۲۷ ماہ مئی صاحب
عالیشان اور دوسرے چار صاحب لوگ واسطے دربار کے حاضر ہوئے اور انسوین ۱۹ کو سال پنجم جلوس
سواری اقتدار الملک بہادر کی واسطے کھولنے مہرخانہ کے ہوئی اور چوبیسوین ۲۴ کو لعل محمد

خدمتگار

خدمتگار اور لطف علی برادر موصی الیه کو حضرت نے فرمایا که اپنے گهر بیٹهیں دربار نه آیا کرین
اور خدمات انکے مختار بیگ کے سپرد کی اور پچیسوین[۲۵] کو بخیر مرگ کا هوا اور ستائیسوین کو
سواری نواب مختار الملک سالار جنگ بهادر کی آئی اور باریاب حضور هوئی اور تیسری[۳] ذیحجه
حیدر الملک علی الله خان بهادر مع هر دو فرزند جو واسطے نذر کے حاضر هوئے ارشاد هوا که
آیا کرین اور گیارهوین[۱۱] کو تحویل آفتاب کی اول سرطان مین هوئی اور بلاد شمالی مین اطول النهار
هوا اور چودهوین[۱۴] کی باریابی مین پیشکار بهی حاضر تهے اور سولهوین[۱۶] کو جو باریابی هوئی بڑی
سرفرازی هوئی که چند قطعات گذاشت تعلقجات کے جو سرکار عظمت مدار سے واپس آئے تهے عنایت هوئے
اور چوبیسوین[۲۴] کو ماه مذکور کی ایک مدار دار دب اکبر کے قریب دکهلائی دیا چنانچه راقم نے ایک رساله
انهین ایام مین اُس کوکب کی هیئت اور زمانه گردش اور کلانی مدار کے باب مین تالیف کیا هے اور تاریخ
اسکے طلوع کی اخیر مجلا کی هے اور چونکه بموجب هیئت فیثاغورس اور موافق نظام شمسی نامحدود کے
زمین بهی ایک سیاره مثل اور ستارون کے گهومنے والا هے اور گردش اوسکی هر روز پندره[۱۵] لاک
میل هے اس تقدیر پر اندیشه ده دار ستارون سے تصادم کا هے چنانچه یه ستاره اوسوقت بهت
قریب سے گذرا ایسا که چند ساعت قبل زمین نقطه تصادم سے اونکے نکل گئی ورنه معاذ الله اسیوقت
وه ستاره بهی اگر وهان آگیا هوتا تو ٹکر هوتی جب ایسے دو کُرے ٹکراتے همارا کیا حال هوتا تمام روے
زمین پر پانی بهر جاتا نقشه حضرت نوح علیه السلام کے طوفان کا دکهه جاتا صدا بری خیر کی الحمد لله علی
کل حال باقی کیفیت اُس رساله کی دیکهنے اور نظر کرنے پر موقوف هے اور وه رساله نایاب هے اسواسطے
که کوئی کتاب مین عربی یا فارسی هیئت کے مذکور ذات الذنب کا جسطرح پر که مینے لکها هے نهین

ذیحجه

موے نے انگریزی کتب سابق و اخبارات حال سے جمع کیا ہے اور بعد طلوع ہونے اس کوکب کے ایک
سال کے اندر ستارہ زندگی پانچ بادشاہان مستقل کا غار لحد مین غروب ہوا اول بادشاہ دین
اسلام اقلیم روم دوم اقلیم چین سوم پرتگال چہارم شہزادہ پرنس مونسلٹ شوہر ملکہ معظمہ انگلستان
پنجم بخارا ایسے دو اہل اسلام سے اور مابقی اور دوسرے مذاہب سے پس تیسری تاریخ محرم کی ماہ محرم
صافی نامہ تعلقات کا امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر نے انصار جنگ شیخ محمد مقیم کو مرحمت کئے اور بعد
عشرہ شریف تیرہوین کو تارنل صاحب بہادر اور ایک صاحب مسمی شمل صاحب وزیر کلکتہ اور تین صاحب
اور واسطے سیر نہ باغ اور باغ جہان نما مین امیر کبیر شمس الامرا بہادر کے آئے اور چمنستان و خیابان کی
سیر کی اقتدار الملک بہادر ہمراہ انکے تہے سب کا تماشا دکہلایا اور چوبیسوین کو ایک خواص حضور کے
امیر بی بی نام موئین اور پچیسوین کو سلطان الملک کا انتقال ہوا اور غرہ صفر کو نظامت جنگ بہادر نے ماہ صفر
انصار جنگ کو لے آیا نواب شمس الامرا بہادر نے انکو ایک سرپیچ سے سرفراز کیا شادکام فرمایا
چوتہی کو پرانی حویلی مین دربار ہوا اتمیل صاحب جو واسطے تفتیش و دریافت کما حقہ حقیقت حیدر آباد کے
وارد ہوئے تہے مع نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر باریاب ہوئے اور فرحت افزا نام اور ایک خواص
حضور کی اس روز بعد تولد ہوئے صاحبزادی کے اس جہان سے گذرین سترہوین اکتٹ سیف الدولہ
مدبر جنگ عبد اللہ بن علیخان بہادر اور نعیم الدین خان صاحب رقعہ کے ذریعہ سے نواب مختار الملک سالار
جنگ بہادر کے مع دو نفر چپراسی کوٹہی کو رزیڈنسی کے گئے بعد اطلاع صاحب عالیشان نے دو رقعہ جہوٹے
صاحب یامین بہجوا دیا پس بہادر موصوف مع خان صاحب الیہ یہان ایک گہنٹہ کچہ زیادہ بیٹہ کر چلے آئے
اور انتیسوین ستمبر مطابق پندرہوین شہر حال تحویل آفتاب کی میزان مین ہوئی اس سال یہان تا حال

بارش کی

چہائیس انچ ہوا اور معمول تمام برسات مین اٹھائیس کا ہی اور بلدہ منشی مین ایک سو تین انچ اور معمول وہانکا

بتیس ہی اور شہر اورنگ آباد مین کا معمول انچ معمول وہانکا چھبیس اور انیسون کو صاحب عالیشان برٹیے

صاحب بہادر نے جو ہیرہ کہ انگلستہ سے آیا تہا کوٹہی مین رکہہ کر اذن عام دیا کہ جو کوئی چاہے آکر دیکہے اور

بیسیون کو دوپہر کے وقت مینہ برسا اور دہوپ بہی تہی اول تو راقم کو عجب ہوا پہر غور جو کیا تو آفتاب اس روز

برج کے جیتنے درجہ مین تہا سترہ درجے ہم سے جانب جنوب مایل تہے رفع ہو گیا اسواسطے کہ اگر نقطہ

سمت الراس پر ہوتا تو ایسا ہوتا فقط نصف النہار پر ہونے سے کل تعجب ... لارڈ گورنر جنرل

صاحب بہادر کا آیا اور بائیسون کو ماہ مذکور کی موافق اکتیسون ماہ مذکور انگریزی ... تیئیسون غرہ دسمبر گیارہ

گہنٹے کو صاحب عالیشان ریذیڈنٹ صاحب اور پانچ صاحب دوسرے ... آئے اور خریطہ بابت ہزار سال ستارہ

ہند و لقب نائٹ کے طرف سے ملکہ انگلستان کے گذرانا چونکہ حضور کو نوعی تامل ہوا اور بار ہند ... ریذیڈنٹ صاحب

عالیشان نے فرمایا ہم ملکہ زمانیہ اور لارڈ صاحب کی خوشی چاہتے ہین اور چاہتے ہین کہ دوستی روز بروز زیادہ

ہو لیکن کوئی بات سنی نہو ریذیڈنٹ صاحب نے کہا آپ اگر اسے قبول نہین کرتے ہم لکہے کا فیما بین آپکے اور لارڈ

صاحب و ملکہ کے پہر دوستی نرہیگی حضور بولے ہین صاحب مجہے تمہاری خوشی منظور ہے اور خریطہ

ہاتہہ مین لے لیا اور وہ جو دوسری نقل اوسکی تہی نواب مختار الملک بہادر کو سپرد فرمایا اور

برخاست کی اس دربار مین نواب مختار الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر اور خورشید الامرا بہادر

حاضر تہے بعد برخاست فوراً اکیس اضراب جیسی سر ہوئی پہر وزیر اعظم نواب مختار الملک بہادر کو بعد

بہت مرحمت خسروانہ کے فرمایا کہ اس امر مین کچہ لکہوا انیسوین کو ایک ہفتہ کے اندر جواب خریطہ ہذا کا روانہ ہوا

اقتدار الملک بہادر نے مہرخانہ کہلوا کر مہر خاص اپنے روبرو ثبت کی فقط پہر جو سوال ... آئندہ

ماہ ربیع الاول

ہوئے ہین آیندہ مذکور ہونگے اور غرہ ربیع الاول کو بازار لشکر لنگر مین ایک مسلمان تنبولی نے ایک مارواڑی
کو روپیہ کی طلب پر جنبیہ سے مار ڈالا اور بیٹے کو اوسکے زخمی اسمین یہ ہوا کہ قاتل تو گرفتار زندان خانہ کوتوالی
ہوا اور مقتول کہ بخیل بہت تہا اوصل جسیم مگر بیٹے کو مال بہت ہاتہ آیا چونکہ حضرت کے مزاج مین ترحم بہت ہے
بسبب ہونے غور احکم قصاص او تامل کے اوایل مین اس طرح کا خون لنا حق ہو جاتا تہا اور سوا اسکے اوسی دن
مسمی فیض احمد نام مولوی محمد حسین کا لرکا نوجوان گوبند رام یا دولی چند اسم علاقہ دار حسن خان مندوری
کہ موصی الیہ کو مولوی صاحب کے وقت مین داد وستد ان کے گہر سے ہتی حیلہ سے جوہری جواہر کے بلوایا اور زنانہ کے
مکان مین لیجا کر نوکرون کے ہاتہ سے پارہ پارہ کر ڈالا اور آپ مکان کو اپنے خسر کے چلا گیا جو ان
ہمراہی صاحب کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تہے ایک پہر پہر کامل انتظار کیا پہر کوتوالی مین جا کر خبر دی
صبح مردمان کوتوالی گئے اور زنا مردہ کو گرفتار کر لے آئے اس اثنا مین دوسری تاریخ روز یکشنبہ
حفاظت علیخان صاحبزادہ کلان حضور کے بیماری ام الصبیان کی جنکے لئے پالکی کو فاضل شاہ
درویش کی سوا لاک روپے اور مورشاہ کو وزن برابر سونا ملا تہا اوسوقت عمر دیڑہ برس کی تہی
شہر کو روانہ روضہ جنان ہوئے پس امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مع فرزندان اور نواب
مختار الملک بہادر بنابر تعزیت باری باری حاضر ہوے اور مجرے عرض کروائے پس آتہوین تاریخ فرزند کو
مولوی صاحب کے حضور عالی نے طلب کر کے دیوانخانہ مین بلوالیا بعد تہوڑے عرصہ کے پہر دیوانین بہجوا دیا
نواب مختار الملک بہادر نے جلو خانہ سے اپنے تاینا کو توالی کو روانہ کر دیا پس حسب اتفاق روزگار ایک ہفتہ کے
عرصہ مین دسوین تاریخ دوسرے صاحبزادے نے بہی حضور کے طرف خلد برین کے نہضت کی اور ستر دین کو
فیروز صاحب اور انکی بی بی جا بیجے خانہ باغ کو نواب شمس الامرا بہادر کے آئے اقتدار الملک بہادر اور

خورشید الملک بہادر سے ملاقات کرکے روانہ ہوئے چونکہ اہل اخبار کئی روز سے خبر دے رہے تھے
کہ افضل الدولہ بہادر آصفجاہ پنجم رئیس حال صاحب اقبال ذی مرتبت اعلی درجت ہین کہ بہت سا ملک مفوضہ
سرکار انگریزی کا وقت مین انکے مسترد ہوا اور رتبہ عظیم الشان انکا جو ملکہ کے نزدیک ہے یون کہتا ہے کہ
یہ تہنامہ جو ساتوین تاریخ ستمبر کی سنہ ۱۸۶۰ع اٹھارہ سو ساٹھ ہین فیمابین سرکارین مین ثبت ہوا ہے۔
بسبب انتظام انکے اپنے ملک مین ایام فساد مین سنہ ۱۸۵۷ اٹھارہ سو ستاون کے جو باغیون اور مفسدون
بدمعاشون نے واسطے منہدم کرنے سرکار عظمت مدار انگریزی کے تمام ہندوستان مین برپا کیا تھا
ہوا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ جیسا کہ اور رئیسون کو جو لیاقت طرفدار سرکار کے رہے صلہ سرکار سے ہوا ہے
حضور اعلی کو بھی بقدر مراتب انکے بطریق سلوک دوستانہ کے تحفہ روانہ ہوا اور ضرور روانہ ہوگا لیکن تعین کی
چیزون کی کہ کیا تحفہ ارسال ہوگا سو انیسوین کو موافق پانچوین اکتوبر کی صاحب عالیشان رسیدنٹ بہادر
مع اتہائیس صاحب لوگ ہمراہ انکے دربار کو آئے خود بدربار گیا اس دربار مین رسیدنٹ بہادر نے تحایف
مرسلہ کلکتہ کے گذرانے چنانچہ تفصیل اسکی یہ ہے کہ کشتیان تو صبح آچکی ہین جب بریگیڈ صاحب عالیشان
تک آکر خلوت کے دروازہ پاس ہاتی پر سے اوترے منشی نے ہاتہ اونکا تہاما ہوا درخت اسو پالے
لے آیا وہان نواب مختار الملک بہادر بیٹھے ہوئے تھے اوٹھے اور ہاتہ بریگیڈ صاحب عالیشان
رسیدنٹ دیودسن صاحب بہادر کا ہاتہ مین لے لیا اور جب بدرہ خلوت کے آئے امیر کبیر نواب شمس
الامرا بہادر نے اپنی جا سے حرکت کی اوتر کر نیچے آئے اور دوسرا بازو انہون نے تہاما اور یہ
جب سیڑہیان چڑہ کر داخل دالان ہوئے حضور ادہر سے برآمد ہوئے صاحب بہادر نے ٹوپی اپنی
کہ قانون آداب انگلشیہ ہے اوتارے حضور نے ہاتہ سلام کا سر پر رکہا مسند پر آبیٹھے رسیدنٹ

بہادر کو حکم بیٹھنے کا ہوا ویسے ایک زانو گردان کر دوسرا زانو اٹھائے ہوئے سیدھے طرف کنارہ مسند کے
وسط مین کچھ تفاوت سے بیٹھے اور اسطرف اُن سے کچھ زیادہ تفاوت سے نواب مختار الملک بہادر
مدار المہام اور انکے بازو سے مہاراجہ راجہ نریندر پرشاد پیشکار اور پیچھے گاؤتکیہ کے مورچل لئے ہوئے
نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر انکے عقب پر ایستادہ ہوئے پھر انکے دربار ہوا اوس روز شہر مین بڑی تقید
تھی شہر پناہ کے دہلی دروازہ سے نقارخانہ کے دروازہ تک دوکانون اور مکانون پر لوگ تماشائی
بھرے ہوئے تھے اور کوئی ہتیار لیکر جانے نہین پاتا تھا بعد وزیر اعظم مختار الملک بہادر نے اشارہ کیا
کشتیان آئین منشی نے اہل کارون کے ہاتھ سے لین تب خود نواب مختار الملک بہادر دیوان اوٹھ
کھڑے ہوے اور ہاتھ سے منشی کے لیکر زمین پر رکھا تورہ پوش نکالا سبھی قسم کا جواہر طرہ دستبند
پہنچند ہار سرپیچ جیغہ کلگی دو عدد سیف ایک پیش قبض ایک سپر جواہر نگار دو شالہ کمخواب یہ اشیاء
یہ اجناس تھے نواب مختار الملک بہادر نے اول تلوار ہاتون سے لیکر گذرانی حضور نے ہاتھ لگا کر پھر نواب
مختار الملک بہادر کو دیے دیئے نواب مختار الملک بہادر نے بازو پر رکھدی پھر سب اجناس ملاحظہ مین
آئے من بعد وہ کشتیان تو اٹھ گئین اودھر سے دوسری کشتیان آئین ایک سرپیچ مع جیغہ نواب
مختار الملک بہادر نے لیکر ایک ایک صاحب کو دیا ہر ایک صاحب نے اوٹھ کر لیا اور پہنا لگا کر پھر اپنے
حوالے کیا من بعد پانچ کشتیان اور آئین کہ انمین زیادہ عدد تھے سرپیچ جیغہ ہار دیے پانچ افسر صاحبون کو دیئے
یہہ کشتی صاحب عالیشان بڑے صاحب کے لئے آئی اسمین سراپا جواہر تھا دستبند پہنچند وغیرہ سبھی
تھے دیوان نواب مختار الملک بہادر نے روبرو حضور کے لے آئے حضور پر نور نے اپنے ہاتھ
سے صاحب عالیشان کو دیا پھر پاندان آیا اسیطرح تقسیم پایا صاحب عالیشان بڑے صاحب

رخصت ہوئے نواب مختار الملک بہادر اور امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر ہنوز حاضر تھے جواہر کی یاد ہوئی
بعد ملاحظہ چند کشتیاں ایک بگی امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کو ملی اور چند کشتیاں نواب مختار الملک بہادر کو
مرحمت ہوئیں بعد دو پہر آدمی نے نذریں گذرانیں حکم برخاست کا ہوا سب ہو آئے اور انجگاہ پر جا کر مجری ادا کئے
حضور نے مجری لیا برخاست فرمایا چند اشیا ہدیہ ہذا کے بنابر حضور فیض گنجور ایک لاکھ اور واسطے امیر کبیر نواب
شمس الامرا بہادر کے تیس ہزار اس تفصیل سے کہ ایک منزل گہوڑ بہل مع اسپان اور دو راس اسپ سواری مع
ساز نقرئی اور ایک رقم انگوٹھی الماس کی اور ایک عینک اس میں گہر بال اور ایک متکا سنگ یمنی کا مع
ایک گدگا سالم ایک پارہ ہاتی دانت کا اور ایک تکیہ سبز رنگ کار چوبی جہالردار اور ایک گہر بال
ایک دوربین اور ایک قبضہ عباسی تلوار اور ایک ضرب تفنگچہ پیچ ضربی اور دو عدد فرد فرد درخت کا پیچ ہے کنول جیسے
دو عدد چاندی کے اندر دار طلا و نقرہ کار اور سقدر واسطے نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر وزیر اعظم کے
تیس ہزار کا سامان اور واسطے راجہ غیارا جہ نرندر پرشاد بہادر کے پندرہ ہزار اور واسطے تین
عرب جمعدار یعنی سیف الدولہ مدبر جنگ عبد اللہ بن علیخان بہادر اور شمشیر الدولہ جانباز جنگ عمر بن عود خان
بہادر اور قمقام الدولہ غالب جنگ بہادر پندرہ پندرہ سو اور واسطے افضل آور جنگ بہادر کوتوال بلدہ کے بارہ
ہزار اور واسطے راجہ شرراد سر رشتہ دار کے ایکہزار اس دربار میں حضور نے معمولی کلام کئے پوچھا کہ
لارڈ صاحب اچھے ہیں اب کہاں ہیں اور بس اور ایک انگوٹھی پہن لی جب وہ چیز ہی نہیں ایسا فرمایا
ہمارے ہاتھ میں آتی نہیں اور شمشیر کو لیکر طوع و رغبت سے بازو سے مسند کے رکھ دیا اور سوا اسکے
اور لوگوں کو بھی صلا ملا ہے جیسا کہ مہا ہنسدرام اور نول مل اور کشن داس اور سیو لعل اور یعقوب علیخان
اور محمد غوث فرزند یعقوب علیخان دو شالہ پٹکہ اور شمشیر اور شش ضربی تمنچہ برادول

اور جاگیر حسب سرکار انگریزی مین جابجا اور فیض محمد خان علاوہ دار اقتدار الملک بہادر کو دو شالہ پرتلہ
اور شمشیر رد اول دوم اور وزیر علیخان ملازم سرکار آصفیہ اور شیخ داد دنگهباسیکہان ناکجات دو شالہ شمشیر
پرتلہ رد اول دوم اور راو امراو کوتوال و زید فتنی کو دو شالہ خنجر اور راجہ رام سہرا اور کوہ و جری ریفل شمشیر پرتلہ
رد اول دوم اور مولوی حیدر علی کو دو شالہ پرتلہ شمشیر رد اول دی فقط اور ماہ مذکور یعنی شہر ربیع
الاول سنہ ہذا برج سنبلہ مین جیسے ستارے جمع ہوئے تھے سوائے قمر کے کہ وہ اتنا ہی دن
ہر برج مین رہتا ہے اور چوتھی تاریخ ربیع الثانی روز پنجشنبہ ستارہ ہند داخل کوٹھی ہوا اور آٹھوین زنانی جشن
روز دوشنبہ نواب مختار الملک بہادر کوٹھی کو گئے اور نوین کو سہ شنبہ حاضر دربار اور مارج تکلس صاحب
بہادر ساتھ ستارہ کے آئے اور فقط کوٹھی مین داخل کرکے چلے گئے سابق کے ستارہ ہند مع تصاویر
مکرر ہی ایک ہمیشہ کے دیکھنے کو اور ایک عید نوروز کے لئے اور دسوین تاریخ چونکہ مولوی
ظہور علی ساکن لکہنو ابن مولوی حیدر مرحوم نے تقریب جدائی اپنی دختر کی اُس روز دعوت قرار دی
تھی خورشید الامرا بہادر دعوت مین تشریف فرما ہوئے اور اسی روز مظفر الملک میر فتح علیخان بہادر
ہوئے اور دوسرے دن اُسکے یعنی گیارہوین کو نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر دعوت مین گہر
مولوی صاحب موصوف کے رونق افزا ہوئے پس چودہوین کو جواب سکرتری اعظم کلکتہ کے خط کا
درباب پہونچنے تحایف مرسلہ کے نواب امیر کبیر شمس الامرا بہادر نے لکہکر تری مہر سے اپنی مزین
کرکے نواب مختار الملک بہادر پاس روانہ کیا اٹھارہوین کو حضرت واسطے فاتحہ جد امجد غفران مآب
میر نظام علیخان بہادر کے مکہ مسجد مین جو تشریف فرما ہوئے شاہ خاموش صاحب درویش کو
جو مدت سے خفا تہے اور ملاقات نکرتے تہے یاد کیا عفو فرمایا چونکہ رسیڈنٹ صاحب بہادر نے

صند ہین اطلاع دی تہی کہ حضور کچہ تغیر و تبدل ستارہ ہند مین نظر کرتے اپنے دین و آئین کے چاہتے
ہین منگل کے روز انیسوین کو ورزبدنسی مین جواب تار برایسا آیا کہ ستارۂ ہند نشان دوستی کا ہی
اگر ہم شرایط اُسکے قبول کرتے ہین تو بہتر ہی ورنہ ہمارا نشان پہیر دو ہم نے اوردن کو بہی دیا ہی
فقط آپکے لیئے اسمین تغیر و تبدل ہو نہین سکتا اور اصل رقعہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر اقلیم ہند کا
رقعہ سفیر با توقیر سلطانیہ ملکہ انگلستہ اسمی وزیر اعظم دیوان دکن کے اس باب مین یون راقم نے دیکہا ہی
کہ حکم ملکہ کا ہی کہ ہم کسی مذہب مین دخل نہین کرتے فقط اور اول تم نے چار باتین عذر کین جو تار برکہلائین
نہین ایک تو محمل کا کُرتا پہننا دوسرا التصویر کا رکہنا اور تیسرا ہر وقت پہننا چوتہا خدانخواستہ بعد واپس
ہونا اسمین کچہ تغیر و تبدل چاہتے ہین جواب اوسکا تار کے ذریعہ برایسا آیا کہ ہم اصرار نہین کرتے اور
ہم آپکے لیئے قانون نہین بدل سکتے اگر بخوشی لین تو بہتر ہی ورنہ مسترد کردین بعد اسی مضمون کا خط
سکرتری اعظم کا ریسیدنت صاحب بہادر کو آیا ریسیدنت بہادر نے رقعہ مین لکہہ کر نواب مختار الملک
بہادر پاس بہیجدیا اوسمین لکہا ہوا تہا کہ یہ ستارہ ہم نے سبہون کو نہین دیا ہی یعنے یہ تمغا عام نہین ہی
خاصون کے لیئے ہی یہ ستارہ ہر وقت نہین ملتا کبہو کبہو اسکا ظہور ہوتا ہی نواب مختار الملک بہادر کہ
فہم سنجیدہ اور رای اندیشہ پسندیدہ رکہتے ہین حضور مین طور طور سے اطلاع کی حسب الحکم حاضر حضور ہوئے
اور سبہی خط کا جواب جو سکرتری اعظم لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے تیار ہوا تہا گذرانا اور شام کو
آپ لیجاکر صاحب عالیشان کو دیے آئے اور وہ جانب مقصود روانہ ہوا اسمین عذر بس اسقدر تہا کہ
ہم ستارہ بخوشی لیتے ہین مگر آپکو اطلاع کرتے ہین کہ اسمین ہمارے دین کا خلاف ہی اور نواب
مختار الملک بہادر نے بہی اپنی طرف سے جواب مین نامہ کے سکرتری اعظم صاحب بہادر کے لکہا کہ حضور کو

جمادی الاول

بخوشی قبول ہی لیکن تامل فقط اتنا ہی کہ یہ خلاف دین ہی اور نوین تاریخ جمادی الاول کی بحمداللہ وقت
شب شنبہ اعیان دولت کو مختار الملک بہادر کے اختر برج یکتائی نیر سپہر شاہزادگی یعنی فرزند ارجمند نے فروغ
ولادت باسعادت سے اپنے منور کیا تیرہوین ۱۳ کو کسی لچے نے بازاریون مین سے عقل کا معذور حسن و
قبح سے دور ہجو ستارۂ ہندکی لکھ کر دو حضور کے دروازہ پر اور ایک نواب مختار الملک بہادر
دیوان کے در پر اور ایک امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کے در پر ایسے چار کاغذ چپکا دیے اور
دسوین ماہ روان سنہ الیہ مطابق گیارہوین جنوری سنہ ۱۸۶۱ اتھارہ سو اکسٹھ عیسوی تار برقی پر
ولایت سے خبر آئی کہ شہزادہ پرنس البرٹ صاحب بہادر ابن رسک کوبرک اند گوتا شوہر
ملکہ انگلند شدت سے بیمار ہو یعنی تپ محرقہ کے پایۂ تخت شہر لندن مین قضا کی کوٹھی مین
اہالیان رزیڈنسی نے جھنڈا اونار کر پھر اٹھی نگون سر نصف بلند کیا تین دن تک ایسا ہی رہا اور
اکیس ۲۱ ضرب توپ برو برو مارکس انگریزی کے سر ہوئے مدت عمر بہادر موصوف کی لکہا ہی تقریباً
اکتالیس برس بالتحریر ولادت چھبیسوین ۲۶ اگست سنہ ۱۸۱۹ اتھارہ سو انیس مین ہوئی تھی اور شادی
ملکہ موصوفہ سے سنہ ۱۸۴۰ اتھارہ سو چالیس مین اب ملکہ موصوفہ کو صلب سے شہزادہ متوفی کے نو فرزند ہین
من بعد اور اخبار سے مثل کشف الاخبار ایسا ثابت ہوا کہ چودہوین تاریخ دسمبر کی عارضہ تپ محرقہ کے
بارہ روز بیمار ہو کر موے اور مظہر الاخبار والا بارہوین دسمبر کی لکھتا ہی اور اتوار کو خط موت
تعزیت آمیز حضور اعلیٰ کا بہی روانہ ہوا چنانچہ اقتدار الملک بہادر مہر خاص اکبر ثبت کر کے بیس اکتیسوین کو
مطابق چھبیسوین ۲۶ نومبر کی بعد بہت سی سعی و جد و جہد اور مشاورہ کے نواب شمس الامرا بہادر و اقتدار الملک بہادر سادو بند ہوئے
چند روز تک سوال و جواب فیمابین حضور پر نور . . . . اور مدار المہام نواب

مختار الملک

مختار الملک بہادر کے معروضہ سے ہر دو امیران نامی دوراندیش و فاکیش کے کہ مزاج وہاج بے تکلف دور اندیش اور پذیرا کنندہ کلام مصالحت انجام ہوا خواہان دولت کا ہی حضرت نے مانا صاحب عالیشان رسیدنٹ تیودسن صاحب بہادر مع انیس[19] صاحب لوگ دربار کو آئے اور ستارہ اشتار اف انڈیا گذرانا اسکی یعنی ستارہ ہند استار یعنی ستارہ انڈ یعنی ہند اور یہ ستارہ یعنی استار ہند علامت سی نیت عودکی مراد بہادری اور جوانمردی اور وہ ایک علی بند تھا مع چپراس اور ایک قرص مثل خانہ انگشتری کے ہر دو مرصع کا رنگ الماس کے جڑے ہوئے پس اکیس[21] اعراب جیسی بیان اور اکیس[21] افراب جیسی ساگر مین سر ہوئے اسی دربار مین بعد گذرنے ستارہ کے خود نے بتر صاحب سے فرمایا جو اشتہار آکہ لوگون نے دیا تھا اوسمین غلط اور ناچیز ہوئے صاحب عالیشان نے عرض کی مین نے اخبار سے سنا ہی کہ لوگ ایسا کہتے ہین کہ ہم یہ ستارہ دیکر اپکی ریاست مین مداخلت کیا چاہتے ہین ملکہ معظمہ کو اور لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کو ایسا منظور نہین ہی ملکہ صاحبہ نے یہ واسطے اپکی تعظیم اور فخر کے دیا ہی نہ واسطے مداخلت کے آپ سب طرح خاطر جمع رکہین یہ خبر نامہ نگار زبانی ایک مخبر کی سنی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مجھ سے ایک صاحب مسیحی نے کہا کہ وہ اسوقت حاضر دربار تھے اور یہ بھی واضح ہو کہ القاب حضور ساطع النور کا اتحاد نامجات مین طرف سے گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر کے لوا بصاحب مشفق مہربان قدردان مخلصان سلمہ ہی اور تئیسوین[23] کو روز چہارشنبہ عید کرسمس کی ہوئی اور سات روز بعد اوسکے اسی مہینے مین اٹھائیسوین شبکو بارہ بجے بعد ایک گہنٹے پر اول زمین کو حرکت ہوئی ایسی کہ آہنی دروازے کے پٹ ہل گئے من بعد ایک شعلہ مشرق کیطرف سے نمایان ہوا اور وسط السما پر آنکر بڑی آواز سے ٹوٹا اور بہت سے شعلے بنکر

تارا منتقل ہو گیا اور سب کے سب مغرب کے طرف چلے گئے پہر اوسوقت بہی زمین زیادہ ہلی ہرچند کہ
چند منٹ تک وہ روشنی آسمان پر اور جنبش زمین کو رہی لیکن اثر اور گونج آواز کی برابر آدہے
گہنٹے تک رہی یہ زبانی نواب اقتدار الملک بہادر مدظلہ کی ہی کہ آپ برأی العین مشاہدہ کئے ہیں اور
یہی صحیح ہی دوسرے لوگ کچھ اختلاف کرکے بولتے ہین حضور عالی مدظلہ العالی بہی اوسوقت بیدار تہے
حضرت نے بہی ملاحظہ فرمایا لیکن راقم نے نہین دیکہا بعد سننے کے بہت افسوس ہوا کہ یہ آسمانی
آتشبازی مین نے نہ دیکہی اس واسطے کہ ہمیشہ راقم بارہ بجے کے بعد سویا کرتا ہی اور معمول دربار
جانیکا بہی شبکو ہی چونکہ اوس شبکو نو بجے دردسر تہا اس نظر کرتے دربار ناغہ کیا اول [illegible] کو
تہا ورنہ تماشا قدرت کا دیکہتا اور کچھ سوچتا پس غرہ جمادی الثانی فخر الملک بہادر نظام یار جنگ مرحوم نے
انتقال کیا اور نوین کو امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر رسم حنابندی تسمیہ خوانی فیض الدین خان بہادر
ابن خورشید الامرا بہادر کی ہو دی کی اور دسوین کو بسم اللہ خوانی کی اور گیارہوین کو دیوانی
مین انگریز صاحب لوگون کی دعوت ہوئی اور اسی شبکو پچہلے پہر ایک ستارہ اور
ایسا ہی روشن نیر ستارہ گذشتہ کے مانند گرا فقط اسکا آدہ گز کا تہا اور اول کا دو گز بلکہ زیادہ
گز کا ہوگا اور تیرہوین کو مطابق سولہوین دسمبر ۱۸۶۹ موضع سکندرآباد یعنی الوال طرف سے حضور کے
حصول تمغہ ستارہ ہند کے باب مین محفل عیش و نشاط کی منعقد پائی صاحب لوگون کی ضیافت ہوئی
مکانات بارکس مین دیوان تشریف فرما تہے پس اتہائیس افسر اور جملہ دو دن مین تیس اسم
انگریز تالاب پر حسین ساگر کے آئے اور دعوت سے طعام اور تماشے سے آتشبازی کے فارغ ہوکر
دو گہڑی رات گذرے رخصت ہوئے صاحب مظہر الاخبار نے طبع کیا ہی کہ بیس یا بائیس ہزار روپے

[illegible]

صرف مہتاب ہوتے بڑے دہوم دہام کی مجلس رہی چونکہ حیدرآباد دکن صانہا اللہ من الآفات و الفتن
بڑا شہر اور بڑی بستی ہی یہان والون کو کچہ معلوم ہوا مگر نواب مختار الملک بہادر تشریف لیگئے تھے
ہین جو ہمراہ انکے ہو گئے دیکہے ہونگے شہر مین اوسکا چرچا کچہ نہوا پس ستروین کو روز جمعہ راقم ولیم عالم
صاحب بہادر پاس جو گیا اوسے درباب ستارہ آسمانی گذشتہ کے ایسا کہتے تھے کہ ایک ایسا ہی شعلہ
کلکتہ مین بہی گرا چنانچہ راقم نے اوسکا ترجمہ ایک اپنی کتاب مین انگریزی سے کیا ہے یہ شہاب کی
قسم سے ہی پس انیسوین ۱۹ تاریخ ایک عورت نے اپنے بہائی کی زوجہ کو اوسکی فرج مین چہری مارکر مار ڈالا اور
خواجہ صاحب نام جو ایک درویش خدا پرست تہے وے بہی انہین ایام مین انتقال فرمائے زیبا باغ مین اونہے دفن
کیا اور غرہ رجب کو اخبار سے سنا گیا کہ ہند مین مولوی فضل حق بڑے عالم نحوی اسیل بلوہ کے ہوئے ماہ رجب
اور چودہوین ۱۴ کو ماہ منہ کی راجہ رام راجا بہادر واسطے مکانات جہان نما کے آئے امیر کبیر نواب
شمس الامرا بہادر نے کشتیان مصری اور بادام کی اور سید شیرنی اور فواکہات کے تحفہ عنایت کئے
عطر دان پاندان بہجوائے انیسوین ۱۹ کو خورشید الامرا عماری کے سوار باغ لنگم پلی کو رونق افزا ہوئے
اور وہان سے ہاتی کے سوار پہاڑ تک سیاحت کئے من بعد مراجعت کرکے پہر باغ مین آئے تشریف رکہے
ماحضر تناول فرمایا سہ پہر کو داخل دولتخانہ ہوئے اور پانچوین شعبان کو گیارہ ضرب توپ حسین ساگر ماہ شعبان
مین چہوٹے وجہ اوسکی معلوم ہوئی بعض کہتے ہین کوئی جنرل آئے تہے اور ساتوین کو شاہ علی
بندہ پر تلوار چلی دو مرد آدمیون نے اپنی طلب تنخواہ بر دست کو راجہ سرراو سرشتہ دار کے زخمی
کر ڈالا اور اسکے ہمراہیون نے اونہین گہایل کر دیا اور اسی تاریخ حضور سرور نگر جو تشریف
فرمانیکے وقت شکار ہے چونکہ شکار گاہ مین زیادہ آدمی داخل ہو گئے تہے اہتمام درست ہوا فرما کر

ایک ہزار روپے عوض بیگی سے جرمانہ داخل خزانہ کرین ارشاد کئے اور پانچ ہرن شکار مارے اور یہ بھی
واضح ہو کہ اسی ہفتہ مین باغ لنگم پلی کا خورشید الامرا بہادر کو حضور سے معافی عنایت ہوا اور مولوی محمد حسین کا
لڑکا خونی جو سابق مین خون ناحق کیا تہا قصاص مین پا بجولان ظاہر و آشکار اسپاستادیوالی مین سے قلعہ چلکتبال
کو واسطے حبس دوامی کے روانہ کیا گیا فتویٰ یہ تہا کہ یہ امر باکراہ صادر ہوا ہی قصاص سے نہین آتا اس لئے کہ اسنے
اپنے ہاتہ سے قتل نہین کیا تہا اور جو کہ مارے تھے وہ محکوم و مجبور تہے اور تیرہوین کو روز عرفہ حضور نے عمدۃ
الملک بہادر کو حکم فرمایا کہ تمامی دیہات و جاگیرات جو قبضہ مین زوجہ علی یاور الدولہ متوفی ابن نور الامرا کے ہین
ضبط کرین اور چودہوین کو یوم العید راقم نے اخبار انگریزی سے سنا کہ دسوین تاریخ دسمبر کی مطابق آٹھوین
جمادی الثانی ۱۲۷۰ھ بارہ سو ستر کو مکہ مین طغیانی ہوئی ایسا شدت کا مینہ برسا کہ دیدہ شنیدہ کبھو ایسا طوفان
نہوا تہا سو ہوا بہت سا مال خراب اور بہت سی جانین تلف ہوگئین پانچ سو مکان منہدم ہوگئے ذات
کعبہ شریف مین زادہا اللہ شرفاً سوا تین گز پانی زمین سے بلند ہوگیا تہا ساتہ عابد جانے اس بقعہ متبرکہ کے
غرق آب ہوئے اور قریب دو لاک روپے مالیت کے کتاب جانے کہ قدیم کتابین اُسمین تہین ڈوب گئے
چاہ زمزم سب پانی سے بہر گیا خدا جہوٹ نکہلائے مین نے یہ حال طغیانی کا عالم رویا مین قبل سننے کے
دیکہا ہی لیکن یاد نہین کہ قبل واقع کے دیکہا ہی یا بعد واقع کے اس طرح پر کہ عاصی کسی جا پر اُس نواح
ہی بلکہ اغلب ہی کہ روبرو دروازۂ کعبہ شریفہ کے اور تمام روئے زمین پر پانی بہر گیا ہی تمام زمین پر کہ
کہین ڈبرے ہین کہین سیل اور وقت عصر کا ہی مین متلاشی اس امر کا ہون کہ کہین جا کے سوکہی
ملے تو نماز ادا کرون اور سترہوین کو نواب مختار الملک بہادر [illegible]
دایرہ کو واسطے فاتحہ کے تشریف فرما ہوئے اور بیسوین کو حضرت صاحبزادی کلان محل خورشید الامرا

۴۳ ج

بہادر کو پانچ ہزار روپے عنایت کیے کہ حسب خواہش مزاج صرف خاصہ و میوہ فرماوین اور کیسوئین
ایک
کو زبانی مخبر تاریخدان اس دیار کے کہ آمد شد راقم کی معز الیہ پاس تھی مسموع ہوا کہ سرکار ہذا کا ارادہ ہی
کہ مبادلہ مین ہدیہ سابقہ کے یہان سے بطریق تحفہ کچھ جواہر لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر پاس روانہ ہو
مگر چونکہ یہ داب حکام ذوی الاقتدار کا نہین کہ ایک افسر مبادلہ مین ہدیہ کے بطور تحفہ دوسرے افسر کو ارسال
کرے بلکہ دوسرے وقت دوسری تقریب پر رکھے اور دوسرا یہ کہ کسی نے یہ بھی اطلاع دی ہو کہ دستور
سرکار عظمت مدار کا یہ ہے کہ وہ جواہر جمع خرچ مین سرکار کے محسوب ہوگا نہ بتصرف لارڈ گورنر جنرل صاحب
بہادر کے رہیگا اور سوا اسکے اصل اخبار نے یہ بھی طبع کیا تہا کہ میسور کے راجہ نے کچھ تحفہ جو مبادلہ مین ابلاغ کیا تھا
سرکار نے اسکو روانہ کیا بلکہ گورنر صاحب بہادر جیسا انکو لکھا کہ وے راجہ کو سمجہائے کیون نہین اس
طرح کے وجوہات اسمین تھے چند سے زیر تجویز رہا پہر کئی رس آب اور کئی عدد جواہر پیش بہا سے مبادلہ
مین جواہرات کے روانہ ہوئے اور پچیسوین کو محتشم الدولہ بہادر نے ارادہ باغ جہان نما کا فرمایا
چونکہ ذو الفقار الملک بہادر باغ قدسیہ مین اترے ہوئے تھے اور واسطے سیر صحرا و مرغزار کے
برآمد اثناء راہ سواریان مل گئین ہاتیون پر سوار باہم سیر باغ کو چلے ہوئے وہان جاکر نواڑہ مین بیٹھے
اور وقت مراجعت پہر ہاتیون پر سوار ہو کر چلے جب مسند پرگنہ کی جو مابین تالاب جہان نما کے واقع ہے
آئے ہاتیون کو دوڑایا محتشم الدولہ کے ہاتی نے بتہ سبقت کا لے گیا پس وہ تو داخل باغ قدسیہ ہوئے اور
رمضان ۷۵ داخل بلدہ ہوئے غرہ رمضان المبارک مطابق غرہ ماہ مارچ بلدہ مین یہ خبر شایع ہوئی کہ بالو راؤ بہائی
نانا راؤ کا جو ہمراہ فیروز شاہ شہزادہ باغی کے شریک غدر تہا حیدر آباد مین مبادا واسطے برپا
کرنے فساد فیمابین ہر دو سرکار حضرت نظام الملک آصفجاہ بہادر و افسران انگریزی کے وارد ہوا ہے

یعني جو بدي کہ ساتہ افسران انگریزي کے اوسنے کي ہے وہي سرکار حضرت نظام سے بھي کي اور شہر
برودہ اور شہر پونا وغیرہ سے دوشالے بانتا ہوا اودہر ہوا ہي فوراً جاسوس واسطے پتا لگانے کے مقرر
کیئے گئے اور دوسري تاریخ وقت شب کسو راٹہور کو ایک بارو تري نے مار ڈالا اور چوتہي کو خبر گذري کہ گنا
داو عرف کشن راو یعني باپو مذکور بہاگ گیا اور اسیدن پولس کے لوگ رزیڈنسي کے ایک مہاجن کے دہرہ یعني
دیول مین سے کہ اسنے اسے فرخانہ کیا تہا تین آدمي پکڑ لائے اوسمین ایک کنفر اتہا اور ایک جوگي ایک
تہکہ اور پانچوین کو ایک شخص بہ ہیاکسي اور جگہ سے پکڑا گیا اور جاسوسون نے خبر دي کہ باپو مذکور نے
جب دیکہا کہ یہان کچہ چل نہین سکتا ایسا فراري ہوگیا کہ بالکل اوسکا کہین سراغ نہین اور گرفتار شدون
سے جو پوچہا تو وو ایسا کہتے تہے کہ ہان پونا اور برودہ سے دہ دوشالے تقسیم کرتا ہوا آیا
تہا اور اسنے ایک دوشالہ ایک نایک کو سپاہ کنٹنجنت کے بہي دیا ہے اور وہ نایک اور
سوا اسکے ایک سپاہي فوج کا بہي شریک اوسکا ہے اور بعض ایسا کہتے تہے کہ باپو مذکور گہر مین
چپا دني راجہ ایک کمندان ملازم سرکار آصفیہ تین سو جوانان لین کا سرکردہ تہا
اوسکے گہر مین پوشیدہ تہا اور بعض کا مقولہ تہا کہ وہ مفسد مذکور بخشي گنج مین جو باہر فتح دروازہ
کے جنوب طرف ہے وہان اترا ہوا تہا اور چونکہ مکان کمندان مذکور کا بہي وہین ہے گہر اوسکے
آیا جایا کرتا تہا نواب مختار الملک بہادر کمندان مذکور کو بلا کر دو روز اپني ڈیوڑہي مین نگہ رکہا اور
یہان تک چرچا ہوا کہ دور تک اوسکي خبر پہونچي چنانچہ یہ عبارت جو راقم نے ابتدا سے نو کرنز
قلم کي ہے اسي مطابق ایک صاحب انگریز بتربے مخبر حیدرآباد کے ولایت مین ایک دوست کو اپنے لکہي
ہے اور نام مین بہي اوس مفسد کے بہت اختلاف بتلایا کوي رامراو کہا اور کوئي کشن راو اور کوئي

رکہنا تہا بہرا و اور کوئی راو صاحب اور کوئی بابو راجہ اور بعضون نے ایسا ظاہر کیا کہ وہ اجین سے
ہے وہ اور ہوتا ہوکر آیا تہا اور بعضون نے یون خبر دی کہ نودن کو اوسکا ارادہ فساد کا تہا اور بعض نے
یون بیان کیا کہ ہولی کے دن وہ ظاہر ہونے والا تہا اور یہ بھی شہرت ہوئی کہ ایک مقتدی مندر خان
برادر نصیب خان مہدوی افغان کا شریک حال اوسکا تہا اُس مقتدی کے استصواب سے اسنے سولہ ۱۶
دوشالے بارہ سو روپے کے خریدے اور بانٹ دئے مگر یہ سب ہوکار مین جو دریافت کیا تو ہرگوپال راو
ابن پورنمل اور شیو راو کہ یہہ دونو بڑے مہاجن یہان کے ہین عند التحقیق کوئی چٹھی یا وثیقہ وغیرہ بنایا
سب غلط محض افواہ تہی خیر گذری دفع نام ہوا نواب صاحب نواب مختار الملک بہادر اونکے
گرفتار کرنے کے درپے قرار واقعی کہوج اوس بدکردار کے ہوئے اور اشتہار دیا کہ اوس کاغذ کو
راقم نے دیکہا ہے جو اس بدروزگار کو پکڑ لاویگا ہزار روپیہ انعام پاویگا اور یہہ
ایسا بہی سنا گیا تہا کہ پانچ ہزار روپے کردے اور یہ شخص برہنہ زنار دار تہا تولی کا پیشدست
جلہ سو آدمیون کا سرگروہ تہا اور آج تاریخ یعنی پانچوین ماہ مئی کی ذوالفقار الملک بہادر باغ قدسیہ سے
لوٹ کر داخل دولت سرا ہوے پس سترہوین تاریخ روز چہارشنبہ ایک ساعت دن باقی تہا کہ [illegible]
شہزادی صاحبہ کلان صاحبزادی حضور زوجہ خورشید الامرا بہادر کو وضع حمل دختر نیک اختر کا
ہوا تفصیل اس اجمال کی بپیرایۂ ترقیم کا پائیگی اور انیسوین ۱۹ کو امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر نے جو چند روز سے
دور قران شریف کا کر رہے تہے ختم فرمایا اور اسی روز خبر آئی کہ جنرل ارل اف ایلجن بہادر صاحب
کنکارڈن ای تی جی سی بی بجائے لارڈ گورنر جنرل کیننگ صاحب بہادر در حال ولایت سے مامور
ہوکر بارہوین مارچ کو ۱۸۶۲ اٹہارہ سو باسٹہ داخل کلکتہ ہوے اور مجرد ورود یہ حکم دیا کہ اشرف

خاندانی روساے ہند کے سب اپنی اپنی جاپر مدامی رہین کوئی عزل و نصب کا بالکل اندیشہ نکرے اور لارڈ صاحب
بہادر سابق کا بہی وقت قیام یہ مقولہ تہا کہ اگرچہ مین تسکین ہر ہر والی کو روساے ہند کے لکہہ کر دے سکتا ہون
کہ سرکار اعلی کبہو تصرف دست انداز نہوگی اور ہمارے مواجہین ہر چند فرق نہ آئیگا لیکن یہ اطمینان کرنا ہمارا
ہمکو باز نرکہیگا جسوقت کہ ہم دیکہینگے کہ بدعملی ان ریاستون کی ایسی ہے کہ جس سے اندیشہ بے انتظامی و
ہنگامہ آیندہ کا ہو اوسوقت ہم دخل کرکے اصلاح کرینگے بلکہ ایکوقت اس ریاست کی حکومت کچہ دور کرکے
چندے ہم رکہینگے اور ہرگز غصب ملک کا خیال نکرینگے جبتک کہ اوس ریاست سے فسخ عہدنامہ یا بدخواہی
ہماری یا بغاوت یا جرم کبیرہ صادر نہو اور اگر کوئی اوسمین سے ہوگا تو البتہ اوسوقت اس
ریاست کو غصب کرینگے نہ کہ اوسی طور پر جیسا کہ تا حال ہوتا رہا کہ عوض پر انکے ہم نے بیٹے کو یا جورو کو
بحال رکہا بلکہ خود ان سبکو خارج کرکے اس ریاست کو تحت حکومت اپنے رکہینگے اور یہ بات تب ہی ہوگی
کہ جب ویسا ہی کوئی گناہ کبیرہ انسے ظاہر ہو اور نیا یہ کہ اب یہان سے اگر کوئی رئیس شرط عہدنامہ کے
فسخ کر ڈالے یا راہ بغاوت کی اختیار کرے یا کوئی گناہ کبیرہ کا ہو اوسوقت ہم ملک پر اسکے ضابط ہو کر اپنے نزدیک رکہینگے
اور وہ جو آگے کیا ہے کہ رئیس کو اخراج کرکے بعید کو اسکے کہ آ گیا ہے یا ریاستکو اسکی جورو یا برادر کو سونپا ہے ایسا
نہوگا بلکہ خلاف اسکے ہم خود مختاری کرینگے انیسوین ماہ مذکور مطابق سال ششم جلوس آفتاب برج حمل مین تحویل کی
جمیع اقالیم مین سوائے عرض تسعین کے روز و شب برابر ہوئے اور غرہ شوال عید کے دربار مین حضرت نے خورشید الامرا کو [illegible]
جاہی کا خطاب عطا کیا خورشید الملک خورشید الدولہ خورشید الامرا خورشید جاہ بہادر فرمایا اور تمغاے
ماہی و مراتب علم و نقارہ و نشان فیل و نشان ہاتہی زردوزی و لگی و عماری زردوزی و مورچہل زردوزی سے
ممتاز گردانا جسنا بخہادہ تاریخ اسکا راقم سے یہ کہی قطعہ ہوئے ملک سے جاہ جب

تیغ جنگ ؛ بفضل محمد بفضل اللہ ؛ ملک نے کیا سال تاریخ عرض ؛ ہمایون ہو خورشید جاہ اوج وجاہ ؛ ایضاً
١٢٧٨
جلسہ مبارک خطاب مکرم ایضاً مبارک بدہی شود این خطاب ایضاً با خورشید جاہ من حم جاہ ؛ اور نواب
١٢٧٨ ١٢٨٧
مختار الملک بہادر کو سر پیچ مع جیغہ مرصع کار بیش بہا سایہ بلند پایہ کا بخشا ہے دوسرے دن عید کے
دو شخص ایرانی کوچہ کے رو برو موتری گلی مین خانہ جنگی سے مارے گئے اور اسی روز لاش رام رتن گیر
نام گماشتہ نربدا گیر ساہو کی ہوئی گئی اور کیفیت اُسکی یہ ہے کہ وہ شخص یعنے رام رتن گیر گماشتہ
ساہو مذکور کا قبل اسکے الزام سے شرکت رام راو مفسد بالا کے گرفتار ہو کر آیا ہتا اور اسکو نار اسنگہ
جمعدار نے اسکے جوان پولس کے ساتہ اپنے واسطے پتا لگانے رام راو مفرور کے لے نکلا ہتا اور وہ
پہرہ مین سے جمعدار مذکور کے فرصت پاکر بہاگ نکلا اور جب نار این کہیڑہ مین جاکر گرفتار ہوا اثناء راہ
لاتے وقت دس کوس پر حیدرآباد سے اپنے تئین مار لیکر ہلاک ہو گیا اسوقت ایک بڑے مخبر نے اس دیار کے
اخبار یہان کی ولایت مین ایکدوست کو اپنے یون لکہا کہ رامراو مفسد ہتیجا پاس شیو لعل مہاجن کے
ہتا لیکن صریح نام شیو لعل کا رقم کیا کہ یہ سے ایک مہاجن پاس ہتا ایسا لکہا ہتا اور ایسا رقم کیا ہتا
کہ ایک بڑے سرب کے چار چاوس رامراو کے شریک ہتے اور پیدو دوشالے بہی لئے تہے اور ایسا ہی تحریر
کیا ہتا کہ ایسونت راو سررشتہ دار عربون کا شریک ہتا لیکن پہر اوسی نامہ مین ان ہر دو امرین
مذکورین کو رد کیا اور ایسا کہا کہ یہ غلط ہی فقط افواہ ہی مگر وہ پوشیدہ ہین کہین دبا ہوا ہی اگر چند روز بعد
سر نکالے اور عرب اوسکے شریک ہون تو کچہ ہونے والا نہین عربون کا اعتبار ہی اور بعد انکے پٹہان لوگ
جو یہان ہین سو وہ اب ضعیف ہو رہے ہین اگلا سا حال انکا نہین اور کچہ بلوچ اور کچہ سندہی بہی ہین گو
پیشجیع ہین لیکن کم مقدار اور تہوڑے اور راجپوت جو ہین او نہین راٹہور بہادر ہین اور علم خلقت تو

کچھ مال نہین اور پٹھان لوگ کو لٹینگے مگر فرداً فرداً بعض بعض اور سکھ لوگ آگے شہر مین بارہ سو تھے اب چھ سو
ہونگے مگر نواح نادیر وغیرہ مین خام شماری سے تین ہزار ہوتے ہین سو وہ نہین وقت پر انگریز لوگ نوکر رکھ لینگے
نہ اسواسطے کہ وہ دوست انگریزون کے ہین بلکہ اسواسطے کہ دشمن مسلمانون کے ہین سو کہنا راقم کا یہ ہے کہ
یہ قیاس اُس صاحبکا قیاس مع الفارق ہی اسواسطے کہ وزیر اور سب امیر بلکہ مع خود رئیس وقت جب
درپئے اصلاح اور استمداد واستعانت کے ہو تو کس طرح سے کوئی بات فساد کی ہو سکتی ہی اور یہ بھی
وہین سننے مین آیا تہا کہ نار سنگہ نے اس پکڑا پکڑی مین بہت سا روپیا ساہوکارون سے ہمدست کیا ہی اور
جب خون بلدہ مین زیادہ ہونے لگے اور اللہ جل شانہ نے قرآن مین فرمایا ہی فی القصاص حیوۃ
حسب الامر بموجب فتوی شرع شریف کے تیسری شوال کو دو خونی قصاص کو پہونچے اور ساتوین یا آٹھوین کو
دو عورتین اور ایک مرد قصاص مین خون کے گردن زدہ ہوئے اور دسوین تاریخ سواری مبارک حضرت کی
قلعہ کو جاکر بوقت مغرب لوٹ آئی اور پندرہوین کو موافق پندرہوین اپریل صاحب عالیشان ڈیوڈسن
صاحب بہادر مع اور پانچ افسر دربار کو آئے اور ایک خریطہ لارڈ گورنر صاحب بہادر کا جو متضمن خاد تا
ملکہ معظمہ انگلستان و سلطانیہ کاین وکٹوریہ کو تہا گذرانا متصل اسکے غالب الدولہ برادر طالب الدولہ دکھن علیخان
ابن غلیجان کوتوال سابق امام بخش نام ایک عطار کے استصواب سے جاکر تیلر صاحب سے ملاقات کی
اور ایسا کہا کہ اگر نوابصاحب مختار الملک سالار جنگ بہادر میری کمک و مدد کرین تو مین اس عزو مذکور کو
رفع کرلاتا ہون لیکن نوابصاحب مختار الملک بہادر میری بات نہین سنتے وسے غالب الدولہ کو نوابصاحب
نواب مختار الملک بہادر پاس بہجوا دیے نواب مختار الملک نے کہا تم کیا پکڑ لاوگے یہ بولے تلاش کرونگا
ویسے فرمایا کہ کیا تلاش کروگے پہر وہی کہا کہ تلاش کرونگا نواب مختار الملک بہادر خفا ہوئے

اور ایسا کہا

اوسنے ایسا کہا کہ یہ تمنے کیا کہا وے بولے مین نے کہا کیا امام بخش نے مجہ سے کہا تھا ایسا کہو تو مین نے
ویسا کہا جب امام بخش سے پوچھا تو نے ایسا کیون کہا وے عرض کیا یہ بولے مجھے
تو ان سے ملا دیے تو مین فقط ملا دیا نہ کچہ بولا نہ سُنا نواب صاحب نے تحمل فرمایا
چپکے ہو رہے پس مظہر الاخبار سے ایسا معلوم ہوا کہ کہا ننگ صاحب بہادر گورنر
سابق اٹھارہوین ۱۸ مارچ روز شنبہ پانچ بجے شام کو جہاز کے سوار روانہ ولایت
ہوئے اور تئیسوین ۲۳ کو دو دن مینہ برسا کہین کہین اولے پڑے دو جگہ بجلی گری
ایک تو لشکر مین اور ایک جا شہر مین چونکہ ایام علالت مرشد زادی صاحبہ کے بخیریت
انجام کو ہو چکے تھے انتیسوین ۲۹ کو حضرت نے حلوا القند مع ساز و سامان
بہت تکلف سے بہتی اور داماد کے گہر روانہ فرمائے اور وقت عشا خاصہ تناول فرما کر
خود بھی رونق افزا ہوئے ایک شبانہ روز اقامت کر کے دوسرے دن بعد
غروب مراجعت کیے اور غرہ ذی قعدہ میر نواب مجذوب کا عرس ہوا خود
بدولت تشریف لے گئے اور فاتحہ پڑہ کر واپس آئے اور تیسری ماہ مذکور ۱۵ ذیقعدہ
پہلا ور النسا بیگم صاحبہ والدہ حضور کین جو ابتداے ولادت سے مہمان گہر
داماد کے تہین وہ بھی تشریف فرما محل خاص مین ہوئین اور چونکہ چند روز سے
باغ قدسیہ جو امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کی تحویل مین تہا تیرہوین ۱۳ کو
بند ابست اوسکی ہو گئی اور اُسی دن تارلین صاحب بہادر بھی باغ جہان نما
جا کر بعد سیر و تماشے کے چلے گئے پس اٹہاردین تاریخ خورشید الامرا خورشید جاہ بہادر

کو پروانگی ہوئی کہ ماہی مراتب سواری مین ہمراہ رکہا کرین اور گذشت سلطانی
باغ کی طلب ہوئی اور بتیسوین کو صاحب عالیشان ڈیو ڈسن صاحب بہادر اور پانچ
افسر دربار کو آئے اور خریطہ لارڈ صاحب نو منصوب کا گذرانا اور اسی اثنا
مین اسطرح کی افواہ ہوئی کہ رامراؤ گرفتار ہوا کوئی کہتا کہ نادیر مین ہی اور
کسو نے پتا بتایا کہ قندہار مین ہی اور بعض نے کہین اور ایسے چارچا لوگ بتا بتاتے
رہے کہ اسیر ہوا ہی آخرکار کہین سے کسو کو قید کر لایا دیکہا تو یہ بوڑہا تہا اور
وہ جوان غرض جب نواب مختار الملک بہادر نے روبرو بلا کر استفسار کیا کہ تمہارا
نام کیا ہی اسنے کہا اوس سندہی نے تو آپ کو لکہا ہوگا مختار الملک کہ بلند
حوصلہ ہین فرمائے تم تو کہو اسنے گستاخانہ عرض کی سب سنو تو کہون بہادر مع
ابہیم نے ضبط فرمایا اور ارشاد کیا کہ ہان اچہا کہو پہر اسنے اپنی سرگذشت تمام
بیان کی اور کہا کہ مین وہ نہین ایک برہمن ہون تیرت کو جاتا ہون خود غرضون نے
گرفتار کر لایا ہی نواب مختار الملک بہادر نے مانا لیکن اب کیا چند سے ہماری
بارادری مین رہو اور چہبیسوین کو امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر نے جو کئی
روز سے کسلمند تہے غسل صحت فرمایا پس تیسری ذیحجہ دوسری جون سنہ ۶۲ء ۱۹ (حاشیہ: ۱۹ ذیحجہ)
اتہارہ سو باسٹہ اقتدار الملک بہادر نے مہر خاص خریطہ پر جواب گورنر جنرل
لارڈ صاحب بہادر کے حسب معمول ثبت کرکے سپرد کارپردازون کے فرمایا تیسرے
ہفتہ مین اسی مہینہ کے پہر یہ خبر شایع ہوئی کہ پانڈے راو پیشوا نانا راو کا اسیر ہوا

ایک انگریز نے

ایک انگریز نے بڑی دانشمندی کی کہ زنانہ لباس پہن کر اوسے دادسے گرفتار
کر لایا اب الہ آباد کو لیجا رہے ہین اور ایک نایب اوسکا اوجین مین تھا سو
وہ بھی قید ہوا ہی اور تیرہ ۱۳ لاکھ روپیہ کا جواہر یا نقد بے راو پاس سے
نکلا ہی گمان ہی کہ یہان حیدرآباد مین بھی اوسکا ایک نایب آیا ہوگا اور ہیرا سنگہ پر
دس برس کا قید سزا مقرر ہوئی ہی اور دوسرے لوگون کو دایم الحبس کا حکم
جاری ہوا ہی اور حضور نے آخر ہفتہ مین پانسو جوان پیدل صمصام الملک بہادر
عم کو اپنے دئے اور آخر ماہ سنہ الیہ مین ایسا مسموع ہوا کہ نتھو حسین نام ایک شخص
جو غدر مین مفسد کے کہ بسبب اوسکے سات فرنگی لوگ قتل ہوئے تھے وہ دکن مین
آرہا تھا کہ سرحد مین اپنی بمجرد داخل ہونے کے پتا لگانے والے نے سراغ دیا
اور وہ بھی جس تعلقہ مین پناہ گیر ہاکر رہا تھا مگر وہان کے عامل نے سوارون کو کہا
٥ محرم ١٢٧٩ دے تعاقب کئے گرفتار کر لیا اور تیسری تاریخ محرم کی سنہ ۱۲۷۹ بارہ سو اناسی ہجری
حسینی میان نام اجل گرفتہ ایک شخص نے باپ کے قتل پر کمر باندہی تفنگچہ سر کیا
چونکہ قضا باپ کی نہی وقت موعود نامردہ کا آپہونچا تہا تفنگچہ ہاتہ مین موہی لیے کے
پہٹ گیا گولی نے خطا کی یہ خود مجروح ہوگیا اور اسی جراحت سے ہلاکت کو
پہونچا اور چونکہ اثنی عشرہ مین شدہ وبا کی بلدہ مین بہت ہتی بہبود علیخان نام
ایک پسر راجہ بالاپرشاد بہادر کے جو بطن سے مسلمان عورت کے تہے دسوین کو بیمار
ہوئے اور بیسوین کو موئے اور اسی تاریخ بہیکو میان نے بہی اسی صدمہ سے

قضا کی یہ کثیر الاولاد تہین پندرہ یا سولا فرزند خورد سال ہین اور بائیسوین کو حفیظ یار علی خان
بوڑہی بی ایک مخدومین کا بہی انتقال ہو گیا چونکہ چپاتیان گندم کی اور جوار کی روٹیون کی ان
روزون چرچا تہا کہ دہ بدہ ٹوکرے بہرے ہوئے لوگ لیکر پہرتے ہین اور تقسیم کرتے اور
کچہ پتا نہ کہلتا تہا کہ یہ کیا شعبدہ ہے مختار الملک بہادر نے تعلقدارون اور جاگیرداران اور جمعدارون کو
احکام روانہ کیے کہ اسکا کہوج کرو نشان دو کہ یہ کیا چیز ہے کہ قبل غدر کے ہند مین بہی ایسے ہی چپاتیان
تقسیم ہوتی تہین پہلے والے قیاس کرتے ہین کہ یہ بدہوائی کا صدمہ ہے بعضے کہتے ہین خشک سالی کا
کفارہ ہے کہ اس سال یہ دونو امر موجود ہین اور چونکہ کئی روزون سے ڈیوڈسن رسیدنٹ
صاحب بہادر بیمار تہے اور درد سولا اس بیماری کی افاقہ بہی ہو چکا تہا مگر سبیری تاریخ صفر کی
روز پنجشنبہ مطابق اکیسوین جون سنہ ۱۸۶۲ اٹھارہ سو باسٹھ عیسوی موافق بارہ سو بہتر فصلی دفعتاً
موضع الوال پر بارہ بجے شام کے صرع کی بیماری ہوئی کہ سابق مین کبہی نہوئی تہی اول بار مین تو
قدرے افاقہ ہو کر کچہ ہوش آیا اور دوسرے دورہ مین ہوش بہی نہ رہا تیسرے مین تو بارہ بجے صبح قضا کی اسدن
صبح کو تو لاش اونکی امانت رہی ہفتہ کے روز دفنایا پس تیرہوین کو مختار الملک بہادر طرف سے
حضور کے پروانگی لیکر بابر پرسا کوٹہی کو تشریف فرما ہوئے اور پندرہوین کو شہزادگی شہریار
جاہ الملک بہادر ثانی نے بہی قضا کی اور سترہوین کو چہٹی تعزیت کی لکہکر امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر نے
بہی محبوب محمد جعفر قلمدان بردار کے روحانہ ڈیوڈسن صاحب بہادر کے روانہ کیے اور آخر ہفتہ مین اس ماہ کے
دب اصغر مین شمال طرف ایکہ دمدار تارا نظر آیا کہ دم اسکی بہت کوتی اور کم نما تہی اخبار بمبئی و الکتہ سے
کہ یہ دمدار تارا خط کے نیچے سے آیا ہی اور دم اسکی چار گز کی ہی اور اسی ہفتہ مین سنا گیا دیبی دین

اور ماہ دین

اور ماناہرن نام دو شخص نواح ہمناباد میں اسیر ہوئے اور بعد گرفتار ہونے کے ایسا بولے کہ ہمکو فلانے شخص نے
بھیجا ہے اور وہ نایب بنی سنگھ کا ہے اور اسکے اٹھتیس[۳۸] ہزار کی ہنڈویان ہیں ہم لوگ فراہم کرکے اوسکے پاس
روانہ کرنے کو آئے ہیں اور ایک شخص پاس ایک کاغذ اس مضمون کا نکلا کہ پونا کے برہمن باہم اس بات پر
اتفاق کئے ہیں کہ حیدرآباد میں جانا اور تعلقداری کرنی جب ملک اختیار میں اپنے آجائے تو شورش بلند کرنا
ربیع الاول ۱۲۸۵ اور تمام بارش میں امسال بارہوین[۱۲] کو ربیع الاول کی موسی ندی آئی دو پاٹ پور تھے اور اٹھارہوین[۱۸] کو
رسم تسمیہ خوانی قادری بیگم صاحبہ صبیہ خاص محل اقتدار الملک بہادر کی جلوہ ظہور کو آئی اور اٹھارہوین[۱۸] کو
نواب مختار الملک بہادر رونق افزا سرور نگر ہوئے اور چوبیسوین[۲۴] کو مطابق اٹھارہوین[۱۸] نومبر
کمنڈر انچیف صاحب بہادر داخل چمن ساگر اور اس دفعہ حسب مرضی بہادر موصوف کی رسم اقبال کی
موقوف و معطل رہی اور چھبیسوین[۲۶] کو نواب مختار الملک بہادر مع راجہ نرندر پرشاد بہادر روانہ
کوتھی ہوئے اور وہان سے ہمرہ معز الیہما کے سوار گھوڑ دوڑ تک جاکر پھر کوتھی مین واپس آئے
سنتہ آدمیون کا سر بار رہا تھا بریرے صاحب نے تناول فرمایا بعد فراغ نواب صاحب موصوف دولتخانہ کو
چلے آئے اور اٹھائیسوین[۲۸] کو نواب صاحب معز الیہم دو گھڑی دن پچھلا باقی ہوگا گھوڑا پھیر رہے تھے کہ اثناء
سواری دفعتاً گھوڑا گر پڑا اتفاقاً بعد ابائین ہاتھ کو بہادر موصوف کے صدمہ ہو پچا حضور پانسو
ربیع الثانی ۱۲۸۵ روپے تصدق مرحمت فرمائے اور چھٹی تاریخ ربیع الثانی کی روز دسہرا راجہ بہادر
راجہ نانک بخش ابن راجہ چندو لعل بہادر کو حضور سے ایک سرپیچ مع جیغہ مرحمت
اور نواب مختار الملک بہادر وزیر اعظم پاس سے دوشالہ مرحمت ہوا اور بائیسوین[۲۲]
کو روز جمعہ حضور باغ کو میر عالم بہادر کے تشریف فرما ہوئے

۲۵ جمادی الاول

اور دوم صبح روز شنبہ پچیسوین جمادی الاول مطابق اٹھاروین نومبر سنہ ۱۸۶۲ اٹھارہ سو باسٹ
عیسوی ثانیاً عبارت مین حضرت کے کمشنر انچیف صاحب بہادر داخل کوٹھی ہوسے توپین چھوٹین
ہین معلوم کہ یہ توپین جناب ہین جو سابق مین استقبال سے عزۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر کے
وارد ہوئے تھے یا دوسرے صاحب ہین چونکہ قانون استقبال کا اسی سال چار مہینے قبل اسکے معطل رہا تھا
واسطے استقبال اُن جناب بہادر کے ہی اس دفعہ کسو کو حکم ہوا یہ رسم تکلف کی موقوف ہوئی اور
مظہر الاخبار سے ظاہر ہوا ہندوستان مین سکہ جدید ایک طرف ملکہ کی تصویر دوسرے طرف

۲۵ جمادی الثانی

فقط ایک روپیہ انڈیا اور سنہ رواں وارد ہوا اور شہر جمادی الثانی کشف الاخبار بمبی مطبوعہ
تاریخ بالا یعنی پچیسوین جمادی الاول سے کشف ہوا کہ بادشاہ معزول دہلی یعنی ابوظفر محمد سراج
الدین سنہ گذشتہ شہر رنگون مین انتقال کئے اور اہنی سنوات مین اگست و باست عیسوی کے
تحقیق سنا گیا ہی کہ ساٹھ لاک روپی جو واسطے مدد معاش فرزندان راجہ میسور کے مقرر ہوسے
تھے چونکہ تمام وکمال صرف مین انکے ہین آتے تھے حساب اسکا کرکے بارہ لاک روپی اطفال کو
راجہ مذکور کے دئے کیا بنک نامی سرکار عظمت مدار کی ہی اور پندرہوین کو جمیل الدین نام بیٹا
برہان الدین کا موا اور ستروین کو نواب مختار الملک بہادر نے کمشنر انچیف صاحب بہادر کی ضیافت کی
اور اٹھاروین کو صاحب بہادر موصوف مع تارلین صاحب اور دوسرے چند افسر چار بہادر چوکی والے امیر کبیر نواب
شمس الامرا بہادر کی کمان فتح دروازہ سے میر ساگر کے تالاب کو گئے اور سیر کرکے کوٹھی کو واپس آئے
اور بائیسوین کو سمت برہانپور روانہ اسی دن ستراہ بار سلامی رخصت کے سر ہوئے اور پچیسوین کو جتری
سواری نواب مختار الملک بہادر کی سرور نگر تک جلوہ ریز ہوئی پس محمد جعفر قلم بردار امیر کبیر شمس الامرا

بہادر کے

بہادر کے جو واسطے خبر خیر و عافیت صاحب لوگون کی طرف سے بہادر موصوف کے متعین تھے اور ہیرو
جمعہ کو آمد و شد رکھتے تھے دو مہینے سے جو سبب کسلمندی مزاج اپنے معمول ناغہ ہوا تھا چھبیسوین کو ماہ الیہ
کے روز جمعہ جا کر بعد ادائے رسم سلام خیر خیر و عافیت نواب شمس الامرا بہادر کی پہونچائی
اور کسلمندی اپنی ظاہر کی تار ہیل صاحب بہادر نے محمد جعفر کو نزدیک بلا کر بتھلایا کرسی دی
مگر نواب صاحب موصوف کی خیریت پوچھی اپنی طرف سے بھی سلام کہلایا اور وقت رخصت متاالیہ کو
مزاج کی احتیاط کے باب مین دوا سے غذا سے اور ہوا کہ بار دے تاکید کی تیس تیسری رجب مطابق
بیندرہوین دسمبر عیسوی کی انگریز صاحب لوگون مین ہوئی حضور نے چالیس خوان تر میوہ و خشک میوہ کے
عنایت فرمائے اور اٹھارہوین کو یوم الجمعہ روز بازگشت واسطے ملاحظہ اہل عرس کے خورشید الامرا بہادر
بتریب جلو اور تجمل سے دولت سرا سے برامد ہوکر باغ لنگم پلی مین نزول اجلال فرما وقت تناول خاصہ کے
تمام اعزا دستر خوان پر حاضر تھے اور ہر قسم کے مطعومات پختہ و بریان و شیرین و نمکین اچار و مربعات
نان و برنج و شیر و حجرات وغیرہ سے مہیا آپ نے دست مبارک سے ہر ایک کو عنایت کرتے تھے
بہت عریض و طویل تر اور دستر خوان گسترده تھا کئی صفین بیٹھی ہوئی تھین آسیر بھی جسے کو تل دیے
ہوئے تھے جائے اور آدمیون کی خالی تھی چوبدار ڈہونڈ ڈہونڈ کر مرد آدمیون کو لے آتے تھے راقم کو
جو تفریح ہوئی تھی یہ شعر کسو کا بدیہی یاد پر آفور اعرض خدمت کیا سے گر مہ شود وبر او ستاره شود دیگ
با خوان نعمت تو کنہ کہ برابری ۞ اور علم سیاه مین نان بریانی قلیہ تقسیم ہوا شام تک بنگلہ پر ملاحظہ
کرتے تھے برآمد رہے بعد مغرب اوسی ترک و احتشام سے سوار ہوئے اس قدر دو فور روشنی کا
تہا کہ آنکھ روشنان کی خیرہ و تیرہ ہوتی تھی ہزار ہا مہتابیان جلتی ہوئین کہ میزان ادراک مین

نو رمہتاب فلک کا پاسنگ اوسکا ہوا آہستہ آہستہ فیل خاصہ عماری کا زردوزی روان ہوا عجب طرح کا
جلوس وتجمل قابل دید تہا حسن عرس کا دوبالا ہو گیا سب اپنی کو دیکہہ رہے تھے بلکہ شہر سے باہر سے انتظار
کر رہے تھے سواری کے ساتہہ ساتہہ برقنداز بہا تماشائی کی ہوتی جاتی تہی جب سواری پل نواحدات پر سے
گذر کے داخل دروازہ شہر پناہ ہوئی چونکہ گذرگاہ مکان پر سے نواب مختار الملک بہادر کہ ہی سپاہ سے والا
لکہتا ہی آپ بہی بر سر راہ بنگلہ پر برآمد ہو کر دیکہتے رہے فرزند علام محی الدین حاضر تھے اعزا کو شریک سواری
کے نام سے انکے دکہلاتے رہے اور بیسوین کو حضور پرنور رسید ل ہاتہ مین فقط انکے سب بندوق فنال
پہاٹک سے جو سمت پورہ کے طرف ہی برآمد ہو کر چند آدمی شاگرد پیشہ ساتہہ تھے فتح دروازہ کے
قریب تک دلیرانہ خرامان ہوئے اور غرہ شعبان کو نور جہان بیگم صاحبہ دختر مغفرت منزل کہین
عمر رسیدہ ہنوز نا کتخدا جو محل مین تہین بیمار ہو کر اس جہان سے گذرین نعش دلہن کے نعش کو لیجا کر درگاہ
مین برتبہ اولیا قدس سرہ کے رکہا بسبب تعزیت انکے تقریب بسنت کی تیسری تاریخ سے گذر کر پانچوین کو
ہوئی اور چونکہ اس سال مین یہ تقریب دولتخانہ مین نواب مختار الملک وزیر اعظم بہادر قرار پائی تہی بسبب
کسلمندی مزاج حضور کے معطل رہی نہین ادا ہوئی اور اس ہفتہ مین گرانی غلہ کی بہی زیادہ ہوئی کہ زبان زد
ہر کہ ومہ کے اسیکا چرچا رہا اور نوین کو ماہ مذکور سنہ الیہ یعنے ۱۲۷۹ بارہ سو اناسی امیر کبیر نواب شمس الامرا
بہادر باغ جہان کو واسطے تبدیل آب وہوا کے ارادہ سے اقامت کے تشریف فرما ہوئے چونکہ مزاج بہادر
موصوف کا ضعیف تہا اور وقت صبح کا کچہ ابر نمایان تہا آفتاب چہپا ہوا سردی ہو گئی طبیعت کو
بد مزہ پاکر شہر کو واپس آئے اسی دن سے بیماری نے ترقی کی یہانتک کہ موجب انتقال کا ہوئی
چنانچہ مفصل بیان اوسکا مذکور ہوگا اور گیارہوین شعبان کو نو گہنٹہ پر مطابق غرہ فروری صاحب

عالیشان

عالیشان تریفیصاحب نواب سفیر با توقیر ملکه معظمه انگلستان مسمی یول صاحب بہادر داخل کوٹہی رزیدنسی ہوئے
اور بار ارا نواب سلامی کی سر کئے اور چونکه اسی سال پانی چودامن سولا ہوا تہا الله تعالی نے اس نقصان کا
جبر کیا اسی تاریخ مین شہر کو خوب شدت سے دو گہڑی مین ایک انچه مینه برسا پس چودہوین کو روز
شنبه دربار ہوا سفیر با توقیر یول صاحب بہادر موصوف اور تارنل صاحب بہادر اور برک صاحب اور
داکر صاحب یه سب افسران انگریز واسطے دربار کے آئے نواب مختار الملک بہادر اور مہاراجه نریندر پرشاد
بہادر بہی حاضر ہوئے عند الغربانی رسیدنت بہادر نے خریطه لارڈ گورنر صاحب بہادر کا گذرانا شام کے
وقت امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر نے اشتہاری عہد کی صاحب عالیشان سفیر با توقیر یول صاحب بہادر
اور تارنل صاحب اور برک صاحب و رفریز صاحب و ڈاکٹر فلمنگ صاحب کو بہیجے اسٹرہ
تاریخ ظل سبحانی بندگانعالی بنا بر ضیافت رونق افزائے دولتخانه وزیر اعظم نواب مختار الملک بہادر کے
ہوئے چونکه ان روزون مزاج وہاج امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کا کسلمند زیاده تہا اور صاحبزادگان
شیوہ وزحاضر خدمات پدر بزرگوار رہتے تہے عمدة الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر خورشید جاہ حاضر رہے
بہادر جاکر چلے آئے چار روز حضرت تشریف رکہے بیسوین کو مراجعت کی وقت حضرت ساکشتیان
پوشاک کین اور ایک انگشتری ایک عطردان دو گہڑیاں آٹہ عدد مردنگ زجاجی روشنی کے خوش
تراش بہت اچہے سواری سات عدد قالین مصری اور ایک منزل بگی نذر گذرانی اور بعد داخل ہونے
سواری کے دار الریاست مین آپ بہی آئے اور مجرا عرض کر واکر روانه ہوئے بعد چوبیسوین کو
روز شنبه نواب مختار الملک بہادر نے صاحب عالیشان یول صاحب بہادر کی ضیافت کی
اسی ہفته مین تہرا اشت رسیدنت یعنی تیسرے صاحب جو ڈیوڈسن صاحب تہے اپنے عہد مین

فرنیز صاحب کو قرار دیا تھا روانہ ولایت ہوئے پھر انتیسوین[۲۹] کو پول صاحب ریذیڈنٹ بہادر نواب
مختار الملک بہادر یا ... تمامی مکانات باغ وغیرہ کی خوب سیر کی من بعد قضاے کردگار ستائیسوین
رمضان فرزند شیرخوار نواب مختار الملک بہادر کے بیماری سے بدلی کی استراحت فرما گیو ارہ ۲۵ رمضان
جاوید کے ہوئے پچھلے پہر دو گھڑی رات باقی ہوگی آغوش مزار مین سونپا اتھوین کو سہد نواز جنگ کے
مقبرہ پاس ایک روہیلے نے گلاب سنگھ کے بیٹے کو اپنے بیٹی سمیت مار ڈالا پندرہوین کو تربیعتا بہادر نے
کوٹھی مین رنگین محل توڑ ڈالکر وہ بڑے مکان کے جو حوض تہا بہروا دیا اسمین ایک مزدور کہ
بہتر تہیلا کرنے بیٹھے جسم پر اوسکے مرگیا ۲۲ جمعہ بائیسوین ماہ مذکور یعنی شہر رمضان قبل دو پہر اقتدار الملک
بہادر جو واسطے ثبت کرنے مہر خاص خریطہ پر لارڈ صاحب بہادر کے حاضر خلوت مبارک تھے کہ اس
عرصہ مین حسن اتفاق سے شبکو عرس غفرانمنزل کا ہوا تہا بنا بر فاتحہ ارادہ سے مکہ مسجد کے حضرت
جو دندے کے سوار کوٹھے کے دروازہ سے برآمد ہوئے اور اقتدار الملک بہادر موصوف جو بنابر
مجرے کے کھڑے تھے حضرت نے بھی سواری ٹہرادی نزدیک بلوالیا جو مزاج نواب شمس الامرا بہادر کا
اوایل شعبان سے بہت علیل و ناساز تہا کیفیت پوچھی اور یہ فرمایا کہ ما بدولت نے بھی ارادہ
عیادت کا کیا تہا مگر سنا کہ اب خیریت ہی اس واسطے تامل کیا تیئسوین[۲۳] کو پینتیس[۳۵] خوان افطار کے
امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کو مرحمت ہوئے چھبیسوین[۲۶] کو چند بازار دیہات سیف الملک مرحوم کے
جو تحویل مین عمدۃ الملک بہادر کے تہے اور گذشت اوسکی ایک ہفتہ قبل ہوگئی تہی محی الدولہ کے حوالے
ہوئے اور انتیسوین[۲۹] کو بسنت گیر نام گوسائین کو نواب مختار الملک بہادر نے قید کیا اور سلیح کو
چار بجے خوب مینہ برسا بقیہ بارش کا ہوگیا چونکہ اس سال روز یکشنبہ مطابق تہا سال ہفتم جلوس

غرہ شوال

غرہ شوال سال بست و پنجم جلوس

غرہ شوال یوم العید دین اسلام سترا گہری دن گذرے پر تحویل آفتاب برج حمل مین ہی بندگان حضرت نے
اسم و نمود ربا عید کا فرمایا اور دوسرے دن نوروز کا وزیر اعظم اور پیشکار قاضی مفتی کوتوال خطیب صوبہ
بلدہ اول روز اور روز دوم بدستور نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر اور جملہ امرا جمعدار پیشدست حاضر
تہے اور خاندان سے امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کہ جناب سن علیل مزاج تہے یوم العید عمدۃ الملک
بہادر نو خدمتمین بدعا لبقدر کے رہے اقتدار الملک بہادر اور خورشید جاہ بہادر اور محتشم الدولہ بہادر
آئے اور نوروز کے دن اقتدار الملک خدمتمین قبلہ گاہ کی رہے اور عمدۃ الملک بہادر مع خورشید جاہ بہادر
حاضر آستانہ قبلہ جہان وجہانیان ہوئے تیسری تاریخ یہ آئی دعائیہ امام کے خدمتمین داخل ہوتا ہے
شعر نوروزی کیا لطف ہے عید رمضان ہے ۔ مسرور ہر اقلیم مین ہر دو جا ہے ۔ شمس الامرا آپ
سلامت رہین مدام ۔ صحت و اقبال یہی ورد زبان ہے ۔ پہر چہارشنبہ کو چوتہی تاریخ وقت شب پہر رحمت خدا ایسا
مینہ برسا کہ نالے بہ گئے ایک کسر باقی رہی اور چہتی کو غالب الدولہ بہادر نے بہی نذر عید کی خدمت مین
امیر کبیر کی آکر گذرانی ساتوین شوال سے علاج امیر کبیر کا حسب تجویز امجد علی حکیم کی جو حکم سے حضور کے آئے تہے
آغاز ہوا چند روز مین جب کچہ افاقہ پایا دو روز فقط مزاج پر رکہا اور تیرہوین تاریخ سے پہر علاج ڈاکٹر
کوہتی رزیدنسی فلمنگ صاحب کا شروع ہوا پندرہوین تاریخ روز گذرے پر اول پہر مین جشن سالگرہ کی تقریب
بدستور ادا ہوئی اور نصف شب سے پہر طرف واجد علی کے رجوع کیا اور سولہوین شبکو تو بہت ہی بدمزہ
رہا سترہوین کو چند بجا اونہون کو اندر ہی بلواکر اذن سلام کا دیا اور اٹہارہوین کو باہر نکلکر بدستور سابق
کرسی پر بیٹہے ہوئے سلام لئے اور انیسوین کو بیہوش ہو گئے اقتدار الملک بہادر جو روز و شب واسطے
درمانکے حاضر رہا کرتے تہے مایوس ہوکر مسمی سرد محل سکونت گاہ کو اپنی چلے آئے شب ادینہ تین ساعت

گذرے پر چہلے پہر کو اُسوقت تک بیاسی مرحلے مراحل سنوات عمر سے اور باسی روز طے کرکے فقط ایا
طومار حیات کے لپیٹا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تا صبح قرآن خوانی رہی بعد برآمد ہونے آفتاب کے
بتیسوین تاریخ تیاری شروع ہوئی وقت نصف النہار بعد غسل پوشاک پہنا کر تابوت کو لے نکلے ایک شور
و غوغا ہجوم خلایق کا تہا مکہ مسجد مین لیے آئے بعد صلوٰۃ جمعہ نماز جنازہ کی ادا کی ہمراہ امراؤن کے تمامی
امرا اعزا قادر الدولہ دلاور الدولہ احتشام الدولہ اعز الدولہ منصور الدولہ کرار جنگ قدرت جنگ سلطان
یار جنگ ارادت جنگ تہور جنگ برق جنگ شمشیر الدولہ جانباز جنگ عمر بن عوض خان عرب سیف الدولہ
مدبر جنگ عبد اللہ بن علیخان بہادر عرب سلطان نواز جنگ عرب رستم جنگ عرب مقام الدولہ غالب جنگ عرب
علاقہ دیوانی مسلم جنگ عرب احمد جنگ عرب داود خان بہادر ابن شہنواز الدولہ اکبر اولاد خاندان نواب
کرنول حمید ابن سے ابن علیخان میر سبز علی پسران دلاور نواز جنگ غلام غوث خان غلام رسول خان بیٹے
یوسف نبیرہ کریم بیگ غلام علیخان اور نبیرہ میر لقمان اسم نامعلوم منیر الدین سالار جملہ راجے راجہ
بہادر نانک بخش اور ابن رام بخش بہادر اور راجہ رگہناتہ اور راجہ اندرجیت اور گوپال راو نبیرہ راجہ
اندرا اور جملہ منصبدار بیسہ سے ہونے تک سے فارغ ہو کر واپس ہوئی عالم کو قسم خواہرے ایک قسم تورے کی
دستبند کی ایک سرپیچ جیغہ عوض تین ہزار تین سو روپیہ کا دستیاب ہوا دو ہزار روپے نقد ہزار روپے کی بادلے
مرادی ہزار روپے کی قسم طعام سے پانچ ہزار قرص نان ہمراہ جنازہ کے خیرات ہوئے اور غلہ نمک وغیرہ
پندرہ دن قبر شریف پر فقرا و مساکین کو تقسیم بائیسوین کو فاتحہ سوم کے روز تہا دیوانخانہ مین
حسید الملک متہور جنگ سید راجہ راجہ نانک بخش بہادر شمشیر الدولہ سیف الدولہ جمیع اعزا جمع ہوئے
اور تئیسوین کو نواب مختار الملک بہادر دربار کو آئے اس ہفتہ مین بہی مینہ ساتے پہر کو بڑی بڑی بوندین

بڑی

پڑین دو جا بجلی گری خیریت گذری پھر ستائیسوین ماہ مذکور اور غرہ ذی قعدہ کو نواب مختار الملک بہادر
حاضر حضور ہوے چونکہ طبایع ساکنان بلد کے مختلف حیلہ جو ہین خلقت نے مشہور کیا کہ فیما بین مدار المہام
اور صاحب عالیشان کے ان بن ہو گئی ہی جو ایک ملاقات ہوئی تھی پھر ہنوز نہوئی اور اسی تاریخ مزاج
والدہ ماجدہ حضور یعنی بخور دلاور النسا بیگم صاحبہ مدظلہا کا جو سابق سے بیمار تہا زیادہ کسلمند ہو گیا
اور دوسری کو مولوی احمد اور مولوی محمود نام خدمت عدالت سے موقوف ہوے اور صدر نشین العلوم کے
علی محمد خان شوستری قرار پائے اور تا عشرہ اول اشتہارات قانون عدالت جا بجا نصب ہوے
ذکر انکا آیندہ آویگا اور چودہوین کو مہر النسا بیگم چہار بیگمات سے عمران منزل کی مٹین اور معہ اہونی بیبیات
انتظام الدولہ کے جو سرکار مین تہے حکم ہوا کہ دیوانعین رکہکر ادائی انکی قرض کی کرو بیسوین ذی الحجہ کو
نواب مختار الملک بہادر سالار جنگ کو ہی کو رونق افزا ہوئی اور اٹہاروین کو حاضر دربار اور
چہبیسوین کو دیتب روشن الدولہ بہادر کین والدہ ہی رحلت کین اور روز روشن عمدۃ الملک بہادر
اور اقتدار الملک بہادر اور خورشید جاہ بہادر اور بخشی الدولہ بہادر واسطے فاتحہ چہلم امیر کبیر شمس الامرا
بہادر مرحوم کے درگاہ کا ارادہ کیے بعد واپس آنے کے وہان سے ایک دختر بشیر الدولہ بہادر کی
ہشت ماہہ نے انتقال کیا چہتی ذی الحجہ سنہ مذکور کے وقت روبرو دولت سرا محمد سلطان الدین خان
بہادر مرحوم کے قریب شاہ گنج بجلی گری اور صدمہ سے اسکے ایک عورت جل مری بعد مہینہ بر سار ورسنہ اکیسوین تاریخ
ایمان و دنیا امیر کبیر نواب سرور و مغفور شمس الامرا بہادر و اقتدار الملک بہادر و خورشید جاہ بہادر ربیع
واسطے اختتام ایام تعزیت کے باغ جہان نما مین نزول اجلال فرمایئے رسوم ماتم کے ادا کیے تہنیت کی
[illegible] ی راگ سنکر سیپہر کے وقت دولتسرا کو واپس آئے ذو الفقار الملک بہادر کو حکم ہوا کہ واسطے طلب کے گہر عمدۃ الملک

بہادر کے ارادہ کریں چنانچہ بہادر معز الیہم حسب الفرمان واجب الاذعان تشریف فرما ہوئے حکم ادا کیا من بعد
اقتدار الملک بہادر نے سر پر سفید دستار رکھا اتوار کے دن چھبیسویں تاریخ کو جو ایامی خلعت ملبوس مغفرت
منزل سکندر جاہ بہادر کا دستار یا جامہ کمخواب کا کمر بند مرحمت ہوا صبح مخلع ہو کر عمدۃ الملک بہادر میانہ کے
سوار ارادہ دربار کا فرمائے محتشم الدولہ بہادر اور بشیر الدولہ بہادر ہمراہ تھے بڑی ڈیوڑھی سے نقارخانے کی
حاضر ہوئے جب روبرو آئے آداب بجا لایا مجرا کیا سر جھکایا حضرت نے شفقت کی سر پر ہاتھ رکھا جمیع خطابات
نامور جنگ شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا امیر کبیر ابو الخیر خان بہادر دس ہزاری منصب علم و نقارہ و
سیاہ ملک جمعیت وغیرہ تمامی مناصب سے جد و آبا کے سرفراز کیا امیر کبیر ثانی شمس الامرائے ثالث
فرمایا اول بہادر معز الیہم نے نذر دستی گذرانی پھر بعض بعض اعزائے ہمراہی بہادر معز الیہم کے نذریں
دیں مابقی دو ہزار روپے جلد سیاہ کے داخل ہوئے پس عماری کے سوار ہو کر روپے پاشتے ہوئے دولتخانہ کو
آئے آواز شادیانوں کی نقارخانہ سے بلند ہوئی دیوانخانہ میں ہاندوں کا ناچ ہوا اہل سیف مرد آدمی
لوگ نذریں دیتے اہل قلم منشی شاعر خوش نویس قطعے تہنیت کے گذرانے من بعد اقتدار الملک بہادر
خورشید جاہ بہادر تیسرے پہر کو آئے ہر دو عزیز القدر برادر و برادر زادے نے نذریں دیں رسوم جوڑی
کے مودی کئے خیر الحمد للہ علی کل حال بیستم عشرہ محرم الحرام ۱۲۸۰ سنہ بارہ سو اسی کا بخیریت گذرا جوب ماہ محرم ۱۲۸۰
بندوبست بلدہ کا حسب الارشاد نواب مختار الملک بہادر کے زور آور جنگ بہادر نے رکھا گوارد تمام
خلائق بھیڑ علاوہ دبازار بازار کوچہ و راہ میں رہا مگر کوئی مجروح مقتول نہ ہوا جو تیسی کو اقتدار الملک بہادر نے
لنگر اپنا ساتھ تکلف کے بسبب رنج والم قبلہ گاہ کے موقوف رکھا فقط نیاز بھجوا دیا اور پانچویں کو
امیر کبیر ثانی نواب شمس الامرا بہادر ثالث نے لنگر معمولی موافق دستور جاہ و تجمل سے نکالا روانہ

حسینی علم

حسینی علم فرمایا صبح کو خیرات حسب اللہ مساکین اصلی اور ۳ پہر کے انعامات فقرا جعلی و نقلی
کے بدستور ترتیب نوابصاحب مرحوم کے دس روز تک موقوف کیے خلقت کو فایدہ پہونچایا
ماہ صفر اور آٹھوین صفر روز دوشنبہ صاحب عالیشان بزرگ صاحب بہادر کی نواب مختار الملک بہادر نے
اپنے گہر دعوت کی بہادر موصوف اسی دن اول روز روشن جو سوار ہوئے داخل بلدہ
ہوکر مکہ مسجد کو دیکھا معاینہ کیا اور واپس چلے گئے من بعد شبکو بنابر قبول ضیافت مہمان سرا
مین نوابصاحب موصوف کے آئے پس شرف الدولہ ابن سیف الملک بہادر مرحوم حسب الحکم
ماہ ربیع الاول عالی واسطے طلب اقتدار الملک بہادر کے روانہ ہوئے اور بیسوین تاریخ ربیع الاول کی روز
چہارشنبہ سنہ الیہ جوڑا خلعت ماتم پرسی امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم کا چار عدد سیلی
ایک تہان کمخواب کلابتونی تورہ دور دامن کی اور دستار خاص پیشگاہ سے خدیو کامران کے
بہادر موصوف یعنی اقتدار الملک بہادر کو عنایت ہوا چونکہ کئی شب سے باران رحمت الہی
جوشش پر تہا ندی کو طغیانی ہوئی حضرت واسطے ملاحظہ کے صبح روز پنجشنبہ بارادری
کو میر عالم بہادر مرحوم کی جلوریز ہوئے پہر زنانہ کی یاد ہوئی ۳ پہر تک سیر فرماکر جانب
سرورنگر نہضت کی شب وہان رونق افزا رہے صبح طرف سے اقتدار الملک بہادر کے عرض
ہوئی کہ معز الیہم واسطے نذر خلعت کے حاضر ہوا چاہتے ہین سنکر فرمایے کہ واہ ہم بہولے اقتدار
الملک بہادر سے کہو کہ ہم وہین آتے ہین اور واسطے شکار کے صحرا مین برآمد تہے فوراً اسکا جو بہت
نہوا گذر کیا بلدہ کا ارادہ فرمایا اور اقتدار الملک بہادر کو حکم ہوا کہ خبر رکہین ہم جب داخل ہون یہ چلے
آوین اس مر پر سواری اقتدار الملک بہادر کی تیار تہی انتظار مین تہے پہر داخل ایوان سلطنت ہوکر

یاد فرمائے بہادر معز الیہم حاضر ہوئے نذر گذرانی حضرت نے وقار الامرا بہادر خطاب عطا فرمایا جملہ
مردمان ہمراہی بہادر معز الیہم نے نذریں دین چنانچہ راقم عاصی مع عاصی زادہ بھی شریک نذر
خسرو زمان تہا جب تک لوگ نذرین دیتے رہے حضرت برآمد مسند جاہ و جلال رہے خورشید جاہ بہادر بھی
ہمراہ قبلہ گاہ کے تھے بعد برخاست نواب وقار الامرا بہادر مع خورشید جاہ بہادر ہم پہلو ایک
عماری کے سوار روپے بانٹتے ہوئے اور سر سواری بندوقیں چھکتی ہوئیں میدان چوک سے جلوریز ہوئے
اور اول جلوخانہ مین پدر بزرگوار امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم کے اوتر دیوانخانہ
مین آئے امیر کبیر ثانی نواب شمس الامرا بہادر ثالث برآمد ہے خدمت مین برادر بزرگ کی نذر
سرفرازی بہا کی گذرانی پہر مرخص ہوکر اسی عماری مین سوار اپنے دولت سرا کو متوجہ ہوکر
داخل سرد محل پس تیرہوین اور چودہوین کو ربیع الثانی کی تماشا بازی گردکا جلوخانہ مین ربیع الثانی
خورشید جاہ بہادر کے ہوا اور دسوین کو جمادی الاول کی ایکروز مین تار برقی خبر آئی کہ لارڈ گورنر جمادی الاول
جنرل ایلجن صاحب بہادر نے جو طرف شملہ کے دورہ کو گئے ہوئے تھے بیمار ہوکر دسوین کو ماہ الیہ
کی انتقال کیا اسی ہفتہ مین ایک شخص آیا اور نواب وزارت مآب مختار الملک بہادر سے ظاہر کیا
کہ موضع اتاپور کی مسجد مین خزانہ ہے متعدد سبو دمشی برنج کے کہ اسمین اشرفیان اور ہون طلا کے بہرے
ہوئے مدفون ہین اور ایسی فصاحت و چرب زبانی سے بیان کیا کہ مزاج وہاج جناب محتشم الیہم کا آگیا معمار
متعین کئے بہت سی زمین کندہ ہوئی کچہ بھی نہ نکلا ہنوز کہود کیا دیکہی کہ وہ چل نکلا لوگ دوڑے
پکڑ لاکر قید کیا جناب محتشم الیہم نے کچہ نفرمایا سنکر چپ ہوگئے اس اثنا مین تمام بلدہ مین افواہ
ہوئی لیجے بازاریون نے مشہور کیا کہ وہ صدقہ مانگتا ہے بچے آدمیون کے پکڑتے جاتے ہین عام خلقت

نادان لوگوں میں چندے بہاگا بہاگ مچی رہی بہادر جمعرات کے دن چودہویں کو صاحب عالیشان

دربار کو آئے عمدة الملک امیر کبیر ثانی نواب شمس الامرا بہادر ثالث کی بادشاہی ہوئی جناب معز الیہم

حسب دستور دروازہ تک استقبال کر کے صاحب عالیشان کو لے آئے صاحب عالیشان رسیدنت بہادر نے

ملک برار کے دورہ کی رخصت لی اپنے تعلقات دیکھنے کی اجازت چاہی بادشاہ ان آیا برخاست ہو گئی

پھر ہفتہ کے دن دربار ہوا وزیر اعظم مع مہاراجہ صاحب پیشکار باریاب خدمت فیض درجت ہوئے بعد

برخاست جناب وزارت مآب محتشم الیہم بہادر مہاراجہ پیشکار صاحب کو ہمراہ لیے ہوئے سرور نگر کا

ارادہ فرمائے اور صبح کو اوسکے نواب شمس الامرا بہادر ثالث مکانات نواحد آبندگان عالی کے دیکھنے آئے

نیس تجویز ہے وزیر بااتدبیر نواب مختار الملک بہادر کے تحصیل غلہ کا معاف ہوا اور رسیدنت صاحب بہادر

ماہ جمادی الثانی حیدرآباد آخر جمادی الثانی واسطے سیر ملک برار کے راہی ہوئے اور اخبار سے اسی ماہ کی ایک معلوم

ہوا کہ نام مع لقب لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر سابق کا رٹ انریبل جیمس ارل اف ایلجن

اور کنکارڈین کی ٹی اور جی سی بی اور جی ایم ایس آئی نایب السلطنت ملکہ معظمہ گورنر جنرل

ماہ رجب بہادر ہند ہے اور آٹھویں رجب کو دولت سرامیں نواب مختار الملک بہادر کے ولادت باسعادت

دختر نیک اختر کی ہوئی پس روز دوشنبہ عنایت حسین خان نام قرابت دار بخشی باگاہ طرف سے

نواب وقار الامرا اقتدار الملک بہادر کے نواب مختار الملک بہادر پاس واسطے گفت وشنود کسی مقدمہ

اتحادانہ کے گیے اور واپس آئے الیسویں کو صاحبزادی خورشید جاہ بہادر کی مسماۃ بیگم النسا بیگم

... جو کہ ... حضور کے پیدا ہوئی تہیں بیماری سے ام الصبیان کی وقت مغرب دو شنبہ

وفات کی ... عمر بارہ برس مہینے کی تہی حضرت اس واقعہ کو سنکر بہت رنجیدہ آبدیدہ ہوئے مدد

معماران تعمیرات ایوانات کی اوس دن موقوف کردئے محل کے لوگ سب واسطے پرسے کے آئے اسی سلاطین
حضرت نے کچھ حبشی جو نذر کیئے تھے انمین سے متفرق کرکے چار چار پانچ پانچ مقربونکو سپرد فرمائے تھے ماہ
ہذا مین ایک جو خیرہ مزاج انمین کو کلتاش خان پاس تھا طلب پر تنخواہ کی تکرار درپیش کرکے کوکا
صاحب کو مار ڈالا اور آپ نکل گیا جب ماہ شعبان مین گرفتار ہو کر آیا بموجب فتوی کے حکم سے حضرت کے پھانسی
درجہ قتل کو پہونچا اور پانچوین ماہ مذکور رسالیہ روبرو وقار الامرا اقتدار الملک بہادر کے مہر خاص
ہو کر خریطہ درجواب اتحاد نامہ لارڈ گورنر جنرل صاحب بہادر کے کہ جسمین خبر اپنے آنے کی
دیار ہند مین دی تہی روانہ کلکتہ ہوا اور کیفیت آمد آمد لارڈ صاحب بہادر ہذا کی جو کشف
الاخبار مورخہ پچیسوین ماہ منہ سنہ رواں مین مطابق جو تہی ۱۸۶۲ء اٹھارہ سو باسٹ
عیسوی نوین جلد بیالیسوین نمبر سے ظاہر ہوئی یہ ہے کہ مژدہ تشریف آوری گورنر جنرل صاحب
بہادر اس خبر فرحت اثر کی دریافت ہونے سے کمال خوشی ہوئی کہ جناب معلی القاب رایٹ
انریبل سر جان لیرڈ ہر لارنس صاحب بہادر بیرونٹ جی سی بی اور کی ایس آئی اقلیم ہند کے نئے
گورنر جنرل بارہوین تاریخ جنوری کی ۱۸۶۴ء اٹھارہ سو چوسٹ عیسوی شام کے وقت پانچ
بجے کے بعد شہر کلکتہ مین رونق افزا ہوئے اوسوقت سب صاحبان ذیشان سکرتری
صاحب گورنمنٹ اور مصاحبین جو بمیسں جہاز پر واسطے استقبال اور ادائے مراسم
تعظیم و تکریم کے گئے تھے جناب ممدوح کے ہمراہ رکاب تھے اور بعد چھے بجے شام کے ایوان
گورنری مین داخل ہو کر حلف معمولی کونسل گورنری مین گورنر جنرلی کے کرسی حکومت پر جلوس فرما
ہوئے لیکن آدینہ نوین تاریخ رمضان کی رسم تسمیہ خوانی صاحبزادی اعلی دختر حضور کی محل سرا مین

نکاح رمضان

قرار پائی

قرار پائی مہندی تکلف کے ساتھ باہر سے آئی پہر انتیسوین ماہ مبارک کی ایک خریطہ اور سہ تو ررو برو

نواب وقار الامرا بہادر کے بہ حضور خاص ہو کر روانہ کلکتہ ہوا اور اسی روز بجرد افطار روزہ ہوے کہ خود بدن ہمین درد

ہمین بجرد دہو نے الشوره کے حلق سے اعتضاد جنگ سید حسین دو خان ہوئے اور ایک مقدمہ غلط فہم کیا تہا سکا جو عدالت

مین اندنون گذرا ہی اور غورا اسکی سزا عیب سے ہو پہنچی ہی قابل تحریر اور تنبیہ ارباب مکر و فریب کے ہی تا بترہ

سنکر دل سے لوگ عبرت پکڑین اور کردار ناسزا کو اپنے چہوڑین یہ ہی زید عمر بکر نام کوئی جمعدار باشندہ

سلطان شاہی پاس کسو نے دو ہزار روپی امانت رکہوائے تہے جب اسنے طلب کیا کہا ا کہزار تو لے گئے

ہزار جو باقی ہین لیجاو اسنے سلف طلب کی اسنے سید ربیع کلام اللہ اوٹہا لیا معا بخار آگیا محکمہ سے

بیمار ہو کر گہر آیا اور اسی مرض سے مرگیا درتا یہ کفارہ مین اوسکے ان روپیون کی مسجد بنا کی خلقت نے

جانا خیانت ثابت ہوئی مفت مین جان گئی پہر عید کے دن غرہ شوال حضا عالیتا جو دورہ کو گئے ہوے

تہے پہر کر داخل کوٹہی رزیدنسی ہوئے اور اسی تاریخ سے ماہ روان سنہ ہذا مطابق سال ہشتم

جلوس سب گرانی غلہ کے اوجب رار حمایۃ احوال بہ سپاہ کی غور فرماکر اضافہ کردئیے چنانچہ

تفصیل سکی آگے لکہی اور نرخ غلہ کا ان روزون یہ تہا جو مظہر الاخبار سے مظہر راقم ہوا یہ ہے

روپیہ چاول سولہ ستر اور بلہ روغن گاو تین پی روپیہ یک آثار سرخ مرچ ایک روپیکو اڑہائی سیر

گیہون تیرہ ردی بلہ اور ماہ ذی قعدہ سنہ روان مین مسماۃ دلاور النسا خانم یعنی والدہ بہادر مغز

اسی وقت تک انہیا سی مرحلے طی کی ہتی ام معظم الملک بدر الدین خان بہادر مرحوم اول حرم محترم امیر کبیر

مغفور نواب شمس الامرا بہادر مرحوم کین کہ نواب صاحب مبرور سے دو سال کلان ہتین رحلت کین

امیر کبیر ثانی نواب شمس الامرا بہادر ثالث اور نواب وقار الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر اور

ماه شوال سال ہشتم جلوس

ماه ذیقعده

محتشم الدولہ بہادر اور بشیر الدولہ بہادر سب بنا برادائے نماز مکہ مسجد تک ہمراہ جنازہ تھے بیسویں سلخ ماہ منہ
مینہ برسا اور بجلی بہت زور و شور سے چمکی مجھے تمام عمر میں اپنی یاد نہیں کہ ایسی زور سے اتنے
نزدیک چمکی ہو اور بہت ہی قریب سے اس قدر نزدیک چمکتی تھی کہ میں جب چمک ہوتی تھی
اور نبض پر ہاتھ رکھتا تھا تو تین ضرب سے لیکر بیس ضرب تک اس مابین میں بعد روشنی کے
آواز آتی تھی ایکدو جا گری بکریاں گاومیش جو وہاں پر تھے از انجملہ کچھ تلف ہوئے آخر ماہ الیہ کا شانہ
مختار الملک بہادر کے فرزند ارجمند اللہ جل شانہ نے عنایت فرمایا پھر کہ دن پہلی تاریخ
ذیحجہ کی بہادر محتشم الیہم واسطے نذر تقریب ہذا کے جب حاضر ہوئے حضرت جو چند روز سے
سبب درد سر بطور شکر رنجی کے ناخوش تھے مہربانی کی صفائی ہوئی پھر جمعہ کو بعد دوپہر
مینہ برسا کئی جا بجلی گری کچھ دواب علف تیغ ہوئے اور ایک زخمی اور یہ بھی سنا گیا
کہ ناریل کے درختوں پر گری اغلب ہے کہ ایسا ہوا ہو واسطے کہ برگ اوسکے نوکدار ہوتے
ہیں اوسمیں کشش ہے خود میں نے اپنے محلہ میں ایک درخت پر ناریل کے دیکھا ہے کہ اوس پر صدمہ
بجلی کا ہوا تھا اور وہ جل رہا تھا دہواں اور آگ اس سے نمایاں تھی اور سیر و کات میں بھی ایسا ہوا
کہیں جا بجلی گری اور بہت سے سنگ تیاہ کے اولے بھی برسے اس مابین میں کسی نے میرے روبرو کہا
کہ بجلی کا گرنا بھی غضب ہے میں نے کہا مینہ کا برسنا رحمت خدائے قدیر کی ہے اب چونکہ بادل بہت
گرجے ہیں اور بجلیاں خوب چمکی ہیں بلدہ میں جو کہیں اثر بد ہوا ہیگا ہے فضل سے اوسکے موقوف
ہو جاویگا اسواسطے کہ بموجب اعتقاد حکما کے بادل کی گرج اور بجلی کی چمک یہ ہر دو دفعی سمیت
ہوائیکے ہیں وہ مسبب الاسباب ہی اپنے بندوں پر مہربان اب بندے اوسکے اس صدمہ سے محفوظ

رہنگیے اور چھبیسوین کو ماہ مذکور سنہ رواں تجویز بند شہر کرنے دہتا وقار الامرا بہادر کو تعلقجات مین سے
امیر کبیر نواب میر [illegible] دفترخانہ مین نواب شمس الامرا بہادر ثالث کے قرار پایا اور ستائیسوین کو نواب صاحب
ممدوح ملاحظہ کرکے گذاشت انکی بخوشی تمام حضور مین گذرانی اٹھائیسوین تو تحفہ بہی انتیسوین کو خورشید
جاہ بہادر داماد کی یاد ہوئی گمان تہا کہ تجویز بند مرحمت ہون فقط کلمہ وکلام ہوئے بہادر ممدوح
نے خوب اچھی اچھی باتین کہین ایسے کہ حضور بہت خوش ہوئے پسند فرمائے پہر درباب
ماہ محرم — ریخ وعلم دادا کے تسلی بخشی اوٹہانے کو باریخ اوسکے منع فرمایا پہر تو محرم ہوگیا عشرہ دوم
اہتمام مین اسکے گذرا ان بعد چودہوین تاریخ ماہ محرم کی سنہ ۱۲۸۱ بارہ سو اکیاسی گذاشت پرگنجات کی
جو نواب شمس الامرا بہادر ثالث پاس سے آئی ہوئی دہری تہی نواب وقار الامرا بہادر کو مرحمت کی
سب لوگ ہمراہی بہادر معز الیہم کے شادان وفرحان ہوئے نذرین دین راقم نے نذر دستی گذران کر
ایک بیت طبعزاد ہے اپنے جو زبان پر آئی عرض کی سے کو ملک کے آنے کی خوشی سبکو ہوئی ہے ث
اور مجہکو ہوئی بات اپنی مجہے اسکی خوشی ہے ث پس روز جمعہ بعد نماز جمعہ نوین صفر کی مینہ برسنا شروع ہوا
[illegible] کچہ کہلتا تہا تک تو ایسا رہا اور جب طعام سے لوگ فارغ ہوئے [illegible] کی اتفاقا جو شروع ہوا
وہ تمام رات اور تمام دن سنیچر کا پہر تمام شب اور تمام روز اتوار کا پہر رات تک علی الاتصال بلا انفصال
صفر — برستا رہا ستر آدمی اس شدت باران مین دیوارین گرکر مرگئے ندی کو طغیانی رہی آخر ماہ صفر تارلین صاحب
ربیع الاول — بہادر روانہ ولایت ہوئے اور سلخ صفر کو تولد صاحبزادی دوم مسماۃ بشارت النسا بیگم کا بطن سے محل
خاص کے عرصہ ظہور مین آیا اور اوایل ماہ ربیع الاول سے بدہوائی نے ترقی کی انیسوین ماہ مذکور روز
چہارشنبہ عصمت قباب عفیفہ زمان مسماۃ لطیف النسا بیگم صاحبہ ملقب آئینہ محل نواب شمس الامرا بہادر

مرحومہ والدۂ ماجدہ نواب اقتدار الملک بہادر بیضہ سے واصل خلد برین ہوئین ستہتر سال کی عمر تہی بہادر معز
الیہم نے جنازہ بہت تکلف سے نکالا فاتحہ زیارت مین سب امرا دولت مشایخ علما فضلا جمع تھے اور نوین ربیع

ماہ ربیع الثانی

الثانی سے مرگ عام خوف ظاہر ہوئی بلدہ مین لوگ اسہال دقی سے ہلاک ہونے لگے پہر سولہوین کو بہی تمام رات
دن بارش رہی اور بائیسوین ۲۲ کو روز شنبہ حیدر الملک حیدر الدولہ علی اسد خان بہادر امیر ذی مرتبت
بہت معمر تہے اوسی بیماری سے انتقال کئے پس روز پنجشنبہ کہ ہماری تقویم سے اٹہائیسوین ۲۸ تہی غرہ
سپتمبر کو فریزر صاحب بہادر ابن فریزر صاحب بہادر کلان آکر داخل کوٹہی ہوئے من بعد اتوار کی
صبح کو انتیسوین ۲۹ خاص محل مین نواب وقار الامرا بہادر کے صاحبزادی متولد مسمات زینت النسا بیگم ہوئین من بعد

ماہ جمادی الاول

بائیسوین ماہ جمادی الاول روز دوشنبہ اول پہر روز مین شرف الدولہ بہادر خلف سیف الملک میر تقدق
علیخان بہادر مرحوم عرف میر بادشاہ طرف سے حضور لامع النور کے بنا بر پرسہ نواب اقتدار الملک
بہادر پاس تشریف لائے بعد اسکے حضرت ظل سبحانی بہادر معز الیہم کو یاد فرماکر ایک فرد
شال کی خلعت ماتمی کا مرحمت فرمایا پہر غرہ ماہ جمادی الثانی کو کہ جس روز بہت شدت باد و

ماہ جمادی الثانی

باران کی تہی چنانچہ ذکر طغیانی اوسکا زیب رقم ہوتا ہے صاحبزادی دوم مسمات شاہزادی النسا بیگم نیکو سیر
نیک اختر خورشید جاہ بہادر کین جو بطن مطہرہ سے شہزادی حضور خاص محل بہادر معز الیہم کے سلخ ربیع الاول
سنہ ۱۲۸۱ بارہ سو اکیاسی کو کل عمر چار مہینے کی تہی متولد ہوئین تہین بعد چار مہینے کے رحلت گزین باغ جنان کی ہوئین
یہ بہی واضح خاطر ناظرین ہو کہ اس سال مینہ خوب بہت سا مقدار سے اپنے زیادہ ہوا ہے تفصیل اسکی یہ ہے
اسطرح ہے کہ ماہ صفر مین دسوین تاریخ سے پنجشنبہ مین بنزول شروع کے کہ جسکو چہوٹی پوشال کہتے ہین دو
دن تک جہڑی جاری رہی پہر کہل کر مطلع صاف ہوگیا ایک چلہ پہر کچہ نہ برسا اسمین بد ہوائی شایع

ہوئی

ہو مئی لوگ اوکہال جلاب سے مرنے لگے پہر تیسوین ماہ ربیع الاول سے پچھترین مگہا کے تار بارش کا شروع
ہوا اوس کی ہی جہڑی دو دن تک رہی اور معمول موافق ہو گیا پس کہلا رہا اوسیقدر کہ دو ماہ
دس روز گذر گئے دسہرہ دیوالی ہو گئی موسم بارش کا انجام کو پہونچا پہر ماہ مذکور الصدر یعنی
غرہ جمادی الثانی کارتی مین جیا کی پچھلے پہر ابر آیا ہوا چلنے لگی ترشح شروع ہوا اول پہر روز مین قدرے
کچھ زیادہ ہوا پہر دوسرے پہر مین زور کیا تمام روز تمام رات برستا رہا اور ہوا کی شدت ہر چہار طرف سے
ایسی تہی کہ لوگ دروازے بند کئے ہوئے نعمت خانون حجرون مین بیٹھے رہے باہر نہ نکلے فقط
ایک ہوا کو گردش تہی ہر چہار طرف اس زور سے گھوم رہی تھی کہ بڑے حوض جیسے شہ محل اور نالابون
مچھلیان ایک ایک نیزہ دو دو نیزے پانی کے ساتھہ بلند ہو کر خشکی مین جا گری تہین درخت بہت سے
گر پڑے ڈالے بہت ٹوٹ گئے شبکو بہی یہی حال رہا دوسری صبح کو کچھ عرصہ تک کہلا رہا چار گہڑی
دن چڑہے پہر شروع ہوا ایک پہر برس کر قبل دوپہر تقاطر موقوف ہو گیا فقط تمام دن ابر رہا یہقدر سے
زیادہ ہوا اور پانی کہ ہنوز آغاز برسات کا ہوا تہا جو برسے ہین اوسمین بجلی خوب کوندتی رہی رعد برق
بیکار نہ رہا اور رعد شروع ہونے برسات تک یہی جسوقت کہ مینہ برسا ہے رعد بہت اپنا زور و شور کرتا
رہا اور سوائے شدت باد و باران اس دیار کے دور کی خبرین امسال امصار و بلاد کی جو جو سنی ہین
نادر الوقوع ہین چنانچہ ایک روز قبل بیان کئے غرق آب ہونا مچھلی بندر کا اور ایکروز آگے اوسکے
کلکتہ کا طوفان اور اسیطرح مختلف تاریخون مین علاقہ بمبی اور علاقہ مدراس اور شہر ناگپور اور
گرد نواح اوسکے سب شہر جو اوسکی تفصیل ہر ایک کی اہل اخبار نے طبع کی ہے اور ماہ اسکے دور دور کی
خبرین آتش زدگی کی بہی بلاد مختلفہ سے آئی ہین چونکہ ذکر اوسکا اس جگہ بر صرف طول کلامی ہے

اور فقط اطلاع دینی حالات پر اپنے شہر و دیہات کے ناظرین کو اس دیار کے واقف کاری کے لیے نامہ
نگار عنان سمند تیز گام خامہ کو پہیرتا ہی طرف سوانحات ملک اپنے اور رجوع کرتا ہی طرف معمول
سنہ رواں ماہ جمادی الثانی مذکور الصدر کے چونکہ چند روز [illegible]
یعنی زوجہ کو اپنی مار ڈالا تہا دوسری ماہ مذکور بالا لسنہ الیہ یعنی جمادی الثانی الکبیر ہجری کو اسکی گردن قصاص
مین خون کے ماری گئی پس اوسہی مین آوا تین کچہ مزاج مختار کار مدار المہام نواب مختار الملک بہادر کا
علیل ہوا تہا اطبانے بعد صحت ہوا خوری کی تجویز کی اس مین یرداگی سے حضرت کی ایکوقت طرف مغرب
جلوہ پیرا ہو کر واپس آئے پہر اتوار کو انیسوین ۱۹ تاریخ ماہ مذکور مشرق کیطرف ارادہ فرمایا یعنی
اپنے جو قریب سرور نگر ہی شکو رونق افزا رہے اور سنیچر کو داخل کاشانہ دولت ہوئے
اور روز سہ شنبہ تیسری رجب کی ایک فرزند کیوان جاہ بہادر مرحوم کے موے اور اسی ماہ مین — ماہ رجب
ساتوین تاریخ کہ اس روز دسمبر کی بہی ساتوین تہی تالشا کمندر انچیف صاحب بہادر داخل کوٹہی
ہوئے اور نصف ماہ مین جبار جنگ داروغہ گردیدہ وفات کی اور بیسوین کو نواب مختار الملک بہادر
تالاب پر گئے وہان رونق افزا ہو کر صاحبزادگون کی ضیافت کا حکم دیا کشتی پر آگ بوٹ کی پیچھے
پانی کی سیر کی رات کو مقام کر کے صبح داخل دولت سرا ہوئے بیسوین کو شعبان کی صاحبزادی — ماہ شعبان
طفل شیرخوار نواب وقار الامرا بہادر کمسن انتقال کین بہادر مختشم الیہم کو داغ بالائے داغ
ہوا پہر آخر ماہ مبارک رمضان مین وبا کا غل ہوا حتی کہ سن ہذا مین مطابق سالہا جلوس بعد — ماہ رمضان [illegible]
گذر نے یوم العید کے سنہ شوال کا ہیوتون کے پہر معاذ اللہ عشرہ محرم کا گذرا تا آخر ذی قعدہ — ماہ شوال و ماہ ذی قعدہ
بہت غلو اموات کا رہا پہر خدا کی خیر کی جو بچہ رہے شکر جناب احدیت کا بجا لایا اور عشرہ مین

محرم الحرام

محرم ۱۲۸۲

محرم الحرام سنہ ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی کے درمیان جعلی چوکی عقب دین کے متصل پر تلوار چلی چند زخمی ہوئے اور چند مارے گئے
اسمین ایک صاحب جو مع چار سوار تماشا دیکھنے [illegible] الگ کھڑے ہوئے تھے وہ بھی تلوار اپنی علم کر لئے
ایک دوسرے صاحب بھی انکے نزدیک تھے وے بولے تم تلوار کس لئے علم کئے وے جواب دئے اس واسطے کہ
اگر کوئی ہمپر آ جائے تب دوسرے صاحب نے کہا کیا اسوقت کھینچی نہین جاتی وہ تو بولے نہین کیا یہ مرد ثقہ
تھے سمجھدار الگ ہو کر دوسرے طرف جا کھڑے ہوئے اپنے ہان ناکے کے جوان جو واسطے محافظت کے
متعین ہین دوڑے جنگ کرنے ایسے تو فرار ہو گئے انکے ہاتہ مین جو تلوار ننگی دیکھی یہ ہزار کہتے رہے ہین غیر
مرد ہین ہوا انکا شریک نہین پکڑ لئے گئے ہوئے [illegible] لوگون نے [illegible] انکی
گوشش زد راقم ہوا کہ آج وقت نصف النہار [illegible] مغرب سے آئی اور طرف مشرق چلی گئی چونکہ بہت بلندی سے
گذری کسو نے دیکھی اور کسو نے نہ دیکھی اور ستر دین کو روز چہارشنبہ محی الدولہ بہادر نواسہ وکلائی مرحوم
دو مرض اسہال سے سخت بیمار ہو کر انتقال کئے چونکہ آدمی بہت با خبر صاحب سلوک مردمان نزدیک و دور
خوش اعتقاد تھے بہت لوگون کو افسوس ہوا بیستم جنگ محمد ناصر داماد سیف الدولہ بہادر کے صدمہ سے
دبا دیر بلا کے دو پہر مین جان بحق ہوئے بعد پانچوین صفر شمشیر الدولہ عمر بن عوض خان بہادر ساکن

ماہ صفر

حویلی جعفر یار جنگ جانب شمال مکہ مسجد کے بھی راہی عالم بقا کے ہوئے اور چھٹی ماہ مذکور کو ایک فرزند صمصام
الملک صمصام الدولہ بہادر کے جو طویلہ مین بیدر کے سکونت رکھتے تھے اسہال سے ارتحال کئے پس آٹھوین کو
صابر علیشاہ نام ایک درویش لباس مین مہوسی کے اگر مصاحب حضرت کا ہوا تہا چند روز ندیم رہا جب قلعی
اوسکی کہل گئی جناب سلطنت مآب خفا ہو کر مدار المہام جلیل القدر سے فرمائے کہ گنہ اسکا ضبط کرو
اور اسکو داخل قلعہ ویر کیا ہتی بغور تعمیل اوسکی ہو گئی اور سلخ ماہ مذکور سنہ ہذا خورشید الملک خورشید جاہ

بہادر کو بطن پاک سے خاص محل صاحبزادی حضور کی فرزند ارجمند سعادت پیوند صاحبزادہ بلند اقبال مسمی ۱۵ ربیع الاول
حفیظ الدین خان بہادر طولعمرہ متولد ہوئے اور تیرہوین ربیع الاول کو محل مین حضور کے بطن سے بیبی کی میلاد دختر
نیک اختر کی بوضع حمل سے حرم محترم کے منصہ ظہور پر جلوہ گر ہوئی اور بائیسوین کو تین سو روپیہ ماہوار بنابر
اخراجات صاحبزادی ہذا کے مقرر پائے پھر تیسوین کو حکم ہوا کہ ایک طوق طلائی مرصع کار اور ایک جوڑی ۱۵ جمادی الاول
کپڑون کی علیحدہ تیار کرین پس روز جمعہ سلخ ماہ مذکور یا غرہ جمادی الاول والدہ صاحبہ ماجدہ اور منجھلی
صاحبزادی اور دو حرم حریم حرمت حضور کی ان تقریب مین چلہ کی گھر نواب وقار الامرا بہادر خورشید جاہ
بہادر کی آئے اور دوسری جمادی الثانی کو نواب مختار الملک بہادر نے جانب سرور نگر باغ مین اپنے نزول اجلال
مقام فرمایا اور تیسری تاریخ روز دوم گھوڑے کے سوار ہوئے ساڑھے سات بجے برآمد ہوئے اول فاتحہ سے شاہ برہنہ صاحب
قدس سرہ کے فارغ ہوکر درگاہ مین ابو الفتح خان مرحوم کے آگے گھوڑا دروازہ پر چھوڑ دیا اندر آئے
جالی وغیرہ گل کاری چہار دیواری کی ملاحظہ کی فاتحہ پڑھ کر روانہ ہوئے پس چوتھی کو حشمت یار علیخان
بہادر نے قضا کی چونکہ اہل قرابت سے نواب صاحب کے تھے باغ سے شہر کو کہ ہنوز سیر نہوئے تھے کہ
چلے آئے وقت سہ پہر داخل دولتخانہ وزارت ہوئے نوین کو ذو الفقار الملک بہادر نے بیمار ہوکر صبح
مزاج پروانگی موضع سرور نگر کی لی نزول اجلال فرمایا پھر چودہوین کو تقسیم تنخواہ اور پائے
حضور کی ہوئی چونکہ بسبب ناکردگاری منشی قطب الدین اور خورد برد در خطوط موصی الیہ کے
دو لاک روپیہ کا نقصان ہو گیا تھا درد و مہینے سبکو کم ملے مگر صمصام الملک بہادر اور
ذو الفقار الملک بہادر اور روشن الدولہ بہادر کو برابر ملے پس دفتر تقسیم اہل قرابت کا جو
پیشکاری مین تھا داخل دیوانی ہوا اور سنہ ہذا ماہ مذکور سے تقسیم بنصوا آغا در علیخان منصبدار دیوانی قرار پائی

۲۴
چوبیسوین

ج ۳۶

چوبیسوین کو بخشی بیگم صاحبہ ماجدہ کا عرس ہوا پچیسوین کو حضرت نے سو روپے پانچ اشرفیان
چراغی اور ایک چادر گل کی روانہ فرمائے پس سلخ ماہ ہذا کو سوا تین سو روپے معمولی واسطے
ماہ رجب — تیاری عرس بہادر کے مرحمت ہوئے اور پندرہوین رجب کو دوہزار پانسو روپے اخراجات عرس
ماہ رمضان — روشنی طعام وغیرہ کو عنایت فرمائے اور ماہ رمضان نوین تاریخ نور النسا بیگم حرم محترم غفران منزل
ناصر الدولہ بہادر مرحوم کین انتقال کین اور پندرہوین کو صاحب عالیشان واسطے سیر و تماشے کے
باغ جہان نما کو آکر حضرت کو تہنیت رسیدگی کو مراجعت کئے اور بیسوین کو حضرت نے دوہزار روپے واسطے
نیاز دسترخوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دلوائے چنانچہ صولت جنگ بہادر کو گئے اور وہان
ماہ شوال سال دہم جلوس — نیاز دسترخوان کی ادا کرکے واپس آئے اور غرہ شوال مطابق سال دہم جلوس یوم العید دوہزار
روپے نواب شمس الامرا بہادر اور دوہزار روپے نواب وقار الامرا بہادر نے گذرانے حضرت نے
چادر خاصے دو دو سو روپے کے تیاری کے صاحب عالیشان اور نواب شمس الامرا بہادر اور نواب
وقار الامرا بہادر اور نواب مختار الملک بہادر کو مرحمت کئے دوسری کو نذر روشن الدولہ بہادر
اور فرزندان و بیرگان صمصام الملک بہادر کین داخل ہوئین سلخ کو عرس میر نواب مخدوم کا
ماہ ذیقعدہ — ہوا روز پنجشنبہ چوتھی ذیقعدہ تحویل آفتاب کی برج حمل مین تھی چونکہ وہ روز روز جشن سلاطین کا تھی چوتھی
ملبوس خاص کو نے رنگ کے دیوانی اور سکاریکے سے داخل ہوئے اور نواب شمس الامرا بہادر نے ہزار روپے
نقد جوتی کے ارسال کئے حضرت نے رفیع الدولہ کو بھیجوا کر نواب شمس الامرا بہادر کو طلب فرمایا خاص
لوگون کی نذرین آپ لیے باقی نواب مختار الملک بہادر کو حکم ہوا چہتر اشرفی چہ سو ساٹھ روپے
اسدن کیلیے نذر کی کشتی مین جمع ہوئے اور محمد خان جمعدار پانسو اور سند وفا جمعدار پانسو اور تین

خان جمعدار افغان کے پانسو اور ڈونگر سنگھ کے پانسو داخل محل ہیر شام کو خاصہ دو سو روپی کا
صاحب عالیشان کو عنایت ہوا اور صبح کو اور جیسے خاصے صمصام الملک بہادر اور ذو الفقار الدولہ
بہادر اور نواب شمس الامرا بہادر اور نواب وقار الامرا بہادر اور نواب خورشید جاہ بہادر
اور نواب مختار الملک بہادر کو مرحمت ہوئے اور یہ بھی پوشیدہ نرہے کہ جب کوئی عطیہ خاص جیسے
یا چنگیر یا سلیہ [illegible] کین مرحمت ہوئے ہین نواب شمس الامرا بہادر ثالث اور نواب وقار الامرا
بہادر اور خورشید جاہ بہادر کو معاً عنایت ہوئے ہین کیا وقت مین امیر کبیر مرحوم کے کیا بعد
انتقال اونکے ایسا کبھی نہین ہوا کہ شمس الامرا بہادر کو عنایت ہوا ہو اور وقار الامرا بہادر کو
نہین یا وقار الامرا بہادر کو مرحمت ہوا ہو نہ شمس الامرا بہادر کو علی ہذا خورشید جاہ بہادر
اور شہر مین روز پنجشنبہ گیارھوین کو ساڑے پانچ انچ اوکانی مینہ برسا پہر آدہ انچ ایکدو
دفعہ مین جملہ چیہ انچ برابر ربع بارش کے ہوا ایس شیشون کو ایک شخص ناس کہ اسنے قبل
اسکے اپنی جورو کا خون کیا تہا قصاص مین اوسکی گردن ماریگئی پارہ ہاتہ مین سر جدا ہوا پس خوددیون
نائب مجلس الفتی منصب اروں نے نذرین بابتہ عید فطر کی دین تین اشرفیان سات سو روپی نقد
جمع ہوئے پہر روز پنجشنبہ عید اضحیٰ کی ہوئی محی الدولہ کی سہ طرف سے سرکار عالی کے دم ربع
قاضی کوتوال صوبہ خطیب عیدگاہ کو گئے واجب نماز ادا کی دربار ہوا اول نذرین آئے لی پہر نواب
مختار الملک بہادر کو حکم ہوا نو سو روپی چہہ اشرفی جمع ہوئین شام کو دو سو روپی کا خاصہ
صاحب عالیشان کو عنایت ہوا بندرھوین کو ہر دو پسران سید احمد کو جو مولوی زادے مشہور تھے
اور مغلوک الحال اور قبل نو مہینے اسکے حضرت انکے قرب سے اپنے سرفراز کیا تھا اور بہت

غرض دہی بہی قدر نعمت کی بجا لائے سے سحر وغیرہ کے داخل قلعہ گولکنڈہ ہوئے بیان قدرت خدا کی

نظر آئی یا نو ترقی اس قدر ہوئی تہی کہ تمام حیدرآباد میں شہرہ تہی غرور کا نتیجہ ہی طمع نے خراب

کی یہی تمیں ارکان دولت واکابران سلطنت برتر اور ہر کس و ناکس کو حقیر جاننے لگے تہے اوسکا ثمرہ ہوا

تیرہویں کو خواجہ صاحب نام بزرگ خلیفہ شیخ جی حالی قدس سرہ کے موئے اور جانشین مکان عمر صاحب علیشاہ

متبنیٰ فرزند اور ہمشیرہ زادے شیخ جی صاحب علیہ الرحمہ کے ہوئے پس در جمعہ پچیسویں کو نذرین مالیقی عید کی

ہوئیں اس دفعہ نو سو بیالیس اشرفیان داخل خزانہ ہوئیں چھبیسویں کو عرس بخشی بیگم صاحبہ

کا ہوا اچار رنگ لال و سبز کی طرف سے کار رکہا دینے قرآن ختم دیا پس سن بیاسی کا تمام ہوا اور

ماہ محرم ۱۲۸۳ ہجری — تراسی کا شروع ہوا سلطنت پہلی تاریخ محرم کی سنہ ۱۲۸۳ بارہ سو تراسی ہجری ایوان ریاست کا شانہ

میں حضرت کو دختر نیک اختر بطن سے گوری بیگم کے پیدا ہوئیں واسطے تقریب چہٹی کے معمول

ماہ صفر — سے جتی دو سو روپے کی [illegible] اور ایک ہزار روپیہ [illegible] کو انعام فرمایا چوتہے روز غرہ صفر

چہپے [illegible] واسطے تقسیم [illegible] علم بی بی کا علم وغیرہ کو دلوائے گرما

جوش معمول ہوا [illegible] ترقی بارہ کا سو در جہ تہا ایک سو پانچ تک تہا سولہ انیکی ایک سو تیرہ ۱۱۳ شبیہ

میں اور شکر میں ایک سو سترہ درجے تک گیا تہا اور ہوا ساتر گی کا مل اکہاہ بلکہ دو ماہ تک روز بہت بہتی رہی

روشنی صبح میں ہوا لو اسے سعر ہوا کہ جنات الاّتہا صحرا ہو گیا گاؤں میں ایسی سیکون بستی اور اڑائی

گرد و غبار فلک کے انگلوں میں اسے ساری جہانی جلا جل اور اق مرگ کا بطرح فان تہا گرہر بلبل چمن کا تنہا

سبجا اہو دو پہرا رہتے جو نگرک گرتے اٹھا رہتے پرندوں کا حال نہایت تباہ تہا اڑ نسکتے تہے

سکتہ کی حالتمیں گر پڑتے تہے ایکطرف جایا جاتے تہے دوسری سمت جا پڑتے تہے جیو بیلے

چہوٹے پرندے جیسا کہ لعل شین یا زیر زبان چہوٹے لیون لوگون نے جنگل سے پہر لیے اپنے اسی سال لیوین کو ماہ تمام
لشکرگاہ انگریز کا جو باہر تہا اندر کوٹھی کے حصار مین نصب کیا گیا چہبیسوین شنبہ کو کہ تب عید آخر کی چار شنبہ کی
تہی بعد تجہیز مرگ کے بادل ہی گرد یا بجلی چمکی ترشح ہوا صورت بارش کی باندہی ابر نے ولیکن مینہ کا دہا [illegible]
ورنہ قبل اسکے فقط ہوا کی شدت سے ہوش اوڑتے جاتے تہے تسکین ہوئی پہر کیا نسیم نے ماہ ربیع الاول مین ماہ ربیع الاول
ایسی کمی کی کہ ملنا دشوار ہوا وہ جنس قیمت رہ گئی جو تولہ ایک روپیہ کی ہزار ملتا تہا سو ہو گیا [illegible]
حال بیچے مین آتا ہی کہ علیا گور داور کاسل جسمین [illegible] اور کاٹ
کر کیا بند جنگل مین چہوڑ دے بند ریون کو [illegible]
بیاد مہاراجہ [illegible] انک [illegible]
سب اشخاص لوگ حاضر ہوئے مہر کا صدور [illegible]
فاضل دو انگریز ادر کا اضافہ ہوا [illegible]
ایک سکہ نے ایک سکہ کو اپنی قوم مین قتل کیا تہا [illegible]
شرع بہ حسب الحکم والا [illegible] مین آیا [illegible] زمین [illegible]
اور اتہوین تک موسم بارش کا صاف گذرا [illegible]
ما بقی تمام رات خوب مینہ برسا جو دہوپ نکلی پہلے پہر سے جو شروع ہوا ایک عرصہ تک کہیں
رات دن تار بندہا رہا بائیسوین کو مظہر الاخبار سے کہلا کہ شہر بخارا علاقہ مین علاقہ دار
شہنشاہ روس کے آگیا اور سمرقند برا نامور شہر پایۂ تخت امیر تیمور گورکان کا جو معدن علم و
فضل اہل اسلام کا تہا خراب ہو گیا اور چہوٹی ربیع الثانی راجہ رام بخش نوشاہ فرزند کو اپنے ماہ ربیع الثانی

بیستگاہ والا

پیشگاہ والا مین حاضر لائے حضرت نے نذر لی سرپیچ مرحمت کی پس حسن پروردگار عالم و عالمیان کا
چھٹی تاریخ روز شنبہ بیچ پیلی شکون ولادت صاحبزادہ بلند اقبال خضر خصال کی مسرت افزا ہوا خواہان سلطنت
کی ہوئی گیارہوین تاریخ گیارہ گیارہوین فاتحہ یازدہم کے نواب شمس الامرا بہادر اور وقار الامرا بہادر
اور شاہ نور الدین صاحب پاس کے داخل محل سرا ہوئے اور چودہوین کو بخشش روپے چلے والون کو حضرت
شیخ عبد القادر پیران پیر قدس سرہ کے جو چار ہزار روپیہ بھی عنایت ہوئے پس تورے فاتحہ سالیانہ غفران مآب
میر نظام علیخان بہادر کے باورچیخانہ خاص سے صمصام الملک بہادر و ذو الفقار الملک بہادر اور نواب شمس الامرا
۲ جمادی الاول بہادر اور نواب وقار الامرا بہادر امرا اور ان میں تقسیم ہوا پانچویں جمادی الاول بعد مغرب چاند گہن کامل ہوا
نواب مختار الملک بہادر نے دس بکرے پانسو روپے پانچ سو صدقہ اور بہادر راجہ راجہ اندر سر پرشاد
بہادر نے پانچ بکرے ارا ہی سو روپے داخل کئے اور پندرہوین کو تین گہڑی رات گذری پاہو گی کہ تارہ ٹوٹا
مشرق سے مغرب طرف گیا شعلہ بہت بڑا تھا بقدر چاند کے کرہ مرئی سے بلدہ حجم مین دکہلائی
دیا بعض کہتے ہین کہ شکار یا بھی اسکے گرد نہین کہین جا کر وہ ٹوٹا توپ کی آواز ہوئی راقم نے
آواز سنی مگر ستارہ کو نہین دیکہا تہا مین مشغول طعام تہا اور خلقت پاترون کی اسی سال ہفتہ
آخر ماہ گذشتہ واول شہر حال ماہ رمضان بہت ہوئی کہ سکڑون مشرق سے طرف مغرب کے چلی جاتی
۲۵ جمادی الثانی تہین ہر دو شب سے شب پیر تک بکثرت روانہ ہوئی ستین نوین ماہ جمادی الثانی نور النسا بیگم خواص حضرت غفران
منزل ناصر الدولہ بہادر کئی بیمار ہو کر مر گئین دو ہزار روپے میت کو ملے پس انتیسوین ۲۹ روز پنجشنبہ
چاند رجب کا ہوا النقارہ بلدہ سے پہاڑ کو گیا اوسکا معمول ملا دہان سے کشتی تبرکات کی اور اسنامان خاصہ کا
مع عرضی مجاوران داخل ہوئی حکم ہوا کہ عرضی انکی اجرا کر دو اور معمول عرضی کا دلوا دو اور

سامان کا خاصہ بکوا کر حافظوں کو کہلا دو اور غیرہ کو روز جمعہ حکم کو نذر دونوں کی بنا حضرت ملا الیہ بخاری
قدس سرہ کا ہوا اور حکم ہوا کہ ایک سہرا انگا جمنی واسطے نیاز کوہ تیار کرو اور یہ بھی واضح ہو کہ روز پنجشنبہ
اسی تاریخ بعض انگریز صاحب لوگ کہ کئی دنوں سے گرجا کہ بنایا جاتا تھے واسطے افتتاح اسکے تشریف
چندا کئے نقد روپی تو نہ ملے کچھ اسباب آیا ہے [illegible] سکتے دئیے صاحب لوگ اور لیڈی
لوگ نے اسکو ایک مکان میں رکھ کر خریدار ہوئے [illegible] بازار [illegible] خود آپ بہادر دل لگی صاحب لوگ
لیڈی لوگ واسطے خریدنے کے بیٹھے انگریزی لوگ بھی [illegible] سامان لائے
نواب مختار الملک بہادر بھی [illegible]
بھی ملاحظہ میں لا کر خوش ہوئے دیکھ کر [illegible]
ہوئے حضرت نے وغیرہ کو [illegible]
[illegible] واسطے [illegible]
[illegible]
وقار الامرا بہادر کے داخل [illegible] حضرت ملا بخاری قدس سرہ
طرف صاحبزادے کے [illegible] اور ایک [illegible] روشنی [illegible] فاتحہ کے
واسطے دئیے ۳۰ [illegible] کو اکیس خوان [illegible] خوان اور [illegible] ایک [illegible] شیرینی وغیرہ سرکار
کی [illegible] بہادر کے داخل کئے [illegible] کو ذوالفقار الملک بہادر درگاہ کو [illegible] صاحب قدس سرہ کی
واسطے فاتحہ [illegible] دلائے گئے اسکی عرض ہوئی ۲۵ چھبیسویں کو سیر گلستان [illegible] وغیرہ [illegible] شادی ختنہ
فرزند نواب وقار الامرا بہادر [illegible] گذرانیدہ ہوئیں [illegible] بارھویں شہر شعبان المعظم کو چار روز بعد

نواب مختار الملک

نواب شمس الملک بہادر جو موضع ونڈگل جاگیر کو اپنی دادی صاحبہ کی بیماری کے سبب گئے تھے واپس داخل ہوئے

اور تیرہویں کو مہاراجہ بہادر نریندر پرشاد جی نواح صحرا درگاہ حضرت برہنہ صاحب قدس سرہ اور باغ

موسی رموں وغیرہ کی سیر کر کے اپنے مکان کو واپس آئے چودھویں کو شعبان کی عید ہوئی پانچ ہزار روپے

واسطے روشنی کے منجھلی بیگم صاحبہ کے مکان میں عنایت ہوئے سوا من عود جلایا گیا بیس سید بیس فیلہ

بیشتر بیس درخت آتشبازی کے دیوالی میں اور گیارہ سید گیارہ درخت بنگالی بیت

گیارہ سید گیارہ درخت کا فانوس امیر کبیر کے داخل ہوئے دے جلد روشن الدولہ بہادر حجرہ بیگم

جشن کی سالو ماہی وغیرہ محلات میں تقسیم پائے سترہویں کو مہاراجہ چندو لعل کی برسی کے اکیسویں ان

شہر میں کے داخل ہوئے سولہویں کو چندو لعل راجہ صاحب کے سماد پر گھر سے اٹھ کے روانہ ہوئے

سولہویں کو گیارہ سید آتشبازی کے نواب وقار الامرا بہادر پاس گذرے اور محلات میں تقسیم ہوئے اور

تاریخ یعنی سولہویں کو آتشبازی اور ... ہوئے انکی شب برات شب یلدا تھی یعنی اطول اللیل

آفتاب نے برج میں تحویل کی تھی بارہ ہوئی قسمت شرینہ داران و عبادت گذاران اور سترہویں کو معز

الدولہ بہادر صاحب صدر عدالت نواصم آشدہ بکار ہے رفت صبح ہوئے عدالت والے

حاضر جانے کے اور کچھ نالش ہمیں محکمہ قضاۃ کا موقوف اور اٹھارہویں کو مہاراجہ

نریندر پرشاد بہادر عرس میں اپنے دادا مہاراجہ چندو لعل کے سہ پہر کو کارخانی چلے آئے چونکہ اس

تاریخ چوبیسویں دسمبر کی تھی انگریز صاحب لوگوں میں عید کرسمس کی ہوئی انیسویں کو نواب شمس الامرا بہادر اور نواب

وقار الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر اور فضل الدین بہادر خواجہ پادشاہ نوشاہ بنا بر تدر حاضر

ہوئے حضرت نے ایک سرپیچ بیش قیمت جو دیوالی سے آئی تھی اور ایک کشتی جواہر ادا کی عنایت

گئے دوبارہ نوشاہ اور ہردوا امیرن نامی نے نذرین دین اور سوائے اندر دستی کے پانچ ہزار روپے نقد
پانچ اشرفیان نواب وقار الامرا بہادر نے گذرانے چار گھڑی شب سے پہر بعد برخاست تو نوشاہ اور نواب
شمس الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر اپنے اپنے دولت سرا کو مرخص ہوئے اور نواب وقار الامرا
وہین تشریف رکھے خریطہ لارڈ گورنر صاحب بہادر کا جو تیار ہو کر آیا اوسکو کھلوا کر دیکھا مہر خاص کروا کر
روانہ ہوئے اوسوقت نصرت جنگ اور نانک بخش جیرام پرشاد سینی لعل رضا علی شیخ [illegible] لوگ
حاضر تھے اکیسوین ۲۱ روز شنبہ موافق معمول دربار ہوا دیوان نواب مختار الملک بہادر اونکا رشتہ دار [illegible]
نرنجن پرشاد بہادر حاضر تھے گھڑی بھر کی نواب صاحب محتشم الیہم نے تنہائی [illegible]
بارہ ہوئی وہ آدہ گھڑی باریاب ہو کر برخاست ہوگئی اور نواب وقار الامرا بہادر [illegible] ہو کر کہا
کو اعدت تہنا مجالت کا کھلوائے صادق اور بحسب اللائم ملاحظہ اور [illegible] اصل کاریان کو
تاکید کرکے مراجعت فرمائے بائیسوین کو معمولی کلاہ زرد [illegible] مہینے کا داخل ہوا تئیسوین کو دو شنبہ
بیلا موسم نواب شمس الامرا بہادر نے تعلقہ کے گذرانے اور [illegible] انکے نواب مختار الملک بہادر کو مرحمت ہوا
اور نیدرہ آم تہنیت بیدار الدولہ کو ملے اور چوبیسوین ۲۴ کو کہ غرہ حضور کا تھا ساعت عیسوی [illegible]
سے شروع ہوا چونکہ ماہ رمضان میں عرس بی بی کے جشن کا ہوتا ہے ستائیسوین کو دو پہر رات کے
واسطے فاتحہ نذر جناب علیہ سیدۃ النساء العالمین کے عنایت کئے پانچوین کو رمضان کی [illegible]
دن کے چھٹی کی سات پہر تک تل سنکرات ہوئی حضور نے ایک کبوتر ایک گاومیش اور سیاہ [illegible]
صدقہ صاحبزادہ کا دیا اور چوتھی کو نشکر جنگ جو خانہ نشین تھے حضرت نے اونہیں یاد فرماکر [illegible]
اور نواب مختار الملک بہادر پاس روانہ فرمایا کہ ہم اپنے کام پر یحیی الدولہ کو مقرر کیا ہے اور گیارہ سو [illegible]

ماہ رمضان

صاحبزادہ

صاحبزادے نبلیہ اقبال میر محبوب علیخان بہادر دام ظلہ کی اسم نویسی پر اٹھتیس روپی ماہوار معمولی
بدستخط فرمائے گئے چار سید زادون کو روپیہ روپیہ روز کر دیا جانا ایا ہین دو دلاے سات سات روپی ماہوار
اور چار مغلانیان چھہ چھہ روپی مشاہرہ کی ملازم ہوئین فقط اور یہ بھی واضح ہو کہ چودہوین تاریخ ماہ
ہذا سن ۹۱ مین جو اخبار آیا منظہر الاخبار مین لکھا تھا کہ لندن مین تیرہوین نومبر کو نصف شب کے بعد
صد ہا شہاب ثاقب جانب طرف آسمان کے گرتے رہے اور صبح چار بجے تک اوسی تیزی کے ساتھ سلسلہ جاری رہا
چونکہ اوسکے اول یہ خبر چھپ چکی تھی سب لوگ کوٹھون پر بیٹھے ہوئے ملاحظہ کر رہے تھے اور اب جو لوگ
پھر امیدوار ہین کہ تیس برس ... پھر نظر آئین اور کوئی پیشین ہین کہ ... اور یہ بھی طبع کیا گیا تھا کہ
ایسا ہی تیرہوین نومبر کو مقام لاہور مین اور چودہوین کو شاہجہانپور ... وغیرہ اور ... ملکون
مین بھی بکثرت گرے ہین لیکن کیفیت اوسکی ... ہے ... اس ریاست مین نواب محمد ابوالخیر خان
بہادر اور نواب شمشیر جنگ بہادر دو امیر نامی قدیم شریک دولت و تا حال اخلاف اونکے نسلاً
بعد نسلاً ہر وقت ہر زمانہ مین نامی ہوئے اور ہنوز رونق افزا و سادہ امارت و کامرانی کے ہین
دو کوکب ہین تا انکے ... جدا جدا بیان ہوتے ہین لہذا اول امام جنگ شمشیر بہادر نواب محمد

ابوالخیر خان جعل الجنۃ مثواہ اور انکے اسلاف کرام و اخلاف ذوی الاحترام کے بیان مین

واضح ہو کہ محمد ابوالخیر خان بہادر شیخ فاروقی ہین سلسلہ جناب کا آبا و اجداد حضرت شکر گنج شیخ
فرید الدین قدس سرہ کو پہنچتا ہی اور نسب شریف حضرت کا خواجہ ابراہیم سلطان بلخ سے ملتا ہی اور سلسلہ
آبا و اجداد بزرگان سلسلہ کا دریا عدل و داد تا جناب خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت شیخ عمر فاروق
ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے منتہی ہوتا ہے اسطرح سے کہ فرزند آپکے شیخ محمد عبد اللہ

ابن شیخ محمد نصیر الدین ابن شیخ محمد منصور ابن شیخ محمد سلیمان ابن ادہم قدس سرہ العزیز

ابن شیخ محمد حضرت ابراہیم بادشاہ بلخ قدس سرہ العزیز ابن شیخ محمد اسحاق ابن شیخ محمد ابو الفتح

ابن شیخ محمد علی واعظ الکبر ابن شیخ محمد واعظ الاصغر ابن شیخ محمد عبداللہ الاعظم ابن شیخ محمد مسعود

سلمان ابن شیخ محمد محمود المعروف شمشاد ابن شیخ محمد نصیر الدین ابن شیخ محمد احمد

معروف فرخ شاہ کابلی ابن شیخ محمد ابن شیخ محمد یوسف ابن شیخ محمد احمد ابن شیخ محمد شعیب ابن

شیخ محمد سلیمان ابن شیخ الشیوخ العالم خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ اسم زوجہ بی بی

زلیخا بنت غیاث علی آٹھ بیٹے اول شیخ بدر الدین زوج بی بی رحمان بنت سید احمد

بن سید محمد دوم شیخ محمد یعقوب سوم شیخ شہاب الدین چہارم شیخ نظام الدین پنجم شیخ عبداللہ

ہشتم شیخ نصیر الدین دو دختر اول بی بی صاحبزادی منسوب سید صابر علی سے دوم بی بی کریمہ منسوب

سید بدر الدین اسحاق سے پس شیخ بدر الدین کو ایک فرزند شیخ مودود زوج بی بی کریمہ بنت شیخ

عظمت اللہ پس شیخ مودود کو تین پسر اول شیخ محمد موسیٰ زوج بی بی مریم بنت شیخ رستم الدین دوم

شیخ عبداللہ سوم شیخ محمد زوج بی بی سحر النساء دختر اول بی بی عظمت زوجہ شیخ کبیر بن شیخ فرید الدین

ناگوری دوم بی بی عصمت زوجہ شیخ خالد بن شیخ نظام الدین پس شیخ محمد موسیٰ کو تین فرزند اول

شیخ معروف زوج بی بی رحمن دوم شیخ سبحان اولاد در پورب سوم شیخ جمال الدین اولاد در پورب

دو دختر اول بی بی ظہور النساء منسوب شیخ نصیر الدین بزرگ انکے ایک فرزند شیخ عبد الرحمن دوم بی بی

منسوب شیخ عبد الغنی سے پس شیخ معروف کو ایک فرزند اول شیخ کریم الدین متوکل اسم زوجہ

نامعلوم انکے تین فرزند شیخ محمد شاہ عبد الحق ردولی اسم زوجہ نامعلوم دوم شیخ محمد رفیع

ان کے ایک فرزند شیخ غلام غوث خان زوج بی بی دنیا بنت شیخ محمد صالح ان کے ایک فرزند غلام جیلانی
زوج بی بی ہیری بنت شیخ بھنے ان کے ایک پسر فقط شیخ غلام محی الدین زوج محمدی بیگم بنت شیخ
حفیظ الدین خان اور ایک دختر بی بی رحیمی زوجہ شیخ حسام الدین ان کے ایک پسر شیخ معین الدین ان کے
ایک پسر شیخ حیات اللہ خان ان کے دو پسر شیخ عظمت اللہ اور محمد وارث سوم شیخ [illegible]
شیخ محمد شاہ زوج بی بی عبد الحق کو ایک پسر شیخ محمود دانشمند اسم زوجہ نامعلوم ان کے ایک فرزند
شیخ محمد احمد اسم زوجہ نامعلوم ان کے ایک فرزند شیخ محمد داود اسم زوجہ نامعلوم ان کے ایک فرزند شیخ
ملا صفا الدین عرف شیخ بہلول مولوی ملک العلما اسم زوجہ نامعلوم آپ زمانہ میں محمد
اکبر بادشاہ کے تھے ساکن موضع کہری لاہور وہان سے قدم رنجہ فرما کر رونق افزا
بلدہ شکوہ آباد ہوئے اور محلہ رکن پورہ میں قیام کیا قبر جناب کی محلہ مذکور میں ہے
ان کے ایک فرزند مولوی شیخ محمد فیروز اسم زوجہ نامعلوم ان کے دو فرزند اول شیخ
محمد بہاء الدین زوجہ بی بی امینہ بنت شیخ عنایت اللہ دوم شیخ دانیال اسم زوجہ
بی بی ہری بنت شیخ قاسم انصاری ان کے ایک فرزند شیخ جلال الدین ان کے ایک دختر
بی بی رحمت اللہ زوجہ شیخ شرف الدین ایک فرزند شیخ بدیع الزمان عثمانی شیخ بدیع الزمان کو ایک پسر نور الزمان ان کے ایک دختر بی بی
امۃ اللہ زوجہ شیخ عظیم الدین بخشی دوم شیخ بہاء الدین کو ایک فرزند احمد نواب شیخ محمد ابو الخیر خان بہادر امام جنگ اور ایک
دختر بی بی کلثوم زوجہ شیخ گل محمد ان کے ایک فرزند شیخ محمد احمد خان بہادر دیوان کی بی بی عاقلہ بنت شیخ بدیع الزمان
عثمانی سے ہوئی تھی اور دوسری بی بی کا نام بی بی رکمی بنت شیخ عبد اللہ خان کلان نسل محمد خان بہادر کو ایک پسر
شیخ رحیم الدین خان بہادر المخاطب معتمد الملک کے ذکر ترقیات بہادر موصوف کا ہوگا اور ان کی دختر

کلان بی بی الٰہی زوجہ حاجی محمد صلاح خان کہ وے ہمراہی مین ضابطہ جنگ کے ساتھ تعلقداری بعضے
محلات صوبہ اورنگ آباد کے مامور تھے وسطی بی بی لاڈلی بیگم زوجہ نواب ابو الفتح خان بہادر ابن نواب ابو الخیر
خان بہادر موصوف کہ احوال خیر سگال جناب کا آئے گا خورد ستی بیگم زوجہ سردار اللہ و گیلانی میان کہ ذکر
ترقیات آنکا بھی رقم پذیر ہوگا پس امجد الملک شیخ رحیم الدین خان بہادر کو چار پسر سیف جنگ اور
امام الدین خان بہادر اور اختیار الدین خان بہادر اور ظہور الدین خان بہادر اور چار دختر کریم النسا بیگم زوجہ
شیخ فرحت اللہ خان اور شہزادہ بیگم ناکتخدا عمدہ بیگم یہ بھی ناکتخدا اور امیر النسا بیگم زوجہ شیخ غلام
فرید انہے ایکدختر بی بی گیستی زوجہ شیخ بدر الدین عثمانی بی بی گیستی کو تین دختر ساجدہ بیگم ناکتخدا بی بی
شرف النسا بیگم زوجہ سید سردار علی سفینۃ النسا بیگم زوجہ شیخ اکرام الدین انصاری اور بی بی الٰہی کلان
دختر امجد الملک بہادر زوجہ محمد صلاح خان مذکور کو دو دختر اول حسینہ بیگم زوجہ محمد حیات خان دوم رحمان
بیگم زوجہ محمد ضیاء اللہ خان بہادر شہید پس حسینہ بیگم موصوفہ زوجہ شیخ محمد حیات خان کو ایک پسر محمد
عزیز الدین خان بہادر زوج بی بی زینب النسا بیگم بنت شیخ محمد واسع عثمانی اور بی بی رحمن بیگم مذکورہ زوجہ
محمد ضیاء اللہ خان کو ایک پسر شیخ محمد شمس الدین خان بہادر لاولد زوج بی بی نجیبہ بنت نواب ابو الفتح خان
بہادر موصوف اور ایکدختر امیر النسا بیگم زوجہ نواب شمس الامرا بہادر ثانی خلف نواب ابو الفتح خان
بہادر ممدوح ولد نواب ابو الخیر خان بہادر موصوف پس محمد عزیز الدین خان ابن حسینہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو
دو پسر اول شیخ امیر الدین زوجہ افضل بیگم صبیہ نواب وقار الامرا محمد رشید الدین خان بہادر خلف اقبال الدولہ
نواب شمس الامرا بہادر ثانی دوم شیخ تاج الدین دو دختر بی بی وحیدۃ النسا بیگم زوجہ شیخ عبد الوہاب اور
بی بی الٰہی ثانی زوجہ شیخ داؤد پس امیر الدین خان ابن عزیز الدین خان بہادر کو ایک پسر ولی الدین

اور دو دختر

اور دو دختر اور لاڈلی بیگم دختر وسطی محمد امجد خان بہادر زوجہ محترمہ نواب ابو الفتح خان بہادر کو ایک فرزند
سعادت توام نواب احسن امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر ثانی اور ایک دختر لی لی بخشی بیگم زوجہ شیخ محمد شمس الدین خان بہادر مذکور
اور راستی بیگم دختر خورد محمد امجد خان بہادر زوجہ کہاسی میان کو ایک پسر سردار الدولہ بہادر ثانی عرف بہرو میان پس محمد
ابو الخیر خان بہادر متوطن شکوہ آباد کہ جد اعلی نے جناب کے بلدہ مذکور مین سکونت اختیار کی تہی جیسا کہ گذرا ابتدا
ترقی مدارج اور افزونی دولت و اقبال کی آپ ہی محمد ابو الخیر خان بہادر مغفور اور انکے اسلاف کرام کا بیان آپ عالم شباب
ادنی منصب یا عہدہ خوشحال آسودہ روزگار تھے اول پیشگاہ جہان مطاع بادشاہ جم جاہ محمد شاہ دہلی کے خطاب
خانی سے بلند پایہ ہوا اور پیشگاہ مستطاب نواب آسمان جاہ معلی القاب آصفجاہ نظام الملک بہادر طاب ثراہ
مہندسی رونق افزا دکن کے ہو ہمراہ رکاب ظفر انتساب نواب ممدوح تشریف فرما اس معمورہ کے ہوے
نواب نے دو ہزاری منصب پانسو سوار اور جاگیر پیش قرار سے شاد کام فرمایا پس عہد سعادت مہد مین
نواب ممدوح انکے ہزار سوار ہمراہی سے مقابلہ بالو نایک کا کرکے فتحیاب اور مورد تحسین و آفرین ان
عالیشان کے ہوئے پس شروع عہد مین نواب ناصر جنگ شہید کے جو در پردہ کفران نعمت کا بہانہ بنا چند سے خانہ نشین
رہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ نواب شہید جس روز عقب پدر والا قدر کے ارادہ خروج کا کیا تہا ابو الخیر خان
بہادر نے کہ متعین طرف آصفجاہ بہادر کے تھے مصلحت اور استمالت جاہی بہادر معز الیہم کہ بس وفا شعار تھے
صاف انکار کیا اور عرض کی کہ جو ملازم یا کاسہ لیس حال بیٹے کے ایسے دشمن ہو تو وہ مرتکب گناہ کبیرہ کا ہے اول
ناکردہ گناہ سزا اسکی نسل مین بندے کے رکہتا ہے حضرت نے ارادہ فرمانا جیسا کہ رشید الدین خان نہین گذرا چونکہ
یہ ملال خاطر مین نواب شہید کے تہا بعد جلوس مسند بہادر معز الیہم کا ضبط کر لیا اور تنخواہ بھی سپاہ کی بند کی
بہادر ممدوح نے بنابر شان اثاث البیت اپنا فروخت کرکے مردمان ہمراہی کو دام دام حوالے کر دیا اور گہر بیٹھے رہے چونکہ

ریاست مین نواب شہید کے زلزل عظیم واقع ہوا اور اسطرح کے امیر خیرخواہ نادر الوجود فوراً طلب فرما کر
بہ بحال کیا شمشیر بہادر خطاب مرحمت فرمایا اور سند برہانپور کی عمر مین بہ ہدایت محی الدینخان بہادر کے
پائی اور نواب صلابت جنگ امیر الممالک نے چار ہزاری اور پالکی امام جنگ خطاب سے مخاطب کیا الحاصل عنایت
حضور کی حال پر بہادر ممدوح کے بیش از پیش تھی بہت خدمات شائستہ کارہائے نمایان تردد آپ پایا عرصہ دراز مین جلوہ ظہور کا
دیئے اس زمانہ مین امیر الممالک بہادر کے بیمار فالج ولقوہ کے ہوئے اور حالت بیماری و شدائد مرض مین بھی ایک
فتح نمایان کر کے صحیح رد آئے سولہوین ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۴ گیارہ سو چوسٹھ مین سیاح عالم جاودانی کے
ہوئے محل انتقال شہر برہانپور اور مرقد مبارک بھی وہین ہی اور انکو دو محل تھے اول ام محل نواب العصا مرحوم
رابعہ بیگم بی بی رابعہ بنت شیخ معظم اور خالہ زاد شیخ یحیی خان لاولد دوم محل اقربائے مسند آرائے ایلچپور
کے تھے اور وہ مسند آرا اہل اسلام سے تھے اور ایسے تھے کہ شاہجہان بادشاہ کو صاحبزادگی مین مار آدمی گیر کمین
مرد رسوا انہین کے گہر مین اترے تھے اور ایسا بھی قرار گئے تھے کہ جب بدولت کو بادشاہت ہوگی تمسک سے
داور جنگی خانہ انگو حسب دستخط ہوئی اور وہ جب بعد القرار وہان حاضر ہوئے تعلقہ ایلچپور اور اطراف
اوسکے چار پانچ تعلقہ دو سو بیس سے لاکھ کی حاصل بطور انعام جاگیر علی التمغا سرفراز فرمائے اور یہ دو محل بھی
برہانپور مین ہوئی اور مدفن بھی انکا وہین ہی اور حسن اتفاق یہ کہ ابو الخیر خان بہادر سے لیکر نواب ابو القاسم خان
بہادر اور نواب امیر کبیر بہادر اور نواب اقتدار الملک بہادر تک سبکی شادیان ہوئی ہین ایا اور ان جنابکے بطن
پاک سے محل دوم کے دو پسر اول تیغ جنگ محمد ابو الفتح خان بہادر دوم شیخ ابو البرکات خان المخاطب بہ امام جنگ محمد بہادر
ثانی کہ روبرو حضور کے جنگ گاہ مین کھیت رہے اور اپنی جراحات کاری سے جنت کی اور مرقد انکا برہانپور مین ہی

نواب محمد ابو الفتح خان المخاطب ابو الخیر خان ثانی تیغ جنگ شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا بہادر کا بیان

ہوے آپ اور آپکے برادر محمد ابو البرکات خان بہادر کا بلدہ برہانپور میں تولد ہوا آپ بعد انتقال والد بزرگ اپنے ذات جاگیر موضع
لاڑسا گر نام میں مدت تک خانہ نشین اور قناعت گزین رہے اکثر اوقات اُن روز و روبرو ہمنشینوں کے زبان پر
لاتے تھے کہ جسقدر مجکو دولت و کثیر ہو گی اسقدر سپاہ کی ساتھ بہت سلوک و مراعات کرونگا چونکہ نیت بخیر تھی
ایسا ہی ہوا کہ جسوقت نواب آصفجاہ اگیارہ سو بتیس میں رونق افزا بلدہ برہانپور ہوئے بہادر کے معز الیہم ملازمت حاصل کی
اور ہمراہ رکاب سعادت انتساب اُن عالیجاہ کے ہوئے اور جب رکن الدولہ بہادر فوت ہوئے چونکہ حضور پر نور میں کوئی معتمد علیہ نہ تھا
حضرت نے چند کسوکو دیوانی تفویض فرمایا اکثر اوقات امور جزوی و کلی اپنی ذات ملکی صفات سے سرانجام دیتے رہے اور
معز الیہم مع جنگ بہادر ہود عنایات امر کو زخاطر تہا کہ بہادر موصوف کو دیوان کریں جمیع مقدمات رجوع طرف بہادر
معز الیہم کے ہوئے لیکن بہادر موصوف نے مقتضائے دور اندیشی کے اقبال نکیا گذارش کی کہ مین مرد سپاہی ہوں معاملہ فہم
نہیں مجہے اسکا مطلق ... دوسری یہہ کہ اگلے عہدوں کا کام ہی علاقت کا استرضا بہادر معز الیہم
کے غلام ... دیوان ہوے لکہا ہے کہ سپاہ بہادر موصوف کی بارہ ہزار ... سواے رسالہ کے
منتخب ... بیش قیمت سلاح با تکلف ایسے کہ مجلس بہادر کی رشک صحن گلزار دکہاتی تھی
دیتی تھی ... کہ ... سپاہ ... فرزندوں سے بھی رتبہ انکے اعتماد کا زیادہ تھا
علی الدوام ... رہتے تھے اور چونکہ دل او دجب دست کے طرف ہی اور بہادر موصوف دل سے
قریب ... لشکر میں ... گرد ... ڈیرہ خاص کے رہتے تھے اور فوج دیوانی کی دست راست
اور چونکہ آمدنی بیس لاک روپے کی ملک مقبوضہ جاگیرات سے بہادر موصوف کو اکتفا نکرتی تھی
تو ہر سال وقت احتیاج کے مبلغ نمایان خزانہ سرکار سے واسطے مدد و کمک خرچ فوج و سپاہ کے
عنایت ہوتے تھے چونکہ احوال خدمات شایستہ اور اعتقاد شایستہ مکارمات خدمات کا خدمت میں

ولی نعمت بندگان حضرت کے اور سلوک و قدردانی بہادر موصوف کی حقیقت سیاہہ کے اور بیان عنایات بیغایات و
افزائش مراتب و منازل حضرت کا واسطے برادر بہادر موصوف کے عنایت آرشید الدین خانی اور حکایات سابقہ
جدیدہ شمسیہ میں راقم نے زیب رقم کیا ہے اب رجوع کرتا ہے طرف تقسیم سیاہہ کے واضح ہو کہ شمس الامرا بہادر نے
سپاہ پایگاہ اپنی اسطرح اقربا کی بیتی اول محمد امجد خان انکا نام اصلی شیخ رحیم الدین اولاد سے
ساکن موضع اسوہ شکوہ آباد صوبہ پورب مضاف ہندوستان والد بزرگوار انکے شیخ محمد امجد خان ہمشیرزادہ نواب محمد
ابوالخیر خان بہادر مرحوم اور مدار المہام انکی سرکار کے تھے جب اجل طبعی سے انتقال کیے فرزند انکے
شیخ رحیم الدین چند روز بعد میں محمد صلاح خان کی رہے … بعد رفیق بالا نواب شمس الامرا بہادر کے ہو کر ابتدا
امرائی اور خطاب خانی اور پھر انکا محمد امجد خان بہادر پایہ بپایہ خطاب … جنگ امجد الدولہ امجد الملک بہادر
سرفراز ہوئے اور منجملہ سوار و پیادہ پایگاہ و رسالہ کے مع جاگیرات متعلقہ … بہادر
بعنایت خداوندی سے قبضہ اختیار میں اپنے لا کر سرآمد روزگار رہے واضح ہو کہ معز الیہ مرد خوش رو
متین حلیم مزاج سلیم الطبع کم سخن کم آزار رحم دل … کفایت شعار تھے اور چونکہ طبیعت
عشرت پسند نہ تھی سو عورتیں محل میں جمع نہیں کیا کہ مستمر الملک … انکی بیعت کرتے تھے مگر بہادر …
سنجیدہ اطاعت امر … سے اور … کاروبار مالی و ملکی شمس الامرا ثانی کا کہ ہمشیرزادہ
انکے تھے ہو جیسے تک سن شعور کے ہاتھ سے دیا اور … اختیار … کار خانجات … متصرف
ہوئے سپرد کر کے آپ مدت العمر کا … مقتضی المرام ایام زندگانی کے گذرانے … مستر الملک …
کہ بابت انکے اور فا زندگی اپنے رفیق محمد ابوالخیر خان بہادر کے … کیے اور … انکی بیعت … شمس الامرا ابو الفتح خان بہادر
کے بیتی … والدہ امیر کبیر شمس الامرا الثانی کی ہو نگی کہ شاخ شجرہ میں … معز الیہ …

محل اعتماد

محل اعیان شمس الامرا بہادر کے ہوکر مرتبہ والا و خطاب سردار الملک سردار الدولہ بہادر

سے بہرہ ور ہوے اور وال راجورہ وغیرہ محالات سرکار ناندیر صوبہ بیدر جاگیرات عوض تنخواہ

رسالہ و پائیگاہ مین حاصل کرکے سپاہ خوب بہم پہونچائی لکہا ہے کہ جنگ مین زمل کے جب

احتشام جنگ خلف صلابت جنگ سے پیش ہوکر سواد قصبہ بودن مین داد مردی و مردانگی

کی دی پس بعد عنایات حضور پرنور کے ہوے واضح ہو کہ بہادر موصوف داد و دہش سے مشہور

مرد مردانہ تھے تمام عمر نام و نمود مین گذارے سوم غلام امام خان امام الملک کہ دو اولاد سے

سیف الملک کے تھے چونکہ والدہ شمس الامرا بہادر کین بیٹے محل ابو الخیر خان بہادر شرارت مین

ہونے کے تھین بعد طفلی سے سایہ عاطفت مین شمس الامرا بہادر کے رہے اور یہین پرورش پائی آخر مین

پانسو سوار کا رسالہ انکو ملا اور جاگیرات تلنگہ وغیرہ محالات سرکار ملدرگ صوبہ بیجاپور کے

مقبوض ہوے مدت العمر عیش و عشرت مین گذاری چونکہ عیش دوست و عیاش مزاج تھے اور بسبب

وسعت خرچی کے بہت مقروض بعد وفات شمس الامرا بہادر کے ۱۲۳۱ بارہ سو باراحمد امجد الملک نے

قرض خواہ نبا کر کے جاگیر و فوج پر متصرف ہوے پانسو روپے ماہوار ذات کی قرار پائی

چہارم اعظم جنگ محمد عظیم خان بہادر کہ دہ واسطہ سے صمصام الملک مرحوم کے رفقا مین شمس الامرا

بہادر کی منسلک ہوکر دیوان مالی اور ملکی معز الیہم تھے تمام عمر آسودہ حال رہے اور

راقم نے خورد سالی مین اپنی دیکہا ہے امیر پاگاہ کے سادات تھے چار بہائی مشہور

تھے پہلے میر مراد علیخان بہادر صاحب نوبت و صاحب خطاب خانی و بہادری اور میر

باقر علیخان اور میر فتح علیخان اور میر شبیر علیخان اور ایک نامدار الدولہ کہ سنا ہے سر انکے

سرفراز جنگ المدعو میر صاحب یہ بھی سید تھے اور سوا انکے اکثر جمعدار پیش قرار دیا ہوا
بھوریے تھا ہے سکندر خان ہمت خان پٹھان سوار و پیادہ ہوا رکے بہا گیر نواب صاحب ممدوح
موعود ہے پچیسوین ربیع الثانی سنہ ۱۲ بارہ سو پانچ ہجری سہ شنبہ مین اس عالم سے سیاح عالم
بقا کے ہوئے اور وہان سے جنازہ دوش بدوش بیرون بلدہ لا کر درگاہ مین حضرت برہنہ شاہ قدس سرہ
کی دفن کیے فیدخل الجنة تاریخ ہے چنانچہ اس کو پہلے بیاکو سلک نظم مین پرویا ہوگا بین
جو زیادہ بین تخرجہ کیا ہوگا لیکن اس محل پر تخرجہ بے نسبت ہے بلکہ اگر بدخلہ ہوتا خوب تھا الغرض
شجاعتمین یکتاے زمانہ سپہ پرور وفا شعار خیر خواہ سرکار نواب صاحب مرحوم کو دو محل اول
بیگم صاحبہ دختر برادر عم زاد محمد اعظم خان بہادر جیساکہ گذرا انکو ایک خلف ارشد سعادت توام
مقدس ذات ملکی صفات یکتاے زمانہ امیر کبیر ثانی شمس الامرا محمد فخر الدین خان بہادر اور ایک دختر پیدا
دوم فتح النسا خانم لا ولد لیکن امیر کبیر بعد انتقال والد بزرگوار اگرچہ سعادتمند
ازلی تھے مادام الحیات اعزاز و اکرام کرتے رہے اور قرابتون کو انکے ملک اور تعلقات
دیگر مدام بہت خوش و خورم رکھا   امیر کبیر با جاہ و توقیر نواب شمس الامرا بہادر ثانی دام
مرقدہ کا بیان واضح ہو کہ نام اصلی جناب ممدوح کا محمد فخر الدین خان ہے اور مولد شریف بلدہ
فرخندہ بنیاد حیدر آباد اور شہر ولادت نصف رمضان المبارک سنہ ۱۱۹۵ گیارہ سو پچانوے ہجری
ہے اور تقریب تسمیہ خوانی جناب موصوف کی اول عشرہ مین صفر المظفر ثبت سنہ ۱۲۰۰ بارہ سو
ہجری مین نواب غفران مآب میر نظام علیخان بہادر رئیس الرؤسائے مملکت دکن نے جعل الله الجنة
مثواہ چونکہ سر بسر مہم تھے پیچ خوانی عمدگی جدید کے جشام کو ایک جشن عام مین اتفاق فرما کے زینت

بخشی ہے

بخشی ہے۔ نواب صاحب روبرو پدر والاقدر کے اولاً خطاب بہادری اور جنگی اور دولائی اور ملکی
موروثی مع نام نامی محمد بہاؤ الدین خان بہادر عم ذو الکرم سے اپنے ثانیاً امام جنگ خورشید الملک
خورشید الدولہ اور پینتالیس ۴۵ ہزار روپیہ کی ذات جاگیر نرکھوڑہ سے مع مناصب عمدہ پیشگاہ سے
حضرت نواب نظام الملک بہادر آصفجاہ ثانی کے سرمایہ افتخار کا حاصل کیے میں بعد جمیع خطابات
شمس الامرا شمس الملک شمس الدولہ ابو الفخر خان بہادر اور کل مناصب دس ہزاری دس ہزار سوار
اور جملہ مراتب تجملات علم و نقارہ و جھالر دار پالکی و عماری دوہری جھالر دار و مورچھل اور اسپ
قسم کلاں جواہر سراپا مع لنگن وغیرہ اور تمامی محالات والد بزرگوار کے کہ جملہ چالیس لاک روپیہ کا
محاصل اونکا تھا دربار واحد میں مباہی ہوئے پہلی شادی نواب ممدوح کی اہل قرابت میں مسماۃ
اولنسا بیگم صاحبہ سے بیچ سنہ ۱۲۰۷ بارہ سی سات کے جلوہ گر ہوئی ہے مادۂ تاریخ اوسکا یہ ہے ع
رہے شمس کی نیک جلوے کی رات ✦ اور سنہ ۱۲۰۸ بارہ سی آٹھ میں نواب صاحبہ صفات موصوفہ کرلہ
شریک بستر ظفر پیکر بندگان حضرت تھے اور چونکہ عنایت بعنایت حضور مغفور کی احوال
پر نواب ممدوح صاحب کے بیش از بیش تھی جیسا کہ مں وعن اوپر مذکور ہوا عفت پناہ مریم زمان
مسماۃ بشیر النسا بیگم صاحبہ معظمہ مکرمہ صاحبزادی کو اپنی بعد ادائے جشن ملوکانہ بیچ سنہ ۱۲۱۵
بارہ سی پندرہ میں بیچ عقد ازدواج نواب صاحب محتشم الیہم کے دیکر شریک قرابت قریبہ
فرمائے اور انواع و اقسام سے رتبہ کو نوشاہ کے بلند پائگی بخشی غرض کل صنادید مملکت
دکن سے بلا تکلف جیسا کہ ظاہر ہے مکرم تر گردانا میں بعد جب نواب صاحب کو بطن مطہر سے نخل
بندا کے سنہ ۱۲۱۷ بارہ سی سترہ میں عمدے صاحبزادے محمد فرید الدین خان بہادر پیدا ہوئے

بجدو عرض اس نوید جاوید کے بیداری میں بندگان حضرت سبحانی کے لباس سے واسطے دیکھنے
نورچشم قرۃ العین دختر نیک اختر کے جلوہ ریز ہوئے اور اثنائے راہ مخنثون کو جو واسطے
اداے مجراے تہنیت کے جیسا کہ رسم قدیم اس بلدہ کا ہی کہڑے ہوئے تھے دو ہزار روپے عنایت
کئے اور جب داخل ہمانسرا ہوئے عند الملاقات نواب صاحب معز الیہم کو چونکہ بہت عزیز رکھتے تھے
باہیں گلے میں ڈالکر دیر تک سینہ بے کینہ سے لگائے رکھے اور مبارکباد دی اور سنہ ۱۲۲۰
بارہ سو بیس میں محلسرا اور دیوانخانہ عظیم الشان جس میں کہ تا وقت انتقال نواب صاحب ممدوح
سکونت رکھتے تھے احداث پایا جناب معلی القاب نے بیست مغفرت منزل سکندرجاہ بہادر
کی ضیافت کی اور خدیو کامران رونق افزا ہوکر آئینہ محل میں منگوانی پر تشریف رکھے
جہولتے رہے خاصہ کہاکر سہ پہر کو روانہ ہوئے اور سنہ ۱۲۲۱ بارہ سو اکیس میں نواب ممدوح
رسوم شادی سنہ ۱۲۲۱ کالی بیگم صاحبہ مطہرہ بڑی صاحبزادی خاص محل کی ساتھ محمد نور الدین خان
ابن امیر النسا بیگم صاحبہ معظمہ صبیہ غفرانمآب کے بڑے تزک وطمطراق سے سرانجام کئے اور
روز سانچق حضور پرنور سکندرجاہ بہادر مع اکبرجاہ بہادر اور صاحبزادہ
رفیع القدر ناصرالدولہ بہادر طرفسے دولہ کے تشریف ارزانی رکھکر زیب دہ محفل
کاشانہ عروسی ہوئے اور روز مہندی طرفسے دولہن کے سکندرجاہ بہادر اکبر
جاہ بہادر اور ناصرالدولہ بہادر گہر نوشہ کے تشریف ارزانی رکھے اور یہ بھی واضح
ہو کہ وقت انتقال بڑے نواب صاحب مرحوم یعنے تیغ جنگ بہادر کے چونکہ جناب ممدوح
خردسال تھے اور حضرت بندگان عالی غفرانمآب نے امجد الملک بہادر ماموں صاحب کو جناب ممدوح کے

نایب

نایب نظامت وسپاہ کا کیا تھا جب کہ گذرا بہادر معزز نے راجہ چندو لعل کو پیشکار سپاہ پاگاہ کا
گردانا تھا اور راجہ صاحب نے وقت قبول کرنے پیشکاری صدر بالکل برادر عمزاد کو قایم
مقام اپنا کیا تھا اور خود سری اور تغافل شعاری سے اہل کاروں کے رفتہ رفتہ سلسلہ میں
کارخانجات کے جو کچہریاں بگڑ گئیں تھیں یعنی تنخواہ تمامی فوج کی بہت چڑھ گئی تھی اور لوگ
سارے سپاہ وغیرہ بیدل ہو رہے تھے اور سررشتہ بالکل اوسکی ادایگی کا بات نہ آتا تھا۔ تفضل
بنفس نفیس متوجہ ہوکر سب کے گنجلک کو کیا اور ایسا انتظام فرمایا کہ اوسکا نعم البدل ہوا اور محمد نور الدین علیخان
ابن میر محمد غیاث خان کو بخشی فوج گردانا اور راجہ بہادر لعل کو پیشکار اور پلٹن توپخانہ لگی کے
سوار جوان کے کپتان مستر جان کلاہ پوش کے کیا اس سنہ ۱۲۴۳ بارہ سوتیس سے بموجب ایام شمسی کے
ماہ بماہ کل جمعیت کا داخلا دیکھنا اور تنخواہ دینی نیک شعار مقرر کیا چنانچہ تا حال عنایت
ایزدی سے اللہم زد ہزارہا روپیہ مطلب اسی امر کے خزانہ عامرہ میں تعلقداروں سے تحصیل
ہوکر جمع ہوتے ہیں اور مجرد وغیرہ کے دردولت سرا پر رسالہ و پاگاہ میں تقسیم پاتے اور خرچ
ہوتے داروں اور محلات اور باورچیخانہ اور خیرات اور مساجد و مدارس کا سدا آباد رکھنے ہی
الحمد للہ سرکار دولتمدار کی فی زماننا بلدہ ہذا میں صاف مثل آئینہ کے ہی اور ارباب دغل
بے دخل بہت سنہ الیہ میں بستان سرا اور کمال شتہ او مابین باغ و ایوان اور بازار مسجد
جانب دست چپ جلوخانہ بنا دیا اور حسب الامر والدہ ماجدہ کے مسجد موصوف کی

ترمیم کی تاریخ اوسکی ما احسن آیہ کریمہ سے پائی گئی ہے فَادْخُلُوا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اور بعد تعمیر باغ مذکور عمارات دلکشا میں اوسکے مشایخین و علماء بلدہ کی تمنا اور تبرکا ضیافت کی

مین بعد سنه هذا مین قضائے کردگار چوده ۱۴ برس کے سن مین صاحبزادے محمد فرید الدین خان بهادر
بیماری بخار کے خرامان گلشن بقا کے هوئے نواب صاحب کو کمال رنج هوا اور متصل اسکے سنه ۱۲۳۲
باره سی بتیس هجری مین چهبیسوین ۲۶ تاریخ شعبان المعظم کی رابعه زمان عفیفه دوران والده صاحبه
ماجده مسماة لاڈلی بیگم صاحبه نواب ممدوح کین بهشت نصیب هوئین اور هنوز اندوه واقعه
مذکور کا دفع نهوا تها که بڑی صاحبزادی صاحبه مکرمه مسماة کالی بیگم صاحبه زوجه محمد نور الدین
علی خان بهادر موصوف نے بهی بیماری سے رحلت کی رحلت کین در سنه ۱۲۳۳ باره سی تینتیس مین
نواب صاحب نے متصل چشمه بی بی کے طرح باغ جهان نمای بطرز اعلیٰ بسر اهتمام سے حاجی بدیع الامین کے
ڈالی چنانچه کیفیت اوسکی عمارات دلکشا کی جو مین بعد اهتمام سے میر علاء الدین داروغه کے
صورت پذیر هوئی قابل دیدنی نه شنیدنی اور سوا اسکے محل سرا مین اور دیوان خانے
عظیم الشان اور جلوخانے جدے جدے سب محلون واسطے صاحبزادون کے جیساکه ذکر هوا
هر ایک کا اونکا [illegible] مقامات [illegible] اطراف
بلده کے مثل سرور نگر لالا گوڑه آصف نگر وغیره مین واسطے نزول اجلال اپنے اور
صاحبزادون کے تیار کروائے تا وقت سیر احتیاج خیمه و خرگاه کی نه رهے اور اکثر
بازار اور گنج اور پیته اور مساجد اور مدرسے درون و بیرون بلده احداثات سے نواب کے
هین اور اخراجات مساجد و مدارس کے سرکار سے معین لیکن شمس آباد بسایا هوا نواب شمس جنگ
بهادر مرحوم کا هی اور سنه ۱۲۴۰ باره سی چالیس مین چونکه تقسیم سپاه سابق کی برهم هو گئی
تهی مجدد از خود جناب نواب صاحب قبله نے اپنے سرکار فیض آثار کے کل سپاه اور مردم جلو کے

پانچ حصۂ عالی اسکو پیہ کرکے چار ہمراہون سے چار صاحبزادون کے کہ جکنا ذکر تشریف آوینگا
اور ایک رکاب خاص سے اپنے نامزد کئے اور دستخط بحالی و برطرفی اور تقسیم تنخواہ کی اپنے
قبضۂ اقتدار مین رکھی اور سنہ ۱۲۴۱ بارہ سی اکتالیس مین چونکہ میلان طبیعت نواب صاحب کا
طرف علوم ریاضی کے بیشتر تہا واسطے استفادہ اہل علوم کے ایک جلد ہندسہ کی مسمی بشمس الہندسہ
کتاب سے موسی کلارک کے جو فرانسیسی زبان مین تہی اعمال اشکال سطحی اور مجسمہ اوسکے
دلایل و براہین مین واضح اور قریب الفہم اکثر مسایل اوسکے صاف زبان فارسی مین ترجمہ کرا کے
مع چند اعمال منتخبہ دوسرے انگریزی کتابون کے مثل خطوط حبیب و مماس اور مخرجہ اور ایک عمل
چنگو بگی لاگرتم کا استخراج عدد مجہول مثلث مین اور بعضے اشکال جدید جدید کتابون سے اور
کئی شکلین مستخرجہ منجھلے صاحبزادہ محمد رفیع الدینخان بہادر کین تالیف کئے چنانچہ مادہ
تاریخ اسکا سید نور الاصفیا خان نور مرقدہ سے یہی قطعہ کہ نواب رفیع الطبع
عالی فہم و بہوش ٭ کرد بر قرطاس عالم این رسالہ چون رقم ٭ اصفیا سالش چنین بنوشت
از پی دعا ٭ باد شمس الہندسہ مقبول ہر اہل کرم ٭ اور سنہ ۱۲۴۳ بارہ سی تینتالیس مین شادی
صاحبزادہ خورد فرزند ارجمند محمد رشید الدینخان بہادر کی صبیہ جرات جنگ کی مسماۃ
حسینی بیگم صاحبہ قبلہ بڑی شان و شکوہ سے کی چنانچہ حضور سکندر جاہ بہادر نے سہرا اپنے
دست خاص سے باندہا اور سنہ ۱۲۴۵ بارہ سی پینتالیس مین نواب رسالت مآب ناصر الدین والدولہ
جناب ناصر الدولہ بہادر بعد تمکن وسادۂ سلطنت کے مطابق دوسرے سنہ جلوس کے نواب کو
امیر کبیر اور صاحبزادہ محمد رفیع الدینخان بہادر کو نامور جنگ عمدۃ الدولہ اور محمد سلطان الدینخان

بہادر کو سبقت جنگ محتشم الدولہ اور محمد بدر الدینخان بہادر کو رفعت جنگ معظم الدولہ اور محمد رشید
الدینخان بہادر کو بہادر جنگ اقتدار الدولہ خطاب عنایت فرمائے اور روسبینہ الیہ مین تقریب کتخدائی
محمد سلطان الدینخان بہادر المخاطب سبقت جنگ محتشم الدولہ کی حسب الحکم حضور والا مسماۃ سلطان
النسا بیگم صبیہ مغفرت منزل سکندر جاہ بہادر سے جلوہ گر فرمائے بہت تکلف کیا اور ماہ
ذیحجہ سنہ ۱۲۴۹ بارہ سو انچاس مین رسوم کتخدائی محمد بدر الدینخان بہادر المخاطب رفعت جنگ
معظم الدولہ کی صبیہ حمید الدولہ علی اللہ خان کی جو بطن سے دختر بلند اختر فریدون جاہ بہادر کے تھین
سو دی گئی اور پرانی حویلی تیغ جنگ بہادر مرحوم کی جو زیر دیوار سلطانی ہی صاحبزادہ ممدوح کے
رہنے کو عنایت کی اور مکان بالجند کا جو متصل دیوار خاص محل ہے صرف سرمت کے نام
اوسکا شادیخانہ رکھا اور بر آمد گاہ صاحبزادہ محتشم الدولہ محمد سلطان الدینخان بہادر کے
مقرر کی اور سنہ ۱۲۵۰ بارہ سو پچاس مین ایک عمارت عالی جانب شمال بستان سرا متصل
محل سرا اور دیوانخانہ اور مبارک محل اور آئینہ خانہ مذہبی اور آبدار خانہ فیل خانہ وغیرہ
اور جلو خانہ اور نقار خانہ اور چند مکانات معہ در مربع مستطیل وغیرہ مانند اشکال ہندسہ
اور سہ دروازہ عماری آئینہ جا بجا اور شمال رویہ دو کمانین دروازے حمید نواز
رو کی تیاری کے بنا کئے اور بعد اسکے فرش اور آئینہ اور درخت ردیفی سے تزئین دیکر صاحبزادہ
اقتدار الدولہ محمد رشید الدینخان بہادر کو عطا ہی فرمائے اور سنہ ۱۲۵۱ بارہ سو اکاون مین ایک سو انیس ۱۱۹
جلد شمس الہندسہ کی کہ جسکا ذکر ہو چکا ہی واسطے حصول فواید کثیر ارباب علم و فضل کے مطبع سنگی
مین اپنے سرکار کے مع اشکال اوسکے حلیہ طبع سے آراستہ کرکے اہل درس تدریس امصار و بلاد

خصوصاً

خصوصاً طالبین اس شہر کو تقسیم فرمائے الحق کتاب موصوف بسبب تسہیل عمل اور دلایل پسندیدہ اور
روانی عبارت کے اپنے فن میں بے نظیر ہے اور چونکہ تحریر اقلیدس عبارت اوسکی عربی ہے اور دقت
براہین سے کمال مشکل بمجرد تالیف کتاب مذکور کے طالب علم مشتاق اوسکے دیکھنے اور پڑہنے کے ہوئے دیگر
بکثرت اسکا کے نقل اوسکی فی الجملہ دقت طلب ہے امیدوار طبع کے تھے اور جبکہ یہ مژدہ گوش زد
انکے ہوا نور اوست بدست نقل کا عذر کے لگئے اور ممنون احسان نواب صاحب کے ہوئے اور بدولت
اوسکے فایدہ حاصل کیا الحمد للہ عنایت اللہ جل شانہ کی کتاب مطبوع مقبول کافہ انام اور کتب
متداولہ تحصیل میں شریک بلکہ اور اور امصار و بلاد میں بھی مسموع ہے کہ داخل علم و عمل ہے اور قیاس
واقعی ایسا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالی آیندہ بھی واسطے معلومات علم ہندسہ کے طالب علم اسی کو
بیاد رکھینگے اور سنہ ۱۲۵۰ بارہ سی ... برس اور سنہ ۱۲۴۴ بارہ سی چوالیس میں چھپے رسالے فلسفہ کے لکھے ہوئے
دلچسپ ... حاصل جات کے زبان انگریزی میں مثل علم جر ثقیل اور علم ہیئت فیثاغورس اور علم
ادب و علم ... اور علم انتظار و مقناطیس اور علم زنگ باہتمام سے ملازمان سرکاری میر امان علی
دہلوی اور غلام محی الدین حیدرآبادی اور مسٹر جونس او مسٹر ہندرسن کے واسطے نفع مبتدیون
اور مضمون اور علوم کے احاطے میں ترجمہ سلیس اردو زبان کے لائے اور نام اسکا ستہ شمسیہ رکھا
یادہ تاریخ اوسکا گذرانیدہ مولوی میر محمد شمس الدین فیض کا یہ نثر تالیف نواب شمس الامرا
ولہ مصرعہ شمس الامرا کی ہے یہ تالیف ۞ اور سنہ ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن میں حضور نے نواب ممدوح سے
بسبب کمال عنایت اور فرط مہربانی کے کہلایا کہ ہم کتخدائی اپنی بہن کی یعنی مسماۃ حشمت النسا بیگم
صبیہ مغفرت منزل سکندر جاہ بہادر کی اقتدار الملک چھوٹے فرزند سے تمہارے کیا چاہتے ہیں

تاریخ ٹھہرا اور تیاری اوسکے سامان کی کر رہے تھے نواب صاحب نے معروض کیے کہ انکی شادی اول ہو چکی ہے
فرمایا کیا مضایقہ تمہاری بھی تو پہلی شادی ہو چکی تھی جسوقت کہ ترے حضرت غفرانمآب نے عقد ازدواج سے
اپنی صاحبزادی یعنی ہماری پھوپی صاحبہ کے سرفراز فرمایا پس نواب صاحب نے عرض کی بہت خوب اور ماہ جمادی الثانی میں
رسم منگنی کی ادا کی پھر طرح شادی کی ڈالی اہل کار روئے خوب شرایط تکلفات کے بجا لائے بہت
دھوم دھام سے سرانجام دیا اور سنہ ۱۲۵۶ بارہ سو چھپن میں چار صاحبزادہ خطاب ملکی سے کامیاب ہوے
یعنی عمدة الملک اور بشیر الملک و معظم الملک اور اقتدار الملک و سنہ ۱۲۵۷ بارہ سو ستاون میں سمتسی کی
ایک سو پاس جلدین دو قسم کے کاغذ پر اہتمام سے مہر خص ملکی کے اور رسالہ علم مناظرہ اور رسالہ اصطرلاب
کی طرح چھپوا کر اور جلدین اوسکی ولایتی بنوا کر ایک ایک نسخہ مرشدزادون امیرون اور طالب علمون کو
تعلیم کنندہ اور تواضع اور عنایت کیے حتی کہ نزدیک اور دور دور اطراف اور اکناف میں روانہ فرمایا اور سوا اسکے
جیسا کہ عہد میں مامون رشید کے کہ وہ خلیفہ بغداد کی جانب سے تا ان قدر حکیم و حکمت الاعلوم
معقولہ زبان یونان سے عربی میں مترجم ہوئے ہیں دو جلدین علم ہندسہ کی شستہ عبارت سے مع حاشیہ علی
المتخلص برم کی اللیم اعمدارحم کردہ سید رواج خود طبع اور زرکار قلم میں سنسا سے زمانہ کے
تھے اور متعدد رسالے نادر نادر علوم و فنون کے صرف اوقات سے اپنے اور علما زمین سے کام کر کے مدارس کے
انگریزی زبان سے ہندی میں ساتھ استعانت گرامی اور اصلاح سامی جناب ممدوح کے پیرایہ ترجمہ سے آراستہ
ہوئے ہیں واضح ہو کہ قبل اسکے علوم و فنون مذکورہ سے ارباب علم اس مملکت کے ناواقف محض تھے
اب فی الحمد الله فاضل ہے ولی نعمت موصوف کے جود فایض الجود ان جناب کے موجد اس امر کا
ہوئے ہیں انشاء الله تعالی آیندہ جو ثمرات حاصل ہونگی اور چونکہ بسبب افراط میلان کے

ازجملہ

زرخطیر اور مبلغ کثیر صرف کرکے ہزار تا آلے مختلف علوم کے لندن سے خود بدولت دینے واسطے اپنے ملاحظہ
کے بالذات اور اہل دربار کے بالتبع کہ تفصیل جملہ کی خارج تحریر اوراق ہذا ہی منگوائے تھے اور ان کی وضع
ترکیب خصوصاً عمل ہر ایک کا دلیل قدرت خدا کی ہی اور روبروئے دست خاص سے عمل کرکے تعلیماً نامہ نگار کو
دکھلائے ہیں اور چونکہ انہیں سنوات میں پرانی حویلی بڑے نواب صاحب مرحوم کی جو بدر الدینخان بہادر کو عنایت
ہوئی تھی بندگان عالی نے لیکر ملحق ایوان شاہی فرمایا نواب صاحب نے واسطے صاحبزادہ موصوف کے
جانب جنوب مایل بمشرق قصر ہمایون کے تھوڑے فاصلہ پر محلسرا دیوانخانہ اور ایک چھوٹا سا باغ اور
جلوخانہ نقارخانہ بنوا کر واسطے اقامت کے حوالے کئے اور صاحبزادہ بہادر موصوف نے نزول اجلال
فرمایا اور سنہ ۱۲۵۸ بارہ سو اٹھاون میں ایک مدرسہ اور بعد مکتب قرار دیئے اور وجہ کفاف معلم و متعلم
کا ذمہ سرکار کا کرکے اطفال بلد کو واسطے تحصیل علوم کے اہتمام سے سید عبد الرزاق اہل قرابت فتح
الدولہ اور محمد جعفر داروغہ کتب خانہ کے مامور فرمایا چنانچہ ہنوز جاری ہے اٹھائیس لڑکے ذہین اور کئی طلبا
بے تحصیل علم ... ہوئے ... میں اور بکثرت ... عمل سرکار واسطے ذات جمیع البرکات نواب صاحب
اور سنہ ۱۲۵۹ بارہ سو انسٹھ میں بڑی صاحبزادی اقتدار الملک مسماۃ بسم اللہ بیگم جو بطن حفیظ بی بی
کے تھیں منسوب کرکے عقد ازدواج دستگیر بادشاہ فرزند دلاور بادشاہ مغفرت مآب بعد ادائے
رسوم تھی دھوم دھام کی محل ریاست سے منعقد فرمائے اور سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ میں اٹھائیسوین کو جمادی الاول کی
انتقال بیگم صاحبہ محل کلان کا اجل طبعی سے ہوا نواب صاحب واسطے ادائے نماز جنازہ کے مکہ مسجد قدم رنجہ
فرمائے اور سنہ السنہ میں اطفال مذکورین سے مکتب خانہ محمد جعفر کے دس شخص طباع چالاک طبع
سن امتیاز کو پہونچے ہوئے انتخاب کرکے واسطے تعلیم اور تحصیل علم ڈاکٹری کے انگریزی

کالج مین کوٹھی کو نزدیک ڈاکٹر مکلین صاحب کے کہ وہ بس استاد شفیق اس فن کے ہین انتقال فرمایا تہا مریضون
اور بیمارون کو بلدہ کے فایدہ حاصل ہوا اور سنہ ۱۲۶۱ بارہ سو اکسٹہ مین بیچ اول شہر ربیع الثانی کے رسوم
تسمیہ خوانی فرزند صغیر بشیر الملک محمد سلطان الدین خان بہادر کے مودی کیے من بعد بیچ ماہ رجب المرجب
کے تقریب مین بسم اللہ خوانی بنت مغفرت منزل محمد محی الدین خان بہادر عرف شبلی صاحب فرزند ارجمند
اقتدار الملک بہادر کے بہت تکلف فرمائے اور چونکہ نوشاہ کو ساتہ حضور کے نسبت ہمشیرہ زادگی
کی ہے بندگان حضرت خود رونق افزا ہو کر حلقہ کو نشاط کے کشادہ تر کیا اور جہانہ اور تقسیم طعام
اور دیوانخانہ فرش روشنی پان پہول وغیرہ بہ اہتمام میر غضنفر علی کا نہایت واضح ہو کر راقم نے حسن تحمل
تمام شادی کا سلک نظم مین پرو کر مثل قصیدہ کے حضور مین جناب ممدوح کے گذرانا اور جائزہ لائق پایا اور
مورد تحسین و آفرین ہمچشمون کا ہوا چونکہ رشید الدین خان کی مین جلد طبع تعلی ہے اس واسطے مطلع سے اطلاع
دی اور یہ کیا شعر ہوا چو شنے صبا کے خواب سے بیدار ہو نگار عشق سے میر کیا ہوئی نگاہ دو چار دو تالخ
اور ماہ رمضان سنہ رواں مین بنابر حج دربار معظم الملک بہادر کو روانہ کیا اور سنہ الیہ یعنی بارہ
اگست مین جناب ممدوح مع صاحبزادہ اقتدار الملک واسطے تبدیل آب و ہوا اور تفریح مزاج رونق
افزا باغ جہان نما کے تہے کہ دفعتاً مزاج صاحبزادہ بشیر الملک کا مرکز اعتدال سے منحرف ہوا ایسی اکبر دو روز کے
عرصہ مین صورت افاقہ کی حاصل ہوئی تہی کہ بعضے وبائی نے اثر اپنا کیا اور ایسی شدت سے مادہ مرض
کا اکبر دو روز مین باوجودیکہ وہ جوان بہت قوی ہیکل اور زور آور مردانہ مزاج تہے تاب و توانائی جاتی رہی
بلکہ بالکل ہوش نہ رہا ہرچند کہ حکمای یونانی و فرنگ نے مداوا مین سعی بلیغ کی چونکہ وقت موعود
پہونچا تہا کچہ اثر پذیر نہ ہوا حیف کہ عین عالم شباب مین کہ اس وقت ان جناب کی تہی ۳۲ تیس برس کی

عمر تھی بنا پہ ہر دو مین تاریخ ذی قعدہ کی خرامان روضۂ جاودانی کے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
چونکہ صاحبزادۂ مرحوم صاحب حسن و جمال اور ہوشمند اور ذکی الطبع مخترع صناعات خصوصاً فیاض مزاج خلیق
طبع لیق علاوہ برین نوجوان تھے بقول شخصے ع این ماتم سخت است کہ گویند جوان مُرد ارتحال سے
اُن نور دیدہ کے جہان نظرون مین والدین کے تیرہ و تار دکھلائی دیا نواب صاحب کو ضبط گریہ کا نہ رہا
نکا
بلند آواز کرکے بہت زاری فرمائے تلاطم امواج اشک سے کئی رومال تر ہوئے اور یہی حال برادرو
تیا اور روضۂ مطہرہ کے سقف رکی جو جو شرائط کہ سوز و گداز کے تھے ایام مفارقت مین شوہر کے تادم واپسین
اپنے بجا لا کر رفقا اور بندہ احسان حشمت الدولہ مرحوم کے مثل گل و سنبل چاک گریبان اور بال پریشان ساتھ
جنازہ کے اس وضع پر سینہ کوبان اور تنگ زنان تھے کہ انہیں دیکھ کر آنکھون مین اہل رہ گذر کے خود بخود
پانی آتا تھا اور وہ بھی چون بلبل نالان شریک حال انکے ہوتے تھے اس طرح سے گام بگام
ترقی اندوہ و ملال کی تھی اور جبکہ تابوت میدان چوک مین آیا تماشائی اور مردم ہمراہی
مین ایک غل مچا یا نامہ نگار اوس وقت تھانہ بنگلے پر روبرو رئیس الملک سلیمانجاہ بہادر کے بیٹھا ہوا تھا
چونکہ مرحوم کو ساتھ انکے نسبت پسر زادگی کی تھی دیکھ کر بہت روئے اور نقار خانہ مین انکے
جو نقارچی اوسوقت نوبت دوپہر کی بجا رہے تھے خفا ہو کر منع فرمایا علی ہذا مکہ مسجد مین دوسرا
دورہ بکا کا اس سے زیادہ ہوا عورات محل بندگان عالی کے بنگلے پر کھڑے بین کر کے روتی تھین اور
صحن مسجد مین ہر ایک بندہ سرکار مع نامہ نگار جسکو جناب ممدوح نے دیکھا رو دیا گویا زمین سے آسمان تک
نوا آہ و بکا کی تھی غرض کل اہل بلد کو یہ امر معلوم ہوا اور جناب ممدوح نے اربعین تک رغبت سے
متوجہ طرف خاصہ کے نہوئے اور سال بھر تک منع رقص وغیرہ جمیع اشیا طرب کے یک قلم

موقوف رہے اور سنہ ۱۲۶۳ بارہ سو تریسٹھ میں سمت جنوب متصل دیوانخانہ خاص دیوانخانہ بیش عظیم الشان اور
محلسرا نے حسب صوابدید ترمیم کی پائی صاحبزادہ محمد عمدة الملک بہادر کو مباہی فرمائے پس صاحبزادہ ممدوح جو عمارات
باغیمین منتظر اس امر کے تھے رونق افروز کاشانہ مذکور ہوئے اور مسند امارت پر جلوس فرمایا اختصاص
ندمانے نذریں تہنیت کی گذرانیں تین روز تک جشن سرور و ابتہاج کا رہا اور سنہ ۱۲۶۴ بارہ سو چونسٹھ میں
بدستور سابق بموجب جاہ و اجلال معمولی سرانجام لوازمات اوسکے مثل سانچق و مہندی کا عقد [illegible] کی
اقتدار الملک بہادر کو مسماۃ افضل بیگم جو بطن سے کریما بی بی کے تھیں سوا نگوراست [illegible] مبارک نکاح [illegible]
بالتصاحب محمد عزیز الدین خان بہادر کے دیگر [illegible] کو سرفراز فرمایا اور سنہ ۱۲۶۵ بارہ سو پینسٹھ میں [illegible]
پانزدہم شہر رمضان المبارک حسب الارشاد حضور انور متوجہ طرف [illegible] دیوانی [illegible] جنوب
برآمدگاہ طرز [illegible] متحکم [illegible] خورشید جاہ بہادر [illegible]
دیوانگیری [illegible] وکرسی و رخت [illegible] الامرا [illegible]
چھوٹی صاحبزادی کا مسماۃ [illegible] النسا بیگم صاحبہ کی [illegible] علی خان کے [illegible]
رسوم طوی ازدواج مسماۃ حیات بیگم صاحبہ [illegible] اقتدار الملک بہادر کی فرزند [illegible]
ہوئی فرمائے من بعد شادی صاحبزادی مسماۃ [illegible] النسا بیگم صاحبہ خاص محل اقتدار الملک بہادر [illegible]
صاحبہ اہل قرابت بادشاہ دہلی کے بین ابن [illegible] بیگم صاحبہ اہل قرابت سے [illegible]
بس کوس میمنت مانوس آوازہ شادی مبارک آبادی خورشید جاہ بہادر کا صاحبزادی [illegible] بلند
ہوا رسم خواستگاری کا ادا کر کے متوجہ طرف فراہم کرنے اسباب طوی کے ہے کہ اس اثنا میں [illegible]
صاحبزادی خاص محل نواب صاحب مسماۃ سردار بیگم ناکتخدا کا انتقال ہو گیا چالیس روز تک [illegible]

[illegible]

ادا ے مراتب تعزیت کے توقف عمل مین آیا من بعد ماہ ذیحجہ ۱۲۷۵ سنہ بارہ سو پچہتر مین عید ہوئی بہ
طرح شادی کی ڈالی جب بہت حسن و خوبی کے ساتہہ تمام لوازمات اوسکے ادا کئے چنانچہ تفصیل
حال شرح وار آگے مذکور ہوگا ماہ ربیع الاول ۱۲۷۰ سنہ بارہ سو ستہتر مین تسمیہ خوانی محمد فضل الدین خان
بہادر عرف خواجہ بادشاہ فرزند صغیر اقتدار الملک بہادر کی اوسی تکلفات و لوازمات
جو شادی کی اقسیم سے بنا فرمائے حضور نے بذات خود رونق افزا ایمان سرا ہوکر بسم اللہ تربانی
سب اہل دربار شادکام ہوئے نامہ نگار نے بھی قصیدۂ غرہ گذران کر تحسین و آفرین طرف سے
اور ایک خلعت مع رومال شال اور ایک دوشالہ جایزہ پایا قصیدۂ میمنت مانوس لمولفہ

خدا گواہ ہی اور ہی حبیب اسکا گواہ	ستون دین کے گہر کا ہی یہ بسم اللہ
بنائے علم و عمل پایۂ شریعت و علم	پئے مدینۂ اسلام خیر شہر پناہ
پہ جلم ہی کم ہراک کا نیک یکا آغاز	ہو اسکے ساتہہ کہ تا ہو بخیر اوسکا نباہ
اوسکی ہی برکت سے زبان خامہ دراز	ثنا مین صفحۂ قرطاس اوسکے ہی کوتاہ
ہے نشاط کا تقریب اوسکی ان روزون	پہر اوسکے جو ہی خادم نواز دشمن کاہ
وہ کون یعنے امیر کبیر کا دلدار	ممد دولت و ملک نظام کار آگاہ
فلک شکوہ فلک حشم اقتدار الملک	شہاب رمح ستارہ سنان نجوم سپاہ
بزرگ حوصلہ اوسکا جو خرد ہی فرزند	نواسہ شاہ دکن کا جو ہی سکندر جاہ
ہزار حمد بو شادہ ہوا ہی تسمیہ خوان	دراز عمر ہو اوسکی دراز بار الٰہ
لکہون جو وصف سراپا مین اوسکے یک مطلع	تو آفتاب کے مطلع سے ہو ملک اشباہ

سپہر اوج قمر چہرہ آفتاب کلاہ ‏ خضر حیات مسیحا نفس سلیمان جاہ

بلند بخت کشادہ جبین کمان ابرو ‏ مژہ وہ دیکھ جیسے سہم جائے ترک نگاہ

اگرچہ حسن مین ہی چشم رشک چشم غزال ‏ دوچند شیر سے واللہ رعب مین ہی نگاہ

نظیر شمع حرم ہی فروغ مین بینی ‏ ضیا مین خد درخشندہ ہی نمونہ ماہ

سخن کے باغ کا وہ ہی گل شگفتہ دہن ‏ ہزار جان سے بلبل ہی جسکا عفو گناہ

ثنا مین لگے ہوے بند لب ہین شیرین کے ‏ نکلی بات جو منہ سے کیا تھا سو [illegible] واہ

زبس ہی جوہر خط کا عذار آئینہ دار ‏ بنفشہ زار کے چمن ہی جسکے دید کی چاہ

ذقن وہ سیب ہی جسکے کہ پرورش کو روان ‏ ہوا حیات کے ہی چرخ پیکران سے ماہ

وہ ہی بیاض گلو کی کہ آفتاب کا زر ‏ کرے نثار جسے مہر کا وقت نگاہ

وہ سینہ علم کا سینہ ہی یعنی سینا ‏ وہ سینہ گنج معانی ہی تو نہان آگاہ

جو وصف ساعد و بازو لکھون تو اس مین ‏ حصول ہو نہ طولی مجھے قسم باللہ

کیا ہی دست حنا بستہ نے شفق کو خجل ‏ ہوا ہلال بھی ناخن کا رنگ دیکھ کے ماہ

یہ دست دست کرم ہی یہ کف کف ہمت ‏ یہ شانہ شان کے شانے کی خود ہی پشت و پناہ

بیان کچھ اور فقط رعب سے ہی تسلیم ‏ ہوا ہی دیکھ کے قامت کو سرو باغ رو براہ

ہوا ہی علم قبا ذات سے مجھ کو یون ثابت ‏ کمال یہ ایسے جسم پہ قدم قدم واللہ

قبا طیلسان کی صندل عاشق کی [illegible] ‏ وہ دلبالا [illegible] دلخواہ

شنگرف بار جواہر کے پہنے تھا سہرا ‏ ہوا از باغ مہک سے گل [illegible] نزہت گاہ

ہوا ہی

۳۸ جز

ہوا ہی زیب بستر دست و مرصع کار   حلی کہ جس سے جدا ہو کبھی نہ تار نگاہ
بیان سے وصف تجمل جو کیجیے تحریر   تو اتنے پایئے کہاں سے کوئی بھلا اشباہ
جدھر کو آنکھ پڑی ہی نظر پڑی ہی بہار   ہر ایک کا یہ گمان ہی کہ ہی یہ ابدی ماہ
رہے وفور مسرت رہے وفور نشاط   تمام شہر میں ہی اندنوں یہی افواہ
ہوا ہر ایک کو یہ سامان عیش کا بہت   کہ خورمی سے ہوا کل بلد ہی عشرت گاہ
ہوا طعام تقسیم خاص و عام پہ بیک   کہ آرہی ہی ہر اک سمت سے صدائے صلاہ
ملے دوشالہ و کمخواب ہیں جو کثرت سے   تو ہو گیا ہی لباس گدا مساوی شاہ
ہوئے فلک پہ بروج فلک خجل جو ہوا   شہر سے کانج کے آراستہ برآمدگاہ
کریں ہیں رقص جدھر دیکھیے کئی جنبان   ہوا سرود کا ہر ایک ہی محل بگاہ
ملک دعا یہ بہت کر اب اس قصیدہ کو   وہ کون ہے جو نہیں اس ترک سے ہی آگاہ
خدا کے فضل سے جد و پدر کے سایہ میں   یہ آرزو ہی کہ شادی کا وہ بنے نوشاہ
جمعہ کے روز سے اطفال شاد ہوں جب تک   رہے ہی ہفتہ کو تدریس و درس کی باراہ
شگفتہ جوں خط واضح ہو خاطر احباب   مدار دار رخ دشمنان ہمیشہ سیاہ
خزانہ کو طلا سے ہو آپکا معمور   وظیفہ اسمین سے پاتا رہے ہر اک ہر گاہ
سلامت آپ رہیں اور آپکا اقبال   اسی خوشی سے کریں اب ہی آپ انکا بیاہ
ہمیشہ تمہ حیات النبی کا ہو سایہ   بیان سے آپکی ہو عمر یکصد و پنجاہ
ترقی آپکی اولاد و آل کی ہو مدام   رہا کرے خوش و خرم ہر ایک دولتخواہ

اور ۱۲۷۸ بارہ سے اٹھہتر میں محمد فیض الدین بہادر فرزند خورشید جاہ کی بسم اللہ کو بعمر انجم تا سے راقم

پہر تاللہ طبع کو اپنی آزمایا یہ قطعہ بند دعائیہ ملاحظہ میں لایا قطعہ بند دعائیہ ہزار شکر کہ آئی ہی دن

وہ روز سعید ۞ کہ جسکی مانگ رکھی تھی خدا سے میں نے دعا ۞ گھڑی تھی نیک وہ تھا وقت نیک ساعت نیک

کہ جس میں تھا جو میرے دل کا مدعا پایا ۞ خدا کے فضل سے جم جم تمہیں مبارک ہو ۞ یہ رسم تسمیہ خوانی کی اے

میرے آقا ۞ دراز عمر ہو شاہ بیگ بزرگوں کی ۞ اور انکے سایہ میں اوسکی دراز عمر ہوا ۞ آپ آرزو ہے

کہ ماں صحت و ہمایوں میں ۞ بلند بخت وہ شہزادہ ہو خداوندا ۞ کہ جسکو دیکھکے آنکھیں ہماری ہوں

ٹھنڈی ۞ ہمیں سرور ہمارا دل و جگر ہنستا ۞ اور اسکی تسمیہ خوانی کی دیکھیں ہم شادی ۞ خوش

وہ حال ملک ہر نو بالا ۞ اور سترہوین ماہ رمضان ۱۲۷۸ بارہ سے اٹھہتر میں تقریب پہلی زچگی

خاص محل میں خورشید جاہ بہادر کے جو بیت النسا بیگم تولد ہوئی رسمیات اوسکے بھی بہت خوبی سے عمل میں

آئے تفصیل اوسکی بھی قریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی ہر چند حقوق سابقہ خسروان ناکتخدا ئے

ادا کرکے ۱۲۷۹ بارہ سے اناسی ہجری میں رحلت کرکے داخل خلد بریں ہوئے چنانچہ کیفیت میں

حضور مد ظلہ العالی کے گذرا اور تمامہ صورت علالت مزاج وہاج اور سلوک ارباب احتیاج اور بعد

ادائے حقوق سیاہ اون ایام میں اور رنج اندوہ و اندوہ رنج و آلام مفارقت اہل بلد

خصوصاً علاقہ داران و صاحبزادگان کی مع محامد و صفات حمیدہ اون برگزیدہ انفس و آفاق

سب مفصل رسالہ مدحیہ شمسیہ میں خامہ نامہ نگار کے نقش پذیر ہوئی ہی نواب صاحب مرحوم

امیر کبیر متصف اعلیٰ صفات برد اللہ مثواہ پچیسویں ذیحجہ سنہ الیہ کو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا

جب خلعت استقلال اور خطاب امیر کبیر ثانی شمس الامرا ثالث کا عمدۃ الملک بہادر کو

حضرت غفران مآب نے ایک قطعہ بند فارسی مشتمل تہنیت و تعزیت کو مع تاریخ استقلال انکے کہ جسکا پہلا مصرعہ
ہذا میمن خلد اللہ دولت و اقبال گذرانا چونکہ تمامی رسالہ حدیقہ تتمنیہ میں مرقوم ہی اکتفا کیا گیا
پیش ماہ ربیع الاول ۱۲۱۸ سنہ بارہ سمی اسی میں خطاب وقار الامرا خطاب اور سند استقلال تعلقات سیاہ متعینہ
کی مع اختیار جملہ کارخانجات بر اقتدار الملک بہادر کو مباہی ہوا اور ایک قصیدہ بہاریہ و تہنیتہ
اور چند قطعات تاریخ کمترین نے ملاحظہ میں لا کر آپکو مورد تحسین و آفرین اہل دربار کیا چنانچہ ابیات
و اشعار اوسکے بھی رسالہ مذکور میں مذکور ہیں بعد خورشید جاہ بہادر کو کہ بس رنج جدائی
جد امجد و اعلیٰ کا تھا حضرت نے خلد اللہ ملکہ یاد فرما کر تسکین و دلاسا فرمایا الحمد للہ فیما بین
دونو برادر کے اتفاق اور آمد و شد اقربیات میں جاری اللہم زد جملہ مردمان طرفین کے آسودہ حال
ترقی اضافہ و مناصب سے فارغ البال ہیں شکر خدا بجا لاتے ہیں حق خدمات کا ادا کرتے ہیں کارین
مہربان ہیں سب بحرامی فدائی بدل و جان ہیں نواب صاحب مرحوم کو پانچ محل اول محل کلان دختر
ہمشیرہ خالہ زاد مسمی بی بی امیر النسا بیگم صاحبہ بنت بی بی رحمان بیگم بنت بی بی رکینی بنت محمد
امجد خان بہادر صلب سے ضیاء اللہ خان بہادر شہید کے دوم خاص محل عفت پناہ بشیر النسا
بیگم صاحبہ مقدسہ مطہرہ صاحبزادی حضرت غفران مآب آصف جاہ ثانی نظام الملک
میر نظام علیخان بہادر محل سوم دلاور النسا خانم چہارم آئینہ محل لطیف النسا بیگم صاحبہ پنجم
خورشید محل ... النسا بیگم پانچ پسر کلان محمد فرید الدینخان بہادر بطن اطہر سے خاص محل کے
ابتدا از عالم تسبیان میں انتقال کئے دوم معظم الملک محمد بدر الدینخان بہادر یہ آخر شباب میں رحلت
فرما ہوئے امر ... ہمت صاحب ہمت بلند ارادہ حاجی حافظ شاعر خوش فکر خط ظفر

خوب لکھہ جانتے جناب سے یادگار فقط ایک دختر ہوئی تھی سو بھی ایام خرد سالی میں انتقال کر گئی سوم
مستغنی عن الالقاب والآداب امیر کبیر ثانی نواب شمس الامرا بہادر ثالث عمدۃ الملک محمد رفیع الدینخان بہادر
مد ظلہ العالی بطن اطہر سے خاص محل کے ایام [illegible] خصلت [illegible]
کیش دور اندیش مصلح کار غریب پرور غربا نواز چند کتابین علم ریاضی میں تالیف کی ہیں مسجد [illegible] والدہ
کی احداثات جناب کے ہیں آپ بھی ذی ولد ہوئے تھے اطفال ایک بھی جملہ شیر خوارگی کے
عالم میں گذر گئے چہارم بشیر الملک [illegible] محمد سلطان الدین بہادر بطن اطہر سے دلہن محل کے
ان جناب نے بھی عالم [illegible] ارادہ عالم [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible]
پنجم [illegible] محمد رشید الدینخان بہادر مد ظلہ العالی بطن مطہر
آشنہ محل کے [illegible] الدینخان بہادر [illegible] دار مکرم
ناکتخدا رحلت کین [illegible] حضور [illegible] بین
ہستہ بطن اطہر سے خاص محل کے [illegible] محمد رشید الدین بہادر تاریخ ولادت بائیسوین محرم
سنہ بارہ سو [illegible] عزیز قبلہ گاہ کے خرد سالی میں کمال ناز و نعمت سے پرورش پائے دو شادیان
جناب کی پدر والا قدر نے کی ہین خطاب خانی بہادری جنگی دولا ہی کا پیشگاہ [illegible] منزل کے پائے
سوم بعد خطاب سے امرائی کے حال حضور نے سرفراز فرمایا اور بعد انتقال نواب صاحب مرحوم کے سنہ ۱۲۵۳
بارہ سو ترپن ہجری میں شادی چھوٹے فرزند محمد فضل الدینخان بہادر کے جشن کی [illegible] دھوم دھام سے
جس طرح پر کہ روبرو قبلہ گاہ کے ہوتی ہے تقسیم طعام و تشریف و شال دکھو اب رقص و سرود در روشنی و

اشتہاری

انتظاری وغیرہ سے ترتیب دی ہر روز امیر کبیر ثانی نواب شمس الامرا بہادر ثالث جلسہ میں گہربار کے
رونق افزا ہوتے تھے اور مجلس میں تشریف لاکر رسم نوشاہ کے اپنے ہاتھ سے مثل نواب صاحب مرحوم
کے ادا کرتے تھے وقار الامرا بہادر امیر ہیں باشان و باشکوہ عالی ہمت بلند حوصلہ نیک نیت صاحب
شرع خوش خلق شجاعت شعار سخی طبع عادل و باذل جواد پاک اعتقاد منتظم مہام سپہ پرور قدر شناس
ذی مروت کریم النفس عمیم الاحسان جناب کے چار محل کلان حسینی بیگم صاحبہ صبیہ جرأت جنگ بہادر مرحوم
لاولد دوم محل خاص عصمت مآب حشمت النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی مغفرت منزل حضرت آصفجاہ ثالث
نظام الملک سکندر جاہ بہادر بیگم صاحبہ کو دو فرزند ہیں دین پناہ خورشید جاہ محمد محی الدین خان
بہادر مد ظلہ العالی ذی اولاد دوم فضل الدین خان بہادر عرف خواجہ بادشاہ خورد سال دو دختر وقار
النسا بیگم زوجہ نظامت جنگ ذی قرابت حضور دوم قادری بیگم خورد سال محل سوم کریما بی بی بطن سے
بی بی صاحبہ موصوفہ ایک دختر افضل بیگم زوجہ وقار جنگ امیر الدین خان بہادر ذی قرابت ذی ولد دو پسر
ولی الدین افتخار الدین سہ دختر ریاض النسا بیگم افتخار النسا بیگم الفت النسا بیگم محل چہارم حفیظہ بی بی
بطن سے بی بی مذکورہ کے سہ دختر بسم اللہ بیگم زوجہ دلاور جنگ ذی قرابت حضور ذی ولد ایک دختر عزت
النسا بیگم دوم حیات النسا بیگم زوجہ نصرت یار جنگ ذی قرابت حضور سوم سلامت بیگم ناکتخدا اگر چہ نواب
خورشید جاہ بہادر مد ظلہ العالی عزیز القدر مد رعالی قدر بجان برابر جد امجد کے ہنگام طفلی میں جناب کو
نواب صاحب مرحوم کس مہربانہ سالی کے وقت گود میں لئے ہوئے در آمد و بر آمد ہوتے تھے مورد عنایات غفران منزل
کہ خطاب طفلی و بہادری و جنگی کا خورد سالی میں عطا فرمایا من بعد تفضل مہربانی حضور پرنور کی کہ خطاب
دولا ہی ملکی امرا ئی جیسی کہ چاہیے سے سربلند کیا شادی جناب کی صاحبزادی سے حضور کی دادا کے وقت میں

ہوئی بعد دادا حضرت کے سنہ ۱۲۸۰ بارہ سو اسی میں ایک رسالہ مدائح میں انکے حسب الحکم نواب خورشید جاہ بہادر ممدوح
کے مسمی برسالہ حدیقہ شمسیہ تالیف کیا ہوا اور تمام کتاب پانسو جلد طبع کروا کر بلدہ میں اعزا امرا کو انعام فرمایا اور نظر کرنے واسطے
عالم معاصرین و بلاد دور دراز میں روانہ کیا اکثر کتب میں آپکے اہتمام اور اہتمام ماہ محرم سنہ ۱۲۸۱ بارہ سو اکیاسی میں شادی اپنی دختر کی مسماۃ دردانہ
بیگم نبیرہ منور الملک بہادر سے میر جمشید علیخان بہادر کے بہت تکلف کر دی بہت جلسہ میں شادی کے امیر ثانی نواب شمس الامرا
بہادر نبالت حجالات اور نواب وقار الامرا بہادر جلوہ گاہ دل افزا ہوا کرتے تھے سنہ ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی میں کتاب
خورشید الدین خان کا تالیفات نامہ نگار کے جو سابقین حسب الحکم نواب وقار الامرا بہادر تیار ہوئی تھی اور منور جلیہ
طبع سے عاری ہو کر آسمان پاچکی تھی بلکہ بعضے کو یہ ہوا تھا مستور رہی تھی پانسو جلد حلیہ طبع سے آراستہ
فرما کر شہر میں دیا انگریز و غیر انگریز عربستان تمام ہندوستان اور جملہ شہر و دیہات تعلقات دکن کے اضلاع اور تمامی
بلدہ میں شائقین کو علم تاریخ کے جستجو اس جانب سے روانہ کیا اور امراؤں کو بطریق تحفہ
عنایت فرمایا جناب میر محمد الدین نظیر صاحب ہر ایک ہادی کی قدر شناس منصب
پاک نیت صاف طینت لیکن مزاج خلیق سخاوت عالی ہمت بلند رتبہ امکانیت عالی ہی جناب کے
دو محل ہیں اول محل خاص حسینی النسا بیگم صاحبہ اور دوسرا محل حرم زینت النسا بیگم صاحبہ اور دوسرے
محل خاص عصمت مآب حسینی النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی حضور پرنور بندگانعالی آصفجاہ بہادر ہیں بطن مطہرہ بیگم صاحبہ کے ایک صاحبزادہ کہ جنکا
اسم سامی قبلہ محمد حفیظ الدین خان بہادر ہیں اللہ تعالی اقبالہ اجلالہ اور دوسرے محمد فیض الدین خان بہادر مسلمہ بطن سے بیگم
مرحومہ کے اور دختر نیک اختر مسماۃ دردانہ بیگم صاحبہ بطن سے رحمت بی بی مرحومہ کے کتخدا ہو چکی ہیں

موضوع ذکر شادی میمنت آبادی عقد ازدواج ہمہ پا بوقیر فلک جناب خورشید جاہ بہادر خورشید جاہ خورشید
خورشید الدولہ تیغ جنگ محمد محی الدین خان بہادر مدظلہ العالی صاحبزادی حضور فیض گنجور خلد اللہ ملکہ والی ممالک آباد دکن

صانها الله تعالی عن جمیع الآفات والفتن پہلی برجگی تک شکر و احسان خاص خدا ہونگے
کو کہ جسنے بقاء نوع انسان کی توالد و تناسل پر رکھی ہی اور بنا توالد و تناسل کی اوپر نکاح و ازدواج کے
کما قال فجعله نسبا وصهرا وفی الحدیث لم نر للمتحابین مثل النکاح صلی الله تعالی
علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین واضح ہو کہ جب طبایع ذوی الافہام کو نظر واحد مین کیفیت واحد
کی بدون حایلات جمل معترضات کے لطف زیادہ حاصل ہوتا ہی نامہ نگار نے تکلفات سور و ہدایا کے
اذکار و حالات سابقہ سے علیحدہ کر کے انکی جمع کیا ہی تا بخوبی خاطر ناظرین کے واضح و لایح ہو چونکہ
تحریک و سلسلہ جنبانی اس نوید جاوید کی عہد سے عفرا منزل کے ہی حضرت خلد الله ملکہ نے شروع ماہ
شوال تیسرے سال جلوس میمنت مانوس کے مطابق ۱۲۷۵ بارہ سو پچہتر زبانی ماما جمیلہ کی پروانگی خواستگاری
عصمت کی اقتدار الملک بہادر کو دی بمجرد اصغاء اس مژدہ کے نوین کو ماہ مذکور امیر کبیر شمس الامرا بہادر مع سردو
فرزندان نامی حاضر حضور ہوئے اور رضی قبول نسبت کی مع نسب نامہ اور ایک سو روپیہ ایک عدد
اشرفی نذر سرفرازی بجا لائے اور گشت تیاری تاریخ رسم اولی کی مقرر پائی تیاری شروع
ہوئی اور جب دن منگنی کا آیا اور سواری دولہ کی تیار ہو چونکہ امیر کبیر با جاہ و توقیر کو خوشی اس امر کی
نہایت تھی خصوصاً اس پیرانہ سالی اور بعلت ضعیفی عمر آسی سالہ مین فرط خوشی سے یہ طاقت جسمی بہم پہونچا تھی کہ
اس روز منگنی خود اسپ سواری مین نوشاہ کی جب سواری اس تجمل سے کہ رو برو نوشہ کے اور ہمراہ صاحبزادہ
والا منزلت اور ہمراہ عماری مرد آدمی کے طایفے ناچتے ہوئے اس سلیقے سے کہ رو برو نوشہ کے
طایفہ اور روبرو اقتدار الملک کے طایفہ اور روبرو عمدۃ الملک کے طایفہ اور
روبرو ہکاری میسان کے طایفہ اسیقدر شادان و فرحان پاکوبان و دست زنان

روان ہوئی آپ دیوانخانہ سے نوشاہ کے چوک وغیرہ تمام مقامات ہمراہ [illegible] بہادر و نوشاہ کے
طی کرتے ہوئے نقارخانہ کے دروازہ سے حضور کے گذرگاہ سرکار دولتمند کی نشستگاہ کے دروازہ تک پیدل
آئے وہاں تامجان میں سوار ہوکر خلوتخانہ میں آئے اور ہمہ رسومات ادا ہوئے اور جب روز روشن جلوہ کا قرار
پایا اور رسوم آغاز طرفین سے زرخطیر بارہ لاکھ روپیہ لاکھ خزانہ عامرہ سے حضور کے اور تین لاکھ طرف
امیر کبیر کے صرف میں آئے اور توڑے بھر بھر کے ہر دو طرف سے تقسیم پائے چنانچہ پیشگاہ حضور سے خود دولہن
دیکھ کو سینہ اللہ پانچ عدد کشتیاں خلعت کی امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر جد نوشاہ اور عمدۃ الملک بہادر
عم نوشاہ اور اقتدار الملک بہادر پدر نوشاہ اور [illegible] جنگ بہادر اور رفعت جنگ بہادر بھی عم نوشاہ کو
مصحوب مروت شمشیر خاص کے عنایت ہوئیں نیز بدستور دیوان سرکار تمام امرا بلدہ ارسال تشریف سے مشرف
ہوئے امیر کبیر با جاہ و توقیر نے بھی توڑے محلات حضور اور صاحبزادگان اہل قرابت حضور اور تمامی امرائے
بلدہ اور کل سپاہ میں اپنی علی قدر مراتب دو چار لاکھ روپیہ تک تقسیم کئے اور انعام خلعت و دوشالہ
دکھلا دیے ہر ایک ہوا خواہ کو شاد کام فرمایا یہاں تک کہ متصل فصل گل کے نصف شہر سرخ پوش ہو گیا تھا اور
ہر ایک نے لباس فاخرہ اپنے تن پر سجایا تھا کیفیت بہار کی دکھلائی دیتی تھی اسی دن کو حضور پر نور نوشاہ سرخ
زرد عماری کے سوار عمدۃ الملک بہادر اور اقتدار الملک بہادر خواصی میں بنا بر قبول ضیافت نوشاہ دیوانخانے
مین نوشاہ کے رونق افزا ہوئے دیوانخانہ میں تشریف رکھے تا آمد آمد سواری مبارک
جو نہان اردلی چوبدار [illegible] ہو جاتے تھے امیر کبیر سراپا چشم [illegible] نرگس [illegible] انتظار [illegible]
سراسیمگی کے نعمت خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے بنارسی رومال ہر ایک کو مرحمت کرتے [illegible] اور
جب سواری مبارک داخل ہوئی [illegible] دیوانخانہ مین

میں تشریف رکھیے نا چتوار یا ہر نواب مختار الملک سالار جنگ بہادر کو یاد فرمایئے وہ بھی
تشریف لا کے حاضر حضور ہوئے باسیون کو ساچق تر سے تکلف سے جلوخانہ نوشاہ کے نکلی امیر کبیر تمامی
جمعیت سے اپنی مع صاحبزادگان ہمراہ تھے جو کمین سے ہو کر صدر م داخل خلوت مبارک ہوئی
اوسوقت راقم دیکھ رہا تھا یون شاہی شادیخانہ بادشاہی مین عجب طرح کا لطف تھا رحمت خالق کی
اودہر سما پر سما ابر کا چھایا ہوا شفق کی بہار اور کچھ تقاطر شبنم آسا رشحات باران کا ادہر زمین پر
ہر ایک کی قبا گلنار اور گرداگرد حوض کے آرایش کی گردش اور مردمان حاضر درباریون کا تجمل عکس آب
سے حسن دوبالا ہو رہا تھا ایک باغ جواہر نگار طلا کار شش جہت مین پہولا ہوا کہلا ہی تہا تھا کثرت
انبساط و اہل دعوت اور مردمان نشاط کی بہی بولیان پری وش ناہید خصال جابجا محو رقص و سرود
اور مشکران پری پیکر سراپا پر نور لباس فاخرہ سے آراستہ مست طرب اور مردمان تمامی سپاہ نوشاہ
اور خاصان خلوت سراسر مجمع سے سراپا رنگین لباس سرخ پوش دوشادوش تماشاکنان اور بیسوین کو
مبندی کی تشریف ہے ہوتی ہو گی جملہ اہل عزت کو ہمراہی کا حکم تہا ذوالفقار الملک فیاض علیخان بہادر
اور ظفر الملک مع فتح علیخان بہادر اور فرزندان صمصام الملک بہادر اور فرزندان منور الملک بہادر
اور شرف الدولہ اور سیف الملک بہادر اور ننہے کا اکبر جاہ بہادر ہر کوچہ و بازار مین سواریون کا
اژدحام ہر چہار سو سے آمد آمد اہل دعوت کی تہی اور شادیخانے مین نوشاہ کے آرایش و تزئین
شش آلات درخت کانچ و لنتر و دوارگیری زجاجی سے او سمین چراغان مثل ستارگان کے جھلکتے ہوئے عجیب
طرح کا لطف تہا صبح تک مجلس رہی چار گہڑی دن چڑہے رخصت ہوئے وہ دن شب گشت کا تہا
رستون مین بدستور آتشبازی اور روشنی و آرایش اور جلوہ اہل تماشے کے شب کو یہ کثرت

خلایق کی تہی کہ عند السواری پہول ستُور روپئے جو نوشاہ پر نثار ہوتے تہے مردم کو [illegible]
ہوتے تہے وقت اشراق صیغۂ عقد ازدواج کا پڑہا گیا پہر قریب نصف النہار واسطے جلوہ کے اندر [illegible] ہوئی
رسومات محلات کے ادا کرکے بارہ بجے تخمی گذرے پہر بازگشت عمل مین آئی چار روز تک دولہن
شہزادی عروس بیگم صاحبہ گہر نوشاہ کے رہین من بعد ایتہا سیوین کو اول سواری دولہن شہزادی کی
روانہ ہوئین اوسیدن نوشہ کو لیکر امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر بہی مع فرزندان واسطے نذر کے حاضر ہوئے
حضرت نے جیسے عدد جواہر کے عنایت فرمائے پس شکو بہر آگئے سواری نوشاہ خورشید کلاہ کی
واسطے ادای رسم چوتہی کے مکرر برآمد ہوئی ہنگام چوتہی محل مین جب کثرت عورات محل کی ہوئی
حضور نے صفا فرماکر سبکو لعبد کی دروازے چہار طرف کے بند کروادیئے بغیر دستور تمامی جانے
محل مین جلوہ ظہور کا پائے اور پانچوین جانے کو حضور سے [illegible] چار دن تک رونق
افزا رہے چوتہے روز تشریف لیگئے ماشاء اللہ حضور کی صاحبزادون جب [illegible] سیر کرکے
منعقد ہوا اس سور و سرور [illegible]
گذار راقم بہی حاضر انجمن نشاط نوشہ کے ہمراہ [illegible] ساتہ تہا شاعرون نے تاریخین گذرانیے
دوشالے انعام پائے وقت نذر دینے تہنیت [illegible] نگار کو [illegible] ہوا ایک شب مین قصیدہ

هذا مع تاریخ لکہہ کر گذرانا قصیدہ — کہان ہے ساقی خوش وضع یاسمین اندام
کہان ہے ساغر و مینا کہ بہر ہے گلفام — کہان شراب کہان ہے کباب نقل [illegible]
کہان ہے شربت دیدار یار دل آرام — کہان ہے طبلہ و قانون غیچک و طنبور
کہان ہے بار بہ عشرت نشین مقام — کہان ہے سیر خیابان کہ ہے فصل بہار

کہان وہ بوے صبا کسطرف گیا ہی نسیم
کہان ہی طایفۂ شاہدان کبک خرام

زمینون کے گئے دن نکل نحوست کے
کہان ہی قاصد فرخندہ پی خجستہ مقام

رسن ہی دہر کی مشاطۂ صرف آرایش
فلک پہ عل ہی ستارے ہوئے ہین سعد تمام

زمانہ شاہد مقصود سے ہی دست بغل
نظام عیش ہوا آفتاب کا ہی نظام

ہر اک ہی کوچہ و برزن نشاط کا مسکن
ہر ایک شخص کے لب سے ہی لب بلب جام

دو مین ہی صاحب سیف و قلم ہو عالم مین
سرور و عیش و طرب کا ہر ایک گہر ہی مقام

فلک ہی کوس میرا برق تیغ مہر علم
کہ میری بحر سیاہی ہی اور شجر اقلام

بہرے ہین در معانی میرے خزانے مین
کمان قوس قزح اور ہین شہاب سہام

سخن ہی ملک میرا اور ہی مضامین فوج
میرے ہی فیض کے محتاج ہین ذوی الافہام

مجہے بہی دے کوئی ساغر کہ جمع ہو خاطر
میرے ہی قبضہ مین ہی [illegible] کی لگام

ہی ان ابن امیر کبیر کی شادی
شراب اگرچہ تو ہی ہر اک شہر پہ حرام

وہ کون جسکو کہ خورشید دولہ کہتے ہین
ملا دلون کو جو امید وار تہے آرام

پدر ہی اوسکا فلک رتبہ اقتدار الملک
ہی تیغ جنگ دم جنگ معرکہ مین نام

یہ قصد ہی کہ بیان اسکی دہوم دہام کرون
خضر ہی شاہ دکن مالک رقاب انام

ہنوز تہا یہ زبان پر طرف سے ہاتف کے
یہ اسطرح کہ کہین داد سن خواص و عوام

مطلع

سخن ہی رست میرا عید کے ہین یہ ایام
ہزار رنگ سے فرحت فزا ہوا الہام

ہر ایک صبح یہ عاشق ہی صبح عید صیام
خوشی یہ آکے مجھے دی ہی ہر طرف سے پیام

ہر ایک شام یہ نور وزر کی نثار ہی شام
یہ لیکے پہرتے ہین مزدور سر پہ خوان طعام
جہانیون پہ کلو و اشر ہوا کا ہی احکام
ملا ہر اک کو فزون حوصلہ سے ہی انعام
ہر ایک اسل نظارہ کہ راہی دلکو تمام
کہین نقاط پہ کرتا نہین ہی اوسکے قیام
ہر ایک در ہی در مدعاے پختہ و خام
کہ جسکی دید سے ہوتا دلون کو ہی آرام
ہوے ہین صرف بیان پردون ناچشم انام
ہر اک برآمدہ ناز و نیاز کا ہی مقام
بجای ماہ اگر رکہئے ہر چراغ کا نام
یہی ہی شام سے تا صبح صبح سے تا شام
کسو کے بر مین ہی شیشہ کسو کے ہاتہہ مین جام
کہڑے ہوئے ہین ملے لب سے نشہ مین کے غلام
ہر اک فقیر نے پائے ہین بہت درہم و دام
ہوئی ہین دید سے آنکہون کی پتلیان گلفام
کہ پہر گیا ہی تماشائیون سے چوک تمام

ہر ایک کوچہ و برزن ہی گلشن کشمیر
ہمیشہ گرم ہی مطبخ ہمیشہ ہی تقسیم
گلیم پوش بھی آتا نظر ہی بادلہ پوش
نگار خانہ ارژنگ ہی مکان طرب
یہ سطح صاف ہی دیوار کی کہ خط نگاہ
ہر اک ستون ہی عصاے دل ضعیف و زار
خم رواق خم ابروی بتان ہی مگر
ہوا ہی قابل تحریر حال پردون کا
ہر اک طاقچہ ہی طاق فن شوخی مین
بجا ہی شمع کو گر کہئے کوکب دیدار
کہین ہی ناچ کہین راگ ہی کہین ہی رنگ
کوئی گلاب فشانی کرے ہی کوئی سیماب
ہر رنگ سرو ہے اہتمام موقع پر
خلوص دل سے ہوئی ہی ادا ہر اک منت
بہت ہی لطف ملا ہی دلون کو سچے ہین
یہ چارسو سے ہوا اژدحام سائلون کا
زبان ہو لال لکہون گر جلوس مسند کا

بہ جلسہ باون

چلے نہ پاؤن قلم کو کرون جو حکم خرام
رہے نشاط کہ پھولا نہین سماتا تھا

ہوئی ہی بیاہ کی جب صبح ای ذوی الاکرام
ہوا ہی رستہ ہوا رشکل آئینہ

ہر اک نے کیان [illegible] مرقع چہرہ ہی ہر اک کے در و بام
ہوئے ہین آن کے حاضر سبھی وضیع و شریف

ہر اک کو [illegible] جلوہ مین محو خرام
تمام روز تو ہوتا یہ اہتمام رہا

[illegible] ہوئی خود جو شام
فلک تو صاف چراغون کی بن گیا تھی

ہر ایک [illegible] نام خاص و عام
ہوئی ہوس یہ تماشے کی خلق کو [illegible]

[illegible] اسلام
ہوا سوار جو دولہ تو شاد ہو کے نسیم

[illegible] عام
یہ عالم [illegible] ہی آواز شادیانون کی

[illegible] شام
میان تخت روان تو بیان زہرہ جبین

[illegible] گام
نگاہ خلق [illegible] ہشتم پہ

[illegible] تمام
ہر ایک سرو [illegible] قامت عاشق

[illegible]
[illegible]

[illegible] عام
[illegible]

[illegible] شام
[illegible]

[illegible] ہو گئے تمام
[illegible]

سجے [illegible] وقت عیش کا ہنگام
براتیون نے لیا شاد ہو کے صندل ہاتھ

بتائیے شکر و گل [illegible] پر سے خواص و عوام
کیا جلوس جو مسند پہ آ کے نوشہ نے

مچایا راگ نے غل ڈہول لیا ہر اک نے تمام

مچائے آگے اونکے رد شد و حسد ام

کیا نبات کے شربت نے سبکو شیرین کام

بلائین لینے کو عورات آئین ہر ہر گام

ہوئے رسوم بزرگون کے سب ادا انتظام

ہوئے سپاس الہی کے رونما یہ کلام

پہری برات مبارک کرے خدا بے انام

ہوا جو داخل دولت سرا الصد اکرام

کہا کسو نے مبارک کیا کسو نے سلام

چہڑی ہے ہول کی لیون جسا قلم کا کام

نو الکبات کے جتنے جہا ئمین ہین اقسام

تو شکر ہو قلم ہاتہہ مین دم ارقام

ہوا ہی مدح کی لذت سے لبک سیر کلام

عروس عیش رہے اوس سے ہمکنار مدام

سحاب لطف سے یا ذوالجلال والاکرام

بہن کو مان کو برادر کو خوش دوام ام

اسیطرح مین ہمیشہ لیا کرون انعام

ہوا ہجوم رنڈیون کا زنانہ بیابان سر

ہوا نکاح بنے ہول بال مجلس مین

محل سرا مین ہوا آسکری دو ٹولوہ ...

بٹہائے تخت پہ دولہ کو اور دولہن کو

ملا ہی ملک سلامی مین اور جمعیت

چلا ہی کو بنا لیکے پہر بعزت و حیا

اسی جلوس و تجمل اسی تکلف سے

گذاری نذر کسو نے پڑہی کسو نے دعا

کرون بیان سے جو تحریر حال چوتہی کا

چنگیرون مین دہرے کہے جتنے ہوئے پرشد

صیافتون کی حلاوت لکہون جو چالون مین

یہی دعا ہے کہ اے ملک لیون کو سر

عطا کرے اوسے فرزند خالق اکبر

اور اسکے سایہ مین کر سبز و بارور اسکو

ہمیشہ باپ کو دادا کو اسکے رکہہ قایم

اسیطرح سے ہون گہر اوسکے شادیانہ جم جم

جو سکہ فضل الہی اور عنایات نامتناہی جناب

واہب بے منت الٰہی کی شامل حال تھی حدیث شریف ہے العقد برکۃ الولد رحمۃ ثمرہ اس عقد کا اور نتیجہ اس ازدواج کا چند عرصہ میں جلوہ ظہور کا پایا یعنی دولہن شہزادی صاحبہ بارور ہوئیں اور جب ایام معدودہ ہو چکے آثار میلاد کے ماہ مبارک رمضان سنہ ۱۲۷۸ بارہ سو اٹہتر میں نمایاں چنانچہ سترہویں (۱۷) تاریخ حضور پرنور بصرف فاتحہ و زیارت آ بزرگان دین سالکان راہ صدق و یقین گئے تھے کہ درد وضع حمل میں عارض ہوئی بمجرد سمع چونکہ پہلی زچگی تھی حضرت کو بہت اضطراب ہوا سواری مبارک پھری گھر داماد کے تشریف لائے خشوع خضوع سے جناب باری میں صحت و سلامتی صاحبزادی کی استدعا کی اللہ تعالیٰ پذیرا فرمایا بخیریت ولادت باسعادت صاحبزادے کی مکمن قوہ سے منصہ فعل پر جلوہ گر ہوئی حضرت ایک اقامت فرما کر صبح روانہ ہوئے اور ارشاد کیا کہ یہ بیتا ہی تمام بیگمات محل کی آئیں دلاور النسا بیگم صاحب والدہ ماجدہ حضور چالیس روز تک مہمان رہیں پھر گھر چلے کو حضرت رونق افزا ہوئے چھولا نقرہ کا بہت تکلف سے مع لوازمات اوسکے روانہ کیے چار روز تک تشریف فرما رہے چونکہ خطاب جاہی کا بھی مع تمغائے ماہی مراتب نوشاہ کو انہی ایام میں عید فطر کے دن عنایت ہوا تھا طغراد تہنیت امور مشتمل بر دو تقریب کو نامہ نگار سے یہ ہیں قصیدہ

ہوئی ہے عید کی دونی مجھے خوشی یہ خوشی
کہ آسمان گہر میر آفاک ہے ہوئی زچگی

وہ ابن ابن امیر کبیر عالی قدر
بہادر ابن بہادر سخی ابن سخی

وہ کون آصف ثالث کی بنت کا ہے ابن
وہی نظام چہارم کا ابن اخت سہی

خطاب اوسکے پدر کا ہے اقتدار الملک
کہ جسکا بندہ احسان ہے ماہ اور ماہی

حضور حال جو ہین اوسکا خاص خویش ہے وہ / دکن کی جسکو عطا کی خدا نے ہی شاہی
ہوا خطاب ہے خورشید جاہ کا اوسکو / فروغ خلق ہی وہ مدظلہ العالی
مبارک اوسکو ہو یہ عید یہ خطاب مدام / مبارک اوسکو ہو تقریب اس ولادت کی
کرا اوسکا شکر ادا مانگتا ہون مین یہ دعا / کہ ہمت یہ ترقی یہ جلد ہو ایسی
خدا کے فضل سے آتا ہی اب جو اگلا سال / برائے اوسمین ہماری جو ہی رجائے دلی
خضر حیات سلیمان مکان مسیح خصال / ہو شاہزادہ کہ خوش جسکو دیکھکر ہو جی
اور اسکی تسمیہ خوانی کی جو دا میر کبیر / مچائین دہوم کرین بیاہ پھر رہے خوبی
اسیطرح سے رہین شاد اقتدار الملک / زیادہ جاہ ہو خورشید جاہ کا یون ہی
بیمان کے ہین امرا دن ہین شمس جو حضرت / سلامت اونکو رکھے حق ملک تحقیق ہی

کوکب دوم نواب شیر جنگ بہادر مرحوم اور انکے اسلاف ذوی الاحترام واخلاف کرام کے

بیان مین شیر جنگ بہادر مرحوم اور انکے اسلاف ذوی الاحترام کا بیان واضح ہو کہ نام اصلی شیر جنگ بہادر شیخ شمس الدین محمد سعید ابن شیخ محمد تقی ابن شیخ محمد باقر ابن شیخ محمد علی ابن شیخ اویس کہ سلسلہ نسب شریف ان حضرت کا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو منتہی ہوتا ہی شیخ اویس موصوف مدینہ منورہ مین مدت تولیت اوقاف کہ عمدہ ترین خدمات وہان کی ہے اختصاص رکھتے تھے آخرالامر فرزند شیخ محمد علی مدینہ منورہ سے نکل کر چندے بحرین مین رہے بعد چندے وہان سے عازم دکن ہو کر کوکن مین جو سمت جنوبی کنار پر دریا کے ہی اکر اترے اور کوکن سے بیجاپور مین تشریف ارزانی رکھے علی عادلشاہ مقدم شریف کو انکے

حضرت جہانپناہ اعظم و حریم سے پیش آیا اور ملتفت وقت ہوا اجرا رسالت بادشاہ نے قبول فرمایا
اقامت کی متصل درگاہ قدم رسول کے عمارت عالی ترتیب دی چونکہ شیخ محمد علی موصوف آراستہ
زیور قابلیت سے تھے عادلشاہ نے خدمت منشی گری سے کہ عمدہ خدمات اوس وقت سے
تھے عز اختصاص بخشا اور دو بزرگوار ملا محمد احمد فاضل متبحر کلان اور محمد ملا یحیی خرد قوم نویت سے تھے
ملا احمد کو ایک پسر محمد حسن نام اور ایک صبیہ اور ملا یحیی کو بھی ایک پسر زین الدین علیخان نام اور
ایک صبیہ منسوب عبد القادر متوطن برہانپور سے اور تحقیق لفظ نویت کی معاصر الامرا سے یہ ہے جس روز دن
کہ حجاج بن یوسف المشہور بالظلم اور ... ظلم کے درپے استیصال سادات اہل بیت کے تھا بہت سے
علما اور فقہا و سادات ... سے بعض آل ہاشم کے درجہ قتل کو پہونچے مگر بعض مردم خوف سے
اوس کے ترک وطن ہو کر ... سنہ ۱۵۲ ایک سو باون ہجری میں
مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے جہاز پر سوار ہوئے اور سواحل بحر ہند متعلقہ دکن جو موسوم بکوکن ہے
وارد ہو کر توطن قبول کیا بسبب وہاں کے مدت تک اون لوگوں کو نو آمد کہتے رہے پھر متغیر ہو کر
نایت ہوا جسج اونکی نویت اسی سے ثابت ہوا کہ ابتدا قوم ہذا کی بارہ سو برس سے ہی اور اولاد
اون بزرگوار دونکی نویت کہتے ہیں پس سلطان نے صبیہ کو محمد ملا احمد فاضل موصوف کی سلک
ازدواج میں شیخ محمد علی کے دیا بطن سے اون بی بی کے شیخ محمد علی کو دو پسر ہوئے شیخ محمد
باقر اور شیخ محمد حیدر ... عادلشاہ نے شیخ محمد باقر کو میر سامان اور شیخ محمد حیدر کو
مستوفی الممالک ... افتخار بخشا بعد اسکے شیخ علیخان نام ایک اعیان دولت علی عادل شاہ نے دو
ہمشیرہ تھیں اون میں سے ایک کو عقد ازدواج میں شیخ محمد باقر کے دیا اور دوم کو حبالہ نکاح میں

محمد ملا یحیی کے مخاطب بہ مخلص خان کہ یہ عم شیخ محمد باقر کے تھے بطن سے ان کی محمدی
محمد زین الدین خان متولد ہوئے غرض شیخ محمد باقر اور شیخ محمد حیدر دونوں علی عادلشاہ
عصر تک بیجاپور میں تھے محمد مصطفی وزیر سکندر سے ناموافق ہو کر عالمگیر بادشاہ کو عرضی کی
طلب ہوئی بعد تحصیل دولت ملازمت کے شیخ محمد باقر کو دو ہزاری منصب ہزار سوار
اور شیخ محمد حیدر کو یک ہزار و نیم ہزاری منصب [illegible] سوار مرحمت ہوئے مدت تک [illegible]
رہا پھر شیخ محمد باقر نے اسد خان کے توسط سے عرضی بادشاہی [illegible] ہو آئندہ دستان کی
گذرانکر تعیناتی دکن کی [illegible] اور بادشاہ نے رخصت دی اور دکن ہو کر چند
[illegible] روزگار [illegible] اپنے [illegible] کو [illegible]
والد [illegible] جاگیر [illegible]
معاف تھے سنہ ۱۱۳۵ گیارہ سو پینتیس میں [illegible] علوم معقول
منقول میں عالم جید تھے [illegible] شیخ محمد تقی خلف
شیخ محمد باقر عہد میں عالمگیر بادشاہ کے [illegible] پانصدی
پانسو سوار اور وقت میں محمد فرخ سیر کے [illegible] بہادر ہوئے اور جب نواب
مغفرت مآب آصف جاہ بہادر کو ایالت دکن کی ہوئی بیگاہ سے نواب [illegible]
اختتام جمیع ملمعات سرفرازی پائی سنہ ۱۱۴۶ گیارہ سو چھیالیس میں راہی فردوس بریں ہوئے
خلف انکے شیخ شمس الدین محمد [illegible] ولادت جناب کی سنہ ۱۱۰۱ [illegible] میں ہوئی مورخوں نے
فقرہ تاریخ میلاد کی جب کہا لفظ عالی بخت میں اعداد مطلوب پائے [illegible] میں منصب

سہ صدی عالمگیر نے پایا اور بعد رشد و تمیز کے اضافہ صدی اور داروغگی فیلخانہ سے مشرف
ہوئے اور بعد انتقال پدر شیخ محمد نقی صدی اضافہ سے سرفراز اور جب نواب حیدر آباد دکن سے
شاہجہان آباد کا ارادہ فرمایا چونکہ ہمراہ رکاب تھے زیادہ ترمقرب ہو کر خدمت عرض بیگی کی
پائے اور بعد جنگ نادرشاہ کے دو سو سوار اضافہ ہو کر پانصدی منصب ہوا اور خطاب حیدر
یار خان بہادر اور اسقدر معتمد و مشار الیہ ہوئے کہ جب نواب حضور میں نادرشاہ کے جانے
کو تیار ہوئے تھے اور درگاہ قلیخان کے کہ ذکر انکا بھی درمیان میں آویگا کہ من بعد یہ دو
امیر یکجا ہوئے یعنی صمصام الدولہ خان دوران اور حضرت بادشاہ کی خلعت سے سرافراز ہوئے اور جنگ
فوج میں نادرشاہ کی ہمراہ تھے اور بعد مراجعت شاہجہان آباد سے اور فارغ ہونے سے جنگ
سے صاحبزادہ ناصر جنگ کے اضافہ صدی اور بعد فتح قلعہ ترچناپلی کے دو صدی اضافہ
ہزاری منصب بالنسو سوار سے ترقی پائی اور زمانہ میں امیر الممالک کے
اول منصب سہ ہزاری چار ہزار سوار اور خطاب ظہیر الدولہ شمشیر جنگ تا انتہا ساتھ اضافہ دو ہزاری
منصب ہزار سوار خطاب ظہیر الملک اور میر سامانی سرکار والا سے لوا بلند نامی کا بلند کیا
اور اسکے دیوانی سرکار کی ہر دیوانی صوبجات دکن کی پائی یہ دو بیت مشتمل مادہ کو تاریخ
سرفرازی دوم کے مطابق سنہ ۱۱۴۶ گیارہ سو چھیالیس ہجری کے ہیں ورد زبان اور نگ آبادی نے
گذرا نکر بزم میں سخن وران کے سرخروئی حاصل کی ہے شد بحکم تو بزم نورانی + با مصابیح
فضل یزدانی + از برائے صلاح خلق اللہ + باز رونق گرفت دیوانی + بس عہد آصفجاہ
نواب بادشاہی کے اوائل میں مدار المہامی میں رکن الدولہ بہادر کی امور ریاست صوابدید سے

ان امیر روشن تدبیر کے تمشیت پاتے تھے اور جب سن زیادہ ہو گئے آپنے چاہا کہ انزوا قبول کریں
مگر الطاف و اصرار سے بندگان عالی کے نظامت خجستہ بنیاد کی قبول کی پانچ سال اوقات
شریفہ ساتھ عدالت و داد رسی اور غربا پروری کے بسر لیگئے ذخیرہ نیکنامی کا جمع کیا سنہ ۱۱۷۸
گیارہ سو اٹھتر میں رحمت حق سے ملے بعض مورخوں نے تاریخ رحلت حیدر یار خاں عادل پائی
ہے سنین عمر اٹھتر سال امیر باشان و شوکت تھے صاحب سخاوت و شجاعت خیرات و
مبرات دوست رفقا نواز علما پرور کم کوئی ہوگا کہ فیض احسان سے جناب کے کامیاب ہوگا اکثر
امرا و اعیان نواب آصفجاہ بہادر ثانی نسبت کرتے بزرگی کے اپنے تئیں خورد جانتے تھے
چنانچہ نواب رکن الدولہ ایام مدار المہامی میں عمو صاحب کہتے تھے اور عرضی لکھتے تھے اور آپ
مثل سلوک بزرگانہ خوردوں سے سلوک مشفقانہ کرتے تھے اخلاف سے جناب کے دو فرزند
اکبر و ارشد محمد صفدر خان بہادر غیور جنگ اصغر نقی یار خان بہادر ذوالفقار جنگ کہ بعد ساتھ
[illegible] کے ظل عاطفت میں برادر بزرگ کے اوقات زندگانی صرف کر کے [illegible] پانچ [illegible]
رخت ہستی کا لیگئے تولد محمد صفدر خان بہادر غیور جنگ کا چوبیسویں تاریخ جمادی الثانی کی
سنہ ۱۱۴۵ گیارہ سو پینتالیس ہجری عہد میں نواب معظم آگے پہلے منصب دو صدی اور نیابت
داروغگی فیلخانہ سے سرفراز او عصر میں مظفر جنگ کے [illegible] کی منصب اضافہ جیسے سو [illegible]
خطاب خانی اور [illegible] میں نواب امیر الممالک کے اوائل تعلقہ گورنری خجستہ بنیاد اور نیابت ساتھ
منصب ہزاری دو ہزار سوار علم و نقارہ و خطاب بہادری اور ثالثا سنہ ۱۱۷۲ گیارہ سو بہتر میں
چار ہزاری منصب خطاب غیور جنگ شجیع الدولہ کا پایا کہ مصرعہ بہ مادہ تاریخ اسکا ہے

سے بعہد خطاب اشجع الدولہ بہادر منصب پنجہزاری چار ہزار سوار اور پالکی جھالردار سے
سرفرازی حاصل کی اور زمانہ مین نواب افضلجاہ ثانی کے چھ ہزاری منصب پانچ ہزار سوار
اسکا اضافہ ہوا رمضان سنہ ۱۱۹ گیارہ سو ... مین دیوانی صوبجات دکن خطاب اشجع الملک اور
اٹھوین صفر کو سنہ ۱۲۰۵ بارہ سو پانچ مین خطاب خانخانان پایا چودھوین شعبان سنہ الیہ مین بعد
ایام چہاردہ لی بالکل کے مرض صعوبات سے واصل رحمت حق ہوئے ہمراہیون نے لاش اورنگ آباد کو
لیجا کر مقبرہ مین والد ماجد پیرجنگ مرحوم کے مدفون کئے نواب مرحوم مغفور امیر تھے کہ متانت
بردباری اور عزت و عصر و ... داری اور ایک شاد مگر با پروری مین نظیر نرکھتے تھے عالی نسبی
اور ترتیب نظم مین ... چند اشعار جناب کے ہین تہ سحر جو رقابت سرخ پوش
رفت و گذشت ؛ یکے کرشمہ اعقل و ہوش رفت و گذشت ؛ طریق عشق زبہ لذتی بوان
آموخت ؛ کہ سوخت جان عزیز و خموش رفت و گذشت ؛ شادی جناب کی صبیہ سے نواب سالار جنگ
درگاہ قلیخان بہادر کے ہوئی تھی اپنے بیان سے نامہ نگار ایک فصل کیفیت مین درگاہ قلیخان بہادر
کے لکھتا ہی پہر اس بیان کو بالتفصیل بیان کریگا فصل سالار جنگ متحد درگاہ قلیخان
بہادر اور انکے اسلاف کرام و اخلاف ذوی الاحترام کے بیان مین درگاہ قلیخان بہادر کا بیان
مع سلسلہ اخلاف کرام واضح ہو کہ درگاہ قلیخان بہادر خلف ارشد خاندان قلیخان بہادر کے
ہین ابن نوروز علیخان ابن کلان درگاہ قلیخان ابن کلان خاندان قلیخان کہ جناب ترکمان بوبر
ساہنتہ بار موجودہ اور ... کے ... ایک قبیلہ ہی ترکمان سے ماوراء ایران الوس خانان خیمہ
بنواحی مشہد سے ہین پس بزرگ خاندان قلیخان ترک بداعیہ ہین سلسلہ صفی کے ہمراہ علی مردان خان کے

متعین قندہار رہے اور جب علیمردان خان بسبب ناقدردانی شاہ صفی کے سلسلہ نوکری کا توڑ کر

جناب مین شاہجہان بادشاہ کی حضور کا ارادہ کیا اول خاندان قلیخان کو درگاہ والا مین رخصت

ارزانی رکھی پس خاندان قلیخان غرہ جمادی الآخر سنہ ۱۰۴۸ ایکہزار اڑتالیس ہجری مین درگاہ سلطنت

آکر بعوض صد اعلیمردانخان کی گذرانی اور ساتھ عنایت خلعت و انعام بیس ہزار روپے کے سربلندی حاصل کی

اور جب علیمردانخان نے بہی بیچ سال مذکور مین شرف ملازمت سے بادشاہ کے [illegible] ہوئے

اور صوبہ داری سے کشمیر کی رونق افزاے مسند کاردانی ہوے علیمردانخان نے خاندان اکرام سے

قلیخان کو اپنے پاس رکہا اون روزون خاندان قلیخان اوقات اپنے اعتبار سے گذر دیتے

رہے اور بعد رحلت خاندان قلیخان کے درگاہ قلیخان خلف کو ایک علیمردان خان نے منصب اور جاگیر

نواح تہتہ مین پیشگاہ سے بادشاہ کے دلوائے اور خدمت سرسامانی اپنی سرکار کی ضمیمہ

اوسکا کیا جب علیمردان خان کا انتقال ہوگیا درگاہ قلیخان [illegible] مین متعین شاہزادہ

اورنگ زیب کے ہوئے اور ہمراہ رکاب شاہزادہ موصوف کے دکن کو آکر بعد مراجعت طرف

ہندوستان کے سمت عالم فانی سے راہی طرف عالم جاودانی کے ہوئے خلف اون کے

نوروز علیخان ساتھ قلعداری دارور [illegible] کار زار توابع سے بیجاپور کے سرفرازی

اور اسیجا ودیعت حیات کی خالق کائنات کو سونپا فرزند انکے خاندان قلیخان ثانی منصب اور

جاگیر سے سرفرازی حاصل کرکے سلک مین منصبداران حضرت اورنگ آباد کے منسلک ہوئے اور

عہد مین شاہ عالم خلد منزل کے وقایع نگاری پرگنہ [illegible] فوجداری [illegible] سرگرم رہے

پس نواب آصفجاہ بہادر طاب ثراہ نے عہد مین [illegible] کو خدمات سے اپنی سرکار کے

مامور فرمایا چنانچہ تعمیر اور احداث نظام آباد بالای گتل فرداپور کہ حسینی کوس پر اورنگ
آباد سے ہے اہتمام سے خان موصوف کے صورت نمایش کی پائی خلف الصدق معز الیہ کے درگاہ
قلیخان بہادر ثانی انیسوین رجب سنہ ۱۱۲۲ ایکہزار ایکسو بائیس ہجری سنگمنیر مین متولد ہوے
چنانچہ بعد ہوجانے سن تمیز کو تاریخ اپنے تولد کی آپنے کہی ہے کہ سال ولادتش ز روے
الہام * درگاہ قلی رضا ہمراہان واللہ * آمین ایکعدد کم ہے ایسا پایا جاتا ہے کہ الف الہام کا بطریق تدخلہ
شریک ہوگا اور جو دہوین سال نواب غفران مآب آصفجاہ بہادر نے منصب اور جاگیر سے نوازا
اور جب پچیسوان سال شروع ہوا اسلک مین ہمراہیان اپنے رکاب با صواب کے منسلک فرمایا
اکثر خدمات حضوری کی ذات کے مکرمت کئے بہادر موصوف نے ہر خدمت کو آب و تاب سے سر انجام
دیا آخرالامر انہیں نواب ممدوح کے مورد مراحم و تفضلات رہے ہنگامہ مین نادرشاہ کے ملازم رکاب تھے
جانفشانیاں زیادہ وصف سے بجالائے بعد ازان نظام الدولہ ناصر جنگ کے بھی ممتاز اقران سے تھے
اور عہد مین صلابت جنگ کے سابقہ مدارج عالیہ کے ترقی کرکے چھ ہزاری منصب خطاب سالار جنگ
موتمن الدولہ اور صوبہ داری اورنگ آباد کی پائی اور جب عہد دولت دکن کا ذات قدسی صفات
نواب آصفجاہ بہادر ثانی کے متعلق ہوا سابقہ منصب ہفت ہزاری موتمن الدولہ موتمن الملک سے
پایہ اعلیٰ کو پہونچے اور عماری فیل سواری سے اختصاص پائی متصل اسکے المخاطب بخان دوران
ہوئے اور یہ بھی مخفی نہ رہے کہ جن روزون راجہ بہادر کنارہ دریا گنگا کے پار اگیا اور بعد
اسکے اتفاق جانا جنگ کا خجستہ بنیاد مین برآ حضرت نے بطرز مکرمت سے حویلی مین انکی مع محلات
نزول اجلال فرماکے چند روز تک تشریف فرما رہے پس اقتضاے روانی فلک کے غرہ رجب

۱۱۰۹ گیارہ سو نو ہجری مین گذشت صوبہ داری اورنگ آباد کی قدر انکو بانچ برس دیکھ سال مذکور

بلدۂ مذکور سے بتجمل تمام نکلے اور بعد قطع مسافت کے جاگیر مین اپنی جو نظام آباد ہی آنکر بیٹھ رہے

بعد اسکے پھر اسباب بحالی کا مہیا ہوا تھا کہ ناگاہ پیک اجل کا آیا اور سامان امر ناگزیر متیقن الوقوع

المعلوم الوقت خلع تشریف حیات اسکا ہوا اٹھارہ سوین جمادی الاول سنہ ۱۱۱۰ گیارہ سو دس مین مرض

سرسام سے انتقال کیا بعد اس واقعۂ ہائلہ کے نعش کو نظام آباد سے نقل کرکے اورنگ آباد لائے

مقبرہ مین والد ماجد کے کہ جنوبی بلدہ ہے دفن کئے چونکہ امیر مرحوم امیر با خیر تھے روز دفن مردم

شہر و رعایا اطراف و نواحی نوحہ کنان ہمراہ تابوت کے تھے اور بقول الاسماء من السماء

تاریخ صوری اس مصرعہ سے ظاہر ہے مصرعہ یکہزار و یکصد و ہشتاد سال ز امیر مرحوم کو ایک

صبیہ تھین اور دو پسر صبیہ بطن سے دختر صف الدین خان علیہ الرحمہ کے جد مادری خان علیہ الرحمہ کے

سید زین العابدین خان مغفور کے وہ اکابر دکن عہد اپنے اور خجستہ شاہیر سے اہل زمان کے

تھے اور پسر احمد بنیاد اورنگ آباد مین لقب اتار فسوسہ ان برگزیدہ کرد گار یادگار پسندیدہ

تا حال موجود ہے امیر موصوف نے اُن صبیۂ عفت پناہی کو کہ ایسے خوبیوں سے موصوف تھیں

کہ رابعۂ ثانی کہا چاہئے سلک ازدواج مین محمد صفدر خان بہادر غیور جنگ خلف ارشد

شیر جنگ مرحوم کے دی تھین جیسا کہ ایما کیا گیا مؤتمن الملک سالار جنگ مرحوم امیر تھے

عالیجاہ دانش آگاہ متصف اوصاف حمیدہ متخلق اخلاق پسندیدہ سے سخاوت مین

بہت سبقت کا رستم سے لے گیا تھا صوبت سے انکے دل شیر دشمن زہرہ کا آب ہوتا تھا

رعیت پروری و خاطر داری و غربا نوازی سے موصوف با سر تا لیف قلوب مین

بعد بلد

بیمدیل حاضر جوابی طاقت لسانی بدیہہ سانی تاریخ دانی سخن افرینی اس ... وقتا
اور بشاشت وجد اور بزم افزائی اور تحمل سواری چنانچہ معمول تھا کہ سواری مین انکی الغو تواز
الغو بجایا کرتے تھے اور لطیفہ گوئی مین علم یکتائی کا بلند کیا تھا منجملہ لطایف سے جناب مغفور کے
ایک یہ ہے کہ ایکدن شادی مین ایک شخص کی سقرلات فروش طرف سے عروس کے وکیل ہوکر آیا
آپ نے کہا کہ آج مین جان گیا کہ تم بنات فروش ہو حضار نے بہت پسند کیا اور شعر خوب کہہ جانتے تھے
شاعرون کی قدر بہت کرتے تھے چنانچہ اس اشعار آبدار سے جو منسوب بطرف طبع والا کے ہین ظاہر ہے
ع تو روز کہ روز عشرت افزا ست ؛ مولائی جہان تخت خلافت آراست ؛ از مقدم گل
نماند آثار خزان ؛ بل ... کہ دوست از بہارش پیداست ؛ کونین شد ایجاد برای ایشان ؛
جاشا کہ رسد کسی بجای ایشان ؛ اسرار نبوت اند او لا و علی ؛ زند گانہ قلیت خاکپای ایشان ؛
اب پھیرتا ہون مین عنان سمند سخن کام خامہ کو طرف جولانگاہ بیان سابق کے واضح ہو کہ نواب غفور جنگ
مغفور کو لطن سے صد نواب سالار جنگ محمد درگاہ قلیخان بہادر مرحوم کے ملکہ ازدواج مین انکے
منسلک تہین جیسا کہ ابھی مذکور ہوا چار خلف سے اور ایک صبیہ مسعود بانیمہ ابن منیر الملک سے
جاگیر واسطے نواب مغفور کے ہر چہار خلف پر علی السویہ تقسیم پائے اکبر اخلاف اکرام الملک قوی جنگ محمد تقی
خان بہادر کہ میر سامانی سے سرکار نواب آصفجاہ ثانی کے اختصاص رکھتے تھے اور خدمات ماموراتِ اس کو
انہین ہاتھون سے سرانجام دیتے تھے کہ موجب خوشنودی خداوند نعمت اور باعث ترقی مراتب اپنے ہوتے تھے بس
چوتھی تاریخ جمادی الثانی کی سنہ ۱۲۱۳ بارہ سو تیرہ مین مرض اسہال سے لاولد انتقال کئے دوم خلف
منتجم الملک شوکت الدولہ ... جنگ حسن رضا خان بہادر کہ اولاد داروغگی باورچیخانہ بندگانعالی کی

اور آخر کو نظامت بلدہ خجستہ بنیاد کی پائی اور چھبیسویں شعبان سنہ ۱۲۱۶ بارہ سو سولہ میں مرض اسہال
ہوا سیر سے لاولد راہی عالم بقا کے ہوئے خلف سوم علی رضا خان بہادر کہ جبینہ سے قابلیت اور بلندی
بخت کے کہ ارشد اولاد تھے پیشگاہ حضور سے بندگان عالی کے خطاب حیدر یار خان بہادر غیور جنگ منیر الدولہ
منیر الملک منصب ہفت ہزاری تین ہزار سوار علم و نقارہ جھالردار پالکی اور دیوانی بادشاہی صوبجات
دکن سے مباہی ہوئے شادی جناب کی بموجب حکم بندگان عالی کے عین حیات والد ماجد کے صبیہ
ابو القاسم میر عالم بہادر کے نامزد ہوئی تھی لکمال عنایت سے حضور کے گلشن تمنا کے ثمر کے صلہ
پائی خود میر ابو القاسم میر عالم بہادر لکھتے ہیں اور افسوس کرتے ہیں کہ وہ عفیفہ زمان صدف دریائے
عفت بموجب مشیت و حکم حکیم علی الاطلاق بوجہ حاملہ ہونے کے بیمار ہوئیں علاج نے اثر نہ بخشا یہاں تک کہ
اٹھائیسویں محرم سنہ ۱۲۱۴ بارہ سو چودہ ہجری میں بعد تولد ہونے مولود واحد کے دو گھنٹے راہی روضۂ رضوان
کے ہوئیں بندگان عالی نواب آصفجاہ ثانی فرط نوازش سے عذر مرحومہ کا ہوا کہ ان مولود مسعود کو
مسمی باسم سید عبد اللہ نام فرمایا سنہ ۱۲۱۹ بارہ سو انیس میں خطاب اور منصب جاگیر سے سرفراز ہوئے
پھر سنہ الیہ میں ہمشیرہ حقیقی مرحومہ موصوفہ کی ان کو دی اور بعد انتقال میر ابو القاسم میر عالم بہادر کے
عہدہ میں غفران منزل نواب سکندر جاہ بہادر کے منیر الملک بہادر دیوان ہوئے اور ریاست میں غفران
منزل نواب ناصر الدولہ بہادر کے خطاب امیر الامرائی کا پایا سنہ ۱۲۴۹ بارہ سو انچاس میں سوئے
دار السلام کے ہوئے امیر تھے بہت مقدس ذات عالی ہمت فراخ حوصلہ ذکی شکر گزار دیندار شجاعت
متین حلیم بردبار متحمل مزاج غریب پرور شرفا نواز یگانہ روزگار جناب امین الملک امین الدولہ
رضا یار خان بہادر حسام جنگ کہ پیشگاہ سے حضور کے ساتھ خدمات داروغگی فیلخانہ سرکار حضور

پائیگاہ

پائیگاہ متعلقہ غلام سید خان بہادر کی سرفرازی تھے رحلت جناب کی اس سرا سے
طرف عالم بقا کے عید مین غفران منزل سکندر جاہ بہادر کے ہوئی ہے آپکو تین
فرزند کلان حسن یار الدولہ حسن رضا خان بہادر المشہور خانصاحب روبرو پدر کے انتقال کئے
دوم درگاہ قلیخان بہادر المشہور درگاہی صاحب وے ارادے سے حج و زیارت کے روانہ ہوکر اثنائے
راہ خدا مین حاضر خدمات ابا عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہ ہوئے سوم امین الدولہ جہانگیر علیخان بہادر یہ بھی عالم
شباب کو ہو کر سیاح عالم ارواح کے ہوئے پس شیر الملک بہادر مرحوم کو چار فرزند اول المخاطب
اشجع الملک اشجع الدولہ ثانی قوی جنگ محمد عبد اللہ خان بہادر عرف عبد اللہ صاحب نبیرہ عالم بہادر
مرحوم بعد رحلت طبعی سے رحلت کئے اپنے چار فرزند میر جواد علی میر محمد علی میر ولایت علی میر محمد کاظم علی ایک تو
عید مین غفرانمنزل کے قرب تیغ سے اپنے ابا کے جان بحق تسلیم ہوئے دوسرے المخاطب اشجع الدولہ ثانی شیر جنگ
بہادر ابھی حی و سلامت ہین اور دوم فرزند دوسرے شیر الملک بہادر مرحوم کے المخاطب اکرام الملک اکرام الدولہ
ذوالفقار جنگ میر محمد صفدر رضا خان بہادر المعروف صفدر صاحب ایک ہی دن مع ایک فرزند ہاتھ سے
کسی فرنگی کے دولت سرا مین جناب صاحب کے مظلوم ہوئے سوم المخاطب شجاع الدولہ سالار جنگ ثانی
المخاطب محمد علیخان بہادر عرف محمد علی صاحب نبیرہ عالم بہادر مرحوم آپنے قبل پانے خطاب ملکی کے
روبرو پدر والاقدر کے بیمار ہو کر اس دار ناپائیدار سے ارتحال فرمایا تو الصاحبکو تراغم والم رہا چہارم
المخاطب سراج الملک سراج الدولہ شیر جنگ سید عالم علیخان بہادر عرف عالم علی صاحب نبیرہ
عالم بہادر مرحوم بعد پدر والاقدر کے دو بار منصب جلیل القدر دیوانی کو اپنے قبضہ اختیار مین کیا اور
انتقال فرمایا پس شجاع الدولہ محمد علیخان بہادر خلف شیر الملک بہادر کو کہ شادی جناب کی صبیہ سے

مختار الدولہ کاظم علیخان بہادر ابن شہامت جنگ معصوم علیخان بہادر کی ہوئی تھی بطن اطہر سے
عفیفہ زمان خدیجہ دوران کے ایک فرزند ارجمند سعادت پیوند خلف ارشد و اکرم المخاطب سالار جنگ
ثالث کہ بعد رحلت سراج الملک عالم علیخان بہادر کے جا بجا عم بزرگوار اپنے مسند آرائے منصب دیوانی
ہوکر ابتدا مین اس طرح بنیاد کو اس عمارت عالی کی اس تحکم و استحکام سے بنائی کہ عرصہ قلیل مین
صورت انتظام کی نظر مین خلایق کے آئین بہین شدنی دکہلائی ہی بقول انکے بزرگون کے مصرعہ سا نیک
نکوست انہ بہار کس پیدا ہے ان حضرت بندگان عالی جو مدت کار پرداز نیستی اور مدار المہام الیق کے متلاشی
تھے بیساختہ بول اوٹھا کہ مین نے الماس کا نگہ پایا ہی مین بعد جو بیان اوسکی جو حرکہ جلوہ ظہور کا باعث ہوئی
بیان آئی ہی منتظم ریاست نظامیہ مدار المہام سلطنت آصفیہ وزیر الوزرا ارسطو زمن نواب
مختار الملک سالار جنگ محمد علیخان بہادر دامت اجلالہم کا بیان نام اصلی میر تراب علیخان بہادر
خلف ارشد شجاع الدولہ بہادر مغفور فرزند ارجمند امیر الامرا نواب منیر الدولہ منیر الملک بہادر مرحوم
اور اسم گرامی جد مادری انکا مختار الدولہ کاظم علیخان بہادر مرحوم ابن شہامت جنگ معصوم علیخان
بہادر مسالکہ گذرا ولادت با سعادت انکی سنہ ۱۲۴۵ بارہ سو [illegible] مین [illegible] سالکی عمر سے سایہ عاطفت
مین عم بزرگوار سراج الملک بہادر مرحوم کے پرورش پائے اول پیشگاہ سے حضور ساطع النور غفران منزل
حضرت ناصر الدولہ بہادر کے سالار جنگ خطاب موروثی سے مباہی ہوئے چونکہ مین بعد خاندان جناب کا
وزارتگاہ ہے اور انتظام با مقدمات کا انکی ذات با برکات سے ہونے والا ہے داخل
فرہنگ جمیع مہمات ریاست کے بفضلہ تعالی بر سبیل تزاید یوما فیوما مراۃ ضمیر صفا تخمیر پر منکشف ہو رہین
ہوئے تھے اور چونکہ ذات با برکات جناب کی جمیع صفات وزارت کے موصوف اور استعداد م

امتیاز تمامی مقدمات ملک کا اور قابلیت ہر نوع کی مزاج شریف جو عنصر لطیف ہے موجود بقول امیر تیمور گورگان
سلطان کو چاہئے کہ وزرا میں چار صفت کی احتیاط کرے اوّل اصالت و نجابت دوّم عقل و کیاست سوّم
سلوک و معاش سپاہ و رعیت چہارم بردباری و مسالمت جسمیں یہ چار صفات ہوں وہ قابل وزارت
و مشورت کے ہے اوسکو وزیر و مشیر اپنا کرے اور باگ امور مملکت و سپاہ و رعیت کی اوسکو سونپے بس
اوسوقت اوسکو چار چیز سے امتیاز بخشے اعتماد و اعتبار و اختیار و اقتدار اور کامل الوزارت وہ
وزیر ہوتا ہے کہ رتق و فتق معاملات امور ملکی و مالی کو ازروے نیکی اور نیکذاتی اور حسن سلوک کے جلوہ ظہور کا
دیوے جسکا کہ نہ لینا چاہئے نہ لیوے اور جسکا کہ نہ دینا چاہئے نہ دیوے اور اوامر و نواہی میں آثار نجابت
و اصالت کے اوس سے ظاہر ہوں اور نفاق و دست اندازی اوس سے ظاہر نہو اور تمام بنی آدم و سپاہ و رعیت کا
نیکی سے لیوے اور کسو کو بد نکہے اور نہ سنے اور اگر کسی سے بدی دیکھے تو ایسا سلوک کرے کہ وہ شخص
بدی سے اپنے باز آوے اور بد نکرے اور جو اپنے سے بدی کرنیوالا ہے ساتھ اوسکے نیکی سے پیش آئے
تاکہ بدی اوسکی اوسی کے طرف رجوع کرے اور وزیر دانا وہ ہوتا ہے کہ درشتی اور نرمی سے کام کرے نہ
درشتی بہت نہ نرمی بہت کہ اگر درشتی بہت ہوگا لوگ اوس سے بھاگینگے رجوع نکرینگے اور اگر نرمی بہت کریگا دنیا طلب اور
طامع اوسکو کمزور لینگے اور وزیر جامع الاخلاق وہ وزیر ہے کہ بواسطہ کسو امر ناملایم کے جو اوسکو ہوتا ہے
کینہ اور نفاق کو دل میں راہ ندیوے کہ اگر راہ دیگا تو محل حذر کا ہے کہ مبادا دشمن دولت سے ملکر خزانہ
اور لشکر کو خراب کریگا وزیر عاقل وہ ہے کہ رعیت کو ایک ہاتھ میں پکڑے اور سپاہ کو ایک ہاتھ میں اور عواقب
کو کاموں کے پیش نظر رکھے اور وزیر کو چاہئے کہ معموری مملکت کی اور رفاہیت رعیت اور جمعیت خاطر
سپاہ کی اور توفیر خزانہ کی جانچتا اور دیکھتا رہے اور جو امور کہ سلطنت کو نفع دیں اوسکی تمشیت میں

سعی اور جو امور کہ ضرر پہونچانے والے ہین دفع مین اونکی جان و مال سے کوشش کرے اور مہمات جمیع باشندگان رعیت کے

وجہ خیر و صلاح پر فیصل کرے چونکہ انسانون مین خیر بھی ہے اور شر بھی ہے وزیر نیک محضر وہی ہے کہ اعمال خیر

اوسکے غالب اعمال شر پر ہو وین جیسا کہ احوال ذمیمہ وزیر ملک شاہ سلجوقی کے مغلوب اعمال خیر کے تھے

اور جب اوسنے حج کا ارادہ کیا ایک بزرگوار اہل اللہ نے کہا کہ یہ عمل خیر جو تیرے سے بادشاہ کے ملک مین

صادر ہوتے ہین کہ تو بندگان خدا کو نفع پہونچاتا ہے افضل حج کے ہے اور علی بن یقطین کہ وزیر ہارون رشید کا

تہا جبکہ نفع اوسکا خلق کو بہت پہونچتا تھا جب اوسنے ترک وزارت کا ارادہ کیا ایک نے ائمہ دین سے

اوسکو لکہا کہ تجہے لازم ہے کہ تو خلیفہ کی درگاہ کا ملازم رہے اور وزارت کے جاری مشغول رہے جو نفع کہ

بندگان خدا کو تجہسے پہونچتا ہے بہتر ہے تمام اقوال و اعمال اوسکا [illegible] بادشاہ کو [illegible]

کہ دانا ہو اور کارخانہ سلطنت کو حسن سلوک اور ترتیب کے انتظام دے اور امور سلطنت

تحمل و بردبار ہو اور جمیع معاملات کو [illegible] فیصل کرے [illegible]

دولت جاوید وزیر کو [illegible] ملک [illegible] کرے اور [illegible]

محترم رکہے رتبہ کو زیادہ کرے [illegible]

اور [illegible] کرے اور بستگی جو امور سلطنت مین [illegible]

دولت جاوید حضرت غفران منزل نے ان سب امورات کو [illegible] امتحان پر اسکو حسب دلخواہ وہی زر خالص

عیار بخشش جمیع صفات مین بلکہ زاید پایا بعد وفات عم مہربان سراج الملک بہادر مرحوم کے

۱۲۶۹ ہ کی [illegible] تاریخ شعبان کی [illegible] سن تہا

خدمت دیوانی سے ممتاز فرمایا پس عدل و داد اپنے داد کو پہونچا اور انتظام کا حاصل ہوا

بجائیکہ [illegible]

چنانچہ منجملہ اونکی یہ بہی اول ہنگامہ کو جن اسود عرب کے جو میدان اچوکمین برپا کیا تھا ہور عرصہ مین
قلیل ساعت خیر و صلاح کے دفع کیا پس تمام عرب جان گئے پس کل مردم سرکش اقبال کو آپکے مان گئے
اور سکہ روپیہ کہ اوسمین پانچ ماشہ روپا چہہ ماشہ تانبا تھا موقوف کرکے حالی چلن کو
رواج دیا کہ اب اوسمین اڑھائی ماشے تانبا ہی اور مابقی روپا اور متولا پور کی شرک ہوائی کہ اب
اوسکے بہی پانچ منزل ہوگئی ہی اور عہد سعادت مہد مین حضرت مدظلہ العالی کے مختار الملک خطاب
گوشہ کلاہ افتخار کا بلند کیا اور متوجہ طرف خیر و برکات کے ہوئے نیکنامی حاصل کی ندی سے نہر
لا کر عنبر ساگر کے تالاب مین ملائی اور بہت روپے خرچ کرکے دہلی دروازہ پر پل نیا بہت
خوب احداث فرمایا اور متصل اسکے بازار نام نامی سے حضرت کے مسمی افضل گنج بہت خوش
وضع آباد کیا وو منزلہ دوکانین عمدہ پختہ بنوائین اور حوالی مین اوسکے ایک مسجد
خوبصورت تعمیر کی چنانچہ اعداد تاریخ مسجد یادآرت و تمام عمارات کے نامدگار ہے

یہ ہین تاریخ پل نو احداث مختار الملک سالار جنگ بہادر

ست افضل الدولہ بیدار بخت — کہ آوردہ او مصر شاہی بدست
ز بیرون خطاب مختار ملک — بلند آسمان پیش او ہست پست
مزید حشمت کرنل ذو دستن بہادر — کہ یک خیر خواہ دو سرکار ہست
چو از رای او دستور دار حکم صدر — کہ بادا زمی عیش جاوید مست
از تعمیر جوش خلق بارت مسیحی — کہ تیر خطا از کمانش بجست
پی سال تاریخ خوب احداث یافت — کہ تا پایدار آرام ہر خوب و زشت

ز هر مصرعی هر دو این قطعه تاریخ	که بد جنت من ز روز الست
ز هجری و فصلی و عیسی و سمت	بدان سال احداث و اتمام هست

[illegible]

[illegible]

ایضاً

چو در شاهی افضل الدوله شاه	که دریا [illegible] سخا
بمختاری ملک مختار ملک	که چشم حسودش ندیده خطا
بگاه [illegible] شاه لندن	که [illegible] چه خوب ابتدا
بسعی و بسته [illegible] مسیحی	که در فن خویش است بیمثل و یکتا
بدهلی در شهر بر رود [illegible]	چو گردید این جسر محکم بپا
چنین کرد سالی بنا عرض [illegible]	خهی شاه طرزه سج ۱۲ ۶۵

قیا

قطعه تاریخ بازار
بسکه حضرت کرد آباد
عین بازار [illegible] و داعی گنج
گنج [illegible] ملک

دوبیت تاریخ بازار
امر حضرت حضور کا گنج
بن جو بازار ملک و داعی گنج

جب پل بنا بشکل عروس نفیس
بازار افضل گنج
بازار و آباد بازار
۱۲

جب بنا یہ عروس کی بن
بازار افضل گنج
سب ہوا آباد بازار

ایضاً
دو بیت ملک
سب خوش کن جو بن دو بیتا گنج
[illegible] بن [illegible]

[illegible] تاریخ
[illegible] گنج
بنا یہ بازار افضل
[illegible] مسجد افضل

ایضاً

نظم سے جب حضور اعلیٰ کے	ہیں جو مختار ملک نیک عمل
گئے تیار مسجد و پل و گنج	رود موسیٰ پہ بے نظیر و بدل
پائے تا خلق راحت و آرام	برکت دے خدائے عزوجل
عرض کی اوسکی ہجر نے تاریخ	پل و بازار و مسجد نے افضل

اور تمام سراؤں اور مسجدوں میں بنایات سے میر عالم بہادر مرحوم کے

دیہات میں موذن خطیب جاروب کش اہل خدمات مقرر کیے اور کسی حسن وجہ لی سے نایرہ فساد کو
صاحبزادہ مظفر الملک میر فتح علیخان بہادر کے وقت غصہ وطیش اطفا کیا جیسا کہ گذرا اور نصف اول
ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۷۸ بارہ سو اٹہتر میں ایک ہندو کی لڑکی اور اوسکی ماں کہ جدا بالغ ہوگئی تہی اور ہنوز بیاہ
نہہ ہوا تہا چونکہ اس قوم میں لحاظ اس گناہ کا جاودانی ہی کہ دختر اور ہر دو مادر و پدر جیتے باہر دروازہ کے
باہر کنارہ پرندی کے چھپر بنا کر جا بیٹھے تا مرتے اور ہوتے تھے تو اوسمیں دب مریں جوق
جوق تماشائی حیدرآباد کے انکو دیکہا گئے اصغا کرکے اوسکو اس امر سے روکا اور اسکے آیندہ
معاش وغیرہ کا بندوبست کردیا اور رسم اعلیٰ یہ کیا کہ بازار رشوت وندرانہ جو گرم تہا بالکل سرد
کردیا اور متعدد محکمات مقرر فرمائے تا مقدمات خلق اللہ کے موافق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے
منفصل ہوں عدالت دیوانی بزرگ عدالت دیوانی خورد عدالت خاص مجلس مرافعہ صدر مرافعہ اضلاع
دیہات کچہری فوجداری بیست کوتوال بلدہ ضرب دنگہ وغیرہ بلدہ مجلس مالگذاری
تعلقات دفتر محاسبات دفتر خزانہ سنہ ۱۲۷۹ بارہ سو اناسی میں اسطرح انتظام ہوا کہ منصب ہوئے
کہ خون و ترکہ و طلاق کا فیصلہ محکمہ میں قاضی کے ہوتے اور چوری اور زناکاری کا فیصلہ کوتوالی سے
اور ایک سے ہزار تک قرض میں انفصال میر عادل جیسی خانہ خاص میں کرے اور دو ہزار سے لاکہ تک
اسکا فیصلہ مولوی فیض اللہ صاحب سینی مجلس مرافعہ صدر میں منفصل ہوا کرے اور دیہات
مقدمات جیسا کہ تحت کالی جیسر دیہل کستی اسکا فیصلہ صاحب عدالت سلطانی سے متعلق
رکہے اور فوجداری علاقہ انگریزی کی طرف عنایت علی پسر مولوی کرامت علی کے
رجوع ہوے اور مردمان ہنود کا فیصلہ موافق شاستر انکے گوسیہ راو متصدی سے

عمل مین آوے اور ہر کوئی اہل مرافعہ مرافعہ اپنا ایک مہینہ کی مدت مین حافظ محمود سے چاہے اور
اگر وے کچھ اسمین تجاہل کرین تو علی محمد خان بالادست انکے جو حقیقی بہنوئی قدم جنگ بہادر
کے ہین درخواست کرے اور اگر وہان بھی نہو تو ہم سے معروض کرے اور اکیسوین ۲۱ تاریخ
محرم کی اول سنہ ۱۲۸۰ [illegible] دیا کہ آدمی بھی مچھی کی لالان [illegible] دیکھا کہ [illegible]
لوہی کے بھائی بیٹے دوکان رستہ کی زمین پر حد سے اپنے بڑہ کر بنوائی ہے چونکہ بیجا کیا ہے حکم
بجا فرمایا کہ میرے واپس آنے تک یہ مسمار ہو جاوے چنانچہ معماران چابکدست نے
حسب الارشاد فوریت نابود کر دیا گویا پردہ کا اسمین چار سو روپیہ کا نقصان ہوا اچھا ہوا راہ
کشادہ ہوئی بندگان خدا کو راحت ہوئی چونکہ اس بلدہ کی قدیم عادت ہے کہ ہندو مسلمان
کم استعداد لوگ اطراف حوض کے چار مینار مین بیٹھکر خطوط و عرائض تمسک رسید ضمانت
چٹھی عرضی رقعہ شقہ خط نامہ عام خلقت اہل ضرورت کو ٹکہ دو ٹکے لیکر لکھہ دیا کرتے ہین یہ اونہین
چند عرضیان کسو محرر کے خط کی جو ملاحظہ مین گذرین عبارت جو پسند خاطر ہوئی اوسکو یاد فرمایا
سو روپیہ ماہوار کر کے نوکر رکہا اور ابتداء قحط مین جب یہ صورت ہوئی کہ ماہ رمضان مین دانے
جوار کے اوپر نایاب ہو گئے مہاجنون بیوپاریان کو بلوا کر فہمائش کی جب دیکھا کہ وے نہین مانتے
احکامات متعلقات پر روانہ فرمائے کہ جو غلہ زراعت مین تیار ہو بجنسہ بھجوا دین ہزارہا گونی
منگوا کر اپنے بازارون مین اوتروائے اور سوا اسکے تین لاکہ روپیہ بھجوا کر اور جا سے غلہ
منگوایا اور حکم دیا کہ ہمارے بازار مین بکا کرے تو ڈراپنے عاجز ہو گئے اور خرید و فروخت بازار مین
اختیار کئے اور سنہ [illegible] حکم محکم دیا کہ جو نرخ بازار مین ہو ہم اتنا اوس سے زیادہ ہمارے بازار مین

پکا کریے اور تول مول کہرا ہو غلہ بکنے لگا خلقت آسودہ ہوئی اللہ تعالی نتیجہ اس نیت کا
یہ عطا فرمایا کہ روز چہارشنبہ چوتھی تاریخ سے ماہ صفر کی ۱۲۸۱ سنہ بارہ سو اکیاسی میں مینہ
برسنے لگا پس بلدہ میں چور غارت گردن جاتا تھا کہ سلسلہ کو دزدی کے حرکت دین
اور ہاتھ پاؤں ہلائیں سر اٹھانے نہ پائے کہ بطور بندوبست ہو گیا ۲۴ پہر جو شنبہ
کو سہ پہر سے علی الاتصال وشبانہ روز مینہ برستا رہا پس روز دوشنبہ چھبیسویں ۲۶
تاریخ دوپہر کو کھل گیا ندی کو خوب پور آیا دو دو روپے غلہ بڑھے اوتر گئے
اور ارادہ تیاری جمعیت کا کر کے جوانان لین سرحد مین گوشہ محل او نیرو اور ان
انگریزی متعین کر کے حکم فرمایا کہ تو لعد انکی قانون انگریزی پر ہو اگرچہ ان میں بھی بہت جینی ہم ہو سکتا ہیں
اور گوئے تمام بلدے و میں ذخیرہ کیا اور کچھ سوار رسالہ کے بھرتی کئے چنانچہ دو ہزار جوان پیدل
اور پانسو سوار بہت اچھے لایق کار زار تیار موجود ہیں اور رمضان میں سبب گرانی کے صاحب
سوار کا پانچ روپے اور پیدل کے دو روپے کیے اور آٹھویں شوال [illegible]
حکم ہوا کہ چار کمان اور چار مینار کے ہر چہار سمت تنبیاں ہوس کی جو دوکانداروں نے ڈال
رکھی تھیں اور رستہ تنگ کر دیا تھا خلقت بتنگ تھی کھلوادو مجرد تعمیل اوسکی ہو گئی پہر واسطے
مدد خرچ گرانی کے ایک سے آٹھ روپے ماہوار تک دو دو روپے اور آٹھ سے پندرہ روپے
تک ایک روپیہ اور سواروں میں بخشی الدن کو چار روپے ماہوار اضافہ اور منصبداروں
دس سے پندرہ تک ایک روپیہ اور پندرہ سے پچیس تک پانچ روپے اور پچیس سے پچاس تک
چار روپے مقرر فرمائے پہر ارزانی لاک تین لاکھ گونی ہر روز واسطے پرورش عالم کے فضل کیے

مرزا نقشم

پانی تقسیم ہونے لگے چنانچہ ہنوز کہ غرہ محرم ۱۲۶۴ بارہ سو چوسٹھ ہجری ہے فیض عام جاری ہے
اور خلقت دست بدعا لیکن ایسا پایا جاتا ہے کہ ایک مہینہ کے بعد موقوف ہو گی اس واسطے
کہ جو رقم کہ حضور سے واسطے اس امر کے عنایت ہوئی تھی صرف ہو گئی کچھ باقی ہے نواب مختار
الملک بہادر امیر ہیں گرامی مرتبت دستور ہیں ارسطو فطرت افلاطون خبرت جریح وجیہ رستم صولت
خطا گداز عطا نواز نصفت شعار عدالت اہتمام انتظام دوست دقیقہ رس دقیقہ شناس ممیز
عیب و ہنر کمال پرور سخن فہم پرور ہنری کو دریغ نہیں چونکہ آمد سخن یہاں تک پہنچی ہے انکو دو سہ سعادت
منظر ہیں اور ایک دعا پر ختم وسع اللہ تعالیٰ بزم السرور والابتہاج لابوہم بطول حیاتہم واضعاف درجاتہم
کیفیت شہر حیدرآباد و باغات و اماکن یاد ہوگا کہ نامہ نگار نے صدر کتاب میں در ضمن احوال سوانحات
صوبہ حیدرآباد کا ذکر آیا تھا وعدہ کیا تھا کہ باقی احوال شہر و باغات و اماکن اوسکا آخر کتاب میں
رقم ہوگا اب کل اوسکا ہی ذکر کرتا ہے اور زبان قلم پر لاتا ہے کہ اول دار الحکومت سلاطین قطب شاہیہ کا
دار محمد آباد عرف گولکنڈہ تھا کہ حسین ابراہیم قلی قطب شاہ کے وقت آٹھ ہزار گز فصیل قلعہ کی
تھی بارہ سو برج اور چودہ دروازہ اور مکانات آٹھ لاکھ روپے کے صرف سے احداث ہوئے پیچھے اور
دروازہ اینچی بنایا پایا تھا پس مورخ قطب شاہیہ نے لکھا ہے کہ محمد قلی قطب شاہ ثانی المعروف بڑے ملک نے
حیدرآباد بنا کیا اول نام اوسکا بھاگ نگر نام پر بھاگ متی اپنی معشوقہ کے رکھا پھر جب اچھا
شہر آباد ہوا نام بدل کر حیدرآباد موسوم کیا بعد پھر جب عالمگیر بادشاہ نے اوسکی تسخیر کا
ارادہ کیا دار الجہاد نام فرمایا اور جب فتح کیا فرخندہ بنیاد نام کیا پس حکومت اس بلدہ میں قطب شاہیہ
کی ... تک رہی محمد قلی قطب شاہ ثانی بانی حیدرآباد سلطان محمد قطب شاہ بانی مکہ مسجد

بہ عہد عبداللہ قطب شاہ مین بعد ابوالحسن تانا شاہ اور یہ بھی مخفی نرہے کہ محمد قلی قطب شاہ ثانی اول عہد مین اپنے
قریب سے سید طاہر کے بدل معتقد مذہب اثنا عشری کا تہا بعد مدت کے جب مشہور ہوا بہت لوگ اس
نواح کے بقول الناس علی دین ملوکہم شیعہ ہوگئے مگر خطبہ نام سے شاہ عباس صفوی کے
بسبب خوف سلاطین ہند کے مخفی رہا کرتے تھے پہر سلطان عبداللہ قطب شاہ نے اپنے زمانہ مین خطبہ
شاہجہان کے نام کا جاری ہوا اور سلطان مذا نے اطراف کو ہیچ کے جو متصل تالاب پائین قلعہ کے حصار
دو ہیرا ہوا کر ملحق قلعہ کیا دوہنا قدیم پل بادشاہی واضح ہو کہ قدیم پل قبل آباد ہونے شہر کے
اصوات پایا ہے اور بانی اوسکا ابراہیم قلی قطب شاہ مذکور الصدر ہے اور وجہ سکی یہ ہے چونکہ قلعہ مین
آبادی بہت تہی مردم کو بسبب کثرت کے بیمار بود و باش مکانات تنگ آتے تھے اس لئے قبل آباد ہونے
شہر کے اس قطعہ پر آبسے تھے اونمین ایک اہل طوائف نہایت حسین بسن جمیل تھی شاہزادہ
قطب شاہ المدعو جہوٹے ملک اوس سے تعشق رکہتا تہا چہپے چہپے باپ سے اوس پاس
آتا تہا اور عیش و عشرت سے گذار تا ایس ہو کر داخل محل سرا ہوتا ایکروز موافق
معمول کے ایام بارشمین آیا دیکہا کہ موسی ندی کو پوری غلبہ خواہش کا ہوا ابتدا دالا
قصور کامل تہا یار نکل آیا یہ سانحہ دشوار گذار خفیہ نویس نے عرض مین بادشاہ کے پہونچایا
حکم کیا پل بناکر بن چنانچہ آٹہ مہینے مین بہ موسم بارش کا آنے تک پل بنکر تیار ہوگیا طولاً
سو ۱۰۰ درعہ عرضاً بارہ ۱۲ درعہ ارتفاع چودہ درعہ رواق روانگی آب کے جملہ بائیس اور یہ بھی واضح
کہ آٹہ لاک روپے واسطے بنا کے عنایت ہوئے تھے اونمین سے چار ہزار بچہ رہے بعد عرض کے
داروغہ عمارت کو حکم ہوا کہ طعام اسکا پکوا کر غربا و مساکین کو کہلا دوا اور پل نوا خدا کا حرف

جو عہد مین مغفور منزل کے بیرون دروازہ چادر گہات بنایا ہی پچاسی ہزار روپیے ہی اور
ارتفاع اوسکا پندرہ درعہ چار طسو عرض نو درعہ طول تین سو درعہ ہی اور حال پل کا حال
لکہنے مین آیگا وجہ بناے چہار مینار ابتدا آبادی مین شہر کے ساکنان بلد سے ہر کوئی نشان اپنا
بنا کرتا تہا اتفاقاً غرہ محرم الحرام ہیک سنہ ہزار مین روز پنجشنبہ کسو نے ایک تعزیہ درمیان
سطح شہر کے ابا عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہ کے نام کا استادہ کیا چونکہ ان روزون غلبہ وبا کا تہا
عنقریب جسکے سلسلہ اوسکا موقوف ہوگیا جانا کہ تصرف تعزیہ کا ہی اعتقاد ہوا اسی مثل تعزیہ
کے ایک عمارت سنگ بست اوسی وضع کی بہت بلند تیار کی تا دور سے ہر چہار طرف
دکہلائی دیے اور کوئی بلا اس طرف رجوع نکرے نام اوسکا چار مینار ہوا ارتفاع مین چہتیس گز
عجب چند روز قبل وہان ہر دفع بدہوا مین رسم بد پرستش ماتا کی بہت دہوم دہام سے ہوا کرتی
ہی الحمد للہ اب نہی سے حافظ محمد علی صاحب کی علیہ الرحمہ کہ ایک بزرگ خدا پرست تہے بیان چند آقا
زین نیکے دو نعل شیخ موقوف ہی یہ مرضیات الہی ہین اعتقاد راسخ وہی ہی
جو موافق شرع شریف کے ہی وجہ بناے مکہ مسجد واضح ہو کہ اول
جو حکم سلطان کا واسطے بنا کرنے مسجد کے ہوا اب جہان علم بڑے نال صاحب کا کہڑے ہوتا ہی
اہل خدمات نے وہان پایا ڈالا تیس گز مع ارتفاع ١٦ درعہ پایہ اور کرسی مسجد کی تیار ہوئی
تہی کہ ایک فقیر نے آن کر پوچہا یہ مسجد کون بناتے ہین داروغہ عمارت مرزا فیض اللہ بیگ اور
زنگیا معمار مخاطب بہ سرہند خان نے کہا پادشاہ دین پناہ محمد قلی قطب شاہ معروف بڑے ملک
فقیر نے کہا سر رشتہ دانشمند یکا یہ ہی کہ مسجد بیچ شہر مین یا بلند جاگہ پر بناتے ہین

نہ بستی مین کنارے آبادی کے یہ خبر بادشاہ کو ہوئی تب قریب چہار مینار کے پایا کھودنا شروع کیا فرمان
صادر ہوا کہ بڑی عمارت سنگ بست کہ مثل اسکے اس نواحی مین نہو رفیع الشان جلوہ طور کا پائے چار ہزار
کماتی دو ہزار معمار دو ہزار سنگتراش واسطے بنا کے قرار پائے اور نو لاک روپے واسطے صرف کے ملے
صرف سے ایک لاک روپے کے عہد مین عالمگیر کے کام مداخل پٹانے کا تمام ہوا ستر گز طول چالیس گز
عرض اکیس درعہ ارتفاع مداخل بالا چھے درعہ گنبد پندرہ درعہ کلس تیرا درعہ ابتدا آبنا سے بارہ ملے طعام
پختہ بنا بر نیاز دوازدہ امام مقرر ہوا چنانچہ قطب شاہون تک وہ جاری رہا پس عہد مین خلد مکان کے
بارہ روپے روز نیاز کے قرار پائے کہ وہ تا حال جاری ہین رقسم صرف باغات و مکانات دولت
قطب شاہیہ وغیرہ صرف باغ لنگم پلی ایک لاک روپیہ او صرف گوشہ محل مع حوض تین لاک چالیس ہزار
اور دادمحل وغیرہ تیس لاک دوکانین بلدہ مین حویلی فی سبیل اللہ چودہ ہزار وقف مسافرین [illegible]
سنہ ایکہزار تین مین عاشورخانہ جو سلطان عبد اللہ قطب شاہ بارہ گیر مرتفع تیار فرمایا کہ اب بادشاہی
عاشورخانہ مشہور ہے صرف اسکا [illegible] ہزار روپے اور بعد اتمام تعمیر بارہ سو روپے کا طعام پختہ
اور پختہ بارہ من مصری کا شربت اور بارہ ہزار ہون نقد واسطے خیرات دہا قرار پائے اور بارہ
من لکھتا ہے مبالغہ کیتا ہے لنگر سونے کی زنجیر کا بنواکر وقف مساکین فقرا کیا اور بارہ ملے کھچڑی
اور بارہ من قند کا شربت پی پی کے علم پاس مقرر ہوا او چار محل با تاشا [illegible] لاک روپے
خرچ کرکے کنارے رود موسی کے احداث کیا یہ شہر اوایل مین بہت آباد تہا بعد فتح حادثات سے
عالمگیر بسبب تعارض گرانی غلہ و شیوع طاعون ہزارہا آدمی بلادہ و قریہ جات لشکر وغیرہ کے ہلاک ہوے
حیدرآباد ویران ہو گیا تہا خصوصا ظلم سے کام بخشی کے اور زیادہ تر اوس سے اور بعد تسلسل

رستم دل

ہستیم دلخان کے بالکل آبادی نہ رہی تھی اور اب بفضلہ تعالی برکات سے نیات روسیاہ وکارگذاران کے
خوب آبادی ہی بلکہ تمام اقلیم ہند مین دارالسلطنت یہی ہی اسکو قدیم سے دستار دکن کہتے ہین
جیسا دہلی کو دستار ہند اب تو اسیطرہ ہی محل ہزارون عیش و عشرت کا اور ماٴمن
مسافران ہفت اقلیم کا ہی فصیل اوسکی نہ مربع ہی نہ مستطیل نہ مدور ہی نہ بیضائی چونکہ یہ شہر
وقت بنا کے بے فصیل تہا خلقت نے جس طرف جی چاہا بے نسبت سکونت اختیار
کی اوسی بموجب فصیل تیار ہوئی شہر مین گہر سے گہر ملا ہوا ہی اور سب آباد خریدی
مکان بخواہش ملتا ہی سو وہ بھی کوچون مین دور دور پورون مین محلون مین سرراہ تو
ملتا ہی نہین آنے جانے والون کے ہمیشہ رستے بہرے رہتے ہین خصوصا سہ پہر کے بعد بہت کثرت
ہوتی ہی اور ایک سبب یہ بھی ہی کہ راستے تنگ اور کوچے تو بہت تنگ اور کچہ واکچے ہین اور
علاوہ یہ ہی کہ غلیظ بدبو ان دو سببون سے اکثر بد ہوائی ہوتی ہی ہزارہا آدمی ہیضے
وبائی سے ہلاک ہو جاتے ہین کبہو سال دو سال کو اور کبہو چار سال پانچ سال کو
اور بعضیون اسکی شدت ہوتی ہی اور کبہو سلسلہ اوسکا سال دو سال چلا جاتا ہی
چنانچہ کہ شدت کی پہر کچہ کم ہو گئی اور پہر شدت کی اور کم ہو گئی اور سوا اسکے اور بیماریان
ہر قسم کی بہت حکیمون کا بازار ہمیشہ گرم رہتا ہی اور جب موسم شادیون کا آتا ہی تو راستے
ملتا ہین اور شادمان بھی بکثرت ہوتی ہین ہمیشہ اسکا چرچا ادنی اعلی کے گہرو مین رہتا ہی
اور وہ مسلمانون کے گہر ربیع الثانی رجب خصوصا ذیحجہ مین بہت ہوتی ہین اور ہندون مین تو جب انکے
دیوتا جاگتی اور شادیون مین تکلف بہت ہوتا ہی آرایش آتشبازی جلو وغیرہ ادنی شادی

بیان کی پانچ ہزار روپے کی ہی اور اس شہر کے پندرہ دروازہ بارہ کھڑکیاں یعنی چھوٹے دروازے
ہیں کہ انمیں سے عماریکا ہاتی نہیں جاتا بیرون شہر بھی بہت آبادی ہی ایک محلہ ایک ایک قریہ کے
برابر ہے خصوصاً بیگم بازار کہ وہ چار محل کے دروازہ کے باہر ہے اور کاروان کہ وہ بادشاہی قدم
باہکے دروازہ کے پرے واقع ہے غرض دہلی دروازہ سے کہ کوٹھی سفیر بادشاہ انگلستیہ کی اسی
طرف مایل بمشرق مابین دروازہ چادرگھات و دروازہ دہلی کے ہی جانب غرب بادشاہی
پل کے دروازہ تک خوب بستی اور جانب مشرق تا سمت جنوبی مابین جنوب مشرق علی آباد
دروازہ تک کچھ کم ہے اور کوٹھی سے حسین ساگر تک عیسائی صاحب لوگ بستے ہیں
اور اسطرف صحرا میں ایک کوہ ہے کہ اسکو امام ضامن تامن رضی اللہ عنہ کا پہاڑ کہتے
ہیں دامن میں اسکے متعدد بارکس و احداث عالی عمارات ہیں اسمیں بھی عیسائی
لوگ رہتے ہیں اور بعض دروازہ کے باہر بھی ویرانہ نہیں ہے غلام مرتضی کمندان اور حسن حسینی
کمندان کی چھاونیاں ہیں سابقاً صدر جمعیت اس ہار کے وقت میں خوب آباد تھیں کہ یہ دو کمندان
بنائے ہوئے انہیں کے تھے اور اب بھی موضع جیسے رہ گئے ہیں بنا آبادی کی ترقی ہے کارخانہ
باروتکا سیاہ کوٹھہ محل کی اوس جا پر جاری ہے اور کاروان امام پورہ بہادر پورہ مستعد پورہ
مابین دروازہ بادشاہی پل اور فتح دروازہ کے ہی اور باغ جہان نما امیر کبیر با جاہ و توقیر دلکشا جناب
قمر رکاب شمس الامرا بہادر کا مابین دروازہ غازی بندہ اور علی آباد کے ہی کہ وہاں تک بستی ہے
اور شہر میں مقبرے بہت ہیں وقت میں حضور مغفرت منزل کے مردے شہر میں گڑا کرتے تھے
غفرانمنزل نے اپنے عہد میں ممانعت کی سوائے دایرہ میر مومن کے اب کہیں نہیں گڑ سکتے

غیر لوگ

غریب لوگ نا میسر وہان مردہ لیجا کر گاڑ دیتے ہین اور شیعہ مذہب والے ارباب مقدور بھی حسنات جا کر

دفن کرتے ہین اور مدفن خاندان مدار المہام جلیل المقام کا بھی اوسیجا ہی چنانچہ میر عالم بہادر محمد

ابو القاسم مرحوم اور منیر الملک بہادر مغفور کا مسکن جوابکا وہین ہی اور مکانات اس شہر مین تین قسم کے

ہین پختہ سفالین کا ہی امیرون کے گہر تو بہت وسیع ہین اور غریبون کے ایک چہپر موافق او چونکہ مکانین

کئی وضع پر ہین گول تمام خشت وا ایک سے یہ تو یونان کی وضع ہی اور اسمین کچھ ترکیب انگریزی

اور کچھ فرانسیسی بھی ملی ہوئی ہی اور جو بڑے ایک رواق کے ہوتے ہین اور فقط ہر دو طرف

اسکے دو دو ستون مخروطی خراش و تراش پر سر کو یہ مصری ہین اور جو تین رواق پر بنایا تے

ہین المانی وضع ہی اسمین بھی ستون سر کو بناتے ہین یہان سب قسم کے مکان بنا ہوئے

ہین مگر سہ رواقی ترکیب قدیم ہی اب گول ستون کے بہت ہو گئے ہین اور ایسکا رواج ہی اسکو

انگریزی مکان کہتے ہین اور کام عمارت کا میر عالم بہادر کے وقت سے جاری ہی ورنہ کہتے ہین

سابق مین جب منیر الملک دیوان تھے پیر اونکی بنا عمارت کی نہین ہوتی تہی اور اب کئی سال سے

راقم دیکھتا ہی کہ ہر سال جا بجا سے نو بنا سفالپوش ہو جاتا ہی اور جو سفالپوش ہی پختہ اس

بنیاد مین سب قسم کے اور سب ملک کے آدمی ہین یہ شہر غریب پرور ہی کسیکو ممانعت نہین بزرگون کے

عرس مع تقسیم طعام رقص وغیرہ بڑے تکلف سے ہوتے ہین چند درگاہین اندرون شہر بزرگون کے

ہین اور چند گنبد مین مشہور نندلی گنبد ہوسے کی کہڑکی کیطرف قدیم ہی اور عبد اللہ شاہ قادری کا

گنبد شاہ علی بندے کے نیچے وقت مین غفرانمآب کے اور موسی قادری قدس سرہ کا گنبد بادشاہی

پل کے دروازہ پاس مغفرت منزل کے وقت مین تیار ہوا ہی اور گنبد شاہ سعد اللہ صاحب

قدس سرہ کا حال حضور خلد اللہ ملکہ نے بیان فرمایا ہے اور راس بلد میں قدیم محل بادشاہی دا و محل
گزشتہ محل وغیرہ ٹوٹ پھوٹ منہدم ہو گئے فقط چار کمان باقی ہے اور ایک کمان سلطان شاہ کی
اور ایک ایلچی بیگ کی اور ایک میر کی اور دو کمان مغلپورہ کی ایک قدیم اور ایک جدید اور
ایک کمان میر کے دایرہ کی اور ایک کمان جو مابین شاہ علی بندہ و چار مینار متصل بازار شاہ چہار
اوسکا قدس سرہ کی ہیں یہ دو کمانیں مہاراجہ وقت بنانے شاہزادہ کے توڑ ڈالیں اور حکم کیا کہ
صرف کریں جانا چاہیے کہ آخر عہد تک آصف جاہ کے راستے پر چار طرف چار مینار دو
کے سنگ بست تھے یہ کار خیر مہاراجہ راجہ چندو لعل کا ہے جو شہر پناہ بنائی او ڈلیفت ادب سے
کے بیچ دی اور ایک کمان امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر نے اپنے بازار میں بنائی اور اوپر سے اوسکے
خانہ باغ بازار دیکھا ہے اور کمان حسینی علم کی اور ایک کمان کوہ طور خانہ کی اور ایک سردار عاشور متصل
خانہ علم بی بی کا حال حضور خلد اللہ ملکہ نے بعد تعمیر چار کمان کے اسقدر لکھا ہے اور باہر شہر کے کئی چند
گنبد میں شاہ راجو حسینی اور اکبر حسینی اور میر محمود صاحب اور جانب شرق حضرت حسن شاہ ولی صاحب کے
فرودگاہ صاحب زادہ ولی ہے اور شہر کے [illegible] میں
یا روانہ جانب مطلب اور فیض تصرف سے اونکے منزل مقصود کو پہنچے ہیں اور میران صاحب انا حسینی
مشہور کمر کی گنبد اور یوسف صاحب و شریف صاحب تک کہ یہ دونوں مزار ایک ہی جا تھے
دونوں صاحب کا مزار ہے بے فقط چار دیواری ہے اور مشرق طرف درگاہ پیرانہ صاحب کی ہے صحرا
مدفن جمیع امرا اور اہل قرابت حضور کا ہے لیکن کسب حافظ سراج الدین صاحب کا بیٹا سے
راجہ شمشیر بہادر کے ہے اور اسی طرف راہ میں سر در نگر کے درگاہ وحالا شاہ ایک بزرگ

اسپر اشرف کی سمت وہان بھی لوگ پنجشنبہ کو جاتے ہین اور مرغ ذبح کرکے قورمہ پر اسکے فاتحہ
اُن جناب کی کرتے ہین اور جانب جنوب سمت سے ایک پہاڑی ہی کہ اُس جا پر چار
دیوار مین مزار بابا شرف الدین قدس سرہ کا ہی جناب اشرف پنجشنبہ کو
اندرون خلقت وہان بہت جاتی ہی کہتے ہین یہ قدیم درگاہ ہی قطب شاہیون سے
بھی اول عہد مین راجون کے آپ تشریف فرما ہوئے ہین اور اس کے نیچے پر اقامت کی
چونکہ وہ صحرا ان روزون مسکن درندون کا تہا اور کوئی انکو گزند نہ پہنچایا ہنود
معتقد آپکے ہو کر خدمت بجا لاتے تھے اور جب رحلت کی وہین دفن کیا عرس اُن
جناب کا انیسوین ١٩ کو شعبان کی ہوتا ہی قدس اللہ اسرارہم اجمعین [illegible] دن کے
جانشین اور خلیفے ہین سلسلہ پیری مریدی کا بکثرت جاری ہی اور باغات ہین چار باغ نامور قدیم
ہین کنارے ندی کے گلشن باغ اور رام باغ اور لچھمن باغ اور سیتا رام باغ جانوبت اور صاحب جاگیر
انکی جاگیر اوتی ہی حضور پرنور غفران منزل کے اوائل کہ شوالہ و رنگا بنا کیا ہوا مہاراج کا
اور مہاراج جنیال جاترا کو دسہرے جایا کرتے تھے اور انندگیری اور کرمن گہٹ اور اسکے سوا اور دیولون کو بھی
جا کر دیکھتے عبادت کیا ہی اور باغ لنگم پلی کہ اسکا ذکر ہو چکا بہت وسیع اور پراثمار ہی سب
قطب شاہیہ کے وقت کے ہین اور نبی باغ اور پرانا قلعہ متصل گولکنڈہ کے محدثات سے سلطان محمد
کے ہی اب شہر کے لوگ آخری چہار شنبہ کو ماہ صفر کے بنا پر سیر نبی باغ کو جایا کرتے ہین
اور باغ بدیسیہ بنا کیا ہوا عمدہ بیگم صاحبہ مرحومہ کا ہی وہ بھی عمدہ باغ ہی اور بارہ دری میر عالم
بہادر مرحوم کی داخل بلدہ کنارے رود موسی کے اندرون شہر واقع ہی عمارات اسکے

خوشنما خوش وضع قابل نظارہ ہیں اور وقت طغیانی آب کے اچھی سیرگاہ اور ایک جانہ سیرستان

بلدہ میں ایجاد امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر کا ہے کہ اب وہ سیرگاہ نواب صاحب نواب وقار الامرا

بہادر اور صاحبزادہ خورشید جاہ بہادر دام اجلالہما کا ہے ورتن کو نچ کرسی لنتر درخت

کمانچ سے آراستہ ہیں بعد باغ جہان نما احداث پایا مقام دلکشا ہے فرحت افزا خوش نما

حسن ترکیب میں بے نظیر نہایت درستی سے آراستہ و پیراستہ ہوئی اور ان میں بہار آجہا تھی

فتح دروازہ ایکباغ کہ جسکی تاریخ باغ ارم ہے یا دام باغ کہو عمارت نہایت وسیع اور وسیع عظیم

الشان ہے اب بے مرمت ہو رہا ہے جیسا باج گدرے تعمیر نہیں ہوتی اور پرانی حویلی جو مشہور

ہے مکان وقار الدولہ کا تھا بعد شمس الملک ہاس آیا شمس الملک نے جہیز میں جیسا ان

ہیرو بیگم صاحبہ مرحومہ کے دیا تھا چونکہ حضور مغفرت منزل صاحبزادگی میں وہاں تشریف رکھتے

تھے اور بعد جلوس جب ارادہ وہا نکا فرماتے زبان خلق پر جاری ہوتا تھا کہ سوار مبارک

پرانی حویلی کو جاتی ہے رفتہ رفتہ یہی نام اسکا ہوگیا اور اطراف حیدرآباد کے میں تالاب

ایک زیر فصیل جانب شرق بنا کیا ہوا میر جملہ کا دوسرا حسین ساگر جانب شمال کو قطب شاہ نے

تیار کیا ہوا قطب شاہ کا اب عہد میں حال حضور پرنور کے اکثر بار روپیہ خرچ ہی

ردلی صرف ہوکر نہر رود موسی کی جسپن ساگر میں آکر ملی ہے سوم میر ساگر سمت مغربی نو

۱۰ احداث میر عالم بہادر مرحوم کا ہے نہر رود موسی کی کوتوال گوڑہ سے کاٹ کر لائی ہے کہ اس سے

آب شیرین کا خلق کو بہت آرام ہے میر صاحب کا نیک نام ہے حیدرآباد میں تین موسم ہوتے

ہیں دہوپ کا لا تہنڈ کالا برسات یہان غلہ قسم کا ہوتا ہے اور میوہ جات سب طرح کے

مگر یہی نہیں ہوتی خصوصاً آم کئی اقسام کے اور بہت چنانچہ عہد میں غفران منزل کے سنہ ۱۲۷۲ ہجری
میں ایسے ہوئے تھے کہ دیہات میں جانور بھی کھائے تلے جہاڑوں کے ہیر لگے ہوئے تھے اوس سال کا
یہ حال تھا جو درخت سالہا سال سے بار نلائے تھے سب پھلے تھے اور سیتا پھل اطراف بلاد
کے تو ایسے لذیذ اور کثیر ہوتے ہیں کہ خامہ بیان میں انکے عذب البیان رطب اللسان ہی اور نواحت
نوبت کی اس بلدہ میں الحال اہل دل سے سوا درگاہوں اور دیولوں کے بہرا جاسے بلند آواز
ہوتی ہی سنہ سپہ سالار کبیر شمس الامرا بہادر کے اور مختار الملک بہادر دیوان اور دروازہ پر سعید
الدولہ بہادر صوبہ بلدہ اور نظام یار جنگ اور راجہ رائے رایان متصدی اہل دفتر عہد سے غفران مآب
کے ہی اور آستانہ پر مرشد زادہ آفاق صمصام الملک بہادر کے اور مہاراج راجہ چندولعل و راجہ
رام بخش بہادر کے زمانہ سے مغفرت منزل کے اور سیف الدولہ عبداللہ بن علیخان بہادر عرب اور
شمشیر الدولہ عمر بن اعوض خان بہادر عرب اور نانک بخش کرڑ رہ کے در پر غفران منزل کے
وقت سے اور ذوالفقار الملک بہادر اور صاحبزادہ مغفرت منزل روشن الدولہ بہادر اور
داماد حضور پر نور حضرت خورشید جاہ بہادر مدظلہ کے نقار خانوں میں حضرت کے عنایت سے
اور روشن چوکی باجے جاتی جناب خورشید جاہ بہادر مدظلہ اور دیوان وسیکار و راجہ نانک
بخش و راجہ رائے رایان طول حیدرآباد کا تقطیع البلاد سے فی یط یعنی ایکسویں درجے
اور انیس ۱۹ دقیقے ہی اور عرض حیدرآباد یح دی یعنے اٹہارہ درجے سولا دقیقے اور تین آدمی
اسل بے پار سے عہد میں مغفرت منزل کے استعانت سے راجہ چندولعل بہادر کی اس بلدہ میں
نہت دولتمند ہوئے ہیں ایک تو مخدوم سبقتہ مسموعہ ہی کہ دال دال کا بیپار کرتا تھا

پہر لاکہون روپی کا آدمی ہو گیا سید احمد نام بیتا اوسکا صحیح یا غلطی مصرف نکالدار پلبار کا
کارندہ و بینر رہا آب اختیار کی دو دو سو روپی تین تین سو روپی یا سواے اسکے مردامی نوکر رکہے ایسے ایسے
عزت ہمیشہ گردش اوسکے رہا کرتی تہے نقلین اسراف کی بہت عجایب عجایب ہین اوجہ طرح
شادی کی ڈالی ایسا صرف کیا کہ دولت تمام ہو گئی شادی تمام ہوئی جو کہ دن و شمع صرف سمع
کافوری کا تہا آخر کو بقول سعدی علیہ الرحمہ روغن بہی چراغ مین نرہا شب رفتہ چلے گیا آپ ہی
رہ گئے دوم لعل چند حلوائی قریب دروازہ چارمحل پیر دیوار فصیل اندرون شہر پختہ مکان
اونچی دکان بنوائی ہے شمیای کا روز خرچ ہوتا اوسکا بہی تماشا ہوا اور دن بری سوم تحفہ
میوہ فروش جہان جاگیر ہوا اوسکے مال و منال بہی الله کا جنگ و جدال مین صرف کرکے دست بر
خلایق ہوا حیدرآباد و حوالی مین اوسکے چار جنس کا رواج ہے ... جیسا غلہ وغیرہ کی
انبار سے لیکر گہوڑا ہاتی گجرات دو شالہ جواہر موتی الماس تک یہی سے موتی کو روپیہ
اشرفیان کو ہان کہتے ہو کہ بہت دریا سے لاتے ہین جیسے کی سکہ پیسا ن اور پیسے تانبے کے
بناتے ہین مسکوک روپی کے بہت سے چار سکے کا آتا ہے اور ... گیارہ ... کا
اور اشرفی بارہ ماشے طلا کی اوسمین تفاوت اٹہارہ روپی سے بائیس روپی تک
چار آنے اور آٹہ آنے کے قرص بہی سکہ ہوتا ہے بادلی اوراد سکی اوسکو کہتے ہین وہ بہی رائج
عورات یہان کے زیور طلا نقرہ کا بہت پہنتے ہین اور بعض مرد بہی کرہ انگشتری اور اطفال تو سرتاسر
پہنتے ہین اور جواہر مرصع کا زیور امیر و وزیر رئیس سب لوگ تقریبات مین زیب بر و دوش
کرتے ہین اور مرد رنگین رکہنا بہی ہمیشہ پہنتے ہین مگر فقط دستار اور ٹنکہ اور رومال و تاپرہ برقی

اس بلدہ مین بقید حیات غفران منزل کے آخر عہد مین یعنی ۱۲۶۳ سنہ بارہ سو تریسٹھ ہجری کے آیا ہی نرخ غلہ کا ان

مدوّن کو ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۳ سنہ بارہ سی تریسٹھ ہجری ہی بموجب چھپا مظہر الاخبار مدراس مطبوعہ

انتیسوین ماہ ربیع الثانی نمبر چھبیسواں جلد گیارہوین کہ مہتمم نے اسکے جو موافق خط مورخہ اٹھارہوین ماہ مذکور

ایک مراسلہ نگار یہانکے طبع کیا ہی یہ ہی روغن گاو روپیکا ڈیڑہ سیر اور روغن کنجد پاو کم دو آثار

برنج گندہ پانچ سیر جوار چھ سیر اور برنج باریک چار سیر مگر راقم کو اپنی خوراک کے تین سیر میسر ہوتے

ہے اور گندم پانچ سیر اور نخود پاو کم پانچ سیر مونگ پانچ سیر دال تور چھ سیر املی چار سیر نمک

پانچ سیر مرچ ایک سیر پیاز فی سیر ایک آنہ لہسن فی سیر ڈیڑھ آنہ اور شکر سرخ تین سیر اور بعضے

نمک و پان و جمیع اشیاء ترکاری وغیرہ یہانتک کہ ظروف گلی سب گران ہی خصوصاً گہانس کہ

جسکا ذکر اوپر ہو چکا اور روٹی سستہ گذشتہ مین فی روپیہ نیم سیر بھی اور اب سولہواں حصہ کم

ایک سیر ہی اب بفضل تعالیٰ بارش ہوئی ہی چنانچہ بیسوین ماہ ربیع الثانی کی اٹھائیسوین تک

ہوئی ندیان نہایت طغیانی پر تہی حضور پر نور کو ہی خلق خدا کی ایذا سے کمال قلق ہی مدار المہام کی

سرکار سے واسطے پرورش بندگان غربت و غربا کے آڑہائی لاک بلکہ تین لاک کوئی اناج کا خرچ

ہو چکا رجا تقسیم ہوتی ہی امیر کبیر بھی غلہ تقسیم فرماتے ہین دوسرے امیرون نے بھی دست کرم

کشادہ کیا ہی پرورش غربا پر کمر ہمت کی چست باندہی ہی اور سابق اسکے دور مین غفران منزل کے

مہاراج اور راجہ رام بخش و سراج الملک بہادر مرحوم ان سبکی کارپردازی مین چار روپے کی

پلہ جوار اور پلہ ایک سو بیس سیر کا ہی بتیس سیر گیہون سولا سترا سیر چاول چار روپے

پلہ چنے مونگ اور تین سیر گہی بلکہ بات بازار مین ساڑھے تین سیر چار سیر بھی اور تیل

ستا سیر اور سرخ شکر بارہ چودہ بلکہ بات مین بدو بل کے سولہ سیر بکی ہی اور سفید شکر مین پہ چار سیر
اور روئی بھی چار سیر ہی چونکہ دس برس کی بارش پانی نہ لگی کی ہی رفتہ رفتہ یہ نوبت ہوئی ہی اللہ تعالی
رب العالمین ہی اور پرورش سبکی پانی سے ہی اور زمانہ حادث و متغیر ہے وہ نرہا یہ بھی نرہیگا ع
بر سر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد ــ مشکلی نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ ہراسان نشود
چونکہ اب بارش ہوئی ہی سستی بیج اور ارزانی بھی ہوگی مگر اتنک کوئی باندی یا غلام بکتا ہوا سننے مین
آیا ورنہ قبل اسکے ادنی گرانی مین عرب لوگ دیہات سے ہندوون پر لاد کر بکثرت لڑکیان لڑکے لاکر بیچ
ڈالتے تھے ایکبار امیر کبیر شمس الامرا بہادر نے اپنے تعلقجات مین نایبون کو حکم فرمایا تھا کہ سب بچے آپ
خرید لو اور بالیر کسو کو بیچنے نہ دو اور محتاج انکو دیے جاو جب گرانی رفع ہوا انکے مان باپ کے
حوالے کر دو چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا کیا عمل جیر نام تک جلوہ ظہور کا پایا اور خانہ جنگی بازار دو مین
ہوا کرتی تہی ایکبار مبش بازار لٹ گیا تہا چورون کا ایسا غلبہ ہوتا تہا کہ تمام رات لوگ اپنے گہرون مین
جاگتے اور ہندو مین چہوڑتے رہا کرتے تھے اب اسقدر گرانیمین جابجا امن امان جا دوانی ہی جیسن عمل
مختار الملک بہادر کا ہے دستی کی جا ہی اور رہا کے امرا حال مین سیف الدولہ بہادر جنگ علیہ
علیخان عرب صاحب سیف ہین کہ زور شمشیر سے سکہون پر فتحیاب ہو کر رفتہ رفتہ اصابت رای سے معز الیہ نے
یتن اس رتبہ کو پہونچایا ہی ورنہ نہین معلوم کہ سکہ لیت گرمی سے راجہ چندو لعل بہادر کی مسلمانون کو کیا کیا
اذیتین دیتے وقت جنگ ہر دو قوم کے حضور پر نور غفران منزل دین پناہ نے حرارت دینے سے
اخراج قوم سکہ کا حکم دیا اسوقت کچھ تو خارج ہوئے اور کچھ رہ گئے بعد چندے راجہ صاحب نے
سرداران ہر دو قوم کو ملا دیا صفائی کیلئے رہے پہر بعد مہاراج کے سبب موقوف ہو کر

اوطان کو اپنے چلے گئے اب بھی چند ہین کہ بیرون فتح دروازہ نانک شاہی نام ایک مقام ہی وہان
رہتے ہین بلدہ مین بھی نوکری چاکری سلام مجرے کو آیا جایا کرتے ہین اور سپاہ مین یہانکی پردیسی
لوگ بموجب سنہ ۱۲۷۸ بارہ سو اٹھتر حسب طبع کسی مخبر کے گیارہ ہزار عرب نصف ولایتی نصف
مولد مقلد اور دو ہزار سکھ اور چودہ سو روہیلے ہی کیفیت عشرہ شہر محرم الحرام اور ایام عرس
جبل کبیر اور جمیع زیارات سالانہ وغیرہ چونکہ اس بلدہ مین ہندو اور مسلمان دو قوم ہے
اکثر عشرہ مین تو جیسے بزرگان دین اور امیر آیا جایا کرتے ہین اور جاترا مین دیوتاؤن کے سالتمام
مین اکثر ہوتی ہین اور اسمین بحسب مراتب کثرت طعام اور روشنی مناقب خوانی رقص سانگ وغیرہ
اور اخراجات خود وکلی کی ... اجماع خلائق کا کثرت سے معمول ہر ایک درگاہ کا مقرر ہی البتہ
عالی قدر طرف سے نہین اور اسمین میلا اسبارک کا جو شمال طرف پانچ پانچ کوس پر واقع ہی بتہ امیلا ہی
بادہ جیسے مین ہوا کرتا ہے اسے مولا کا عرس کہتے ہین اور اسکو نسبت طرف شاہ مردان امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دیتے ہین اگرچہ یہ میلا ایک ہفتہ بلکہ دو ہفتہ کا ہی کہ اطراف وجوانب کے
دیہاتی لوگ اور بیوپاری اہل حرفہ بلد کے ساتھ سے وہان جاتے ہین دوکانین جماتے ہین بہر خیام و
خرگاہ امرا اونکے رواں ہوتے اور عمدہ ور مکانون کی مرمت کرتے ہین بعضون نے مکانین بنوا رکھے
ہین باغ لگائے ہین مقبرے ہین مسجدین باولیان اور وہ صحرا بھی دلکش ہی آب وہوا وہان کی
دلکش فرحت افزا لیکن دو روز سولہوین ۱۶ ستروین ۱۷ کہ یہ دو روز صندل و عرس کے ہین ہجوم تمام
خلقت کا اسطرف کو ہو جاتا ہی اور ابتدا اسکی قطب شاہون کے وقت سے ہی جیسا کہ
ذکر اسکا راقم نے رشید الدین خانی مین سب طرح سے کردیا ہی بادشاہ بھی وہان جایا کرتے ہین

اور غفرانمآب میر نظام علیخان بہادر طاب ثراہ بھی تشریف فرما ہوتے تھے نیز بدستور کبھی کبھی غفرانمنزل
مین نے دیکھا ہی کہ لالہ گوڑہ کے باغمین جو سر راہ درمیان کوہ و بلدہ متصل کوہ کے واقع ہی
وہان رونق افزا عرس کے دنون مین ہوئے ہین اور جاتے آتے لوگون کو عرس کے ملاحظہ فرماتے
ہین اور نیاز وغیرہ بھجواتے اور غفرانمنزل نواب ناصر الدولہ بہادر تو اوایل مین علی الاتصال
بلا انفصال مع امیر کبیر شمس الامرا بہادر او منیر الملک بہادر و راجہ چندولعل بہادر کئی سال تک
معمول تھا کہ دسوین تاریخ سے جب کی جانا اور باغ لالہ گوڑہ مین نزول اجلال فرمانا اور امیر امرا
سب اپنی اپنی منزل پر قیام کرنا لیکن راجہ چندولعل بہادر ایک مکان وہین دامنہین پہاڑ کے
جانب شہر بنا رکھا تھا وہان اترتے تھے او سولہوین کو عماری کے سوار جانا اور پہاڑ کے چڑہنا
فاتحہ دینا نذر چڑہانی من بعد جب راجہ چندولعل بہادر سے ناخوش ہوئے مطلق موقوف کر دیا
ادنی اعلی سبھی چلے جاتے ہین غریب آدمی توشہ باندہ باندہ کر سر دلن پر گٹھریان عورتین بچے
ساتھ بیٹھے او بیٹھے عجب ایک کیفیت سے قطع مسافت کرتے ہین تین شبانہ روز دروازہ
شہر کے پہاڑ تک ایکدم سے کچھوتشون کی قطار لگی رہتی ہی آتے مین کئی جا مین او سر راہ
ہین باولیان چشمے ہین آبدار جا بجا لگے ہوتے ہین ایکدو مکان ایکدو دوکانین ہوتی ہین کچھ میوہ فروش
کچھ کھلونے والے بیٹھے ہوئے ہوتے ہین وہان لوگ دم لیتے ہین پانی حقہ پیکر کچھ تحت القہوہ کرکے
پھر آگے کو چلتے ہین نیز لباس جو گھر کا ہی پہنے او اگر ہو تو مانگ لاتے ہین صاحب مقدور لوگ کچھ
زیادہ کر دیتے ہین ہاتی تمام چراگاہ ہوتی اپنی سبب حاضر ہوتے ہین دامن مین پہاڑ کے دور دور تک
حلقہ ہوتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ کسی بادشاہ عظیم الشان کا لشکر اترا ہوا ہی وہان جاتے ہین

علیحدہ بناتے ہین کہانے پکاتے ہین کہلاتے ہین خیرات بہت ملتی ہی فقیرونکو نفع کثیر ہوتا ہی بازار ہر اک
طرف خوشنما معلوم ہوتا ہی بہت بازیگر جابجا تماشا کرتے ہین خلقت کا ہجوم رہتا ہی ذی مقدور
لوگ شہر کو سوار ہوکر سیر کرتے پہرتے ہین بسبب سواریون کے بازارون مین بڑی کثرت ہوتی
ہی معمولی روشنی کے سوا مکانون مقبرون اور آبدارخانون اور ڈیرون مین اگر ایک ایک چراغ
شمار کرجاؤ تو بہت کچھ ہوتا ہی آتشبازی جابجا چہوٹتی ہی مناقب خوانی ہوتی ہی طوایف شہر کے
آراستہ ہوکر جاتے ہین اپنے اپنے دوستون کے خیمون مین اترتے ہین ناچتے ہین کبھی پہاڑ پر جاکر بھی
مجرے کر آتے ہین اور جب اٹھارہوین شب نصف سے تجاوز کرجاتی ہی بازگشت شروع
ہوتی ہی اوس دن بعض لالہ گوڑہ مین اوترتے ہین وہان بحث دیر کرتے ہین اکل و شرب سے
فارغ ہوکر چلتے ہین پہر درمیان لالہ گوڑہ اور باغ لنگم پلی کے ایک مقام پر تات شاہ کی بارہ دری کر
مشہور اور اصل مین بنائی ہوئی شرف الدولہ کی ہی ایک درویش وہان تات شاہ رہتے تھے
نام سے انکے نامزد ہوئی صاحب بنایا ہی تب سے یون نام پایا ہی غرض وہان ٹہرتے ہین کچھ دیر بعد
پہر چلتے ہین لنگم پلی پر تو مجمع کثیر اور لطف خارج از تحریر ہوتا ہی شہر والے سب چلے جاتے ہین یہان تک
کہ شہر خالی ہوجاتا ہی جنگل بہرجاتا ہی اور جو نہین جاتے دہیان اوسی کے رہتے ہین خبرین
سنتے ہین صاحبزادے جو عالی منش ہین اور جی چاہتا ہی تو بظاہر برآمد نہین ہوتے مگر شباب کے
عالم مین جاتے ہین اور جو ایکدفعہ بار دیکھ چکے ہین سیر جو نیم سیر ہین کوٹہون پر چڑھ کر دوربینون سے
دیکھتے ہین گو یہ فعل نامشروع اور بدعت ہی مگر علما مشایخ بہی جاتے ہی ہونگے نہین تو خورد
سالی مین تو دیکھ آئے ہین اور جو لوگ کسی سبب دنیاداری روزگار چاکری وغیرہ کے رہ گئے ہین

اتنا ہوتی ہیں تاریخ اربابِ مراجعت کے استقبال کو جاتے ہیں لنگم پلی میں جو ما بین شہر اور کوہ کے
متصل ہی اترتے ہیں بالکل شہر میں کوئی نہیں ہوتا ہی معاملہ بند ہو جاتا ہی چونکہ اس دن نہیں پھرتا ہے
اربابِ مراجعت اور تماشائیوں کے ملکر بہت کثرت ہو جاتی ہی بازار اکل و شرب کا اوس قسم کے لوگوں میں
گرم رہتا ہی قصہ قضایا وغیرہ بھی کہیں کہیں ہو جاتا ہی چوری بہت ہوتی ہی گو طرف سے سرکار کے
احتیاط انتظام کے لئے لوگ مامور ہیں مگر بسبب کثرت کے کوئی قتیل کوئی جریح ہو جاتا ہی سب سے بڑا
میلا ہی بڑا ہار وپی کا اسمیں صرف یہی نہیں معلوم کہ وہ بہار ان دونوں کیا ہوتا ہی سنگ ملام کش
ہو جاتا ہی کہ سب اوسی طرف کھنچے جاتے ہیں اور جو لی بیاں کہ اشرافوں کی نیک ذات اور پارسا
بیبیاں ہر چند کہ وہ عرس میں نہیں جاتیں لیکن اور وقت کسی حیلہ سے جیسے کہ منت مراد بچوں کی
ہر چند کہ خوب نفسانی نہیں اوٹھا بھی جانا ہوتا ہی ایکبار بہر طور دیکھ آتے ہیں اور بہتیری کمینیں
بھی گئی ہیں سوا اسکے اس بھی وہ چند سوا عشرہ میں محرم کے تکلف ہوتا ہی کہ عجیب طرح کا اعلان
ہوتا ہی کہ بلا شبہ بیان سے خارج ہی لکھا جانا اوسکا محال فقط دیکھنے سے علاقہ رکھتا ہی سو سب
کہاں دیکھ سکتا ہی اگر کوئی چاہے کہ میں سب دیکھوں اچھی طرح سے پانچ برس میں صرف کرے
تو ممکن نہیں جو سب دیکھے کئی سال چاہئے اور جب اتنا عرصہ ہوا کچھ نہ کچھ تغیر واقع ہوگا پیدا ہو جائیگا
اور کوئی چاہے کہ بالکل نہ دیکھے یہ بھی نہیں ہو سکتا جہاں نکلا کچھ نہ کچھ دیکھ ہی جاتا ہی اگر
گھر ہی میں بیٹھا رہیگا تب بھی کوئی آنے جانے والا عورت مرد سے کچھ نہ کچھ لے آئیگا شاید سے
گذر جائیگا ورنہ آواز تو باجے کی اور شور غل نوبت کا صدا منقبت سوال وغیرہ کی البتہ سنیگا
غرض رنگ طبیعتوں کا دوسرا ہو جاتا ہی کوئی چیز ایسی نہیں کہ اسکا حرف نہیں مکرر دامن

کہ نادان

که فاداں بیمار دوا تو موقوف کر دیتا ہی اور پرہیز توڑ ڈالتا ہی کون سا مکان ہی که درست نہین ہوتا فاتحہ
کے حیلہ سے تو بھی اوسے جھاڑتے چونا لگا لیتے فرش بدلتے ہین کون آدمی ہی که لباس نہین بدلتا
اگر زیادہ نہین تو کم اگر شیعہ ہی تو حیلہ سے سوگ کے اور اگر سنی ارزل ہی تو مانگ کھانیکو اور
اگر امتیازی ہی تو اوسکے حواشی لوگ لاکھون ہی کا صرف ہی سب قسم کی جنس بکتی ہی مین نے
ایکبار سنا ہی کہ کسی کو سا ہین تاجر پاس سو رومال سبز شال کے نود نود اور سو سو روپی قیمت کے تھے
قبل محرم کے نود رومال بکہ گئے دس رہ گئے یہ فقط ایک دوکان کا حال ہی اسی رنگ پر باقی کو قیاس
کیا جاتا ہے شوال کے مہینے سے خوشیاں اور تیاریاں شروع ہوتی ہین اور یون تو تمام سال اسمین صرف
ہوتا ہی کئی لوگون کی معاش اسیپر ہی چنانچہ مرثیہ خوان ہمیشہ ربط کرتے ہین ناحرف شناس مناقب
پڑھنے والے لوگ زبان مناقب سیکھتے رہتے ہین تعزیے باریک کام جال یا دانک وغیرہ کے جو ہوتے
ہین سال بھر مین تیار ہوتے ہین جناب ابا عبد اللہ الحسین کی شہادت بھی سبب معاش سے اہل اسلام کو
ایک سبب ہو گیا ہی کہ انکے نام پر سید آکر کہاتے ہین سبحان اللہ کہتے ہین کمال صبر کا ان جناب کے
لئے تھا اسکا خاتمہ اسپر ہوا مصیبت کا وہ ایکدم تو گذر گیا عرش سے تا فرش یادگار ہے ہر گیا
ان اللہ مع الصابرین تمام اہالی دیہات سے بلوائے جاتے ہین خوش معاش جمعیت زیادہ
کرتے ہین امیر امرا اعلی ادنی یہانتک ہود لنگر نکالتے ہین کہ جسکی ابتدا کا بیان رشید الدین خانی مین
ہو چکا ہی نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر اور نواب اقتدار الملک وقار الامرا بہادر کا لنگر جو ہی پانچوین
تاریخ اول دوپہر مین نکلتا ہی اور سہ پہر کو پانچوین حضور کی گدی کے لنگر کی ابتدا ہوتی ہی اسمین
تمام سپہ اور دستہ ہو کر دیوانی بینگاری کی آتی ہی وے اپنے مکانون پر سے ملاحظہ کرکے راجہ

چند ولعل بہادر کے وقت سے روانہ کرتے ہیں حضور برآمد ہو کر ایسے اور ہوا انکے سپاہ در سپاہ و بادگاہ

متعینہ جناب امیر کبیر مع دیگر امرا کے ملاحظہ کرتے ہیں گویا موجود آہی تمام شہر کی گشت ہوتی ہے

دیکھنے والے کی آنکھیں پتھرا جاتی ہیں برابر دو پہر بلکہ زیادہ کا نظارہ ہے حسینی علم و تبرنال صاحب

جائیں مقرر ہیں اسکے لنگر وہیں جاتے ہیں [illegible] روشنی چراغی کے مجاوروں کو سال بسال ملتے ہیں

معمولات سرکار آصف اور جاگیرات کے جو حضور فیض گنجور میر نظام علیخان بہادر کے وقت سے

گیارہ ہو تقرر ہیں معروضہ سے نوازش علیخان شیدا کے [illegible]

نوبت اور اخراجات [illegible] جماعت [illegible] حوالی اور صرف [illegible] ہو جاتے [illegible]

پانچ جا نوبت [illegible] علم [illegible]

علم اور بادشاہی عاشور خانہ بڑے مشہور علاوہ [illegible]

بہت ہولی ہے میدان وسیع [illegible] خلقت [illegible]

شہر کی گلی [illegible]

انکے دیہات [illegible]

رہتیاں ہیں اور بی بی کے علم اور نعل صاحب اور حسینی علم کے [illegible]

متعدد و خوشنما ہوتی ہیں بہت سے علاوہ ہے نئے ایجاد ہوتے ہیں نام رکھتے ہیں بہت سے

قدیم مشہور جانتے ہیں یوہین رسم قدیم سے چلا آتا ہے بہت رنگ اختراع ہوتے ہیں بہت خوبصورت

ہیں ساتویں آٹھویں کو میلہ نکلتا ہے یعنے لوگ جال اوتارتے ہیں بانوا فقیر بنتے ہیں ہر ہر محلہ کا

ایک ایک گروہ آفتابیاں جدی جدی رنگ کی متعدد بنا کر بڑے تکلف سے منقبت پڑہتے

ماتم کرتے

ہوئے منزل بمنزل چلتے ہین ایسے پر انکے پیچھے پر جو فساد ہوتا ہی جنگ کرتے ہین منزل پر چلتے ہین اُن کے
دوسر گروہ ہین خلیفہ تعلیم دینا جیسا خلیفہ تعلیم ملتبر اسیطرح قدم قدم ٹہرتے ہوئے حسینی علم کو جاتے
ہین یا دل شام سے نکلتے ہین تمام رات چلتے ہین صبح ہر اولی والے جو دروازہ تک پہونچ گئے ہوتے ہین فاتحہ
پڑہ کر لوٹتے ہین اور رستے سندکان سے ملتے ہین کہڑے ہوجاتے ہین پہر غش اللہ خوش آواز سے جو موزون
کر رکہے ہین طرفین سے پڑتے ہین گویا یہ جیسا سلامت ہی سے پہر تک اس طرح کے جواب سوال
کرتے ہوئے گہرون کو آتے ہین اپنی دی تاریخ ہی دن گذرے پہر ساتوین کو حضرت قاسم کا نام ہی علم اور اٹہوین
کو حضرت عباس کے نام کے علم اوٹہاتے ہین اور نوین کی شب کو تمام تعزیے اور علم اوٹہا کر لئے پہرتے
ہین رستے شگفتہ کہتے ہین اکثر حضور کے ملاحظہ مین لاتے ہین مقدور موافق روشنی عود و گل نوبت
باجے کا صرف ہوتا ہی حضور سے اور دوسری سرکار کے مدد کمک ہوتی ہی پہر لاکر رکہتے ہین دوسرے دن
دسوین تاریخ اکثر ندی کو بعض اپنے باولیون کو شہر کے باہر لیجاکر پانی مین ڈبو دیتے ہین الوداع
کہتے ہوئے روتے پیٹتے گہر کو چلے آتے ہین ہر ہر دروازہ پر ایک مجمع ہوتا ہی چادر گہاٹ
طرف حضرت قاسم کے نام سے گوندے پہرتے ہین لوگون کو کہلاتے ہین دور استہ ندی کے شب کے وقت
سبز سبز جریب جان روشن ہی مین طعام گوندے طعام بھی تحفہ مظفر بریانی تر حلوہ پاکیزہ خوش ذائقہ
غرض یہ دس دن لوگون کے مزاج اور ہی ہوجاتے ہین سب سپاہی بنتے ہین حتی کہ ہندو بھی نیازین کرتے
ہین فاتحہ دلاتے تمام توغم کا ہی خوشی سب طرح کی ہوتی ہی شیعہ سیاہ کپڑے سنی سبز پہنتے
ہین حضور سے دیوانی سے معیشت کی قیمتی سیلیان سبز دوشالے امراون صاحبزادون کو عنایت ہوتی
ہین پستان قہوہ دہنیہ جوز جوتری ایلاچی لونگ مغزیات بریان تخم خربزہ بادام پستے کہین

حیدر و لعل بہادر کے وقت سے روانہ کرتے ہین حضور برآمد ہو کر دیکھتے اور سوا اسکے سپاہ و رسالہ و بارگاہ
متعینہ جناب امیر کبیر مع دیگر امرا کے ملاحظہ کرتے ہین گویا موجودات ہی تمام شہر کی گشت ہوتی ہے
دیکھنے والے کی آنکھین پتھرا جاتی ہین برابر دوپہر بلکہ زیادہ کا نظارہ ہے حسینی علم و نعل صاحب دو
جاتے ہین مقرر ہین سے کے لنگر وہین جاتے ہین ہر روز چراغی کے مجاورون کو سال بسال ملتے ہین
معمولات سرکار آصفیہ او جاگیرات کے جو حضور فیض گنجور میر نظام علیخان بہادر کے وقت سے
گیارہ سو ستر ہجری مین مروجہ سے نوازش علیخان شیدا ایک قدیم ستار کی رکھتے تھے واسطے
نوبت اور اخراجات نیاز و جماعت مرثیہ خوانی اور صرف عود و گل کے جاری ہوئے ہین چنانچہ ہنوز
پانچ جا نوبت بجتی ہے مکہ مسجد حسینی علم نعل صاحب علم بی بی اور پیارے دونوں علاوے اور بی بی کا
علم اور بادشاہی عاشور خانہ بڑے مشہور علاوے جاگیردار ہین بادشاہی عاشور خانہ مین روشنی
بہت ہوتی ہے میدان وسیع ہے خلقت جمع رہتی ہے خوانچہ فروش گشت کرتے رہتے ہین دوکانین گزک
شیرینی گل فروشون کی داہین بائین روبرو مکان کے لگی رہتی ہین مٹھائی کا بازار گرم رہتا ہے عود و آتش اور
انکے دیہات سے بھی ساری جوڑی چوڑیان پہن کر بہت آتیان ایسے بڑے بڑے علاوہ مین پہرتی
رہتیان ہین اور بی بی کے علم اور نعل صاحب اور حسینی علم کے صحن مین دوکانین گلفروشون کی
متعدد خوشنما ہوتی ہین بہت سے علاوے نئے ایجاد ہوتے ہین نام پکڑتے ہین بہت سے
قدیم مٹ جاتے ہین یوہین دستور قدیم سے چلا آتا ہے بہت رنگ اختراع پاتے ہین بہت محو ہو جاتے
ہین ساتوین آٹھوین کو سیل نکلتا ہے یعنے لوگ حال او تیاتے ہین بانوا فقیر بنتے ہین ہر ہر محلہ کا
ایک ایک گروہ اختیاریان جدی جدی رنگ کی متعدد بنا کر بڑے تکلف سے منقبت پڑہتے

ہوئے منزل بمنزل چلتے ہین اسیے پر آگے پیچہے پر جو فساد ہوتا ہے جنگ کرتے ہین منزل پر چلتے ہین ان کے
دوسرے گروہ ہین خلیفہ تعلیم دنیا صاحب خلیفہ تعلیم ملبتر اسیطرح قدم قدم تہرتے ہوئے حسینی علم کو جاتے
ہین اول شام سے نکلتے ہین تمام رات چلتے ہین صبح ہراولی والے جو دروازہ تک پہنچ گئے ہوتے ہین فاتحہ
پڑہ کر لوٹتے ہین اور سر آسیند کان سے ملتے ہین کپڑے ہو جاتے ہین پہ عشق اللہ جوش آواز سے جو ہو ...
کر رکہے ہین طرفین سے پڑہتے ہین گویا یہ صاحب سلامت ہے پہر تک اس طرح کے جواب و سوال
کرتے ہوئے گہرون کو آتے ہین اپنی تاریخ ہین دن گذرے پہ ساتوین کو حضرت قاسم نام کے علم اور اٹھوین
کو حضرت عباس نام کے علم اوٹہاتے ہین اور نوین کی شب کو تمام تعزیے اور علم اوٹہا کر لئے پہرتے
ہین اسے شب گشت کہتے ہین اکثر حضور کے ملاحظہ مین لاتے ہین مقدور موافق روشنی عود و گل نوبت
باجے کا صرف ہوتا ہے حضور سے اور دوسری سرکار دن سے مدد کمک ہوتی ہے پہر لا کر رکہتے ہین دوسرے دن
دسوین تاریخ اکثر ندی کو بعض بعض تعزیون کو شہر کے باہر لیجا کر پانی مین ڈبو دیتے ہین الوداع
پڑہتے ہوئے روتے سینہ و سر کوٹتے گہر کو چلے آتے ہین ہر ہر دروازہ پر ایک مجمع ہوتا ہے جادر گہاٹ
طرف حضرت قاسم نام سے کوندے بہرتے ہین لوگون کو کہلاتے ہین دو دو رستہ ندی کے شب کے وقت
سبز سبز چوب بتیان روشن بیچ مین طعام کے کوندے طعام بہی تحفہ مظفر بریانی تر حلوہ پاکیزہ خوش ذائقہ
غرض یہ دس دن لوگون کے مزاج ادہی ہو جاتے ہین سب فیاض بنتے ہین حتی کہ ہنود بہی نیازین کرتے
ہین فاتحہ دلاتے نام تو غم کا ہے خوشی سب طرح کی ہوتی ہے شیعہ سیاہ کپڑے سنی سبز پہنتے
ہین حضور سے دیوانی سے معیشی کی قیمتی سیلیان سبز دوشالے امراؤن صاحبزادون کو عنایت ہوتی
ہین کشتیان قہوہ دو ہنیہ چوبچو تری ایلاچی لونگ مغزیات بریان تخم خربزہ و بادام پستے کین

بٹتی ہین علاوہ ہین آبدارخانون مین شربت گڑ شکر مصری اور دودھ کا پلاتے ہین شربت اور کھچڑی کے حصے
بٹتے ہین مغل صاحب کی سواری قابل دیکھنے کے ہی شبکو ایکہی وقت نکلتے ہین اور اوسپر ایک رُعب
شاہی رہتا ہی مراد مند شکر کی لکڑیان اوسپر مشعلین باندہ کر لیے آتے ہین اور بعضے زبردست
جوان لٹ یا صحنک یا بس دو تسو کے قطر کا ڈیڑہ گز دو گز لمبا ایکطرف اوسکے مشعل باندہ کر ترچہی
صنعت
بلاتے ہوئے روبرو چلتے ہین بعضے دو طرف باندہ کر پہیرتے ہین اور بعضے بڑے بڑے بہالے اوسپر مشعل
لگاتے ہین اور شاخ سبزہ پر سہرا سبل وغیرہ کے جہنڈیان یا ارک کا ہندسہ یا اور کوئی وضع بیکے
بنا کر لگاتے ہین بعضے آفتاب گیریان ابرک وغیرہ کی خوب بناتے ہین خوب صناعی کرتے ہین بعضے تیہر
بعضے عود سوز بہت گل کاری کے بنالاتے ہین اور سب سوار ہین حاضر رہتے اور ادنی اعلی سب
سیدل
ہوتے ہین اسپ سوار یا فیل سوار آتے ہین پایادہ اور ایکطرف سبکی رو ہوتی ہی ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ ایک دریا آدمیون کا ہی کہ بہا کا جاتا ہی حضرت عباس کا علم رخصت ہوتا ہی اور حسینی علم تو
نکلتے ہی ہین دن کو دسوین تاریخ بی بی کا علم نکلتا ہی وہان کا تکلف دیکہا ہی جا جا سکے
لوگ ان کے دیکھنے کو کہڑے ہوتے ہین درمیان مین لوگ گروہ گروہ سینہ زنی کرتے ہوئے
چلتے ہین اور پیچھے علم کے عورتین سر کہلی ہوئین ہائے ہائے کرتی جاتی ہین اوسکے حضور دو کو
جواہر کے عنایت کئے ہین مقام رقت کا ہی اکثر لوگ روتے ہین اسدن فاتحہ شربت روٹی چونکوں پر
ہوتا ہی ان دنون پر ایک ایسا تبرک مقدور سے زیادہ کرکے نکلتا ہی ایک مکان آراستہ کرتے ہین
دوسرے اوسکو دیکھنے جاتے ہین تیسرے رستون مین اونچے دیکھنے بن سنور کر بیٹھتے ہین بہر یہ اپنے
جاتے
مکانون مین آکر بیٹھتے ہین وہ نکلتے ہین سیر کرنے والے سر راہ بیٹھتے ہین وہ سر راہ

پیچھے ہوتا

بیٹھے ہوئے سیر کو نکلتے ہیں اسطرح ردوبدل ہوتی رہتی ہی اور جب تماشا ہوجاتا ہی تو ملنگ دیکھنے کو آتے دیکھے
وگ نکلتے ہیں کئی طرح کے سانگ لاتے ہیں سوال بناتے ہیں کوئی گیو ترپکا خول ہین لیتا ہی کوئی
اونٹ کا کوئی شیر کا کوئی جسم پر چیتے کھینچکر مثل شیر کے حملے کرتا ہوا چلتا ہی کوئی ریچہ بنتا ہی
کوئی چمڑے باندہ لیتا ہی منہ کو کالک لگاتا ہی کوئی چور بنتا ہی کوئی گرفتار کنندہ کہاں تک
کہیے کوئی کچہ کوئی کچہ سب اپنی مسخراپن کیے کرتے ہیں کوئی مجنون بنتا ہی سر پر ایک تاج بید کا ون کا
بڑا بناکر اوسکو کاغذ کے بند پانون تک لٹکاتا ہی اوسکو لیکر ناچتا ہی کوئی خالی کود تا ہی دف ساہنے
بجتے ہوئے چلتے ہین کوئی ملنگ بنتا ہی کوئی بہتر نگ جیسے جوق جوق سو سو جے رنگین گھنگرو اونکے
گلوںین باندہکر سمت کے پانون مین پہرانے ہین اور قدم انداز سے اوٹھا اوٹہاتے ہین کہ اوسکو ہاتھ
باوٹہ کہتے ہین اسطرح حلقہ کیے ہوئے گرد پہرتے ہین اور نام اپنا گھکری والے رکہا ہی اور بعضے
بچہ خصی بغیر بے نا کر لیے پہرتے ہین اور اطراف اوسکے خوش آواز سوال پڑہتے ہوئے چلتے
ہین بعضے جوگی بنے ہین بعضے ہاتہون لیے ہوئے بہت خفہ ابرک کی ڈاک کا کام ہیجن سناتے
ہین شنالہ تک اونکو انعام ملتا ہی یا قسم ہوتی ہی عورتین شب کو اپنے گہر دہین بو پریان ماتم کرتیان
ہین اور اکثر شبون کی محافلوں اول مرثیہ خوانی ہوتی ہی یا نوحہ خوانی بعد ماتم کے فاتحہ پڑہ کر شربت
پلاتے ہین بعضے ذی مقدور کہانا کہلاتے ہین سفر او حضر دونو کا مرد ملتا ہی جو لوگ کہ جون کے ہین
رہنے والے ہین مکان مسرہ کے کرایہ سے لیتے ہین جاندیون پر بختہ مکانون کی جیسے دیتے ہین یا ہون
پاتر یا نہ سنے شامیانے کہڑا کرتے ہین وہان جاکر بیٹھتے ہین کہانے گہر وںسے منگا کر کہاتے ہین یا وہین
پکواتے ہین صورت مسافرت کی پائی جاتی ہے جب گہر دن کو آتے ہین مقیم ہوجاتے ہین تیسرے دن

بارہوین تاریخ فاتحہ حلیم یا کہچری یا بریانی پر دیکر سب اوٹھا دالیتے ہین پہر چالیس دن تک فاتحہ
روٹ چونکہ وہی جنگ کے پیالون پر ہوا کرتے ہین غرض یہ نیاز سب نیازون سے بہت زیادہ ہوتی
ہی فقط بارہوین کی نیاز سال تمام کے سب نیازون کے برابر ہوگی کہین کہین مجلسین حدیثون کی بہی
ہوتی ہین اوسمین صحیح صحیح بیان جنگ کربلا اور بزرگی ہر دو صاحبزادگان ثقلین کی ہوتی ہی
اور بعد عشرہ کے بیسوین اوسلخ محرم اور دسوین صفر ماہ منہ کو بہی اوسیطرح کے سائل بعض بعض
محلون مین نوجوان لوگ ادا کرتے ہین اور چند اطفال شیر نہین ہوتے ہوم کے بچون کو کوڑیان لگا کر
نام اوسکا کوڑی پہیر رکہا ہی اور اسیطرح کے فقرا انکے نام کے بیٹھتے اور اسکو چالیس دن تک بٹھاتے
ہین قندیلین جال ابرک وغیرہ کی بہت تحفہ جابجا بنا کر روشنی ساتھ ہین نیاز ہوتی تہین اب
بسبب تشدد الآت کے اوسکا رواج کم ہوگیا ہی فقط کاسے جعفر علی کے [illegible]
احوال مجمل ہی اور اصول بیان کرنے مین آئے اگر احوال اسکا مفصل لکہو تو کیفیت عاشور خانہ کی
اور حجرہ و تعزیون کا اور شکلین قبرون کی اور سوالات انکے ایک کتاب علیحدہ تیار ہوگی
اور یہ بہی دستور جاری ہی کہ ہر ماہ مین سجادہ نشین صاحب کے آستانہ پر ہر علم کو نکالکر بالائے صندوق
حجرہ مین بٹہلا دیتے ہین اہل حاجات آتے ہین مرادین مانگتے ہین عود و گل کا صرف ہوتا ہی اور گہڑی
گہڑی گہڑی عمل ساعات کا عرض کرتا ہی اور جب نوبت عمل پہر کی ہوتی ہی سجادہ اوٹھکر پردہ در
حجرہ کا کہینچ دیتا ہی گویا برخاست ہوئی ارادہ خوابگاہ کا فرمایا مراد مند چلے جاتے ہین و علم کو داخل
صندوق کر دیتے ہین اخراجات حضور شہر محرم مین مطابق سنہ ۱۲۸۳ بارہ سو تراسی ہجری اول ماہ ذیحجہ تاریخ حکم
بادشاہی عاشور خانہ اور تابوت محرم وغیرہ کا ہوا پہر چوبیسوین دو سو روپیہ چندا جی کے عاشور خانہ کو

مرحمت ہو

مرحمت ہوکے چوتھی تاریخ دو ہزار روپے بائیس اشرفیاں اور چوتیرے اور سیلیاں مقیشی طلاکار دلوائی ہیں
اور ایک ہزار روپے گیارہ اشرفیاں پیشکاری سے اور چوتیرے سیلیاں مقیشی طلاکار داخل حضور ہوئیں
اور چودہ ٹوپیاں سونے کے گی پان اکیسویں کے واسطے باندھنے گردنوں میں علاوہ ان کے تیار کروائے
اور دس ہزار روپے محلات میں تقسیم کئے اور پانچویں کو لنگر سنبر نگلے میں دربار آکر کچھ عرصہ تک
ملاحظہ کئے حسام الدولہ بہادر ذوالفقار الدولہ بہادر روشن الدولہ بہادر شمس الامراء اکھا در
وقار الامراء اقتدار الملک بہادر خورشید جاہ بہادر مختار الملک بہادر مہر آ... بہادر کو سیلیاں
مقیشی مع لوازمات عنایت فرمائے اور نویں کو دو ہزار روپے سلیمان جاہ کے مکان میں تشریف
لیجاکر فقرا کو دئیے اور بستی بنگلہ میں شب دہم برآمد ہوکر سواری نال صاحب کی اور روز دہم بی بی کا علم
مشاہدہ کئے سواری نعل صاحب کی دوپہر پر چار بجے شکو روبرو سے گذری اور علم بی بی کا دو گھڑی
رات گئے شب یازدہم کو ندی میں ٹھنڈا ہوا باقی اور علاوے سنبر نگلے میں دولت افزا ہوکر دیکھتے رہے
بیسویں تاریخ صفر کی رنج چہلم دو دو خوان نیاز کے حسینی علم نعل صاحب علم بی بی بادشاہی عاشور خانہ
میں داخل دیوڑھی کے ہوئے اور یہ بھی جانا چاہئے کہ ماہ ربیع الاول میں اکثر جگہ حدیث شریف اور مولود
شریف کا چرچا ہوتا ہے مسجدوں میں گہروں میں لوگ بیان کرتے ہیں اناث و ذکور ارادت سے
جمع ہوتے ہیں حضور علیہ سنتے ہیں فاتحہ درود و صلوۃ تحفہ روح پرفتوح اُن سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے ہیں یہ مہینہ بہت خوبی سے گذرتا ہے اسمیں کوئی کام بدشگون نہیں ہوتا
ذی مقدور طعام تحفہ مساکین و مشائخین کو کھلاتے ہیں ادنی اعلیٰ اہل نیاز شیر برنج پوریاں پکاتے ہیں
پاک ستھرے گلی کوچوں میں پھرتے ہیں نیاز کرکے اہل دعوت کو کھلاتے ہیں علی ہذا ربیع الثانی میں

بھی ملفوظات وخرق عادات حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بیان کرتے ہیں مولود
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہی نیاز یازدہم کی تمام مہینے تک بکثرت ہوتی ہی دستور اچھی بریانی کا ہی
بعضے شیرینی پر ختم دلواتے ہیں حتی کہ ہنود اور بعضے ملیدہ نیاز کرتے ہیں اور اپنے گہروں میں چراغاں لگاتے ہیں اور ایک
نقشہ عمارتکا بانس کی تیلیوں اور کاغذ سے بناکر اوسمین کئی کئی ہتے ہوتے ہیں استادہ کرتے ہیں اور نام اسکا
مہندی رکہا ہی اور پہر گنبد پر اوسکے آٹے کے چراغ سرخ تاگے کی بتیاں روغن گاو میش سے روشن کرتے ہیں
اور اپنے بچوں کے گلوں میں طوق نقرئی یا پاؤں میں چاندی کی بیڑی اُنکے نام کی فاتحہ کرکے پہناتے ہیں اور شہر کے
بازار میں ایسی ہی عمارتکا نقشہ چوبی کہڑا ہوتا ہی اور ستر اور ڈنکہ وہاں گاہ گاہ کوئی کوئی طائفہ رنڈی
مجرہ کا رقص کرتا ہی گیارہوین کو اسے لے نکلتے ہیں اطراف چارمنار کے پہرا کر جلو میں حضور کے لے آتے
وہاں نیاز کرکے مرخص ہوتے ہیں تمام بحضری شہر کے حاضر رہتے ہیں اثنائے راہ اپنا ہنر دکہلاتے ہیں
چارمنار میں بھی آپکے نام کا چلہ ہی عرس شریف ہوتا ہی راقم نے اسکا بارہ میں اکثر سے ان پر دو
ماہ مبارک میں چلہ مکان میں کیا کرتا ہی حیدرآبادی الادل میں چونکہ جابجا شہر میں آستانے زندہ شاہ
مدار بدیع الدین قدس سرہ کے ہیں سیاہ جہنڈے تمام ماہ کہڑے ہوتے ہیں شب کو عرس کرتے
ہیں چراغاں لگاتے ہیں کوئلوں کی آگ روشن کرکے پاؤں سے اسے مداری فقیر بجہاتے ہیں
اسے دہمال کہتے ہیں اور اکثر مردم چلکولیاں گوشت میں نکا کر اور ملیدہ بنا کر بعد فاتحہ اطفال کو
اپنے بدہی چمڑے کی پہناتے ہیں پہر رجب میں کونڈے سید جلال بخاری قدس سرہ کے شب کو
سبھی قسم کے طعام سے بہرتے ہیں مگر مخصوص نیاز دہی چاول شکر ہی اور گندوری دن کو سالار
مسعود غازی قدس سرہ کے نام سے فاتحہ کرکے اہل دعوت کو کہلاتے ہیں سبھی قسم کا طعام ہوتا ہی

فقیر صابر

خصوصاً مرغ پلاؤ حلوہ زردہ بہر ذی قعدہ مین پشم کی بدھی نام سے بندہ نواز کے عقیدہ پر پہناتے ہین اور
چراغان روشن کرتے یہ تمام سال کے بیانات کا حال ہے بیان دوسری چیزون کا جن روز دن راقم
خرد سال تہا درخت رنگین گلون کے اس قدر نہ تھے قدیم گل یہان کے گل مہندی اقسام اقسام کے گینہ
اقسام اقسام کا گل قدوس رنگ رنگ کے شبو ہستا پاپان سوز گشتہ ی اور اعلیٰ اعلیٰ سبھی گیرون مین
ہوتے تھے اور انکی حفاظت بھی وہ کر سکتے تھے اور گل اشرفی گل زنبق گل دوپہری کم ناز بوتھی پیدا
کرتے تھے اب چند روز سے افراط گلون کی ہوئی ہے سنہ ۱۲۵۰ بارہ سو پچاس سے ورے بلوغ مین پر دن
کے عزیزون سے انکی حفاظت ہو نہین سکتی اور ... گلاب قسم ... ہوا کرتا تہا سدا گلاب کے درخت
تھے لیکن پیوند اب گلاب کے سدا گلاب سے پیوند کرتے ہین کثرت ہوئی ہے پہول اچھا تر ارنگدار
ہوتا اور ہوتا ہے اور افراط اوسکی مدت تک رہتی ہے تمام سال یہ گل میسر ہوتے ہین سبب سنہ ۱۲۶۰ بارہ سی
ساٹھہ کے اسطرف علیٰ ہذا آم قلمی ہوتے ہے اوسمین بعض درخت نامی شیرین خوش ذائقہ بعضے مواضع
سے خاص ہے بہر الفن ملغوبہ نواب پسند لپسند پیوندی انکا رواج ہوا اوائل مین نظر بتو ... اوقات
کے میسر ہوتے تھے اب زیادتی ہوئی بازار مین بکتے ہین مگر گران قیمت یہ بھی سنہ ۱۲۶۰
بارہ سی ساٹھہ کے بعد قدیم کپڑے یہان کے سیلہ سنجر خانی بہت باریک اوسمین گہین بیل نادر کا بالکل
باریک اور صاف معد خانی ڈوریہ کم آغا بائی سیکا کول کی بہت اور تحفہ لباس مین والا شوب
کم ہو گیا اور منجا دانی کہ اوسمین زر کے مربعے مربعون مین زرد بوتے بعض فقط بوتہ دار اوپر کار چوب کے
تیار کیا جاتا کم رواج اور اوسمین بھی زرین گل اور بعضے عمدہ کپڑا جاتا کار زرنفت سنجر کمخواب
شروع ہی اور کمخواب شروع کا رواج بھی بہت ہی اوائل مین سہن نکلے اور آغا بائیان

بہتر بہتر قریب ہی ململ تنزیب حکمنا تی پسی مخمل اطلس باریک طرح طرح کے کپڑے اور رنگ برنگ اقسام کے
اور سوتی مخمل اور پھلواری اور فلیل گون بہجک اسقدر کہ شمار سے باہر رومال چرغ اور ٹینکے اور جوتے ہاتھ
منہ پونچھنے کے چھینٹین نئی نئی وضع کی رنگین تیار ہوتے دندارس و چھینٹری کے اشکال متعددہ پر یہ سب مال
ولایتی بہت ہو گیا کہ اب سب کے استعمال مین یہی ہے بلکہ امیرون کے گھرونمین فرش چھلوار کا ہی
یہ سنہ ۱۲۵۰ بارہ سو پچاس سے ادہر اگرچہ درخت کانچ اور لنتر دیوار گیری گیرنال بڑے ایسی قامت تما
بندوقین تمنچے اسکی ابتدا عہد نواب میر نظام علیخان بہادر کے وقت سے ہی بتدریج زیادہ ہوتے
گئے اب بھی ہر چند کہ بکثرت ہین مگر غریبون کو میسر نہین آتے بقیمت ملتی ہین ایک بعد ایک کے اونچی
بہتر قسم کے اشیا تاجر لاتے ہین اور مطابع کثیر ہاتے ہین کتابین چھاپے کی ین محتاج اول صحیح مین کلکار دا
کی ہوئین سنہ ۱۲۶۳ بارہ سو تریسٹھ ماہ رمضان المبارک مین اول آئین چنانچہ بہت سی کتابین سرکار مین
معرفت راقم کے داخل ہوئین اور راقم نے بھی اپنے مقدور کے موافق بڑے شوق سے خرید کین آشنا
دوستون کو بھی دلوائین اہل بلدہ نے بھی لین پھر بازار نے آکے گرمی کی رواج زیادہ ہوا سب
کتابین شہر مین پھیل گئین طلبا کو فائدہ ہوا کہ جو کتاب قلمی میسر ہونا گمان بھی نہ تھا لیکن جو کتاب
کمیاب تہی کو نہ ناتہ آتی تہی اب سستی بلکہ ادا دپر آگئی ہے اور سستی کی اداد پر احوال مصنف
راقم سپاہی نژاد ہے قوم کا پٹھان تو رتبر بن ملک موسی زئی بزرگ لوگ راقم کے طرفین سے بمقصد
لہ ذی مناصب خوش روزگار آسودہ حال تھے بموجب اعداد سنوات کے رشید الدین خانی مین
بیچ خدمت ناظرین احوال متقدمین و متاخرین و سوانح تقریر و تحریر بموجب حکم بدا یکے کہ باغ
مسکن گل و خس بردو کا ہی اور جدول تحریر زینت افزا چمنستان باغ دبستان کی عرض کیا ہے

نام راقم کا

۳۴۶

نام راقم کا غلام امام خان ہے اسم سامی قبلہ گاہ کا محمد منور خان ابن مکارم خان بن غلام محمد خان
المخاطب حامد علیخان بن مسند خان المخاطب غلام احمد خان جاگیردار اسم جد مادری محمد داود خان
بہادر ابن محمد حاجی خان ذی خطاب بہادری صاحب جاگیرات ذات وصفات وتعلقہ وسواران وغیرہ
بیس ہزار روپے کے پرگنہ ملنگور سے بموجب اسناد مہری امیر الممالک نواب صلابت جنگ بہادر و
غفرانمآب نواب آصفجاہ میر نظام علیخان بہادر اور نام والدہ صاحبہ مرحومہ سکینہ بی بی لقب
عصمت پناہ محتاط بالتقوی وعبادت پس واضح خاطر عاطر ناظرین باتمکین ہو کہ نماز صبح کے وقت روز
جمعہ بیستم تاریخ شوال کی سنہ ۱۲۲۳ بارہ سے تیئس میں اللہ جل شانہ نے سواد اوراق عریان وادی
حمول کو بمنہ وکرمہ خلعت حیات کا عطا کر کے شہرستان وجود میں لایا الحمد للہ علی کل حال تاریخ ولادہ

استاذی حافظ مولوی میر شمس الدین فیض سے — اسم پسر قبلہ گاہ کہ محمد منور خان ہے عفی اللہ عنہ
پسر سے شد خان رفیع قدر پیدا ۔ فرزند نکو بلند شان است ۔ گفتم بانیض سال تاریخ ۔ ابن منور
جہان است ۔ مولد و منشا بلدۂ حیدر آباد ہے کبھی حضر سے اتفاق سفر کا نہوا بعد میلاد کے والد کو اکثر
۱۲۲۳
سفر الجمہور کا درپیش ہوا بارہ برس تک دولت دیدار سے محروم رہا مادر مہربان نے پندرہ برس تک
بہت ناز و نعمت سے پرورش کیا استاد ادیب مقرر فرمائے گھوڑے کی سواری دوانگ بنوٹ وغیرہ
سپہ گری کے فی الجملہ سکھلائے استعداد نوشت و خواند فارسی کا حاصل ہوا بعد اسکے
ہنوز سن شعور کو نہ پہونچا تھا کہ سرکار سے خانہ جمعداری تعلقداری والد کا بقیہ حیات انکے بگڑ گیا
راقم فقط ایک بینی و دو گوش رہ گیا آنکھیں لوگوں کی پھر گئیں یگانے بیگانے بن گئے رنگ
ہی خلقت کا دوسرا ہو گیا جو آرزومند تھے بے پروا ہو گئے جو خوشامد کرتے تھے خوشامد

طلب ہو گئے جو نیاز کرتے ہے تا زیسے بیتیس لنڈ لگے ہر چند کہ سن و سال کم لیکن وسعت نگر ہوا اہل

قرابت کا نا گوارا ہوا ضبط کیا سر رشتہ استقلال کا ہاتہ سے نہ دیا فکر کی ذہن مین آیا ہم سپاہی ہین

منصب والد کا ہاتہ نہ آئیگا کوئی یاری نہ دیگا یہ زمانہ مہاراجہ چندو لعل ہا در کا ہی بے رشوت کام

ہنین نکلتا روپیہ کہان معاملہ کب ہوتا ہی اگر کہین دس ٹپے کی بارگیری ملی دابۃ الارض مین سے

ہوئے نشست وینی ہوگی سوار کے ساتہ جانا ہوگا متصدیون کے ملتجی ہونگے شاگرد پیشہ سے صحبت

یہ صورت رہیگی اگر ہوس کر کے کوئی ادنی خدمت لینگے گرفتار محاسبہ ہونگے کچہ عزت رہیگی اذیت

اٹھیگی بہتر تو یہ ہی کہ علم پڑہئے طالب علمی کیجئے اللہ تعالیٰ نے ذہن وافی دیا ہی خوب محنت

کیجئے عالمون کے بڑے بڑے درجے ہین دو جہان انکے ہین دین و دنیا اچہی ہوگی جسکے نوکر ہونگے اُسکے

مصاحب ہونگے حضرت کہکر لوگ سلام کرینگے گو مواجب کم ہو عزت زیادہ ہوگی عالمگیر کا مقولہ ہے

اگر مین بادشاہ نہوتا تو بچے پڑہاتا متوکلا بخدا ۱۲۴۳ بارہ سو تینتالیس مین میزان شروع کی مزاج

موزون تہا غزل بھی کہنے لگا ہجر تخلص کیا محمد انور خان نام چچا کے حالیہ رئیس الملک سلیمانجاہ بہادر

مرحوم بہت الطاف فرماتے وے جناب یہ سنکر کچہ واسطے مدد معاش کے مقرر فرمائے اور

ایسا زبان مبارک سے ارشاد کیا کہ اگر باپ تمہارے پانسو سوار ساتہ لیکر آئے تو ہم کچہ متوجہ ہونگے

پروانکرینگے اور اگر تم عالم ہو کر آؤگے تعظیم کو اوٹہ کہڑے ہونگے تقویت ہوئی شوق بڑہا ان دنون

مہاراجہ شاعرون کی بہت قدر کرتے تہے محنت زیادہ کی قصیدے غزلین مخمسات رباعیات قطعے

خوب لکہے عنایت اللہ تعالیٰ کی مشاعرہ مین ہمیشہ سخن بالا رہا غزل سرسبز ہوتی رہی گنتی

منتخبون مین ہوئی چنانچہ دیوان اول ہجر تخلص کا تیار ہوا موجودہی بلدہ مین شہرت حاصل کی

بہ پایان تہا ہجر

پانچ چھہ برس کے عرصہ مین مہاراج تک پہونچا و سترہ برس تک حاضر رہا نیم شبی رہا کچھ حاصل بھی
ہوا لیکن نقش مراد درست نہ بیٹھا ترک کیا امیر کبیر نواب شمس الامرا بہادر مرحوم ساکن جنان خلد مکان علم
ریاضی مین ید طولی رکھتے تھے اور آلات اُس فن کے سرکار مین متعدد بکثرت موجود اشرافون کے
قدردان اہل دربار ذی عزت لوگ امتیازی طبیعت اودہر کو رجوع کیا ہوس انکی ملازمت کی
ہوئی توضیحی شرح حنفی شمس الہندسہ کہ اونہون کا تالیف کیا ہو اُن دونون طبع ہوا تہا اور مفتاح
الافلاک کہ ہی لکہو ہین اُنکی بہی بہت جہت پڑہنا شروع کیا سیدنا نواب بہادر تو ممد و معاون
تھے دیے بھی نئے نئے مسایل سنکر شوق سے پڑھنے لگے مفتاح الافلاک تمام
کئے اونہین ایک چوبین کرہ نقل ہمایون گرہ کی مع نشان ثوابت و بروج و درجات و نصف
النہار برجی وافق کرسی یاد گرنکے قطر کا تیار کرکے گذرانا ایک دل بنا دیا کچھ تقطیع البلاد کے
کہینچ کر گذرانے چنانچہ اُسپر نام بندہ کا لکہا ہوا ہے پہر اپنے صاحبزادہ کو سپرد کیا
وہ بھی کچھ عربی صرف نحو پڑہتے ہے اسمین ذکر نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر کے دربار تک پہونچا
ملازمت حاصل ہوئی رسالہ شمسیہ بنا تیار ہوا تھا درسا درسا سبقا سبقا روز خود سے پڑہا
سعادت حاصل کی پس مرضی الہی سنہ ۱۲۵۹ بارہ سی انسٹ مین گرفتار ضعف معدہ کا ہوا تین برس
صاحب فراش رہا مطلق کتاب نہ دیکہی بعد صدہا فاقون کے کچھ افاقہ جب حاصل ہوا نواب وقار الامرا
اقتدار الملک بہادر نے حکم تاریخ کی تالیف کا فرمایا سات برس سات مہینے سات دن
پیچھے پہر مقدور ایام عمر کے صرف کرکے ایک کتاب آٹھ سو صفحہ کی ہر صفحہ سترہ سطر کا
ہر سطر بیست حرف کی رشید الدین خانی نام مشتمل مادہ کو تاریخ تالیف کے فراہم کرکے گذرانی

الله تعالیٰ خورشید جاہ بہادر کو ویرگاہ سلامت رکہے قدر کی پسند فرمایا کہ تم نے بہت محنت کی
ہی اور پانسو جلد سنہ ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی مین چہپوا کر بلدہ مین رواج دیئے اطراف و جوانب مین دور دور
روانہ کیئے پہر فرصت جو ہوئی طالب علمی کچہ چلی جاتی تہی میبذی تو پڑہ لی تہی قطبی میر کچہ پڑہی تہی
کچہ رہ گئی تہی اول سنہ ۱۲۶۸ بارہ سو اڑسٹہ مین فارسی گلستان بوستان سالم دیکہ کر جو کتابین
کہ فارسی نظم و نثر کی ندیکہی تہین غیر درسی جیسے قران السعدین تحفۃ العراقین مثنوی غنیمت
ساقی نامہ ظہوری وغیرہ سب دیکہ کر طرف عربی کے رجوع کیا میزان سے پہر شروع کیا اسمین
تاریخ رشید الدین خانی کی صحبت بہی ہوتی تہی اور دیوان اول کی تکمیل اور متعدد علوم رسالون کی
تصنیف و تالیف کر وہ ایک مجموعہ نو رسالون کا ہی ایک انشا ہی اور باقی بعضے معقول ہین بعضے منقول
جلد ہم حجم رشید الدین خانی کے پہر سنہ ۱۲۷۰ بارہ سو ستر مین جب دیوان اول تمام ہوا تخلص کو بدل لیا
ہجر کو ملک کیا اس لیئے کہ بیشتر قصیدہ تہنیت کے سرکار مین گذرانے یہ تخلص پسند پایا گیا اور
سرکار نے بہی فرمایا اپنے دادا کا نام رکہا ہے برائے فخر مضاف کیا پہر طرف انشا کے مایل رہا تین برس کے
عرصہ مین ایک انشا مسمی بصد سود اول یکہ نام سے ہجر کے تیار کی کہ ابتدا اسکی اوسی سے تہی
پہر نام پر ممدوح کے ضیاء خورشید اوسکا نام کیا سنہ ۱۲۷۳ بارہ سو تہتر مین وحدۃ الوجود کے مسئلہ کی
تحقیق کا ارادہ کیا رسالہ لوایح شریف جام جہان نما پڑہا پہر اور رسالے کچہ فصوص الحکم دیکہا کئی
بزرگان دین سے بیعت کی حاضر خدمات رہا مباحثہ مناظرہ اون فن والون سے ہوتا رہا اول معقول
زوائد ثلثہ قاضی مبارک صدرا کو پہونچایا پہر اصول مین توضیح تلویح تک من بعد فقہ تفسیر بیضاوی
جلالین پڑہا پس شرح ہدایا کو بہی فقہ مین تمام کیا تحصیل سے فراغت حاصل ہوئی اب عمر کہ

ساٹہ کو

سالہہ کو پہونچی ہی اور سنہ ۱۲۸۳ بارہ سی تراسی ہی اس کتاب کی تالیف بھی توفیقات سے رب العباد ملک المنان
کے ہو چکی ہی قدردانی سے نواب ممدوح کی اسکی طبع کی بھی تمنا قوی ہی اور دیوان دوم نصف سے زیادہ
تیار ہی سالم کا امیدوار ہی بعد تکمیل باقی تصنیفات و تالیفات کہ سبکے نام نامی اسم گرامی پر ممدوح کے
ہین برکت سے اوسکے مع ہر دو دیوان محلی حلیہ طبع سے ہونگے البتہ مدیح کو اپنے شاد فرمائینگے چونکہ اس
پیرانہ سالی مین ان جمیع مقدمات کے ہوتے ہوئے کار سرکار اور پرداخت اہل و عیال اور فرمایشات ارباب غرض
مزاج کی تیمارداری اسقدر علوم کی تحصیل کی ہی چنانچہ تالیفات بموجب مفصلہ ذیل حاضر ہین اونسے
ظاہر ہی غور کی جاہی کیا مشقت ہوئی ہوگی اب اللہ تعالی عمر ثانی دی کہ صرف اسکا نیک چاہو اور بندگان
ایزدی اسکے فایدہ پہونچے تا سعادت سے دارین کے بے بہرہ نرہے فہرست کتب تالیفات مولف محی الصلوۃ
در احکام نماز ترجمہ کیدانی احسن الترکیب ترکیب قصیدہ بردہ خورشید دانش در علم فلسفہ حمد مسودات
در انشا مسمی ضیاء خورشید کشف الغوامض خورشیدیہ در حل معانی ابیات و معمات و چیستان و نغز وغیرہ
رسالہ ہیئۃ کوکب ذات الذنب مطالع خورشید در علم معقولات تیغ ہندی در محاورہ زبان ہندی خورشید الحساب
در علم جبر و مقابلہ سوا اسکے ایک مثنوی مختصر احوال مین جناب مریم و حضرت عیسی علیہما السلام کے حسب
فرمایش قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مرشدنا سید غلام علی شاہ خلف اکبر موسی قادری الحسنی الحسینی
قدس سرہ کے تصنیف کی ہی پہر اب پہرتا ہی نامہ نگار عنان تیزگام رہوار خامہ کو طرف احوال ہندوستان کے
اور حسب قرارداد اپنے بیان کرتا ہی احوال سرکشی اور بغاوت وہانکا خاتمہ چونکہ مدار لکہنے تواریخ کا
منحصر اوپر سوانحات زبان زد مخبر صادق کے یا کوئی کتاب متضمن اوس کیفیت صحیحہ کے ہی بخلاف اسکے استماع
جیسے کہ تمیز و شناخت ان دو امر کا صفت عنقا ہو جاوے تو اوسوقت مین محرر بے حزم و احتیاط مضطر ہو کر چاہتا ہے

کہ کسی نوع سے مضمون مقصود بہ ضرور تا ہمت کرے اور اُسکو منصۂ ظہور پر جلوہ بخشے پس حسب ماخذ حال ہندوستان
کا بسبب بعد مسافت کے اس مقام مین از قبیل ہو گیا لہذا راقم نے فقط اوپر بغاوت ہند کے اکتفا کیا اور فی نحو العقد علی
الوادی قلم بند کیا اور بلا و سوال بری الذمہ ہو گیا فساد عظیم جو اقلیم ہند مین ہو کر ابو ظفر بادشاہ معزول
ہوئے اور لاکھون بندگان خدا مارے گئے اور عمل سرکار کمپنی بہادر کا برخاست ہو کر سلطانیہ بعہد ملکہ جاہ
وکٹوریہ ملکہ انگلند کا شایع ہوا اور سلطنت بالکل خاندان بابریہ تیموریہ سے زایل اوسکا بیان نہین معلوم
کہ فساد کب سے آمادہ ہو رہا تھا اور یہ خیال خام کس زمانہ سے پختہ دفعتاً ۱۲۷۳ بارہ سو تہتر ہجری مین تمام اضلاع
مین ہندوستان سرکشی اور بغاوت سپاہ انگریزی مین شروع ہوئی اور بدمعاش شریک حال انکے ہوئے دراز تک ہنگامہ
کارزار کا گرم رہا خوب قتل و کشش کہ کبھی نہ ہوا ہو گا وقوع مین آیا آخر کار فتح نصیب اولیائے دولت انگلشیہ کے ہوئی تمام ارباب
بغاوت سزا کو اپنی پہونچی اور عمل سرکار کمپنی بہادر کا برخاست ہو کر سلطانیہ معظمہ محترمہ انگلشیہ کا قرار واقعی
پایا چنانچہ مفصل بیان اسکا منتخب اخبار بغاوت ہند سے جو ہر ہر ضلع مین گذرا ہے یہ ہے واضح ہو کہ
اول بموجب گفتار مخبر مذکور شروع ۱۸۵۷ء اٹھارہ سو ستاون عیسوی مین یہ خبر وہان کی سپاہ مین مشہور
ہوئی کہ ولایت سے اندنون جو کارتوس نئے ہندوستان کے لئے آئے ہین اُسمین سور اور گائے کی چربی ملی
ہوئی ہے اس سے ہندو اور مسلمان سپاہی لوگون کو لین اور رسالہ کے مذہب کا خیال ہوا چنانچہ پہلے
مقام دمدمہ مین جو کلکتہ سے قریب ہے اول اسکا چرچا ہوا فہمایش طرف سے سرکار
انگریزی کے عمل مین آئی نیز بدستور بارک پور مین جہان کلکتہ کی چھاونی ہے وہان بھی
بہت طرح سے جنرل ہیر صاحب حاکم فوج اور دوسرے صاحب لوگون نے فوج کی خاطر
جمع کی آخر یہ قرار پایا اور طرف سے گورنر جنرل صاحب بہادر کے اعلان ہوا کہ آیندہ کو

آج سے سپاہی لوگ ایسا عمل کرین منہ سے کاٹنے کی جاے پر کارتوس ہاتہ سے توڑ کر بندوقین بہرین

بہرام پور کی سرکشی کا بیان ہنوز یہ فیصلہ ہوا تہا کہ بہرام پور مین تازہ فساد ظاہر ہوا یعنی کچہ سپاہی چونتیسوین [۳۴] پلٹن کے بارک پور سے بدلکر بہرام پور گئے ہوئے تہے یہ شہر بہاگرتی کے بائین کنارہ پر ایک سو تیس [۱۳۰] کوس پر کلکتہ سے مغرب طرف واقع ہی اس مقام پر انیسوین [۲۹] پلٹن کے سپاہیون نے انکی دعوت کی ان لوگون نے دعوت کی وقت تمام ماجرا دمدمہ اور بارکپور کا بیان کیا پس چہبیسوین [۲۶] تاریخ فروری کی عند الطلب قواعد کے اس پلٹن کے جوانون نے وہ کارتوس کے لینے مین انکار کیا بسبب اسکے لفٹنٹ کرنل مچل صاحب بہادر واسطے علاج اس عدول حکمی کے ایسا حکم دیا کہ مجرد رسالہ سوار و مع توپخانہ ہندوستانی پریڈ پر حاضر رہے دیے لوگ بخلاف اسکے دس یا گیارہ بجے بلوہ کر کوٹ توڑ بندوقین اپنی اپنی لے لین صبح افسر لوگ پریڈ پر جو آئے کیا دیکھتے ہین کہ تمام سپاہی بغیر وردی کے مسلح ہو کر تُل رہے ہین اور شور وغل کر رہے ہین تب کرنل مچل صاحب بہادر نے یہ تقریر کی اور کہا کہ یہ خیال تمہارا فاسد ہی ہمارے تمہین گہبرانی یہ وسوسے محض غلط اور بے بنیاد ہین ہتیار رکہہ دو اور بدستور اپنی لین کو چلے جاو افسران ہندوستانی بولے جبتک آپ توپخانہ اور رسالہ اپنا روبرو سے ہمارے نہ ہٹا لینگے ہم لوگ ہتیار نہ رکہینگے صاحب بہادر نے منظور فرمایا اور اپنے ہٹا دیا سپاہی لوگ بہی ہتیار رکہدیے چوتہی تاریخ مارچ کی ۱۸۵۷ء اٹھارہ سو ستاون مین یہ خبر کلکتہ کو پہونچی وہان ولایتی فوج کم تہی اسلئے عدول حکمی کی سزا مین تامل ہوا اور چوراسی نمبر کے پلٹن کو گوردن کی پیادگان شاہی رنگون سے جو ملک برہما مین تہے طلب کیا وہ بیسوین [۳۰] تاریخ کو ماہ مذکور کی جب آنکر پہونچی اکیسوین [۲۱] کو جنرل ہیرسی صاحب بہادر بارک

پور کی فوج کے حاکم نے اُسکو بلوا کر ہتیار لے لیے اور تنخواہ کل سپاہیون کی بیباق کر کے دربار بر
اُتار دیا اور وقت لینے ہتیار کے روبرو تمام فوج کے جو بریت پر حاضر تھے گورنر جنرل صاحب بہادر کا حکم
جو یہ ہی پڑہ کر سنا دیا جوافواہین کہ درباب مذہب کے فتنہ پردازون نے مشہور کر رکہی ہین بے
اصل و بے بنیاد ہین سرکار انگلیشیہ کو ہرگز ہرگز منظور نہین اور کبھی نہوگا کہ کسی کے مذہب مین
دست اندازی کرے پس اُسیدن یعنی اکیسوین [۲۱] مارچ مذکور کو چونتیسوین [۳۴] پلٹن متعینہ بارک پور کہ وہ بہی
نہایت برانگیختہ خاطر تہی ایک سپاہی اوسمین سے منگل پانڈے نام نشے کی حالت مین مسلح ہو کر تلوار
اور بندوق لیے ہوئے گہر سے باہر سپاہی بندون کو یہ آواز دیتا ہوا نکلا کہ جس کسی انگریزی افسر کو
دیکہیگا مار ڈالیگا لفٹنٹ باف صاحب جو یہ حال اُسکا اصغا کیا اور برانگیختگی تمام پلٹن کی سنی سوار ہو کر
لین مین آئے نامبردہ نے طرف صاحب موصوف کے گولی سرکی گہوڑا زخمی ہو گیا صاحب نے تفنچہ
چلایا لیکن نشان پر نہ آیا پہر سپاہی نے تلوار سے صاحب موصوف کو زخمی کر کے بیدل کر دیا
سیکڑون سپاہی سب دیکہتے رہے کسو نے اُسکو پکڑ نلیا بلکہ ایک جمعدار نے انکار کیا یہ بہزار دشواری تہا
جان بر ہوئے میجر جنرل ہیر صاحب نے اور دوسرے کئی افسر نے جو یہ خبر سنی دوڑ کر اوس واردات کی
جا پر آئے اور اسکو گرفتار کیا پس کورٹ مارشل یعنی جنگی عدالت سے منگل پانڈے اور جمعدار کو قصاص کا
حکم ہوا اور اٹہارہوین اپریل کو جب یہ فتوی عمل مین آیا اس سے انکو تو یقین ہوا کہ عبرت ہو گی مگر
وے اور گستاخ ہو گئے تب جنرل ہیر صاحب نے پانچوین تاریخ مئی کی سنہ مذکور یعنی اٹہارہ سو
ستاون کل فوج کو جمع کر کے چار سو سپاہی جو چونتیسوین پلٹن کے تھے اپنے روبرو توپون کے
بہڑا کر کے برطرفی سنائی اور ہتیار رکہدینے کا حکم دیا اُسدم وہ سب ہتیار رکہہ دئے اور وردی

جو تن پر تھی اوتار دی صاحب موصوف نے بھی اُس چار سو جوانون کی تنخواہ بیباق کر دی اور نام
کاغذین سے کاٹ ڈالا پھر اپنے مع انکے اطفال و عورات آحرات مین جو باشی رجمنٹ گورہ اور
کچھ سوار ہندوستانی کمپنی کرامنڈ سیر کے جیزہ کو روانہ کیا واضح ہو کہ اوسوقت بھی دلجمعی تمام فوج کی
اسطور پر کی گئی کہ سرکار سے کبھی کسو کے مذہب مین دست اندازی نہین ہوئی ہے اور نہو گی سپاہ کو
لازم ہے کہ فتنہ پردازون کے فریب مین نہ آوین اور اغوا سے انکے نمک حرامی اور عدول حکمی نکرین اضلاع
شمالی مغربی بنگالہ کا بیان پس اضلاع شمالی مغربی بنگالہ مین بھی یہ خبر ابتداد فساد
اور چھٹے کارتوسون کی پہونچی وہان پہلے چھتیسوین پلٹن متعینہ چھاونی انبالہ کے صوبدار نے
یکہ نام اوسکا ہیرا سنگہ تھا رو برو سبکے بیان کیا کہ نئے کارتوسون مین کچھ بگاڑ نہین کسو نے چھبیسوین
تاریخ مارچ کی اُسکے گہر مین آگ لگادی پھر تو آتش زدگی جابجا شروع ہوئی چنانچہ تیرہوین
اپریل کو پھر چھاونی مین آگ لگی پھر پندرہوین کو پھر سولہوین کو دو جگہ ایسا معاملہ ہوا سرکاری
اسباب بیس ہزار کا جل گیا پس بیسوین کو پانچوین پلٹن کے جمعدار اور حوالدار کے گہر مین پلنگ کے
نیچے بارود بچھی ہوئی پائی من بعد اکیسوین بائیسوین اور پچیسوین کو برابر آتش زدگی رہی
افسران انگریزی کمشنر وغیرہ نے جانا کہ سب اسکا ایجاد کارتوس ہین اور سرکار کلکتہ
کو اطلاع دی کہ باوجود اقرار و انعام اور کوشش و تحقیقات کے سبھون نے ایسی سازش
کر لی ہے فاعل اور مجرم معلوم نہین ہوتا میرٹھ کی سرکشی کا بیان پھر میرٹھ مین اسقدر ولایتی
فوج کہ بارکپور سے دریائے ستلج تک کہین نتھی یعنی ایکہزار جوان مضبوط گورے ساٹھوین رفل
کے اور چھتار رسالہ ڈریگو چھ سو جوانون کا اور ایسی توپخانہ ولایتی مع پانچ سو توپچی

کل سپاہ فوج ولایتی قریب دو ہزار دو سو کے مقیم اور موجود تھی اور ہندوستانی فوج کچھ اُس سے زیادہ
یعنی تیسرا رسالہ ترک سوارونکا اور گیارہوین اور بارہوین پلٹن پیادگون کی چونکہ وہان بھی
چربی لگے ہوئے کارتوسون کی خبر اور مختلف افواہین پہنچ گئی تہین علاوہ اسکے یہ بھی مشہور تھا کہ سرکار
انگریزی نے واسطے بگاڑ دینے مذاہب ہنود کے بیل اور گاے کی ہڈیان پسوائین ہین میجر جنرل
ہیوٹ صاحب نے چرچا اس باتکا سنکر فوج کو سمجھایا کہ سرکار کو تمہارے مذہب مین دخل دینے سے
کیا مفاد حاصل ہوگا یہ امر کسقدر خلاف انتظام اور قواعد سرکار انگلشیہ کے ہی سرکار کو تمہارا
کتنا پاس اور لحاظ ہی لیکن انکے دلون پر مطلق اس باتکا اثر نہوا عدول حکمی و سرکشی روز بروز
زیادہ اختیار کی یہانتک کہ بازار آتش زدگی کا چہاونی مین گرم کیا بہتیرے گہر جلادیے تیسوین تاریخ
اپریل کی ترک سوارون کے کرنیل سمیت صاحب نے جو حاکم رسالہ ہندی تھے سوارون کو پریٹ کا حکم
دیا تا صبح کو وقت پریٹ نیا طریقہ کارتوس بہرنیکا بتلایا جاوے جسمین کارتوس منہ سے کاٹنا
نہ پڑے بلکہ ہاتہ سے چیر کر بہرا ہوس چوبیسوین تاریخ جب وہ رسالہ تیار ہوکر پریٹ پر آیا حوالدار
میجر نے نئے قانون سے بندوق بہری اور آواز کرکے دکھلایا لکھا ہی کہ تسپر بھی سوارون نے کارتوس
لینے مین پس و پیش کیا تب میجر جنرل ہیوٹ صاحب نے تا ان واہیات توہمات کا فیصلہ اور انجام ہو
اور فوج کی اطاعت یا عدول حکمی کا احوال بخوبی کھل جاوے چھٹی تاریخ تیسرے ہندوستانی رسالہ کو
پریٹ پر طلب کیا جب شام کو کارتوس تقسیم ہوئے پچاسی سوارونے لینے مین انکے انکار محض کیا
جب یہ حرکت خلاف قانون جنگ کے دیکھی کورٹ مارشل یعنی جنگی عدالت مین بھجوا دیا تا اُنپر
جرم ثابت ہوا چنانچہ ہر شخص کو پابجولان سخت مشقت و محنت کے ساتھ چہہ برس سے دس برس تک کے

قید کا فتوی ہوا ایسوین تاریخ مئی کی سب فوج جمع ہوئی اور سبکے سامنے اُن پچاشی آدمیون کی وردی
اوتار بیڑیان اور ہتکڑیان ہر اک کو پہنا کر جیلخانہ کو باہر بخیر روانہ کیا مخبر کہتا ہی کہ اوسوقت کو فیمابین
رسالہ کے سوارون اور مجرمون کے اشارے ہوے اور نظر طعن سے ایک نے دوسرے کو دیکھا وے ہرچند
چاہتے تھے کہ ساتھیون کو اپنے بے عزت نہونے دین لیکن جبکہ فوج گورون کی کہڑی ہوئی تھی
پس بحیل سکا داؤ نہ پایا تامل مین رہے اور وے یعنی مجرم لوگ جب روانہ ہوگئے کل فوج نے مراجعت کی
سب ہندوستانی فوج برانگیختہ اور خفا ہوکر تمام ساعات روز کے صلاح مین گذاری اور مشورت کرتے
اور تجویزین قرار دیتے رہے پہر دسوین تاریخ ماہ مئی ۱۸۵۷ء اٹھارہ سو ستاون عیسوی اتوار کے
روز شام کے وقت بی بیان اور صاحب لوگ عبادتخانہ کے طرف واسطے نماز شام جا رہے تھے
کہ یکایک دلولہ عظیم برپا ہوا بندوقون کی آواز آنے لگی ہر طرف آگ روشن ہوگئی غارتگری اور قتل
عیسائیان شروع ہوگیا پانچ بجے شام کے وقت اشارہ معین پر تمام رسالہ اور بیسوین پلٹن مسلح ہوگئی
اور گیارھوین پلٹن مین گہسکر انکو بھی اپنا ساتھی کرلیا کرنیل فنیس صاحب حاکم گیارہوین پلٹن کے
سُننکر آئے اور متوجہ طرف فہمایش اپنے لوگون کے تہے کہ بیسوین پلٹن کے سپاہیون نے انپر ایکسم
ابڑ ماری جسم انکا گولیون سے چہنی کردیا یہ اول افسر تہے جو بغاوت کے شروع مین مارے گئے
باقی افسر گورون کے چہاونی طرف چلے گئے پس تیسرے رسالہ کے سوارون نے جیلخانہ کو جاکر توڑا اور اپنے
ساتھیون کو چہوڑا لیا انکے ساتھ بارہ سو قیدی رہا ہوگئے پہر تو چہار طرف چہاونی مین آگ لگادی
قوم عیسائیون سے زن و مرد بچے جو انکے ہاتھ آئے قتل کیا چونکہ سپاہ گورون کی تیار ہوکر
ہندوستانی چہاونی پر آپہونچے تک رات زیادہ ہوگئی تھی تاریکی چہاگئی وے اندہیاری مین

سبکو جلا پہونک قتل و نہب کرکے دہلی کیطرف چلے گئے واضح ہو کہ یہ پہونچتے ہی تمام ضلع مین بد انتظامی
ہو گئی عملہ پولس بہاگ گیا اور سررشتہ ڈاک کا بند ہر چہار طرف تار برقی توٹ گیا لوٹ گہسوٹ شروع
ہو گئی اور اسی تاریخ یعنی چہتی کو کمپنیان سیپرز اینڈ یعنی سفر مینا کے رورکی سے میرٹہ پہونچین اور اپنے
افسر میجر فریزر صاحب کو مار دہلی کیطرف فرار کیا اور جو کمپنیان کہ بہاگی تہین انکے ہتیار چہین لئے گئے ؂

دہلی کی سرکشی کا بیان پس سپاہی سوار وغیرہ ولایتی آدمی بہاگ کر نا سرکش لوگ وہان پہونچین قبل
اسکے شبا شب چالیس میل کی منزل طی کر کے دہلی مین داخل ہو گئے وہان چہاؤنی والے خبر وحشت اثر
سنکر جو ہندوستانی توپخانہ مین اتہتیسوین اور چوّن وین اور چوہترّوین پلٹن کے سپاہی مقیم تہے
منجملہ چوّن وین پلٹن کو مع دو ضرب توپ طیار ہونیکا حکم دیا بعد اسکے افسر کچہ دن چڑہا تہا کہ
ہر چہار طرف سے بلوہ عظیم ہو گیا بہت سے بلوائی کلکتہ دروازہ سے سوارون کو قتل کرتے ہوئے
شہر مین گہس آئے اور قلعہ مین جاکر بادشاہ کو اپنا افسر کیا اور جیلخانہ مین سے قیدیون کو چہوڑ لیا
پہر دریا گنج کیطرف جو رخ کیا وہان اکثر عیسائی لوگ پنشن خوار اور صاحبان میگزین اور بیوہ عورتین
یتیم بچے رہتے تہے قتل شروع کیا من بعد اٹہاروین تاریخ بہت بیرحمی کی بہت سے سردار مار ڈالے
بنگلون کو آگ لگادی مال و اسباب لوٹ لیا اور وہ چوّن وین پلٹن جو واسطے انتظام کے آئی تہی
انمین مل گئی اس پلٹن کے ہمراہ جو جو سردار تہے مارے گئے ایک برج نشان نام چار دیواری کا
گول مکان شہر مین تہا اسمین سب انگریز لوگ جمع ہوئے جب سرکش لوگ شہر مین گہس آئے
لفٹنٹ ولوبی صاحب مہتمم میگزین نے حتی الامکان حفاظت مین بڑی کوشش و کوشش کی جا بجا توپین
المضاعف چڑہے ہر کر لگادین باغی سیڑہیان لگاکر قلعہ سے دیوارون پر میگزین کے جوق جوق

چڑہ گئے

چڑھ گئے اندر چند آدمی تھے پانچ گھنٹے تک برابر ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کیا آخر کو جب دیکھا کہ یہ غالب
آگئے میگزین کو آگ لگادی ایسے سے ایک صدمہ عظیم ہوا تمام شہر میں زلزلہ پڑگیا آسمان پر تمام سفید
غبار چھا گیا صدہا لوگ مر گئے دیواروں کے نیچے دب گئے ہرچند کہ اندر والے تمام آدمی صاحب لوگ بچ کر نکل
گئے تھے مگر باہر والوں نے سبکو مع ولوبی صاحب مار لیا بعد اسکے سنہ پھر تک اٹھتیسوین پلٹن اور چوہتر
پلٹن بھی جو کشمیری دروازہ پر مقیم تھیں پھر گئیں بلکہ چوّن وین پلٹن نے کپتان کو مع ایک
افسر مار ڈالا یہ حال دیکھ کر بہت سے سردار مع انکی بیبیان فصیل پر شہر کی خندق میں کود کر
بھاگ گئے چھاؤنیوں میں آکر سینتالیسوین پلٹن کی کمپنی کو طلب کیا وہ سب تو نہ آئے کچھ آئے سو وہ بھی اپنے
افسر کو سلامت وہاں سے بچا دیکر لوٹ گئے تب جو سپاہی کہ چھاؤنیوں میں تھے ان سے کہا کہ تم ان
بلوائیوں پر حملہ کرو وے صاف انکار کر گئے دن بھی آخر ہونیکو تھا تب تو سب انگریز وہاں سے بھاگے بعضے
صاحب اور بی بیاں اور بچے گھوڑوں اور گاڑیوں پر سوار بعضے پیادہ پا برج نشان سے نکلے
بعضے تو میرٹھ کی طرف چلے اور بعضے کرنال کی طرف لکھتا ہے کہ راہ میں انپر بڑی بڑی مصیبتیں پڑیں
بعضے تو مارے گئے اور بعضے ہزار دشواری سے جان بر ہوئے اب حسب ترتیب اظہار صاحب اخبار کے
لکھنو کی سرکشی کی ابتدا کیجاتی ہے بعد اسکے واقعات شہر دہلی کے مذکور ہونگے لکھنو کی سرکشی واضح ہو کہ
جن روزوں بلاد مذکورہ میں جسطرح پر کہ ذکر ہوا واقعات و نابلیات فتنہ و فساد کے ظاہر ہوئے
مخبر بغاوت ہند والا ایسا خبر دیتا ہے کہ اوسوقت شہر لکھنو میں سر ہنری لارنس صاحب بہادر دانا مرد
شجیع آدمی تھے وہاں یہ ہوا کہ اول ماہ اپریل میں ایکروز کسی انکسٹر صاحب نے ایک سپاہی کو دوا دینے وقت
کی اسمیں تھے بطور آزمایش و امتحان آپ بھی چکھا سپاہی نے جو دیکھا اپنے دل میں کہا کہ

اگر چہوتی دوائی مین نے کہا ہی تو پہر کیا ہے اوس شخص کا ایمان جاتا رہا اور انکار کیا ڈاکٹر صاحبکو تو
اس بات کی خبر نتہی وہ تو اور ہی طرف متوجہ ہوئے اس نے کرنل صاحب سے اتہتالیسوین پلٹن کے فریاد کی وے
سمجہائے کہ ہمین تمہارے مذہب سے کام نہین جیز دن کو تو یہ ماجرا گذرا [illegible] ال ڈاکٹر صاحب کے
گہر کو آگ دیا بعد اسکے تیرہوین رجمنٹ کے پیادون نے کل چہاونی جلادی تیسری تاریخ تک جی کے موسی
باغ مین بڑا بلوہ مچ گیا اور ایک چہٹی اوس پلٹن مابین سے پکڑی گئی اسمین مضمون شرکت سرکشی کا تہا
صوبہ دار نے اتہتالیسوین پلٹن کے وہ چہٹی اپنے افسر کرنل پالمر صاحب کو لا دکہایا وے بمجرد اسکے بڑی
فوج مع توپخانہ موسی باغ کی چہاونی کو کہ جہان ساتوین پلٹن اودہ کی آمادہ فساد تہی روانہ
کیا تب بعضے تو اوسمین سے بہاگ نکلے اور بعضے ہتیار ڈالدیے اس طور پر ساتوین پلٹن
اودہ کی کہ جسمین ہزار جوان تہے ٹوٹ گئی یہ لوگ تعاقب کرکے اکثر کو پکڑ لائے قریب پچاس آدمیون
کے قید کیا بعد اسکے سر ہنری لارنس صاحب نے دربار عام کرکے باواز بلند فہمایش کی باتین اور
کچہ رعب اپنی سرکار اور وفاداری نمک خوارون کی بیان کی اور اون لوگون کو جنہون نے فتنہ
پردازون کو گرفتار کرلایا تہا انعام دلوایا فقط اب ہم بیان سے انتشار بغاوت کا ذکر کرتے ہین

انتشار بغاوت کا بیان کہنا مخبر کا ایسا ہی کہ بعد میرٹہہ اور دہلی کی بغاوت کے شعلہ سرکشی کا
بلند ہونا شروع کیا آگ ہر چہار طرف پہیل گئی آخر ماہ مئی تک قریب قریب کل اضلاع شمالی
اور مغربی مین سرکشی ہوگئی اور ہر طرف بدعملی اور لوٹ کہسوٹ کا بازار گرم ہوگیا واضح ہو کہ
جب میرٹہہ کے مفسدے کی خبر لاہور مین گیارہوین تاریخ پہونچی اور بارہوین کو تاربرقی سے
دہلی کے ماجرے سے مطلع کیا روبرٹ منٹگمری صاحب نے وہان کے افسرون سے مشاورہ کیا

کہ جلد سے

کر طلب سبب فوج ہندوستانی متعینہ میان میر چہاونی لاہور کے ہتیار چہین لین چنانچہ صبح تین سو گورے
پلٹن شاہی نمبر اکیاسی نے سازہے تین ہزار ہندوستانی سپاہیون سے ہتیار رکہوا لیے
لکہا ہی کہ سبب اس تدبیر اور اندیشہ کے لاہور بچ گیا ورنہ بعد معلوم ہوا کہ درمیان فیروزپور اور یہان کے
سپاہیون مین سازش ہو گئی تہی انکا ارادہ تہا کہ قلیل فوج جو گورون کی ہی مار کر قلعہ اور میگزین اور
خزانے پر قبضہ کرلین چلمانہ تو تردین بس چہ گہنتے بعد اسکے پینتالیسوین پلٹن نے فیروزپور مین سرکشی کی
مگر وہانکے افسر میجر رومنٹ صاحب نے خبر دہلی کی سنکر میگزین کی مضبوطی کر رکہی تہی ہرچند کہ باغی
لوگ مورچہ انگریزی پر حملہ آور ہوئے اور زینے لگائے کچہ ہو اتہوڑی سی جماعت نے گورون کی اونہے
نا رہنا یا میگزین تو البتہ بچ گیا لیکن وے لوگ ستولا یا اوس گہر اور دو عیسائی کلیسا دو کو جلا دیے
اس عرصہ مین جنرل انسن کمنڈر انچیف صاحب بہادر جو درپی فہمایش سپاہ اور مقدمہ مین بندوبست
کر تیلکارتوس کے کہ اسی حیلہ سے باغی لوگ ہنگامہ آرا ہوے تہے اور سپاہی لوگ سرکش متوجہ تہے
کہ یکبارگی ہیضہ سے مر گئے اور انکی جا پر آخر وقت میجر جنرل سرہنری برنارڈ صاحب جنگی حاکم
اعلی ضلع انبالہ کو اپنا کام حوالے کیا اور یہ خبر گذرجانے سپہ سالار ہند کے کلکتہ کو پہونچی گورنر
جنرل صاحب بہادر نے سرپاترک گرانٹ صاحب کو مدراس سے طلب کر کے سپہ سالار فرمایا
لیکن جب تک کہ وہ دہلی کو پہونچ سکین حکومت دہلی کی برنارڈ صاحب اور ریڈ صاحب اور
دیگر صاحبون کے حوالہ رہی خیر بعد بیسوین ماہ مئی کو انگریزی افسرون نے ایک برہمن کو پہانسی دیا کہ
وہ علی گڈہ کے سپاہیون کو سرکشی کے واسطے بہکاتا تہا اور انہین لوگون نے اوسے پکڑا دیا تہا
بعد پہانسی دینے کے نوین رجمنٹ پیادگان ہندوستانی علی گڈہ کے اور کچہ کمپنیان اوس

پلٹنین کی بگڑ گئین وہان سردار لوگ یہ حال دیکھکر آگرہ کی طرف روانہ ہوئے سپاہیون نے تمام
چہاؤنی مین آگ لگادی خزانہ توڑ کر آٹھہ لاکہ روپیہ کے قریب لیکئے اور نو مین بارکر کے قریب نو بجے
رات کے دہلی طرف روانہ ہوئے کچھ روپیہ جلدی مین شہر والون نے بھی لوٹ لیا پس ضلع علیگڈہ مین
بدعملی بکمال ہو گئی لوٹ مار ایکدوسرے کو کہا ہے جاتا تھا ایک گانون کے لوگ دوسرے گانون پر گر کے
لوٹ لیتے جلا دیتے تھے لکہتا ہے کہ بستیان علیگڈہ کی مثل ہردوا گنج وغیرہ بالکل سمار اور بیچراغ ہوگئین
تہین بارہ بارہ گانون ایکدم جلتے ہوئے نظر پڑتے تھے اور آگرہ مین بہی مختلف علاقون سے
خلط خبرین فساد کی آتی تہین مگر آگرہ خود محفوظ تہا پہر آخر ماہ مئی کو یہ لوگ چاہتے کہ اوپر کی بچو لیا اچہا
آگرہ کی ہو تب دو پلٹین ہندوستانی متہرا کو روانہ کین کہ وہ وہان سے خزانہ آگرہ کو لے آوین وہ
راہ مین پہر گئے علانیہ افسرون کو قتل کر دہلی کو چلے گئے اور متصل اسکے اسی مہینے مین روہیلکہنڈ
بہی آغاز سرکشی کا ہو گیا اور یہ بہی جاننا چاہیے کہ اضلاع بریلی اور بداون اور شاہجہانپور اور
مرادآباد اور بجنور یہ سب روہیلکہنڈ مین داخل ہین پس شاہجہانپور مین ۳۱ اکتیسوین ماہ مئی کو
اتوار کے دن صاحب لوگون اہل فرنگ کے جو جو کہ عبادتخانہ مین تہے ۲۸ اٹہائیسوین نمبر کی پلٹن
نے برملا کلیسا مین گہیر لیا بہت سے قتل ہوئے اور جو بچ رہے محمدی کیطرف جو کسی مقام کا نام
اودہ مین ہے بہاگ گئے اور یہان سے لکہنو کا حال آگے چلکر بیان کرینگے بالفعل جو واقعات خرابے دہلی
دہلی کے رقم پذیر ہوئے ہین دہلی کے واقعات کا بیان صاحب کتاب لکہتا ہے کہ جیتی لعل اخبارنویس
روزنامچے سے ایسا ثابت ہوا ہیکہ بارہوین ماہ مئی ۱۸۵۷ء اٹہارہ سو ستاون عیسوی روز چہارشنبہ
المستمی ابوظفر محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی دیوان عام مین برآمد ہوئے سب مجرائیون نے

مجرا بجا لایا اور چودہوین نمبر کے صوبہ دارون نے عرض بموجب رام سہا مل اور دیوی مل
اسکام پر مقرر کئے گئے کہ پانسو روپے روز کی رسد خوراک وغیرہ پلٹنون کو پہونچایا کرین اوسدن
محمد ابراہیم بن علی محمد سوداگر کے گہر مین جو چار فرنگی پوشیدہ تھے سوارون نے اونکو جان سے
مار ڈالا اور اسباب انکا لوٹ لیا اور ایک عورت عیسائی ہندوستانی گہبرائی ہوئی لال
ڈگی کے قریب چلی جاتی تہی اوسکو بہی سوارون نے قتل کر ڈالا یہ سوار اور پیادہ ملکر نگر سیٹہ کی
گلی کو لوٹنا چاہتا تہا مگر باشندون نے وہان کے دروازے اپنے گہرون کے بند کر کے اینٹ پتہر مار کر انکو
ہٹا دیا پس اکثر عیسائی آدمی کلیان سنگہ کشن گڈہ والے کی حویلی مین پناہ گیر تہے سوارون نے اوپر
حملہ کیا بندوقین چلائین وے اندر سے مقابلہ کیا پہر ان لوگون نے دو توپین لے آئین تب وہ تہ خانون مین
گہس گئے اور یہ واپس چلے آئے چونکہ شہر مین بد انتظامی تہی بادشاہ نے مرزا ابوبکر اور مرزا
مغل کو ہدایت کی وے ہاتی پر سوار ہو جا بجا اعلان کرتے پہرے اسمین دو فرنگی ہندوستانی
لباس بدلے ہوئے کوتوالی چبوترہ کے سامنے مارے گئے بعد[٢] خود بادشاہ ہاتی پر سوار ہوکر مع
دو پلٹن چند امرا کے شہر مین دوکانین کہلواتے پہرے بعد اسکے چند آدمی اراکین دولت سے
واسطے سر انجام دیے سامان فوج اور بندوبست بازار کے مامور ہوئے ہر ایک نے نذرین سرفرازی کی
گذرانی اور بعض کو خلعت بہی عطا ہوا فقط یہ تیرہوین[١٣] کو روز چہارشنبہ تسبیح خانہ مین برامد
ہوئے حکم احکام جاری کرتے رہے اوس روز بہی ایک لڑکی فرنگن قید ہوئی اور ایک شخص کا
گہر اس الزام سے کہ اوسکے گہر مین فرنگی ہین لوٹ ڈالا پس چار چار سو روپے بادشاہ نے ہر پلٹن کو
دلوادیے اور اعلان ہوا کہ خبردار اگر کسی گہر مین کوئی عیسائی پوشیدہ ہوگا تو مالک کو

اوس گہر کے سرا سنگین ملیگی اور حکم ہوا کہ ناچ کا بپا و ایک مقرر کرکے دوکانین کہلوا دو فقط
بعد اسکے چودہوین[١٤] کو نیز بدستور تسبیح خانہ مین دیوان خاص سے آئیے وہان بعض بعض نے ایک ایک
اشرفی نذر گذرانی خود ایک ایک کا حال تفحص کرتے رہے راجہ رام سنگہ والی جیپور کے نام فرمان
جاری ہوا کہ مع فوج اپنے کو دہلی مین حاضر کرے اور ایسا ہی والی جہجر اور رئیس دادری اور بہادر
پاٹودی اور راجہ بلبھ گڈہ اور نواب فرخ نگر اور دوجانی والے کو ارشاد ہوا اسی عرصہ مین خبر آئی
کہ جنگ اول ہیگا گوجرون نے شستہ سبزی منڈی اور دہلی دروازی اور راجپوت [illegible]
وقت مین ہر روز [illegible] مذکورین ہوتے ہین تو حکم ہوا کہ اسکا تدارک کرین چنانچہ مرزا ابوبکر نے ایک رسالہ
لیجاکر جنگ اول کو جو گانون ذکر کیے گئے گوجرون کا تہا لوٹ لیا اور جلا دیا اسی تاریخ مین ایک گورہ
سپاہی بطور جاسوس کے شہر مین آیا تہا گرفتار ہوا شاہ نے اوسکو جیلخانہ مین بہجوا دیا اور ایک حکم
یہی قید ہوئی فقط پس اتہارہوین روز حضور عرض ہوئی کہ پانسو سوار نواب جہجر کے حاضر ہین مگر وہ
بباعث بدعملی کے داخل ہو نہین سکتے اور عرض ملتجی کے راجہ کی [illegible]
[illegible] گوجرون نے حاضر ہونے مین تامل ہی ارشاد ہوا کہ چار سو سپاہی پانچ پانچ روپیہ ماہوار کے ایک
رسالہ سوارون کا فی نفر پیش لی دو رماہ اس حساب سے بہرتی کرین شاید یہ حکم سابق کا ہو جو لکہا ہے کہ
دو سو آدمی آجکی تاریخ تک نوکر ہوئے اور ننگی تلوارین لیکر سپاہی لوگ واسطے انتظام کے شہر
مین گشت کرتے تہے حکم ہوا کہ لوگ ڈرتے ہین اور دہشت کرتے ہین آیندہ ایسا نہو اور اسی روز
یہ بہی ہوا کہ آغا محمد خان کا سپاہیون نے گہر لوٹ لیا فقط من بعد سولہوین[١٦] کو سوارون نے
تہ اجہگر آکر کے جو جو فرنگی مرد اور عورتین جیلخانہ مین تہے اونکو اپنے قبضہ مین کر لیے تا سبکو قتل

کر ڈالین

کرو الہی مرزا مغل نے کہا کہ قتل کرنا عورتونکا شرع محمدی مین جایز نہین ہی سواروں نے اور سپاہیوں نے
قتل کا ارادہ کیا وہ تو بہاگ کر بچ گیا اور اُن لوگون نے قلعہ مین تمام فرنگیون کو مع عورات اطفال جانے کے
بے دریغ قتل کرڈالا اور لاشون کو چہکڑون مین بہروا کر دریا مین پہنکوا دیا فقط اوقات (سترہ) دن کی
بادشاہ واسطے ملاحظہ کرنے مورچون سلیم گڈھ کے تخت رواں پر سوار ہوکر تشریف لیگئے اور صاحب کتاب
لکہتے ہین سپاہیون کی ایسی زبانی ایسی دلجمعی کی کہ ہم تمہارے ساتھ ہون اگر کوئی فرنگی تم گرفتار
کرو تو خود مین اپنے ہاتھ سے مار ڈالنے کو تیار ہون اور حکم احکام صادر ہوتے رہے بعض بعض
دنون مین فقط اتفاق زمانہ برسون کے بعد دیوان عام کی آراستگی ہوئی فرش قالین جہاڑ فانوس
سے تکلف کیا گیا اور ۱۸ کو دیوان خاص سے دیوان عام مین آئے تخت سلطنت پر جلوس کیا
اور سردارون فوجون کو خدمات عنایت ہوئے نذرین گذرانین گوجرون کی شورہ پشتی کی عرض
ہوئی تو سواروں پر حکم کیا کہ پچیس ہزار روپیہ روز فوج کا خرچ ہی پانچ لاک روپیہ کی سبیل کرو بعض
نے عرض کی کہ ہم لوٹ لیتے ہین اتنا روپیہ کہان ہو سکتا ہی بعضوں نے کہا اگر سب دینگے تو ہم کو بہی
ضرور ہی بعض افسران فوج نے گذارش کی کہ میرٹھ مین سب انگریز جمع ہوکر دمدمہ پر اپنا مورچہ
قایم کیا ہی دو پانچ کمپنیان روز کی سے آتین ہین فقط انیسوین کو بہی مزید دستور برامد ہوئے اور عرض
ہوئی کہ دہلی اور مراد آباد سے بہت فوج پیادے اور سوار اور توپخانہ مع خزانہ کثیر میرٹھ مین
آئی ہے جدا سکے میرٹھ مین انگریزون اور انکے لشکر سے لڑائی ہوئی قدرت خدا ایک گولہ
سرنگ پر جب لگا اس سرنگ مین جو انگریزون نے کہود رکہا تہا جا پڑا اور سرنگ کے اوڑتے ہی تمام
انگریزون کا مورچہ اوڑ گیا اب میرٹھ مین کوئی فرنگی نہین یہ سنکر تمام فوج اور بادشاہ کو نہایت

خورشی ہوئی چنانچہ علامت خوشی کی پانچ توپیں سلیم گڈہ کی سر ہوئیں بعد یہ خبر ملی کہ ستر
ہزار روپیہ کلکٹر گوڑگانوں پر سرود کی کہ تہی میں چہوڑ گئے ہیں سو سوار دو کمپنیاں روانہ ہوئیں اور
لاکہ روپیہ داخل خزانہ کردیا پہر ایک سوار بیجا باشی صاحب کا آیا اور عرض کی کہ بائبل صاحب کو عیسائیوں کے
تہ میں خوب سنگ ہی حکم ہوا کہ کل فرنگیوں کا اختتام ہوا اور دو سوار ہمراہ اسکے جاکر بائبل صاحب کو
کہ ملا مع فوج حاضر حضور ہوں پیش کنور اجیت سنگہ چچا مہاراجہ پٹیالہ کی نذر ہوئی اور سنے ایک اشرفی
گذرانی من بعد دو انگریز تین بیبیاں ایک لڑکا کسی درزی کے گہر میں تہا سواروں نے انکو پکڑ لائے
اور گہر خیاط کا جلا دیا بادشاہ نے قیدیوں کو سپاہیوں کے حوالے کیا اور آپ سلیم گڈہ کو تشریف
فرما ہوئے وہاں سلامی ہوئی پہر محل سے دیوان عام میں برآمد ہوکے مرزا ابوبکر کو حکم
ہوا کہ سردار فوج کے ہوکر میرٹہ کو جاویں اور نواب علیخان اور حکیم احسن اللہ خان کو یہ ہر دو
کمپنیوں میں ہدایت ہوئی کہ سامان اخراجات رسد عوض فوج کے واسطے میرٹہ جانے کے تیار کردیں اسی
تاریخ ... سواروں نے مبارک باغ میں جو جانب دلی سے ہے جاکر اون فرنگیوں کو جو وہاں
پوشیدہ تہے مار ڈالا اب پہر رجوع کرتا ہوں میں طرف مضمون بالا یعنی پلٹنوں کی ...
ہوستانوں کو سرسبزی ہو نارد صاحب حاکم اعلیٰ فوج بنگالہ سرہند کی طرف کمپنی بہادر کے ذریعہ
تار برقی کے اخبار وحشت آثار میرٹہ اور دہلی کی سنکر جنرل انسن صاحب بہادر سپہ سالار افواج ہند کو
لکہا اور کہلایا کہ آپکا پہاڑ سے نیچے آنا بہت ضرور ہے چنانچہ وے چوتہی تاریخ شملہ سے چلے اور
... کو داخل انبالہ ہوئے اور فوراً ایک اشتہار عام واسطے فراہم ہونے فوج انگریزی کے دیا کہ
جسکا ذکر ہوچکا اور صاحب موصوف نے گو بہت تدبیر سے ارادہ محاصرہ دہلی کا ہی کیا تہا لیکن

اجلاس

اجل مسمّی ہے وہ تو اپنی جا پر لڑ گئے اور جب الحکم انکے جو کمپو کہ میرٹھ سے مقام باغپت کا ارادہ
کرکے چلا تھا اور اس کمپو میں جو ساٹھویں نمبر کی رفل پلٹن گوروں کی پانچسو جوان سے بھی کم تھے
اور دو سو سوار گورے قرابینی رسالہ کے اور ایک توپخانہ میدان جنگی اور ایک توپخانہ اسپی تھا
جب یہ فوج ہنڈن کو پہنچی اور مقام ہنڈن تیسویں تاریخ مئی کو غازالدین نگر میں پہنچے تو ایک چار بجے
باغی فوج حملہ آور ہوئی اشارہ ہی ایک توپخانہ کا گولہ ایسا آکر پڑا کہ دو کہار اس سے اڑ گئے پس سپاہ
انگریزی نے توپخانہ حمار آگ برسانی شروع کی فیر ہونے لگی جب آتش گرکے قریب توپوں سے انکے جا ملے
دفعتاً حملہ کیا باغی فوج والے سب پریشان ہو گئے ایک گاڑی انکی جنگی سامان کی اور گئی کہتے ہیں تلنگوں نے
مایوس ہو کر دانستہ آگ لگا دی پانچ توپیں انکے ساتھ تھے جنمیں لکھا ہے کہ یہ لڑائی اگرچہ
بہت دیر تک رہی لیکن سرکار انگلشیہ کو فتح کامل ہوئی یہ لڑائی پہلی تھی کہ جسمیں باغیوں کی
ابتدا غلطی ہوئی سے سو ولایت ہا نے قریب پانچ ہزار آدمیوں کے بھگا دیا اور تعاقب کرکے وہاں
ایک قریب کا اون تھا کہ یہ لوگ اوس سے لڑتے تھے جلا دیا اور ایک خندق میں پچاس آدمی
پوشیدہ تھے سبکو مار ڈالا آدمی بہت سے مارے گئے اور بہت زخمی پکڑے گئے انکا اسباب
جنگ بہت سے ہوئے چھوڑ گئے اور فوج انگریزی میں سے گیارہ آدمی قتل ہوئے اور اکیس زخمی
اور ایک کپتان اینڈرسن صاحب دوسرے دن اکتیسویں کو ایک بجے پھر مقابلہ ہوا دو گھنٹے تک خوب
جھگڑے لڑتے رہے لیکن ہر مرتبہ کامل زک پائی اور جب آگ اونکی مندی پڑی یہ حملہ کئے وہی بات
ہوئی جو کل ہوئی تھی شکست کھا کر سراسیمہ بھاگے گرمی کی بہت شدت تھی یہ تعاقب نکر سکے
وے توپیں اپنی سب کھینچ لیگئے ادھر کے کل چوبیس آدمی مقتول و مجروح ہوئے افسروں میں

ایک لفٹننٹ سر کنر صاحب مارے گئے اور کپتان جانس اور انسائن پے بیر زخمی بعد اسکے باغپت مذکور کے
طرف کوچ کیا اور چہتی تاریخ جون کی باغپت مذکور سے گذر کر ساتہوین تاریخ علی پور مین اوس فوج
مین جو انبالہ سے آئی تہی ملے اور انبالہ کی فوج جو بعد مرنے جنرل جدج انسن صاحب بہادر
کماندر انچیف کے موضع کرنال مین زیر حکم سر ہنری برنارڈ صاحب کے تہے صاحب موصوف بعد بہم پہونچنے
بہاری توپخانہ اور سامان جنگ کرنال مذکور سے کوچ کرکے صبح پانچوین تاریخ علی پور مین داخل
ہوئے تہے ساتوین کو فوج میرٹہ جب آکر ملی یہ دونو فوجین اکٹہا ہوئین شب کو ایک بجے
دہلی کے طرف لڑائی کے لیئے صف باندہ کر کوچ کیا پس تمام سپاہ کے چار غول بنکے او میدان جنگ کے
واسطے آراستہ و مستعد ہوکر علی پور سے چلے اور قطع مسافت کرتے ہوئے جب صبح کاذب
نمودار ہوئی ساڑہے چار گہنٹے بعد سرای بادلی کی پہونچے چونکہ وہان سے چار میل کے فاصلہ پر
باغیون نے خوب مضبوط مورچہ قایم کر رکہا تہا لڑائی شروع ہوئی باغیون نے بہت عقلمندی سے
توپین سر کین اور اس جلدی سے آگ برسائی کہ ایک لمحہ کا توقف نہوتا تہا جسکے سبب اسکے سمت
آگے کے غول مین نقصان کثیر واقع ہوا تو اوسوقت حملہ کی سوجہی دوسرے غول کے بہادر ملتن کے
گورون نے سنگینین چہتیا کے دوڑے اور عین توپون کی آگ مین گہس پڑا اور سب توپین
مورچون کی چہین لین اور نوین رسالہ کے بہالے بردار سوارون نے اسی اثنا مین میدانی توپون کو چہین کر
منہ اُنکا پہیر دیا پہر شکست عاید حال باغیون کے ہوئی بارہ توپین چہن گئین اور کل اسباب جنگ کا اور
خیمے اور اونٹ اختیار مین سرکار انگریزی کے آگئے اور جب وہان سے آگے کی طرف چلے ندی پار ہوئے پر
پہر مقابلہ ہوا اس دفعہ بہی مار کر سبکو بہگا دیا جب تو مطلع صاف ہوگیا چہبیس ٢٦ توپین چہین لین

اور دہلی پہنچا لشکر و جنگ کا جو جو کہ وہ چہوڑ گئے تھے قبضہ کر لیا اور کے اکاون آدمی مارے گئے
اوسمین تین سردار اور ایک سو تینتیس ۱۳۳ زخمی ہوئے اوسمین بارہ سردار بعد اس جنگ کے آٹھوین
تاریخ جون کی شام کے وقت عین دہلی کے سامنے پہاڑی پر کہ وہ ایک اونچی زمین ہے فوج انگریزی نے
قیام کیا اور جتا باندی پہر وہان سے نہ ہٹے حتی کہ دہلی کو سر کیا وہ لوگ تو محصور ہوئے اور یہ محاصرہ
کرنے لگے تا شروع کیا اور قدیم چھاونی کو اپنی جو کہ باغیون ہی کو چہوڑ دیا تھا لے لیا اور پہاڑی کے مقام پر
جمع کیا اور ہندو راو کی کوٹھی پر کہ وہ ایک مقام رہنے کا ہے کوٹھی کہ سابق مین وہان مہاراجہ بابا
ہندو راو مرہٹہ قیام پذیر تھا مورچہ نصب کیا شہر پناہ دہلی کی جو شاہجہان بادشاہ نے سنگ
تیموری سے بنوایا تھا اور جب اٹھارہ سو تین مین انگریز داخل شہر دہلی ہوئے تو اوس زمانہ مین وہ
حصار بے مرمت اور شکستہ ہو گیا تھا اور بوجہ قانون جنگ کے ناقص تا برج توپون کے چھوٹے
چھوٹے تھے اور علاوہ ہر ایک گرد شہر پناہ کے بوسیدہ عمارت کی ڈھیر پڑی ہوئی تہی کار
انگریزی نے اوسکی مرمت قرار واقعی کی توپون کے برج مع دیوار پردہ اور بار زار سر نو بنوائی
اور خوب طرح سے پناہ گاہون کی تعمیر کروائی اور خندق کو ایسا درست کیا کہ نئی کردی گئی برج
نو اضافت کئے برجون پر توپین گہومتی ہوئی محورون پر رکھوائین کہ جس طرف چاہین پہرا کر فیر کرین
اور شہر پناہ مین دس ۱۰ برج ہین اور تیرہ ۱۳ دروازہ اور سولہ ۱۶ کہڑکیان اونمین ایک دروازہ تین
کہڑکیان مسدود ہین اور کلکتہ کا دروازہ طرف صاحبان انگریز کے بنا تیار ہوا ہے پس نوین کو
دوپہر بعد ترنگ فوج جوق جوق آراستہ ہوکر مع توپخانہ شہر سے نکلے اور لشکر انگریزی پر حملہ آور ہوئے
اور چاہا کہ مورچہ ہندو راو کے توپون کا قبضہ کر لین لکہا ہے یہ لوگ قلیل عشر عشیر سے بہی کم تھے

لیکن ایسی مار مارکے کہ پہر دہلی کے اندر کر دیا اس اثنا میں ہماری ہیضہ کی بیماری لشکر میں شروع
ہو گئی پہلے ڈاکٹر ملٹن صاحب بخشی پھر دو نمبر گوروں کی پلٹن کے ہیضہ سے مر گئے پہر بخت ایسی خبر دیتا ہے
کہ اوایل میں باہر ہوکے سپاہی نوجوانان بڑی سختی اور مضبوطی سے حملے کرتے رہے اور سپاہ انگریزی کو ان
سے ایذا دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا کوئی تدبیر باقی نرکہی مگر انہوں نے بڑی
بڑی تکلیفیں اٹہائیں اور انکی مصیبتوں کی برداشت کی ہر چند کہ سپاہ روز حملہ کرتے تہے
بلکہ دن بہر میں چار چار وقت اور انکی مدد کو ہر چہار طرف سے برگشتہ فوج چلی آتی تہی اور انکو
کہیں سے کمک آنے کی توقع نہ تہی تسپر بہادرانہ ثبات کا قایم کیے ہوئے تہے اور سمجہتے تہے کہ ایسے
محاصرہ کو لیکن یہ معلوم ہوا کہ ہم خود محصور ہیں اس قلیل فوج کو محاصرہ کہنا [illegible]
نسبت بیان منقولہ صاحب کتاب کا ایسا ہی وہ کہتا ہے کہ جب ہندوستانی فوج کے اگر فرنگستانی فوج
اندر ہوتی تو کسی جنرل کا ہاتہ نہو سکتا کہ محاصرہ کرتا القصہ مختصر لکہا ہے کہ اس اثنا میں دو تین
ہفتوں تک بڑے بڑے صبر اور تجربہ کار افسروں کو اندیشہ قوی تہا اور نتیجہ اسکا کچہ اچہا نہیں
دکہائی دیتا تہا آخرکار دسویں تاریخ کی رات میں بہت سپاہ انگریزوں کی فوج مار گئے اسی
سمرون نے خوب آگ برسائی یہ خاموش فقط مستعد کہڑے رہے جب انکا بہت سا گولہ
بارود خراب ہو گئی اور وہ قریب آ گئے یہ دفعتاً حملہ کرکے اونپر جا پڑے اور سنگینیں اندر گہسا دیا
اس کے بعد کہیں توقع ہوئی اس رات کو آرام سے سوتے ورنہ دن کو لڑتے تہے رات بہر کمر بستہ
پہرا دیتے تہے بس گیارہویں تاریخ تو خالی گذری بارہویں کو پہر مقابلہ ہوا اندر والے جماعت کثیر
مورچہ میں ہسپتال کے نزدیک آ پہونچے قدم آگے کو بڑہا چلا جاتا تہا قریب تہا کہ توپوں کا قبضہ

گراہی

انگریزین رفل پلٹن کی دو کمپنیان اور دو رسالہ سوار پہاڑی پر چڑھ کر برج شاہ پر جا پہونچین پس اسی وقت
ایسے جلد پسپا ہوئے کہ پھر اسکے نہ ٹھہر سکے ہرچند کہ ایک کپتان اور بہت سے گورے مارے
گئے لیکن اس روز بھی فتح کامل صاحبان انگریزون کو ہوئی اوسی روز مٹکاف صاحب کی
کوٹھی کو جو ایک عمدہ مکان تھا کہ اسکی آرایش و تزئین مین زر خطیر خرچ ہوا تھا اون لوگون نے
خاک مین ملا دیا ۱۳ تیرہوین کو پھر دن اور مورچون پر حملہ کیا لیکن کچھ بن نہ آئی ویسی ہی
دہلی کے اندر بھاگ آئے پندرہوین کو خوب لڑائی ہوئی ساڑھے پانچ بجے سے ہنوز صبح
ہونے نہ پائی دو بجے تک مقابلہ ہوا ہنگامہ جدال و قتال کا خوب گرم رہا آخر وہی ہوا کہ یہ
لوگ نقصان عظیم اوٹھا کر بھاگے اور بدستور داخل چار دیواری دہلی ہوئے سولہوین بخیر
گذری سترھوین تاریخ تھی فوج انگریزی باغپت کی سمت سے میرٹھ کو روانہ ہوئے اور
بہجرد پہونچے خبر سنا کہ دشمن کشن گنج کی سرا کے قریب مورچہ قایم کر رہے ہین
فوراً حملہ کا ارادہ کیا دو کمپنیان رفل پلٹن اور دو گورکھون کی مع توپخانہ جلد چل نکلین اور بفور
خبر کے سرا کا دروازہ اوڑا دیا پس چالیس پچاس آدمی جو اوس مین تھے مار ڈالے اور توپین
چھین لین یہان اخبار نویس یہ رقم کرتا ہی کہ گورکھون نے دہلی کے محاصرہ مین اس قدر
وفاداری اور دلیری کی کہ مورد کمال آفرین اور تحسین کے ہوئے اور یہ لوگ پست قد پہاڑی
قوم کے آدمی ہین دلیری مین ولایتی فوج سے کچھ کم نہین ۱۹ انیسوین کو سرکش لوگ عقب پر
حملہ کیا چاہتا تھا مگر افسران انگریزی نے خبردار ہو کر چھ اضراب توپ اور ایک تمن رسالہ
نوان ولایتی رسالہ برداروں کا روانہ ہو کر شمال و مغرب کی جانب مبارک باغ سے ایک میل

پیچھے مقابلے لڑائیکا بازار گرم ہوا انگریزون نے نہایت ثبات قدمی کی ... اور چالاکی سے
توپین سر کرنا شروع کین پر گدبر صاحب نے جو یہ حال دیکہا کہ حملہ کا حکم دیا حملہ کرتے ہی پاون
اونکے اوکہڑ گئے پیر تنگ سب بہاگ اوٹہے شہر کے اندر گہس گئے اوس دن کی لڑائی مین انسٹھ آدمی
مارے گئے ستہتر زخمی ہوئے اور ساتہہ گہوڑے مارے گئے اگرچہ اوس دن بہی شکست پائی
لیکن میدان کو بالکل خالی کیا رات کو اونہی شہر سے اور بہی بہیجی دشمن نے صبح کے وقت سے
گولہ اندازی شروع کی ادہر سے پہر فوج روانہ ہوئی بحرد نقالہ کے بموجب عادت مقرر وہ
بہاگ دیئے دو توپین اور تین گاڑیان انکے ہاتہ سے ہاتہ لگین انگریزون نا مستون کو مقطعہ
توپین مورچون کی سر ہوتی رہین تیسوین کو معلوم کے رو بہرا اتفاق ہوا ہندو مسلمان سب جمع
کرائے اوس دن یقین کامل فتح کا تہا تحت نکال رکہی تہی چہہ ہزار آدمی سے زیادہ شہر سے نکلے
اور لشکر پر آگرے ادہر سے میدانی توپین روان ہوئین سبزی منڈی کے طرف لڑائی پڑی گولہ
اندازی شروع ہوئی جب لڑتے لڑتے چار بجے اوس وقت کچہ فوج پنجابی پنجاب سے آملی تہی
حکم ہوا کہ رفل اور گورکہہ اور کاد گورکی پلٹن حملہ حملہ کرکے سبزی منڈی کی لین باوجود یکہ
گیارہ گہنٹے دہوپ مین لڑتے گذری تہی اور کچہ نہتا نک کیا تہا جا پڑے اور چہہ ہزار آدمی کو بہگا
کر دیا جب میدان مین نہ بن پڑی چہتون پر سبزی منڈی کے مکانون کے چڑہ کر اوپر سے لڑنے لگے
تب بہی تاب نہ لائے شہر مین بہاگ گئے اوس روز بہی بڑی فتح لشکر انگریزی کی ہوئی لیکن جانین
بہی تلف بہت ہوئین اوس روز سے سبزی منڈی قبضہ مین سپاہ انگریزی کے آگئی اور
دہنے طرف کا اخیر مورچہ اوس جگہ قایم کیا پہر ۲۳ تیسوین کو سیدہے طرف ایک خفیف مقابلہ ہوا

ستائیسوین

شتابا ئیسوین کو دیسے لوگ دو طرف سے حملہ آور ہوے چھ بجے سے دو بجے تک سنمکہ ہوکر لڑتیے آخر کار
شکست پاکر بھاگے اور مینہ زور سے برسنا شروع ہوئی خوب مینہ برسا تمام لشکر ایک تالاب ہوگیا
اور ساتھ ہی بیماری نے ہیضہ کی بھی غلو کیا اوسیدن کئی آدمی مرگئیے اٹھائیسوین کو مقابلہ نہوا
مگر توپین طرفین سے چلتی رہین انتیسوین کو نو بجے سے دو بجے تک بموجب معمول کے لڑتیے اور بھاگے
اس سے خدا کی تائید معلوم ہوتی ہے کہ وے بہت تھے اور سامان بھی اچھا رکھتے تھے اور دہلی سے
پناہ گاہ مضبوط اور یہ قلیل بے سامان اور کسی ہندوستانی سپاہی سے بیخوف نتھے ہزار
بیادرنجون تو کیا ہوتا ہے اندیشہ قوی رکھتے تھے ہر روز فتح نصیب انکے ہوتی تھی پہر پہلی تاریخ
جولائی کی چار سو جوان الستون پلٹن کے پیادگان ولایتی کمک کو سپاہ انگریزی کے آئے اور
بریلی کا لکھو بھی اسی روز سرکشی اختیار کرکے دہلی مین داخل ہوا اور بریلی مین طرف دریاے جمن کے
قیام کیا اوسمین تین ہزار آدمی چھ ضرب توپ چھے لاک روپے نقد تھے غرض ہر روز اس طرف کو لوگ
بہت جمع ہوتے تھے تیرا اصرف الواب ہمراہ انکے تھے اندرونے اجمیری اور ترکمانی دروازہ سے
باہر نکل کر میدان عیدگاہ کے ایک میل اوسدن فراہم ہوے تھے صاحب کتاب لکھتا ہے
اودہر بقدر [illegible] آدمی ہے کہ دیکھنے والے کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگر ایک ایک مٹھی خاک تمام ملکر
ڈالیں تو فوج انگریزی دب جائیگی غرض مغرب کے قریب وہ لوگ قریب چھ ہزار کے کشن گنج پر سیے
ہوتے ہوے دہنے طرف لشکر انگریزی کے چلے یہ عجب ہے کہ یہ کل تین سو آدمی تھے۔
تمام رات لڑتے رہے ایک تسو بھر پیچھے نہ ہٹے صبح کو وہ لوگ اور بھی زور کیئے مگر کچھ نہوا دوپہر کے
وقت بائیس گھنٹے بعد لڑائی کے پسپا ہوکر شہر مین واپس آئے پہر دوسری کو ایک پلٹن سپاہ انگریزی کی

کمک کو آئی اور ... ایک پنجابی پلٹن مین ایک کمپنی پوربیون کی تہی زبانی ایک سکہ کے یہ احوال کہلا
کہ وہ آمادہ بغاوت ہین بعد دریافت چند شخصون پر جرم ثابت ہوا اونکو توقبل از غروب پہانسی ملی
باقی جوانون کا حسب سیاق کرکے ہتیار لے لیئے اور لشکر سے نکالدیئے دوسری تاریخ کچہ سکہ فوج
ناگی پور پر جاکر کہ وہان کے لوگ خیرخواہ سرکار انگریزی کے تہے رات کے وقت تمام گانون کو جلادیا
اور لوت لیا قریب پچاس ساتہ سکہون کے جو پہرے پر تہے مار ڈالے صبح یہ لوگ خبردار ہوکر آتے
آئے اور داخل دہلی ہوئے ندیا سوادمی اونکے مار ڈالے اور گاڑیان اسباب کی چہین لین پانچوین
تاریخ عجب سانحہ ہوا کہ جنرل سر ہنری برنارد صاحب حاکم لشکر انگریزی مرض ہیضہ کی مبتلا
ہوکر ... صاحب کتاب اونکی تعریف بہت کرتا ہی لکہتا ہی کہ یہ صاحب ایک نیک آدمی تہے حضرت عیسی کی
انکا کل بہرسا تہا اسی تاریخ کچہ خزانہ اور اسباب علی پور کا بحفاظت تمام داخل لشکر انگریزی
ہوا اور جنگ مین آتہ روز کی تعطیل رہی جب ایک مہینہ کامل لڑتے گذرا اور ایلدن بہی فتح انگریزون کی
ہوئی ... ہار گئے اور کیتے بچے کہ کیا ہوگا بیان ... کا ...
... اعلم کیا عورتون اور معصوم بچون کو جو بیگناہ ہوتے ہین جان سے مارا ...
پہر آٹہوین کو نوین مورچون پر سے چلتی رہین ایک گولہ ایسا لگا ... انگریزی توپ خانہ
دروازہ پر چڑہی ہوئی تہی ناکارہ کر دیا بیان ہی صاحب کتاب بعض بعض صاحب لوگ اور دیسی
لوگ انگریزی جو بعد جاتے رہے دہلی کے کول گہر سے نکلے اور جسکا منہ جسطرف کو ہوا چلدیا راہ مین
جو جو مصیبتین اونپر پڑی ہین اوسکا مفصل احوال لکہا ہی چونکہ یہ کتاب مختصر اور اصل اخبار کا
منتخب ہی گنجایش نہین اسی لیئے نامہ نگار نے اوسکا بیان چہوڑ دیا کہ وہ فقط آزار اور بیدادی

یکنہ

لیکن چلفٹ کی یہ لکھی جنگ ہین کہ تدبیر لڑائی کی اور تدبیر صف آرائی کی مفید عام ہو بیسوین تاریخ
ایک لڑائی سہ پہر کے وقت ہوئی العظمۃ للہ کشتون کے ہزارہا آدمی مارے گئے اور انگریزون کے
صرف پچاس آدمی بدستور چودھوین کو بھی ایک جنگ ہوئی اس روز سولہ آدمی فوج انگریزی کے
مارے گئے اور ڈیڑھ سو کے قریب زخمی ہوئے ایک جنرل ریڈ صاحب قائم مقام کمانڈر انچیف کے بعد
سر ہنری برنارڈ صاحب کے حکومت فوج انکے قبضہ مین تھی بسبب بیماری مزاج کے سولھوین تاریخ خدمت
سے انکو استعفا دیا اس ہمراہ انکے زخمی اور بیمار لوگ لشکر کے بھی انبالہ اور کسولی کیطرف روانہ کیے
گئے اور برگیڈیر جنرل ولسن صاحب بہادر کل فوج دہلی کے حاکم قرار پائے چنانچہ اسی روز انکی تقرر کا
اعلان ہوا اور شکست فاش ہندیون نے پائی اور بعد چھاپے کی سرکش فوج بھی داخل دہلی
ہوئی برگیڈیر جنرل صاحب موصوف کے وقت ایک لڑائی اٹھارھوین کو ہوئی ایک افسر لڑائی مین
مارے گئے اور ایک عمارت اتفاقات سے مر گئے اور قریب سولہ آدمیون کے مجروح و مقتول ہوئے
اور کل کشتون کو روبرو سے سبزی منڈی کے شکست دیکر نکال دیا اور بہتون کو دنیا سے خارج کیا
مگر اس تاریخ اور اسدن انگریز لوگ سبب کمی بڑی فوج کے بیماری سے تنگ اور جنگ سے بھی
ماندہ بیٹھے تھے کہ کب حملے انکے موقوف ہونگے اور کب دہلی فتح ہوگی اسواسطے کہ یہ جا غور کی ہی
اور اندیشہ انکا بجا تھا کیونکہ ان پاس اس وقت چھ ہزار نوسو اٹھارہ آدمی تھے انمین افسر سپاہی
سب ملا کر چھ سو بیمار تین سو اکاون زخمی تھے برخلاف اسکے جو لڑائی مین تیس ہزار فوج باغی کے مقابل تھی
چونکہ شروع روز سرکشی سے یعنی گیارھوین تاریخ مئی سنہ [illegible] دہلی مین فوج ہندوستانی
مقامات چھاؤنی میرٹھ اور ہانسی اور متھرا اور لکھنؤ ونصیرآباد اور جالندھر اور فیروزپور و بریلی

اور جہانسی اور گوالیار اور نیمچ اور علیگدہ اور آگرہ اور مہنگ اور ججہر اور الہ آباد سے داخل ہوئی تہی اور
جولائی تک معلوم ہوا کہ دہلی مین قریب چار ہزار قواعد دان ہین اور قریب دس ہزار کے پیادہ اور تین
ہزار نئی فوج بہرتی کی انیسوین کو چہہ بجے خبر آئی کہ سرکش سوارون نے شورہ بہت سے جو چہکڑے
لدے ہوئے ہو جیب کے لشکر مین آتے تھے روکنا چاہا تہا کا دکورے کے سوارون نے بار ماری اور بہاگ
گئے اکیسوین تاریخ انگریزی فوج نے سبزی منڈی مین ایک سرا تہی کہ وہ لوگ پناہ لیکر لرتے
تہے سرنگ لگاکر اوسکو اوڑا دیا وے لوگ سے دیکہکر تہوڑی دیر تک توپ اندازی کرتے رہے
بائیسوین کو فقط مورچون سے توپین چلتی رہین تیئیسوین جولائی کو ایک بڑی لڑائی ہوئی اس روز چہہ
توپین ہمراہ ان لوگون کے پہاڑ کے پیچہے سے لڑائی شروع ہوئی جب وے ہٹے یہ لوگ زیر دیوار
تک شہر کے انکا تعاقب کیا اسمین بہت جانون کا نقصان ہوا چوبیسوین تیسوین تک پہر جنگ
ہوئی اکتیسوین کو بڑی بہاری لڑائی ہوئی دو کشمیری اور اجمیری دروازہ سے جوق جوق نکلے
یہ آگ برسانا شروع کئے وہ بہی فصیل سے غبارے کی توپین چلانے لگے موری دروازہ کی
جو بسین تہی توپ خوب آگ برسانے لگی دو فریق ہو کے لڑتے غرض خوب جنگ ہوئی اور یہ
دس قلیل فوج سے مقابلہ کرتے رہے اپنی جگہ سے بال برابر نہ ہٹے آہستہ آہستہ آگے بڑہے
چلے گئے یہ واقعہ ماہ جولائی کا ہی اب ماہ اگست کا حال سنا جاتا ہے کہ کیا ہی پہلی تاریخ اگست کی
عید قربان کا دن تہا کہتے ہین بادشاہ نے اس روز یہ ایک قطعہ لکہہ کر بخت خان نام ایک شخص کو
کہ وہ کل سرکش فوج کا دہلی مین سپہ سالار تہا خود تصنیف کرکے مرحمت فرمایا شکر اعدا الہی
آج سارا قتل ہو کہو رکہہ کو جڑ سے لیکر تا انصاری نسل پر آج کا دن عید قربان کا جبہی جانیگے ہم

ماہی طرفت تیغ گرد دشمن ہمارا قتل ہو۔ چھ بجے شام کے وقت سے لڑائی شروع ہوئی ساری رات
بھر خوب لڑتے رہے بہت آگ برسائی بڑی مضبوطی کی بے تحاشی لڑتے بھڑتے رہے توپ
اندازی اور بندوقون کی فیر ہونیکا اس لڑائی مین یہ انداز تھا کہ کسی لڑائی مین سابق کی نہ تھی
جنگ کے طور مین ایسا صبح کے آٹھ بجے تک یہی حال رہا تب انگریز بولے کہ کب تک لڑتے رہین موجوان
[illegible] کا حملہ کیا [illegible] اس حملہ مین [illegible] افسر مارے گئے اور تین زخمی اور سپاہ سے
قریب بارہ آدمیون کے مقتول اور مجروح اور ادہر کے چھ سو آدمی سے کم مقتول و مجروح ہوئے
ہونگے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] ان لوگون نے کشن گنج پر تیار کرکے
فیر کرنا شروع کیا [illegible] توپون [illegible] مین ایک میگزین اوڑ گیا اس سے بہت جانون کا نقصان
ہوا اور انگریزون نے [illegible] بھاری توپین کشن گنج کے مورچہ کیطرف پہیر دین [۹] نوین دسوین
کی [illegible] کو توپین ادہر سے [illegible] رہین [۱۱] یارہوین کو جو ہلکی میدانی توپین ادہر والون
نے بند [illegible] اور [illegible] صاحب کی کوٹھی پر جو لوگ کہ وہان پہرے پر قایم تھے لارکہی
[illegible] ادہر والے حملہ کرکے ایک گھنٹہ کے عرصہ مین چونکہ دو بیخبر تھے پچیس گولہ انداز
اور بہت سے تلنگون کو مار ڈالا چار توپین چھین لین اس روز بیندرا گھوڑے انگریزی
فوج والون کو ہاتھ آئے اور ستر جوان زخمی اور مقتول ہوئے من بعد اسی رات کو
[illegible] لوگ کو مسٹکاف صاحب کی کوٹھی پر حملہ کیے مگر فتحیاب نہوئے بس [۱۴] چودہوین کو
انگریزی فوج کی کمک آئی کہ اسمین [۵۲] باونوین پلٹن گورون کے چھ سو جوان اور
ایک بازار خار سو آدمیون کا اور [۶۱] اکسٹوین پلٹن شاہی گورون کی اور ایک توپخانہ

اور دو سو سوار ملتانی تھے سولہوین روز یکشنبہ کو دو توپچی بسبب ثابت ہونے جرم سازش کے اس
طرح پر کہ بعض اوقات گولہ توپ کا نشانہ سے دور جا گرتا تھا اور بعض اوقات راہ مین رہ جاتا تھا
اور بعض اوقات ایک ایک توپ پیشتر فیر ہونے کے سات سات مرتبہ رنجک چاٹ جاتی تھی
گردن مین رسی ڈالکر لٹکائے گئے تیسوین کو ادہر تمام سرکشون نے یہ خبر پاکر کہ توپخانہ قلعہ شکن
آرہا ہے اور حفاظت اوسکی چندان مضبوطی سے نہین ہے روکا چاہئے ارادہ کیا اور چوبیسوین [٢٤] کو ایک
جماعت کثیر دہلی سے چلی لکہا ہے کہ اس توپخانہ مین اٹھارہ اضراب توپ تھے جسمین سولہ ضرب اتواب
اسپی اور چار ہزار سوار سولہ سو [١٦٠٠] پیادہ تھے پچیسوین [٢٥] تاریخ کو جب یہ مقام نانگ لوی پر جو لشکر
انگریزی سے نو میل کے فاصلہ پر تھا پہونچے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نجف گڑہ کے طرف جاتے ہین
اور وہان سے پیچھے کے طرف آکر حملہ کرینگے جب چار بجے بعد دوپہر کے وہان پہونچے دیکہا کہ وہ
پل نجف گڈہ سے لیکر قریب دو میل تک پہاڑی مین مقیم ہین یہان لکہا مخبر کا ایسا ہے کہ انگریزی
فوج اگرچہ اٹھارہ میل سے زیادہ چلی تھی اول کچہ توپ اندازی ہوئی پہر حملہ کرکے سرائے رام
کی کہ وہ مستحکم کر رکہے تھے لے لی اسکے بعد تمام قیام گاہون کو قبضہ کر لیا سب توپین چہین لین
اور وہ سراسیمہ پل کے راستے سے بہاگ اوٹھے پس آدہی رات بجے اودہر والون نے
پل کو نجف گڈہ کے باروت سے اوڑا دیا اس فتح مین پچیسوین [٢٥] تاریخ تیرہ توپین اور جملہ سامان
اور اسباب جنگ مع ذخیرہ خیمہ خزانہ جو دہلی سے ہمراہ لائے تھے ہاتہ آیا اکثر آدمی مجروح و مقتول
ہوئے اسکے بعد جو نجف گڈہ سے بہاگ آئے دہلی مین خبر دی کہ کل فوج انگریزی نجف گڈہ مین گئی ہوئی
ہے لشکر خالی ہے موقع ہے کہ یک بیک حملہ کرکے پہاڑی چہین لینی چاہیے چنانچہ صبح دس بجے ایک فوج

کثیر

کمیٹیر پہر چہوین پر ابتری لکہتا ہی کہ باوجود اسقدر فوج نجف گدہ کے طرف جانیکے قیام گاہ
انگریزی لے لینا بہت آسان تہا مگر سب کے شکست فاش کہایکے دہلی مین پہر یے آئے اٹھائیسوین[۲۸] کی
رات پہر حملہ کیا تب بہی جلد شکست کہائی انتیسوین[۲۹] کو بڑی بہاری توپ اندازی ہوئی رات کے
قریب دس[۱۰] بجے حملہ کرکے دو دمدمے کشتون کے قبضہ کرلیئے دمدمہ سے مراد اس سے ہی کہ سرنگ
کہود کے مٹی کی دیوار اونچی بنا تے ہین اور اسکے اوٹ مین کہڑے ہوکے توپین چلاتے ہین
صرف دو گورے مارے گئے اور ایک زخمی تیسوین[۳۰] کو طرف سے توپخانہ بڑے زور و شور سے
چلتا رہا اکتیسوین[۳۱] صبح سے ابر محیط تہا اور مینہ برستا تہا اسمین ادہر والون کو معلوم ہوا
کہ مقابل والے پریشان ہوئے اور بادشاہ صلح کرلی چاہتے ہین اس شرط پر کہ پنشن اونکی بدستور
برقرار رہے اور سپاہیون کی خطا معاف ہو اور نوکری پر اپنی بحال رہین مخبر کہتا ہی اسکا جواب
ظاہر ہے کیا دینگے کہا کہ جب قبضہ ہو جاص پر نوبت گولہ دہلی پر برسیگا شرایط صلح کا حال
کما حقہ کہل جائیگا بعد اسکے وہان جو کچہ کہ گذرا انشاءاللہ اطلاع مطلع کیا جائیگا فی الحال اب
بیان سے بریلی کی سرگذشت کا بیان گنجایش پذیر ہوتا ہی بریلی کی سرگذشت کا بیان بریلی مین
دو پلٹن پیادگان ہندوستانی اور ایک بے قاعدہ رسالہ اور ایک توپخانہ تہا فوج سینے
بعد سننے خبر بغاوت میرٹھ اور دہلی کی شروع اتوار کے دن اکتیسوین ماہ مئی بنگلے وہان کے
جلا دیے گئے افسر مار ڈالے خزانہ لوٹ لیا جیلخانہ کے سب قیدیون کو چہوڑ دیا لئے بیان پر
صاحب کپتان بہت گفتگو صاحب لوگون کی اور دیگر وہ انکا بیان کرتا ہی طول کلامی ہے
غرض بہت سے افسر نینی تال کیطرف کوچ کیے بسمہ بتیس[۳۲] صاحب لوگ بچکر نکل گیئے

قریب پچاس مرد و زن کے پتا نہ ملا گیارہ بجے قبل دو پہر کے اول ہے لوگ توپ علامت سرکشی کی
کے چھٹی اور سیکے بین مین بندوقین چلنے لگین افسرون کے بنگلون کیطرف گولے مارنے لگے
توپ خانہ سے گرچہ ہر طرف چلتا تہا افسر لوگ ناچار ہوکر توپون اور بندوقون کے سامنے سے
بہاگے اور آتش دانش زدگی اور لوٹ کا خوب گرم ہوا چہاؤنی کو ایک شعلہ آگ کا کردیا اور انگریز لوگ
بہاگ رہے تہے کوئی پیادہ کوئی سوار گہوڑے پر نینی تال کے طرف چلے گئے ایک محشر برپا تہا
عورتین بچے پریشان روتے چیخین مارتے ادہر اودہر پہرتے تہے افسر لوگ خدمتگارون
سائیسون کو پکارتے تہے کوئی حاضر نتہا سب اپنے اپنے آقاؤن کے اسباب لوٹنے مین مصروف
تہے اور محمد شفیع رسالدار کے ہاتہہ مین سبز جہنڈا محمدی تہا اور جو انگریز لوگ کہ نینی تال کیطرف
بہاگ گئے تہے ساتہہ میل کی مسافت طی کرکے صبح بلدوانے مین پہونچے کل بیس سوارون نے تمام
رسالہ مین حق نمک ادا کیا افسران انگریز کا ساتہہ دیا جب یہ خبر سرکشی بریلی کی پہیلی تو گرد
نواح پٹہان اور گوجر اور کنجر وغیرہ نے لوٹنا اور مارنا اور جلانا شروع کیا اون مین دو
صاحبون پر بڑی مصیبت پڑی ہی ایک تو مارے گئے اور دوسرے بہزار خرابی نینی تال کو
پہونچے اور صحت پائی ایک سائیس کا اظہار ہی جو بعد سرکشی بریلی کے شاہجہان پور کو
گیا تہا کہتا ہی کہ اوسوقت شاہجہان پور مین کوئی انگریز نہتا اور سب جلا ہوا بازار ویران تہا
سیتاپور اور سلطان پور کا حال بہی ایسا ہی دیکہا جو تپور کا تمام خزانہ لٹ گیا تہا مگر غازیپور
اور کیسرا ودہ راہ مین امن پایا روہیل کہنڈ یعنی بداون کی سرکشی کا بیان لکہا ہی کہ جب خبر قتل
میرٹہہ اور دہلی کی وہان والون نے سنی انیسوین [19] ماہ مئی کو بدعملی شروع کی اور ضلع آنولہ مین جو اوس پار

گنگا کے

گنگا کے ٹھیک روبرو بدایون کے ہی کمال فساد رہا ہوا اکثر بدایون کی ہر طرف سے بندگی جنوب
کے طرف نکا جیلخانہ جو مراد آباد سے ملحق ہی انیسوین [19] کو لوٹ معاف کیا قیدی لوگ ہر طرف پہیل گئے
اکیسوین [21] تاریخ جو سوا دی خزانہ پر تھے وہ بھی سرکش ہو گئے اول تو ان لوگون نے جیلخانہ کو
جو وہان سے ایک سو قدم فاصلہ پر خزانہ کے تہا توڑا اور سمین تین سو مفسد قیدی تہے رہا ہو گئے
شہر مین شور و غل مچا اور اسیوقت سرکش اندر کو دہس آئے ولیم اڈوارڈ صاحب بہادر جو وہان
کے کلکٹر تہے بر سوار چل نکلے اور مستر ڈونلڈ اور انکا لڑکا اور گبس صاحب اونکے پیچھے ہو لیے
مراد آباد کی سڑک طرف جانیکا ارادہ کیا راہ مین شیخ پورہ کا رئیس ملا وہ ان صاحب لوگون کو اپنے
گاؤن مین جو صرف تین میل پر تہا لگیا لیکن اوسکے بہائی نے اپنے وہان رہنے نہ دیا کہ یہان
ان کے لوگون کا رہنا موجب خطر ہی تہا سب یہ کہ بہادر صاحب ککورہ گاؤن کو چلے جاوین کہ وہ
اٹہارہ میل پر ہی جب وہان گئے تب حکم قطعی اوسکا ہوچکا کہ وہان بہی نہ رہین گنگا پار ہو کے قادر
چوک کو جو ضلع شاہجہانپور مین ہی چلے جاوین لاچار وہان سے بہی نکلے جب قادر چوک مین پہونچے کچہ آرام
کیا اور وہان سے پٹیالہ کے طرف کوچ کیا جب وہان پہونچے تو آگرہ جانیکو ہوئے یہان بہت
رد و بدل ہو کر کلکٹر صاحب نے جب فساد قادر گنج کا بری طرح پیش آیا فرخ آباد طرف چلے صبح
اٹہ بجے قایم گنج مین جو پٹہانون کا قانون تہا پہونچے احمد یار خان رئیس قایم گنج نے کمال
بیدلی کے اور بعد بہت منت و سماجت کے ملتان خان نام ایک نوکر کو اپنے ساتہ کر دیا کہ انکو نواب
کے پاس شمس آباد لیجاوے وہ انکو ایک کشتی تیار کروا دینگے تا پار ہو کر ندی فرخ آباد جا پہونچین
شمس آباد ایک قریہ کنارہ پر دریاے گنگ کے واقع ہی وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ نواب مذکور

آباد و قتل ہی چنانچہ کیس صاحب تو وہان مارے گئے اور یہ بہاگ کر قایم گنج کو واپس آئے احمد یار خان نواب
نے پناہ دینی انکار کیا تہوڑی دیر اونکو رکہا پہر تحصیلدار کے بہیجنے سے شام کے وقت دو آدمی اپنے رشتہ دار
ساتہ کر دیئے اور کہا کہ اب فرخ آباد پہنچا دو وے ہندوستانی لباس پہنکر ان تینون صاحبون کو
پچہلے راتون رات چوبیس میل کی منزل طی کرکے فرخ آباد پہونچے اور خالی گہر مین پروبن صاحب کلکٹر
فرخ آباد کے اوترے وہان معلوم ہوا کہ دسوین رجمنٹ ہندوستانی بگڑ گئی تہی ہزار دشواری اور بہے
سمجہانے کے بنا رکہا ہی اور کچہ صاحب لوگ لوکانپور چلے گئے ہین اور اکثر دہرم پور مین جو گنگا پار علاقہ
اودہ مین ہی کنور دیو بخش زمیندار کی پناہ مین ہین اور وہین پروبن صاحب کلکٹر کی میم اور لڑکی چلی
گئی تہی دوسرے روز دسوین تاریخ جون کلکٹر بداون مع دولتہ صاحب اور انکے خاندان اور پروبن
صاحب کلکٹر فرخ آباد گنگا پار ہو کر دہرم پور چلا کہ ہر دیو بخش کی گڈہی مین سب صاحب لوگ جمع
ہین پہونچے لکہا ہی کہ وہان ان صاحبون پر بڑی بڑی مصیبتین پڑین ادہر اودہر آس پاس کے گانون کے
اُس گانون کو کبہی ٹاپو مین آتے جاتے رہے کنور دیو بخش ہی تنگ تہا لیکن بیاد رکہنے مین ہر وقت
ہر طرح سے کوشش کرتا رہا چنانچہ بعد مقابلہ سخت جو ہوا تہا انگریز کہ قلعہ فتح گڈہ [illegible]
رہ گئے کشتیون پر بیٹہ کر بہاگنا چاہتے تہے سپاہیون کے ہاتہ سے اکثر قتل ہوئے اور جب فرخ آباد
انگریزون سے بالکل خالی ہو گیا تو نواب نے فرخ آباد کے ہر دیو بخش پاس پیغام بہیجا کہ
ہمنے سب فرنگیون کو جو ہمارے ملک مین تہے مار ڈالا ہمکو چاہئے ایک لاکہ روپیہ ہمارے
پاس بطور نذرانہ جلد روانہ کرو اور ہمکو چاہئے ان دونون کلکٹرون کا جو تمہاری پناہ مین ہین
بہیجو اودہر ہر دیو بخش نے یہ بہانہ کیا کہ مین اکیلے ساتہ ہون لیکن مین سابق مین مطیع سرکار

اودہ کا تہا اسواسطے اب بیاب دونو کلکٹروں نے شاہ اودہ کو پیغام بہیجا ہی جیسا حکم وہان سے
انکا عمل کیا جایگا نواب و صوبہ دار جواب سنکر راضی ہوئے سنا کیا کرتے تہے کہ ہر طرف ضلع
بداؤن میں مار ماری خبر واقعی تو جانے نپاتی تہی چنانچہ تین شخص جو آگرہ سے چٹہی لیکر چلے تہے نواب کے
سپاہیوں نے گرفتار کر لیا بریت کے میدان میں حکم سے نواب کے توپ سے اوڑا دیئے گئے گانوں
ہر روز لٹتے جاتے جلائے جاتے تہے خاص بداؤن میں ہندو اور مسلمانوں کی لڑائی ہوئی
انہی دنوں سرکاری کچہری پر لٹکائے گئے غرض دے صاحب لوگ بعد بڑی تکلیفوں اوٹہائے کے
کلکتہ اور بعد اسکے کنور ہند کورسکہ دونو صاحب ولیم اڈوارڈ بہادر کلکٹر بداؤن اور پیروں صاحب
بہادر کلکٹر فرخ آباد مع اپنی میم اور بچوں کے اور جونز صاحب بہادر جو راہ میں ملے تہے اکتیسوین
اگست ۱۸۵۷ء دوپہر دن کے کانپور پہونچے اور کپتان اونکرکنسن صاحب کلکٹر کانپور کے ڈیرہ میں
داخل ہوئے مرادآباد کی سرکشی کا بیان روہیل کہنڈ کے ملک میں شہر مرادآباد کنارہ رام
گنگا ندی پر تہا اور بریلی کی داہنی طرف اور ماتحت اسکے اس زمانہ میں قریب ساتہہ ہزار کے ہیں
ان دیکے وقت وہاں چہاؤنی میں انتیسوین نمبر کی پلٹن مقیم تہی اٹہارہوین تاریخ مئی ۱۸۵۷ کی
اتوار کو ہندوستانیوں میں خبر ہوئی کہ یہاں سے پانچ میل پر دہنے کنارہ پر دریائے
گنگن کے بہت سے سپاہی بیسوین پلٹن کے جنہوں نے میرٹہہ میں سرکشی کی ہی مسلح اور
مع خزانہ چلے آتے ہیں گیارہ بجے رات کو ایک کمپنی انتیسوین ۲۹ پلٹن کی تیس ۳۰ سوار یہاں سے
نکلکر روانہ ہوئے اور بغور سر براہ وکے جا پہونچے یکایک حملہ کیا ایک آدمی کو تو جان سے مار ڈالا
سب گیو تیرے اور خزانہ اور ہتیار اونکے لئے دس ہزار روپی نقد اونکے ہاتہ لگے اور اتنہ

آدمیون کو قید کرلیا دوسرے روز انیسوین تاریخ بہاگے ہوئے رات کے جو پہاڑی ہین آئے سفرون کو سپاہیون
نے انتیسوین پلٹن کے جو متعینہ مراد آباد تہے مار ڈالا اور باقیون کو قید کرلیا وہ جو ایک شخص انکو مارا
گیا تہا وہ حوالدار تہا اور اسکا ایک رشتہ دار کہین مراد آباد کی پلٹن مین تہا اوسنے آدمیونکو پلٹن کے
ترغیب دیکر جمع کیا اور جیلخانہ پر جاکر سب سپاہی تیسوین پلٹن کے جو وہان قید تہے چہوڑا لیا انکے ساتہ جتنے سو
قیدی رہا ہوگئے یہ حال دیکہکر باقی لوگون نے سرکاری پلٹن کے مدد کی اور قریب تیرہ سو قیدیون کے
پکڑ لیا بعد اسکے خبر ملی کہ ایک گروہ مسلمان کا واسطے جہاد کے رامپور سے جمع ہوکر ندی کنارہ پر
مقیم ہی اور مفسد لوگ مراد آباد کے مولوی سے مشورت کرتے ہین صاحب جج اور دو افسر اور جب سپاہی
پلٹن کے اور تہوڑے سے سوار گئے اور بے وقت انہین پریشان کردیا فقط اتنا ہوا کہ ایک شخص نے شہر کے
بہر کے صاحب جج کے سر طرف چہوڑا جاتا تہا ایک سپاہی اوسکو دوڑ کے مار لیا اور جو سرغنہ جہاد تہا
وہ شہر مین پولیس کے سپاہیون کے ہاتہ مارا گیا پہر سنیچر کے روز تیسوین تاریخ خبر آئی کہ دو کمپنیان
پلٹن سفرمینا کی رڑکی سے سرکشی اختیار کرکے مع لوٹ اسباب مراد آباد کی طرف آتے ہین اور جوقت
دو کمپنیان اسی پلٹن کین مع دو صوبہ کے پہنچے تیار ہوگئین سب ہتیار اور جملہ اسباب لوٹ کا چہین لیا
وہ بالکل مفلس ہوکے ترائی کیطرف بہاگ گئے چند روز اسیطرح یہ پلٹن خیرخواہی کرتی طرف سے
سرکار کے لڑتی بہرتی رہی لیکن خبر سرکشی بریلی کی سنکر تیسرے روز جون کو علانیہ باغی ہوگئی چہتر ہزار
روپے جو خزانہ مین تہے قبضہ کرلیا اور مسلمان رامپور کے بہی بدلے ہوئے تہے اور تمام گوجر
اور میواتی اور جماعت اسکا ایک وہان تہا مگر لکہا ہے کہ اس غدر مین افسر لوگ جیتے ہین بعض نوکر
سپاہیون نے انہین جاکر نکال دیا ہے اس خیال سے کہ ہم کو ان سے محبت رہی ہے کہ نہین اور

مارڈالا

بار ڈالنیکا تب سب حکام ملکی اور فوجی ضلع کو چھوڑ کر میرٹھ اور نینی تال کیطرف چلے گئے بعض انگریزوں کو
بعض مسلمان لوگوں نے جیسے کہ مسٹر ڈول [illegible] وغیرہ کو مسلمان کر کے جان بخشی کی چند یے پوشیدہ
رکھکر پھر چھوڑ دیا [illegible] پکڑ لیا اور یہ لوگ جب پناہ میں نواب رامپور کے آئے تو نواب نے
[illegible] کے واسطے [illegible] کیا اور ہر آدمی کی خوراک کو پانچ روپیہ ماہوار کردی +
[illegible] واقع ہے بیان انگریزوں کی ۱۳ تاریخ
[illegible] ۱۸۵۷ع [illegible]
[illegible] انگریز
[illegible]
[illegible]
[illegible] راجہ نے اگرچہ [illegible] اول قلعہ
[illegible] واقع ہی [illegible] وہاں
[illegible]
[illegible]
[illegible] معلوم تھا کہ ضلع محمدی
[illegible] دوسری تاریخ جون کی وہان جا کر ایک لاکھ دس ہزار روپیہ جو وہاں تھے اپنے قبضہ میں کر لیا
اور جیلخانہ توڑ کر سب قیدیوں کو رہا کر دیا اور بعض ہندوستانی افسران سے قسم دیکے لیکے یہ تو
شاہجہانپور کو روانہ ہو گئے اور دوسرے آسیمہ لوگوں نے جب [illegible] جا کر وہاں سے پانچویں تاریخ

جون کر اورنگ آباد کے طرف کوچ کیا کہتے ہین جب اورنگ آباد اون کو قریب بنصف میل کے رہا
ایک گروہ سپاہیون کا تعاقب کرکے آیا یہ دیکھکے جا ایک جھاڑ کے تلے جمع ہو کر کھڑے ہوئے پس
ہر چہار طرف سے گولیان برسنے لگین دس منٹ کے عرصہ مین سب صاحب لوگ اور عورتین اور
بچون کو مار ڈالا غرضکہ سب صاحب لوگ شہر شاہجہانپور اور موضع محمدی کے مع زن و بچہ قتل ہوئے
صاحب کتاب لکھتا ہی کہ بعد اس لوٹ کے سیتاپور کے سپاہیون کے قبضہ مین دو لاکھ روپیہ اور
موضع محمدی کی خزانے مین ایک لاکھ دس ہزار روپے نقد تھے اور بعض بعض سپاہی
آٹھ آٹھ سو اور نو نو سو روپے کے مالک ہوگئے اور لونی سنگھ متولی کے راجہ نے پانچوین کو
جولائی کی سلامی کی توپین جیسی قدر کے اور وہ تخت پر بیٹھے کہین متولی مین سرکین اس سے
بعض انگریز جو اس قتل سے بچ رہے تھے بہت مایوس ہوگئے بعد ازان اور [illegible] نکالدے
جنگل کیطرف نکالدئے گئے تھے چند افسر مصیبت زدہ خوف جان کا نہایت سا تہ اپنا نوکری اپنا
قابل ہو رہا تھا دھوپ اور مینہ مین بیماریون مین مبتلا تھے ننگے سر برہنہ پا جوتا پاون مین نہ ہی تکلیف سے
جنگل مین تھے کہ دفعتاً دو تین سو آدمی آکر پکڑ لئے اور بیڑیان ڈالکر چھکڑون پر ڈالکے
لکھنو کو لیگئے اور قیصر باغ کے اصطبل مین قید کردیا پھر چند روز کے بعد اونہے مع انکی عورتون کے گولیون
کی زد سے قتل کر ڈالا **بجنور کی سرکشی فساد کی کا بیان** اول بارہوین تاریخ مئی کو بجنور مین میرٹھ کی
خبر پہونچی انیسوین [19] مئی سنہ ۱۸۵۷ اٹھارہ سو ستاون کو جہان آباد کا جیلخانہ توٹا اور یہ کیفیت
بجنور والون کو معلوم ہوئی پہلے بدانتظامی ہر چہار طرف دیہات مین پھیلی سفر مینا کی سپاہی
بیسوین [20] تاریخ نجیب آباد مین جاکر اور نگینہ بازار کی تحصیل کو کہ جملہ زر نقد وہان تھا دس ہزار تین سو

قرابت مین ایک جوده ایکا تہا لوتا اور بجنور کے چیلہانہ کو بھی لوٹ دیا جب یہ حال گذرا اسکا تو بین تاریخ
جون کو نائب افسر دلّی کے طرف روانہ ہوئے اور چلتے وقت بندوبست بجنور کا محمود خان نام ایک شخص کے
حوالے کر گئے کہ وہ پوتا نجیب خان کا تہا کہ جسے عالمگیر ثانی نے نجیب الدولہ امیر الامرا خطاب دیا تہا
اور محمود خان کو سرکار انگریزی سے پنشن ملا کرتی تہی پس محمود خان بمجرد نکلنے اُون افسرون کے
سو حکم بھی نکلنے نہ پایا کہ اپنے نام کی منادی کی اور حاکم ہو بیٹھا اور ایک عرضی شاہ دہلی نے
نام سے امید خواست ریاست کی لکہی بادشاہ نے سند استقلال کی عطا کی پس چند روز
بعد محمود خان اور وہان کے چودہریون مین آپس مین جون کو لڑائی ہوئی اول تو شکست چودہریون
کی ہوئی دوسرے وقت چار ہزار آدمیون نے حملہ کیا نواب کو بہگا دیا اور بجنور پر قبضہ کر لیا اول تو منادی
اپنے نام سے کی پہر نام سے سرکار کمپنی کے لئے تو انتظام ہو رہا تہا کہ اس عرصہ مین نگینہ مین ہندو اور
مسلمانون کے لڑائی ہوئی یہ خبر جو نجیب آباد مین آئی احمد اللہ خان نام تحصیلدار وہانکا جو بعد روانگی
انگریزون کے سرکش ہو گیا تہا اور محمود خان کو اپنے قابو مین رکہہ کر کل انتظام اپنے اختیار مین رکہا تہا
[illegible] اٹہارہ سو ستاون مطابق غرہ ماہ محرم بارہ سو چوہتر ہجری کے نجیب آباد کے باہر
محمدی جہنڈا کہڑا کیا بہت سے مسلمان مع نواب کے جمعیت واسطے قتل ہنود کے جمع ہوئے احمد اللہ خان
اول بمقام سواہیری کے طرف چلا اور اسکو لوٹ دیا یہ خبر جو بجنور کو پہونچی وہان کے سب
چودہری اور افسر لوگ ہلدوری چلے آئے اور احمد اللہ خان اول نگینہ کو گیا وہان ہندوؤن سے
عوض لیا پہر لوٹ کہسوٹ کر کے ہلدوری پر آیا چودہریون نے دو ضرب توپ چند جزائلون سے
مقابلہ کیا مگر شکست پائی وہان کے مسلمانون نے مکانات کو اسقدر آگ لگا دیا کہ

راستہ بند ہوگیا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ یہ آگ کئی روز تک نہ بجھیگی پس احمد اللہ خان بجنور کو آیا اور
گیارہ بجے رات کو ستائیسوین تاریخ اگست کی داخل ہوا بعد اسکے اٹھائیسوین کو تین ہزار آدمیون کی
جمعیت چودہریون نے جمع کرکے ان لوگون کو جنہون نے آگ لگائی تہی گمان تہا پکڑکر قتل کیا اور انکے گہر مسمار
جلا دیئے کہ بلدوری بیچراغ ہوگیا پہر تیسوین اگست کو احمد اللہ خان نے [illegible] بلدوری پر پہونچکے
اور چودہریون کو شکست دی بعد اسکے تمام اضلاع مین بجنور کے حکومت نواب محمود خان کی [illegible]
احمد اللہ خان اور تمام ضلع کا [illegible] انتظام [illegible]
پہر حملہ کیا موضع نہٹور کے متصل لڑائی ہوئی اور چودہریون نے شکست کہائی [illegible]
پیغام کے بعد فیما بین چودہریون اور نواب کے صفائی ہوگئی پس چودہری [illegible]
وسیلہ سے رئیس شہر کوٹ نجیب آباد سعد اللہ خان کے ساتہ [illegible] نواب محمود خان نے
نذر دین نواب نے ایک ایک دوشالہ خلعت مرحمت کیا پہر تو چند مہینے تک بجنور مین بہت جھگڑے
فساد کے ساتہ عمل نواب کا رہا آخر کو اپریل کے مہینے مین لشکر انگریزی رڑکی کی طرف سے [illegible]
اور [illegible] کو [illegible] اور بجنور مین داخل ہوا دیکہا تو معلوم ہوا [illegible]
اودہر کا لا [illegible] ہوا ایسی آگ برسائی کہ تمام مردم بہاگ نکلے لیکن [illegible] خاص شہر نجیب آباد
مین داخل ہوکر دیکہا تو شہر خالی تہا اسپر قبضہ کرلیا اور اسیوقت شہر مین کسو نے آگ لگا دی
انیسوین کو جلال الدین خان بہائی نواب کا اور سعد اللہ خان مشیر ہردو گرفتار ہوکر گولیون سے
مارے گئے اور جملہ مکانات نواب کے اوڑا دیئے گئے پہر نگینہ پر آئے وہان کچھ مقابلہ ہوا مگر نواب کے
لوگ جلد توپین اور اسباب چھوڑکر سب بہاگ گئے پندرہ توپین ملین وہانکا انتظام کرکے وہان سے پہر

اپنچے وہان معلوم ہوا کہ سب باغی خبر آنے فیروزشاہ کی مرادآباد مین سنکر وہان چلے گئے ہین پس
تیسوین تاریخ تمام لشکر تو اودہر کو کوچ کیا فقط دو افسر یہان واسطے انتظام رہے لکہا ہی تہوڑے
عرصہ مین انتظام سرکاری قرار واقعی ہوگیا اعظم گدہ کی سرکشی کا بیان اعظم گدہ غازی پور شہر سے
جانب شمال و مغرب واقع ہے جب وہان بہی سرکشی ہوئی سپاہیون نے اول تو افسر کو
اپنے باہر ڈالا پہر جس کو بہی تو تو پایا چہاونی اور بنگلون کو آگ لگا دیا بدمعاشون نے لوٹ شروع کی
دس لاکہ روپئی خزانہ گورکہپور کے اور ساتہہ لاکہ روپئی خزانہ اعظم گدہ کے اسقدر مبلغ
اپنے قبضہ مین کرلیا پہر بدمعاشون نے لوٹ شروع کی لیکن تمام بڑے بڑے افسر یہان کے
کمک سے سوارون کی بچ گئے وہی انکی ہر طرح حفاظت کرتے رہے ہر چند کہ سپاہیون نے
فی سر ہنگی آدمی کے پچاس روپیہ انعام دینے کو کہا اور بہت سی دلیلین مذہب کی پیش
کین وے نمانے اور افسرون کو اپنے حوالے نکیا یہانتک بنارس پہونچا دیے اور قریب
دیڑہ مہینے کے اعظم گدہ انکے ہاتہہ مین رہا بنارس کی سرکشی کا بیان مشہور شہر ہے
کنارہ پر دریاے گنگ کے الہ آباد سے قریب چوہتر میل کے دور واقع ہی اس شہر سے کلکتہ چارسو
میل ہی گہاٹ اور انکی بلند سیڑہیان بنارس مین بہت مشہور ہین کنارہ دریا پر برابر برابر
خوبصورت خوبصورت گہاٹون کی قطار ہی جس سے عجب شان اس شہر کی معلوم ہوتی ہی
شوالون کی بہی اس جگہ بڑی کثرت ہی کئی سال ہوئے کہ اس وقت حساب سے
معلوم ہوا تہا کہ وہان ایک ہزار سے زیادہ شوالے ہنود کے ہین اور مسجد بنارس مین بہت کم
ہین اورنگ زیب کے وقت مین چند مسجدین اعلانیہ بنائین تہین اس دین پناہ نے اکثر

شوالون کو مسمار کرا کے انکی جا پر مسجدین بنوائی ہین اور دشمن کا مندر خراب کر کے اوسکی جگہ ایک
خوبصورت مسجد بنا کی ہے جو مادہو رای کے گہات کے متصل واقع ہے گلیان بنارس کی بہت تنگ
او غلیظ ہین لیکن مکانات بہت بلند او سنگین کئی سال ہوئے ہین قبل اسکے خانہ شماری ہوئی
تہی او سے قیاس کیا جاتا تہا کہ آبادی بنارس کی قریب دو لاکہ آدمیون کے ہے اب جو شہر الہ
آباد ہے شمال او مشرق کی جانب اسکے دو میل کے فاصلہ پر چہاونی افسران انگریز بہادر کی ہے
جسکا نام سکرول ہے او وہین مکانات او کوتہیان صاحبان ملکی کے ہین ابتدا انہون مین جو
تاریخ وہان فساد ہوا وہان کی ایک پلٹن مین تمام جوان سکہ تہے وہ بہی بدل گئے پس فیما بین انکے
اور سینتیسوین پلٹن کے لڑائی ہوئی بہت لوگ طرفین کے مارے گئے آخر کو دو سر آسیمہ ہو کر کہیت پر
بندوقین چلاتے ہوئے بہاگے چونکہ سردارون نے اپنے گہورون کی اصطبل او گہرون مین پسگرد
پشتون کے چہپے ہوئے تہے ضایع ہوئے افسران انگریزی نے انکی چہاونی پہونکدی او لیا
قبضہ کر لیا خزانہ بہی منگوا لیا پاکرین جو ونکی بنیاد او مال و اسباب بہی مفرورون کے جو
چہوڑ گئے تہے حکم قبضہ کا دیا لکہا ہے کہ نو سو سوار اور ایک سو نو آدمی سکہ کی پلٹن کے سات
انکے ہاتہون کل اکیس ۲۱ آدمی سرکاری انگریز بہادر کے مجروح او مقتول ہوئے کہ دو سکہ
کہ خزانہ پر معین تہے اور سکہ جلالی کی خزانہ کو بچا لیا تہا او نہین دس ہزار روپیہ انعام ملا او
سب صاحب لوگ تنگ گہر تمام ایک مکان مین پناہ لیکر ایک مہینہ تک وہان رہے ونکو کسیطرح کا خلل نہ
کرتے راتون کو پہر وہان آجاتے تہے پہر جب کچہ امن او انتظام ہوا بدمعاشون کو پکڑ پکڑ پہانسی دی
فتنہ پرداز نہایت ڈر گئے او جنرل نیل صاحب بہادر جو بنارس کو بچا رکہا اونکو لقب جلیلہ

برگیڈیر ملا

برگیڈیر اور دو بٹالین ہتی یسین بنارس تھے اور دیونارائن سنگھ اور راجہ بنارس نے اس موقع پر سرکار کی بڑی وفاداری کی اور سورت سنگھ نے بھی جو جہت نمک حلالی کا تہا ادا کیا اور راو صاحب مذکور نے جو کچھ اپنا یا سوں تہا انکو تین میں جابجا تہا سرکس انتظام کیے صحیح صحیح خبرین منگواتے اور راجہ نے بنارس کے جو سرکار کو مطلوب ہوا پیش کیا اور وہ بہاگی ہوئی پلٹن جو ایک کارخانہ نیل کا قریب چار میل کے جونپور سے تہا وہان جاکر حملہ آور ہوئے کچہ سکھ وہان بھی آگے سے تہے وہ بھی بدل گئے اور اپنے ہمجنسوں سے مل گئے اسمین دو افسر سرکاری اور بی لوگ مارے گئے قریب چالیس پچاس سوار بنارس کے جونپور میں آگئے اور وہان کے حاکموں کی تلاش کی جب کسیکو نہ پایا بنگلوں میں آگ لگادی مال اور اسباب جو تہا لوٹ لیا اوسی روز یعنی چوتہی تاریخ جون کی جونپور میں بھی سرکش لوگ کارخانجات نیل پر تاجران انگریزی کے حملہ کیا وہان سے جب خزانہ پر آکر گرے لوٹ لیا قریب دو لاکہ پینسٹہ ہزار روپے کی تہیلیان کندہوں پر رکہکر لیگئے الہ آباد کی سرکشی کا بیان

الہ اباد مشہور شہر ہی اور اس مقام پر واقع ہی جہان دو بڑے دریا گنگا اور جمنا کا ملاپ ہی اور وہ زمین دو آبہ کا شمال شرقی کنارہ ہی قلعہ الہ آباد کا بہت عمدہ نہایت مضبوط عمارتوں سے وہان کی ہی بنا ہوا اس قلعہ کا ٹہیک اوسجگہ بنایا ہی جہان دونو دریا آکر ملے ہین چار دیواری اسکی ڈیڑہ میل کے قریب ہی پتہر سے تعمیر ہوا ہی اور فصیل اور برج سے آراستہ ہی صدر دروازہ کے اوپر ایک بڑا گنبد ہی جسکے نیچے ایک بڑا خوبصورت کمرہ بنا ہوا ہی اسمین قبل سرکشی کے سلح خانہ انگریزی تہا اور بہت سی توپین اور بارود اسقدر کہ اوسی میگزین یعنی ضلع شمالی اور مغربی کی تقسیم سرکار اودہیون کیلیے تیار رہتی سلح خانہ وہان تہا اور شہر الہ آباد قلعہ سے مغرب کیجانب واقع

چند سال خانہ شماری کو گذرے ہین اُس وقت ایک لاکھ باشندے اوس شہر مین گنے گئے تھے جب میرٹھ
اور دہلی کی سرکشی کی خبر الہ آباد مین پہونچی قریب دو سو یورپین ادمیون کے قلعہ مین تھے ہان چار سو سکھ اور
چھٹی رجمنٹ ہندوستانی تھی اور سیونسن ہی کو ایک غول گوردن کا کلکتہ کے چوراسی نمبر کی پلٹن مین سے
آنکر پہونچا تھا ہر چند کہ یہان کے ہندوستانی فوج کا انگریز صاحب لوگون کو بہت بہروسا تھا اور وہ
بھی کہتے تھے کہ ہم بیوفائی نکرینگے بلکہ ہمین رخصت دو تا ہم دہلی کو جائین اور ان نمکحرام فوج کو سزا
دین چھٹی جون کو شام کے وقت وہ فوج بدلی اور دونو توپین جو پل پر تہین قبضہ کر لین سپاہیون نے
بگل پہونکا لوگ بے اندیشہ جو مکانون مین مشغول اکل و شرب کے تھے باہر نکل آئے وے گولیان
مار کر سبکو مار ڈالے قریب نو صاحب لوگ نوجوان جو عہدہ پر مقرر ہوکر چند روز ہوئے تھے مسکوٹ
گھر کے اندر گھسکر سنگینون سے ہلاک کردیا اور جیلخانہ کے قیدیون کو ہمراہ لیکر قتل و غارت
گری برپا کی جہان کہین فرنگ کے آدمی کو پایا فی الفور مار ڈالا بہتیرون کو زندہ پکڑ لیا اور خزانہ
لوٹ ڈالا عیسائیون کے گہر تاراج کر دیئے اور مکانات کو صاحب لوگون کے آگ لگادی تیس لاکھ کا
خزانہ انکے ہاتھ لگا غرض وہ آپ ہی بندوبست کرکے پہرون پر سے کوتوال [illegible] اور
فی الفور وہان والون کے ہتیار چہین لئے چند سے تو ایسا رہا پہر سکہ کی فوج کو ہمراہ لیکر شہر مین
بھی آئے اور مفسدون کو زیر و زبر کیا ایک مولوی نے اپنے تئین طرف سے شاہ دہلی کے
صوبہ دار الہ آباد کا قرار دیا دیڑہ دن کی حکومت پہیلائی تین یا چار ہزار سرکش اوباش
اوسکے ساتہ ہوگئے اور سلطان خسرو کے باغ مین اپنا مسکن ٹہرایا اسمین دو سردار
بنارس سے ان رستون مین سے گذرتے ہوئے کہ جہان جوق جوق غارتگرون قزاقون کے

لوٹیں

لوٹتے پھرتے تھے اور گانون کے گانون جیسا کہ مابین الہ آباد اور مرزاپور کے خالی پڑے تھے قلعہ کو
الہ آباد پہونچ گئے اگرچہ پل سرکشون کے قبضہ مین تہا چنانچہ کشتیان حاصل کین اور بڑی خبرداری سے
چار سو پینسٹھ گورے بے داخل حصار ہوے اور حکومت قلعہ کی اپنے اختیار مین کر کے بارہوین
تاریخ صبح کو آگ برسانا شروع کی اور داراگنج سے مار کر سکو نکالدیا اور پل کا قبضہ کر لیا اور پندرہوین
تاریخ انکو خالی کر کے چار سو فوجی انگریزی سپاہی روانہ کیے وے کنارے کنارے جا کر
مفسدون بدمعاشون کو جہان پایا مار ڈالا اور کوئی گنج اور کٹرہ گنج کے گانون ایک گورے ترک
سوارون کی فوج نے جہانک باغیون سے خالی کروالیے اٹھارہوین تاریخ اسی گورہ سپاہی جاکر
پٹھانون کے گانون دریاباد اور مہواتیون کے گانون سیدآباد اور رسول پور کے جلادیے خلقت پر عجب طرح کی
مصیبت گذری پہلے تو وہ لوٹتے اور جلاتے جو بچے اونہین سرکاری فوج نے لوٹا جلایا ہر طرح سے
آگ مین ڈالون کی اور گولیون مین بندوقین کی اوڑتے تھے یہ مقام سمجھنے کا ہے کیا کرین اونکو نکال
مفسدون بدمعاشون کا ضرور تہا ناچار یہی وہی کرتے تھے اور یہ بہی واضح ہو کہ یہ مولوی مذکور نے
خودبخود گویا بادشاہی تخت اپنا لیا تھا ایک ہفتہ بادشاہت کی ہر روز ہمراہیون کو اپنے کہتا تھا اب
گورے معدوم ہو گئے قلعہ کا قبضہ کر لو یہی حکم اللہ کا ہے اور ایسا ہی کتابون مین لکھا ہے اور مجاہدین
صف باندہ کر قلعہ لینے کو جاتے تھے اور توپون کو فصیل پر دیکھ کر اولٹے بہاگ گئے تھے اور غریب
رعایا پر اوتارتے تھے آخر کار دو سو لوٹ کر تین ہزار آدمیون سے بہاگے ایک نامہ مین ایسا لکھا ہے
کہ شاید لکھنو چلے گئے اودہ کی سرکشی کا بیان قبل اسکے ذکر ہو چکا ہے کہ اودہ مین سر ہنری لارنس
صاحب بہادر نے باوجود سعی بلیغ اوسکے بیسوین ماہ مئی سنہ ۱۸۵۷ اٹھارہ سو ستاون عیسوی مین خاص

لکہنو مین کشتی ہوئی دو تین افسر مارے گئے ایک صاحب چارپائی کے نیچے چھپ گئے تھے کسی ہینے
گھسیٹ کر برچھی سے مار ڈالا سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے اوسوقت یہ تدبیر کی کہ کسی طور سے
باغیون کو مفسدون سے خاص شہر لکہنو کے نہ ملنے دیا دونو مین ایک کمپو گورہ کا ایک طرف پل کے
متعین کیا اور باقی فوج کو مقابلہ پر کیا توپین مارنا شروع کین وہ بہاگے اور لین مین جا ملے
اور جب فوج گورہ کی فیر کرتی ہوئی اونکا پیچھا کی وہ وہان سے بھی بہاگے اوسدم سوارون کو
تعاقب کا حکم ہوا وے طرح دیگئے اور سرکش فوج صبح اکتیسوین مئی کو مڈی یو مین ہوئی اور
وہان کی چہاونی جلاکر پہر لکہنو کو آئی سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے بندوبست زبردستی کا کرکے
استقبال کیا جب چہاونی سے گذرے تو اوسوقت سرکش لیون مین کے پانسو سپاہی جو ابتک
وفادار سرکار سے دفعتا شامل ہوئے پیشتر نو پن سلڈ کے ترک سوارون کو حکم ہوا کہ آگے
بڑہین ان لوگون نے کیا کیا حکم تو مان لیا لیکن جب مقابلہ ہوا اونمین ملگئے فقط فوج انگریزی
آگے بڑہی چلی جارہی تھی اس عرصہ مین سرکش لوگ بہاگ گئے لوگ تعاقب نکر سکے پہر کو واپس
آئے اور خوب بندوبست کیا کہ مفسد اور بدمعاش شہر کے فساد نکرین رات کو کئی بار مفسدون نے
شہر کے پلس کا مقابلہ کیا مگر پلس والون نے امداد سے گورون کی ہر مرتبہ اونہین مار ہٹایا
لکہا ہے کہ یہان کی چار رجمنٹ تھین جنمین تین ہزار پانچسو آدمی تہے جو سپاہی باقی رہگئی تہی اور
سوا اسکے رفتہ رفتہ سب نکل گئے تہے سیتاپور کی کشتی کا بیان واضح ہو کہ سیتاپور اودہ کا
ایک ضلع ہے ستائیسوین تاریخ مئی کو ۱۸۵۷ اٹہارہ سے ستاون اول وہان دوپہر کے وقت
مفسدون نے دسوین پلٹن کی لین مین آگ لگادی تہی جلد لوگون نے بجہا دی امن ہوگیا پہر

ج ۴۸۵

چوتہی تاریخ جون کی چند جہگڑے ایسے ہوئے کہ اونہون نے ... کے لینے مین انکار کیا اور کہا کہ
اسمین میل ہے ہماری ذات جاتی ہے اور ہتہیار بہی لے لی ... تہا اونکو اور چنانچہ ایسا ہی
ہوا پہر تو وہان بہی قتل شروع ہوا افسرونکو سوئے فرار کے قرار نہتا بعض بعض مارے گئے بعض
زخمی ہوکر دریا پار نکل گئے یہان مسٹری کا حال بتاتے ہین کہ جسوقت شور وغل ہوکے اگ دینے کا
گہرون کو ہوتا تہا اور بندوقین چلتی تہین اوسکا بیان نہین ہو سکتا تہا قیامت کا نمونہ تہا
ہر چہار طرف سے اگ روشن ہوتی تہی وہ جگہ مثل جہنم کے معلوم ہوتی تہی وہانکا حال یون
نوکر نے قلم صحائف اخبار مین رقم ہے کہ ایام غدر مین چند انگریز لوگ متہرا نام گانوین جو تقریبا دو مہینے تک
مقیم رہے اوایل اگست مین ... سپاہی لکہنو سے انکے لینے کو آئے چونکہ اونہین شبہ تہا اول تو
سب نے تامل کیا پہر بندہ حسن نام ایک افسر سپاہ سے عہد و پیمان لیکر ساتہ ہوئے واضح ہو کہ
فخر الدینخان نام ایک شخص اور رانی اس نواح کی انکے مددگارون سے تہے فخر الدینخان نے چار سو آدمیون
طرف سے رانی کے ہمراہ ہوا پس دوسری منزل پر ٹہرا سے بہاگ ... سنگہ جو ایک رئیس اشراف
زمیندار دہر ہری کے راجہ کیطرف سے تہا اونسے مطلع کیا کہ رانی اور فخر الدینخان یہ دونون نے
تمہین بندہ حسن کے ہاتہ بیچ دیا ہے اور عہد شکنی بندہ حسن کی تلسی پور مین پہنچ کر ظاہر ہو گی یہ
خبر سنکر انگریز کہیری گڈہ کیطرف بہاگے تمام رات چلکر دوسرے روز بینی پور مین پہونچے وہان
خبر پائی کہ تین سو آدمی دہر ہری رانی کے ہماری تلاش کے لیے روانہ کئے ہین اور وہ قریب
آن پہونچے ہین یہ لوگ حیران اور حیران وہان سے شمال کیجانب چلے اثناء راہ مین موہن دریا
حایل ہوا چونکہ دریائے مذکور عمیق تہا پار نجا سکے اور دشمن سر پر آ پہونچے اور گولیان مارنے لگے

جب پچاس قدم پر آئے کپتان ہیرسی صاحب افسر پلٹن نے گولی ماری ایک افسر ادہر کا گر پڑا وہ تو
وہیں ٹہر گئے اور یہ کنارے کنارے چل نکلے چونکہ بی بیان وغیرہ تو اوسی جا سے ہاتیون پر سوار ہو کر
نکل گئی تہین یہ لوگ دن کو تو مستغرق ہو گئے اور جب رات آئی ہوئی تیر کر دریا پار ہو کر کلو پور میں پہونچے مگر
اونہین سے ایک صاحب کو مگر نے کہینچ لیا تعاقب والے جو سنے کہ فراری لوگ کلو پور میں پہنچے ہی تیر کر دریا پار آئے
اونہیں لوگ جو سنے سنسنا پانی کے جنگل طرف بہاگے اسمین سختی جو پڑی بہت سے مرگئے بہت تباہ ہو گئے
سے پانچ آدمیون کو راجہ نے کلو پور کے ایک جمعدار کے سپرد کیا وہ جمعدار اونہین بلجور سے
دہولی کرت کو جو نیپال کے پہاڑون میں ہے پہونچا دیا وہان بہی تکلیف بیماری کی بہت پڑی ایک صاحب
اونہین سے ہی مرگئے پس آخر ماہ ستمبر سولاسی ستاون ۵۷ میں نواب شرف الدولہ نے راجہ سے کہلایا کہ
ہمنے معرفت سے رانی تلسی پور کے خبر پائی ہے کہ تمنے پانچ فرنگی آدمیون کو اپنے ضلع میں پناہ
دیا ہے لازم ہے کہ اونہین یہان بہیجو اور جب یہ خبر مشہور ہوئی وہان سے بہی وہ لوگ نکل گئے اور
بڑی سواری سے نیپال کے پہاڑون سے ہندوستانی سپاہی کا بہیس بدل کر تلاش روزگار کے
بہانہ سے لکہنو کو چلے اثناء راہ جب ارادہ کیا کہ بوت دل کی جانب چلنا چونکہ وہان جنگ بہادر کی
فوج ہی اوسمین ملکر لکہنو میں پہنچ جانا خبر پائی کہ بیس ہزار باغی اوسطرف کا راستہ بند کئے ہوئے
ہین اور بہت سے رشتہ دار جنگ بہادر کے گورکہ پلٹن کے حاکم کو گرفتار کرتے ہین اوس
رستہ کو بہی چہوڑا اور جنگل جنگل قطع مسافت کرتے ہوئے ہزار آفت سے لکہنو پہونچے فیض آباد
کی سرکشی کا بیان واضح ہو کہ فیض آباد ملک اودہ میں شمال مغرب کی جانب قدیم اجودہیا
نزدیک ایک شہر واقع ہے اور اجودہیا بہت پرانا شہر ہندوکا ہے اوسوقت خوب

آباد

آباد ہوگا اب بالفعل اسمین صرف چند کہنڈرات نوابون کے دکہلائی دیتے ہین فیض آباد
کی بنیاد ڈالی ہی اور اپنا پایۂ تخت مقرر کیا جسکو قریب اکیس برس کے ہوئے اُس زمانہ مین فیض آباد نے
بہت جلد رونق پکڑی تہی مگر ۱۷۷۵ سترہ سو پچہتر مین جب سے لکہنؤ دار الخلافت اودہ کا مقرر کیا گیا
رونق فیض آباد کی گہٹ گئی بیشتر رئیس اور تاجر اور ساہوکار فیض آباد کو چہوڑ کر لکہنؤ مین آبسے
ہنگام سرکشی مین اس شہر مین چہٹوین پلٹن پیادگان بنگال کی اور ایک توپخانہ اسپی اور چہتی پلٹن اودہ کی
اور پندرہوان رسالہ اسکے متعین و ساکن تہا آتہوین جون کو ۱۸۵۷ اتہارہ سو ستاون مین سپاہی
سب فوج مذکورہ نے سرکشی اختیار کی اور بغیر قتل و غارت کے افسرون کو نظر بند کیا پہرون مین رکہا
ایک مولوی سکندر شاہ نام کہ وہ چند روز قبل اس جرم اغوائے فساد کے قید تہا اپنے تئین خلاص
کر لیا افسرون کے بنگلون پر پہرے متعین کیے اور میگزین اور تمام اسباب سرکاری اور خزانے پر
سنتری رکہے اور واسطے گشت کے جاسوس مقرر کیے تا بدمعاش شہر کے لوٹنے نپاوین اور سب اسباب
مال و منال لے لیا اور کہا کہ اب یہ تمام مال شاہ اودہ کا ہی اور سب افسرون کو کشتیون پر بٹہلا کر رات
تک کو گرا کے اپنی حراست مین پہونچا دیا اور وہان سے کشتیون مین سوار کروا کر داناپور طرف
روانہ کروا دیا اسمین کئی ایک تو پانی مین ڈوب مرے اور کئی ایک کسو کے ہاتون قتل ہوئے فقط تیسری
کشتی کے چہہ لوگ بڑی خرابی اور دقت سے داناپور کو پہونچے بعد اودہ ترینے کے وہان بہی
بہت موئے اور جو زندہ رہے بڑی خرابیان اوٹہائین پس اول سرکش لوگون نے خزانہ لوٹا
دو لاکہ تیس ہزار روپے جو تہے اپنے قبضہ مین لائے پہر جیلخانہ توڑا مولوی مذکور کو رہا کیا بڑا
سرغنہ اسمین دلیپ سنگہ نام صوبہ دار بائیسوین پلٹن کا تہا اور جو سوار کشتی کے پہر کر گورہ گانون

پہونچے جیسے زمیندار وہان کے بڑی تواضع کیے سپاہ پر جھیڑ لیا گیا تھا کہ قتل کشتیون پر سوار ہونے
اور بعد بھی اُن لوگون پر بڑی بڑی [illegible] گذرین ہوتا گھسوتا مگر کیونکے یہان والون مین کسی انگریز کو
قتل یا زخمی نہین کیا بلکہ اکثر راہ بعض بعض نے ان لوگون سے سلوک کیا جیسے راجہ مان سنگہ تعلقدار
اودہ نے نواب کا اور ہادی بخش پرشاد اور کولاپور کا راجہ ایسے چند نامدار آدمیون نے سرکار کی
وفاداری بہتر سے ثابت رہ کر ضرور انگریزون کی مدد کی ہے اور جن افسرون کو کہ یہان سے
سپاہیون نے کشتیون پر سوار کر کے نکال دیا تہا اوسپر راہ مین کوئی تکلیف گذرین ہین کہ جیسے ان کی
اسواسطے راقم نے ترک کیا چنانچہ جیسے کشتیان کہ [illegible] کم ہوئین اونکا نشان نکلا بعض جو اونمین سے
جل کے کنارہ پر پہونچین انہیں کو لوگ گرفتار کر [illegible] پس بعض تو اوسمین مارے گئے اور
بعض بچکر [illegible] مقصود کو پہونچے اور بعضی [illegible] ہوا [illegible]
جن [illegible] تلاش [illegible] پناہ دیے اور لطف یہ ہے کہ اسواسطے قتل [illegible]
کرنیکے انعام پاتے تھے اور بخلاف اسکے تلاش کرتے بعض پناہ دیتے اور چھپا لیتے تھے

[illegible] تھے اور وہ خود دشمن پرشادی پور کی سرکشی کا بیان پرشادی پور بھی [illegible] اپنے
ہمسایہ کے پلاتن والون کا ارادہ سرکشی کا تہا جب چارون طرف کے لوگون نے اگر ترغیب دی [illegible]
تاریخ جون کو اونہون نے بھی انحراف کیا اور ضلع فیض آباد کے اپنے افسرون کو کچھ نہ بخیریت تمام
پرشادی پور سے روانہ کر دیا یہان کے لوگ کارتوس بد توڑ کاتے اور دوسرون پر طعن کرتے رہتے
اور کہتے رہتے کہ اسمین کون سی چیز قابل اعتراض ہے تو لوگ واسطے ترغیب انکے آتے مین ہتیا ان
ملا دین وہ کہتے رہے ہمین اپنے سردارون پر اعتماد ہے وہ کبھی ایسا نہ کرینگے پس قریب سرکشی کے

ہندوؤن کو کہ دیے اپنے افسرون سے کہہ چکا تھا کہ جوانون نے ہر پلٹن کے سرکشی اختیار کی ہے جرمانہ
ضرور لیگا پس بسبب اظہار اس امر کے زبانی افسرون کی سرکار سے انکی تنخواہ چھے چھے
مہینے کی بٹ گئی وے حراست مین اپنے الہ آباد تک پہونچا دیئے سلطان پور کی سرکشیکا بیان
کہ یہ مجملہ بقیہ سرکشی اودہ کا ہی مختلف احوال سلطان پور کے دریافت کر کے مخبر یون بیان کرتا ہے کہ وہان
اول پولیس کی پلٹن نے لفٹنٹ کرنل فشر صاحب کو نوین تاریخ صبح کے زخمی کر دیا وہ مجروح ہو کر رسالہ کے
لین مین کہ جسکے افسر اعلی تھے آئے وہان جو دو افسر اور تھے وہ دریلی انکی دستگیری کے ہوئے یہ
بولے مجھے چھوڑ دو تم اپنی جان بچاو اس عرصہ مین وہ رسالہ بھی بدل گیا ایک کو انمین سے ہلاک
کر ڈالا قیدیون کو چھوڑا ایسا نظے ہو گئے باقی لوگ بادشاہ گنج کی چھاونی کیطرف بہاگ نکلے
وہان ایک دریا ہی اوس پار ہو کر اسکا جا چھپے تھے کسینے تلاش کر کے اونہے بھی مار ڈالا لاشین
سنکڈے شکردرا اور گونڈا کی سرکشیکا بیان شکردرا اور گونڈا یہ ہر دو موضع ملک
اودہ داخل علاقہ بہرائچ سے ہین اور گونڈا شکردرہ سے اٹھارہ میل ہے یہان افسرون کی
رسد لگی تہی کہ یہ فصل بگڑنے سپاہ کے خبرین ہر طرف کی سنکر اور اضلاع واطراف سے آثار بغاوت کے
پاکر تدبیر سے نکل گئے اور جو چند افسر ہندی انمین تھے اونہون نے یہی صلاح دی بلکہ
حراست مین اپنے سب ولایتی افسرون کو چھاونی سے بخیریت نکالدیئے پس راجہ درک بجہ سنگہ
بلرام پور کے راجہ نے ان لوگون کی بڑی خاطر اور تواضع کی یہ حرکت راجہ کی بہت آدمیون کو
ناگوار ہوئی اس مابین مین تہوڑا عرصہ ہوا تھا کہ باغیون نے راجہ کے نام ایک چٹھی اس مضمون کی
کہ حصار ہ تفصیل داخل جلد بہجوا دو اور جو سوار کہ چٹھی لایا تھا اسے انگریزون کو امن دینے کے

باعث سے راجہ کو بہت سخت سست کہا راجہ نے سنکر تحمل کیا اور اپنے بالسوادمیون کی حفاظت
مین ہولپور کی جانب گیا یہ جلہ گورکہپور کے ضلع سے ملحق ہی روانہ کردیا فتحپور ہسوا کی سرکشی کا بیان

فتحپور ہسوا یہ ایک چہوٹا قصبہ کانپور سے چالیس میل پر الہ آباد کیطرف واقع ہی یہ بستی
مسلمانون کی ہی یہان پچاس سپاہی اور جملہ اہل خدمات داروغہ منصف وغیرہ حسب دستور مقرر تھے
نوین تاریخ الہ آباد کے سرکش لوگ وہان آن پہونچے بنگلون کو جلا دیا وہان صاحب لوگ سب
ایک مکان مین ہو گئے تھے درپے انکے ہوئے وہ انکو دس بجے کو پیچھے پر چڑہ کر کود دیے اور
گہوڑون پر سوار ہو کر باندہ کیطرف چلے چار سوار ساتہ انکے ہوئے مگر ایک روبرت مکر صاحب جج فتحپور
پہونچ بہاگنے سے انکار کیا اور کہا کہ مین اپنے علاقہ کو ہرگز چہوڑونگا دیے فقط اپنے گہر رہے سب
صاحب لوگ جب نکل گئے اس بدمعاشون کی امید فتح کی قوی ہوئی حکمت اللہ خان نام ایک شخص تہی
مسٹرٹ وکلکٹر پیادہ برملا باغی ہو کر اونکا سردار بنا سب بدمعاش جج صاحب کو گرفتار کرنے
کے ارادہ سے انکے گہر پر گئے صاحب کتاب لکہتا ہی کہ ایک ہندوستانی عیسائی کہ جسنے یہ ماجرا دیکہا
بیان کرتا ہی کہ وہ گرفتار ہونے کے قبل سولہ آدمی جان سے مار ڈالے پہر جب گرفتار ہوئے ان لوگون نے
ہنسی کی طور پر انکا مقدمہ عدالت مین فیصل کرکے اول انکا ہاتہ پیر کاٹ ڈالے بعد اسکے نمازیون کے
واسطے لٹکا دیا دیتی کلکٹر وہان موجود تہا اوسکے بیوقوفی سے یہ عمل ظہور مین آیا اور یہ بہی لکہتا ہی کہ
فتح افسران انگریز جب میولاک صاحب بہادر کی نصرتمند فوج وہان داخل ہوئی تو بجہت حکمت اللہ
خان نے حکمت عملی کے واسطے مبارکباد دینے آیا اوسیوقت صاحب بہادر نے پہچان لیا اور حکم
پہانسی دی اور یہ بہی مقولہ اوسی ہندوستانی عیسائی مذکور کا ہی کہ مینے بچشم خود دیکہا ہی

کہ دو پہر

که دوسرے دفعه وهي ليتر سے آله آباد کے گہاگا نام ایک موضع جو بائیس میل کے فاصلہ پر تہا لوٹتے ہوئے
داخل فتح پور ہوئے اور خزانہ پر حملہ کیا وہان جو پچاس سپاہی متعین تہے اوسکو سنبہالے رہے یہان
لکہا ہی کہ یہ اسواسطے تہا کہ وہ روپیہ آپ بانٹ لین نہ طرف سے سرکار کے محافظت کی پس نوین
تاریخ جون کی پادری صاحب کے بنگلہ کو ڈہوانڈہا رشعلہ آتش کا بنادیا ڈاک بنگلہ کو جلادیا پہر یہ چہار
طرف آگ ہی آگ ہوگئی لوٹ کو بدمعاشون کا ہجوم ہوا لیکن چند نجیب لوگون کی مدد سے باز رہے

کانپور کی سرگذشت کا بیان شہر کانپور دہلی سے قریب ستر میل کے جانب پورب دہنے طرف کنارے
دریائے گنگ کے واقع ہی یہ بستی واسطے سپاہیون کے فضا کی جاہی اور واسطے تاجرون کے مقام
نافع یہان اہل فرنگ پر بہت تکلیف گذری ہی بانی اور سرغنہ انکے ظلم وستم کا نانا راو ہی یہ
لفظ ایک مرہٹی لغت ہی اصل مین نام اوسکا دہوندو پنتہ تہا کانپور سے چہہ یا آٹہ میل کنارے پر شہر
بتہور ہی جو ہندوون کے نزدیک بڑی متبرک جگہ ہی اور وہ مدت سے خاندان پیشوا کا مسکن ہی
آخری سردار مرہٹون کا باجیراو پیشوا کمپنی کے بڑے جاگیردارون اور پنشن خوارون مین تہا جون
سنه ۱۸۱۸ اٹہارہ سو اٹہارہ مین جنرل سر جان مالکم صاحب بہادر نے سرکار کمپنی کیطرف سے باجیراو سے
عہدنامہ کیا تہا کہ بموجب اوسکے پیشوا مذکور کو پانچ لاکہ روپے سالیانہ پنشن کا ملتا رہا چونکہ وہ لاولد
تہا نو برس بعد اس عہدنامہ کے سنه ۱۸۲۷ اٹہارہ سو ستائیس مین دو دکہنی برہمن بچے لڑکون کو آغوش
مین لیا تہا ایک کا نام سادہو راو کہ جسکی عمر چار برس کی تہی اور دوسرے کا نام دہوندو پنتہ جو ڈہائی
برس کا تہا بعد اسکے نانا کر مشہور ہوا یہ دونو لڑکے باجیراو نے خصوصا اسواسطے متبنی کئے تہے
کہ ہندوون کے شاستر موافق کریا اور کرم یعنی تجہیز وتکفین اوسکے بجالاوین سنه ۱۸۵۱

اٹھارہ سو اکیاون میں جب باجیراو مرا چونکہ وہ لاولد تھا پنشن اوسکی ضبط سرکار ہوئی دہونڈو
پنتھ المعروف نانا صاحب نے اپنی پنشن کا دعوی کیا اور اپنا وکیل ولایت تک بھیجا مگر کچھ شنوائی نہوئی
صاحب کتاب لکھتا ہی کہ اسی سبب سے وہ سرکار کمپنی سے رنجیدہ خاطر ہوگیا اگرچہ قبل سرکشی ظاہر میں
انگریزوں سے بہت دوستی اور اخلاص رکھتا تھا اور انگریزی صحبت اوسکو بہت پسند تھی اور اکثر
اپنے پاس بٹھور میں دعوت اور تواضع انگریزوں کی کرتا رہتا تھا اگرچہ باجیراو کی پنشن اوسکو ہاتھ
نہ لگی مگر کل مال اور اسباب اور مکانات اور جواہرات اور دولت خانگی جو مالیت میں اوسکی تھی سب پر قابض ہوا
اوسکے دو بھائی اور تھے بالا راو اور بابا بھٹ بابا بھٹ کو اوسکے یہاں امورات خانگی میں بڑا اختیار
تھا اوسکا بھتیجا راو صاحب بھی اوسکے پاس تھا عظیم اللہ اوسکا نوکر تھا وہ انگریزی دان تھا
اوسکا وکیل بنکر انگلستان بھی گیا تھا اور تانتیا ٹوپی بھی جسنے یہاں ہند میں بڑا نام پیدا کیا تھا ایک
بڑا قدار نوکر نانا کا تھا قبل بغاوت کے ان لوگوں کو کوئی نہیں جانتا تھا نانا کو کچھ لیاقت نہتی
اوسی طرح حکام استعداد نرکھتا تھا عیش و عشرت شیوہ اوسکا تھا اور کانپور میں وقت سرکشی گورہ اور
ہندوستانی کل فوج ایک توپخانہ گوروں کا جسمیں چھ گولہ انداز چھ توپیں اور ساٹھ آدمی پلٹن
پیادگان شاہی گورہ چوراسیویں نمبر میں سے اور ترسٹھ آدمی پلٹن پیادگان شاہی گورہ بتیسویں
نمبر میں سے اور پندرہ آدمی پیادگان گورہ اول نمبر مدراس فیوزیلیرز میں سے یہ ایکسو چونسٹھ ولایتی
سپاہی اور ہندوستانی رسالہ نمبر دوم ترک سواروں میں سے اور پہلی اور تیرہویں اور چھپنویں پلٹن پیادگان
[illegible] ہندوستانی گولہ انداز اور پیادوں میں بہت فرنگی لوگ تھے کہ اکثر انمیں سے
[illegible] اور [illegible] بتیسویں پلٹن گوروں کی جو لکھنؤ میں تعینات تھی اوسمیں سے جملہ تیس

ادمی کانپور میں تھے کل ولایتی مرد عورت بچے سات سو پچاس سے کم نتھے غرض چودھوین تاریخ مئی کو جو
سرکشی میرٹھ اور دہلی کی کانپور میں پہونچی اور اطوار ان کی جمعیت کے بدلے سولہوین تاریخ پہلی پلٹن کی
لین مین آگ لگی اور سب لوگ متردد و متفکر ہوئے نانا راو نے دلی اخلاص اور بکمال وفاداری سے مسٹر ہلیدین
صاحب مجسٹریٹ کانپور سے کئی مرتبہ اظہار کیا کہ مبادا اگر کانپور مین نو غدر ہو تو مین جہانتک ممکن
ہو اپکی مدد کرونگا چنانچہ سرکار نے نانا کو پانچ سو سوار اور پیادہ مع تین اضراب توپ رکھنے کا
حکم دیا چھبیسوین تاریخ مئی کو صاحب مجسٹریٹ نے نانا راو سے مدد چاہی اور سرکاری خزانہ نواب
گنج مین جو نانا صاحب کا ہی اوسکے قریب تہا محافظت خزانہ مذکور کی نانا صاحب موصوف کے
سپرد کی چنانچہ نانا نے اپنی دو توپین اور دو سو آدمی مقرر کئے علاوہ اسپر ایک کمپنی ترپن دیسی
تلنگون کی بھی خزانہ پر تہی اسطرح سے ظاہر مین نانا نے بہت موافقت ظاہر کی تہی انگریز صاحب
لوگون کو اوسکا بڑا بہروسا تہا آخر ماہ مئی مین دوسرا رسالہ سترہوین پلٹن اودہ کا زیر حکم
لفٹنٹ مارٹن صاحب کے لکہنو سے کانپور مین آیا پہر چند روز بعد اس رسالہ سے شبہ نمکحرامی کا آیا اونکو
فتح گڈہ طرف روانہ کردیا دو افسر ہمراہ اس رسالہ کے تہے مین پوری کے قریب اس رسالہ والون نے
دونو افسرون کو مار ڈالا چند سکہ یہ خبر لے آئے ان سکہون کا بہی حساب کردیا اور ایک دمدمہ
جو سابق اسکے تیار کیا تہا مضبوطی اوسکی شروع کی اور چوتہی جون تک ایک مہینہ کا سامان
جمع کیا اور خزانہ سے ایک لاکھ روپیہ وہان لا رکہا نو لاکھ روپیہ خزانہ مین باقی تہے پانچوین جون کی
رات کو تو انگریزی ساعت سے جبتی تاریخ کی صبح گنی جاتی ہے دو بجے تہے کہ سرکشی شروع کی دوم
رسالہ کے ترک سوار اور اول پلٹن کے تلنگے اول خزانہ پر جا گرے اور جب خزانہ پر قبضہ کر لیا جیلخانہ پر آئے

قیدیون کو چہوڑ لیا اطراف کے سب گہر جلا دئیے پہر کلیانپور طرف کوچ کیا جو دہلی کیطرف پہلی منزل ہے
یہ ماجرا جو نانا نے دیکہا اول تو خزانہ انکا بہت سا روپیہ خود لے لیا ایک جا پر لکہا ہی کہ چہتیس ہاتی
سرکاری فیلخانہ کے نانا نے وقت سرکشی کہول لئیے بہت سا خزانہ ہاتیون پر بار کر لیا اور باقی جو
بچا لوٹ لینے کا حکم دیا پہر سرکش فوج پاس جا کر انکی فہمائش کی اور پہر کر ساتہہ اپنے لے آیا
دے رکہے کو اوسکے نانا اور سردار اپنا گرد ناکا نپور مین آکر جنرل دیلر صاحب کو اطلاع دی
کہ مین آپکے مقابل ہون اور خلقت کو لوٹتا اور جو عیسائی ملا اوسکو قتل کرتا ہوا اور گرد دمدمہ کے
آیا توپین لگا دین ایکجا پر لکہا ہی کہ یہان مقابلہ پر ادہر والون پاس تین عماری اور دو چہوٹی تہی
توپین اور تین اٹہارہ پنی اور اسیقدر چہبیسی اور ایک پیادہ بارہ پنی اور اسکے ساتوین تاریخ دس
بجے صبح سے گولہ اندازی شروع کی لکہا ہی کہ یہان دمدمہ کچہ ایسا محکم اور مضبوط نتہا سرکشی کے
روز دمدمہ مین جملہ آٹہہ سو پچاس آدمی تہے انمین سے ایک ثلث ہی قابل جنگ تہے آٹہہ توپین
تہین دو برنجی دو لوہی چار چہوٹی ان آٹہہ توپون سے بیس توپونکا مقابلہ کیا یہ دور سے محاصرہ
کئے ہوئے تہے اور ایک روایت یہ ہی کہ چار ہزار آدمی مورچہ گاہ کے باہر تہا اوہنون نے ارادہ کیا
اپنی جانون کو خوب گران بیچا ایک نیا صوبہ دار نے گنگا جل اوٹہایا تہا کہ وہ انگریزون پر
فتح حاصل کریگا یا جان دیگا اور موسم بہی گرما کا تہا خصوص جولائی کا آفتاب غضب ہوتا ہے
بچے اور عورتون پر بہت تکلیف گرمی کی تہی دمدمہ مین کل دو بارکین تہین اونمین سے ایک
بیحجت اور چارون طرف دشمن آگ برساتے تہے ہر چند گشت بعد گشت سیگرین سے اور توپین لے آئین
اور چودہ توپین اور غبارے چارون طرف سے بارکون کے نکال کر فیر کرنی شروع کی یہ بہی

کو زندہ رکہا

خوف اونکی توپون کا جو اندر سے ایک ہزار گز کے فاصلہ سے ہر طرف یہ جنگ ہوتی رہی کچہ انکا نقصان
ہوا انکے پاس چھوٹی میدانی توپین تہین اور انکو بھی ایسا ضرر نہ ہو سکا پھر دوسرے دن ناناکی فوج
بڑہنے لگی مختلف سمتون سے سرکش لوگ انکر فراہم ہوتے جاتے تھے یہ مقام تولیف اُن لوگون کی
جراتکا ہی جو بارکون مین تہے چونکہ ایک تو امیگزین نانا کے ہاتہ مین تہا او خزانہ وانبار اور تمام
شہر پر قابض اونکو کوئی امید باقی نہتی مگر اپنی جوانمردی اور عالی ہمتی سے چند آدمی شکستہ
حال اوس ناستحکم اور ناصضبوط دمدمے پر قیام کیے رہے ہزارون سپاہی اور سوارون مین سے
کسیکی طاقت نہتی اونکے مقام تک اسکے دو روز سے بندوقین سر کیا کئے باوجود اسکے فتح
نکرسکے رات دن قریب کے مکانون مین سے بندوقون کی بوچہار تہی اس طرح سے کہ اوسکی دیوار کو
چہلنی کر دیا تہا چہٹے روز تیرہوین تاریخ نزدیک سے گولیان پڑنے لگین اس سے جو فرنگی ڈیرون مین
رہتے تھے پر انہون نے خیمہ کو اپنے اوتار لیا صرف ایک بارک مین جا رہے چونکہ چہت اوسکی پہوس کی
تہی روشن ہوگئی اور آگ اوسکی ایسی جلد پہیلی کہ اسمین گوردن کی بی بیان اور بچے اور بیمار اور
زخمی لوگ جو رہتے تہے قریب چالیس آدمی کے جل گیے اور تہوڑا اودہر سے حملہ ہوا نہایت سخت
آگ برسانے آگے کو بڑہتے مگر گورے سپاہی اور افسر لوگ اندر والے توپون پر مستعد رہے
جو اندر تہا کیے مکان جلتا تہا عورتون بچون کی چیخنا سنتی تہی دوا خانے اور جراحی کے اوزار سب جل
گیے لکہتا ہے کہ چار ہزار سوار اُسوقت چڑہتے چلے آتے تہے اور کہتے ہین یہ چند آدمی اپنی جگہ پر
ثبت سے قائم رہے گرد پہر بھی بچے [illegible]
تیار کر لیتے تہین کہ حسب گولی کے اندر سر پہونچین تو باتہ مارین سنگینین تلوار پہر بہی تیار رہتے

وہ دوپہر سے لڑتے رہے منہ پر چڑہے سمکہہ ہوئے ہیر تو بالکل جب ایسا سر انر نا اور کوئی اسباب آرام کا
باقی تپش سے آفتاب کے بہت آدمی مرگئے غرض یہانتک یہ لوگ ایسی بڑی مصیبت مین گرفتار تھے
کہ ایک بارک سے دوسری بارک تک نجا سکتے تھے جو سیدان مین نکلا نشانہ گولی کا ہوا پانی کی قلت
اور وہ دیوارین دمدمہ کی کہ جنکے اوت سے پانی بہر لیتے تھے توٹ گئے تھے اسباب خوراک اور جنگ
کا کم ہوتا جاتا تھا مردون کو رات کے وقت لیجاکر ایک کوئین مین ڈالدیتے تھے اسپر کہتے ہین کہ
راتون کو نکلکر توپون مین مخالفین کے میخین ٹہونک دیتے تھے منتظر مدد و کمک تھے اسی مین
صبح و شام ہو جاتی کمک نہ آتی تھی کیا ہنگامہ انجام ہو تا رہ گیا تھا بہت سے فرنگی جنہون نے
شہر مین پناہ لی تھی اور جن مسلمانون نے انہین پناہ دی وہ سب جان سے مارے گئے سا ہو دن کی
دوکانین لٹ گئین اور ایک مقام پر لکہا ہے کہ جہین مورچہ گاہ کے ایک کو انبار مورچہ گاہ کے
ایک ایک کو اوسمین مُردون کو ڈالدیتے تھے اور دشمن لوگ گولے آگ مین جلاکر سرخ کرکے
چہوڑتے تھے تا بارک مین آگ لگجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا غرض لکہا ہے کہ یہ لوگ بڑی
جرأت کئے ہوئے تھے اس ہنگامہ مین ایک چہپرے کو آگ لگ گئی تھی اوسدم یقین تہا کہ
سب جلجائین مٹی ڈالکر اوسکو بجہایا لاشون کی بدبو مکہیون کا ہجوم دال چپاتی کی بجائے کی
سر دوری اور کہانے کو روٹی ہمیرہ جو بعض کہ ایسی تکلیف سے نکل گئے مارے گئے گڑہے
کہودکر گورے سپاہی اوسمین رہتے تپش آفتاب سے بچتے تھے ایک ایک آدمی پاس
چہہ چہہ بندوقین بہری ہوئی تہین کچہ ہندو لوگ انکے شریک تھے جنے بگو سکے کہانے
پتے بعد یہ لوگ پچتاتے ہیں کہ اگر رات ہم اسپر گر پڑتے جون مارنے حملہ کرتے تو فتحیاب ہوتے

کو اور وقت کہتے تھے کہ اس [illegible] کندلی سے باہر نکلا مردانہ میدان مین [illegible] لیکن الفت سے
بچون اور عورتون کی نہ نکلے تب معلوم ہوا کہ یہ لوگ تو ان کو چند آدمیون پر چھوڑ کر چلے جاتے تھے
بعض گولہ انداز رہتے تھے اور جب [illegible] دیکھی تو [illegible] کہا ایسا ہی یا جیسے کہ [illegible] لے
صلح داہن کی پیش کیئے اور ایک حاکم کو بہیجا اور صاحب لوگ [illegible]
صاحب بہادر کے کامون سے کچھ تعلق نہتا اگر بشارت الہ اکبر ایسے [illegible]
انکی جان بخشی ہوگی الہ آباد بہیجا جایگا چونکہ امید اسطرح جان بچنے کی سمجھی
کپتان مور صاحب نے جو چھٹوین پلٹن شاہی گورہ کے حاکم تھے دستخط کر دیا اور کشتیان
الہ آباد لیجانیکو تیار ہوئین ستائیسوین جون کو صاحب اور میمین اور بچے کوچ کشتیون
سوار ہو کر الہ آباد چلے جب کنارے پہونچے دغابازی ظاہر ہوئی ہزار آدمی سوار چلے
کر جیسے ہی ملاحون کی کشتیون آگ لگادی بندوقین اور توپین چلنے لگین کل تیس کشتیان
تہین اور میمین سب دور دیتے تو انکی [illegible] کہ مگر سواء ایک دوسری کشتی [illegible] گئے باقی
ایک کشتی [illegible] سوار [illegible] مارے گئے [illegible] اور بچون اور میمون کو [illegible] کر لیا
جو کشتی کہ چل نکلی تہی اوسمین پچاس آدمی تھے اور اسکا تعاقب کیا چھ میل پر ریت [illegible]
اٹک گئی رات ہوئے [illegible] لوگ اوترے اور اسکو ٹھیل کر نکالا وہان سے چلا کر [illegible] گئے
پاس پہونچی انکی [illegible] مقام کا نوحہ آتہ میل ہے وہان پر کشتون نے انکو گہیرا [illegible]
کئے بہت مارے گئے [illegible] جو [illegible] سے لڑتے کہ پسپا کیا حتی کہ طرف کانپور کے بہگادیا مانا نے
خبر [illegible] سنکر دوسالم پلاتن روانہ کین اور سدم خودبخود ایسی ہوا بندی کہ رات میں

کشتی خشکی سے نکلکر چل نکلی مگر صبح ہوتے رستہ تو معلوم نتہا پہر انہونے دیکہا تو کنارہ پر ہجوم ہے دیکہا
کہ کشتی آگے کو سرک نہی سکتی تہین چودہ آدمی اوتر کر آئے انکے ہٹانیکا ارادہ کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا
وہ سب رک پاکر بہاگ گئے بڑی دور تک انکا تعاقب کر کے جب لوٹے تو دیکہا کشتی کا پتا نہین کنارے کنارے
ایک میل بہاگے وہ تعاقب کرنے والے اُن کے سر پر آن پہونچے تب یک شوالہ مین جا کے اور اسکی
پناہ لی وہ چہپا کیے ہوئے چہ آدمی تھے ایک کو چودہ آدمیون مین سے مار لیا باقی وہ
تیرا آدمی بچ ہو کر پہرے مقابلہ کیا ہو دون کو مار گرایا تمام سرکش لوگون کو شوالہ مین جو دراصل
ہے باہر کو ہٹا دیا تب یہ تنگ آکر ایک توپ دروازہ پر لا لگائی شوالہ بہت مضبوط تہا کچہ نہ ہوا
تب بہت سی لکڑیان لا کر دروازہ کے آگے چن دین اور آگ لگا دی پہر دوسمین بارود ڈالدی
تو دہوئین سے شوالہ والون کا دم بند ہوا اسدم وہ باہر نکلے اور دریا کی طرف بہاگے کا ا وہ
کیا اور بمجرد نکلنے کے باہر والون پر ٹوٹے وہ سر آمد ہو کر بچے کیطرف تہے جہہ صاحب جو تیرنا
نہین جانتے تہے ملا کشتی محاصرین پر اگرے اور کیسکر میون کو مارا آخر کار مر گئے باقی سات آدمی
دریا مین کودے امین دو گولیون سے مارے گئے اور ایک صاحب جو تیرتے تیرتے تہک گئے
بیت کے بہل تیرنا اختیار کیا نادانستہ جو کنارہ قریب آگیا دوڑ کر خشکی والون نے مار ڈالا چار آدمی
چہہ میل نکل گئے تب کنارہ سے چند آدمی انہین آواز دیکر بلائے معلوم ہوا کہ وہ سپاہی
مہاراجہ دگ بجی سنگہ رئیس مورارہ اوودہ کے تہے تین روز کے بہوکے کنارے پر آئے اور راجہ
پاس پہونچے راجہ نے انتیسوین ۲۹ جولائی سے اٹہائیسوین ۲۸ جولائی تک باسائش تمام رکہ کر
حراست مین اپنے لوگون کے کانپور کو پہنچوا دیا بعد نکل جانے اُن دو کشتیون کے گہاٹ پر قتل

عام شروع

عام شروع ہوا باغ کی دیوار کے پیچہے سے بندوقون کی بارش ہوئی سوارون نے ہجوم کیا اون
لوگون کا جا بجا خوب تلوارین لگائین پیچہ مارا اور صاحب نے قتل بند کرنیکا حکم دیا جو لوگ کہ
بچ گئے تہے ایک بڑے مکان مین جو صوبہدار کی کوٹہی کر کے مشہور ہے وہان لیجاکر مرد لوگون کو
علیحدہ کر کے قتل کر ڈالا اور عورتون بچون کو چہوٹے سے مکان مین بند کر دیا اور وہ کشتی جسکا
ذکر ہوا جب واپس آئی تو اوسکو بہی پایا تو اوسکا حال یہ ہے کہ اسکو باغیون نے گرفتار کیا جس قدر
مرد وزن اسمین بیٹہے ہوے تہے کنارہ لاکر کشتی پر سے اوتار چہکڑون مین سوار کروا کے اسکو
کانپور لائے اور جب یہ لوگ کہ قریب اسی آدمی کے تہے کانپور پہونچے اونمین سے صاحبون کو
مار ڈالا عورتون اور بچون کو اوسی قیدخانہ مین ڈالدیا اور پہر وہان سے لیجاکر ساتوین تاریخ
جولائی کی اوس مکان مین جو بی بی گہر مشہور ہے رکہا وہان پندرہ دین تک قید رہے اور فتحگڈہ کے
فراریون مین سے دو جتہے دو مرتبہ کر کے کانپور پہونچے اول گروہ مین کچہ پادری لوگ بہی تہے بارہوین
تاریخ جون کو جو پہونچے تہے یہ سب مقتول ہوے تیغ بیدریغ ہوئے اور دوسرے گروہ والے اوایل جولائی مین
پہونچے اوسمین قریب ستر کے صاحب لوگ اور میمین تہین صاحبون کو تو شاید اوسیوقت مار ڈالا
میمون اور بچون کو اوسی بی بی گہر مین بہر دیا خیر بعد خبر دینے ان واقعات کے مہتمم اخبار نے جسطرح
پر کہ مقام اونگ کی لڑائیون کا بیان تاریخوار طبع کیا ہی نامہ نگار بہی اب ویسا ہی رقم کرتا ہے
باقیماندہ احوال بیان کا آگے چلکر پہر کشف ہوگا مقام اونگ کی لڑائیکا بیان اونگ کے مقام کی
لڑائی جو مابین سرکار انگریزی اور ناناکے ہوئی ہے بیان واضح اوسکا یہ ہے کہ بعد صبح ہونے
پندرہوین تاریخ جولائی کی فوج ظفر موج انگلشیہ نے قریب گیارہ بجے دن کے پاندو ندی سے

دشمنون کو مارکے ہٹادیا تہا پہر مخبر بہر جعت کرکے جملہ معتبر چند احوال کانپور کا بسبب اختلاف روایات
یکے آ... خود کہتا ہی مفصل کیفیت نہین کہلتی اس وضع پر تحریر کیا ہی کہ جب خبر شکست کامل
کانپور کو پہونچی نانا صاحب کے خلوتخانے مین مشاورہ ہوکر قریب غروب آفتاب کے علاوہ عورتون اور بچون
کے چار صاحب لوگ بھی اوسمین تھے نہین معلوم انہین کسواسطے قتل عام سے مردون کے بچا رکہا تہا
بی بی گہر سے اونہین اول نکالکر سترک پر کہڑا کرکے قتل کیا بعد اسکے قتل عام عورات و اطفال کا
ہوا اول تو دروازون اور کہڑکیون کی راہ سے گولیون کی زد ہوتی رہی چند قیدی اسمین
مارے پڑے بعد قاتلون نے تلوارین لیکر باقی زندون اور زخمیون کا کام تمام کیا پہر پچاس گز کے
فاصلہ پر قتل گاہ سے نانا کی فرودگاہ تہی ناچ کا حکم ہوا تمام شب جو بیک رنگ رہا گانا بجانا ہوا
علی الصباح دوسرے روز حکم ہوا بی بی گہر کو صاف کرو اوسمین لاشین نہین کچہ تو کوئمین جو مکان سے
قریب تہا ڈالدین کچہ گہسیت کر گنگا مین بہادین پہلے برنون حصہ مین کتاب کے صاحب کتاب نے
بہت سی کیفیت کا ترجمہ مکاتبات انگریزی سے کیا ہی فقط طول کلامی ہی مضمون وہی ہی اسواسطے
مختصر کرکے جو بات کہ نئی دکہی لکہی جاتی ہی بیان کی سرکشی مین لکہا ہی عیسائیون کو سرکش لوگ
نانا کی استعانت سے چن چن کر قتل کرتے تھے اشتہار دیا تہا کہ جسکے گہر مین کوئی عیسوی ملیگا تو وہی
کسوکو پناہ دیگا اول اوسکا مال واسباب لوتا جائیگا پہر گہر منہدم و مسمار ہوگا اس بہانہ سے
سپاہیون نے اچہے اچہے اشرافون اور دولتمندون کے گہر لوت لئے کشتیون کے پل کو توڑ ڈالا
جلا دیا بیپاریون کو قید کیا کسو کو توپ سے باندہ کر اوڑا دیا چہاپہ خانے مین اشتہار چہاپے گئے
تہے اس مضمون کے کہ سب ہندو مسلمان کو لازم ہی کہ شامل ہوکر بالاتفاق اپنے اپنے مذہب کی

حمایت کرین اور مددگار ہوں کے واسطے نانا صاحب پاس حاضر ہوں عزیزن رنڈی شمس الدین خان
سوار کی مردانہ لباس پہنے ہوئی شریک تہی اور قاضی وسیع الدین بھی ہمراہ تہے بہت سے
قتل ہوئے بہوتیرے گرفتار کسو سے لاکھون ہی روپے کا سوال واسطے جان بخشی کے ہوتا تہا بہت
عزل ونصب عمال کا عمل مین آیا اکثر لوگ طرف سے نانا کے اہل خدمات قرار پائے احکامات
روانہ ہوئے نانا کو حکومت اس نواح کی بالاستقلال کا خیال تہا اسواسطے دہلی کے طرف نگیا
اودہر کا ارادہ نکیا کہ وہان کیا ہوگا وہان کی حکومت کا ہکو ہاتہ آئیگی وہان کے حکام اور لوگ
مقرر ہوگئے بعض گرفتارون کو ایک رسی مین مشکین باندہ باندہکر پیدل پیچہے لیے لوگون کمرکو
بے موزہ وکفش لیے آئے فتح گدہ تک بہاگے ہوئے لوگون کو بارہوین جون یعنی ماہ مذکور سوانحات جیلی
قلم بالا کو میدان مین کوٹھی سوار کی جانب مغرب کے وقت گولیون سے مع بچے عورات کہ نام ان سب کے
حاشیہ پر اصل کتاب کے مرقوم ہین مار ڈالا اور بالا راو نے ایک چبوترہ پر بیٹہ کر بڑی بے رحمی سے
اس تماشے کو آنکہون سے دیکہا اسی تاریخ منصب علی نام ساکن رسول آباد مع ایک گروہ کثیر
نانا کے ساتہہ آکر شامل ہوا تیرہوین کو ایک صاحب کا سر ایک مسندار نے قتل کیا تہا جب نانا کے ردوبرد
آیا قاتل کو دس روپے لانے والے کو دو روپے انعام دیے اور جسنے سرنگ لگاکر جیل کو بارک کے
آگ لگادی تہی نو سو روپے ایک دوشالہ صلہ ملا انگریز جو اسمین تہے انکی بہادری کی بسبب تعریف
کرتے ہین اور انکی بیجگری کے قایل ومتحیر ہین تلنگے بدمعاشون سے ملکر مسندار دن مہاجنون کو لوٹتے
تہے جولا سنگہ نام کوتوال تہا اوسنے عرض کی اگر یہی حال ہوگا شہر ایسا ہی لٹیگا تو عملداری
اور حکومت آپکی خوب ہوگی اور یقین ہے کہ آپکی فوج کو منتشر دیکہہ کر صاحبان انگریز موچون پر

حملہ کرکے فتح یاب ہو جاینگے سولہوین کو نادری پلٹن تلنگون کی زیر حکم میر نواب اور اکبر دین پلٹن زیر
حکم فدا حسین مع سوار و توپخانہ نانا سے آملے اور ایسا کہا کہ ہم دو روز مین مورچہ گاہ انگریز فتح کرتے ہین نانا
اوپر نہایت مہربان ہوا اہت متہائی منگوا دی حکم ہوا کہ ان تلنگون کی بہت عزت اور قدر کرین ستر ہوین جون
کو واسطے عدالت فیصلہ مقدمات فوجداری یا جلاس کے بابا بہت اور عظیم اللہ اور شاہ علی کہ یہ دو نو مشیر
نانا کے تھے اور امجد علیخان وکیل کو حکم ہوا ایسی کیلئے عدالت کے اذن سے اکثر تلنگے اور بدمعاش گدہون پر
چڑھا کر پہرائے گئے ایک شخص کے قوم بوریا سے بسبب جرم چوری کے ہاتھ کاٹے گئے میر نواب ہر وقت حملہ
کرتا اور پسپا ہوتا تھا اس بار بار کی شکست سے لکھتا ہے کہ ہمت باغیون کی پست ہوتی جاتی تھی
اور جن پاس روپیہ اور اسباب لوٹ کا بہت جمع ہو گیا تھا وہ لوگ روپوش ہو چلے تھے
اور جو سپاہی گنہگار تھے وہ جون پہنن جاتے تھے اور بخوشی حملہ مین شامل ہوتے
تھے نادری سوار اور اکبر دین پلٹنون کے باقی سب سپاہی حملہ کے وقت شہر کے کنارے کنارے
دوکانون مین سے گرمہ سے شکر وغیرہ دوکانون سے لوٹ کر درخت سے آرام کرتے تھے
بیسوین[۲۰] جون کو سب نانا پاس حاضر ہو کر مشاورہ کئے یعنی بابا بہت اور عظیم اللہ اور شاہ علی اور
احمد علیخان اور اکبر علی اور احمد اللہ اور برگیڈیر جوالا پرشاد اور جنرل ٹیکا سنگھ اور الہ آباد کے
مولوی شامل تھے اور یہ مصلحت تھی کہ انگریزون کو فریب سے باہر مورچون کے نکالکر قتل
کر ڈالنا مگر بعض کی رائے تھی اس واسطے یہ مقدمہ اس روز معطل رہا من بعد عمل مین آیا کہ
اس مشورہ مین عظیم اللہ بالا اور جوالا پرشاد شاہ علی احمد علی یہ لوگ شریک تھے اکیسوین[۲۱] کو
منادی ہوئی کہ پیشوا نانا صاحب کے نام سے پیشوا کی عملداری پر قائم ہوئی اور لکھنو قبضہ

تصرف

تصرف مین ہندوستانیون کے آگیا اس تاریخ ایک چھٹی انگریزی جو لکھنو کو روانہ ہوئی اوسکا مضمون
یہ ہے کہ آج تین ہفتہ گذشتہ کے عرصہ مین بیس عدد سے زیادہ بم کے گولے انگریزی ہمارے اور ہمارے پاس اب
نہین توپ کا مصالح نہین رہا تو بچانا دشمنون کا بہت مضبوط ہماری ہے پیادے تو چار سو یا پانسو سے زیادہ
ہونگے اور بعد صلحنامہ کے قبل بھجانے کے ہم لوگون کو کنارہ پر گھاٹ تک اور سوار کروانے کشتیون
کے نانا صاحب تو پی نے صلاح اور مدد سے اپنے رفقای مذکورین کے جابجا توپین نصب کردین
تہین اور پلٹن اور سوار فرار کے ناکون پر کہڑا کروا دئیے تھے کہ ہر طرف سے ہم پر مار مار ہو
یہ مورچہ گاہ ایسا تہا کہ اسکو مورچہ کہین صرف ایک میدان تہا اور گرد اوسکے ایک کچی
دیوار دیڑہ گز اونچی پس اطراف خندق کہود کر مٹی کا ڈہیر کر دیا تہا کو کالکا پرشاد نے اپنے
آقا مسٹر طامس کرین وی صاحب کو اطلاع دی تہی اور منشی نے بہی انکے کہہ سنایا تہا کہ
نانا دغا باز ہے اس عہد مین فریب ہے لیکن وہ کیا کرین ناچاری سے قبول کیا جب یہ سوار ہوے مورچہ
خالی کیے تماشائیون کا ہجوم تہا ہم جان گئے تھے جب اشتہار ہوا تہا کہ صلح ہوئی عہدنامہ
ہوا تہا جب لیے دغا کی تہی یہ بات ہوئی دلی مگر دہی ناچاری سے عمل آ میں آئی
بعض لوگ جنکو دغا کی خبر نہتی اور انکو زمانہ عروج مین دیکہا تہا وہ بہی تماشائیون مین تہے
بعض نادار لوگ صدمہ کا درد سے آئے اپنے اپنے آقا ودن سے ملے بعض باغی جب افسران انگریزی
نے اور احوال اپنے سردون کا پوچہا جو اوسوقت تھے قتل ہو چکے تھے افسوس کیا اوسکی شجاعت
بہادری پر ہزار ہزار آفرین لوگون نے جو دیکہا تعجب کیا کہ یہ چند آدمی مورچہ ہونگے آجتک بچا کیا
تہا نانا صاحب جواب کانپور کا حاکم مستقل ہوا اپنے ڈیرہ مین تنہا رہ گیا صرف چند مرہٹے

اور احمد علی وکیل اسکے ساتھ تھے اور بہت سردار بالاراو عظیم اللہ تانتیا توپی وغیرہ سوالہ برجن
مین قتل کا تماشا دیکھنے آن بیٹھے تھے جب صاحب لوگ اور میمین کشتیون پر سوار ہو چکے عظیم اللہ کے
حکم سے بگل بجا کہ اوسمین قتل عام کا اشارہ تہا توپین چلنے لگین فیر بھی ہونے لگی ملاحون نے
علاوہ یہ کہ ریت مین کشتیون کو پہسا دیا آگ لگا کر جل نکلے زخمی لوگ جل نکلے تھے بہلس مرے اسی
حکم بالاراو اور تانتیا توپی کا جو اکہ دریا مین گہسکر قتل کرین چنانچہ بہت سے پادری اور بہت سے
صاحب اور میمین بچے قتل ہو گئے ہین اس روز تا دیکی اور انگریزین پلٹن جو لکہنو سے آئے تھے
قتل مین بیچارہ ناکردہ گناہ مجبور رہین اور ناآگاہ معصوم بچون پر جو اپنی شجاعتین دکھلائین
غرض بہت مارے گئے اکثر گرفتار ہو کر آئے انمین بھی بعض قتل ہوئے بعض قید جیسا اوپر گذرا بعد
اٹہائیسوین جون روز یکشنبہ گنتی فوج کی ہوئی اور توپین اسی طرح کیا دکین کہ نانا صاحب کے گہر دون پر
فتح پائی سر کی گئین اور تانتیا توپی نے دہی دین کشتیون کے چودہری کو چار ہزار چار سو سینت
روپیہ بتہ نقصان کشتیون کے ادا کیا اور پانسو روپیہ شور کے ملاحون کو انعام دیا کہ جنہون نے سب سے
پیشتر آگ لگا دی تہی اور اس تاریخ لشکر مین نانا کے اسقدر جمعیت اکر شامل ہوئی ایک رسالہ
دوم ترک سوارون کا اور تیرہون رسالہ آئین جو اعظم گدہ سے آیا تہا اور پلاتن پیادگان
نمبر ایک ۱ اور سترا ۱۷ اور ترپن ۵۳ اور چہپن ۵۶ اور دو پلاتن اودہ کے اور توپخانہ میدانی نمبر اٹہارہ دکن
کمون سے اور ایک حصہ رسالہ نمبر چودہ ۱۴ کے آئین اور ایک گروہ رسالہ نمبر سات ترک سوارون کا اور
ایک گروہ پلٹن پیادہ نمبر چہے ۶ کا اور ایک پلٹن نمبر بارہ ۱۲ کی اور ایک توپخانہ متعینہ چہاونی کانپور اور دو
کمپنیان پیادہ پلٹن نمبر اڑتالیس ۴۸ جو تیتور مین تہین اور انتیسوین ۲۹ کو نانا اور بالاراو بٹہور کو چلے گئے

بابا بہت اور عظیم اللہ اور جوالا پرشاد اور شاہ علی کو ہدایت ہوئی کہ کانپور کی بستی کا بندوبست
کرین تیسوین تاریخ بٹھور مین نانا تخت پیشوائی پر بیٹھا اور قشقہ راج کا اوسکی پیشانی پر لگایا گیا
توپین بہار کباد کی سر کی گئین راتکو شہر مین روشنی ہوئی کانپور مین بابا بہت کی کچہری
سے تحصیلدارون کے نام احکام جاری ہوئے کہ محاصل جلد داخل کرین اور حکم ہوا کہ جنکے
گہرون مین فرنگی لوگ پوشیدہ ہین اونکو سزا دیجا بعد اسکے واسطے تقسیم انعام فوج طلائی
کنٹھی اور بالے کی تدبیرین کی گئین غرض نانا بٹھور مین چند روز رہا اور بالا راو واپس آکر کاروبار
میر، سید دولت کرنے لگا کونا آنے سے نانا کے فوج ناراض ہوئی کنٹھے انعام کے تیار ہونے لگے
اشرفیان خرید گئے تیسری جولائی کو تنخواہ فوج سرکش کی تقسیم ہوئی بعض لوٹ تیرے
صندوق خزانے کے متعلق بارک پور قید کئے گئے تقسیم لوٹ پر بڑا جھگڑا ہوا فوج نے کہا کہ
نانا صاحب تمام خزانہ لوٹ کر اپنے تصرف مین کرلیا ہے ہم اس فریب کا مزہ چکھا دینگے اور جو
فرنگی لوگ کہ قیدی تھے اونکی منہہ مین دال چپاتی نکلا سکتی تہین اوسی دن سے اونہین حکم
گوشت کا ہوا اتنے مین افواہ قریب آنے فوج انگریزی کی الہ آباد سے گرم ہوئی شتر سوار
خبر لانے کو روانہ کئے گئے نانا نے بھی کانپور آنیکا ارادہ کیا بابا بہت اور عظیم اللہ جوالا پرشاد
واسطے مہیا کرنے سامان رسد و غلہ کے مصروف ہوئے نوین جولائی کو ایک گروہ چند فرنگی
صاحب لوگ جو چوتھی تاریخ فتح گڈہ سے دریا کی راہ سے چل نکلے تھے بٹھور سے گذرتے
ہوئے گرفتار ہوا اس طرح سے کہ ہندی خناس اور شکل دیو گھاٹ پر توپین لگی ہوئی
تہین وہان ایکگروہ باغیون کا تہا اسنے دیکھکر توپین بند دتین چلائین دہ بے چارے بدلے

آخر کار جسا سنگھ کے آدمیون نے دریا مین جاکر پکڑ لیا وہ بیرانے بٹھور مین قید ہوئے پس راو صاحب کے
حکم سے اسی تاریخ اسقدر فوج جرار مع برگیڈیر جوالا پرشاد جگ پور کی جانب واسطے مقابلہ انگریزون
کے روانہ ہوئی تفصیل فوج رسالہ دوم ترک سواران رسالہ سیزدہم بے آئین اور ایک رسالہ بے آئین
نوہر بی اور او رسوار مختلف رسالون کے پانچ کمپنیان تلنگون کی متعلقہ پلٹن نمبر بارہ ۱۲ اور ستر ۱۷ اور
پلاٹن پیادگان تلنگہ نمبر ایک ۱ ورترپن ۵۳ اور چھپن ۵۶ اور نادری اور اکہتر ۷۱ دین اور بارہ ضرب توپ سوا
اسکے انبوہ کثیر جہادیون اور بدمعاشون کا برتے تیغی مارتے ہوئے اپنی بہادری کے ساتھ سوا
دسوین کو سرکش فوج کانپور سے روانہ ہوکر اونگ مین پہونچی اس تاریخ ان گرفتار انگریزونکو
کانپور مین لیجاکر میمین علحدہ کیئے اور بی بی گہر مین جو لوگ کہ سابق سے قید تھے ہمراہ انکے رکھا
اور صاحب لوگ سوا ان مین انگریزون کے کہ جس سے عوض مین جان بخشی کے قلعہ الہ آباد کا خالی
کروا لینے کا اقرار تھا حسب الحکم ناناکے قتل ہوئے اور گیارہوین کو اس فوج نے سکنا پور طرف
کوچ کیا اور بارہوین ۱۲ کو فتح پور مین آ پہونچے اور انگریزی فوج مقابلہ کے لئے شہر مذکور سے
کانپور کی جانب مع توپخانہ آراستہ ہوئے اور دل باغیون نے چاہا انگریزی فوجکو گہیر لین لیکن ادہرون نے
مار ہٹایا تعداد فوج انگریزی تہوڑے سے آدمی گورے چونسٹ ۶۴ اور اٹہتر ۷۸ اور چوراسی ۸۴ نمبر کے
پلاٹن مین سے اور ایک پلٹن فیروز پور کی اور کچہ سوار تیرہوین ۱۳ رسالہ بے آئین کے تھے اور کل نو ضرب
توپ اور حاکم اس فوج کے شجاع زمانہ جنرل ہیولاک صاحب بہادر جب یہ فوج کوچ کرتی ہوئی
اوسی تاریخ فتح پور مین داخل ہوئی اسدن چاہتا تھا کہ ایکدم بہر نوعی دم لینے دیتا مگر دشمنونکو
مقابلہ پر مستعد دیکھکر حسب حکم لڑائی کا دیا مجرد مقابلہ دل ہی پانڈے جی مہاراج بہاگ کہڑے ہوے

عرصہ مین فتح پور خالی ہوگیا تمام اہل لشکر نہایت سراسیمہ اونگ کیطرف الٹے بہاگے کوئی شخص انگریزی
فوج سے اس دفعہ قدرت خدا نہ مارا گیا نہ زخمی ہوا لیکن تمازت آفتاب سے البتہ چند آدمی مرگئے
اور فوج سرکش مین سے جن پاس اسباب لوٹ کا بہت ہوگیا تہا چپ چاپ اپنے گہرون کی جانب
کافور ہوگئے پس اُسی روز یعنی بارہوین تاریخ مذکور فوج انگریزی نے فتحپور مین مقام کیا کانپور مین
جب یہ خبر شکست نانا کو پہونچی تردد عظیم ہوا جتنی فوج کہ کانپور مین تہی سبکو پانڈونڈی کیطرف
روانہ کیا کہ وہان جاکر مورچہ جمادے اور تادم آخر وہان سے نہ ہٹے اور قاصد جن پاس چٹہیان
انگریزی اور ہندی انگریزون کی ہتین گرفتار ہوکر نانا کے حکم سے قتل ہوئے چودہوین کو فوج برطانیہ نے
کلیان پور کی جانب کوچ کیا اور بالا راو نے مقام کرکے اونگ کے مورچہ کی خوب مضبوطی کی پندرہوین کو
فوج انگریزی بہی مقام اونگ پر مقابلہ کو آن پہونچی دشمن کو عین لشکر پر مقیم پایا اُسی وقت
صبح کے نو بجے تہے بلاتحاشہ حملہ کیا بمجرد حملہ کے شکست کامل بدحال انکے ہوئی اونگ سے بہاگ
پانڈونڈی پر جو اخیر مورچہ تہا آن ٹہرے وہان کچہ دم لیکر پانڈونڈی پر آئے اور آتے ہی ایسی توپ
اندازی کی اور گولیکی اور گراب کی مار ماری کہ پانڈونڈی کو بہی خالی کروالیے اور بالا راو نے کندہے پر
زخم کہاکر سراسیمہ کانپور کو بہاگا اور وہان بعد بہت سی صلاح اور مشاورہ کے یہ ٹہرا کہ سب زن وبچہ کو
انگریزون کے جو قید ہین قتل کرڈالا چنانچہ انمین سے پانچ صاحبون کو قید سے نکالکر پانچ بجے شام کو
گودام کمسریٹ کے دیوار کے نزدیک نشانہ گولیون کا کیا اُس روز سلامی کی تین بار توپین چلین
انہون کو بالا صاحب گورنر جنرل ٹہرے اور جوالا پرشاد برہمن سپہ سالار ۱۷ سترہ توپین اس تقریب کین
سر ہوئین اکیسوین کو نانا کی بادشاہت ہوئی اور جب نانا اپنی بادشاہی توپین سر کرکے بہتور کو گیا

دہان آتشہ سے توپین بادشاہ دہلی کے سلامی کی سر کین اور اسی توپین اپنے باپ جیراو کے نام سے
اور ساتہہ ذات کے واسطے اور اکیس اکیس ناناکی بیوا اور والدہ کے واسطے کہتے ہین پندرہوین
تاریخ سے چودہوین جولائی تک خصوص پندرہوین کو بڑا خوف تہا سب اشراف اپنے گہرون
کے دروازے بند کئے ہوئے بیٹہے تہے کیفیت اس روز کی صاحب کتاب لکہتا ہی کہ مفصل نہین
کہلتی گو بیان کرتا ہی کہ ہزارون تماشائی ہونگے مگر تین آدمی بلا تسمیہ ایسا کہتے ہین کہ پانچ شخص
تلوارین باندہ کر آئے ایک شخص اور بہی اُن سپاہیون پاس جو بی بی گہر پہ متعین تہے کسی علاقے
نظربند تہا اور جو کچہ چشم خود دیکہا ہی ایسا اظہار کرتا ہی کہ دو چار روز بعد قتل کے چند اشخاص
نوکر نانا کے ایک دکان مین بیٹہے ہوئے آپس مین یون باتین کرتے تہے کہ وہ بندوقچی مارتے تہے
کہ ہم نے اکیس زن و بچہ کو مار کر اکیس روپے انعام پایا ایک شخص سرور خان نام ایسی تیزہ مارتا تہا
کہ میری تلوار درست نہی قتل کے وقت مڑ گئی ہی اور تلوار کہول کر دکہلائی ایسی روایتین مختلف ہین
غرض ایہی پانچ آدمیون نے ہمراہ ایک عورت کے جس کا نام ما حسینی بیگم تہا جو انگریزی عورتون پر مقرر تہی
ساتہہ ہو کے اور شام کے چہہ بجے سے سورج چہپے تک قتل کرنے مین مصروف رہے پہر دروازہ قتل گاہ کے
بند کر کے چلے گئے صبح جب خاکروب ہمراہ جلادون کے آیا اور بی بی گہر کا دروازہ کہلا تو دیکہا تین یا
چار میمین دو یا تین بچے زندہ ہین قتل سے بچ گئے تہے تمام رات تو مصیبت کی کٹی ونکو جلادون نے
اونہین بہی ہمراہ لاشون کے گہسیٹ کر پہینک دیا ایک خشک کوئین مین ڈال دیا لکہتا ہی کہ دو زخمی زندہ
بی بیان اور بچے کہ وہ صورتین قاتلون کی دیکہ کر بہاگے اور مکان کے گرد پہرے مگر یہ جلاد دوڑ کے
اور پکڑ کر جیتے جی ہزارون تماشائی لوگون کے روبرو لاشون کے ساتہہ اس کوئین مین جو قتل گاہ سے

قریب تہا

ترتیب دیا ڈالدیا بعد اسکے اس نواح مین اور ایک لڑائی ہوئی نانا بذات خود جنگ مین حاضر و
موجود تہا کہتے ہین یہ اخیر جنگ تہی گو یہ لوگ بہت دل کہولکر لڑتے لیکن حسب تحریر صاحب کتاب کے
شکست کامل نصیب ہوئی فوج انگریزی دو بجے بعد دوپہر کے کانپور کی جانب کوچ کیا ایک میل
کے فاصلہ پر اوس مقام سے جہان کہ آگرہ اور کانپور کی سڑکین ہین اور وہان اہل خلاف نے
مورچہ جمایا تہا پہونچے وہان کے لوگون نے ایک بہاری آگ برسانی شروع کی یہ جابر تہے
حملہ کیا توپین چہین لین بعد اسکے ایک مورچہ اور سڑک آہنی کے نزدیک تہا جو ستوین نمبر کے
پلٹن کے گوروں نے چہین لیا پہر انگریزی فوج ایک گانون کے متصل سڑک کے پہنچی تہی یہ سرکش
لوگون نے ایک بڑی توپ داغنی شروع کی سوارون نے اوسوقت بڑی چالاکی اور دلیری
ظاہر کی پیادون نے بہی انکی حمایت کی ایک بڑی توپ داغنی شروع کی جو ستوین نمبر کی
پلٹن نے حملہ اگے بڑہ کر چہین لی اور شکست دیکر پریشان کردیا پہر تو مرحم نانا جو مسند خون آلود پر بیٹہکر
ایسے ایسے ظلم کے حکم دیتے تہے گہوڑے پر سوار کمال بدحواس بٹہور کو بہاگا اور اس پر شایع لہتین
اوس کانپور مین سے ہو کر گذرا چہا اسنے اشتہار دیا اور نقارہ پٹوایا تہا کہ نانا کا راج اٹل ہوگیا
اور صرف انگریز ایک سو ہندوستان مین باقی رہگئے ہین جو کوئی ایک سر انگریز کا لائیگا اوسکو
ایک سو روپیہ انعام ملیگا سترہوین کو ساڑہے چہہ بجے صبح کو باغیون نے کانپور مین میگزین کو
آگ لگا کر اوڑا دیا تہوڑی دیر بعد نصرتمند فوج انگریزی داخل حوالی کانپور ہوئی اور اصطبل
سوارون کے قبضہ کرکے مورچہ گاہ انگریزی کے مقابل خیمہ زن ہوئے یہ ٹہیک تین ہفتہ کے بعد اوس
روز کے ہوا جس روز کہ دغاباز نانا نے عہدنامہ لیا تہا اور اوسی مورچہ گاہ کے سامنے قیام پذیر ہوئے

خبر وہان انگریزون کا لشکرگاہ مین ہجوم ہوا کوئی ڈالی لایا کوئی پہول کوئی مٹہائی اور پیشوا
بٹہور مین پہنچکر جلد تمام اسباب اور خزانہ اور جواہرات ہاتیون پر لاد کر نکلا اور وہان سے
کشتیون پر پار کرکے بنگاپور کے گہاٹ سے دریا پار ہوکر اودہ مین اوتر گیا اور چلتے ہوئے کم بخت نے
ایک بیکس عورت ایک بچہ معصوم کو بہی جو اوسکے زنانہ مین رانیون پاس تہی سنبہولا سبکو قتل
کرڈالا سر ہنری ہیولاک صاحب کہ وہ ابہر الہ آباد مین تہے جب دختر کا اپنی احوال سنا بمجرد اسکے ارادہ
روانگی اس ضلع کا کیا اور صدمہ ارل نام ایک جہاز کا اوتہا کر واپس ہوئے اور پہر دخانی کوئین نام
جہاز پر سوار ہوکر روانہ کلکتہ ہوئے اور دسوین (۱۰) تاریخ جون کو دونو جنرل یعنی سر ہنری ہولاک صاحب
بہادر اور سر پاترک گرنٹ صاحب بہادر کلکتہ پہونچے اور وہان سے تیسوین (۳۰) جون کو داخل الہ آباد ہوئے
اور فوجکی حکومت جو کاہور جانکو بتی لی اس ساتوین تاریخ جولائی سنہ ۱۸۵۷ اٹہارہ سو ستاون
الہ آباد سے چلے ایکہزار گورہ ساتہہ ہوگا ڈیڑہ (۱۵۰) سو سکہ تیس (۳۰) سوار رسالہ کے پے اپنی کل بارہ (۱۲۰۰)
سو کی جمعیت سے قطع کرنا منازل کا شروع کیا راستہ مین جلے ہوئے مکانون کی ڈہیر اور جہاڑون کی
کشتون کی لاشین لٹکتی ہوئی دکہائی دین بعد طی مسافت فتحپور پانچ میل کے فاصلہ پر رہ
وہان اوترے خیمہ زن ہوئے چودہ (۱۴۰۰) سو کی جمعیت کل انگریزی تہی اور تہوڑے سے ہندوستانی
آدمی تہے اول کرنل لیکر صاحب ایک تہوڑی جماعت لیکر شہر کی جانب گئے وہان والون نے دیکہا کہ
یہ قلیل فوج آئی ہی مقابلہ کیا توپین چلائین ہیولاک صاحب نے جو دیکہا کہ وہ توپ اندازی کئے ہوئے
چلے آتے ہین حملہ کا ارادہ کرینگے گو اوس روز آرام فوج کا منظور تہا لیکن مناسب جانا حکم صف آرائی کا
دیا اور آپ حملہ کا قصد کیا اودہر کو تین ہزار فوج جرار باغی اور اوسمین مع بارہ ضرب توپ قیام

بدبر تھے اور انگریزی فوجین صف آرائی اس طور پر ہوئی کہ آٹھ توپین جو ان پاس تھین وہ زیر
حکم کپتان ماڈو صاحب متعلقہ توپخانہ شاہی کے دی گئین اُنپر سو جوان رفل پلٹن جو بیسوین نمبر کے
تعین کیے گئے اور پیچھے تمام فوج پیادہ قطار باندہ کر آراستہ ہوے اور دونو بازو پر رسالہ
پے آئین کے سوار اور سواران ولن تیرز کہڑے ہوے اس ترکیب سے صف باندہ کر گولہ اور
رفل اندازی شروع ہوئی کہ نوایجاد رفل کی مار سے جو گورون کے ہاتہہ سے چل رہی تہین
صف کی صف ہندوستانی فوج کی لوٹتے جاتی تہین اور یہ بڑہے جاتے تھے اور وہ اپنا اسباب
چہوڑتے ہوئے پسپا ہوتے جاتے تھے حتی کہ شہر کے باغات تک پہونچا دیا باہر چار دیواری
اور گلیون مین سے مارتے ہوے اوسطرف کو بدر کر دیا لکہا ہی کہ ایک میل ہٹکر پہر دیے مقابلہ
کیے بڑے زور و شور سے حملہ آور ہوے اُسوقت لکہا ہی کہ لوٹی ان لوگون نے بسبب دغا بازی
ہندوستانی سوار دن کے جو ہمراہ تہے صورت فتح کی پائی ہی مگر فی الفور انگریزی رالچی جو مقابل
ہوئے اُسیوقت سیر اُدہکے اوکہڑ گئے اور بلا تحاشا بہاگے پس یہ وہین خیمہ زن ہوئے اور
ہیولاک صاحب نے نواب گورنر جنرل صاحب ہند کو اس فتح کی بابتہ جو چٹھی لکہی اوسکا ترجمہ

ہذا ہی یہ ہی چٹھی ہیولاک صاحب بہادر خدمتمین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے درباب فتح
اور انکو
بندگان عالی کی اطلاع کے واسطے گذارش کرتا ہون کہ آج صبح کو مین نے دشمنون پر حملہ کیا
شکست کامل دیکر میدان جنگ سے بہگا دیا انکی گیارہ توپین چہین لین اور اب وہ نہایت سراسیمہ
ہوکر بدحواسی پریشان حال کانپور کی جانب بہاگے ہین فقط اور کیفیت کوچ و مقام کی لکہی ہی
کہ اس طور فتح پور فتح ہوا اس بعد چودہوین کو علی الصباح وہان سے فوج نے اونگ کیطرف حملہ کیا

وہان بھی ایک لڑائی ماری توپین چہاونی مین کئی لوگون قتل ہوئے اسباب بہت سے چہینے پائے
پہر خبر پائی کہ دشمنون نے پاندو ندی کے پل پر مورچہ جمایا ہے وہان جا پہونچے وہان دونو
طرف سے خوب آگ برسی آتشبازی ہوئی یہ لوگ بہی خوب پہر گئے انگریزی جمعیت نے بڑی کوشش کی
آخر کو مار ہٹایا پل لے لیا وہ سب متفرق ہوکر کانپور جا پہونچے فوج انگریزی نے قبل صبح صادق کے
تمام ہیر اور سرانجام رسد وغیرہ مہاراجپور مین چہوڑ کر جانب کانپور کوچ کیا اور اس ترتیب سے
روانہ ہوئے اول پلٹن فیوزلیرز مع دو توپین انکے پیچہے پہاڑی پلٹن گورکہ جسکو گیا کہتے ایک پلٹن
٩٤
ہین اونکے پیچہے چہہ توپین پہر چوراسی نمبر والی پلٹن گورون کی پہر بعد چوہترین نمبر کے گورون کے
پلٹن انکے عقب دو توپین پہر پلٹن فیروزپوری سکہون کی اسطرح جب یہ ہوئی کوچ مقام کرتے جب وہان
پہونچے خود نانا تو اول سے نکلکر برواره گانو کو چلا گیا تہا اور بڑے اوجہر پائی کہ تین توپین دشمن
کی ایک بلند گانون کے نیچے قایم ہین اور انکے گرد ایک مورچہ مضبوط بنا ہوا ہے پہاڑی پلٹن کو حکم ہوا
کہ اسکو لے لین یہان صاحب کتاب انکی بہت تعریف لکہتا ہے حاصل یہ کہ بہگا دیا گانون فتح کر لیا
توپین چہین لین جنرل صاحب نے زبان سے انکی بڑی تعریف کی پہر بدستور دوسرے گورون کی
پلٹن جو ستوین نمبر والی نے بھی ایسی ہی بہادری سے اور ایک گانون کو لے لیا دشمن میدان سے
بہاگے کانپور کی سڑک پر جاکر دم لیا وہان ایک چوبیس پنی توپ لگائی اوسکی فیر ہونے سے
انگریز صاحب لوگون کا نقصان ہونے لگا اور دیسی سوارون کے تیار ہوکر پہر میدان مین آئے
اس سے پیادون کو بہی مقابلہ کی پہر ہمت ہوئی ادہر سے رسالہ دلن تیرز کو حکم ہوا کہ بڑہ کر سوارون
کا مقابلہ کرین چونکہ اون پاس اور وضع کی توپین تہین مقابلہ پر لانکے پہر حکم حملہ کا ہوا یہ جو آگے

* [illegible] دلن صاحب [illegible]

مگر تیسرا

بڑہے ادہر طرف والون نے ایسی آگ برسائی کہ یہ خود کہتے ہین ایسی جلدی لی اور ایسی تعجیل
سے گراپ ماری کہ اس قدر کی چالاکی اور چستی ہم نے کم دیکھی ہی مگر یہ سینہ دئیے
ہوئے چپ چاپ اگے کو چلے گئے توپ پر جا پڑی اور بفور ایک مرتبہ بندوقون کی فیر کی
اس عرصہ مین نانا جو واپس اگیا تہا پسپا ہوا مع فوج بہاگا شام ہو گئی کو دن چہپ گیا تہا
مگر کانپور کی چہاونی وہان سے بخوبی نظر آتی تہی جس سے معلوم ہوا کہ پہر کانپور قبضہ مین
انگریزون کے اگیا لکہا ہی کہ اس لڑائی مین صرف ایک ہزار گورہ سپاہی اور تین سو سکہون سے
پانچ ہزار فوج جرار جو خاص انگریزون کی تربیت یافتہ ہی شکست دی پس انگریزی قرنائی
نواز نے آرام کرنے کی صدا ہوئی فوج نے کمرین کہولین سنتری پہرون پر اکہڑے ہوئے
بعد اسکے ایک صدمہ ایسا ہوا اور زلزلہ عظیم کہ جیسے سب زمین کو ہلا دیا بعد دریافت معلوم ہوا
کہ نانا نے کانپور خالی کر دیا اور چلتے دفعہ میگزین کو اوڑا دیا ہولاک صاحب نے بعد اس
فتح کے اشتہار دیا اسمین لکہا ہی کہ ۱۸۰۲ء اٹھارہ سو دو مین لارڈ لیک صاحب نے کانپور
فتح کیا تہا اوس وقت سے زمانہ گذشتہ تک امن چین رہا اور اب ولایتی سپاہیون اور
بہائیون جو ستوین نمبر کی پلٹن والون نے یہان بہت جنگ کی ہی اور آیندہ جنگ کرنے کے
ترغیب دی ہی اور ایک چٹہی مین صاحب مذکور نے لکہا ہی کہ ان چار لڑائیون یعنی فتح پور اور
جنگ اونگ گانون اور جدال و قتال پل پاندو ندی و خاص کانپور مین سو آدمی میرے
مارے گئے اور اپنے بیٹے ایچ صاحب کی تری تحسین کی ہی پس ستردین کو جو ہتی رجمنٹ گورے کے
داخل کانپور ہوئے باغیون کو ڈہونڈنے لگے قتل گاہ خون آلود دیوارون پر تلوارون کے

نشان کو ہمین لاشین پڑے ہوئے دیکہے زار زار رویا اثناے راہ مین مقام کیا انیسوین کو بٹھور طرف چلے
مرہٹہ جی کو اپنی فوج کا اعتبار نہ تہا دلمین یقین ہو آیا کہ تب سے مہاراج سے اب کچہ نہوگا فوج نے نانا کو چہوڑا
اپنی توپین لیکر گنگا پار ہوگئے نانا یہ دیکہکر آپ ہی بٹھور چہوڑ کر بہاگا قصبہ بٹھور فوج انگریزی کا
ہوگیا تیرہ توپین وہان ہاتہ لگین کل چوالیس توپین ملین پہر جنرل صاحب بٹھور سے واپس آئے اور جنرل
نیل صاحب کو الہ آباد سے لکہا فوج واسطے جلد روانہ کرنے لکہنو کے طلب کی چنانچہ وہ دو سو ستر آدمیون سے
۲۵ پچیسوین جولائی کو آن پہونچے یہ تو کانپور مین رہے اور ہولاک صاحب نے تیرہ سو آدمیون سے چہبیسوین
تاریخ لکہنو کی جانب کوچ کیا انتیسوین تاریخ کو شہر اناؤ کے قریب ایک چہوٹا سا گاؤن ہے چار دیواری
احاطہ اوسکے باغات اونہین پلٹن پہاڑی اور مدراس فوج کی لیڈرز نے حملہ کیا باغ سے مار ہٹایا
اور قبضہ کرکے توپخانہ چہین لیا نانا کے سوارون نے وہان انکو حملہ کرنا چاہا تہا تا بنہ ملا وہان سے بشارت
گنج پر جنگ ہوئی اسکو بہی فتح کرلیا توپین چہین لین اور خبر یہ بہی پہنچ گئی کہ شہ آباد کی
لڑائیمین جو وہان پر ہوئی کہ جسکا ذکر قریب ہوتا ہے پندرہ سو آدمی دشمنون کا مارا گیا اور فوج انگریزی سے
ان دونو جنگون مین کل بارہ آدمی مقتول چہتر زخمی ہوے لیکن ہیضہ کا اسقدر زور تہا اس فوج قلیل کے
واسطے بہت تہا ان دو لڑائیون مین ۱۹ انیس توپین چہین لین بعض نے منہ دیکہا یا بیمارون کی کثرت
ہوگئی یہانتک جنرل صاحب لیئے پہرے لکہنو چہتیس میل پر تہا بشیر آباد مین آئے پہر منگلوار کو کوچ کیا
وہان اکر بیمارون اور زخمیون کو کانپور بہجوا دیا اور ادہر جنرل نیل صاحب کانپور مین سولہوین تاریخ
پہنچ کر انتظام شروع کیا نئے آدمی بہرتی کرنے لگے بہت سامان فراہم کیا باغیون کو پکڑ پکڑ کر
پہانسیان دین اور دریا کے قریب ایک بلند جگہ مورچہ بنا کیا اور کمک روانہ کرنی شروع کی

اسی عشر

اسی باعث سے ہیولاک صاحب پاس قریب چودہ سو کے جمعیت ہوگئی اسکو لیکر چوتہی تاریخ اگست کو
پہر لکہنو کی جانب کوچ کیا دوسرے روز شہر اناو پہونچے وہ خالی تہا مگر بشارت گنج اور اسکے
نواح پر پہر وہ لوگ قابض ہوگئے تہے حملہ کیا مارتا ہاگ کہ خاص بشارت گنج مین فراہم ہوئے
تہے وہان اونکا مورچہ سخت تہا جنرل صاحب نے جو وہان حملہ کیا بڑی سخت آگ برسائی اور چلے گئے ایک آمنی
بہگا دیا اس دفعہ ہماگنے مین سرکش فوج بہت ماری گئی کہ راہ سامنے سے توپون کے تہی اور
پہ بہی پنچا نکر سکے کہ راہ مین کہیں تہی دو توپین ہاتہ آئین تین سو کے قریب زخمی اور مارے گئے
اور فوج انگریزی سے دو مقتول اور تیس مجروح اسدن ہیضہ کی بڑی شدت تہی لکہا ہے کہ
فتح کرنا اس روز دشمن کا جنرل صاحب کو بڑا سخت ہوا اسدن بہت آدمی مر گئے الٹے پہر
صبح منگلوارہ مین واپس آئے اور اپنی جا پر ایسا جانا کہ ہم دشمن کے سامنے سے ہٹنے نہین بلکہ وہانکے
مقابلہ سے پہرتے ایک فوج باغی شہر بٹا مین جمع ہوگئی گیارہوین تاریخ جنرل صاحب نے
ایک ہزار فوج سے ادہر کوچ کیا اور شہر کے قریب پہنچکر غول کو دشمن کے ہزیمت دی شہر کے اندر
کر دیا چونکہ شام ہوگئی تہی اور خیمہ بہی پیچہے تہے رات کو انبہ کے درختون تلے لڈوران کی اوس رات
مینہ خوب برسا بڑی تکلیف ہوئی صبح آراستہ ہوکر جمعیت پہر مقابلہ کو چلی اہل خلاف نے شہر اناو سے
بہتر ایک گانون برکہ نام اوسکا بوربی کی چوکی تہا مورچہ جمایا لکہا ہے وہان سے پانچ میل تک
فوج مخالف کی قریب بیس ہزار کے تہی صف باندہ کر بازو سے حملہ کے ارادہ سے چلے وہ جو نزدیک
آئے دیکہے اگراب دور گولے بڑی سرعت سے چلانے لگے مگر خوش طالعی انکی توپین بلند جا لگے
پر نصب تہین گولے سرون پر سے نکل جاتے تہے باوجود اسکے آگ بڑی سخت برستی تہی

اور یہ چپ چاپ خیال مکر کے بڑے چلے جاتے تھے جب قریب پہونچے توپخانہ کھولا مجرد اسکے
لگاہی کو دیکھے ہاتھ پیر پہولکر مثل فالج ولقوہ زدون ہوگئے پہاڑی گوروں نے حملہ کرکے باہان مورچہ
لے لیا اور جہٹ ادہنین کی توپون کا منہ اونکے طرف پہیر دیا سراسیمہ ہوکر بہاگے بائین بازو پیر انکے
سواروں نے دشمن کے حملہ کرنا چاہا مگر مدراس فیوزیلیرز کے مقابل ہوکر گہوڑون کو انکے ہٹا دیا لکہتا ہی
اگرچہ اس لڑائی مین فتح کامل حاصل ہوئی مگر ایک سو چالیس آدمی مجروح و مقتول و مجروح ہوئے اس چھوٹی
فوج کو یہ بڑا نقصان ہوا اس دس میل تک لکہنو سے ہنوز نہ پہونچے تھے کہ خبر آئی کہ نانا ایک فوج
لیکر گنگا پار ہوا ہی اور کانپور پر حملہ کا ارادہ رکھتا ہی جنرل صاحب وہان دو گہنٹہ دم لیکر دو تین
دشمن کی جو ہاتھ آئی تہین لین اور منگلور کو واپس آئے اور تیرہوین کو گنگا پار ہوکے کانپور داخل ہوئے
اور نانا صاحب نے فوج بٹہور مین جمع کرکے کانپور پر حملہ کرنا چاہا تہا بلکہ باغی سوار نواح کانپور مین
آن پہونچے تھے الہ آباد سے بالکل ڈاک بند ہوگئی تہی چودہوین کو دم لیکر سولہوین تاریخ جنرل
صاحب فوج لیکر پاندو ندی کی جانب چلے تہوڑی دور چلکر مقابلہ ہوا ایکہی بار مین اپنے بہگا دیا
پہر دونو جنرل نیل صاحب اور ہیولاک صاحب نے بٹہور کیطرف کوچ کیا دوپہر کے قریب جا پہونچے اُس
طرف باغی اکتیس ۳۱ اور بیالیس ۴۲ اور ستر نمبر کے پلٹن یہ لوگ تھے اور دوسرے رسالہ کے ترک
سوار دونین سے کئی ترک سوار اور تیسرا رسالہ بے آئین سوائے انکے کئی تلنگون کے سپاہی غرض
کل فوج چار ہزار سے زیادہ ہوگی بٹہور کے متصل ایک مقام مضبوط تہا سامنے گنجان جنگل اور
نیشکر قد آدم برابر کہڑے ہوئے تھے اور بازون پر ادہر ادہر دیہات وہان پر مورچہ جمایا
اس طرف سے جنرل صاحب نے بھی مقابلہ پر مورچہ کے مورچہ قایم کیا اور فیر کرنی شروع کی پورے

بیس منٹ طرفین سے گولہ چلتا رہا تب فوج انگریزی جسے گز کے فاصلہ پر تہی جنرل صاحب کا حکم ہوتے ہی دفعتاً آگے بڑہی اور مورچہ کی دیوار تک پہنچ گئے وہ دو کانون چہوڑ کر پیچھے ہٹے ادہر اس فیوزی لیر رسالہ دار نے تعاقب کیا اور اشتردیون پلٹن ہماری توپخانہ پر جا پڑی کہتے ہین عجب کیفیت تہی گراب کی بوچہاڑ آتی تہی مگر پلٹن مذکور لیٹ جاتی تہی اور ایک ایکن پہر اوٹہ کر آگے بڑہتی تہی دو تین ہی مجروح پیچھے رہے وے توپخانہ چہوڑ کر بہاگے اور ادہر اس فیوزی لیر رسالے نے تعاقب کرکے مورچہ گاہ کے پرے نکل گئے ہر چہار طرف مار مار کرکے سبکو پریشان و متفرق کر دیا پہر وہان خیمہ بپا ہوا رات بہر مقام کرکے کانپور واپس چلے آئے سو آدمی دشمن کے مجروح و مقتول ہوئے یہ جنگ لڑائیان وہان سے یہان تک اس قلیل فوج سے ایسے سخت موسم مین ہوئے انتیسوین تاریخ اگست کو ستراہ افسر اور چار سو چہیاسٹہ سپاہی تو بیمار رہے اور باقی اسقدر تہکے تہے کہ وہ قابل اوٹہانے شدائد و تکالیف لڑائی کے نہ تہے یہ دیکہ کر ایک جماعت کثیر اودہ کی جانب کنارہ گنگا کے جمع ہوئی اور دوسری طرف سے فوج کنٹنجنٹ گوالیار نے کالپی کی سمت سے کانپور والون کو دہمکایا تب جنرل صاحب نے کمانڈر انچیف صاحب بہادر سے تار برقی کے ذریعہ سے کہلایا کہ مین میدان مین آٹہہ توپین لا سکتا ہون اور اسطرف تیس یا انتیس ۲۹ توپین ہین اور پانچ ہزار فوج اور میرے پاس صرف نو سو اگر اسوقت ہم نے یہ لڑائی ہاری تو یہ ضلع بالکل ہمارے ہاتہہ سے جاتا رہیگا مورخ لکہتا ہی کہ اسوقت بعقب جمنا پر سے پانچ ہزار فوج کنٹنجنٹ گوالیار کی بہی آتی تہی اور اودہ مین کنارہ پر گنگ کے بیس ہزار کی جمعیت تہی اور بارہ ہزار فوج باغی طرف جنرل صاحب کے فرخ آباد مین مستعد مقابلہ تہی

ان سینتیس ہزار کے مقابل کانپور مین کل سات سو آدمی تھے ۲۱ اگست کو جنرل ہیولاک صاحب نے
گورنمنٹ کو اطلاع دی اگر فوج انگریزی جلد مدد کو نہ آویگی تو مین کانپور خالی کر کے الہ آباد واپس چلا آونگا
پس پہلی تاریخ ستمبر کو سر جیمس اوترم صاحب جو ابہی فارس کی لڑائی سے فارغ ہو چکے تھے ایک سو نود (۱۹۰)
آدمی پلٹن شاہی نودوین نمبر کے لیکر داخل الہ آباد ہوئے اور تین روز بعد اور چھ سو آدمی
اوسی پلٹن کے دخانی کشتی کے سوار کلکتہ سے الہ آباد آئے ستراسو سے کچھ زیادہ ہوئے تھے
کہ پانچوین تاریخ سر جیمس اوترم صاحب اول چھ سو تہتر (۶۷۳) سپاہیو نکا غول لیکر الہ آباد سے جانب کانپور
روانہ ہوئے اور اوسی تاریخ میجر سمندر صاحب نے ایک دوسرا غول چھ سو چوہتر (۶۷۴) آدمیونکا لیکر کانپور
مذکور کے طرف راہی اور دوسرے نود آدمی اور اسیطرف کو چلے اب صرف کچھ اوپر تین سو گورے
وہان پر واسطے حفاظت الہ آباد کے رہ گئے پس سر جیمس اوترم صاحب بہادر نے راہ مین خبر پائی کہ
ایک جماعت باغیون کی اودہ سے گنگا پار ہو کر دوآبہ مین آگئی ہے اور کندن پتی کے مقام پر جو الہ آباد اور
کانپور مین واقع ہے غنیم ہی کا منتشر کرنا مقدم جانا اور نوین تاریخ ستمبر کی ایک جماعت سو گورے
سپاہیون کی پانچوین نمبر کی پلٹن سے اور پچاس گورے جو ستوین نمبر کی پلٹن سے ہاتہون پر سوار
کروا کر مع دو ضرب توپ روانہ کیا دشمن دیکھکر سراسیمہ ہوئے اور اپنی کشتیون کی طرف بہاگنا چاہا کہ
پہر گنگا پار ہو جاوین ان لوگون نے اونہے بہاگنے ندیا تلوار بندوق رفل توپ کی ایسی مار ماری کہ
شاید ایک کو بہی پہر اودہ دیکھنا نصیب ہوا ہو گا بعد اسکے پندرہوین (۱۵) تاریخ اوترم صاحب کانپور پہنچے
اور بعد مشاورہ اور جاری کرنے حکم سرداری اور مددگاری کے حسب الاجازت نواب گورنر
جنرل صاحب بہادر کے واسطے خلاص کرنے محصورین لکہنو کے روانہ ہوئے لکہنو مین اوترم صاحب کی

لڑائیکا

لڑائی کا بیان جب اوٹرم صاحب بہادر موصوف نے مقام مذکور سے کوچ کیا اور جنرل سر ہیولاک
صاحب ہمراہ انکے داخل شہر ہو حکم دیا کہ پہلا غول گورے پیادگان فیوزیلیر پانچوین پلٹن اور چوراسیوین
پلٹن شاہی اول مدراس کے فیوزیلیر گورے اور چہترین نمبر کے پلٹن سکھ گورے ہاین سے جسمین
تمین اسقدر آدمی اور دوسرا غول پیادگان پہاڑی پلٹن شاہی نمبر اٹھتر اور اٹھترین پلٹن
شاہی نمبر نوّے اور سکھ پلٹن فیروزپوری اور تیسرے غول مین تین توپخانے اور دہنے بازو پر ولن تیرز
سوار ونکا غول اور بائین بازو پر ہندوستانی سوار ونکا اپنے رسالہ اسی آئین پر چلے قرار داد
دونو افسر ایک جنرل سر ہیولاک صاحب اور دوسرے جیمس اوٹرم صاحب گنگا پار ہوکر انیسوین تاریخ
داخل اوده ہوئے لکہا ہے اوس پار کنارہ پر گنگا کے کچھ فوج باغی جمع تھی پر آخر مقابلہ کرکے
لکہنو کی جانب گریزان ہوئے انکسون کو پھر مقابلہ ہوا میدان جنگ سے ہزیمت دیکر ہٹا دیا چار توپین
چھین لین بیسوین کو فوج انگریزی مقابلہ پر آئی فوج دشمن کی دہنے طرف کے باغ عالم اندر ہی تھی
اور کچھ پچھین اور بائین طرف پہاڑون پر جو عالم باغ کے نزدیک واقع ہے اور عالم باغ لکہنو سے
اتنا نزدیک ہے کہ وہان سے توپ کی آواز لکہنو مین بخوبی جاتی ہے پس وہان جاتے ہی توپین
چلائین تا محصورین کو معلوم ہو کہ اونکے بچانیوالی فوج آن پہونچی پس دور سے لڑائی ہوتی رہی پر راستہ مین
جہانتک کیچ اور دلدل تھا کو اوسوقت نقصان بہت ہوا مگر دور تک سیدہی راہ قطار باندہ کے
سڑک پر چلے گئے اور جب دونو طرف مین ترچہی آئی وہان سے دہائین بائین جاکر دشمن کو
شکست کیا اوسوقت پھر اونکے اوکہڑ گئے فتح کامل حاصل ہوئی محصورین کو اپنے جاکر بچا لیا لکہتا ہے
اگر دیر ہوتی تو نہ ہندوستانی کا نشان رہتا اور نہ اونکا پتا جو اسمین محصور تھے مفصل کیفیت

اس اجمال کی مخبر ایسا لکہتا ہی کہ اول غول نے دشمن کو پیہم شکست دیکر باغات سے باہر کر دیا اور یہ وقت
دوسرے اور اور غول والون نے بہی اس غول کی مدد کی اور یہ بہی واضح ہو کہ چارباغ کے پل سے جو
تک دو میل کا فاصلہ ہی راہ مین دشمنون نے جا بجا خندقین کہود رکہی تہین اور چہے لگائے تہے اور جا
بجا مین ایسے ایسے مکانات محفوظ اور پناہ کے تہے جنکے اندر بیٹہہ کے بخوبی لڑ سکین اس لیے جنرل
ہیولاک صاحب چارباغ کے باین جانب سے چلتے ہوئے قیصرباغ کے مقابلہ پر جا پہونچے دو توپین
وہان انکے تہے ان دو توپون نے غضب آگ برسائی اس آگین پل پر سے پار ہونا دشوار تہا مگر
بعد پار ہونے کے محلات فرید بخش کے سبب بہت پناہ ملی شام قریب ہو ہی چاہتا تہا کہ ایک شب
وہان مقام کرین لیکن صبر نہ آیا پلٹنون اور سکہون کو حکم ہوا کہ تان آگے بڑہو اور شہر کی گلیون
مین سے دشمنون کا مقابلہ کرتے چلو لکہتا ہی کہ یہ وقت بڑی مشکل کا تہا دشمن گلیون مین نکلنو کی دل کہول
کہول کے لڑے ایک ایک پیچ رہین بڑی مشکل سے چہوڑتے جیسا کہ مذکور ہوگا مگر ہر جگہ اونکی شکست
ہوتی چلی گئی آدہی رات ریزیڈنسی مین پہونچ گئے جو محصورین ایک سو تیرا دن تک بند تہے
اسوقت کی خوشی اور ملاقات اور کلمہ اور کلام کا اونکے کیا بیان کیا جاہے مگر سر جیمس اوٹرم صاحب کے
بازو پر زخم لگا اور بریگدیر جرنل نیل صاحب کے حالمین لکہتا ہی کہ وہ تیسری جون سے آج تک برابر
شہر بنارس اور الہ آباد اور کانپور اور لکہنو مین نہایت دلیری سے لڑتے رہے اس دم میدان جنگ
مین مارے گئے اور اور دوسرے چند بہادر انگریز بہی مقتول ہوئے اٹہتروین نمبر کی پیادہ پلٹن مین سے
دس افسر زخمی و مقتول ہوئے جملہ ایک سو اسی افسر اور گورہ سپاہی مارے گئے اور تین سو انچالیس
مجروح اور ستیتر کا حال معلوم نہین غرض پانسو آدمی کٹ گئے اور اکثر زخمیون مین سے

نالی مرگئے

ہی ہو گئے یہ تو فقط اوترم صاحب کی لڑائیکا مجمل بیان تہا جو شہر لکہنو مین گذرا اب مفصل احوال ہانکا

ابتدا سے آخر تک قوم ہاہی صدر محاصرہ لکہنو کی تیار ہونیکا بیان واضح خاطر ناظرین ہو کہ ابتداء اٹہوین تاریخ

جون کو سر ہنری لارنس صاحب نے اخبار سرکشی کی مختلف اضلاع سے اودہ کے سنکر حکم کیا کہ یہ اپنے قبایل مچہی

بہون مین جاکر قیام کرین بعد صلاح اور مشاورت کے رزیڈنسی کے مکانین ہے اور اوسکا ہر چہار طرف سے بندوبست

کیا دیوارین ہر طرف سے اوٹہالین جنگیان بنائین ریت کی ڈہیر جابجا کر دئیے توپین نصب ہوئین

اسباب خوراک کا فراہم کیا اور جن جن لوگون پر گمان شورش و فساد کا تہا قید کر دیا اور جو جو سپاہی

باغی پائے گئے اونکے ہتیار لیکر رخصت کر دیا اول مصطفی علیخان بہائی شاہ اودہ کا نظر بند کیا گیا

پہر محمد ہمایون خان اور مرزا محمد شکوہ جو دہلی کے بادشاہزادون مین سے تہے اور ساخت و سازش انکی

مشہور مفسد کئے گئے پس نواب رکن الدولہ ابن نواب وزیر سعادت علیخان کو گرفتار کیا کہ یہ باغیون کے

خط و کتابت رکہتے تہے راجہ تلسی پور بہی قید سوا ان سبکو مچہی بہون مین محبوس رکہا گئے لوگ قریب

دو ہزار کے بہرتی کئے یہ تو محاصرہ شروع ہوتے ہی پولیس مین باغیون سے مل گئے مگر بعض بعض مثل

فرزند علی اور آبادین ہندو اور عبد العزیز خان چونکہ ان روزون سوار اور توپچیون کی بہی بہرتی

تہی ان لوگون نے جو چند آدمیون کو لا شریک کیا تہا بعض انمین سے آخر تک بہت جانفشانیان کین

جو مارے لیے مارے گئے ایک نومار قلات نام اوسکو اجازت ہوئی تہی کہ رہے یا چلا جاوے اوسنے

رہنا اختیار کیا اور محاصرہ مین بڑے بڑے کام کئے لیکن افسوس کہ اوس صبح کو جو فوج انگریزی مدد کو

آن پہونچی مارا گیا اور کچہ مزہ اپنی جانفشانیونکا نہ اوٹہایا اور صلاح سے شرف الدولہ غلام رضا خان

نے بہت سامان رسد کا اور چارہ ایندہن وغیرہ جمع ہوا اور بڑے بڑے تعلقدارون سے اودہ کے

مدد چاہی اونکو انعام دینے کا اقرار کیا گیا چنانچہ راجہ مان سنگہ کو جاگیر ڈیڑہ لاکہ روپے سالانہ
کی ہمیشہ کے واسطے اور نواب علی قلی تعلقدار محمد آباد کو اور راجہ کور بخش سنگہ تعلقدار رام نگر کو بچاس
ہزار روپے سالانہ کی جاگیر کا امیدوار گردانا اور تیئیس لاکہ روپے جو خزانہ مین تہے زیر زمین دفن کیے
گئے اور بارہ آدمیون کو جنپر جرم ثابت ہوا مچھی بہون مین پہانسی دی گئی جہنسی کی ہزیمت

اور اسکے نواح مین اہل خلاف کے محاصرہ کا بیان اب جہنسی کا احوال واضح خاطر ناظرین ہو
کہ جہنسی ایک شہر ہی کہ وہ فتح آباد کی رزیڈنسی سے آٹہ میل کے فاصلہ پر واقع ہی چونکہ باغیان اودہ کی
خبرین لکہنو مین برابر پہنچتی تہین جیسا کہ ادہر گذرا سب طرف سے لوگ فراہم ہوکے بارا بانکی مین
جو ایک مقام لکہنو سے بیس میل کے فاصلہ پر ہی جمع ہوے اور سر ہنری لارنس صاحب کو بھی برابر روزانہ
اخبار گذرتا تہا اور یہ بہی معلوم تہا کہ اودہ کے سرکش نانا سے خط و کتابت رکہتے ہین اس لئے سر ہنری صاحب
کتاب لکہتا ہی کہ جب باغیان اودہ کو کانپور کے متوجہ خالی ہونیکی خبر ملی وے فورا لکہنو کی جانب کوچ
کیے پس انتیسوین جون کو اطلاع ہوئی کہ سرکش لوگون کے ہراول کا غول پانچ پیدل سو سوار جہنسی تک
آن پہونچی بمجرد سر ہنری لارنس صاحب نے فوج گورہ کو جو چہاونی مین متعین تہی بیلی گارد رزیڈنسی اور مچھی بہون
مین قایم کیا اور چونکہ ان روزون گرمی کی شدت تہی اور بعد جنگ سابق کے سب گورہ سپاہی
تہکے ہوئے کپتان صاحب نے سولہ ہاتی شہر سے فراہم کرکے واسطے فوج کے بہجوائیے تا سوار ہو کے جہنسی
دلیس آوین تفصیل اوس فوج کی جو صبح واسطے مقابلہ کے روانہ ہوئے یہ ہی چار توپین متعلق توپخانہ
گورہ جسے توپین متعلقہ توپخانہ دیسی ایک آٹہ اینچ کا غبارہ تیس ولایتی دولن صاحب کے
اور اسی سکہ سوار اور بتیس نمبر کے گورون کی پلٹن شاہی اور تلنگون کی پلٹن تین سو جوان اسکے

اوریلی

اور بھی سکھ دو توپین پلٹن شاہی گورہ نمبر ۳۲ چلہ دو سو سکھ بیس توپین طلوع آفتاب کے وقت بھی
بہون اور رزیدنسی سے نکلکر لوہے کے نزدیک جمع ہوئے اور وہان سے اس چھوٹ پر چلے کہ آگے کے
غول مین سوار تھے انکے پیچھے عبارہ اور عبارے کے پیچھے گوروکا توپخانہ اور انکے بعد تیرہوین پلٹن
تلنگون کی انکی پشت پر اور دو توپین اوسکے عقب پر بائیسوین پلٹن تلنگون کی اور سب سے پیچھے اکتالیسوین
پلٹن کے تلنگے آدمی پس جب چودہ گز کے فاصلہ سے جنت قریب ہوا باغیون نے جو وہان فراہم تھے بائین
گولہ مارنا شروع کیا اول بار مین ایک توپخانہ کا ہانکنے والا اور بہت سے کہار ڈولیون کے اوڑگئے تب
ان لوگون نے فوجکو اس طور پر ترتیب دیا کہ ولایتی توپخانہ کو سڑک پر قایم کیا اور اسکے پیچھے عبارہ اور اسکے
بعد اور ایک توپخانہ اوسکے پیچھے اور توپین اور گورون کی پلٹن بائین جانب بائین اسمعیل گنج اور سڑک کے
اور دہنے طرف کو ایک چھوٹا سا گاؤن تہا اوسکے سامنے پیادگان ہندوستانی میدان مین اسطرح
صف آرا ہوگئے تہے اور کمال مضبوطی کے ساتھہ توپین سر کرنا شروع کیا الکا ہی جو بکہ تیرہ ۱۳ گز کا فاصلہ
تہا استقرار واقعی ہوتا تہا اور وہ دو ٹکڑیان ہو کر دو طرف پر چلے آئے سوار لوگ اودہر کے عقب مین
آنا چاہیے بائین طرف سے وہ اسمعیل گنج تک پہنچ گئے اکتیسوین ۳۱ پلٹن کے گورے انکے پیچھے پڑے ہوئے
تہے الغرض ندارد جب آگے توپون کو حکم ہوا کہ دہنے سے انگریزی طرف پیادگان دشمن کو روکین مگر
ہوسکا ہندوستانی ہانکنے والون نے تساہل کیا اس سے بعض چہکڑے نیچے خندق مین گر کے
ٹوٹ گئے اب سواران انگریزی کو حملہ کا حکم ہوا تو ولیئر صاحب نے اوسیوقت حکم کی تعمیل کی
اور دشمن والی فوج نے سب سے آگے کے پیادون کو پیچھے ہٹا دیا مگر سکھ سوارون مین سے
دو سو سوار تو ساتھہ دیئے باقی گھوڑون کو موڑ کر بہاگ گئے اور دے اسمعیل گنج پر قبضہ

کر لیے اور وہان سے بڑی قاتل آگ برسانے لگے پس سیون پلٹن کو علم ہوا کہ اسمعیل گنج کو چہین لین گو یہ حملہ کیے پر انکی آگ سخت بہی کرنل صاحب زخمی ہوے اور لفٹنٹ بریکن تریقیا اور لفٹنٹ ملاکس صاحب کو بہی زخم کاری آئے تب تو گورے سپاہی کمال بے انتظامی کے ساتہ منتشر ہو کر پیچہے کو ہٹے بمجرد اسکے فوج انگریزی کو حکم واپس آنیکا ہوا غبارے کو واپس لیجانا چاہئے اسمین توپون کی آواز سے ہاتہی اور عربی گہوڑے ڈر کر بہاگے اور ہانکنے والے بہی گہبرا کر بیلون کو چہوڑ دیئے اور وہ تو مارے چلے آئے پیچہے لفٹنٹ تو سیم صاحب بہی جب زخمی ہو گئے لاچار غبارہ کو چہوڑ دیا اوسوقت اکثر توپخانہ کے ہانکنے والے توپون اور چہکڑون سے گہوڑے کہول انپر سوار ہو کر کمال بیجا اس بہاگ گئے اب کل انگریزی فوج کامل ہزیمت پاکر پیچہے ہٹی اور وہ تعاقب کیے چلے آئے جو پیچہے رہجاتا تہا اسکو کات ڈالتے تہے جب فوج انگریزی اس سراسیمگی کے ساتہ ککریل ندی کے پل کے قریب پہونچی ایک اور جماعت نمایان ہوئی اوسوقت دلسترز صاحب نے حملہ کر کے ہٹا دیا تب پل سے اوتر کر چلے گئے بعد ککریل ندی پار ہونیکے کپتان بسٹی د نبر صاحب زخمی ہو کر سڑک پر بیٹہہ گئے اونکو دشمنون نے مار ڈالا اور بعد اس زد و خورد کے باقی لوگ جب متصل لکہنو کے پہونچے ایک کوئے پر پانی پینے کو ٹہہرے اس عرصہ مین لکہا ہی کہ کپتان ہارنج صاحب نے سکہ سوار ونکو جمع کر کے عقب پر دشمن کے حملہ آور ہوے مگر سکہ مقابلہ نکر سکے کپتان مذکور کو چہوڑ کر بہاگ گئے غرض اسطور پر فوج انگریزی کمال شکستہ حالی سے پہونچی ہوں اور رزیڈنسی مین پہونچی اس شکست مین بڑا نقصان انگریز لوگونکا ہوا علاوہ افسران مذکور بالا کے کپتان مکلین صاحب مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے تمام چہکڑے میگزین غبارہ کی توپین انکے ہاتہ آئین ایک سو بارہ گورے مارے گئے

اور جو اسین زخمی اور ہندوستانی سپاہی کشتہ تو کم ہوئے مگر بہاگے بہت اور فوج مسلمانون کی اس
تفصیل سے ہی کہ دو توپخانے نوبتی تولون کے ہر توپخانہ مین چھے چھے توپین سوا اسکے چار چھوٹی
توپین ہندوستانی سات سو یا آٹھ سو سوار اور پیادہ فوجین ایک پلٹن بائیون نمبر کی تلنگون کی
مقیم فیض آباد اور باقی پلٹن ادہ کے لکہا ہی کہ ان پلٹن مین سے اکثر آدمی لوٹ کہسوٹ کر اپنے اپنے گہر
چلے گئے تہے اسپر بہی اگر ہم فی پلٹن چھے سو آدمی رکہ جائین تو کل فوج پیادہ پانچہزار پانچسو کے پاس
ہوتی ہی انکے ہمراہ آٹھ سو سوار اور ایک سو ساٹھ گولہ انداز غرض شہر تک یہ سب لوگ
رزیڈنسی اور مچھی بہون مین بالکل محصور ہو گئے اور ہر چہار طرف سے باہر والون نے گہیر لیا پہر جب اندر
والون نے دیکہا کہ مچھی بہون کا بچنا مشکل ہی اول کرنل پامر صاحب حاکم نے مچھی بہون کے توپون مین کیلے
ٹہوک دیئے پہر بارود جلا دی اور رزیڈنسی والون نے ادہر ادہر گولے مار کر خیال کو محاصرین کے بات دیا
اور رات کے وقت مچھی بہون چھوڑ کے رزیڈنسی مین آداخل ہوئے اور چلتے وقت اس ترکیب سے آگ لگادی
تہی کہ مچھی بہون ایک گہنٹہ کے بعد بالکل اوڑ گیا سر ہنری لارنس صاحب افسر رزیڈنسی کے تہے چہاونی
مین ہر جگہ دکہلائی دیتے تہے ہر جگہ پر واسطے ملاحظہ وامتحان کے آتے جاتے تہے یہ لوگ [illegible]
بڑی جلدی اور دانائی اور استقلال سے رزیڈنسی کے مقابل ایسی جگہ مورچے قایم کئے تہے کہ جہان
اوٹھانا ناغیر ممکن تہا خدا جانے لکہا ہی کہ اس محاصرہ مین کئی افسر فرنگی ہی کہ باغیون سے ملے ہوئے تہے
اور فوجین انکے شریک توپخانے کے حاکم خصوصاً ایک صاحب کو انکا نام لکہتا ہی کہ وہ توپ لگاتے ہوئے
اور حکم دیتے ہوئے پہرتے تہے اور بعضے آدمی باغیون کی فوج مین جو افسر تہے انکی
طرف سے ایسی توپین لگائے تہے کہ مکانات حصار کے مسمار کئے دیتے تہے ایسی محاصرہ مین

سر ہنری لارنس صاحب بم کے گولہ سے زخمی ہو کر کہ ایک پیر اونکا ٹوٹ گیا تہا چوتہی تاریخ جولائی کو انتقال کئے اور دم واپسین میجر بنکس صاحب کو اپنے جگہہ عہدہ پر کمشنری اودہ کے نامزد کیا اور برگیڈیر جنرل انگلس صاحب کو حاکم اعلی فوج کا مقرر فرمایا اور یہ بھی لکہا ہے کہ اندر کی اخبار باہر والون کو پہونچتی تہی خیر اب واضح ہو کہ دوسری کو تو ماہ صدر کی لارنس صاحب زخمی ہوئے تھے تیسری تاریخ بہی تمام دن توپ باہر کی چلتی رہی چوتہی تاریخ اونکا بھتیجا مسٹر جارج بھی زخمی ہو گیا علاوہ برین اوس شب خدمتی لوگ بھی افسرون کے بہاگ گئے اور یہ بھی پوشیدہ نرہے کہ اوسی تیسری اور چوتہی تاریخ سے جولائی کی توپون اور بندوقون کی مار اور زیادہ ہوئی کانپوری مورچے سے باہر والے بہت سے انگریز مار ڈالے ساتوین تاریخ تک اکثر آدمی انگریزی حصار مین مارے گئے ہر روز پندرہ بیس مارے جاتے تھے تب آٹہوین کو چند افسر باہر نکلے اور ایک توپ مین دشمنون کی کیلے ٹہوک دیئے اور چالیس آدمی اونکے مارے اینمین سے صرف ایک سکہ اور دو گورے زخمی ہوئے پس شہر کو جسقدر دشمنون نے لوٹ لیا اس سے بہت سے سکہ سپاہی کل شام کو بہاگ گئے نوین کو بہی توپین بندوقین چلتی رہین اوسی شب ایک انگریز صاحب نے کہ بہت شجاع تہے چند آدمیون سے باہر نکلے اور لوہے کے پل والے مورچہ پر جا کر حملہ کیا اکثر سپاہی سوتے تہے اور بعض روٹی کہا رہے تھے انگریزی قافلہ آتا دیکہکر اپنی بندوقون کی طرف دوڑے اینمین سے ایک نے توپ مین کیل ٹہوک دیئے دوسرے نے سنگین سے دو تلنگے مار ڈالے اور جلد حصار مین واپس آئے پہر اندر آکر خوب باڑین بندوقون کی چلائین دسوین تو اس مین گذری پہر گیارہوین تاریخ جولائی بھی دو تین افسر زخمی ہوئے اور بارہوین کو ایک افسر تیرہوین کو مینہ بھی خوب برسا اور گولون کی خوب بوچہار رہی چودہوین کو

خوب گولی مارتے اور حصار پر حملہ کرنا چاہا پندرہوین کو بھی یہی حال رہا دس آدمی روز مارے جاتے
تھے اور باہر والے ایسے بچے ہوئے لگا تھے کہ انگریزی حصار کے توپونکا اونپر اثر بہت کم ہوتا تھا
تین افسر متعلقہ توپخانہ اس روز زخمی ہوئے سولہوین کو یہی صورت رہی رات کو حملہ کیا باغی دیوار کے نزدیک
آگئے تھے پھر ہٹا دیا ایک افسر تو مارے گئے اور ایک زخمی سترہوین کو فقط ایک افسر مارے گئے
اور انیسوین کو ایک افسر میز پر بیٹھے ہوئے تھے سر مین گولہ لگا وہ بھی مر گئے بیسوین کو باہر والون نے
حملہ کا ارادہ کیا خوب لڑے سپاہی محصورین بھی اندر سے جواب دیتے رہے یہان تک اسپتال کے
زخمی بیمار لوگ بھی بندوقین مارتے رہے اسمین باہر والون نے سرنگ اوڑا دئیے اسکا دھوان
تمام رزیڈنسی مین بھر گیا اور اس دھوین مین حملہ کئے جب نزدیک پہونچے تو دیکھا کہ سرنگ نے خطا کی
مورچہ پر نلگی نزدیک تو آگئے تھے سیکڑون یار پڑے لکھا ہی کہ سردار انکا ٹوپی اپنی تلوار کی نوک پر
رکھکر گھمانے لگا اور کہا چلے آؤ بہادرو آگے بڑھو آگے بڑھے انگریزی گرانے اوسمین سیکڑون
کو زمین پر لٹا دیا وہ سردار بھی مارا گیا یہ دیکھکر بھاگ دئیے لکھا ہی کہ اس مورچہ پر ایک گھنٹہ تک
برابر لڑائی ہوئی اور توپین تو بعد لڑائی کے بھی چلین اور دوسرے مورچہ کا یہ حال ہی کہ وہان بھی بازار جنگ کا
گرم تھا اور اندر والے اپنی ثبات کو اپنے قایم کئے ہوئے جواب دیتے جاتے تھے اور باہر والے لوگ جب
دیوار تک پہنچ گئے یہ بڑی غلطی کی کہ زینہ ساتھ نہ لیگئے وہان جاکے سوجھی پکارنے لگے سیڑہی لاؤ
سیڑہی لاؤ جو دوڑ کر سیڑہی لانے جاتا تھا وہ اوپر سے گولی مار کر گرا دیتے تھے پھر تو چند آدمی
دیوارون پر چڑھ آئے یہ سنگینون سے مار کر گرا دئیے اور چونکہ باہر والے لوگ زیر دیوار آگئے تھے
زد بندوق کی انپر نہوتی تھی تو اندر والے اینٹین اور چونا وغیرہ اس کثرت سے پھینکتے تھے کہ سب

دیوار سے بہت قریب اتنی دور آگئے کہ زد بندوقکی انپر ہونے لگی اسدن وے ہر چہار طرف سے حملہ
اوٹھے اور یہ جواب دیتے تھے آخرکار باہر والے پسپا ہو گئے یہی کہ انکا بڑا نقصان ہوا ایک سو لاشین تو
وہ فقط سامنے سے مورچہ حصار کے اوٹھا لیگئے اور یہ بھی لکھا ہے کہ کچہری قنسل کے مکان پر جو مورچہ
تہا اوس طرف ایک مولوی صاحب ہرا جھنڈا لئے ہوئے دین دین فرنگیون کو مارو فرنگیون کو
مارو پکارتے ہوئے ہزارون آدمیون کو ترغیب دیتے ہوئے بڑہتے چلے آئے دیوار تک پہنچ گئے اور سیڑہ اینٹین
چونا پہنچا جب بہت کر مارین گولی کے آئے بندوقین توپین مارین چند عرصہ کی لڑائی بعد سپاہی
اونکے سب افسر مارے گئے مگر مولوی صاحب نے جھنڈے کو بچا کر لیگیا غرض ہر چہار طرف سے ہزیمت ہوئی حصار
مین ستر آدمی ولایتی زخمی اور مقتول ہوئے اور باہر کے ایکہزار مجروح و مقتول نو بجے سے صبح لڑائی
شروع ہوئی تہی چار بجے تک شام کے جنگ ہوتی رہی بعد چار بجے کے آگ برسنی موقوف ہوئی
تب باہر والون نے ایک نشان صلح کا بھیجا اور کہا کہ مردے اوٹھا لیجانے دو یہ مناسب جانے اور جانے
کہ اگر لاشین پڑی رہینگے تو بدبو حصار مین ہو جائیگی باعث بیماری کا ہوگا قبول کیا بعد اسکے
پہر باہر والے لوگ رات اور دن برابر توپین چلانا شروع کئے اور چند مورچے نئے لگائے اور اس
برابر نشان مارتے تہے کہ اندر والون کا بڑا نقصان ہوتا تہا دوسرے روز یعنے اکتیسوین مارچ بارہ فرنگی
مارے گئے پہر پہلی اگست کو آٹہ آدمی اندر کے مقتول ہوئے دوسری تاریخ چونکہ طرفین سے نقب کہی ہوئی
تہی وہ جہان جہان سرنگ لگائے تہے یہ بھی سرنگ ادہر سے لگا کر اوسے اڑا دیتے تھے ایک
ڈاکٹر صاحب مارے گئے توپین بندوقین برابر چلتی رہین پس تیسری کو دو تین آدمی اندر کے
ہیضہ کی بیماری سے مر گئے اور چہتی کو شہر مین باہر والے اس روز پورہ چاند تہا لکہا ہے کہ اپنے

اپنے بادشاہ کو تاج پہنایا خوب توپین سلامی کی سرکین اندر والے کہتے ہین ہمنے جانا کہ ہماری
کمک آئی ہی لیکن وہ آواز سلامی کی توپون کی تہی دسوین کو ایک حملہ باہر سے اور ہوا پہر دو
جیسا کہ سیوین کو ہوا ویسا سخت نہتا اور دو سرنگین باہر والون کی پتا لگا کر اندر والے اوڑا دیے
اوس روز ہی باہر والے حملہ کیے اور پیچہے ہٹے دو تین آدمی اندر مارے گئے اور دو سرنگین باہر والے
ہی اوڑا دیے مگر اندر والونکا کچہ نقصان ہوا اور ۹ بجے دن کے پہر باہر والے حملہ آور ہوئے لیکن
طرف ثانی والے مار ہٹاے پہر دوسری طرف سے حملہ کیا پہر واپس آئے کچہ مکان اندر کے
مسمار ہوئے ایک دو آدمی مارے گئے چودہوین تاریخ باہر والون نے ایک سرنگ تیار کیا اندر والون نے
اسکو سرنگ لگا کر اوڑا دیا ایک مکان اوڑ گیا اور سرنگ بگڑ گئی اور چالیس پچاس آدمی
مارے گئے تیرہوین اگست کو ایک سرنگ اور اوڑی زمین ہلکر ساتہ عیسائی دو سکہ دب کر
مر گئے اور چند افسر اوڑ گئے ادمین بعض جو گرے چوٹ آئی اور بعض کا پتا نہ لگا اور اس
سرنگ سے ایک دیوار حصار کی ہی ٹوٹ گئی اندر آنے کو راستہ ہو گیا باہر والے چاہے کہ گہسنا
مگر ایک گولی اندر سے ایک نے ایسی تاک کر ماری کہ ایک سردار ادہر کا مر گیا اور وہ ارادہ فسخ
اور نو آدمی جو دب گئے تہے اور وہ اسجگہ کو قبضہ کر لئے تہے ہر چند چاہے اوسوقت تو نکالنے نپائے
مگر بارہ بجے تک اندر والے ایک مورچہ تیار کر کے توپ چلانی شروع کئے اور باہر والون کو اس احاطہ سے
نکال دیا اور بلکہ بعضے آگے بڑہے اور دم احاطہ سکہون کو بہی جو وے قبضہ کئے ہوئے تہے پہر
چہین لیا اور وہان سے بہی ہٹا دیا تب جو لوگ کہ سرنگ مین دب گئے تہے بعض نے اونکو جا کر جو
دیکہا تو اوسوقت تک دبے گئے دم گہٹ کر سب مر گئے تہے بلکہ جماعت نے اندر کے ایک حملہ اور

کرکے بہت سے باہر والون کو مار ہی ڈالا اور باقیون کو بہگا دیا اور بہت سے چہوٹے چہوٹے گہر جو باہر والے
گولیان مارتے تہے مسمار کیئے اور ایک نئی سرنگ کو جو دشمن کہود رہے تہے بگاڑ دیا اور جلد جلد
وہ سد ہر کرا کے اندر آوین اپنا کام کرکے پہر واپس حصار مین آگئے بیسوین اگست کو ایک ذہی خواجہ
کہ ذکر اوسکا مکرر اویگا تعریف مین موفی الیہ کے لکہتا ہی کہ وہ بندوق خوب لگاتا تہا حصار انگریزی
مین جو مورچہ کانپور مشہور تہا اوسکے مقابل ایک مکان تہا کہ اسپر سے باہر والے لوگ گولیان مارتے تہے
وہ خواجہ سرا بہی اوسی مکان پر سے بہت سے آدمی انگریزوں کے مار ڈالے اور قبل اسکے جولائی کے
مہینے مین بہی ایک گروہ انگریزی نے اوس مکان پر حملہ کیا تہا اور حصار سے باہر نکلکر اوس مکان مین
جو گئے بہتونکو سوتا پایا سنگینون سے مار ڈالا اور وہ خواجہ سرا اونچا ہوا بندوق چلا رہا تہا اوسکو
نیچے کے حملہ کی خبر نتہی اوسکا خیال بات دینے کے واسطے چند افسر اندر سے گولیان چلاتے رہے
کہ جنکے جواب دینے مین وہ مشغول رہا اور واپس چلے آئیے ورنہ وہ بہتونکو ہلاک کیا ہوتا اور اچہے اچہے
بندوقچی پہر اس گہر مین جمع ہوئے ہر چند انگریزی مورچون سے کم کے گولے وہان پہر او مارے کچہ
اثر نہوا مگر آج کی تاریخ سرنگ کے وسیلہ سے وہ مکان مسمار ہو گیا اور چہ سات آدمی بہی
مارے گئے اور بعد اوسکے سرنگ کے باہر نکلکر ایک حملہ کیا اور واپس آئے تہوڑی دیر مین بہت سے
گولے حصار مین مارنے لگے ۲۵ پچیسوین اگست تک چونکہ باہر والون کو کمک اور آگئی تہی توپ اندازی بہ
زیادہ عقلمندی کے ساتہہ کرتے رہے سپتمبر کے مہینے مین بہی گولہ بازی رہی اکثر سرنگین پتا لگا کر اندر
والے اوڑا دیتے رہے لکہا ہی کپتان فلتن صاحب بہت عقیل اور شجاع ہے سرنگ کا سراغ اونہی سے ملتا
تہا ایک گولہ کی زد سے سر اوڑ گیا ۲۴ چوبیسوین سپتمبر کو یکایک توپون کی آواز آئی اور شہر مین

علاوہ تھوڑا ہوا کشتیون کے پل پر سے تلنگے بہاگنے لگے من بعد ۲۵ چھبیسوین کو انگریزی فوج حکم مین تنزل ہر
جنرل ہیولاک صاحب کے لکہنو مین پہونچی لکہا ہی کہ جب گولونکا شمار کیا تو فقط ایک مکانین چار سو
پچیس پائے اسی حساب سے دس ہزار گولون کے قریب حصار انگریزی مین آئے اور گولیان تو بیشمار ہین لاکہون
ہی گرین چار سو محصورین حصار کے اندر دفن ہوئے اور یہ بھی واضح ہو کہ جب جنرل ہیولاک صاحب لکہنو کو پہونچے
تو پہلا فایدہ یہ ہوا کہ ریزیڈنسی والے باہر کو نکل کر چند مکانات دریا کنارہ کے اپنے قبضہ مین کر لیئے
کہ ان مکانات پر سے باہر والے بڑی سخت آگ برساتے تہے خصوصاً لکہتا ہی کہ وہ بادشاہی خواجہ سرا
کہ جسکا ذکر ہو چکا ہی گومتی کے دروازہ پر سے بہت مارتا تہا کہ بڑا نقصان ہوتا تہا اگرچہ ہم کے گولے
ادہر سے جا کر دروازہ پر بیٹہے اور اسکو بہت جا بیٹہ تو اگر وہ نشانہ باز بچا تہا چونکہ اس دروازہ
پر سے ریزیڈنسی مین بہت شکست لگتی تہی اور وہ خواجہ سرا ایک قل بندوق اور ایک دوربین
لیئے بیٹہا رہتا تہا اول دوربین سے دیکھ لیتا تہا کہ اب اندر والے گولہ پہینکنے کو ہین تو فوراً ایک حجرہ
مین ہو جاتا تہا اور جب ہم کو گولہ پہٹ جاتا تہا پہر اپنی جگہ پر بندوق لیکر آبیٹہتا تہا آخر کو
انگریزی فوج نے جو مدد کو آئی ہوئی تہی اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اور ان مکانات کے ہاتھ لگنے سے
ہر چند کہ اندر والون کو خوب لوٹ حاصل ہوئی جواہرات دوشالے ہاتی گہوڑے مع اونکا ساز و
سامان اور زیور پوشاکین بندوقین قالین علی ہذا لیکن اندر والونکا مقولہ ہی وے کہتے ہین کو مدد
آئی مگر ہم کو خلاصی حاصل نہوئی بلکہ وہ بہی برابر ہمارے محصور ہوئے اور غلہ کی قلت بڑی خاص لکہنو کی
کیفیت اور وہان کے جنگ کا بیان یہ بہی جاننا چاہیئے کہ اس ہنگام مین اندرون و بلد شہر والون نے
برجیس قدر بیٹے کو شاہ اودہ سابق کے کہ آٹھ یا دس برس کا سن تہا بادشاہ بنایا اور کام

سلطنت کا وزیر ابراہیم خان الملقب شرف الدولہ کو سپرد ہوا کو توال شہر کو بڑی خرابی سے
مارا اول تو باغیون نے اسکی داڑہی اور مونچھین منڈوائین اور منہ اور ہاتہ اور پاؤن سیاہ کیئے
گدہے پر چڑہایا تمام گلیون مین پہرایا پہر قتل کیا تمام ہندوستانی عیسائی بھی یعنے مولد قتل ہوئے پس
۲۶
چھبیسوین تاریخ دسمبر سنہ کو بالا کی ایک کپتان رزیڈنسی سے ڈیڑہ سو آدمی لیکر باہر نکلا اور باہر والون کے
توپین چھین لین اور جتنے آدمی وہان کپتان پا رہے تہے مار دیئے اور ایک کپتان لوہے کے پل پر جاکر دو
غبار دینین کیل ٹہوک آئے اور بارود کا میگزین اڑا دیا اسمین کو دو سپاہی اور آٹہ گورے زخمی ہوئے
مگر تین توپین بڑی اور چار چہوٹی چھین لائین ستائیسوین کو بہی اندر والے حملہ کیئے مگر باہر والون نے ہجوم
کرکے اونہین ہٹا دیا کو کامیاب ہوئے لیکن تین توپین کیل ٹہوک کر جلد واپس آئے اس دفعہ
۲۹
حملہ سات گورے مارے گئے اور گیارہ زخمی اور ایک صاحب زخمی اور ایک ہل قلم سے مقتول ہوئے انتیسوین
۳
کو تین حملے ہوئے بہت سی توپین چھینی اکثر دمنین کیلین ٹہوکین بیکار کر دیا اور دوسرے نگین سراغ ناکر
اقدادین دوسرے حملہ مین باہر والے بہت مارے گئے ادہر سے ایک افسر زخمی اور ایک مقتول اور
سوا اسکے دو شخص اور مجروح و مقتول ہوئے تیسرے حملہ مین ہتو نکو ہلاک کیا لیکن تمام توپین لیئے
۳۵
پہر تو باہر والون نے ایسی آگ برسائی کہ جس سے پینتیس آدمی مجروح و مقتول ہوئے اور بے
لاچار ہوکر واپس آئے دو افسر زخمی ہوئے پہر دوسری اکتوبر کو ایک بڑا سخت حملہ اندر والونکا ہوا فوج
انگریزی مین دو آدمی مارے گئے گیارہ زخمی مگر تین توپین انکی چھین لائین اور بیا تر ڈالا گہر اور باغ
والا مکان ہر دو کو مسمار کر دیا ایکصاحب کو زخم کاری آیا وہان قریب در ایک تیلا تہا اور اسکے
داہنے طرف ایک پرانی مسجد تہی اسمین سے بندوقچی گولیان مارتے تہے یہ دس تیلے پر جا بجا بیٹہے

گولیون کی

گہوڑون کی ایسی بوچہاڑ کییے کہ ایک افسر کو مار لیا تب اندر والون نے ایک توپ وہان لا رکہی
مگر کرنا شروع کیا باہر والے مسجد سے نکل گئے مسجد کو قبضہ کر لیا کو نزدیک دشمنون کی روز ایکدو آدمی
مرتے تھے مگر جا بجا سرنگین اونہون نے کہودی تہین اوسکو مٹا دیا کل بیس سرنگین اونہون نے کہودی مین
تہین تو اوڑا دی تہین مگر نقصان جان کا اندر والون مین سے کسو کا نہوا آٹہ کو اودہر والون نے اوڑا دیے اور باقی
پر سے کہودنے والون کو مار ہٹایا اور تمام سرنگین قبضہ کرلین دسوین[10] تاریخ اکتوبر کو خبر پہونچی کہ دہلی فتح
ہو گئی مخبر نے اوسکی کیفیت کچہ نہ لکہی تشنہ رہ گیا اور اس اخیر حملہ مین تیرا سو[1300] آدمی انگریزی فوج کے
مارے گئے اور سات ہزار آدمی فوج مقابل سے قتل ہوے بیسوین[20] کو پہر ایک حملہ باہر والون نے کیا مگر ایک
بوچہاڑ گراب کی کہا کر واپس ہوئے اکیسوین[21] کو بہی عالم باغ پر فوج باغی نے حملہ کیا اٹہائیسوین[28] کو
خبر آئی کہ فوج انگریزی داخل کانپور ہو گئی اور راستہ مین ادہر اودہر باغیون سے ہوئین سرکولن صاحب
بہادر کمندر انچیف صاحب بہادر سپہ سالار فوج ہند دسوین[10] تاریخ نومبر کو عالم باغ مین داخل ہوے
اور جب شہر کے نزدیک پہونچے ان روزون سرنگ ہرن خانہ کی تیار تہی آگ دی مگر زور اوسکا
کم تہا پہر حملہ کر کے اوس مکان کو لے لیا اور اس مکان کو بہی جو کل گہر نام تہا قبضہ کر لیا مگر صاحبزادے
قیصر باغ پر سے ایسے گولے مارے کہ انگریزونکو وہ مکان پہر چہوڑ دینا تہا آگ لگا دیا پہر اصطبل شاہی پر
حملہ کر کے اوسکو فتح کیا اور جمعیت ہمراہ کمندر انچیف صاحب بہادر اس قدر تہی تفصیل جمعیت
مع توپخانہ دو عدد آٹہہ ضرب توپ متعلقہ جہازی اور دس[10] ضرب توپ اسپی اور چہ ہلکے میدانی اور سیاہ
ولایتی رسالہ برداران شاہی کا نوان[9] رسالہ اور رسالہ سکہان سے چند ترپ اور دو شن صاحب کا رسالہ
اور اٹہارہوین اور ترپنوین[53] اور بیاسیوین اور ترانوے[93] نمبر کے پلاٹن سے چند کمپن اور ایک طایفہ قلیل

ہندوستانی پیدل اٹھ نمبر کا اور ایک پلٹن کل سوار تین ہزار چار سو کے قریب تھے اور پیادہ

دو ہزار تھے سو کے قریب عالم باغ کے پرلی طرف پسپا فوج پٹین پر لیفٹننٹ صاحب بہادر نے دشمن

نے حملہ کیا اور خوب شکست دیکر باغ عالم پر پہونچے وہان سے پھر چھوڑ کر دلکشا کی جانب کہ یہ شکارگاہ

بادشاہی ہے کوچ کیا راہ مین گولیون کی سخت بوچھار ہوئی وہ اسکو سہکر بعد ایک چھوٹے جنگ کے

دلکشا مین خیمہ زن ہوئے پھر سولہوین کو سکندر باغ کیطرف چلے وہان سخت لڑائی ہوئی بیچمین اوسکے

ایک بہت بڑی عمدہ عمارت ہے اوسکی مضبوطی بہت خوب طور پر کی تھی وہان پر کثرت فوج کثیر جمع

ہوئی دراسکے باہر سر راہ ایک گاؤن مین بہت لوگ خیمہ زن تھے لکھا ہے کہ اول سکھون کو حکم حملہ کا ہوا

بعد ولایتی فوج کو ولایتی لوگ اس خیال سے کہ صرف ناموری سکھون کی اس حملہ مین ہوگی دوڑے اور

مانند دیوانون کے سکندر باغ پر گرے وہ لوگ ایسے دل کہولکر لڑے کہ آگے کبھی نہ لڑے تھے

انہون نے تین حملے کیے آخر کار ایک جانب تھوڑی سی دیوار ٹوٹ گئی راستہ ہوگیا تہا اوس راستہ سے

تھوڑے آدمی اندر جا سکتے تھے اور اندر والون نے دیوار کے ٹوٹنے کا مطلق خیال نہ تہا اس سبب سے

کچھ فوج انگریزی سکندر باغ کی دیوار تک پہنچ گئی آنے مین دیر ہوگئی توپین لاکر جمادین اسی آگ لگائی

وہ مار ماری کہ جیسا جنا بہار مین ہنستا ہے اسقدر فوج انگریزی ضایع ہوئی تہی باوجود اسکے یہ

چلے جاتے تھے ایکقدم پیچھے نہ ہٹتے تھے آخر کل فوج باغ کی چار دیواری کے نیچے پہنچ گئی اور سب

لوگ جب دیوار کے سوراخون مین سے گولیان چلائے یہ جہت زیر دیوار ہوگئے اور جو بکہ

سب بندوقین اندر والون کی چلگئی تہین دیسے دوبارہ بہر نیکا ارادہ گئے اس عرصہ مین

یہ لوگ لوہے کے سلاخون اور کٹہرکیو تلو توڑ کر باغ کے اندر جا گہسے ہر چند کہ دے روکے

گئے

تارچہ بہو ادو ہزار آدمیون کے قریب باغ والے مارے گئے دروازہ سکندر باغ کے اور کمرے کمان
کے خون سے لبریز تھے زخمیوں اور مردون کی ڈہیر لگی ہوئی تھی اسطور پر یہ مضبوط جگہ جہان ہجوم
ضلایون کا تہا فتح ہوگئی بعد اسکے سولہوین کو پہر ایک بڑی بہاری لڑائی شاہ نجف پر ہوئی
کہ یہ ایک بڑی مسجد ہے در چار منارا اور گرد اوسکے عمدہ باغ جب اوسپر انگریزی فوج گئی اور توپین
لیکن وہ بہی جواب میں بہت بہاری آگ برساتے رہے تین گہنٹہ تک بڑی غضبناک آگ پہنکی مین بعد
انگریزی فوج نے حملہ کیا دیوارین توڑ کر اندر گہس گئے لکہا ہے کہ لاشون سے شاہ نجف کو بھر دیا
یہ مکان بھی فتح ہو گیا وہان فوج نے آرام کیا خیمے دئیے سترہوین تاریخ مس ہوس یعنی مہمان خانہ
جو یہ انگریزی نام سے مشہور ہے اوسکے گرد اہل ہند نے ایک بڑی عمیق خندق کہودی تہی اور مٹی کی
مضبوط ایک قلعہ دیواری بنا کی تہی خمبارون سے اول اوسکو کئی جا سے شکستہ اور مسمار کر دیا پہر سکہون
نے حملہ کیا توڑ کر اندر در آئے جسکو پایا تہ تیغ کیا عقب میں اوسکے رسد خانہ تہا اوسے بھی لے لیا
موتی محل کو بھی قبضہ کر لیا اطراف وجوانب کے مکانات جسمین دے لوگ سب جمع تھے خالی کروائے
خصوص دلکشا سے لیکر حصار تک رستہ صاف کر دیا دلکشا کی جانب کے سب باکن کمندر انچیف
صاحب بہادر کے قبضہ مین آگئے اور حصار کیطرف ہیولاک صاحب نے مابین باغ وحصار کے تار برقی قایم
کیا تمام کرنے مین اوسکے ایک افسر زخمی اور ایک مارے گئے یہ مطلب تمام ہوئے پر ہندیون نے پہر
ایک حملہ مس ہوس پر کیا کمندر انچیف صاحب بہادر ذات سے مقابل اونکے ہوئے لکہا ہے کہ
خوب بہگا دیا سیکڑون اوس جگہ مارے پڑے اب محصورین لکہنو کی خلاصی کامل ہوئی اسی تاریخ
سہ پہر کو سر کولن کیمل صاحب بہادر سپہ سالار ہند اور سر جیمس اوترم صاحب اور جنرل ہیولاک صاحب

ملاقی ہوئے دونو جنرل سپہ سالار سے ہاتھ ملائے تمام فوج انگریزی مین مبارکبادی کا ایک شور
عظیم برپا ہوا لکہنو پر قبضہ مین آیا ان فتوحات مین سپہ سالار کا نقصان بہت ہوا ایک سو بائیس افسر مارے گئے
پینتالیس زخمی من بعد حکم سپہ سالار کا واسطے خالی کردینے حصار کے ہوا سب بیبیان بچے حصار سے دلکشا کی جانب
روانہ ہوئے خزانہ بھی انکے ہمراہ کردیا راستہ خراب تہا ڈہنگا ہاتہی سیل عورت آ پیدل چلین یہ گولیان
مارتے رہے سب بخیر گذرین فقط ایک ضعیف عورت کی ٹانگمین ایک گولی لگی باقی سب بحفاظت دلکشا کو
پہنچ گئے حصار کے مورچے اوٹہا لئے تمام اسباب جنگی جلا دیا [19] انیسوین کو حصار خالی ہوگیا چہ بجے شام کو
سکندر باغ پہونچے وہان سے دس بجے روانہ ہوکر دلکشا داخل ہوئے بیسوین اور اکیسوین کو سپہ سالار
نے امداد توپ سے قیصر باغ کو توڑا اور دوپہر برابر بادشاہی محل مین گولے پہینکا کئے بائیسوین کو
رات کے وقت بارہ بجے تہے کہ فوج نے لکہنو کو بہی خالی کیا اور حصار ریزیڈنسی سے سب محصورین صبح کو
چراغ جلتے ہوئے چہوڑ کر چپ چاپ چل نکلے دشمنون کو خبر بہی نہوئی ویسے ہی دستور توپین چلاتے
رہے غرض ریزیڈنسی سے چلکر ایک گلی مین ہوگئے اور اسمین سے گذر کر ایک گاوئن تہرے پس سکندر باغ کی
راہ سے چلے وہ بہر ہی دیر تک دشمن گولے مارتے رہے تہا قریب کیا تہا کہ بالکل غافل ہوگئے چوبیسوین کو
دلکشا سے نکلکر عالم باغ مین کہ چار میل ہے شام کو پہونچے وہان ہیولاک صاحب مرض پیچش سے مر گئے
ستائیسوین کو عالم باغ سے بہی چلے قریب شام بنی مین پہونچے وہان سنا گیا کہ گوالیار کی کنٹنجنٹ نے
کانپور پر حملہ کیا ہے بمجرد سنتے اس خبر کے جلد چلے اور [28] اٹہائیس میل کی منزل طے کرکے چار میل
فاصلہ پر کانپور سے پہونچے یہ تو سب مع محصورین [29] انتیسوین کو کنارہ گنگا پر کانپور کے سامنے
نمودار ہوئے وہان سے لڑائی کی کیفیت معلوم ہوتی تہی گولے چلتے نظر آتے تہے قبل اسکے

ایکروز یعنی اٹھائیسوین ۲۸ کو کانپور مین لڑائی ہوئی اگرچہ ایک سمت پر فرنگی لوگون نے دشمن پر فتح
پائی توپین چھین لین مگر بریگدیر ولسن صاحب مارے گئے اور پانچ دوسرے افسر اور نوسو گورے
کام آئے پھر چوتھی تاریخ دسمبر کی الہ آباد کیجانب سب محصورین روانہ ہوئے اور ساتوین تاریخ وہان
پہونچے اب یہ بھی معلوم رہے چونکہ مخبر متواتر احوال لشکر کشی کا اور آخر پر فتوحات کا اسلئے بیان احوال
لکھنو کا بالکل چھوڑ دیا اور بلفظ انشاء اللہ کہکر آیندہ پر رکھا ہے اور کانپور کا بیان پھر شروع کیا ہے
راقم ہی ایسا ہی کرتا ہے لیکن باقی کیفیت فتح کی نہین لکھی اور اسکا ہی نتیجہ کہا کانپور پر باغی گوالیار کی
سپاہ شکستخوردہ کے حملہ کا بیان واضح ہو کہ گوالیار کی فوج شکستخوردہ بیس ہزار تعداد مین تھی چھبیسوین ۲۶ تاریخ
نو ہزار فوج سے کانپور کے انگریزی فوج پاندی مین صف آرا ہو کر لڑی اول غول سنیون سے مقابلہ ہو کر اونہین
ہٹا دیا پھر ستائیسوین ۲۷ تاریخ دوپہر کے وقت ایک جم غفیر اور ہجوم کثیر فوج کے پیچھے سے آکر مقام
جوہی پر سے توپخانہ چلانا شروع کیا یہ بھی تیار ہو گئے پانچ گھنٹے تک اسجگہ جہان دہلی کی سڑک
کالپی کی سڑک سے ملی ہے بازار جنگ وجدل کا خوب گرم رہا شکستخوردہ والون نے جنرل ونڈہیم
صاحب کو گھیر لیا اور شہر مین داخل ہو کر انگریزی مورچہ پر حملہ کا ارادہ کیا صاحب موصوف نے مورچہ کا
بچانا ضرور جانا میدان کو چھوڑ اس طرف آئے وے لوگون نے سب مال پر قبضہ اپنا کر لیا اور باقی جلا دیا
لکھا ہے کہ پانسو ڈیرہ انگریزی جلا دئے اوس روز بڑی شکست ہوئی اور بڑا نقصان ہوا بعد اسکے
نانا صاحب بھی اپنی فوج سے آملا اور اسکا بھائی بھولا صاحب وہ بھی اپنے ہمراہیون کو لیکر شامل ہوا
اکیس ۲۱ ہزار کہا ہے ایک بڑا غول ہوا اور یہ لوگ اپنی فوج کے چار غول کئے تھے اونپر چار افسر ایک غول سے
لڑائی ہوئی یہ تو کامیاب ہوا اوس طرف سے پسپا کیا دو توپین چھین لین اور دوسرے غول والے

صبح سے لیکر رات تک لڑتے رہے آخر کار پیچھے ہٹے تیسرا غول انکی کمک اور ... تیئون تک
جو انگریزی فوجکو بہوڑ دالتی تہین پہونچے اسوقت ایک فوج کثیر جو چہپی تہی ... اپنا ... لا ...
انگریزی کو ہٹنا پڑا اور سدم ... افسر مارے گئے یہ ہزیمت اٹھائیسوین[۲۸] تاریخ نومبر کو ہوئی تہی سپس
وان لوگون نے جہانتک ہین اسباب انگریزون کا پایا لوٹ لیا اور انتیسوین کو فقط توپین مورچہ انگریزی
اور پل کی جانب کو وے چہوڑتے رہے اور یہ بھی واضح ہو کہ وے محصورین جو کانپور سے آئے
تہے اور وہان سے الہ آباد روانہ ہوئے تہے لکہا ہے کہ انمین سے بھی چہبیسوین[۲۶] نومبر سے دوسری دسمبر تک
دس افسر مارے گئے اور بتیس[۳۲] زخمی چہٹی تاریخ تک کل فوج باغی پچیس[۲۵] ہزار تہی اور چالیس ضرب توپ
یہ لوگ شہر کے اندر تہے اس تاریخ کو کمنڈرانچیف صاحب بہادر نے چار غول اپنی فوج کے کئے اور
برگڈیر ہیم صاحب بہادر نے مورچہ گاہ سے چہاونی کیجانب توپ اندازی شروع کی تاکہ دشمنون کو دہوکا
ہو کہ فوج انگریزی اس جانب سے حملہ کریگی دو گہنٹہ تک وہ توپ انداز رہے اور فوج انگریزی حسب الحکم
کمنڈرانچیف صاحب بہادر کے مختلف موقعون پر دشمنون کی نظرون سے چہپے صف باندہ کر آمادہ و
مستعد پیکار ہوئے اور جب دیکہا ادہر کو جدہر توپ اندازی برگڈیر ہیم صاحب کی ہے متوجہ ہوئے
کمنڈرانچیف کا حکم سوارون کو ہوا اور توپخانہ اسپی پر کہ بائین جانب سے ہوشیار ہو کر عقب پر سے
حملہ کرین اور پیادہ سامنے کیطرف سے یورش لیں توپ چلنی شروع ہوئی وہ تو اس طرف سے
غافل تہے اس طرف سے لڑائیکا سرانجام نکیا تہا اور پیادے بھی ہوشیار ہو کر لشکر مین جا گہسے اور قتل عام
مچایا دشمن کو شکست کامل دی کل فوج باغی بلا تحاشی بہاگی اور ان لوگون نے چودہ میل کالپی کی سڑک
تک تعاقب انکا کر کے سے پہر بعد کامیاب ہوئے مقام مذکور کو قبضہ کر لیا اور جنرل اسٹنفیلڈ ... صاحب

بہادر نے اُس مقام کو جو صوبہ دار کا تالاب کے نام سے مشہور ہے اور چھاونی وہان سے دیڑھ میل کا
فاصلہ رکہتی ہی جاکر کو رستہ مین کچھ تہوڑے تہوڑے سے غول حایل پایے سبکو شکست دی پسپا کیا
تمام کہیو دشمنون کے فتح کرلئے ساتوین کو کانپور بالکل دشمنون سے صاف ہوگیا وہ مغرب طرف
بہاگ گئے آٹہوین کو برگیڈیر ہیڈ رین ہوپ صاحب بموجب حکم کمنڈر انچیف صاحب بہادر کے دو ہزار
آٹھ سو مرد مان فوج گیارہ ضرب توپ لیکر تہورکو گئے اور وہان سے سورج پور پہونچے وہان سے
سرا گہات تین میل ہی نوین کو جب گہات پر پہونچے وہان کنارہ گنگا کے دشمن جمع تھے توپ اندازی
شروع ہوئی انگریزی توپخانہ نے توپخانہ اُنکا بند کردیا اب سوارون نے اُدہر کے حملہ کیا ادہر کے
سوار مقابل ہو کر انکو ہٹا دیے اور بہتون کو قتل کل فوج دشمن کی بدحواس ہو کے بہاگ نکلی چودہ برجی
توپین ایک لوہے کی اٹہارہ پنی توپ اور بہت سا سامان جنگ کا چہکڑے وغیرہ چہوڑ دیا یہان لکہا ہے
کہ سرا گہات کی لڑائی بہت سخت ہوئی ہے گولے اور گراپ مینہ کے مانند پڑتے تھے مگر ایک آدمی بھی
فوج انگریزی سے زخمی تک ہوا صرف ایک گہوڑا متعلقہ توپخانہ مارا گیا اور مختلف لڑائیون مین کانپور کی
جو تیسری سے دسمبر کی آٹہوین تک ہوئی ہین تیرا افسر مارے گئے اور چہیاسی زخمی فتح گڈہ یعنی
فرخ آباد کی سرکشی کا بیان چونکہ افسر فرخ آباد کے بریلی اور شاہجہان آباد کی خبرین بغاوت کی سنکر
اول ہی چہٹی جون کو کانپور چلے گئے تھے بچے اور میمون کو روانہ کردیا تہا دوے تو صدمات سے
انکے پیچھے پس وہان چو پلٹن کہ مقیم تھی جب دسرکشی پر آئی خزانہ لوٹ لیا اور کرنل صاحب کو گولیان
مارین لکہا ہے کہ جب اکیسوین پلٹن فتح گڈہ مین پہونچی اُسوقت دسوین پلٹن کی ایک کمپنی مع
دو ضرب توپ فرخ آباد کے نواب پاس چلے گئے اور نواب کو گدی پر بٹہلایا پلٹن کے نشان

اوسکے بیرون ڈالے اکیسوین مسند نشینی کی سرکی نوابنے بھی تک نشان لیتے سے ۔ تعاقب کیا

مگر اتنا کہا کہ تم خزانہ لائے ہو تو نوکر رکھ لو انکا سپاہی انکار کئے اور اپنے قواعد کے بموجب چلے گئے

روپیہ بابت لئے پھر دوکرہ پر ڈرا انہین سے جو پور یہے گنگا پار ہونیکو چاہا راہ مین ایک کپتان نے

فریب سے پکڑ لوٹ لیا چند آدمی قتل کئے اس صدمہ سے پریشان ہوکر کچھ تو داخل اودہ ہوئے اور کچھ ایک ایک

دو دو اپنے اپنے گھر چلے گئے اور باقی جو بچے انکو اکتالیسوین پلٹن نے مار ڈالا اسلیئے کہ وے

اپنے خزانہ مین شریک کیا تھا یہ پلٹن اس طرح غارت و پریشان ہوئی اور فرنگی لوگ چند سو آدمی

ہونگے آخر کو قلعہ مین ہو گئے اور تین غول کئے ایکروز کے عرصہ مین سات توپین چڑہا لین [26] چھبیسوین

[27] ستائیسوین کو کچھ گولہ بازی دو طرف سے رہی دوسرے روز علی الصباح اول باہر والون نے کچھ

توپین مارین اور وقفہ کیا پھر دن نکلے پر اور چند توپین چلائین اور گولیان بہی سرکین مگر اندر والونکا

کچھ نقصان نہوا پس دوسرے روز سیڑہیان لیکر آئے اندر والے نشانہ لگا کر اُسے گرا دیتے تھے

پانچ روز تک ایسا ہی رہا چھٹے دن ایک کمپنی نے حسین پور گانون کے مکانات پر چڑہ کر عقب بندوقین

مارین اور اُس روز دو افسر چند خدمتگار زخمی ہوے اور ایک مکان قلعہ سے ستر یا اسّی گز پر تہی اُس پر سے

باہر والونے رفلون کی ایسی مار کی کہ اندر والون کی توپ بند کر دی اور پہرے والون نے

دو دن مین ایک سرنگ تیار کرکے اوسکو اوڑا دیا اس سے چوڑائی مین آدہی دیوار گر کے رہ گئی قریب

ڈیڑہ سو تہانہ اور تلنگے سیڑہی لگانے کو آئے اندر والون نے بندوقین مارکر ہٹا دیا پھر سلسہ پہر کو

دے حملہ کئے اندر والونے تاک کے سردار کو گولی ماری بمجرد گرنے اوسکے غول ایسا ہوا انگریزون کا

بھی ایک بڑا توپ انداز مار گیا پھر باہر والے اور ایک سرنگ تیار کرنے لگے اسمین اندر والے

اندیشہ مند ہو کر قلعہ سے چل نکلے بچون اور میمون کو ساتھ لے لیا اور توپون مین کیلے ٹھوک دین
جنگی سامان جو باقی اندر رہا سبکو بگاڑ دیا باہر والے انکو جاتے دیکھے پیچھا کیے گولیان چلائین چونکہ
یہ دور نکل گئے تھے کچھ گولیون کا اثر ہوا اور کشتی مین بیٹھ دریا مین ہو گئے تھوڑی دور جا کر کشتی
اٹکی یہ نکالنے مین کشتی کے مصروف تھے کہ پیچھے سے دو کشتی سوار آ کر مارنے لگے بہتون کو قتل
اور زخمی کیا اسوقت انکا عجب حال ہوا بعضے میمین تو دریا مین گر پڑین بہت سی زخمی
ہوئین بہت سے مارے گئے کوئی صاحب کسی طرف سے بھاگ نکلے کوئی تیرتے ہوے کنارے پر جا لگے
کوئی کشتی ہی مین لیٹ رہا تھا ایسے بعض آدمی جو سلامت رہے ایک گانوئمین علاقہ اودہ کے
پہونچے وہان والونے خاطر کی دودہ روٹی کہانیکو دیا اور ایک کشتی کے لوگون کو نانا راو نے
پکڑ لیا اور قتل کر ڈالا اور ایک صاحب کا اظہار ایسا ہے کہ یہان خزانہ قریب تین لاک کے تہا اور
سیتاپور کے باغی فوج جب الہ گدہ مین آئی یہ گانون فتح گدہ سے چند میل کے فاصلہ پر اودہ کے
علاقہ مین تہے کہ سنکہ نام وہانکے زمیندار نے انکی ضیافت کی وہان سے اس فوج نے دسوین جون
فرخ آباد سے پیغام کہلایا کہ ہمنے صرف بپاس مذہب کے سرکشی کی ہے تم کو بھی سرکشی کرنی لازم ہے
اپنے افسرون کو مار لینا ہندوستانی سردارون نے وہ چٹھی افسر کرنل اسمتھ صاحب کو دکہا دی
تو جبسے تمہارا کیا ارادہ ہے کہنے کہ ہم نمکخوار ہین نمک کا پاس کرینگے ان سے لڑینگے مگر خفیہ
اُنہین کہلایا کہ اچھا تم چلے آؤ ہم تم کو نذر دینگے اور کہنا انہی صاحب کا ہے کہ نواب فرخ آباد
نے بھی صاحب کلکٹر کے سوارون مین سے محمد عظیم خان اور اصغر علیخان اور شیرانی خان
بہلوا انکو باغیون پاس بہیجا اور طلب کیا وے ساتوین جون کو آئے اور نواب کو مسند پر بٹھلایا

توپیں سلامی کی سر کین نواب نے اپنی عملداری کی ڈھونڈی پھروائی لکھا ہو گئے کرنیل اسمتھ صاحب نے
اس حرکت بیجا کا باعث نواب سے پوچھا تھا مگر جواب معلوم ہوا حسب ملحوظہ کے چونکہ اسباب تمام
صاحب مع انکو دریا کی جانب نکلکر کشتیوں میں سوار ہو کر کانپور کی جانب چلے گئے نواب نے سوار
دوڑائے ایک کشتی جو اٹک گئی تھی اسمیں سے دو صاحبوں کے سر نواب پاس آئے نواب نے
انکو شہر میں لٹکا دیا اور چند میمیں اور چند عیسائی جو قید ہو کر آئے تھے بعد دینے بہت سی تکالیف
کے اونہیں توپ سے اڑا دئے احمد یار خان اور نواب محسن علیخان نے نواب فرخ آباد
کے حکم سے آٹھ ہزار فوج کی بھرتی شروع کی اور ایک صاحب کا کہنا ایسا ہی کہ جب سرکشی
فرخ آباد میں شروع ہوئی کرنل اسمتھ صاحب نے ایک آدمی نواب پاس بھیجا تھا اور مدد طلب کی
تھی نواب نے انکار کیا کہ مجھ پاس مسلح آدمی نہیں ہیں اور نہ توپیں میں مجبور ہوں اور یہ بھی واضح ہو جو
کشتی کہ اٹک گئی تھی اسمیں چالیس آدمی مرد اور عورت جوان اور بچے تھے اسمیں سے جو دریا
میں کود پڑے ڈوب مرے اور مابقی پر ہر چہار طرف سے گولیاں چلتی تھیں اور جو کشتی
اوپر والوں کی حملہ کرنیکو آئی تھی اسمیں سوائے سپاہیوں کے مسلمان لوگ بھی تھے اور سکھی
رام پور پر ایک بڑا گروہ سپاہ ہونکا اور مسلمانوں کا جمع ہو کر کھڑا تھا توپیں لگائیں تھیں کرنل اسمتھ صاحب کی
کشتی پر گولے مار رہے تھے اور کنارہ اودھ کے جانب سے گنوار لوگ بندوقیں چلا رہے تھے اور ایک
صاحب کا اظہار جو فرخ آباد میں آوازہ ڈھونڈی کی اپنے کان سے سنی تھی مضمون اسکا یہ ہے کہ
منادی ایسا کیا تھا خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم نواب رئیس بہادر کا ستر ہویں تاریخ جون کو
نواب کے سر پر تاج رکھا گیا تھا رعیتوں کو پلٹن عیسائیوں کو مارتی پھرتی تھی اور کچھ لوگ تھا قید میں

رهڈ

تھے کہ تئیس ۲۳ روز بعد نواب کی طبیعت علیل ہوئی محل کے لوگون نے خیال کیا کہ بسبب تشدد ظلم کے نواب بیمار
ہو گئے ہین صلاح دی کہ قیدیون کو چھوڑ دو اول تو ہندوستانی قیدیون کو کہ وہ سولہ نفر تھے
رہا کیا پھر عیسائیون کی بیڑیان کاٹ کے ایک ایک کو نکالدیا اور دعا حق مین نواب کے چاہی اور ایک
صاحب کا قول ہے کہ قبل اسکے تئیسوین ۲۳ جولائی کو ہم لوگ جو قید مین تھے توپ سے اوڑائے گئے اور
انتیسوین کو باقی قیدی بسبب علالت مزاج نواب کے رہا ہوے واللہ اعلم راقم نے جو اُس کتابین دیکھا ہی
تحریر کیا ہے فرخ آباد کی سرکشی کا بیان واضح ہو کہ بنا فرخ آباد کی نواب محمد غضنفر جنگ سے
بیچ عہد فرخ سیر بادشاہ کے سنہ ۱۱۲۶ بارہ سے چھبیس ہوئی ہے فرّ اللہ فی اوسکی تاریخ ہی اور یہ
شخص بہت نمک حلال وفادار تھا محمد شاہ کی اوسپر بہت عنایت تھی ہفت ہزاری منصب ستر ہزار
روپیہ نقد اور خلعت اور جاگیر کثیر جلدو مین حسن خدمت و بسالت ذات کے عنایت کیئے تھے اور بعد
اوسکے اوسکا بیٹا قایم جنگ مسند نشین ہوا پھر احمد خان غالب جنگ سوتیلا بھائی اوسکا
ریاست پر والی بیٹھا بعد دلیر ہمت خان مظفر جنگ اوسکا بیٹا جانشین ہوا بعد اُسکے
امداد حسین خان ناصر جنگ اوسکا لڑکا مسند پر بیٹھا اور جب سعادت علیخان نواب اودہ نے
پندرہوین ۱۵ فروری سنہ ۱۸۰۲ اٹھارہ سو دو مین روہیل کھنڈ مع فرخ آباد سرکار انگریزی کو تفویض کیا
سرکار سے نو ہزار روپیہ ذات خاص نواب ناصر جنگ کے اور دو ہزار روپیہ سالانہ امام بارہ کا خرچ
اور تین ہزار تین سو روپیہ خرچ ڈیوڑھی کا اور جاگیر وغیرہ مقرر ہوئی اور رشتہ دارون اور توابعون
اور متوسلون کے واسطے بھی مشاہرے جاگیرین قرار پائین اور خاص ذات کو نواب کی حکم عدالت سے
بری رکھا فقط خاص قلعہ مین گرفتاری کسی مجرم کی معرفت سے عملہ پولس کے ہوتی تھی بلکہ نواب کو

لکہا جاتا تہا وہ مجرم کو گرفتار کرکے بہیج دیتے تھے اتہائیسوین محرم سنہ ۱۲۲۹ بارہ سی انتیس ہجری مین ناصر جنگ نے
وفات پائی ہے پہر خادم حسین خان شوکت جنگ لڑکا اوسکا انیسوین شوال سنہ ۱۲۳۸ بارہ سے
اڑتیس کو جب اوسنے انتقال کیا تجمل حسین خان بیٹا اوسکا ہوا جب دسوین نومبر سنہ ۱۸۲۳ اٹھارہ سو
تیئس کو وہ بہی مر گیا تفضل حسین خان چچیرا بہائی اوسکا جسنے ابتک بغاوت اختیار کی گدی نشین ہوا
غرض وہان پر اوسی کتاب سے اخبار کے بحسب اختلاف روایت و حکایت قیمت سرکشیا کے خزانہ پر یہ حال گذرا
کہ دو گروہ مین تکرار ہوئی بلکہ نوبت جنگ و جدل کی پہونچی دو تین آدمی مارے گئے پہر صلح اوس رات کو
جنکے قبضہ مین خزانہ تہا وہ تقسیم کرلینا چاہے مگر بسبب بد انتظامی کے ہلتر ہو گیا جسقدر جسکے ہاتہ لگا
اوسنے لے لیا اور اکثرون کو کچہ مصلحتی کر لنگوٹی مین دو دو چار چار توڑے جو لیے تھے رات ہی کو
اپنے اپنے وطن کو راہی ہوئے مگر اوسمین گانون والے صبح تک روانہ عدم کیا اور روپیہ آپ لے لیے
انیسوین جون کو سپاہیون نے سیتاپور کے بنگلون کا اسباب جو بیشتر پڑا افتادہ تہا خود لوٹا اور بد معاشون کو
دیہات اور کمپ وغیرہ کے اجازت غبن و تصرف کی دی بعد اسکے بنگلون کو آگ کا بہبوکا کردیا لکہا ہے مگر
نام تعلقدار نے آگ ہیج کے اسباب مہاراجہ دلیپ سنگہ کا ہزار ہا روپیہ کی مالیت خیمہ اور آلات شمسہ
وغیرہ خود لوٹ کر ساتھ کشتیان اسباب کی بہرین بعد ازان سپاہیون نے سیتاپور کے اور بد معاش
بلوائی و قفل کے بستی والون کے گہر لوٹتے تہے پہر ارادہ قلعہ پر حملہ کا ہوا نواب کی رائے
بہی شریک تہی چونکہ لکہا ہے کہ نواب نادان تہا ستر وین تاریخ چند سوار کلکٹری قلعہ پر نواب کسی کے پاس
آئے اور کہا کہ ملاقات آتے ہین اوسکے استقبال واسطے کچہ آدمی بہیجو یہی وقت جوانمردی ملک گیری کا ہے
ورنہ تم اطفال مین شمار کیے جاؤگے نواب نے بسبب کم فہمی کے وزیر خان اور شیرانی خان کو

اون

اون سوار دانگے ہمراہ کر دیا تھا اٹھائیسوین تاریخ نواب کو مسندنشین کر چکا تھا نشان پر تکرار ہوئی
ڈنباہی والون اور قفل والون مین بلکہ آپسمین ہتیار چلاؤ قفل والے فرخ آباد کیجانب بہاگ گیا سیتاپور نے
تعاقب کیا دروازہ تک شہر کے تلنگے ڈفل کے مارے گئے یہ بھی واضح ہو لکہا ہے کہ وقت جنگ قلعہ والون
نے یہ حکمت کی تہی کہ اپنی توپی بانس یا لکڑی پر رکہ کر کچہ بلند کر دیتے اور سر گشتون مین سے
کوئی ایک ہدف انداز اُس گمان سے کہ یہ کوئی صاحب ہے مقابل آنکر اوس توپی پر
نشانہ چلاتا تو یہ اوسی ہدف انداز کو مار لیتے تہے آخر اندروالون پاس سامان جنگ کا آخر ہو گیا
تہوڑے کشتیون پر کہ پہلے سے نیچے قلعہ کے نظر کرنے مال اندیشی کے زنجیرون سے مضبوط کر رکہا تہا سوار
ہو کر شباشب راہی سمت کانپور ہوئے صبح اوسکے چونکہ محاصرین بیخبر تہے قلعہ پر گولیان چلاتے رہے
جب اندر سے جواب نہ آیا دریافت کیا جانا کہ صاحب لوگ قلعہ خالی کر گئے اور ہیچ رکے پاس نا دین
رکہین ہین وہان ہو گئے چند سوار پہونچے گولیان گولے مارنے لگے یہ لوگ دور تہے اثر نہوتا
تہا پہر تو ایک بلند مکان پر چڑہا کر گولہ بازی کئے ایک گولہ کشتی پر پہونچا ڈوبے لوگ
کشتیان آگے بڑہا دین تہوڑے تلنگے ادہر سے بہی کشتیون پر سوار ہو کر تعاقب کیے چارون طرف سے
گولیون کا مینہہ برسایا اور ایک کشتی ملاحون نے شرارت سے کسی جا پر چڑہا دی تب سب صاحب
لوگ دو کشتیون پر سوار ہو کر چلے اس دار وگیر مین ایک کشتی پر صاحب جج اور پولس سوار تہے
آگے نکل گئی اور کانپور مین نانا نے اونکو پکڑ کر قتل کیا اور ایک کشتی مین سے کچہ صاحب لوگ زخمی ہو کر
گنگا مین ڈوب مرے اور چند صاحب تیر کر کسی طرف نکل گئے کوئی موئے کوئی سلامت رہے
اور دو میم تین بچے اور ایک کالیخان سپاہی یہ گرفتار ہوئے باغیون نے اُن میمون اور بچون

اور کالیخان کو زندہ اور دو صاحبون کے سر نواب پاس لائے نواب نے سر تو پہلوا دئے میمون اور
بچون کو محل مین رکہا اور کالیخان کا منہ کالا اور جمیون کو ڈاکٹر کے سپرد فرمایا جسکا کرو حکم ہوا
پہر جب باغی کانپور کے بہاگے ہوئے فرخ آباد مین آئے اور بدستور ہو جانا انتظام سرکار انگریزیکا
کانپور مین بیان کیا اور خبر شکست ناناکی فاش ہوئی اوس روز افسران ڈبائی اور غلہ نے نواب سے
قیدیون کو جسقدر کہ عیسائی یا ہندوستانی یا انگلستانی ہون طلب کیا وہ کل بائیس آدمی تہے نواب کو
تامل اور خدا کا خوف ہوا انگریزون سے بہی ڈر اغماض کی چند روز چاہے تالا مگر وہ نمانے آخرکار
حوالے کیا اُن بیچارون کو پریڈ کے میدان مین لیجا کر اُن بدذاتون نے اول گراپ کا مارا جو بچ رہے
اُنہون تلوارون سے قتل کر ڈالے پہر پہلی جنوری کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر آئے خدا گنج پر ملکر لڑائی
ہوئی ڈبائی وغلہ کے سپاہی اور رسالہ کے سوارون نے مقابلہ کیا چار پہر برابر لڑائی ہوتی انجام کار
یہ بہاگے سرکاری فوج نے تعاقب کیا صدہا باغی مارے گئے نواب صاحب بہی سنکر فرار ہو گئے دوسری
جنوری کو فوج سرکاری کمپ فتح گڈہ مین پہونچی انتظام شروع کیا اس ضلع مین ایک لڑائی تو فتح گڈہ مین
یہ ہوئی جسکا ذکر ہوا اور دوسری نومبر کے ماہ مین کاسگنج پر اول تو یہ لوگ چار ہزار ہو گئے اور ان کے
افسر پاس تخمینا سو سوار اور پیادہ تہا یاد گیتہ ہنگامہ کارزار کا رہا یہ لوگ حملہ کر کے قسمر ما لئے اور کاسگنج
مین اپنا قبضہ کیا چند روز بعد فوج سرکاری علیگڈہ سے آئی اور انکا مقابلہ کیا احمد یار خان جو وہان کا
ناظم تہا مقاومت کی تاب نلائی پسپا ہوا فوج نے تعاقب کیا پٹیالہ مین آکر پہر ایک ہنگامہ گرم ہوا خوب
آتشبازی رہی آخرکار احمد یار خان اور محسن علیخان ہر دو ناظم بہاگے گنگا پار نکل گئے اونکی توپین اور
بہت سا اسباب فوج سرکار نے لیا پہر ایک لڑائی کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے میر دوسری

جنوری کو

جنوبی کو اٹہارہ سو اٹہاون کو رسہما گنج پر ہوئی اسی جنگل مین بھی وہی حال ہوا سرکش فوج نے
شکست پائی بیان اس طور پر لکہا ہی کہ محصول گہر کو رسہما کے غلام گردش کی دیوار مین ایک فیلپایہ تھا
کہ سپاہیان دبا ہی نے اوسکی اوٹ مین ایک بڑی توپ جمائی تہی اور وہی جگہ اونکی پناہ گاہ تہی گولہ
اندازون نے سرکار کے اول دوربین لگا کر موقع توپ کا دریافت کیا پہر ایسی قدر اندازی سے گولا مارا
کہ دشمن کی توپ پہٹ پہٹ کر گری بنی ہوئی بات سرکشون کی بگڑ گئی وے بہاگے اور یہ کمال گنج
تک پہنچا گئے پہر نہین معلوم ہوا کہ وہان کے نواب پر کیا گذرا اور اوس نواح کا کیا رنگ ڈہنگ ہی

ہمیرپور کی سرکشی کا بیان ہمیرپور ایک چہوٹی سی جگہ کانپور سے بتیس ۳۲ میل جانب جنوب آباد ہی
جانب مشرق پچاس میل کے فاصلہ پر ہی اور موقع اسکا وہان ہی کہ جہان بیتوا اور جمنا دریا آنکر ملی ہین
رجب جی کے مہینے مین خبرین حوادثات میرٹہ اور دہلی کی ہمیرپور مین پہونچی وہان کے مجسٹریٹ اور کلکٹر نے
پولس مین بہت سے بہرتی کر کے تہانون پر مقرر کئے اور جمنا پر جو کشتیان تہین ڈبو دین اور کہلایا کہ
اس ضلع مین جو سرکش آدمی آوین گرفتار کر لو اور بندیل کہنڈ کے سردارون سے مدد منگوائی ایک توپ
اور دو سو آدمی چرکاری کے راجہ نے بہجوا دئے اور پچاس جوان باوٹنی کی نواب پاس سے آئے اور اسیقدر
جوان ایک توپ بہر کے جاگیردارون نے بہی روانہ کئے پس جیتی جون کو الہ آباد والون نے
سرکشی کی اور کانپور کا بہی یہی حال ہوا تو ہمیرپور مین بہی خلل پڑا چودہوین تاریخ جون کو تین بجے
سہ پہر کو سرکشی کی سب ملی جوان جو نزدیک رئیسون کے واسطے مدد اور کمک کے آئے تھے سپاہیون سے
مل گئے بازار قتل اور غارت کا گرم ہوا اقابدون نے ہاتہ پہیلائے خزانہ لٹ گیا جیلخانہ توڑ ڈالے
عیسائیون اور بنگالیون کا قتل شروع ہوا تو لنڈ صاحب مجسٹریٹ اور دو صاحب سوا اونکے

دو تین آدمی کشتی مین بیٹھ کر جمنا پار چلے گئے سپاہی بہت غضب مین آئے بلکہ چند آدمی اُس پار
تلاشین نکلے وہ جنگل مین چھپ گئے یہ مایوس پھر آئے تمام عیسائی باشندے ہمیرپور کے کوٹھی مین
جا چھپے مگر باغیون نے سبکو قتل کیا اور وہ دونو صاحب جو ایک پل کے نیچے چھپے ہوئے تھے وہان
کے گڈریہ نے دیکھ کر پکڑا دیا سپاہیون نے پکڑ کر قتل کر ڈالا اور ساتھ انکے اور بھی
ایک صاحب اور بی بی اور ایک ہندوستانی عیسوی مع اُنکی بی بی اور دو بچون کو مار لیا
کہ جبتک سپاہی ہمیرپور مین رہے دولتمندون کو خوب لوٹا بعد چلے جانے اونکے پھر دیہقانیون کی
بن آئی خوب لوٹ کھسوٹ مچائی اور زمیندارون نے بھی خوب شورش و فساد برپا کیا آپس مین
خونریزیان کرتے رہے پس اٹھائیسوین جون کو راناکا اختیار پس ہمیرپور مین آیا اوسنے کچھ صورت
انتظام کی ڈالی پھر پہلی تاریخ جولائی کو ڈپٹی کلکٹر وحید الزمان نے پھر اپنے نام سے تحصیل
دارون اور تھانہ دارون کے جاری کئے کہ اپنی اپنی جگہ رہکر رانا صاحب کی اطاعت کرین

جہانسی کی سرکشی کا بیان واضح ہو کہ متن کتاب مین ایسا لکہا ہے کہ سولہوین تاریخ جون
کی بارہوین نمبر کے سپاہیون نے کپتان ڈنلاپ صاحب کو قتل کر ڈالا اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو بھی
زخمی کر دیا پس لفٹنٹ صاحب بھاگ کر مع چند سرکاری قلعہ مین داخل ہوئے دروازہ کو پتھرون سے
چن دیا پس آٹھوین تاریخ جون کی باغیون نے قلعہ پر حملہ کیا صاحب لوگون نے اندر سے بندوقین
چلائین اسمین باہر والونکا بھی نقصان ہوا اور اندر قلعہ کے کپتان گورڈن صاحب مارے گئے
آخر کو باغیون نے میجر اسکین صاحب سے بہت پختہ اور قسمیہ عہد کیا کہ آپ لوگ دروازہ قلعہ کا
کھولکر بلا شک باہر آجاوین ہم جان کے خواہان نہین اندر والے تو موجب عہد و پیمان کے دروازہ

قلعہ کا

قلعہ کا کہول دیا باہر نکل آئیے باغیون نے پیمان شکنی کی صاحب لوگ اور میمون اور بچون کو شہر کے
قریب ایک باغیچہ مین لیجا کر کہ نام اُسکا جہولن باغ ہی قتل کر ڈالا اس طرح سے کہ تین قطارین کین
اول قطار صاحب لوگون کی دوم میمون کی تیسری مین بچے اور حاشیہ مین ایسا بیان کیا ہی کہ
پانچوین جون کو جو فوج نے جہانسی کی سرکشی اختیار کی بعد اسکے صاحب لوگ اور میمین اور بچے
قلعہ کے اندر داخل ہو کر آٹہوین تاریخ کے دوپہر تک صاحب لوگ تو اندر سے مقابلہ کرتے رہیے
اور عورت کہانا پکاتے اور کہلاتے اور گولیان ڈہالنے مین بڑی مدد کی لکہا ہی کہ وہان سب اہل فرنگ
مرد اور عورت اور بچے جملہ پچپن آدمی تہے آخرکار باغیون نے رانی سے اس نواح کے مدد چاہی بس
رانی نے توپین اور ہاتہی لیکر قلعہ پر حملہ کیا اور ایک دروازہ کہولدیا تب سرکشون نے صاحب لوگون سے
کہا کہ اگر تم اپنے ہتیار ہمکو دیدوگے تو ہم جان بخشی کرینگے صاحب لوگ انکے قول پر اعتبار کر کے باہر
نکل آئے پس باغیون نے سبکی مشکین باندہ لین اور آپسمین کچہ مشورہ کر کے تہوڑے عرصہ کے بعد اسی تاریخ

یعنی آٹہوین جون کو قتل کر ڈالا نون گانون کی سرکشی کا بیان واضح ہو کہ اُن گانون مین
دسوین تاریخ جون کو مغرب کے وقت سرکش فوج کے لوگون نے پہلے حوالدار کو اپنے مار لیا پہر توپون کی
جانب متوجہ ہوئے اول توپین افسرون کے خیمہ طرف چلائین خزانہ پر قابض ہو کر اوسکو توپون کے بیچ
مین لا رکہا فرنگی لوگ سب نکلکر چہتر پور کے سمت چلے گئے کوئی عیسائی باغیون کے ہاتہ سے مارا نگیا
مگر تکالیف صاحب لوگون کے بیان کے ثبوت اپنی اپنی جو جو کہ انپر گذرا اور دیکہا اور سنا
جو صاحب کتاب نے قیاس کیا ہی سب اُس مقام بیان واضح کیا ہی کلام طول ہی نامہ نگار نے

چہوڑ دیا دین پور کی سرکشی کا بیان اول سر میدان وہان کے لوگ عدول حکمی اپنے افسرون کی اختیار کی

پہر انپر گولیان چلائین اور لوٹ آئے یہان سے افسر لوگ گہرون سے اپنے نکل گئے تہے یہ خالی تہی ادہر
اودہر بہار خالی کئے پہر میگزین کو لوٹا اور خزانہ اور جیلخانہ پر حملہ کیا واضح ہو کہ اس موضع مین قتل و کشش
نہین ہوا افسرون نے کچہ اپنی تدبیر سے کچہری کو بچا رکہا مگر دوسرا وقایع نگار لکہتا ہی کہ لفٹنٹ صاحب کو
مار ڈالا پہر سب باغی دہلی کیطرف چلے گئے اور راہ مین ایک دو قریئے لوٹتے چلے اور خرابی بہتسی لوگون
کے چند مصیبتین اوٹہا کر پہر آئے اور اپنی اپنی جا پر قایم ہوئے علی گڈہ کی سرگذشت کا بیان صاحب کتاب انشیا لکہتا ہی
کہ یہان بارہوین تاریخ مئی کی ۱۸۵۷ع اٹہارہ سو ستاون روز سہ شنبہ وقت شب شہر مین یہ افواہ ہوئی کہ
دسوین ماہ مئی کو روز یکشنبہ میرٹہ مین سپاہیون نے پلٹن اور رسالہ کے نمکحرامی کی ہر چند کہ وارث صاحب
مجسٹریٹ اس ضلع کے یہ خبر پا کر متوجہ طرف انتظام کے ہوئے مگر بیسوین کو ماہ مذکور کی چار بجے
کلکٹری میں کوٹہی مین بقدر سات لاکہ روپیے کے جو خزانہ تہا دروازہ اسکا توڑ جسقدر پایا برداشت کی
بارہ کے چار بجے گہڑی رات گذرے دہلی کو راہی ہوئے چلتے وقت چہاونی اور کوٹہیون میں اسکے آگ لگا دی
جب یہ خبر شہر کا اوباشون کو ہوئی جوق جوق واسطے لوٹنے مال واسباب نقد و جنس وغیرہ کے آمادہ ہوئے
اکیسوین روز پنجشنبہ صبح ہوتے ہی بدمعاش ہر ایک قوم کے علی الخصوص قوم میواتی اور قصاب اور جولاہے اور
خوگیر دوز اور گہیتوا اور گدے وغیرہ چہاونی کو دوڑے جس مکان اور کوٹہی اور ڈاک گہر سے جو ملا
بلا تکلف اوٹہا لیا سوا اسکے شہر والون کے گردنواح موضع پیلا اور عیسی پور دیپا کہا اور ادو اور سیاہ دل
وغیرہ دیہاتیون اس نواحی کے خوب مال لوٹا اور اکثر مکانات چہاونی کے جلا دیئے اور انہین سے
دن دیسے قصابون کی قوم والے اور خوگیر دوز دن سینے دوکانین غلہ فروشون کین جو بازار مین
رفعت گنج کے تہین خوب غارت کین اور بدمعاش لوگ اودن کے مانک چوک کے محلہ پر ایسی

طلوع سے دو درتے مگر ویسے ہی تیر اول کئے اور ایتنٹ ماریں کہ بھاگ اوٹھے اور دوپہر کے بعد

بازار جیسنگنج کا دہونکل دگوپال کے بقالون نے بحمایت و امداد چند بدمعاشون کے لوٹ لیا اور ایک جانب قریب دوپہر

کے دفتر عدالت دیوانی و صدر الصدور و صدر امینی و تحصیل شہر کا بدمعاشون نے جلا دیا اور بعد دوپہر کے ایکطرف

عیسی گنج کا بازار دہونکل سے مارواڑی اور گوپال ... ہیر دو علاقہ شون نے حمایت و کمک سے

بدمعاشون کی مسمار کر دیا گو اس روز صبح سے دس بجے تک جیلخانہ قایم تہا سپاہیان بغاوت شعار نے

اسکو نہیں توڑا تہا لیکن جب یہ بدعملی او حشر برپا ہوا داروغہ محبس نے یہ حال دیکھ کر گرفتارہ گیا قیدی

چل نکلے دو کانون پر آہنگرون کی زنجیریں کٹوائیں جو جو اسباب جیلخانہ میں تہا بہت سا لیگئے باقیماندہ جاکر

شہری اور دیہاتی رذالون نے لوٹ لیا اور ڈاک خانہ کی مارشل کو بہی لچون نے شہر و دیہات کے

نیست و نابود کر دیا پس محافظ لوگ اور کوچوان اور بارگیر اور سپاہی یہ ادنی لوگ مالا مال

ہو گئے قدرت خدا ایشان ایزدی ہے کہ ایک پلک مارنے میں حال دگرگون ہو گیا اشراف ہوش

باختہ ششدر اور بدمعاش در پی چہین لینے مال و اموال کے تہے اچل تالاب کے قریب او دون

گاؤن وغیرہ کے بدمعاش واسطے بدعت اور بلوہ کے جو مجتمع ہوئے تہے شام کے وقت

چند اشراف نجیب لوگون نے جا کر ضرب بندوق سے دو تین آدمی مار ڈالے باقی فرار ہو گئے

پس سے لوگ ناچار ہاتہ سے شہر والون کے اپنی حفاظت شب بیداری اور ہوشیاری سے کی پہر

بائیسوین کو جبلہ قصاب فراہم ہو کر شہر میں گشت کرنا شروع کی اور ماتوازیون اور بیہودون اور سہاے انکے

اور اور لوگون سے روپیہ وصول کیا چند مکان لوٹ لئے اور میواتی کے قوم والون نے بہی ایسا ہی کیا

پس گنوار دیہات کے اور بدمعاش شہر والے آپسمین اتفاق کر کے ضعیفون پر چڑھائیان کین

لوتنا اور آگ لگانا شروع کیا چنانچہ پہلے اسی گانون پر بدمعاش اور عیسی پور وغیرہ پر قوم تلنگانہ و برہمن
لودہ اور دہوبی اور میواتی وغیرہ نے چڑھائی کر کے غلہ اور مویشی اور جو نقدی وغیرہ پایا کہسوت لیگئے
اور چوبیسوین کو شام کے وقت کہان موضع مذکور کے سب بدمعاشان [illegible] ہوئی و او دون
کو چہوند وغیرہ کے جمع ہو کر تمام و کمال نے کمال پور پر بہیئت مجموعی چڑھائی کی وہان سے بعد گشتہ ہونے
چند آدمیون کے نقدی اور تمام زیور اور غلہ اور مویشی لوت لئے اور آگ لگا دی اور بدمعاشون نے
مواضع کو ہیا وغیرہ کے گہر مسترجان نکرلین صاحب ناجوئنٹ واقع مہ اک کا لوتا اور انکے بیتے کو قتل
کر دالا اور چہبیسوین مئی کو سندا چوبدار کہ شہر کول مین بدمعاش مشہور تہا ناطر فیض بخش کے مکان پر گیا
اور کہا کہ تمہارے مکان کے قریب خزانہ کراجی کا لوتا اور تم نے تلنگہ چہوڑ کا روپیہ لیا ہی میرا حصہ دلا دو
وہ جب وہان سے اتا ہر اتور سل گنج کا جو تکیہ ہی اسکے متصل ہاتہ سے ایک میواتی کے مارا گیا اور
کچہ سوار باغی پورب سے آئے کوتوال صاحب کو واسطے رسد کے تنگ کیا اور جب وہ تنگ ہو کر اتہتے کہیں
سواروں نے رسد اوتہالی پہر ستائیسوین کو جو کمپنیان کہ مین پور کے خزانہ پر تعین تہین شہر مین ہو کر گذرین بلوارین
جنکے پاس دیکہین چہین لین من بعد اتہائیسوین ماہ مئی کے روز پنجشنبہ پروانہ صاحب مجسٹریت بہادر بنام
موتی لعل اور جواہر لعل کے مشعر تشریف آوری انکے صادر ہوا پہر شہر کو تحصیلدار مع چپراسی اور رفقا
بموجب حکم صاحب موصوف کے ہاتہرس کو گئے اور اہل پولس کوتوالی مین آ حاضر ہوئے پس خبر آمد آمد حاکم کی
جو بدمعاشون نے سنی مضطرب ہوئے اور مال مغصوبہ گہرون سے نکالنا شروع کیا تہوڑی دیر مین
گلیون اور کوچون اور سترک و [illegible] استون وغیرہ پر انبار ہو گیا و تس صاحب کلکتر علی گدہ کے واپس آنے
کا بیان واضح ہو کہ جب حکام نے وہان کے علی گدہ کو چہوڑ کر مع رسالہ گنتنجنت ہاتہ رس مین

ہوئے گدہ

جو علی گڈھ سے بائیس ۲۲ میل آگرہ کی جانب قیام کیا وہان چوبیسوین ۲۴ تاریخ ہی کو سوارون نے رسالہ سے
کنشنجنت کے کہ جملہ سو آدمی ہونگے سرکشی اختیار کی اور دہلی کی جانب چلے گئے پس چالیس صاحب
لوگ متعلقہ دفتر انگریزی جو آگرہ مین فراہم اگرانتہ رس پہونچے ہین کہ ہنوز تخفیف غدر کی
نہوئی تہی کو تہی سے چند صاحبون کو خلاص کرکر انتیسوین ۲۹ تاریخ نو بجے علی گڈھ مین داخل ہوئے
اور بقدر اسباب حاضر کرنے مال کچہری اور ڈاک خانہ وغیرہ کے گہر گہر منادی کی گئی اور واسطے
مرحلجات سڑک کے بر قبضہ از قرار پائے اور ہر جا سپاہی بہرتی ہوئے اور اشتہار حاضری کا
دیا گیا کہ جلد حاضری قیدیون کی ہوا اور تیسوین ۳۰ کو ڈاک کا سلسلہ از سر نو جاری ہوا پہر پہلی
جون صاحب مجسٹریٹ بہادر موضع کہیر کو کہ وہ ایک چہوٹی بستی جانب مغرب چودہ میل پر ہے
اور وہان چوراو بہوپال سنگہ نے کچہری تحصیلدار کو برطرف کرکے اپنی عملداری قائم کی تہی گرفتار کرکے
پہانسی دی اور ہمراہیون کو اوسکے کوڑے لگائے دوسرے کو دریافت ہوا کہ تین سو سوار رسالہ ہندوستانی جو پور سے
انتظام کو آتے تھے مقام کراولی پر باغی ہوکر اپنے افسرون مین سے تین صاحب کو قتل کیا پہر یہ بہی معلوم ہوا کہ
وے سوار اکبر آباد سے چہوڑی گہاٹ کی راہ سڑک نہری پر سے ہوتے ہوئے چلے گئے پہر اسکے پانچوین جون کو
ساتوین رسالہ کے باغی سوار علی گڈھ مین پہونچے جتنا اسباب کہ صاحب مجسٹریٹ نے فراہم کیا تہا سب جلا دیا اور
شہر مین گہسکر تمام مال لوگون کا لوٹ کہسوٹ کر جانب دہلی چلے گئے پس چہبیسوین ۲۶ کو صاحب مجسٹریٹ نے
عزم سے تنبیہ مفسدون کے علاقہ کلسمہ کا ارادہ کیا کہ ان لوگون نے اس ضلع مین بڑا غدر مچا رکہا تہا
مقابلہ کرکے دو تین سو آدمی مار ڈالے تب باقی فرار کرگئے اور تیسوین ۳۰ کو بدمعاشون نے جہنڈا کہڑا کیا
ہزار پندرہ سو آدمی جمع ہوکے بعد دوپہر تین بجے کے لکہا سی کہ افسران انگریزی ہمراہ اپنے چند

نجیب لوگ اور سواروں کو لیکر مقابلہ کیا اور حکم تفنگ زنی کا دیا اونہوں نے غیر آسمانی کی
حریف پر کچھ ہیبت پہونچا صاحب لوگوں نے جب دیکھا سبکو تیغ بیدریغ کیا اور اپنی ذاتوں سے
یہ سب لوگ مقابل والوں میں گھس پڑے اور تیغہ مارنے لگے ہر چند کر دیے سیکڑوں ہی پیچھے منتشر
ہو گئے بیس پچیس تو مقتول و مجروح ہوئے باقی اس بدحواسی سے بہاگے کہ کنوؤں اور خندقوں
میں گر پڑے من بعد تیسری جولائی کو صاحب مجسٹریٹ راہ عاقبت اندیشی سے مع اور صاحبان
عالیشان آگرہ کو چلے گئے اور علی گڈہ پھر حکام سے خالی ہو گیا رؤسا ہندو اور مسلمان اول
علیحدہ علیحدہ متوجہ انتظام ہوئے ہر چند یہ لوگ کوشش کرتے رہے کچھ انتظام نہ ہوتا تھا حتی کہ اٹھائیسوین
جولائی کو نسیم اللہ اور غوث خان مالاگڈہ سے شہر میں آئے اور احاطہ محمد نصر اللہ خان ڈپٹی کلکٹر میں
مقام کیا اور یہ مشہور ہوا کہ بادشاہ دہلی نے صوبداری علی گڈہ کی ولیداد خان نواب مالاگڈہ کو
عطا کیا ہی اور غوث خان اوسکا نایب ہوا ہی اب بجا تہا انتظام ختم ہوا اور نئی صورت سے
انتظام ہوا واضح ہو کہ نسیم اللہ ایک شخص ہی ساکن قریہ کول کہ وہ جناب جج کی عدالتین وکیل تہا
اور غوث خان موضع سکندرہ راو علی گڈہ میں زمیندار تہا پس غوث خان نے انیسوین (۱۹) جولائی کو
نگہداشت شروع کی اور شہر خاص غوث خان کا نسیم اللہ ہوا الحاصل پیچ واسطے موافق اندازہ کے
فرد داخل ہوئی اور جبرا روپیہ بھی وصول لیکن حسب خاطر خواہ تحصیل نہوئی اور اچھی طرح سے انتظام
نہ ہوا نسیم اللہ نے دسوین اگست کو دلمیں ارادہ دہلی کا کر کے بہانہ سے لانے خزانہ کے ملاگڈہ
کو چلا گیا کہتے ہیں کہ ابتدا مین غوث خان کا مقولہ تہا رعیت کو بالکل تکلیف نہ دونگا مگر لکہا ہی کہ
روپیہ وصول کرنیکے وقت قول سے اپنے بدل کے تشدد بیجا کرنے لگا بلکہ مال و اسباب لوٹنا

شروع کیا اس عرصہ مین اکیسوین اگست کو خبر آئی کہ صاحبان والاشان مقام آگرہ سے واسطے

گوشمالی غوث خان کے آنے ہین دوسرے دن بائیسوین تاریخ کو غوث خان نے مع فوج ہمراہی

[illegible] عمارت [illegible] قیام کیا بمقام علی گدہ سے دو کوس بجانب آگرہ کی [illegible]

ہوئی ہنود تو کوئی نہ نکلے مگر مسلمان جوق جوق ہدایت سے مولوی عبد الجلیل کی جمع آئے

چوبیسوین اگست کو مقابلہ ہوا اپنے کو ساتھ [illegible] مولوی عبد الجلیل اور غوث خان نے

عزت علی اور محمد یوسف خان افغان کو ہمراہ لیکر آگے بڑے ہجوم بدمعاشون کا پیچھے تھا

مولوی صاحب اور انکے ہمراہی توپون تک جا پہونچے گورون نے یہ چالاکی جو دیکھا کہ لوگ جوق

جملہ توپ و تفنگ سے ننگی تلوارین لئے ہوئے چلے آتے ہین آگے کی توپ پیچھے ہٹا دیا جب یہ

ہو گئے یہ سمجھے غالب آئے اور ایک توپ ہمارے ہاتھ لگی اور انگریزی سپاہیون نے پیچھے کی توپ سے

گریپ مارا اور حملہ کیا صدہا مارے گئے صدہا زخمی ہوئے باقی بھاگ نکلے مولوی عبد الجلیل صاحب

سرگروہ جہاد شہید ہو گئے اور فوج انگریزی سے فقط ایک جرنیل اور تین چار گورے قتل ہوئے

چوتھی تاریخ ستمبر ۱۸۵۷ء اٹھارہ سو ستاون کو صاحب کمشنر مع صاحبان جنٹ مجسٹریٹ و

مجسٹریٹ بہادر مع فوج و توپخانہ داخل ہاتھرس ہوئے اور انتظام متعلقہ اہل پنچایت کا آغاز کیا

تیسوین ستمبر کو فتحیابی دہلی کا مشتہر ہوا اور چوبیسوین کو نسیم اللہ کے اشارہ سے انکو ملگانہ کے

قوم والے اور اودگ کے باشندون نے برخوردار و نمبر چو کی پیٹی کے چھاپہ مار کر سب کو قتل کر ڈالا کسی کو

زندہ نہ چھوڑا کہ ایک اپنے حال سے دوسرے کو مطلع کرے پھر نسیم اللہ کا علی گدہ داخل ہونیکا بیان

پچیسوین ستمبر ۱۸۵۷ء اٹھارہ سو ستاون مذکور مین صبح نسیم اللہ قصبہ اکبر آباد سے ایک ہجوم کثیر لیکر آیا

اور قریب شہر کے ہو کر ایک گولہ مارا اہل شہر گہبرائے دروازے اپنے اپنے گہر کے بند کر لیے
اودہر سے تہا کر سنگہ نے یہ خبر پاکر حکم مقابلہ کا دیا پس مفسدون کے دو گروہ ہوئے ایک گروہ والا تو شہر مین
گہس کر لوٹنے لگے اور جو سامنے آیا اوسے مار لیا اور دوسرے گروہ کے آدمی کوٹہی پر جا پہونچے
وہان مقابلہ ہوا توپ تفنگ چلنے لگی نسیم اللہ اور نیاز احمد ہر دو مجروح ہوئے قریب تہا کہ بدمعاش
بہاگ جاوین مگر سپاہ نے استعانت نکی تہا کر مذکور اپنے ہاتہ سے توپ چلاتا رہا مگر مثل مشہور ہے
اکیلا سورما نہین جیتتا پہر تو مفسدون نے غارتگری پر کمر باندہی جو پایا لوٹا اور جو پکڑے گئے جلا
کر لائے بدمعاش شہر کے نکلے اور باغیون نے شادیانے بجائے منادی ہوئی خلق خدا کی ملک بادشاہ کا
حکم مولوی نسیم اللہ بہادر کا دس روز تک وہان حکومت نسیم اللہ کی رہی رہزنی لوٹ اور کسوت کا
بازار گرم تہا ہر طرف ابتر تمام تہا یہ انتظام تہا اس عرصہ مین پانچوین اکتوبر کو سپاہ لشکر ہی ایلغار
نازل ہوئی جب تہوڑا فاصلہ رہا ادہر سے ایک گولہ چلا اوسوقت دستے لوگ سزا دینی لازم جانکر
آگے بڑہے بہت سے بدمعاش مفسد مقتول و مجروح ہوئے باقی بہاگ گئے فوج انگریزی داخل علی گڈہ
ہوئی اور چہٹی تاریخ کو جانب اکبرآباد کوچ کیا اور وہان جاکر منگل سنگہ اور مہتاب سنگہ کو کہ دے
ہر دو مفسدون نے وہان پر بڑی شورش مچا رکہی تہی قتل کیا پس اس تاریخ سے علی گڈہ کا فساد رفع ہوا
اور جلد انتظام نے قرار پکڑا **اتاوہ اور بلندشہر کی سرکشی کا بیان** اتاوہ مین بہی سرکشی ہوئی سرکار لوگ
مارے گئے مجروح ہوئے اور بلندشہر مین کی سرکشی خزانہ جو میرٹہ لیجاتے تہے انکو حکم ہوا تہا دہلی کو
لے گئے کچہ کہین کہین قتل و کشش بہی ہوا آخرکار اس مقام کو ولی داد خان نام ایک شخص قرابتی
شاہ دہلی کا تہا اوسکا قبضہ ہو گیا اور یہ صاحب لوگ سب میرٹہ کو چلے گئے فقط تمت بالخیر

فہرست کتاب تاریخ خورشید جاہی

شیخ جلال

باوالغفرت

برسیاہ

راقم حروف

ترجمہ

❀ خاتمة الطبع ❀

بیمن توفیق اُس ملکِ المنان کے یہ کتاب مفید خلایق علم تواریخ مین فایق مستجمع
احوالات کماہی مسمّی تاریخ خورشید جاہی ابتداء حال سے راجہایان ہند و دکن کے زمانۂ حال تک
تالیفات و تصنیفات سے اکمل المحققین والمدققین مولوی غلام امام خان قوم افغان ترین
ملک موسیٰ زئی غفر اللہ لہ و نوّر مرقدہ کے بیچ عہدِ محمودِ مرغوب فلک جناب مقرر کار مالک رقاب
مستغنی عن الالقاب و آداب حضرت آصفجاہ سادس میر محبوب علیخان بہادر دام اللہ تعالیٰ ظلال
اجلالہم کے حسب الارشاد سعادت بنیاد مسند آرای بزم سخنوری و رونق پیرای سریر معالی گستری
فریدون حشمت سکندر صولت جمشید کلاہ نواب خورشید جاہ خورشید الامرا خورشید الملک خورشید
الدولہ تیغ جنگ محمد محی الدینخان بہادر مدظلہ العالی فرزند ارجمند دلبند ایک شہسوار مضمار
جلالت و زینت بخش صدر حشمت و ابہت کوہ شکوہ عظمت پژوہ فرخندہ شیم ہمایون نعم مہر نگاہ
ثریا جاہ بحر سخا سپہر عُلا نواب وقار الامرا اقتدار الملک اقتدار الدولہ بہادر جنگ محمد فضل
الدینخان بہادر ادام اللہ تعالیٰ برہم و جاہہم کے بصیغہ کی ہوئی بات سے طالب علم محمد تقی
تلمیذ مولویصاحب مغفور و مبرور کے اور بتحریر کاپی سے محمد عبد القادر ملازم سرکار با وقار
اور بطبع طابع بہیکن خان کے اور باہتمام و تصحیح سے واقف اسرار خفی و جلی ماہر جمیع علوم فارسی
و عربی میر سجاد علی عفی اللہ عنہ کے مطبع موسومہ بمطبع خورشیدیہ سنہ ۱۲۹۷ ہجری مین مطابق سنہ ۱۲۸۹ فصلی
سنہ ۱۸۸۰ عیسوی کے تاریخ دوم شہر شعبان المعظم کو حلیۂ طبع سے محلّی ہو کر بعد ملاحظہ اشرف کے منصۂ ظہور پر
جلوہ گر ہوئی او تعالیٰ شانہ اب اسکو مقبول خاص و عام کا کرے بمنہ و کرمہ آمین یا رب العالمین

تعلیقات خورشید جاہی

خاتمہ

واضح ناظرین ہو کہ جب والد نامہ نگار ہذا کمترین غلام محی الدین خان تزین کے
کتاب سرمایۂ ہوش و آگہی یعنی خورشید جاہی کو تمام کیئے اور مسودہ مبیضہ پاکر
ملاحظہ والا مین سرکار کے گذرا اور عنایت الٰہی سے نصف کتاب مطبع عالیہ
خورشیدیہ مین طبع ہوی پائی کہ ناگہان مصنف کتاب کو سفر آخرت کا درپیش ہوا
چنانچہ مفصل کیفیت اسکی لکھی جاتی ہے پس حکم سرکار کا کمترین پر ایسا صادر ہوا
کہ بندہ اول حقیقت وفات اور حسن صفات اپنے والد کے لکھے بعد بقیہ احوال
حضور مغفور وقت انتقال تک جو باقی رہ گیا ہے تحریر مین لاوے پس کیفیت جلوس حال حضور
بندگانعالی مدظلہ العالی تعلقات آخر ۱۲۸۵ء بارہ سو پچاسی تک قلم بند کر کے
خورشید جاہی مین شریک کرے راقم اطاعت امر کو خداوند نعمت کے واجب
جانکر لکھا لیکن جبکہ عبارت بندہ کی بسبب کم استعدادی کے قابل پیوند دیپنے
عبارت سے والد کے نہتی اسواسطے آخر کتاب مین رکھا اور اسکو ایک تذکرہ
اور دو فصل پر ترتیب دیا امید دانشمندان والا نژاد اور ژرف نگہان بلند
بنیاد سے یہ ہے کہ اگر بشریت سے لفظ و معنی مین کہین خطا ہوئی ہو تو قلم اصلاح
سے دریغ نفرماوین تذکرہ واقعہ ناگزیر مصنف کے بیان مین
افسوس کی جاہے اور بکا کا مقام کہ والد ماجد بندہ کے مسمی مولوی
محمد غلام امام خان ملک شاعری بدل جامع معقول و منقول واقف فروع

واصول عالم بے نظیر منشی خوش تقریر محدث واعظ محقق مدرس طالب علمون کو
صرف اور نحو اصول تفسیر حدیث علم کلام علم بیان علم مناظره ہیئت ہندسہ حساب
فصاحت بلاغت حکمت علم انشا اور عروض و قافیہ اور تصوف وغیره بخوبی پڑہانا
اور بڑی درستگی سے سمجھانا نزدیک معزالیہ کے ادنی کام تہا صاحب تصانیف
عربی و فارسی کہ پندره رسالے تصنیفات سے انکے موجود ہین مطالعہ
مین ایسی قدرت کہ مشکل مشکل مقامات انکی کتابون کے ذری فکر مین حل کرتے تھے
اور قابل لوگ اشتباه اپنے جو ہر علم مین اوستادون سے رہجاتے تھے آپ سے
دفع کرتے تہے اور ذکی طبع ایسے کہ دو دو سو شعر کا قصیده مدح مین اپنے ولی نعمت
اور دوسرے امرا کے ایک روز مین لکہا چنانچہ وه سب قصیدے دیوان اول مین تحریر ہین
اور دیوان دوم بہی [illegible] تمام ہو گیا [illegible] فہمی ایسی کہ [illegible] باریک بینی مین ید طولی
[illegible] اکثر یہ کلمہ بار بار زبان پر لاتے کہ اگر کتابین اس علم کی
دنیا سے معدوم ہو جاوین تو مین سب مسایل بلا سہو یک مسئلہ زبانی لکہا دون کا
ماشاء اللہ کیا حافظ قوی اور کیا طبیعت ذکی تہی صاحب ورع حافظ آداب شرع
کبہی جہوٹ نہ بولے ہرگز کسیکی برائی مین زبان نہ کہولے تیز فہم ایسے کہ معنی والا ہمت
پیشدست عقل بالا اونکے پڑہی رہتی تہی ابتدا فقره سے انتہا مضمون کو پہنچ جاتے
بلکہ مشاہده سے صورت ظاہر ہر بشر کے احوال تمام اسکے باطن کا پاتے تھے مزاج ایسا
پختہ کہ جو قاعده طبیعت سے ایجاد کرتے لوگ وہی کتابون مین لکہا پاتے جس مقدمہ مین

کو فقاہی

کہ قیاس کر کے انجام کو اوسکے بیان کرتے آخر دہی ظہور مین آتا رہتا بر خلاف اوسکا نہ ہوتا
عقل مانند کرامت رکہتے تھے سبحان اللہ ایسی فرد ہر ہزار برس مین ہی پیدا ہوگی
اور ایسی تصویر مرقع عالم سے سو چرخ مین ہویدا ہوگی غرض تعریف انکی تقریر سے
باہر اور زبان بیان سے اوسکے قاصر ہے تسوید سے تاریخ ہذا کے فارغ ہوئے
اور چودہ برس کے واقعات کو اس دیار کے ابتدا سنہ ۱۲۷۰ بارہ سو ستر سے چودہویں
رمضان سنہ ۱۲۸۳ بارہ سو تراسی ہجری تک تمام کئے کل گذارش قدر رنج
بہی اوراق شبانروز کتاب جو مفوض الیہ کو اولٹ کر تمام کو دیکہا یا ناگہان آخر ماہ
محرم سنہ ۱۲۸۵ بارہ سو پچاسی ہجری مین بخار آیا اور درد کمر بشدت رہا دو روز تک بخار
بدا ہوا چونکہ علاج اس کمترین کا تہا مسہل دیا کمر کو سینگین لگائے بخار اوترا مزاج کو
افاقہ ہوا فقط ناتوانی کی شکایت تہی وہ بہی چند روز مین جاتی رہی تین مہینے مزاج
درست رہا بندہ بیفکر ہوا اور جیسا مین اپنے کہا کہ اب کیا ڈر ہے لیکن نجانا کہ یہ اول پیام
سفر آخر تکا ہی ہیہات کہ تین مہینے بعد نوین تاریخ جمادی الاول کی عشا البہ ہر ایکروز
بشدت بخار آکر اوتر گیا اور چہتے روز بعد پہر ایکروز جاڑے سے تپ آئی دوسرے
روز اگرچہ طبیعت نے صلاحیت پائی لیکن ناتوانی کا یہ زور ہوا کہ سلسلہ اوسکا
رمضان تک چلا گیا رمضان مین باوجود برابر رہنے خواب وخور کے تمام جسم پر نا معلوم
کچہ تہیج نمودار ہوا چونکہ جناب نہایت باریک بین تہے تشویش مین رہے کہ یہ ورم ہے
یا سمن غرض جب خوب غور کیا پانچوین شوال کو یقین ہوا کہ یہ ورم ہے تب بندہ نے

ہرگز نہ کہا فریب ٹے اللہ کے سوا کسیکو بقا نہین ٭ مادہ تاریخ رحلت اُن جناب کا

سال

محمد نقی شاگرد سے انکے یہ ہے چون جناب ملک شدند بخلد ٭ جملہ احباب چشم نم کردند ٭

تاریخ گفتم از سر آہ ٭ ہجر ہجرت سوے عدم کردند ٭ ایضاً وله سے چون غلام امام خان صاحب ٭

١٢٨٥

رفتہ اندر بہشت علیین ٭ ہاتف از سال وصل داد خبر ٭ زہے ملک گشتہ قرین پہلی فصل

١٢٨٥

تتمۂ احوال ساکن رفیق الاعلیٰ نواب افضل الدولہ بہادر مرحوم مغفور کے بیان مین

ستروین رمضان سنہ ١٢٨٣ بارہ سو تراسی ہجری کو نواب عمدۃ الملک شمس الامرا بہادر کی حضور پرنور مین یاد ہوئی دو گھڑی تنہا باریاب ہے ستائیسوین شبکو عبد اللہ بن علی نے ارادہ خیرات کا کیا کنگال کثرت سے جمع ہوئے اور آپسی بھیڑی سے مکان مین در آئے سے کہ بلوہ عام ہو کر اس شبکو بتیس آدمی کشتہ اور بہت سے مجروح ہوئے اٹھائیسوین کو سرکار حضور سے نواب وقار الامرا بہادر کی طلب ہوئی اور انتیسوین کو پیر وقار الامرا بہادر کی باریابی ہوئی اور سلخ کو جو تر اویلوانی اور بیکاری کا داخل ہوا خود ملاحظہ فرمایا غرہ شوال روز پنجشنبہ مطابق سال یازدہم جلوس کو سب بلدہ مین عید الفطر ادا ہوئی شمس الامرا بہادر اور وقار الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر اور دیوان مختار الملک بہادر اور پیشکار نرندر بہادر ہوا سیل دفتر قاضی اور خطیب اور صوبہ بعد فراغ نماز عید کے حاضر خلوت مبارک حضور پرنور ہوئے بعد معروضہ کے عرض بیگی کو حکم ہوا کہ نذرین محل مین داخل کردین حسب الامر کشتی آئی اور نذرین مجرائیون کے داخل محل ہوئین سب برخاست کر اپنے اپنے گھر چلے گئے خود نے شمس الامرا بہادر وقار الامرا بہادر مختار الملک بہادر کو پائین تیس

پہنیں سو جوان کا خاصہ مرحمت فرمایا اور تیس جوان کا خاصہ نواب خورشید جاہ بہادر کو
عنایت ہوا اور سو روپی کا خاصہ ترجمان صاحب بہادر کو بیس طرف سے سبکے آداب عرض ہوئی
اور عرب لوگ بھی موافق معمول جو تیسری چوتہی تک عید کے آپسمین ملاقات کے لیئے
راستہ و بازار گلی کوچون مین بندوقین چھتیانے پہرتے تھے عمل مین نہ لائے پانچوین تاریخ
کو نواب شمس الامرا بہادر حسب الطلب باریاب حضور پرنور ہوئے اور بارہ پر دو بجے دن کے
حسب الحکم حضور پرنور روانہ کوٹھی ریزیڈنسی کے ہوئے کرنیل صاحب بہادر سے ایک گھنٹہ ملاقات
رہی بعد اوس کے سوچہ طرف دولت سرا ایک چھوٹا سا نون کو حضور پرنور مین
پہر نواب شمس الامرا بہادر کی باریابی ہوئی بارہوین تاریخ شوال کی روز دوشنبہ دربار ہوا
ترجمان صاحب بہادر آئے اور صاحب باریاب ... ہوئی ترجمان صاحب بہادر روانہ طرف
کوٹھی کے ہوئے اور نواب شمس الامرا بہادر اور دیوان پیشکار بھی اپنے مکانونکو تشریف
لے گئے لیکن اوسی روز تین پہر کو شمس الامرا بہادر کی یاد ہوئی اور بہادر موصوف باریاب رہے
علی ہذا القیاس سولہوین صبح کو بھی حسب الطلب باریاب تھے سترہوین کو پہر شمس الامرا بہادر
صبح باریاب حضور پرنور ہوئے اور سہ پہر کے وقت پہر کوٹھی کو گئے اور ملاقات کرائی چوبیسوین
تاریخ کو دربار ہوا نواب مختار الملک بہادر حاضر ہوکر نذر گذرانی اور چلے گئے پہر شنبہ کو
جو دوسری ماہ ذی قعدہ کی تہی بدستور دربار ہوا اس بار دیوان مختار الملک بہادر معہ
پیشکار راجہ نرندر بہادر معا باریاب ہوئے آٹھوین تاریخ ماہ مذکور کی جمعہ کا روز دربار ہوا
صاحب عالیشان آئے اور جو معا طرف سے گورنر جنرل صاحب بہادر کے واسطے

بابت ماہ ذیقعدہ

مختار الملک اور سی بی بول صاحب یعنی رزیڈنٹ صاحب بہادر کے لائے تھے سو گذرانے اور بر دیے انکو
عنایت ہوا اکیس ۲۱ اضراب خوشی کے سر ہوئے تیرھوین ۱۳ کو نوروز کا دربار ہوا نواب شمس الامرا
بہادر اور نواب وقار الامرا بہادر اور نواب خورشید جاہ بہادر اور دیوان مختار الملک بہادر
اور پیشکار راجہ نرندر بہادر اور تمام ارکین دولت حاضر خلوت مبارک تھے سبھون نے
نذرین گذرانین اور جمعہ کے دن پندرھوین تاریخ قبل سہ پہر دو گھنٹہ بعد خوب مینہ برسا اور کثرت سے
اولے گرے کہ ڈھیرین لگ گئین اور رات کو بھی مینہ برسا اور بجلی کوندتی رہی اسیطرح ہر شب بھی
تقاطر بیشتر رہا حتی کہ اکیسوین ۲۱ شب کو خوب بادل گرجا اور بجلی کڑکے اور محل پورہ مین گرین گری
بائیسوین شب کو بھی بجلی چمکتی رہی ہفتہ سلخ ماہ مذکور صبح دربار ہوا امیر کبیر دیوان پیشکار حاضر تھے
رزیڈنٹ صاحب بہادر آئے اور رخصت بدلی کی لیکر چلے گئے اور شام کو مختار الملک بہادر نے رزیڈنٹ صاحب کی ضیافت
بہت تکلف سے کی صاحب مظہر الاخبار لکھتا ہے کہ دولت سرا مین نواب مختار الملک بہادر کے
اکیسوین ۲۱ ذی قعدہ کو سی بی بول صاحب بہادر رزیڈنٹ حیدرآباد معہ چند دوسرے صاحبان
جلیل القدر کے تشریف لاکر بعد تناول حاضری کلمات مالی وملکی ذکر کرکے روانہ ہوئے تیسری
تاریخ ماہ ذیحجہ کی روز شنبہ مطابق نوین اپریل کو ای بی سی ڈی تیبل صاحب بہادر رزیڈنٹ
ناگپور کام پر ایلچی گری کے مامور ہوکر داخل کوٹھی رزیڈنسی حیدرآباد کے ہوئے نوین ذیحجہ مطابق
پندرھوین اپریل صبح چھ بجے سے بی بول صاحب بہادر طرف کلکتہ کے گئے اور وہان کونسل مین
شامل ہوئے دسوین تاریخ ذیحجہ کی عید کے دن نواب مختار الملک بہادر کو حضور سے ایک سرپیچ
زمرد کی اور مروارید کا ہار جوڑی دستبند کی عنایت ہوئی تیرھوین تاریخ روز پنجشنبہ

دوپہر کے وقت دفعتاً ایک آواز بہت بڑی مقابل پندرہ توپ چھوٹنے کے اور ساتھ اوسکے
اور چند آوازیں آئیں راقم کو تعجب ہوا آدمی سے کہا کہ صحن میں جا کر آسمان کے طرف دیکھ کہ
کیا ہی چونکہ وہ آواز کوئی امر سماوی نہ تھا کچھ نکلا نہیں بعد معلوم ہوا کہ کوٹھا باروت کا موضع
پہاڑ گنج بیرون لال دروازہ علاقہ میں رائے منشی لعل سررشتہ دار جمعیت گوشہ محل کے
وہاں باروت کٹ رہی تھی دفعتاً کارخانہ میں آگ لگی شعلہ اوسکا دیوار توڑ کر تمام پتھر وغیرہ
لے کر تیمیں گیا اور وہ اوپر اڑا دھواں اوسکا شہر میں اندرون لال دروازہ کے پہونچا ہیں ۳۵ تیس
مرد وزن مرد ہلاک ہوئے حضور نے بھی آواز سنی خبر منگوائی عرض ہوئی کہ پندرہ ہزار
روپیہ کی باروت جل گئی مظہر الاخبار میں لکھا ہی کہ باروت خانہ میں بارود لیتے وقت کنکر آگیا
سنگاری نکلکر یہ صدمہ عظیم اوٹھ کھڑا ہوا پندرہ ہزار کا خسارہ ہوا سترہ آدمی جلکر ہوا ہوئے
ہو کر اوڑ گئے اور تیس آدمی گھایل ہو کر روانہ ہسپتال ہوا القصہ کو نقصان کا تو خیال ہوا آدمیونکا
ہوا ان لوگوں کے عورت اور بچوں کے واسطے مشاہرہ مقرر فرمایا ہفتہ کو چودھویں تاریخ تر یصاحب
بہادر تو وارد آئے حضور پر نور سے ملاقات ہوئی اور پندرہویں کو حسن ساگر میں ایسا طوفان ہوا
یعنی برا اولے گرے مکانوں کے سفال چور چور ہو گئے بڑے بڑے درخت گر گئے انیسویں کو دربار
۱۵ محرم صاحب عالیشان کا ہوا صاحب بہادر نے خریطہ لارڈ صاحب بہادر کا گذرانا پانچویں ماہ محرم سنہ ۱۲۸۴
یارہ اسی چھ ریاسی ہجری کو اوس شب مینہ برسا اولے پڑے مردم لشکر خاص کے پریشان اور منتشر ہو گئے
اور آخر شب کو بھی خوب بارش ہوئی اولے بھی زیادہ پڑے ساتویں تاریخ محرم کو سنہ الله حضور
ایک صاحبزادیکا انتقال ہوا اسی روز بادشاہی عاشور خانہ میں تلوار چلی ایک جوان کو توالی کا

مارا گیا تین معہ گرفتار ہوے اور کشف الاخبار سے ایسا ظاہر ہوا کہ علاقہ کسنا متعلقہ مدراس مین
چھبیسوین تاریخ شام کے وقت اولے پڑے مقدار انکا چھوٹے بڑے انبہ کے برابر تہا اور وہ اِس
زور سے گرتے تہے کہ ایک بالشت زمین مین گہس جاتے تہے اور علاقہ بلاری کے طرف کے گاؤن مین
بہی ناریل برابر سے اور وہ ایک فیت زمین مین دہس جاتے تہے اور موضع الحسیال ورکرا مکلا
کون کوندہ اور موضع انفنتا پور مین تو بہت بہاری خلاف قیاس بتاتے ہین اور مقام نو بتھال
ایک کہیت مین ایسی سلین پڑین کہ عرض و طول انکا ایک ایک گز کا تہا اور کئی جگہ تین تین من
تولے گئے غرض شدت سے اس تگرک باری کے دو ہزار آدمی اور چار سو بکرے اور آٹھ گائے بیل
ڈر امر گئے اور تعلقہ بلیر مین بہی اٹہائیسوین اپریل کو ژالہ باری کا بڑا طوفان ہوا چھبیسوین تاریخ
ستائیسوین شب کو کوٹہی مین جلسہ ملکہ کی سالگرہ کا جو ہر برس ہوتا تہا گذشتہ یعنی پارسال جیسا ہوا تہا اور وقت پر
تہا ہوا نواب مختار الملک بہادر دیکہنا کر [illegible] ملاحظہ فرما کے اور
واپس چلے آئے پہر شب کو مکر سواری ہوئی بعد امیر کبیر شمس الامرا بہادر مع بشیر الدولہ یعنی شاہ صاحب
رونق افزا ہوے دس گہنٹے شب کو یہ تو چلے آئے گیارہ کو میر بخشی دیوان صاحب وہین حاضر بہادر لا
فرمایا بار ایک آتشبازی چہوٹی ناچ دیکہکر مختار الملک بہادر بہی تشریف لائے تہے صاحب کے مزاج مین
بہت تکلف تہا کوٹہی کی نہایت آراستگی کی تہی چنانچہ راقم بہی وہان حاضر تہا غرہ ماہ صفر سے
خیرات افضل گنج کی موقوف ہوئی اسی روز روز یکشنبہ صبح کے سات گہنٹے پر ٹمپل صاحب
بہادر واسطے ملاحظہ کرنے باغ لنگم پلی کے آئے نواب خورشید جاہ بہادر سے ملاقات ہوئی
جاہ بکر رخصت ہوئے روز پنجشنبہ دوسری تاریخ دیوان صاحب مالوالون کے گہر شادی مین آئے

اور گہر

اور گھر امیر کبیر کے بھی دعوت شادی میں آئے تھے شمس الامرا بہادر اور وقار الامرا بہادر نے
عذر کیا اور نہ گئے جشن صفر ذی الحجہ مطابق انتیسویں ماہ جون ۱۸۶۷ء اتوار ہی
سمت عیسوی کو ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر دوست راقم کے بہت رہ کر مرگئے وجہ
اسکی نہ کھلی دوسرے دن چارشنبہ کو نقرئی کام کے صندوق میں کوٹھی کے اندر دفن ہوئے

ماہ ربیع الاول

تیسری ربیع الاول کو [illegible] صاحب بہادر [illegible] شمس الامرا بہادر یہاں آئے [illegible] دین ربیع الاول
مطابق دسویں جولائی روز چہارشنبہ کو امتحان راقم کا مع دوسرے چار خواجہ تاشوں کے
مدرسہ میں ڈاکٹری کے روبرو میر مجلس جرنل بالفور صاحب بہادر اور ڈاکٹر کمتری صاحب بہادر
اور ڈاکٹر والٹر صاحب اور ڈکس صاحب بہادر اور ڈاکٹر جان رینڈ صاحب بہادر کے
گیارہ بجے سے دن کے پانچ بجے تک چھ علوم میں ہوتا رہا یعنی علم تشریح اور علم قواعد قوانین
زندگی اور علم خواص الادویات اور علم قبالت اور جراحی اور علم طبابت میں جوابات باصواب
دیتے رہے صاحبان ممتحن سنکر بہت خوش ہوئے اور راضی رہے اور لیاقت نامجات پر
دستخط ثبت فرمائے مجلس برخاست ہوئی آٹھویں تاریخ حضور پرنور کو صاحبزادی بطن سے
افضل رکھی بیگم کے پیدا ہوئی چودہویں کو نواب مختار الملک بہادر اور تمپل صاحب بہادر
ریزیڈنٹ حیدرآباد مع دوسرے سرداران جلیل القدر اور ڈاکٹر جرنل بالفور صاحب بہادر
مدرسہ میں جلسہ کئے آئے اور سب ساہوکار اور معززین چھاونی اور اطبای حیدرآباد بھی
حاضر تھے راقم کو مع دوسرے چار خواجہ تاشوں کے لیاقت نامجات سے سرفراز فرمایے

ماہ ربیع الثانی

تیسری ربیع الثانی روز چہارشنبہ بڑی صاحب بہادر جہان نما کو آئے آخر عشرہ میں

ماہ مذکور کے نواب مختار الملک بہادر نے بذات خود محکمہ مین فوجداری کے اکثر مقدمہ دار وغہ حبشی خان کی
درد کا پیش کیا کیفیت اسکی طول ہے چھبیسوین [٢٦] کو رسم تسمیہ خوانی صاحبزادی مختار الملک بہادر کی ہوئی
اور ستائیسوین کو شمس الامرا بہادر کوٹھی کو جا کر آئے اور متعدد اخبارات بمبی سے معلوم ہوا کہ
سلطان روم اول نمائش گاہ مین فرانس کے رونق افزا ہوئے پھر نمائش گاہ لندن مین بارہوین جولائی کو
تشریف فرما ہوئے ہر دو بادشاہ سے ملاقات ہوئی بڑی تعظیم و توقیر کی لاکھون روپیے صرف
ضیافت ہوئے نوین جمادی الاول روز شنبہ عظمت جنگ دفعتاً اور مختار بیگ کسی بیماری سے جمادی الاول
اور زوجہ ہمت یاور الدولہ کی فالج سے ایک ہی روز مر گئے علاوہ اس کے بڑا فائدہ ہوا فقیرون کی
بن آئی بارہوین [١٢] تاریخ جمعہ کے روز ہندی آئی جوش ہوا دو نوبات برابر جاری تہے خلقت کو
تماشا تہا اس سال بارش معمول سے زیادہ ہوئی ابتدا بارش سے جہانکے نچہر تک تہائیس کی
جا جہتیس انچہ مینہ برسا اٹھائیس انچہ معمول سے سوا ہوا بیسوین [٢٠] تاریخ مطابق بیسوین اکتوبر
سنہ ۱۸۶۷ اٹھارہ سو سرسٹ عیسوی کو تمیل صاحب بہادر واسطے دورہ کرنے ملک برار کے
تشریف لیگئے چوبیسوین [٢٤] تاریخ رجب کی مطابق اکیسوین [٢١] نومبر سنہ رواں عیسوی بامر صاحب
ہوئے نو [٩] برس کی عمر تہی اسی تاریخ کو ترلین صاحب حضور سے ملکر برار کو واسطے دیکہنے
نمائش گاہ کے گئے تہے آئے کوٹھی مین داخل ہوئے ستائیسوین تاریخ اٹھائیسوین شکوتر سے
صاحب بہادر گہر شمس الامرا بہادر کے آئے اور ضیافت کہا کر ساتہے نو بجے کو چلے گئے اور
انتیسوین کو گہر دیوان صاحب کے ضیافت ہوئی سلخ ماہ مذکور کے حدود جواب ترلین صاحب بہادر کے
نواب خورشید جاہ بہادر کوٹھی کو تشریف فرما ہوئے تمام جمعیت کو سواری کے اندر آنے کا

ماہ رمضان

دادن ہوا اور مرزا صاحب خود کھڑے ہو کر تماشا جمعیت کا دیکھتے رہے دوسری رمضان کو
ہزلیصا حسب برستہ جمعداران عرب یعنے فرزندان عبداللہ بن علی او فرزندان عمر بن عود اور
غالب جنگ کو کوٹھی مین بلا کر ملے اور پھر عرب سے انکی ہمراہی کے محبت کی باتین بخوبی کین
اور تیسری کو شمس الامرا بہادر کوٹھی کو گئے سواری کو انکی بھی اندر بلا کر سب جمعیت کو
مثل جمعیت خورشید جاہ بہادر کے سواری کے ملاحظہ کیا اور پانچوین کو دربار ہوا ہزلیصا حسب
بہادر آکر رخصت ہوئی کی اور دسوین تاریخ مطابق چھٹی ماہ جنوری ۱۸۶۸ء اٹھارہ سو
اٹھہتر عیسوی کو چھ بجے صبح کے روانہ طرف کلکتہ ہوئے اٹھارہ بار سلامی کے سر کیے
گئے مدت ایلچی گری اونکے نو مہینے سات روز ہین یہ صاحب نہایت ذی اخلاق اور محبت
شعار اور اعانت برگزیدہ صفات تھے کہ بیان اونکا تقریر و تحریر سے خارج ہے اور ایسے عمدہ
وکیل تھے کہ عہدہ وکالت کا اونسے فخر کرتا تھا بلکہ اسسے بہتر اور عمدہ کام کے قابل تھے
اور انکے موافق کوئی وکیل نہ تھا کہ ایسے اخلاق و صفات رکھتا ہوا امیر امرا جتنی کہ غریب و غربا
سب اونسے راضی اور شاکر تھے مگر افسوس کا مقام ہے کہ اونہون نے بہت کم مدت مین

ماہ شوال

یہان سے روانہ ہوئے غرہ شوال کو عید کے دن حضور کے نقار خانہ کے روبرو سر سواری
نواب مختار الملک بہادر پر کسی بدمعاش نے تمنچہ چلایا چونکہ نیت جناب کی بخیر تھی
حافظ حقیقی نے بچا لیا ایک شخص جو قریب بوجہ کے تھا ہلاک ہوا مختار الملک بہادر نے
حکم کیا کہ اسے مارو نہین زندہ پکڑ لو لوگون نے گرفتار کر لیا کوتوالی مین نگہ رکھنے کا
حکم ہوا بارہوین تاریخ روز جمعہ بعد نماز جمعہ کے بلدہ مین ہر چہار سو منادی ہو گئی

کہ بے کار و بے روزگار لوگ ہتیار نہ باندہیں اگر بعد سُنّے اس حکم کے کوئی جسارت کریگا تو سزا سے

شدید ہوگی اور اٹہائیسوین تاریخ گاردی صاحب جو نئے صاحب ہتے وہ نواب خورشید جاہ

بہادر سے واسطے ضیافت جنرل صاحب بہادر کے باغ لنگم پلی کی بردانگی چاہی طرف سے

نواب خورشید جاہ بہادر کے تکلف روشنی وغیرہ کا بخوبی ہوا اور بعد ضیافت کے

ایک رقعہ کلمات شکریہ آمیز جناب مین نواب خورشید جاہ بہادر کے روانہ کئے غرہ ذیقعدہ کو ۱۲ ذیقعدہ

نواب خورشید جاہ بہادر دام اقبالہ موضع جنگدہ اور کوہیر کو تشریف فرما ہوکر دو تین ہان

مقام کئے اور تیسری کو تشریف لائے اوسی روز ایک عرب جاڑہنا پاس ایک سیدی گولی مار کر

خاش دبش فراغت کے ساتہہ نکل گیا کوئی اوسکا مزاحم ہنوا انیسوین شبکو ایک سکہ نے

اندک تکرار پر خسر کو شکار کے ضرب بندوق سے مار ڈالا اور فی الفور حکم سے مہاراج کے

گرفتار ہوکر کوتوالی مین روانہ کیا گیا اور بیسوین تاریخ ہفتہ کے دن گردن اوسکی ماری گئی

کہ جسنے دیوان پر ضرب کیا تہا دوسری تاریخ ذیحجہ کی روز جمعہ عبد اللہ بن علی بیماری ہیضہ ۲ ذیحجہ

ہیجش کی ہوئے تیسری تاریخ روز شنبہ کو راپنس صاحب بہادر ریزیڈنٹ صاحب ہوکر آئے

اور داخل الوال ہوئے آٹہوین کو روز پنجشنبہ دربار ہوا ریزیڈنٹ صاحب حاضر ہوئے حضور پر نور

سے ملاقات کئے بعد نواب مختار الملک بہادر پاس انکی ضیافت ہوئی جب بفراغت

تمام اکل و شرب کرکے وہان سے رخصت ہوکر مکان کو گئے دست ہونا شروع ہوا

سخت ہیجش کا مادہ گرا بیماری طول کھینچی انیسوین کو بے بدل جنگ فرزند ذو الفقار الملک

بہادر کے انتقال کئے سترہوین تاریخ محرم کی ششنبہ ۱۲۸۵ بارہ سے پچاسی کو ۱۷ محرم

شہر بکا

ربیع الاول

ربیع الثانی

ت کے گیارہ گہنتے پر بریہ صاحب بہادر جو شکایت پیچش سے بیمار تہے فوت ہوئے سیفری ایکے
ایک مہینہ چودہ روز ہین اور ربیع الاول مین خبر فتح ہونے ملک حبش کی سرکار انگلشیہ مین
آئی اور مارے بجانا سلطانکا معلوم ہوا اٹہائیسوین تاریخ ربیع الثانی بروز سہ شنبہ عمل پہر سے
سورج گہن شروع ہوا اور عمل اوسکا عمل دوپہر تک رہا چونکہ تمام قرص کا گہن تہا
جسوقت کہ وسط کو ہو چکا تب ایک سیاہ قرص نظر آتا تہا یعنی تمام رخ تیرہ ماہ کا اسطرفکو
تہا اور نورانی اطراف کو اسلیئے کہ ہر دو یعنی مہر و ماہ ایکدرجہ مین بلکہ ایک نقطہ پر تہے
اور مثل ایک حلقہ کے ہی نورانی حلقہ نظر نہین آتا تہا کچہ روشنی اطراف و جوانب مین تہی
اندہیرا ہو گیا تارے صاف نکل آئے چنانچہ راقم ہی دیکہا دیکہنے سے اوسکے آنکہ کو اذیت
بالکل نہوتی تہی آئینہ مکدر اور سیاہ عینک کی کچہ حاجت نہتی اور زمین پر تاریکی اسقدر تہی کہ
جیسا بعد شام کے گہری رات کہ ہوتی ہے اور مکانون مین احتیاج روشنی کا تہا جو دن کے اندر
بالکل اندہیرا تہا اور یہ حالت کوئی دو پل رہی ہوگی اور وقت انجلا ایک شعلہ سا آفتاب کا
نمودار ہوا مثل کلان تارہ کے اور آناً فاناً زیادہ ہونے لگا یہانتک کہ تمام قرص انجلا پایا کہتے

جمادی الاول

ہین کہ ایسا گہن دو سو برس آگے ہوا تہا روز جمعہ نوین جمادی الاول سنہ کو خوب مینہ برسا
تا ہین برسنے ایک سخت آواز آئی اور روشنی سے بجلی کی آنکہین بند ہو گئین اور درمیان
روشنی اور آواز کے فاصلہ نپایا گیا اور ایسا معلوم ہوا کہ صحن مین بجلی گری جب آنکہ کہلی
تب ہر شخص نے سجدہ دارون سے راقم کے شکر بجالایا اور کہا ع رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت
بعد چند لمحہ کے ایک شخص عین بارانی مین آکر دروازہ پر میرے پکارا اور کہا کہ فلانے گہر مین

ایک لڑکی پر بجلی گری ہے اور وہ نہایت بیتاب رہی ہے آپ چلکر دیکھو اور علاج اسکا بتا دو
تب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ راقم کے مکان سے سو قدم کے فاصلہ پر یہ صدمہ برق کا ہوا
ایک لڑکی بالاخانہ پر جا رہی تھی وہ اس صدمے سے نیچے گری اور بعد عرصہ قلیل کے جان
بحق تسلیم ہوئی لیکن جسم پر اوسکے کوئی علامت جلنے کی نہتی اس سے ثابت ہوا کہ بجلی سے
نہیں مری بلکہ خوف سے گری اور چوٹ سے دماغ کے مرگئی اس سال بارش بہت کم ہوئی
اٹھائیس ۲۸ انچ کی جگہ اکیس ۲۱ انچ مینہ برسا دسوین ۱۰ کو سرزاد رجنگ ماموں نواب مختار الملک
بہادر کے ہوئے اور گیارہوین کو علی محمد خان نے بھی کوچ کیا ماہ شعبان مین حضور پر نور کے شعبان
صاحبزادہ بلند اقبال کی دودھ چھڑائی کی تقریب محل خاص مین ہوئی حضرت نے صاحبزادی صاحبہ کا
حضرت نواب خورشید جاہ بہادر کو یاد فرمایا بادشاہ زادی صاحبہ موصوفہ گئین چندے وہاں
رہین شب دوشنبہ بائیسوین ۲۲ تاریخ کو ایک پسر عمر بن عود جمعدار کا علی نام جو بیرون شہر
رہتا تھا واسطے طلب ترکہ کے برادر سے شب کے وقت مع سپاہ قلیل عرض بیگی کے مکان مین
آبیٹھا حضور خبر سنکر فرمائے دریافت کرو کہ یہ یہان کیون آیا ہے اسلئے کہ اس مکان کو موقت سے
تیموصاحب کے حضور نے خرید لیا تھا تیموصاحب گئے اور چودہ ۱۴ ہزار روپے جو لی بی عرض بیگی کی
اوسکے دینے پیچھے دیکر نکالدیا وہ وہان سے اوٹھکر چوک کی مسجد مین جا بیٹھا صبح ہر جانب
ہے بہی ناکہ بندی کی گئی سپاہ خلوت خاص مین حاضر اور بلوچانہ دیوان اور دیوانخانہ
شمس الامرا بہادر اور وقار الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر مین تیار تہی تین دن تک یہ
ہنگامہ رہا شب چہارشنبہ چوبیسوین ۲۴ تاریخ حسب الحکم حضور کے وہ شخص بونتا کرکے امیر کبیر کے پاس

چلا آیا اور شہزادہ میں انکی رہا ان دنون یعنی ماہ شوال میں لارڈ گورنر صاحب بہادر ہند کی
بدلی ہوئی میرل میو صاحب بہادر لارڈ ہو کر آئے اور داخل کلکتہ ہوئے اور ابتداء ذی قعدہ
سنہ الیہ میں چند روز سے دشمنون کو حضور پرنور کے بخار اور درد انثیین کا رہا چنانچہ حکیم شفائی خان
اور حکیم نادر علی معالج اس مرض کے تھے فقط اور آخر وقت میں حکیم محمد اشرف اور فیض اللہ خان
بھی شریک معالجہ ہوئے اور جب محمد اشرف اور فیض اللہ خان نے حال کو حضرت متغیر دیکھا معاً
نواب شمس الامرا بہادر اور نواب وقار الامرا بہادر اور نواب خورشید جاہ بہادر سے معروض کیا
بمجرد سنتے اس خبر کے ہر ایک امرا نامی حاضر در دولت سرا ہوئے بعد چند لمحہ کے انتقال ہوا
انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور وہ روز جمعہ کا تھا اور تاریخ تیرھوین اور وہ جناب اس کے
موصوف تھے بشکل وشبیہ صورت خوش ترکیب متناسب الاعضا اور آور سیر خوراک بلا تشبیہ
ثانی حضرت مثل کے تھے کہ وقت طعام میں سو سو بیضہ مرغ استعمال فرماتے تھے پھر حال غذا کا کیا
قیاس کیا جائے کہ کیا ہوگا نقل مشہور ہے کہ مشت نمونہ خروار ہے اور ان حضرت کو وقت انتقال ایک
حال ہے
صاحبزادہ والا قدر کہ رئیس وقت ہیں اور چھ صاحبزادیان ہیں اور اتالیق امیر و امرا اپنے
بحر و خوبی ہیں کہ بیان انکا اگر شکر ایزدی پر اکتفا کیا جائے تو بہت بر موقع ہے مادہ تاریخ
جناب کا محمد تقی سے یہ ہے ۔ افضل الدولہ چون بجنت رفت ٭ صار اعلی العلی مقام لہ ٭ ہاتفی گفت
سال تاریخش ٭ نور اللہ دوام مضجعہ ٭ ۱۲۸۵ لقب بعد وفات مغفرت مکان شور گریہ و زاری کا بلند ہوا
دروازے محلسرا اور بلدہ کے بند ہو گئے جب چار گھڑی دن رہا حکم سے دیوان کے پھر کھل گئے نوبت
شمس الامرا بہادر اور وقار الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر بشیر الدولہ و محتشم الدولہ کو تھی

میں جا بیٹھے تیاری تجہیز و تکفین کی شروع ہوئی عالیجناب سانڈرس صاحب بہادر رسے

جو سنا مع تیوڈر صاحب کے مختار الملک بہادر یہاں آکر ملاقات کی کچھ کلمہ و کلام کر کے

چلے گئے من بعد مغرب کے وقت نواب شمس الامرا بہادر اور وقار الامرا بہادر اور خورشید جاہ

بہادر مختار الملک بہادر سے کہلائے کہ منادی ہو جاتی ہیں موجب اطمینان خلقت کا ہے

ہو نواب ولی عہد بہادر موصوف کو کوتوال بلدہ کو حکم فرمایا غالب جنگ اور سید عبداللہ بن علی اور

پسر عمر بن عوض اور یقین خان ہمراہ تھے منادی نام نامی سے صاحبزادہ بلند اقبال میر محبوب

علیخان بہادر کے کہ اسوقت عمر انکی دو سال سات ماہ اور سات دن کی تھی گوش زد خلائق ہو گئی

دوہائی پھر گئی بعد نصف شب کو مکہ مسجد میں سپرد ہے جانب سکندر جاہ بہادر مغفور منزل کے

دفن ہوا شمس الامرا بہادر اور وقار الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر اپنے اپنے دیوڑھیات

کو واپس آئے مدت سلطنت ان جناب کی بارہ سال ایک مہینہ بیس روز یہ مدت سلطنت ہماری

مدت عمر بیالیس سال پندہروین تاریخ صبح زیارت مکہ مسجد میں ہوئی دوپہر کو حویلی میں بخشی

بیگم کی سب ارکان دولت شمس الامرا بہادر اور وقار الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر

مختار الملک بہادر راجہ نرندر بہادر صاحب عالیشان رزیڈنٹ سانڈرس صاحب بہادر

مع دو صاحب جمع ہوئے صاحبزادے کو برآمد کیا مسند پر بٹھلایا صاحب عالیشان نے رسم پرسہ کے

ادا کی تمام اہالیان دولت نے نذریں تعزیت کی دیں حضور پر نور نے دست خاص سے لیے اور

برخاست کئے یہ سب امرائے نامدار نے محل میں حضرت دلاور النسا بیگم صاحبہ والدہ حضور مغفور کو

اور محبوب بی اور حسین بی سالو باشی حسین بی ثانی دولتی بوا حمیدہ بوا اللہ کی بیگم واحد بیگم

جوڑی اولاد محلات حضور پرنور ہین انکو نذرین بہجوائے دوسری فصل
جلوس میمنت مانوس آصفجاہ سادس نواب میر محبوب علیخان بہادر
مد ظلہ العالی کے بیان مین سولہوین تاریخ روز دوشنبہ دربار جلوس کا
ہوا سب ارکان دولت حاضر خلوت خاص ہوے صاحب عالیشان
مع چہوٹے صاحب اور فریزر صاحب اور بالفور صاحب اور وندو صاحب
اور دوسرے تیس سرداران جلیل القدر کے آئے صاحبزادہ صاحب
سفید جامہ دردامن کا دستار مع کرن اس لباس سے کوٹھی مین اکر برآمد
ہوے بڑے صاحب سے وہان ملاقات ہوئی بعد وہان سے انا کے گود مین
بیٹھ کر باہر لے آئے تخت نشین ہوئے سب صاحب لوگ کرسیون پر بیٹھے
چونکہ مسند جلوس کی تخت پر وضع کی گئی تہی نواب شیر جلوس فرمائے
بڑے صاحب نے کہا اللہ مبارک کرے نذرین مبارکبادی ہوئین شادیانے بجنے
لگے خیر و عافیت امن و آسایش ہوگئی سے محبوب علیخان ریاست مبارک ؎
الٰہی دلش خورم و شاد باد ؎ نقی میکند عرض سال جلوس ؎ سراج نظامیہ آباد
باد ؎ ایضاً وله شد چو سلطان دکن محبوب علیخان نامور ؎ غلغل شادی
برآمد از میان طبل و کوس ؎ گفت درگوشش ضمیرم ؎ تغی فرخندہ فال ؎
شاہ مدظلہ معروض کن سال جلوس ؎ انیسوین ۱۹ تاریخ روز پنجشنبہ مختار الملک ۱۲۸۵
بہادر قریب بنصف النہار اول شمس الامرا بہادر پاس گئے پہر وہان سے

وقار الامرا بہادر پاس آئے سر دمحل مین بالاخانہ پر ملاقات ہوئی ہمراہ
مختار الملک بہادر کے بیز جنگ اور مکرم الدولہ اور مہاراجہ نرندر پرشاد
بہادر اور خود بدولت پاس خورشید جاہ بہادر اور خواجہ بادشاہ تھے
بیسوین تاریخ روز جمعہ صبح بعد خاصہ کے شمس الامرا بہادر مختار الملک بہادر
کے گہر گئے اور بعد نصف النہار کے خاصہ کہاکر وقار الامرا بہادر بھی جلوہ گر
ہوئے آئینہ خانہ مین ملاقات رہی خورشید جاہ بہادر اور خواجہ بادشاہ
ہمراہ تھے تیسوین کو علی نام چہوٹا بیٹا عمر بن عود کا کہ جو چند روز سے حویلی مین
شمس الامرا بہادر کی بیٹھا تھا دیوان صاحب نے اُسکو بلوالیا اور مکان مین عبد
الوہاب کے رکہا اٹھائیسوین کو ریزیڈنٹ صاحب بہادر واسطے دیکھنے جہان نما کے
آئے ساتہ ہاتی چودہ سردار ساتہ تھے انتیسوین کو مختار الملک بہادر شمس الامرا بہادر دربار ہو
حضور پر نور کے آئے سلخ ذی قعدہ کو نواب وقار الامرا بہادر اور نواب
خورشید جاہ بہادر اور خواجہ بادشاہ سوار ہوکر کوٹھی کو گئے ریزیڈنٹ صاحب بہادر
ملاقات رہی بعد ایک گہنٹہ کے وہانسے واپس تشریف لائے پہر تیسری تاریخ
ذیحجہ کی روز جمعہ ریزیڈنٹ صاحب بہادر مع چار سرداران جلیل القدر کے دوسرا
اور خانہ باغ کو نواب وقار الامرا بہادر اور خورشید جاہ بہادر کے آئے سیر کرکے
بہت خوش و خورم مرخص ہوئے چہٹی تاریخ ذیحجہ کی تحویل شمس کی برج
حمل مین ہوئی ساتوین کو شب و روز برابر چہ چہ گہنٹے کے تہا دربار

نور روز کا ہوا البشیر الدولہ عرف شاہ صاحب تہور دیصاحب پاس دعوتین
جاکر بنگلہ مین ملاقات کرآئیے اور دوسرے روز تہور دیصاحب اُن پاس آئیے
اور یہ صاحب موصوف چھوٹے صاحب ہی کے عہدہ پر ہین عرفہ کی نوین تاریخ
موافق معمول کیے بیرقین پٹین نکلین دسوین کو عید تمام بلدہ مین ہوئی
خطیب وقاضی وصوبہ عیدگاہ کو جاکر نماز ادا کرآئیے دربار عید کا اور نذرین
تہنیت کی ہوئین نواب شمس الامرا بہادر اور نواب وقار الامرا بہادر اور
نواب خورشید جاہ بہادر اور نواب مختار الملک بہادر اور نوردیہشاد
بہادر نے نذرین اپنے ملازمون سے بھی لین اُن روزون مزاج نواب شمس الامرا
بہادر کا علیل تھا بخار اور کچھ درد پہلو کی شکایت تھی ... اٹھارہوین
تاریخ نواب وقار الامرا بہادر خلوت کو گئے مہرخانہ کھلا اور انیسوین تاریخ
شنبہ کو چادر حضور مغفور کے چہلم کی پڑی مکہ مسجد مین زنانہ کا بندوبست
ہوا وہان سے دوسو رتبہ کے سوار عورات محل کین مغل پورہ میر جانجہان
کے باغ مین آئین دلاور النسا بیگم صاحبہ قبلہ مع صاحبزادیان اور خواصین
حضور پرنور کین شام تک باغ مین رہین وہان سے باہر کا باہر عصمت النسا
بیگم صاحبہ اور حسین النسا بیگم صاحبہ اپنے مکان کو سدھارے بیسوین تاریخ
یکشنبہ کا روز حسین النسا بیگم صاحبہ حضور کے محل مین داخل ہوئین چوبیسوین
تاریخ روز پنجشنبہ دربار ہوا نواب وقار الامرا بہادر اور نواب خورشید جاہ بہادر

اور نواب مختار الملک بہادر اور راجہ نرندر پرشاد بہادر وغیرہ حاضر خلوت
خاص ہوئے حضور پر نور خلوت مین بنگلہ پر برآمد تھے سیڑہیون پر سے ان لوگون
نے نذرین عید اور نوروز کی گذرانین شمس الامرا بہادر بسبب کسلمندی مزاج کے
حاضر نہین ہوئے محتشم الدولہ کے ہاتھ سے نذر بھجوا دی اٹھائیسوین ۲۸ کو چار بجے
دن کے نواب مختار الملک بہادر دولت سرا کو نواب شمس الامرا بہادر کے
تشریف لائے ملاقات ہوئی ایک گھنٹہ تنہائی رہی فقط
دو ہی صاحب تھے جب وہ اپنے دولتخانہ کو گئے ضیافت کا
سامان تیار تھا شمس الامرا بہادر نے
مکان کو انکے روانہ فرمائے تمت بالخیر تاریخ
بست و ہفتم ماہ شعبان سنہ ۱۲۸۷
ہجری

بعون الملک الوهاب

این کتاب نخبهٔ مجمع البرکات مسمّی بجادو بیان

ضیاء خورشید

از تصنیفات مولوی محمد علام امام ... قدر فقا ... متوطن

... عفر الله له حسب الحکم سرکار دولت ... خورشید ...

رفعت پناه حضرت دستگاه نواب خورشید جاه خورشید الامراء امیر الملک ... شمس الدوله

جنگ محمد ... بهادر دام ظله العالی فرزند ارجمند نواب ... گردون ... اعظم

قدم ثابت قدم سحاب سخی نصفت انتما نواب رفعت الامرا اقتدار الملک ... الدوله

بهادر جنگ محمد رشید الدین خان بهادر دام ظلال اجلالهم در سنه ۱۲۸۸ هجری

در مطبع خورشید الطباع زیب و زینت

ربِّ یسّر ﴿ بسم الله الرحمن الرحیم وتمّم بالخیر

اساس تحریر و تقریر سپاس واجبیست که دفتر کائنات را بیک لفظ کن بنیاد
انشا فرموده و بنا نظم و نثر نعت سرور کائنات است که طومار موجودات
را از قصیر نظام انتظام املا نموده صلوٰة الله علیه و علی آله
و اصحابه اجمعین . امّا بعد این چند سطور است که آخر خادم الطلبا
نائب الشعرا من کمترین علام امام خان ترین المتخلص ملک که پیش از
سحر تخلص میکرد عفی الله ذنوبنا و ستر عیوبنا بنظر اصلاح منشی میر
مفضل حسین عطا سلّمه الله تعالی که درین ایام فرخنده انجام در بلده فرخنده بنیاد
حیدر آباد دکن در فن استادی سحر او دیگری نیست در آورده در سنه ۱۲۷۸ یکهزار
و صد و هفتاد و هشت هجری نبوی صاف نموده در دبستان دلستان روزگار
یادگاری ساخته و دران قواعد کلیه و فواید مرضیه این فن را بنجیه بنگام اصلاح
استفاده نموده بود برای طفلان علم و هنر بطریق واضح بتوضیح آنها پرداخته ام

۱

گذر بیرون نه بیش دانائی دفع تقدیر را تدبیری بس مردان همت در آتشکده
حوادث برنگ خلیل سیر گل و گلزار نمایند و چند آنکه ایشان را ملال آید
از جا در نیایند و هر آدمی که بینند آسایش بینند در هر انفصالکم نشینند
در همه سود نشینند درین قرب زمان از فوات آن دیار داشته که خانه آن گرم جوش
آب و هوای خود را آتش در گرفت و همه اثاث البیت را پاک سوخت و بباد
رفت این یکطرف دین صدمه گزندی بعنصر لطیف آن علامه عالم او رسید
او در آتش دل احباب سوخته و آتش رنج و بلا افروخته گردید لیکن آنچه الحمد
تن آب شود یا ست که هم زبانه آتش است تجلی نماند و بس خصوصیت حال
سفر تسلیم شو تسلیم تسلیم شو چه توان گفت او تعالی شانه تدارک ما فات
و جبر نقصانات فرماید سوده سیوم از خون دل ... رنگ دوست
الهی را بیت و براتی بحرک القیامه ... زندگانی با دوستان گردست
و حفظ جاودانی صحبت یاران بدست آوردن ضایع خوش میگوید
بیار عمر ملاقات دوستدار است چه خضر حظ برد از عمر جاودان تنها از آنجا که
افتراق ذاتی این زمانه اجتماع را دشمن و انفصال طبعی او اتصال را بیخ کن است
این صحبت را برهم زد که آن یگانه زمانه را بصحرا غربت ره نورد و این پاشکسته
عالم تجرد را در شهرستان خود دلتنگی کوچه گرد ساخت هر چند انجام این آغاز
در نظر دیگر گون داز و ازتنگی با جگرخون بود مگر الحمد لله بمقتضای فی الحرکة برکة

مستشعر گردد که بدون این ارجمندی بجانب خود نگارد حتی که نگاشته بوده منعقد
مراد را اینجا آرد و قرار گیرد بدین تقدیر مخلص را که از بدو فطرت تجرد منشی
پیشه افتاده بود که ایام جوانی را در بند گذراند حالیا خرد در اندیشه
چنان رهنمون شد که هشت منزل از اینجا رفته یکی از دختران همقران خود را در سلک
ازدواج کشید و بکامرانی و عافیت اتفاق مراجعت گردید آبادی خانه صورت
بست و بند آزادی شکست الحمد لله علی ذلک مسوده پنجم کلام خیر الانام که
خیر الکلام است چنین اعلام میدهد القضاء یصیب و لو کان تحت الجبلین اینجا
ثابت که در مقدرات الهی افراط و تفریط نیست و در چنین مقدمات احتیاج تجربه
و تحقیق نه آدمی را باید که آنچه پیش آید بران قناعت نماید و بطول امل نگراید
در محبت نامه آنچه از ناسازی آب و هوای آنجا و درد گوش و تنگی معاش مرقوم
بود دل را غنچه وار گرفته و خاطر را چون بوی گل از خود رفته کرد این مضمون گرم
عجب التیامی افروخت که خرمن تاب و توان یکسر سوخت از آنجا که العادة طبیعة ثانیة
یقین است که در چندین مخالف آب و هوا الموافقت مبدل شود و درد گوش موجب
نه مهلک این محل خطر نیست حکم بعلاج کرده اند و خواص الاشیا بروی کار آورده اند
درمان کنند و دفع حرمان و در تنگی اخراجات إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا را پیش نظر
و الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِينَ را تسلی بخش دل و جگر دارند مسوده ششم مورث
بنا بر امری با وقتی اختصاص دارد و هر فعلی منتظر وقت خاص باشد هر چند که

تا قابلیت و استعداد هر امر معلوم همگنان گردد و آینده برای اجرای کار و بار

دنیوی خود مستعد آید آری سه تا مرد سخن نگفته باشد عیب و هنرش نهفته

باشد. مسوده هشتم علم چنانکه معلوم است چشمی است و هر چشمی بدون

مؤانست و مجالست راه نمیگردد و آدم بی پیر و کتابا که در بیجا دیده و در سیاحی

که شنیده اند نحست در یخ بسیار دیده و کشیده اند در اینجا چنان نشود که در هوای

شکار و سیر صحرا همه بباد رود باید که در شبانه روز وقتی از اوقات عمر عزیز خود بر آورده

اگر بسیار نباشد کم از کم ساعت دو ساعت در بار دیدن آن اشتغال و بسوی آن روی

اقبال می نموده باشند تا صیدی که بدام افتاده است از دست نرود و دل صیاد

تا بنیاد بنای طلب و شناسش نرود زیاده فضائل علام و هرام کلام باد. مسوده نهم

از باستان زمان الی الآن اغرض تدبیر بیان منظور نظر فیض اثر یافت که

از پرورده نعمت خبر نا نخیزد و نعمت پرورده عذر نا نگیرد حدیث دلیل قدیم خداوند

نعمت کریم اگر عرضی رود جا دارد و اگر پذیرا شود جا دارد و حقی که از سرکار

فیض آثار مقرر است کفاف نمیکند و تنگی جان میکند از اضافه سرفرازی یابد

تا غرضی که یافته است بجا ماند سه عمرت دراز باد که تا دور مشتری .. باز تو بر خوریم

و تو از عمر بر خوری .. مسوده دهم در جزا است او جلشانه که آفریدگار جهان و جهانیان

و عادل حقیقی است فردای قیامت دین هر دین دار دینار او را قاطبة خواهد داد

و بحکم تخلقوا باخلاق الله خداوند نعمت دینار اللازم بل واجب در عالم امکان

[illegible]

دست آویز اغماض اعتراض خواهد شد استغفر الله ولا حول ولا
قوة الا بالله حالا زبان همکلام و هم بیان و ساعی کار بدل و جان
تصور معاف و دل با صاف مسوده دوازدهم سعی از عبد باید و اتمام از رب باید
تا بدار کار بکشاید و گنج مقصود بدست آید دیروز در مجلس یگانه عبد الهادی صاحب
رفته بودم ملاقات شد حالا بر وقتیکه جمعدار صاحب در خانه منشی صاحب در دیوانخانه
باشند خبر داده و خود بنفس نفیس قدم رنجه فرمایند ای هادی دین چنین این
طریق انسب است و بنا بر ایصال الی المطلوب قرب و مولانا مولوی میر شیر علی صاحب
را نیز اگر مناسب دانند همراه دارند زیاده چه تصدیع دهد مسوده سیزدهم بعرض عالی
میرساند از عالی خاندانیکه در سلاطین بعد ارباب کرم شده اند بجز کرم چه آید دانند
خط شکه آبا و اجداد کل همه ارباب همم گذشته اند سوای بذل و عطا چه زاید بزرگ که
از بزرگان جناب باقیات الصالحات بر صفحه کائنات مثل تالاب بسرا و غیره
موجود از ذات بابرکات نیز چنین مشهود چنانچه بسیار کسان را بنا بر شادی و غیره
زر خطیر از خزانه عامره مرحمت فرموده سرفراز و ممتاز ساخته اند فدوی نیز امیدوار
شده برای ادای این رسم که خواستگاری را عرصه بعید گذشته از استصواب اعظم
الدوله بهادر دو بار گوش گذار کنانیده بود آنوقت جناب متوقع فرمودند که
قبل ازین در تقریب نذر عید خود هم زبانی التماس نموده بمعرض پذیرائی افتاده
الحال که از طرف ثانی تقاضا شده بدست بلکه بپیام رسم شکنی رسیده چونکه این

[illegible]

مسوده پانزدهم هرکس که وعده را وفا کند کریم است [illegible] باشد

ولا حول ولا قوة الا بالله ازان روزیکه جناب [illegible] دیدن کتابخ [illegible] اند

که انتظار میخواهد که بشنواید خود دراوانماید هرگاه که ذات قدسی صفات آن یگانه

روزگار دست یا انقطاع و [illegible] اگر [illegible] خاطر فاطر [illegible] میباشم

آخر محبت بنا این تکلیف تخفیف [illegible]

او [illegible] رسیده وقتی از اوقات گرامی خود برآورده اطلاع [illegible]

سبیل البدلیة گذرانیده شود تا مقصود [illegible] حاصل آید و دل از سود [illegible] فراغ

۱۶

یابد والسلام والاکرام مسوده شانزدهم [illegible] احباب [illegible] محل [illegible]

است [illegible] شکایت هرگاه که جناب [illegible] طولی

دارند مقصود بنده از خبر دادن [illegible] تفصیل [illegible] بوده

طبع گرامی نقط بر سر حرف اسم اکتفا نمود خبر [illegible] ساقی ما ریخت [illegible]

الطاف است یافتم و دریافتم که بسبب کسلمندی مزاج [illegible] بود الله تعالی

صحت و عافیت عطا فرماید مخلص نیز چنانکه معلوم است در اکثر علوم خصوصا علوم

ریاضی مهارتی دارد بمجرد دیدن تحریر جناب والله ثم بالله حرف از قیاس [illegible]

[illegible] از نسخ والآلات آنچه که رسم کردم بخدمت عالی فرستادم چونکه [illegible]

دیگر مکان یک فنی را درمیان فن برهمه دان اولویت و اولیت است دیده و سعی

و انتظار رسیده اطلاعی و احسانی فرمایند تا یادگاری بماند وقت بکار آید والسلام

پرورش فرمایے غربا افزوده شعرای الله یحب المحسنین بر خطابخش و عطاپاش بر اد دست

بسیار دو برگاه پیر و مرشد در برگاه ... و به رضای خالق در تکمیل

مراتب تخلقوا باخلاق الله از ... حق بخشد این عاصی را ... دیر ... شرمها

آنچنانچه عفو جمیع تقصیرات گردد ... عنایات در طول زمانه بسیار تنگی کرده

ملجائی دنیا و آخرت ... بجز عالی تفضلات ... عاقلی از ان است در باب

[19] سمو عز تو کسی دیگر ندارد ... ملکه ... بحرمة النبي وآله الامجاد مسوده نوزدهم

کار دنیا همه بر تنگ است ... پراشفتگی و بود او همه وار آشفتگی درین حیرو بان

از زیادتی اخراجات پریشان بودم ... تسلی مد نظر مبلغ دو صد روپیه انعام

فرمود عجب آنکه زیاده ... گشتم که ... این عوض را اگر نگاه ... درم برای کدام

وقت ... بالحال در درستی امورات مشغولم هر چند که این فکر ضرورت

است لیکن ارباب ... را حقیقتش ... این ضرور که ... ظاهر ضرر باطن مسوادستن کا

خردمندان نیست هر چند که درین عرصه که مدت دو ماه گشته و بسیار کار ... اختتام رسید

با این همه هنوز روز اول است آری ... کار دنیا کسی تمام نکرد ... به هر کیف تا ... حسب

از ان زر باقیست حالیا مشهود طالبان باد که اندک فرصت باید تا ذهن بسیط
در در دستر باقیست م

از تردد چنین ترکیب بر آید ان شاء الله تعالی سلسله مشاورة حسبان و صورت محاوره

[20] نمایان خواهد شد الله تعالی شوق کامل روزی کرد مسوده بیستم ... پیر مرد ... دختر

داشت که یکی به زرگر داده بود و دیگر بجاسه گر روزی بخانه کاسه گر در آمد و پرسید

یعنی تعلیقه یالم ببدرقه افضال قادر ذو الجلال اطلاع داد دیده را نور و دل را سرور

حاصل شد محبت پناها مودت دستگاها از آن روز که نمیقه انیقه و صحیفه منیفه

یافته ام از آن زمان الی الآن برای تحریر جواب خاطر خواهان بود لیکن آنقدر فرصت

دست نمیداد که حسب مقتضای طبع بموجب رشته انشا پردازان و عبارت آرایان قلمی سازم

چنانکه معلوم است [illegible] دل چنین است هرگاه [illegible]

خانه و مکروهات زمانه چنان پیش آمد که خاطر از این سو خاسته [illegible] کار

تا چار گشته بطور رسمی ارقام نمودم اختیار این بود [illegible] باید فرمود

[illegible] تعالی در ازدیاد عمر و ترقی درجات روزی کناد [illegible]

چنانکه [illegible] جل و علا که مالک و مختار حقیقی است [illegible]

[illegible] سایر امرا و سلاطین که خدا [illegible]

ایشان او تعالی شانه بدعا امر نموده است در قرآن مجید فرمود ادعونی استجب لکم

و در حدیث نبی کریم علیه الصلوة والتسلیم آمده الدعاء مخ العبادة بهذا الموقف

عرض باید که [illegible] بساط [illegible] طی [illegible] آنچه که در ماه مبارک رمضان [illegible]

صاحبزادگان [illegible] رسیده بود تسکین بخشیده بود لیکن ربی آفریدگار برحق

و نوازنده مطلق تقریب ولادت که در خانه عاصی پر معاصی بظهور پیوست بسبب اخراجات

شکر و سپاس آن [illegible] در کاسه گردیده و از قید قرضداری رهائی که یافته بود

باز از سر نو یا در بند افتاده حالا باب تسکینه و پارچه پشمینه محتاج ام و زیاده از اخراجات [illegible]

نعم ما قیل ؏ چو با حبیب نشینی و باده پیمائی ؛ بیاد آر محبان باده پیما را ؛

اطلاع ابنگارش آوردم ترهد که آن مرحومه مغفوره را از زین مایده من و سلوی

و نعمت خوان عظمی محروم نفرمایند زیاده والسلام والاکرام مسوده بست و چهارم

هدایت فرمای انام همراه نمای خواص و عوام مولوی محمد امام دام اکرامه بعد از سلام

سنت الاسلام عالی خدام ذوی الاحترام میمانید حامل نامه مسمی بعبد السلام طالب علم

فهیم و عقیل است و در تعلیم و تفهیم مسایل نظری بی نظیر و عدیل هرگاه او را از زمره

مشتاقان جناب طاق و در جریده طالب علمان مدرسه جدیده بمنزل اشتیاق با فهم

بخدمت گرامی فرستادم با بد چنان بشناسند و توجه فرمایند که قابل تعلیم علوم معقول

و منقول و فروع و اصول است زیاده چه تصدیع دهد مسوده بست و پنجم برضمیر منیر

بار یافتگان سریر امارت و حاشیه بوسان مسند عالی قدر ابهت و جلالت پیدا

و هویدا است که اگر در باغی نخلی و یا شجری خوش ترکیب و خوش وضع بر آید چه زاغ

و چه باغبان خود را در پرورش آن از دیگران ساعی می باشد همچنان اگر حسن از صحبت

انسانیه تربیت یافته آراسته و پیراسته گردد مالک آن را ابدل میخواهد در مجلسان

آوازه هر نوعی که باشد عزتش افزاید و بعض را از حلیه سامان خوب متحلی و بعض را

از زیور خوش اسلوب متحلی گرداند الحمد لله والمنه من هیچمیرز که از بنی نوع اشرف

مخلوقات ام در مدت مدید و عرصه بعید کسب فضایل و ترک رزایل نموده ام و این همه

بسبب رعایت و بنده پروری سرکار ذوی الاقتدار است که ملجا و ماوای نجبا و شرفا

عوام شد ؏ یک نظر فرما

که مستغنی شوم از ابنای جنس ما

مسوده بست و ششم بنعوت العقد

فخری فقیر را فرزندی نیکو سیرت

الملک المعظم ذی جود علی کل

شی قدیر در ملک او دست و گستر

از تقصیر تقدیر تقریب باشند

۹

سلطان اعظم شهنشاه

معظم ورا افراد بنی نوع

که بادشاه و دین پناه

درستی علوم مع نظم آرایی و انشا پردازی راه یافته ام و آنقدر که ...
ام ده کتب دیوان وغیره از تالیفات و تصنیفات دارم و سوای این شرط
فنون سپهگری هم خیلی بکار آرم که اصل و ماده ... حالیا از چندی برای
تحصیل علم عاشی همه تحصیل و رفع رسوائی نارسائی تکمیل ریاضت و شفقت
علوم دین برگزیده ام و از عنایت فاعل ... صور ممکنات و عالم همه معلومات
تا ... رسیده ام که کتب شرح هدایا و بخاری ... باشیت
اگر زمانه یار و صحت مددگار است از توفیق ملک العلام ... دیده
فعل به تحصیل هم بسم آن وقت بطرف دیگر متوجه خواهم شد و الحال از این کار دیگر
شدن محال دانند انصاف فرمایند و معاف دارند مسوده ...
جوینده اسرار الهی خواهنده حقایق الاشیا ... تعالی ...
مودت بنیادا درین ایام ... مصایب گوناگون ...
همچنین انسان تا محنت رنج و بیخ محنت بر خود گوار نسازد کسی او را انسان کامل
نشمارد پس حضور و خدمت درویشان و عمل به ارشاد ایشان الزم و اهم است
اول علم باید تا عمل گراید پس تلقین شاید تا یقین نماید و این اگر در حضر میسر نشود
سفر کند هرچند که صورت سفر است لیکن وسیلهٔ ظفر انگاشته اند و مراد از حدیث
رسول امین اطلبوا العلم ولو کان بالصین همین علم معرفت است صلی الله علیه وسلم
اگر شوق بسیار کامل است زمانه کم فرصت است و این امر بسیار بزرگ ... ناگفته ...

آریے سه بمرگ شناکن بتدریج جانا دامنه خوشته زهر عادت مضر بشته

اگر ذوق بخرید وقت اینقدر کافیست زیاده دماغ باشی و مغز خراشیست

۲۹

مسوده التماس رسانیدن حق بحقداران پسندیده پسند است و اجرای کار

طالبان مطلوب ایشان مهاراجه بهادر دام ظله که سر دفتر این گروه دانش

پژوه و فرد اول جریده برگزیده ارباب شان و شکوه اند بعرض بندگان والا می

میرساند که اینقدر زر تنخواه این هواخواه از روی حساب چی باقیست اگر عنایت

شود بکمال سرفرازیست تا بنده از بند قرض رهائی یابد و در سپاس این نعمت

غرض بعین فرض دانسته بدعای ازدیاد عمر و دولت فرزندان و ترقی

درجات جاه و مکنت بی پایان مشغول و موظف باشد مسوده التماس برتوی

آفتاب جهانتاب و موالید ثلاثه از آثارش علی السویه کامیاب است کس دریک

بود ده دواران بحال فرمودند یک هنوز امیدوار و در همین تکاپو گرفتار مقصد باش

سرکار دستخطی راجه رام داس میگویند و به همین عذر از اجرای کار کناره میجویند

این کس از متعلقان ماست خداوند نعمت دام ظلکم از دستخط خود ممتاز فرمایند

و بدستور بحال و سرفراز گردانند الهی آفتاب عمر و دولت تابان و درخشان باد

بحرمة النبی واله الامجاد مسوده التماس دیگر عقد بر همه مقدم آنانکه فهمیده اند

فهمیده اند و قایل تدبیر خوب تا بسر انجام رسیده تدبیر اگر موافق تقدیر

است اکسیر است ورنه سراسر تقصیر از تردد چه آید و از تفکر چه زاید دست

نگردد تعالیا انچه که درباب نثر از اوستادی میر افضل حسین عطا الله العالی

رسیده است همه پیام از لفظ انشاید هست که معنی نویسد که باکتا معدود از الفاظ

کهنه هم در ماند و برای مقدمه تقدیم تمهید الزم و برای تمهید تجدید لفظ و معنی

اهم داند لیکن در لی لغت نرود و محاوره اهل زبان از دست ندهد و چنان

کند که در اندک تغیر و تبدیل کهن را نو وا نماید و این وقتی باشد که صرف کرده‌های

متقدمین مغلوط و مستعمل آورده متاخرین ملحوظ باشد و چنان نگارد که بدقت نگراید

خصوصا عرایض حکام که وقت ملاحظه ایشان خود را صاحب استعداد دانند که در

توقع بر آمدن کار است و اگر دقت گزینند لیکن اول استعداد مخاطب بینند و کمال ادب

از قضا و ات کم بینند

بزرگان ترک القاب الشانست و در سطور لفظ قبله از ممنوعات و در علوی برای

رعایت منع از کنایات و تشبیهات اشاره باسماء بزرگان او شان کردن

نه خوب است بلکه معیوب و لحاظ معنی بیشتر باید که محاسن الفاظ خوشتر آید و در تلاش

معانی ضابط باشد و در توانی نه پابسته روابط که این آسانست مگر بقدر

ضرورت چه بعض چنان ساخته اند که روابط را انداخته اند طالب آملی در شش

ماه مصرعه خود را مصرعه رسانده و درین مدت از الفکر نه درمانده و نور العین واقف

شاگرد کسی نبود لیکن چهل سال مشق نمود گفت و نشست چون واقف شد که سخن

از سبقم بر آمد بعد از آن در رساله سه هر غنچه شگفت الا دلمن ... ای و ادلمن

ای وادلمن ... منشی کامل آن باشد که نه پیرو دیگران باشد مجدد و نه مقلد

۱۲

بعد نماز عصر قدم رنجه کرده از دست خود عمل نمایند وطعام شام هم در ینجا خورده

سرفراز فرمایند مسوده سی وهفتم ۳۷ حالیاً از افضال الهی وعنایت نامتناهی

او تعالی شانه هیچ مرضی ندارم لیکن بیمارم نمیتوانم که چیزی بخورم وجای بروم که در

ادنی حرارت وبرودت مزاج از اعتدال منحرف گردد ودر اندک حرکت وسکون

دگرگون میشود ان شاء الله تعالی قریب است که از کنج رنج نقاهت پا برون نهم وبرکنج

طاقت دست یابم آنگاه حاضر شده تلافی ایام گذشته خواهم نمود مسوده سی وهشتم ۳۸

کامل آنست که آنرا کامل کامل دانند وناقص ناقص خوانند نه عکس آن اکثر کسانند که

فی زماننا حیران اند جز این نیست که این شکل برای اکل برآورده اند اینک از دنیا

اهل فضل فردی برآورده اند وآنانکه مال را هنر کمالی دانسته در تحصیل آن جهد

برده اند وبرخورده آن برخوردار اند باید که سالک این مسلک باشد نه طالب آن

مسوده سی ونهم ۳۹ مکان فردی دوره فردی به مقدور دار اخبار اخبار مهجور که اکثر

اتفاق شده که آمدن تا رایگان رفته ودر زمان ما دیا برگشتن از اثنای راه شنیده

خبرهای کاذبه بردل وجان رنج فراوان الحال قصور گذشته معاف وآینده ما

مضاعف شود تا در بجا آوری خدمات قصوری نرود مسوده چهلم ۴۰ بحکم لا تدع

قرارت القران علی کل حال قران مجید وفرقان حمید برای خواندن است نه برای

نهادن والله ثم بالله حمایلیکه مرحمت کردید مطلق خوانا نمی شود لهذا برگردانیده

شد بجد الجز این عذر بدیهی برامر دیگر نظر نفرمایند لطف شما مسوده چهل ویکم ۴۱

۱۳

۱۴

... و از آن ... کار ... بود ... زمانه ...

یعنی صحیفه آن یار جانی و یگانه الثانی در عین انتظار رسید و بوده صد انواع

تصرفات مودت و مطلع اصناف کرامات گردید اوّل شرح دوری برکت دو

دار مسرت و ابتهاج در دل ... ای وقت خوشی که وقت با خوش کرد ...

... علیا ... ... شاد ... اوقات ... افزون ...

... شرح ... و ... خود ... عرض ... حالات

... نگاشتم ... اعلام الالام ... مفارقت ... خوشی چنانکه

معلوم دوستان ... تحصیل علوم دینی و تکمیل ...

شده ام ...

... و اصلاح و تبدیل لباس ... ان شاء الله

... الملاقات ... العین ... فرزند ...

... آن ... حقیر ... خود ... عبارت

... کردی ... مسرت ... اختصار ...

و بعد ما از دیار ... می پردازم الله تعالی آن ... همیشه ... عالم

... سایه والدین و بزرگان والدین ... برخوردار گرداناد ... و در

... و السلام علیکم و علی من لدیکم ... شکر ... که عطا

گویند ... دوستی ... دانا ... گفته اند ... خود ...

خواهد شد مسوده چهل و هفتم [۴۷] آن زمین سوزد که بر آن آتش فروزد و آن چراغ
لرزد که در آنجا باد می وزد از اینجاست که حرارت عشق ندارد خاکساران
کوی محبت را بخاطر نه آرد پیش از چنین کسان عرض حال نمودن باد پیمودن
است پس عاشق را باید که بجز یار با اغیار نسازد [illegible] چنین کس دشمن آبرو [illegible]
[illegible] و [illegible] سوی محبت آن [illegible] [illegible]
[۴۸] [illegible] مسوده چهل و هشتم [illegible]
[illegible] دشمنان [illegible]
و [illegible] نقصان [illegible] دیگران [illegible]
[illegible]
در مولانا [illegible]
[۴۹] مسوده چهل و نهم [illegible]
از [illegible]
حمو المکان [illegible]
[illegible] موافق تقدیر [illegible] احباب [illegible]
اسپ [illegible] سوار [illegible] ده فرمایند [illegible] گاه گاه [illegible]
علاج مزاج بالضرور [illegible] ایام روزی مقرر کرده بمکان خود ملاقات نمایند تا که از
فرصت سخنان کرده آید و اگر هم آن روز ملاقات [illegible] از من بنده گردد از [illegible]

مسوده پنجاهم [illegible] فالان [illegible]
[illegible]

یعنی از حد الطلبه زیاده لی نعمت او را و دیگر جا فرموده که ادعونی استجب

لکم یعنی بخواهید مرا که اجابت کنم شما را و در حدیث شریف وارد است

لیسئل احدکم ربه حاجته کلها حتی لیسئله شسع نعله

اذا انقطع یعنی سوال کند هر یکی از شما پروردگار خود را همه حاجات خود را

حتی که سوال کند از ان تسمه نعلین خود را هرگاه که بشکند ایضاً ان ربکم

حیی کریم یستحیی من عبده اذا رفع یدیه الیه ان یردها صفرا

بدرستیکه پروردگار شما صاحب حیا و صاحب کرم است حیا میکند از بنده خود

هرگاه که هر دو دست خود بردارد بطرف آن که خالی برگرداند آنرا پس خداوندا

بجاری که بر تو خداوند حقیقی باشیم در آستان بیرون شد بسیار بخشنده اند و صفت

بخشش در ذات بابرکات از همه زیاده تر بزرگان من بنده در سرکار دولتمدار

بندگان عالی خوشش معاش آسوده حال فارغ البال بودند جد پدری غلام از

جاگیرات مبلغ بیست هزار روپیه از تعلقه سرکار بلنگو سرفراز بودند که از ان

مهری و سند و اسناد دستخطی نواب غفران مآب حاضر است و والد غلام در اوقات خود

خود نیز در ارجمند بعمل از پانزده سوار بدرماهه ۳ صد روپیه ملازم بودند و تعلقه

برادر سپرد ایشان شده بود همچنین جد مادری خانه زاد چنانچه دو موضع جاگیر تا حال

برادر زادگان ایشان بحال است البته خدمات شایسته و جانفشانیهای بسته بجا آورده

باشند لعقلی ع که زر زر کشد در جهان گنج گنج :: هرگاه که درین ایام کام [illegible]

۱۴

خواهان تسمیه جوانی که قریب است و من گرفتار الجوع الجوع علاوه برین سوء بارش

روداده مرمت مکان نمیشود و از پارچه ضروری اینقدر محتاج که بنده زاده بهمین

سبب حاضر مجری نمیتواند شد باوجود این الطاف و نوازش که زیاده آمده بودم

بالکی نشین فرمودند شکر این عطیه عظمی از کجا بجا آرم بقوت روزه محتاج

زهی خوبی تقدیر الاهی زد قلم جاریست در حرمان دور باش از سعی و سفارش دیگران

سرفراز و ممتاز میشوند و بنده هنوز باین قربت و قدیم الخدمت که از جوانی

به پیری رسیده هنوز امیدوار بر آذات پسر خود عرض نموده ام نه برای دیگر کسان

غلام را از بار بار عرض کردن باین علم و قابلیت دور باش ادب ادب گوید اینچه

که باشد برین عرضی دستخط فرمایند و عزت افزایند که کرم سایل خود را

غنی کنند یکبار ... دوباره نسبتگی ... بنده و بنده زاده ها

امیدوار اضافه اند تا جمع خاطر از بابغ نتایج خدمات پسندیده برخورند و بدعای

ازدیاد عمر و دولت بسر برند احسن ما قیل بیت پراگنده روزی پراگنده دل

خداوند نعمت بحق مشتغل و بالقول یک در گیر محکم گیر اینچنان عمل نموده ام که از آشنایان

قدیم که اکثر ارباب علم را اقدر علم ایشان شهره بود ملاقات از هر که و مه باشد

یکقلم موقوف ساخته ام که در سال تمام دو ملاقات عیدین هم بخانه کسی رفته نمیشود

بلکه درین عرصه دو سال آنقدر دعوتها ترک کرده ام که صورت آشنائیها به بیگانگی ها

مبدل شده محل ترحم است و در خبرگیری غلام اجری نیز شریک است که غلام قریب التحصیل

در عرصهٔ قریب تمام می شود برای خدمت گیری سرکار بکار خواهد آمد بر این
تقدیر بر ضمیر منیر ظاهر و باهر که آنچه بمن بنده از سرکار فیض آثار میسر آید
هرگز هرگز کفاف نمیکند کفی بالله شهیدا لهذا از تکلیفات انواع و اقسام
که اگر جزء از آن عرض کند تا کجا خواهد گردید خداوند نعمت هم مطلع تا کجا سماعت
خواهند فرمود اعتقاد است که بدرجهٔ اقصی تنگ آمده ام اعاده گذارش کرده
بودم و پیر و مرشد بنده دام اقباله از بنده پروری امیدوار فرموده از آن هفته ماه
در گذشت حالیا احوال پرملال این خیرسگال هر روز از روز تکلیف بیرون تر گردید
و خداوند نعمت از جمیع نوع مالک و مختار بنده اند بخیر در دولت سرا بیرون از این
بدان بمیگردم و تنکه از پیر و مرشد تامل بعمل آید گران است که بعد یا دم به در رفع آنجا
چه باید علاج مریض هر قدر که زود شود محمود شود و تنکه طاقت طاق شد لاعلاج شد
مقصد که بر اهل کاران پروانگی باشد تا فرد سوال از دستخط خاص اختصاص یابد
اینقدر هر بشر را تلاش معاش لازم است و در حالهٔ گرسنگی حرام هم حلال واجب بود بعرض
رساند ظلکم ممدود باد بحرمة النبي واله الامجاد مسوده بیست و پنجاه و سیوم اقبالمندی جان عمو
مدعا هرچه خم برجستن محنت است و ثمر محنت راحت هر که محنت گزیند راحت بیند برکت در حرکت
است و آخر حرکت سکون و سکون موجب آرام لیکن سکون بعد حرکت نه قبل حرکت
که آن مذموم است و این محمود بر این تقدیر بتجربه در می آید که ذاکر اسمت صاحب
از سفر حبش مراجعت کرده داخل اسکول شدند و درس طلبای سرکار دیوانی شروع

۱۸۰

مانیل سه ... که ایشان
زینت ده ما والسلام مسودهٔ پنجاه و [55]
ششم سید بنده ها ارسالی که
بمصحوب سید حسن ارسال یافته
اشتیاق نامه نگار عیان صداقت
بود یا شاخ طوطیان شکرستان
مروت سر دانه بر کف دل اینان
در دولت پوست نارکش مصداق
سطح خطش بلکه چون پوست

معمولی چه از معقول و چه از منقول قابض شدم و بر مراد دلی خود فایز اینقدر رفتار عرض
برای همین عنایت بود الحال جزای مافات میخواهم و امیدوار از انواع خسروانه و مترصد مراحم
اقسام الطاف شاهانه ام و میخواهم کاری بجا آرم و نامی پیدا کنم هر چند متی که فراز
حوصله باشد یافته دریافته نگیرند بهر قدر معاش که در آن آسودگی مقصود باشد تعیین این کام هم خوب صد

[55]

فرمایند تا مطمئن خاطر باشم واجب بود بعرض رسانید مسودهٔ پنجاه و پنجم من بنده از
خلعت تشریف شرف یافتم و بنده زاده از حصه طعام شادکام اد پوشاک را منیخواهد
ومن از خوراک خداوند نعمت ذو الانعام والاکرام امید رفع این تنازع فرمایند

[56]

مسودهٔ پنجاه و ششم بعرض عالی میرساند سه داد در ارسال نوبت محفل طراز سوربا دها
تهنیت گویان عامت قیصر و فغفور باد ها غلام خانه زاد قدیم است و پیر و مرشد کریم این الکریم
بزرگان غلام در سرکار گردون وقار صاحب عالی و جاگیرات بیش بها سرفراز
ممتاز بودند و هر دو برادران را حضرت عفو منزل به مبلغ پنجاه پنجاه روپیه وظیفه میوه
خوری بامید ترقی آینده بانشاء الله دستخط فرموده بودند اینهم از عنفوان جلوس
بر مسند جهانبانی و وساده کامرانی الی یومنا هذا دو ماه رسیده امیدوار بزرگی جمله
عوض هشت و مترصد اضافه ما احسن قبل سه قدیمان خود را بیفزائی قدر که هرگز نباید

[57]

زیر ورده عذر مسودهٔ پنجاه و هفتم اول درخت بیخ گیرد بعد از ان ترقی پذیرد همچنین
نوکر را باید که نخستین در دل امیر جای خویش کند پس از ان هر چه خواهد بیش کند
بیدا گفته اند انچه که دیر آید درست آید بر این تقدیر آن مراد را باید که از تکلیف

انبته الله نباتاً حسناً متمنان را احسن عادات بجای

می فرموده باشند زیاده والسلام مسوده ششم سیّ انه

وزیر وسلطان تا الآن از زمرهٔ اهل فضل دیده شده است

لیکن بی‌پایه علم وهنر باین رتبهٔ والا کمتر رسیده بسیاری از جهلا

مدام ذلیل وخوار بوده اند وتمام عمر

محتاج مانده هرچند که ازین گروه دانشمند اکثری بپایهٔ امیری

وسلطانی نه رسیده لیکن گاهی محتاج دیگران نمانده بلکه محتاج این‌ها

آن بوده است وعمر عزیز خود را باقصی غایت تعظیم وتکریم بسر برده

پس بدین کمال باید ماند ... کمال است این تمام

وتمام مطلق است مهم ما قبل سه کسب کمال ... عمر عزیز صرف مشوی

کس بکمال هیچ نیرزد عمر عزیز به سوده ششم خواران مقدمهٔ بهار آمد

دیر سدیری اشجار علامت اثمار این تکلیف که هست چند روز است

جوهر مردیست آنکه در شب هستی بیدل باید بود لطف خوابی ان مع

العسر یسرا قریب است که روی فراخی بینم وکل مراد از خار خار

چمن بر حصول برچینم انشاء الله تعالی القدر که رنج ومحنت دیده ام

گنج بر گیرم ومحنت رنج کشیده ام زیر کشم ایام نکبت که بود رفت

از اینجا هر روز روز ترقی مدارج ومناصب است بفضله تعالی رسم کتبه انتهی

من نیازمند اکثر هیچ نمی شود این حاکمان را باید که ملازمان همه
وقت منتظر فرمان می باشند نه این و آن را که ناحق آشنا و دوستان
را در تکلیف اندازند و یا ملزم آشنائی سازند بر این تقدیر هر کرا
از من بنده خدمتی گرفتن منظور خاطر عاطر باشد ما هر ام از ملت
بگیرند معدوم بخود معاف دارند نه [illegible] سوده شصت
چهارم تضیع اوقات تضیع جان است و تضیع جان بدترین همه
نقصان کسانیکه اوقات عزیز خود را در پی تحصیل کمال صرف کرده
اعلی و اقدم اند در هر زمان و مکان مکرم و محترم و نقصان مال
که در ضمن آن بوقوع آید هیچ نیست آن نقصان مال مذموم و معیوب
است که برای حفظ عیش و حظ نفس می شود نه آنکه مفهاد
یک نقصان مال که در مقابل مال است چنانکه امرا و عظام و سلاطین
کرام برای معظمات امور کلیه بر جزئیات نظر نه اندازند بلکه در آن
پرورش بندگان خدا امید انند این را امر خردمندان روا داشته اند
و محمود انگاشته و صرف جناب که صرف بیجا است در آن بقای دولت
می دانند و نمی دانند که زوال دولت است خدا چنین کند که ازین
حرکات باز آیند و رنه خواهند آمد آنگه چه سود که دست از کار رفته و کار از دست
رفته سوده شصت و پنجم درخت را از جا بجای نشاندن در محل اسراف تن

بایدکه از خود اول را
ترک کند
الانسان عبید الاحسان

باشد داشته فقط از نام نامه نگار غلام امام خان ریاذی وان ملازم

۶۷

فلان نامدار سرکار مدظله العالی درج اخبار کنند هشت پنه مسوده

شصت و هفتم بعرض عالی میرساند بیوی حسن حداست ... را

می افزاید و نامداری سرکار موجب افتخار و ... گاه که

با من شدی یا نیر خواه برای سواری ... شده ...

تجربه و ... ده ساله بود چهده سال و هفت ماه رفاقت کرد ...

دیگر که ... شش ماه بجای او ... است ...

یکصد و شصت و پنج روپیه است احوال خانه زاد ... که

العیال است و قلیل المعاش قرض کرده ... امام ...

سرکار رفیق ... چیزی ... مسوده

۶۸

مسوده شصت و هشتم سلطان را عرض یک حرف ... است ...

از خوف دل دو نیم • جمعدار اسپ و سپاهی را چار است ...

جمع خاطر در پیش است در پیش است احسن ما قیل سه لنگکی زیر و

لنگکی بالاء بی غم دزد و بی غم کالاء اللهم ارزقنا انت خیر

۶۹

الرازقین والسلام حسن الختام مسوده شصت و نهم مکتوب من

نام غلام امام الی قدوة الانام مولوی عبدالسلام بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و المنة خوب شد خوب شد که آن معدلت مآب بصفت ...

تصرف ... بلکه در اختیار ...

... سرکار است که مالک ...

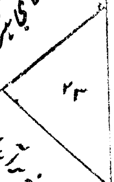
... دعوی کردن این چنین العجب

الت نادر الوقوع است

نقش نگین این ...

ازدولت اهل کاران

محبت دستگاه عافیت باشند بلے نوایان حال وگدایان بیهوده خیال
این زمانه بر بهانه را دیده باید و باید دید که باهوش است یا بیهوش
اگر باهوش است مکار است واگر بیهوش بمار آن برای نفع خود نقصان
دیگران می کند و این خود در محل زیان است سود از ان بدیگران
چه رسد چه زیبا گفته ع از خویشتن گم است کرا رهبری کند ٭
قضایای اتفاقی را تعبیر بخرق عادت کردن محض جهل و نادانیست
و برگفته ایشان محنت ریاضت و ریاضت محنت کشیدن ندامت است
و پشیمانی دماغ محل خیال است آنچه که بمداومت امری دران منطبع
بود همه اوست دیده می شود و دل از حرکت ذکر و شغل فربه شده
قوتے می یابد و قدرتے می افزاید گاه بگاه سعید و میچند ازین چه سود
و ازان چه بهبود تا هرگاه که نفس مایل با مارگیست برای ...
احکام قرآن حمید و حدیث مجید که از همه احکام گذشته ما بین افراط
و تفریط است وافی و کافی است هرکه این هر دو در اعمال و مشاغل است
کامل است الحاصل متابعت شرع شریف از همه اولی فاولی ثم اولی او اول
یقین کامل باید پس سعی در عمل شاید اللهم ارزقنا ازین چه خوشتر و
بهتر والسلام حسن الختام سوده هفتاد و یکم انسان بر انسان تفوق
ندارد الا بدو چیز مال و کمال و این هر دو امر نسبی اند و اضافی و خطر آن



از عهده آن بر آمده ام و چون درین زمانه مسعود مستحق باستحقاق
خود کامیاب است و جایکی بزرگان بنده نیز در سرکار رسا بود آخرش قرار
بود حالیاً نظر باین دو امر امیدوارم که در سلسله ملازمان درگاه
پرورش [illegible] و از صیغه چاکری سرفراز شده [illegible]
بوظیفه دعای ازدیاد عمر و دولت شوم مسوده هفتاد و سیوم دریں
تکلیف بیهوده راه فوقیت مجو هیچ فوقیه برتر نیست که با فوق آن منصوب
بیت شعر خدایی که بالا و پست آفرید زبر دست هر دست بر دست آفرید
اگر ارجمند باشی در پستی بلند باشی [illegible] آفتاب عالمتاب
چرخ دایره افق و نصف النهار تفاوت را در نیابد از یک گاه در دیگری
تا قصر جمشید [illegible] چه [illegible] طلا کاری هیچ نگاه
چه تفاوت است تکلف را نهایتی نیست حرص را نهایتی اگر مرد همتی
دست از همه بردار برهنه سر باش تا از بانه در آیی که آخر کار جهان نیست مگر در
گذشتنی و گذاشتنی است و در زیر خاک پا در خاکی را از خاک گرفته
خاکساری تا حدیست که بزرگان چنین کرده اند و گوی سبقت برده
مسوده هفتاد و چهارم آسمان بی ستون است و سقف بی ستون قابل
اعتماد نیست دنیا جای پرخطر است محل حذر است فکری باید که یک عمر
گراید تا قرار نیابی بنا سازی و این در جمع اسباب نیست بلکه بر قسم [illegible]

۳۴

بیهوده گو برار باب صدق و صفا تسلط نیابد و ندامت حاصل آید
مسوده هفتاد و ششم درخت بی رخت شاخ و برگ برگ نمایش ندارد
و سایه دار نگردد کسی همسایه او نخواهد همچنین انسان از خدام بین الاقران
ذوالاحترام و مردم متفحص جریده روزگار فقط از ذوات با صفات هرچند
که موصوف بچندین صفات حمیده خصایل پسندیده باشند در دیده عوام
الناس پسندیده نمی آید و در پیش نظر کوتاه بینان معتبر نگردد چونکه
سرکار مدام در افزایش قدر و منزلت فدوی توجه موفور مبذول
میدارند هیچ یکی از خدمت مناسبه و چند کسان لاحقه آن مناصب را
بیفزایند و سرفراز فرمایند مسوده هفتاد و هفتم بعرض عالی میرساند
چون سلک این حقیر برقول یک دیگر محکم گیر است مستغنی از همه امیر
و وزیر و فدوی مدت العمر خود را در خدمت گذاری بسر برده و
فدوی را دلالتیکه خورده از نان و نمک سرکار برخورده باین ذریعه
قویه بنابر کتخدائی فدوی زاده من عقیدت تلزم گردن بتسلیم بتوقف
عرض خم نموده بودم آنرا عرصه یکسال درگذشت و هنوز شاهد مقصود
رنگ حنا نمود برکف شهود نه لبت الحال که اجرای اخراجات اوشان
که از گرانی گران آمده و تقاضای برادری و اهل محله دوست و آشنا از
هر جا رسوا از ان طبیعت فدوی بس حیران که اول سرای این کار معاش

۲۵

[illegible] ... کرمان امام ... [illegible]

... تاریخ ... المعظم [illegible]

رد آرزکان و عنچه القدر را اضافه مندیل و دستار قدری را آرایش بخشند

واجب بود بعرض رسانید ظلکم ممدود باد مسوده هفتاد و هشتم رنگ زمانه

چه نیرنگ است عزیز در اندک ذلیل گردد و ذلیل در اندک عزیز عزت

و ذلت بر دوار ... و تعز من تشاء و تذل من تشاء کم در مال

بدترین حال است که مال او محل زوال است ... کبریا و غنی

ملکش قدیم است و ذاتش غنی ... رجوع می کرد

پیله ... بر درگه شان شهان نیازمندی روند دیدیم ...

همین بگفت کوکوکوکو نه آرام و راحت را اعتبار است ...

قرار بسی ایام مواصلت چون بمفارقت متبدل گردد ... روز فراق

متمثل بالعکس آن چنان نظر در آید که اول همین بود ...

والحق برآن بخزانه بیان چه بیان باید کرد ما سوی الله در محل فنا ...

بهر ممدولی بوده است از همچنین نمود چه نقصان و چه سود اگر ...

ما کجاییم یا میگذاریم برای تقدیر یا اولی الابصار پیش از گذشتن نوکدا

مسوده هفتاد و نهم همه کار و بار دنیا بر امید و بیم است و این رسم قدیم احکام

و ... بجز حق جل و علی کسی را معلوم نیست اگر دیگری را معلوم هم بودی تمام نظام

عالم در هم و برهم بودی لطف دنیا در همین است که یک محتاج باشد و یک غنی

یک کمزور باشد و یک قوی بدین تقدیر اینکه کار کردنیست می کرده باشیم